188989

UNIVERSAL LIBRARY
OU_188989
UNIVERSAL LIBRARY

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No. Accession No. 24748

Author

Title

This book should be returned on or before the date last marked below.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بستانِ حکمت

یعنی

انوارِ سہیلی اردو

دہلی

در مطبع جوہر ہند

سنہ ۱۹۰۲ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وہ فیض رست منشین انکشایش نااسیدایجا بزنگ دانہ از ہر قفل میر وید کلید ایجا بہ حمد وثنا پروردگار عالم کو ابتدائے ازل سے
انتہائے ابد تک سزاوار ہے وجوب وجود قدیم سے تعین اول کو منصۂ ظہور پر جلوہ گر فرمایا اور اسی نور مقدس سے
تمامی عالم کو خلوتکدہ عدم سے میدان وجود مین لایا اور حمد وسپاس اُس حکیم حاکم کو زیبا ہے کہ ارادۂ ازلیہ
سے کارخانہ جہان کو بوسیلہ ذات پاک مظہر کل موجودات مصدر فیض لاہوتی مجمع صفات جبروتی یعنی فخر
جملہ نسل آدم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مرتب کیا اور سارے ذرات عالم کو اُسی آفتاب عالمتاب
کے جمال جہان آرا سے نور دیا اور وجود اس کا نور دیدہ باریک مین بلکہ مطلع معنے کنت نبیا وآدم بین
الماء والطین اور مقطع مضمون انا ارسلناک شاہدا ومبشرا ونذیرا وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین
اور مبشر ببشارت لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمومنین رؤف رحیم
اور مشرف بتشریف وانک لعلیٰ خلق عظیم کیا خلاصہ موجودات سلالہ کائنات دافع مکر و حیلہ
سازی رافع بازار غدر ودغابازی شیرازہ جمعیت قلوب دوستان دین معیار
حال دشمنان شرع متین مروج قواعد حزم وتدبیر محزاب اساس فتنہ وتدمیر
ناظم ممالک عدل وانصاف ہادم مراسم جور واعتساف مفتاح مشکلات جملہ بنی آدم مصباح تمامی ظلمات عالم مطلوب
ارباب شریعت مقصود اصحاب طریقت نبی الحرمین امام القبلتین رئیس الثقلین انیس العالمین شفیع المذنبین

قدوه جن وبشر اسوۂ شفیعان روز محشر حامل ثقال نبوت وایالت خاتم فصوص ناموس رسالت مهبط جبریل امین
قصی رب العالمین محمل خطاب آسمانی مورد کتاب نورانی رموزدان سپیدی وسیاهی موصل فیوض وبرکات نامتناهی
الهی عارف معارف قیوم قدیر کاشف دقایق معضلات تقدیر عارج معارج سبع سموات صاعد مدارج عالیات
مصداق آیه کریمه سبحان الذی اسری بالانشین مسند بلند پایه سدرة المنتهی والی قبضه قاب قوسین او ادنی
لمحل بکحل الجواهر مازاغ البصر وماطغی غرض اصلی جمله موجودات علت غائی آفرینش مکنونات منبع زلال صدق
وصفا حضرت ابو القاسم محمد مصطفی صلوات الله علیه من الملک الاعلی زلاف حمد ونعت اوست برخاک
ادب خفتن سجودی میتوان کردن درودی میتوان گفتن نظم خدا مداح آفرین مصطفی بس محمد حامد حمد خدا بس
محمد از تو میخواهم خدا را الهی از تو عشق مصطفی را اور درود نامی وثنا سپر اور اسکے آل اطهار اور اصحاب اخیار پر که
جانشینان محفل شریعت صدر گزینان مسند طریقت کار فرمایان کشور دین متین هادیان طریق صدق ویقین
گنجوران خزانه رحمت الهی سررشته داران فیض نامتناهی شاهان ملک تسلیم ورضا تاجداران اقالیم اجتبا
واصطفا پیشوایان ارباب عقول راه نمایان منهاج مستقیم حضرت رسول هین خصوصا چار قب خلافت عظمی و
وچار عنصر کالبد ولایت کبری که کمال صدق وعدالت اور سخاوت کا انکے ابدان مطهره مین نمودار رهها اور جلائل
اوصاف زعامت قصوی نے انکے نفوس منوره مین ظهور فرمایا اعنی قاتل الکفرة والزندیق وفی الغار صاحبه رفیق
افضل الامة والخلایق بعد الانبیاء بالتحقیق نظام المومنین امام المسلمین ابوبکر بن الصدیق وعادل الاصحاب
صاحب الدرة والاحتساب مزین المنابر والمساجد والمحراب المومنین عمر بن الخطاب ومقتدی الصابرین فی البأساء
والضراء الثابت والراسخ فی البلوی والابتلاء جامع آیات القرآن کمثل الترتیب فی لوح الرحمان امیر المومنین امام
المتعبدین عثمان بن عفان ومظهر العجائب والغرائب مطلوب کل طالب صاحب المفاخر والمناقب فصیح العرب والعجم
الکرم الامام یعسوب المسلمین رئیس المتقین امیر المومنین علی ابن ابی طالب رضوان الله علیهم وعلی اتباعهم واشیاعهم
اجمعین انتهائی خطبه بعد اسکے بیان کیا چاهتا تها که کتاب کلیله ودمنه که حکیم روشن رای بیدپا برهمن نے رای دابشلیم
هندی کے واسطے که اس عهد مین وه فرمان روا بعض ممالک هندوستان کا تها اور پایه تخت اس کا سومنات
تها زبان سنسکرت مین تالیف کی تهی اور مطلب اس کتاب کا ایسی پند ونصایح پر ترتیب دیا تها که سیاست
رعیت اور بسط بساط عدل رافت اور تربیت اور تقویت اولیاے دولت اور نظم ونسق اداب مملکت اور
بهت سے مطالب دینی ودنیوی کی بکار آمد هو اور دابشلیم ... مقاصد وکلید فواید هوکر قفل جمیع مشکلات کو

کلید مطالعہ سے اس کتاب کی کہولتا تہا اور یہ گوہر بے بہا اُسکے زمانہ مین سبکی نظر سے درج کتمان مین رہتا تہا اور مانند لعل بدخشان کے کان خزاین سلطانی مین مخفی رہا کرتا تہا اس لیئے کہ بادشاہ کا حکم قدغن تہا کہ اس عروس پردہ نشین پر کسی نامحرم کی آنکھ نہ پڑے باوجود این ہمہ اخفا اسکے نسیم عنبر شمیم نے اطراف جہان کو معطر کیا تھا۔ اُس نافہ مشک منافع کے نکہت اخبار سے شامہ عالم معنبر ہو رہا تھا القصہ نوشیروان کسریٰ کے زمانہ مین یہہ خبر فرحت اثر مشتہر ہوئی کہ بادشاہ ہند کے کتب خانہ مین ایک کتاب ہے کہ زبان بہائم و وحوش اور طیور و حشرات سے لوازم سیاست و جہانداری اور قواعد سلطنت و شہریاری جو کچھ کہ بادشاہونکو چاہیئے اوسمین جمع کیئے ہین اور اوسکو سرمایۂ منفعت اور وسیلۂ مصلحت مقرر کیا ہے۔ نوشیروان کو کہ طبع عالی اُس کی جویائے آئین و عدل و داد تہی یہ سُن کے کمال رغبت پیدا ہوئی اور چاہا کہ کسیطرح اُس کتاب کو دستیاب کیجیئے اسلیئے برزویہ نے کہ مقدم اطباے پارس اور سب زبانون کا ترجمہ تھا اور جمیع فنون کمالات مین گوے سبقت اپنے امثال سے لیگیا تہا حسب الحکم نوشیروان کے واسطے تلاش اس کتاب کی ہندوستان مین کہ وہ زمانہ راے تلہند کا تہا آیا اور ہزار تدبیر سے اس کتاب کو حاصل کر کے زبان سنسکرت سے الفاظ پہلوی مین کہ اُس زمانے مین زبان اہل ایران کی تہی ترجمہ کر کے حضور مین بادشاہ کی لایا اور شرف امتحان بدرجۂ کمال پایا اور اسکے جلدو مین رتبہ بزرجمہر ناعدار کا انتہای اوج عزت کو پہنچا اسکے بعد مصلحت کار مملکت نوشیروان از جزئی تا کلی مشورے پر اس کتاب کے موقوف تھی اور بعد نوشیروان کے سب بادشاہان عجم مخفی اور عزیز رکہتے ہین اس کتاب کے مبالغہ کرتے رہے کہ کسی نا اہل و ناسزا کے ہاتھ نہ آئے تا کہ اسکے فیض مطالعہ سے لیاقت سلطنت کی کسی فرومایہ کو حاصل نہو جائے چنانچہ پیر دہقان ابوالقاسم فردوسی لکہتا ہے کہ باشندگان شہر رے سے ایک پہلوان فرومایہ تہا بہرام چوبینہ نام اُسنے خازن ہرمز شاہ ابن نوشیروان سے ملکر اس کتاب کو مطالعہ کر کے دستور العمل اپنا کیا آخر تمام وضیع و شریف ایرانکو مسخر کر کے تخت سلطنت پر جلوہ افروز ہوا اور خسرو پرویز کہ فرزند شاہ ہرمز تھا اُسکے ہاتھ سے ناچار ہو کر روم کو بھاگا تفصیل اُسکی شاہنامہ مین موجود ہے حقیقت تو یون ہے کہ یہ کتاب وہ دریاے فیض ہے جو شخص کہ بادہ قابل کہتا ہو اور اسکو دیدہ دل سے دیکھے اور گوش جان سے سُنے تو یقین غالب ہے کہ سعادت دارین سے محروم نہ رہے المختصر بعد خرابی سلطنت ساسانیان اہل اسلام نے کہ شوکت فاروقی سے تمام مملکت ایران و توران پر تسلط پایا کتاب بھی بادشاہ ایران کے ملک و مال کے ساتھ غارت گئی اور اسکے بعد جب خلیفہ ثانی عباسیان یعنی ابوجعفر منصور ابن محمد بن علی ابن عبداللہ ابن عباس نے فواید اس کتاب کے سُنے شوق بے انتہا پیدا ہوا پھر ہزار تدبیر اُس نے ملک حبش

سے بہم پہنچائی اور ترجمہ اُس کا ابوالحسن عبداللہ ابن مقفع نے کہ آمد فضلاے عصر تہا زبان عربی میں لکھوایا پہر جس کے بعد
یہ نسخہ مطالعہ میں اُس بادشاہ کے رہتا تہا اور اُسکے اساس احکام خلافت اور بناے شرائط عدل و رافت پند و نصائح
پر اس کتاب کے موقوف تہی اسکے بعد تیسری بار ابوالحسن ابن نصیر ابن احمد ساسانی نے ایک فاضل شہیر کو حکم کیا کہ اُس نسخہ کو
زبان عربی سے فارسی میں ترجمہ کرے اور چوتہی بار رودکی شاعر کو حکم دیا کہ اس سلک دُرِ نایاب کو رشتہ نظم میں انتظام دے
پانچویں بار ابوالمظفر بہرام شاہ ابن مسعود نے کہ اولاد سے سلطان محمود غازی غزنوی کے تہا کہ ممدوح حکیم سنائی کا
ہے حکم دیا کہ افصح الفصحا اور ابلغ البلغا یعنی ابوالمعالی نصر اللہ ابن محمد ابن عبدالحمید نسخہ ابن مقفع کا الیسی فارسی سلیس میں
ترجمہ کرے کہ فائدہ اُسکا خاص و عام کو پہونچے اور یہ نسخہ فی الحال دستیاب اور مشہور بہ کلیلہ و دمنہ ہے ترجمہ ہے
مولانا مشار الیہ کا اور الحق کہ عبارت اُسکی لطافت اور خوش بیانی میں راحت افزای روح سخن فہمان ہے اور سب ترجمے کہ مذکور
ہوچکا بسبب کثرت لغات عربیہ اور اشارات بلیغہ کے اکثر فارسی خوان اقتباس معنی سے دور و بے بہرہ تہے تہے اس
واسطے یہ نسخے متروک ہے اور مقبول طبع بعضے خاص و عام کے نہوئے غلہذا جناب امارت مآب کہ ذات والا صفات
اُنکی جامع کمالات تہی یعنی امیر الاعظم دستور المعظم مستجمع الفضائل والمعانی نظام الدولۃ والدین شیخ احمد المشتہر بہ سہیلی نے کہ بے
تکلف گویا سہیل تہا کہ یمن ہی میں تابان ہوا تہا واسطے منافع کافہ انام کے چھٹی بار حکم فرمایا کہ حاکم ملک معانی سرآمد فضلای
حقانی واقف رموز یزدانی یعنی حسین ابن علی الواعظ متخلص بہ کاشفی اس عروس مذکور کو لباس نو پہنا کے
اور زیبا رو بیان معانی کو پردۂ الفاظ مغلقہ اور حجاب کلمات مشکلہ سے نکال کے عبارت روشن اور اشارات
لطیفہ سے حسن افزای کرے تا ناظران مشتاق کو جلوہ الفاظ اور حسن معانی بوجہ سہل نظر آئے اسکے بعد ساتوین بار
ابوالفضل نے عبارت انوار سہیلی کو کچہہ کاٹ کاٹ کے عیار دانش لکہی لیکن انوار سہیلی سے اُسے کچہہ نسبت نہ ہوئی
لہذا اُس نے بہی کچہہ رونق نہ پکڑی اب معلوم کیا چاہیئے کہ بناے کتاب کلیلہ و دمنہ حکمت عملی پر ہے اور وہ حکمت
عملی کیا ہے کہ جاننا مصالح حرکات ارادی اور افعال طبعی نوع انسانی کا اُس طور سے کہ جس سے انتظام احوال معاد و معاش
اور حصول کمال ہو اور قسم حکمت عملی کی دو قسم پر منقسم ہے ایک وہ ہے کہ مصالح ہر فرد انسان سے جدا گانہ تعلق رکہے
اور اوسمین اشتراک دوسرے کا منظور نہو یعنی مثلاً گہر میں دس آدمی ہیں بی بی اور اولاد اور کنیز و غلام پس مصلحت ہر ایک
کی جدا جدا ہے یعنی آداب فرزند کے والدین کے ساتہہ اور طرح سے ہیں اور معاشرت والدین کی اولاد سے اور
طرح پر لازم ہے و علیٰ ہذا القیاس غلام اور مولا کی مصلحت جدا جدا ان کی ذاتوں سے متعلق ہے دوسرا اس میں
شریک نہیں ہو سکتا ہے پس اسکو تہذیب اخلاق کہتے ہیں او قسم دوسری وہ ہے کہ تعلق اُس کا

مصالح جماعت مشترکہ سی ہو وہ بہی دو قسم پر منقسم ہے ایک وہ ہی کہ جس سے مصالح مشارکت منزل اور گہر کے
معلوم ہون اسکو تدبیر منزل کہتے ہین اور قسم دوسری وہ ہے کہ جس سے مصالح مشارکت شہر اور ولایت سے بلکہ اقلیم
و مملکت کے دریافت ہون اسکو سیاست مدن کہتے ہین تفصیل اسکی یہہ ہے مثلاً بادشاہ اہل شہر و لایت سے کیا معاملہ
کرے یعنی ہر ایک کی لایق جدا جدا معاشرت اور معاملات جاری رکہے اور رعایا اور سپاہ بادشاہ سے کیونکہ پیش آوین
یعنے متابعت اور فرمانبرداری اور جان نثاری مین سرگرم رہین پس یہہ تفصیل سیاست مدنی ہے اور یہہ کتاب
شامل ہے تینون قسمون کو مگر بعض فواید تدبیر منزل اور سیاست مدنی اور جو کچہہ کہ تعلق تہذیب اخلاق سے
رکہتا ہی اسمین مذکور نہین ہی مگر جستہ جستہ جابجا کچہہ بیان مین آگیا ہی اگرچہ ممکن تہا کہ اندک مکارم اخلاق مذکور کیے
جاتے لیکن باعث تبدیل وضع کتاب کی ہوتی ہتی اور زیادہ تصریح کا یہہ محل نتہا کہ اپنی جگہہ پر حکمائے بشرح و بسط بیان
کر دیا اس سبب سے قصد زیادتی کلام کا نکیا بس اسی طریق پر کہ حکیم بیدپا چلا تہا ہمنے بہی مصلحت جانا اور دو باب اول کے
مذکور مین برزویہ برشک اور بزرجمہر کے ہی اور اصل کتاب سے کچہہ علاقہ نرکہتے تہے اسلیئے وہ دونون باب کہ بجز حکایت اور کچہہ
فایدہ نتہا موقوف کرکے باقی چودہ باب کو کہ وہ وصایا تہی ہوشنگ پیش دادکی انہین عبارت روشن و سلیس مین لکہا
اور ان حکایتون کو راے و برہمن کے طریق سوال و جواب پر قید کتابت مین کیا اب امیدوار ہون صاحب ہنران پاک
طینت سے کہ اس کتاب پر نظر الطاف دیدہ عنایت سے کرین تا بحکم ہ عیون الرضا عن کل عیب کلیلۃ خطا اس بے بضاعت
کے پوشیدہ رہے اور بنظر عیب پوشی اصلاح مناسب سے کوتاہی نفرمایین اور ستاری کہ صفت صفتہا خداے پاک سے اسکی
پیروی کرین چنانچہ مضمون شعر گویا اسکے مناسب حال ہے ع کام پوشاک سے نہین ہمکو ؛ عیب پوشی ہمارا شیوہ ہے اب بیان
کیا جاتا ہی کہ اس رسالے کہ پہلی اسمے انوار سہیلی تہا اور اب ملقب بہ بستان حکمت ہے چودہ باب پر یون ترتیب پائی ہے
باب پہلا اجتناب کرنیمین قول سے ساعی اور نمام کی ہی باب دوسرا سزا پانیمین بدکارونکی اور انکی شامت
احوال مین ہی باب تیسرا موافقت مین دوستون کی اور انکی فواید مقاصد مین ہی باب چوتہا ملاحظہ کرنیمین
احوال دشمنون کی اور انکی تدبیر سے بیفکر نرہنے مین باب پانچوان ہی مضرت مین غفلت کرنیکی اور جو کچہہ کہ سبب
تساہل اور سستی کے حاصل ہوتا ہی باب چہٹا آفت تعجیل اور ضرر شتابکاری مین ہی باب ساتوان ہی احتیاط
اور تدبیرین کہ دشمنون کی بلا سے کسی حیلے کے سبب نجات پائی باب آٹہوان ہی احتراز کرنیمین ارباب مکر سے
اور بیاعتمادی کرنا تعلق بر اہنے باب نوان فضیلت مین عفو کے ہی بموجب حدیث شریف عفو الملوک ابقا للملک
کہ بادشاہون کیواسطے بہتر اس سے صفت دوسری نہین ہے باب دسوان مضرت مین زیادہ طلبی کی سبب

کہ سبب اسکی انسان اپنے مطلب سے بہی محروم رہتا ہے باب گیارہوان اجر اعمال اور طریق مکافات مین ہے
باب بارہوان فضیلت مین حلم و وقار اور سکون اور ثبات کے ہے خصوصاً بادشاہون کے واسطے سزا دینا واجب
ہے باب تیرہوان پرہیز کرنے مین بادشاہون کے اہل غدر اور خیانت سے ہے باب چودہوان اسمین ہے کہ
التفات نکرے انقلاب زمانے پر بلکہ ہر کام کو قضا و قدر پر رکہے اور ہر دم یہہ شعر مولف کا مد نظر رکہے بیت دیکہہ
کہہ دیتے ہین ہوجائیگا کل طعمہ مور ۃ آج بالفرض جو تو مثل سلیمان ہوگا ۃ بعد بیان ان باتون کے وہ حکایت
کہ جو منشا اس ترجمے کی ہو شروع کیجاتی ہے اب یہانتک تو جستہ جستہ مضمون بنا ہے تالیف انوار سہیلی
کا تہا اب ضرور ہے کہ مترجم اس اردوی معلے کا حال اس کتاب کی تالیف کا کہ مسمے بہ بستان حکمت ہے
اور کچھہ حال مولد اور مسکن اپنے نژاد کا اور بعض بعض واردات زمانہ سے جو کہ لاحق حال اپنے ہوئے ہین اور پست
و بلند دوران سے کہ جو پیش نظر آیا ہو جستہ جستہ بیان کرے اسکے بعد ماحصل کتاب لکہی اسنا چاہیے کہ ایکروز
بندہ اور خواجہ وزیر اور میان فرخ شاعر کہ یہہ دونون شاگرد رشید شیخ ناسخ صاحب کے ہین اور جناب احباب اور بہی باہم
بیٹہے تہے اور اسوقت شغل انوار سہیلی کے مطالعہ کا تہا اور اسکی مصنف کی فکر رسا پر سب نے زبان کہولی تہی کہ سبحان اللہ
مصنف اسکا عجب حکیم بیمثل تہا اور عجب کتاب تصنیف کی ہو کہ گنجینہ ہو اسرار الہی کا اور خزینہ ہو فیض غیر متناہی کا بلکہ
قرینہ اسپر دال ہے کہ یہہ جو کچھہ اسنے بیان کیا ہو مظنہ ہو کہ بامداد الہام غیبی ہو والا ارکے انسان ضعیف البنیان
کب کنہ کو اسقدر جزئیات عالم کے پہنچسکتی ہے اگر مطالب اس کتاب کے کوئی بچشم خرد دیکہے تو کوئی دقیقہ دینی و دنیوی
سے باقی نہین چہوڑا ہو اور اگر کوئی غریب و فقیر خواہ رئیس و امیر خصوصاً بادشاہ اس کتاب کے مطالب کو اپنا
قبلہ مقاصد کرے تو یقین ہو کہ سعادت دارین سے سرفرازی پائے اور رونق اسکی ہر امر کی روز بروز ترقی کرتی جائے
اس گفتگو مین سب اہل مجلس نے اصرار کیا کہ اکثر زبانون مین ترجمہ اسکا ہو چکا ہو اگر تم اردو مین اسکا ترجمہ کرو تو خوب ہے پہر راقم
نے ہر چند عذر کیا پیش رفت نہوا کچھہ من اللہ بندہ کو بہی توفیق رفیق ہوئی اور بہت اسپر ہوئی کہ ما توفیقی الا باللہ
لکہہ ارادہ کرو اگر فضل الہی شامل حال ہے تو سب بن آویگا لہذا خدا کی عنایت پر تکیہ کرکے شروع کیا جاتا ہے
اب سنا چاہیے کہ جب ارادہ ہوا کہ ترجمہ اسکا اردو مین کرون تو اول ضرور ہوا کہ بنظر تامل اس کتاب کی عبارت
اور مطالب کو دیکہا چاہیے اسلیے بغور تمام دیکہا تو بیشتر مطالب پر اعتراض وارد ہوتے ہین اور بعض جگہہ اجمال ہین
مثلاً دو چیز کا مذکور تہا جب تفصیل کی تو ایک کا مذکور رہا اور دوسرا مطلب رہ گیا اور بعض جگہہ اگرچہ بیان لور ہوا تو مطلب
بیان ہوتا ہو ورنہ نقصان رہتا ہو اور اکثر فقرات کے اسطے رنگینی کلام کے طول ہو گئی تہی تو جو شخص کہ تا اس کا ضرور تہا

اور بہت اشعار کہ مطالب سے چسپان اور دست و بغل تھے موقوف کرنا اُن کا مناسب تھا لیکن خیال مین یون آتا ہی کہ اُنسا بڑا استاد اتنی نقصان دیدہ و دانستہ کیونکر رہنے دیتا مگر معلوم ہوتا ہے کہ ایک عرصہ دراز سی جو لوگون نے اسکا مطالعہ کم کر دیا ہی تو کاتبون کی غلط نویسی سے یہ نقصان سب عارض ہوئے ہین لہذا اس بندے نے اپنی دانست میں اُسی درست کیا اور بیشتر عبارت اور مطالب جا بجا کم و بیش کیے اور اکثر جا پر کہ قصر اُسکا ضروریات سے تھا اور بعض جگہہ بڑہانا عبارت اور مطالب کا مناسب تہا اوسی طرح عمل مین لایا زیادہ تفصیل کرنے مین طوالت ہوتی ہی لہذا اسی پر موقوف رکھا کہ جسنے انوار سہیلی کو دیکھا ہوگا یا اب نظر تامل کے مقابلہ کریگا اُسپر خود منکشف ہو جائیگا گویا صورت کتاب کی اور ہی ہوگئی ہی برائے نام ترجمہ کیا جاتا ہی ورنہ یہ کتاب حقیقت مین جدا ہے لیکن حق یون ہے کہ احسان نقاش اول کا ہے ورنہ مجھ سے بے مایہ کو کہان طاقت اسکے بیان کی تھی ؞

شروع کتاب

جوہریان رستہ بازار معانی و صیرفیان دار العیار سخندانی نے عنوان دفاتر اخبار کو اس طرح سے آرایش دی ہے کہ اقصای ممالک چین مین ایک بادشاہ تہا کہ شہرہ اسکی دولت و کامگاری کا اطراف و جوانب مین دائر تہا اور چرچا عظمت و شہریاری کا مانند نیر اعظم کے ظاہر تہا سلاطین ذی اقتدار نے حلقہ اسکی اطاعت کا گوش جان مین ڈالا تہا اور بادشاہان رفیع المرتبہ نے غاشیہ فرمانبرداری کا دوش پر رکھا تہا **نظم** فریدون حشمت جمشید اورنگ ؞ ہوا سکو دیکھکر بیہوش ہوشنگ ؞ سکندر دیکھتا شوکت و شان ؞ تو رہتا صورت آئینہ حیران ؞ اور اسکے حاشیہ بساط دولت روز افزون پر ہمیشہ اُمرای عالمگیر اور وزرای صاحب تدبیر خدمتگاری کی حسرت بانده رہتے تھے اور پایۂ تخت اسکی ہمیشہ فضلای بزرگوار اور حکمای نصیحت شعار کرسی ہائے عزت پر پایہ بپایہ بیٹہے تہے اور خزانہ اُسکا زر سرخ اور جواہر بے بہا سے تابان اور لشکر جرار ملازم رکاب بے پایان تہا اُس بادشاہ کو ہمایون فال کہتے تہے حقیقت مین اسم بامسمی تہا کہ رعایا و برایا کے حق مین سراپا ہمایون اور عدل و داد مین رو کش نوشیروان تہا سچ تو یہ ہی کہ اگر شحنہ عدل ضبط احوال رعیت مین اہتمام نکرے تو فتنہ دہر ستمگاری ستم سے بنیاد عالم کی برباد کر ڈالے اور پرتو شمع انصاف دردمندونکے کلبۂ تاریک کو عدل و داد سی روشن کرے تو ظلمات ظلم سے اطراف مملکت خاک سیاہ ہو جائے اور اس بادشاہ کا ایک وزیر تہا رعیت پرور اور رحمت گستر کہ رای عالم آرا اُسکی میزان خرد مین گران و سبک عالم امکان کو خوب تولتے تہے اور ناخن فکر صواب اندیش اسکی ایک تامل مین ہزار لاینحل عقدہ کہولتی ہی اور کشتی دریائے فتنہ کو لنگر حلم گران سنگ اُسکا گرداب اضطراب مین ٹہر الیتا تہا اور خارستان بیداد کو تند باد سیاست سے برباد کرکے گلستان رعایا کو امین رکہتا تہا **نظم** ناسخ کام لیتا ہے وہ جسطرح خامۂ تحریر سے ؞ کر سکے ہرگز نہ کوئی تیر سے شمشیر سے ؞ عقل کیا اسکو کہیئے اشراق سے بہی ہے زیادہ ؞ بس بہڑا دیتا ہی وہ تدبیر کو تقدیر سے ؞ اور اُس وزیر با تدبیر کو خجستہ رای کہتے تہے ہمایون فال کسی مہم مین اسکے مشورۂ صواب اندیش کے سوا کوئی کام نہ کرتا تہا نہ بے ایما اُس کے میدان رزم مین کمر

[حاشیہ:] ۱ قصر بالفتح کوتاہی ۱۲ — ۲ خار سنجیدن و آزمودن و جانچنا گرفتن زیمیم ۱۲ — ۳ غاشیہ بکسر اینچہ بر پشت چیز زر ۔ فارسیان درین پوش استعمال کنند ۱۲ — ۴ دستیاری یعنی مددگاری بہت ۱۲ — ۵ بالکسر روشنی دل کہ حکما سے اشراقیین را حاصل او بود و ازان وقوف جلا مسبک باشد ۱۲

بحار ہے کے باندہتا تہا اور نہ بے اشارے اوسکے دیوان عام مین مسند عیش پر جلوہ افروز ہوتا تہا ہر آئینہ بادشاہان نامدار و امیران کامگار کو چاہیے کہ بحکم وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ بغیر مشاورت بزرگان نکتہ دان دور اندیش اور بے اصلاح کار آگاہان عقیدت کیش کے مصالح مملکت اور امور سلطنت مین عجلت خود پسندی کو پسند نفرمائین اور تمام نظام ملکی اور احکام شرعی صوابدید خیر خواہان کامل اور مشیران عاقل پر رکھین **بیت** در ہمہ کار مشورت باید + کار بے مشورت نکو ناید + ایکدن ہمایون فال شکار کیواسطے سوار ہوا اور خجستہ رای بھی سایہ کی مانند ہمراہ رکاب سعادت مآب تہا آخر کار اوسجگہہ پہنچا کہ تفضلے صحرا اور پہنے دشت کثرت شکار سے غیرت چرخ و پروین تہا اور نسر طایر خوف باز بلند پرواز سے مانند طایر قبلہ نما مخفی اور خوفناک تہا اور جانوران شکاری تنگ بستہ ہر طرف تلاش صید مین کوشش کرتے تھے اور یوزان پلنگینہ پوش شوق مشاہدہ آہوان سیہ چشم مین ہمہ تن چشم بن گئے تھے اور سگان شیر چنگال آرزوے شکار گرگ و شغال مین ہزار رنگ کی روبہ بازیان کرتے تھے اور بازان بلند پرواز تیر کمان جستہ کی مانند سبک پروازیان کر رہے تھے اور شاہین آہنی چنگال نے نشترہای ناخن سے خون شریان مرغان ہوا کا جاری کیا تہا **نظم**

بروں جستند بازان سبک خیز + بخون صید کردہ چنگ را تیز + در آمد چنگل شاہین بتاراج + نہ طوطی ماند در بالا نہ دراج

جبکہ شاہ نے صحرا کو چرندون سے اور ہوا کو پرندون سے خالی کیا اور سیر شکار سے دل بہر چکا شاہ و وزیر مع لشکر متوجہ دار السلطنت کے ہوئے اوس ایام مین نیر اعظم برج حمل مین تہا القصہ بادشاہ مع لشکر ایک بہن دشت مین کہ سطح ریگستان تہا پہنچا جسوقت کہ آفتاب تابان وسط السما پر گرم جاہ ہوا ہر ذرہ ریگ نے شدت حرارت سے آفتاب قیامت کا حکم پیدا کیا خفتان جوشن پوشان شعلہ بن گئے اور نعل گہوڑونکی موم کیطرح نرم ہونے لگی چشمہ آب سے چشمہ آفتاب کے معلوم نہوتا تہا اور طلب آب مین غزالان نگاہ وحشیان دشت کوسون اوس سراب گرم مین دوڑتے پہرتے تھے مطلق نشان پانی کا نظر نہ آتا تہا خجستہ رای نے حال بادشاہ کا تباہ دیکہہ کے حکم کیا کہ جلد خسخانہ ایستادہ ہوتا بادشاہ استراحت فرمائے شاہ ہمایون فال نے یہ سنکر فرمایا کہ اس حرارت آتشبار مین تغول ہو دا **مصرع** خسخانہ لو جہنا ہے خبط + آگ اور پہوس مین بہلا کیا ربط + اسوقت کہ سطح خاک شدت حرارت سے کرۂ نار بن گیا ہے اور آفتاب چاہتا ہے کہ آج ہی آفتاب محشر بن جائے ایسی حال مین تن تنہا سایہ خرگاہ مین پناہ لینا حکمت و مروت سے بعید ہے یعنی سر کو سایہ مین رکہنا اور جسم کو دہوپ مین جلانا دور از عدل و انصاف ہے ہیہات کہ مین سایہ مین بیٹہون اور رفقا و فوج کہ میرے اعضا بدن ہین دہوپ مین جلین خاک ایسی تعیش بے غیرتی ہے ایسی استراحت زنہار منظور نہین ہے جو سبکا حال ہے وہی میرا حال خجستہ رای نے یہ سنکر دعا دی اور زبان ثنا کہولی اور یہ شعر موافق پڑہا **نظم** الٰہی تا ہے اورنگ زرنگار سپہر + زمین تابستہ نماز کے زیر قرار ہے مدام تو با تخت و تاج و جاہ و حشم + کہا کرے تجہے خلقت شہ شاہان ہے + اور عرض کیا جو بندگان

سلطانی کہ سایہ پروردہ ابر عنایت عالی اور آسودگان خسخانہ حمایت شاہی ہین وہ تابش آفتاب حوادث سے کب محزون ہین
سائبان الطاف خداوندی اور نخل پرورش خداوندی اونکے سر پر ہر دم سایہ افگن ہے، وہ عرض کرتے ہین کہ ہم سبکا آرام شہریار جہان کی
راحت مین ہے مصرعہ سلامت ہمہ آفاق در سلامت تست ؛ اور اگر یون منظور ہے کہ بندگان شاہی بہی آرام پائین تو اس
نواح مین ایک کوہ ہے کہ جوان مردونکی ہمت کے مانند سربلند اور بسان طبع سخنوران فرح افزا و دلپسند ہے درخت سایہ دار بیشمار
اور دماغ و روش جوش نباتات و ریاحین سے تمثیل گلزار مین شہریار جہان وہان ذوق افزا ہو کر استراحت فرمائین
اور سایہ اشجار مین سب بندگان شاہی بہی بخوبی آرام پائین ہنگام شب عنان عزیمت مقر خلافت کیطرف پہیرین تا بہیر
اور بنگاہ لشکر بآرام تمام روانہ ہوکے کسی دشت بیسایہ دار مین مقام کرین جسوقت سلطان سیارگان نہانخانہ مغرب کا عزم کرے پہر آے
شوکت و اقبال متوجہ منزل مقصود ہو القصہ ہمایون فال بموجب صلاح خجستہ رای کے روانہ ہوئے اوس کوہ کے نزدیک پہنچا عجب طرح کا
کوہ بلند دیکہا کہ آسمان مینا سے ہمسری کرتا تہا لالہ زار کوہی اور نرگستان کواکب دیدہ ایک چمن کے معلوم ہوتے تہے القصہ شاہ بالائے کوہ پہنچکر
نہایت سرور سے چارسو گلگشت کرتا تہا ناگاہ ایک میدان نظر آیا کہ مانند میدان اہل وسعت فراوان رکہتا تہا اور سبزہ زار اوس کا
نہایت شادابی اور سرور افزائی مین نظیر جنت تہا اور زبان موج نسیم مشکبار اسرار روایح گلزار کو چارسو جہان مین فاش
کرتے تہے اور ترنم بلبل سے حکایت رنگ و بوے گل کی گوش ساکنان عالم بالا مین پہنچتی تہی نظم لطیف و دلکشا آب و ہوا ؛ مبارک
منزل و فرخندہ جاے ؛ درختان چون بتان قد برکشیدہ ؛ زیکدیگر بخوبی سرکشیدہ ؛ فراز شاخ مرغان خوش آواز ؛ بالحان
ارغنون ہا کردہ برساز ؛ اور اوس مرغزار مین ایک چشمہ آب تہا کہ اسکا پانی آب حیات کے مانند زندگی بخش تہا اوسکے دیکہنے
سے شاہ حد سے زیادہ مسرور ہوا اور کرب اس میدان کا کہ حقیقت مین میدان کربلا تہا خاطر عاطر ہمایون فال سے دور ہوا اوسنے خدام سلطانی کو
حکم دیا کہ کنارہ چشمہ آب پر سریر شاہی بچہوایا ہمایون فال تخت شاہی پر جلوہ فروز ہوا اور ملازم رکاب دولت بہی لب چشمہ سایہ مین درختونکے راحت اندوز
ہوئے شاہ و سپاہ اوس ہواے ہاویہ ہلاکت گاہ سے نکلکے اس منزل بہشت مکانمین فرحت یاب ہوئے اور عجایب مصنوعات الہی اور غرایب
مخلوقات نامتناہی رنگا رنگ پر نگاہ کرکے اداے حمد و ثناے ایزد متعال مین بہزار زبان سرگرم بیان تہے کہ نقاش مشیت نے لوح سنگین پر
کیا کیا نقوش بوقلمون قلم قدرت سے کہینچے ہین اور صانع تقدیر نے بیحد و عد نباتات گوناگون سنگ خارا سے پیدا کیے ہین مرغان
چمن اور نغمہ سرایان گلشن زبان حال سے حمد و ثناے ایزد سبحان مین اس ترانے سے تہلیل و تسبیح کہتے تہے بیت برگ
درختان سبز در نظر ہوشیار ؛ ہر ورقے دفتریست معرفت کردگار ؛ ناگاہ نظر ہمایون فال کی ایک درخت خشک پر پڑی کہ شیخ فانی کے
مانند برجا ماندہ و بیحس و حرکت تہا اور اوس مین ایک جوف تہا کہ زنبوران عسل فوج فوج اوس قلعہ جوف مین ذخیرہ
اپنی معاش کا رکہتی تہین جبکہ غوغا لشکر زنبوران شاہ کے کان مین پہنچا اور وزیر جہاندیدہ سے پوچہا کہ اجتماع ان جانوران سبکسر پرواز کا

اس درخت کی حوالی مین کسواسطے ہی اور آمد و رفت ان کمر بستگان ارشاد کے فراز و نشیب سو زاہر کسکے حکم سی مجسته رای نے
زبان سحر بیان کو موقف عرض مین اس طرح سے گویا کیا کہ اے شہریار کامگار یہہ لشکر جرار فرمانبردار ایک بادشاہ قہرمان کا
ہے کہ نام اسکا یعسوب ہے، اور جیسے اور جسم مین ان سب سے وہ بزرگ تر ہے خلاق جہان نے یہہ عجب طرح کا گروہ منفعت اور
کم مضرت پیدا کیا ہے کہ بمضمون واوحی ربک الی النحل سے ظاہر ہے اور اس تمام لشکر بے پایان نے حکم نافذ بادشاہ پر سر
اطاعت رکھا ہے اور وہ تخت پر موم کے جلوہ افروز ہی اور وزیر و حاجب و دربان اور پاسبان وغیرہ لوازم سلطنت
اپنے اپنے عہدہ اور کام مقرر پر سرگرم خدمت ہین اور فراست و کیاست اس قوم کی کہانتک بیان ہو سکے ایک نمونہ ہے یہہ
کہ ہر ایک نے خانہ مسدس موم سے اس طرح کا اپنے اپنے رہنے کو بنایا ہی کہ مہندسان کامل اور ریاضی دانان عاقل تمام روے زمین
کے مانند سنمار رومی یعنی بنا خورنق اور شیدائے پارسی کہ بانی ہفت گنبد بہرامی تہے اگر پرکار اور مسطر ہاتہہ مین لین تو دخل کیا
ہی کہ ایسے گہر برابر بنا سکین اور یون حکم بادشاہ ہی کہ ہر ایک اپنے اپنے گہر سے پرواز کرکے شگوفہای اشجار اور گلہای خوشرنگ و بودیہ
جا بیٹہین اور رطوبت گل و شگوفے کی چوس کے آئین اول حاجب اور دربان انکا منہہ سونگہین اگر بوے خوش اس سے آئی تو اجازت ہی
کہ جا کر خانہ مسدس اور حجرہ موسس مین آرام کرین اور برگہای لطیف کے چاٹنے کے بعد جو لعاب تازہ اور خوش مزہ کہ انکے منہہ مین
باقی ہے اسے لاکے خزینہ بادشاہی مین جمع کرین اور اگر خدانخواستہ کوئی برگ بدبو پر بیٹہکر آئے اور رایحہ کثیف و کریہ اسکے منہہ سے
آئے تو دربان و حاجب فی الحال اسکا سر کاٹ ڈالین اور اگر دربان کے تغافل سے کوئی داخل ہو گیا اور وہ بو کریہ بادشاہ کے
دماغ مین پہنچی تو حکم ہوا کہ اس بے ادب برگشتہ بخت کو سیاستگاہ مین حاضر کرین اول اس جرم تغافل پر دربان کو قتل کرین
اسکے بعد انکے سر کاٹین تا بار دیگر پہر کوئی یہہ حرکت نکرے اور یون بیشتر آدمیون کے اخبار مین مورخ نے لکہا ہی کہ جمشید نے
آئین جہانداری اور رسم دربان و حاجب و بواب و تخت و مسند انہین سے آغاز کیا تہا اور رفتہ رفتہ مرتبہ کمال قہرمانی کو پہنچا
ہمایون فال نے جو یہہ بیان مجسته رای سے سنا کمال اشتیاق سے زیر درخت آکے استادہ ہو کر اور تفرج کنان تماشاے بارگاہ
یعسوب و وزیر اور اہتمام حاجبان باتدبیر اور آمد و رفت ملازمان شہریاری اور قانون خدمت و ہوشیاری دیکہکر
سرگرم حمد و ثنای ایزد متعال ہوا کہ سبحان اللہ کیا گروہ پیدا کیا ہی کہ ایک ایک انہین سے قاعدہ دان اور بدل و جان
اپنے بادشاہ کا تابع فرمان ہی اور کیا خداے پاک درجا پاکیزہ اختیار کی ہے اور ہر ایک کو اپنے اپنے سود و زیان کا مہہ ہے
اور دوسرے کے کام مین مطلق دخل نہین کرتے ہین بیت بہشت انجاست کازارے نباشد * کسے را باکسے کارے نباشد
اور باوجود خار دل آزار کے کوئی کسیکے درپے ایذا نہین ہے، اور ہمجنس تواضع نوشانوش باہم رکہتے ہین اور ابنا جنس سے
بلطف پیش آتے ہین اور آدمیون مین ہم انکے برخلاف مشاہدہ کرتے ہین کہ یہہ قوم اپنی بنی نوع کے ضرر و آزار مین سرگرم ہی پس یہہ رباعی

انہین کے حسب حال ہے **رباعی** ابنای زمانہ مایۂ شور و شر اند ٭ ابناشتہ نفاق و عین ضرر اند ٭ مانند قطار اشتر این فرقہ
دون ٭ بایکدگر اند و وے بیکدگر اند ٭ وزیر نے عرض کیا کہ گروہ انکا ایک طبیعت پر پیدا کیا گیا ہے اور نوع آدمی کی طبایع
مختلف اور طینت گونا گون سے پیدا ہوئی ہی اور انکی ترکیب مین روح اور جسم لطیف اور کثیف اور نور و ظلمت باہم آمیختہ ہین اور
صفات ملکوتی اور خصایل شیطانی اور حاصل علوی اور مادہ سفلی انکی خلقت مین جمع ہین اسواسطے مشرب جداگانہ اور ملت
علیحدہ رکہتے ہین یعنی عقل ملایکہ سی بہی انکو بہرہ ہے اور نفوس شیاطین سے بہی انہین مادہ ہے جو کوئی کہ دست موافقت دامن
عقل پر مارے تو قدم شرف سے درجات وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْ آدَمَ پر ترقی کرے **بیت** بہرہ از ملکت ہسنی نصیبے از دیو ٭
ترک دیوی کن و بگذر بفضیلت ز ملک ٭ اکثر آدمی نفس خبیث کی پیروی سے مظہر اخلاق ذمیمہ بن جاتے ہین **نظم** بیخردی چند ز خود
بیخبر ٭ عیب پسندند بچشم ہنر ٭ دود شوند از پئے ما رسند ٭ باد شوند از پی اغیار رسند ٭ اور بعضونے کہ ہدایت نفس لوامہ سے جامۂ
صفات ملکی اپنے قامت پر قطع کیا ہے انکا وہ مرتبہ ہوا ہے جو اوپر بیان ہو چکا اور جو کوئی کہ پابند صفات شیاطین کا
ہوتا ہے وہ زمرۂ اخوان الشیاطین مین محسوب ہوتا ہے یہ سنکے بادشاہ نے فرمایا جو کچھ کہ تو نے اے وزیر کہا سچ ہے لیکن صلاح
اسکی اسمین ہے کہ پاے قناعت دامن عزلت مین کہینچے تو بہر نوع اسکے واسطے فلاح دارین منظور ہے ورنہ آخر کار اسکو
رحیم عالم کرینگے اور آخرت مین اسکی شبت سخن ذالیقہ نار جہنم چکہینگے اور سچ یون ہے کہ اکثر شخصونکی صحبت زہر مار سی زیانکار تر ہے
اور انکی مخالطت سی جان و ایمان کا بچانا دشوار ہے اور اکثر فقراے باکیاست اور حکماے جناب فراست نے جو کنج قناعت کو عزیز رکھا
ہے تو معلوم ہوا کہ انکی نظر اسی معنی پر پڑی ہے جو مولوی معنوی فرماتے ہین **بیت** قعر چہ بگزید ہرکو عاقل است ٭
زانکہ در خلوت صفاہاے دل است ٭ ظلمت چہ ظلمتہاے خلق ٭ سر نبرد آنکہ گیرد پاے خلق ٭ بلکہ فقراے کامل
صافی دل از خود رفتگی کے سبب اپنی ذات سے بہی صحبت نہین رکہتے ہین تا بدیگری چہ رسد وزیر نے عرض کی کہ جو بادشاہ نے
فواید خلوت کے ارشاد فرمایے بجا ہے لیکن بندے نے اول عرض کیا تہا کہ بنی آدم کی خلقت مین انواع مختلفہ سے ترکیب پائی ہے
چنانچہ بعضے فقراے کامل نے بہی دنیا و بر زندگانی بسر کی ہے اور انبیاے عالی شان خصوصا سید المرسلین امام المتقین شفیع المذنبین
نے تعلیم و ہدایت مخلوق مین عمر شریف بسر فرمائی پس یہانسے معلوم ہوتا ہے **مصرع** ہر کسے را بہر کارے ساختند ٭ اگر انبیاے
اولو العزم مثل مرتاضان گوشہ نشین کے مانند خلوت گزینی فرماتے اور اپنے ہی توجہ کی خیر مناتے تو مخلوق ساری ہدایت دین خدا
سے محروم رہجاتی اور سارا عالم ظلمت کفر سے حشر تک بے نور اور نور ظہور معرفت الہی او فیض شریعت خیر مقنا ہی جلباب
عدم مین مستور رہتا اسی طرح سے اللہ تعالی نے بادشاہ کی ذات کو رعیت کی نگہبانی کے واسطے پیدا کیا ہے
اور اگر بہ نظر تامل غور کیجاے تو ہویدا ہے کہ خلاق مطلق نے ایک کو دوسرے کا محتاج کیا ہے نفوس مختلفہ بشر سے سے

اور مخاصمت کو چاہتے ہین اور زبردست زیردست کو اکثر رنج پہنچاتے ہین پس اگر ان مین کوئی بادشاہ اور فرمانروا نہو تو ایک کے ضرر سے دوسرے کو کون بچائے اور محتاج کی حاجت کو کون برلائے اور دو مخصمون کی مخاصمت مین کون تصفیہ کرے اور تصفیہ کے بعد حق مستحق کو کسطرح پہنچے چنانچہ ہر ذیحیات کو اسطرح مخلوق فرمایا ہے کہ سلطان اور رئیس ہر جسم مین پیدا کئے ہین یعنی دل اور سر اور جگر وغیرہ اگر سلطان دل اور رئیس اعضا بدن مین نہوتے تو صیانت اس جسم بے بنیاد کی کون کرتا پس اس سے معلوم ہوا کہ گوشہ نشینی واقعی اپنے موقع پر ادسی شخص گوشہ نشین کے آرام ظاہر و باطن کے واسطے مخصوص ہے لیکن سلطنت اور غمخوار سانی کے مدارج اوس سے بہتر ہے کہ اپنی ذات کو تکلیف دینا اور مخلوق پروردگار عالم کو راحت پہنچانا کسقدر بلند ہمتی اور خوشنودی خدا کی ہے اور عزلت کبھی بعض کیلو اسطے ہو سکتی ہے والا تنہائی خلق اگر منظور خدا ہوتی تو کاہے کو کتمان عدم سے صفحہ ہستی پر نقش ہر ذیحیات کا کھینچا جاتا ہر گاہ لازم ملزوم تمام کارخانہ دنیا کا یہہ ہے کہ ایک دوسری کی مددگاری کرے یعنی کوئی کشتکاری کرے اور کوئی جو پیدا ہوا ہو اوسے بیچے اور کوئی خریداری کرے اور کوئی پیسے اور پکائے اور کوئی کھائے اور کوئی پنبہ دانہ بوئے اور کوئی حلاجی اور ندافی کرے اور کوئی اپنے موقع پر کاتے اور بنے اور قطع و برید کرے اور سیکر کام مین لائے اور اسمین جو دہیان کرو کہ یہاتنے کام کس کس مددگاری سے جاری ہوئے ہین یعنی نجار اور حداد اور دہندی اور حلاہا اور مزارع اور گاڑی بان اور گاڑی کا سامان یعنی بیل وغیرہ اور سامان تغلبہ بانی اور کار خیاطی یعنی سوزن اور رشتہ اور مقراض وغیرہ کہ ان سبکو ایک جم غفیر نے سرانجام دیا ہے القصہ بغیر صحبت و اتفاق اجماع کثیر کی درستی جملہ اسباب عالم کے ایک تنہا عزلت گزینی سے ناممکن ہے بقول اوستاد نظم بگیر دامن جمعیت و بکار بساز + کہ ہیچ کار نمیشود بتنہائی + خلوت از اغیار باید نی زیار + پوستین بہر دی آمد نی بہار + بادشاہ نے فرمایا کہ جو وزیر نے عرض کیا راست ہے لیکن بہت ہی قباحتون نے سلطنت کی بادشاہی مین اندراج پایا ہے اوسکو کیا کیا جائیگا اور مواخذہ سکا کسکی گردن پر لاحق رہیگا یعنی خلق اللہ مین بعضے ہین کہ وہ زور بازو رکہتے ہین اور بعضے ہین کہ قوت زر سے زبردستون اور مظلومون پر غلبہ کرتے ہین اور خبث نفوس سے خلق اللہ کی حق تلفی پر مصروف رہتے ہین مدافعہ اوسکا کیونکر ہوگا اور حق و باطل کی کس طرح تمیز ہو سکے گی وزیر نے عرض کیا کہ اسکے واسطے حکیم قادر نے سیاست مقرر فرمائی ہے بادشاہ نے فرمایا کہ معنی سیاست کے بیان کرو وزیر نے گذارش کی ہے کہ سیاست عدل کو کہتے ہین اور عدل نام اوسکا ہے کہ افراط اور تفریط کو موقوف کرکے ہر امر مین درجہ توسط کو اختیار کرے تاکہ خیر الامور اوسطہا صادق آئے بادشاہ نے ارشاد فرمایا کہ اس تفصیل بالا کی کہ ہر امر مین افراط تفریط کی گنجایش رکہتی ہے اور مدارج اسکے غیر متناہی ہین طاقت بشری سے باہر ہے کہ یہ ضعیف البنیان مرتکب نقصان

ان سبکو طے کرے اور اگر غلط فہمی سے حق تلفی کسی کی ہووے تو آخرت مین قاضی روز جزا کے آگے مبتلائے بلا ہونا پڑے
پس عقلا کے نزدیک اگر سود درجے مین ایک درجہ بہی راجح نقصان دنیا کا ہو تو اُس سے احتراز کرنا چاہیئے چہ جائکہ اسپے اندیشے
مہلک دینے کہ مظلمہ جنکا ابد الآباد کے واسطے متیقن ہے پس صرف اتنی مسرت نفس کے واسطے کہ ہم فرمانروا ہین نوع بشر پر مین
بار سلطنت سپر پر رکہنا اصواب اندیش سے بہت دور ہے وزیر دانا دل نے عرض کیا کہ ارشاد عالی بجا ہے کہ یہہ امر اگر موقوف
بشر کی رائے پر ہوتا تو نہار یہہ عقدۂ مالاینحل کسی شخص سے جیسا کہ چاہیئے کہل نہ سکتا لاکن اللہ تعالے فرماتا ہے لا یکلف اللہ
نفسا الا وسعہا یہہ سچ ہے کہ وسعت ادراک انسان کب ایسی ہے کہ جمیع معاملات عالم کو کہ غیر متناہی ہین پہنچ سکے اسلیئے
اللہ تعالے نے انبیا مرسل کر رسل بر حق ایسے ہین کہ حکما اُنکو ناموس اکبر کہتے ہین مع کتب و صحایف ہر زمانے مین پہنچا کر
اپنے سب احکام حکمت نظام اُسمین درج کرکے زبان پر انبیاے کرام کے رکہے اور نام اُسکا شریعت رکہا کہ کوئی دقیقہ دقایق
کائنات سے باقی نچہوڑا اب کسی امر مین حاجت اسکی نہین ہے کہ کوئی بادشاہ اور حاکم حکم شرع مین اپنی رائے کو دخل دے بلکہ
سزا اور جزا ہر امر کی مشروحا فرما دی ہے اور اندیشہ اسکا نہین کہ اس حکم مین خطا واقع ہو کہ وہ سب احکام معاد اور
معاش کے حکیم سے پروردگار عالم کے ہین بلکہ جزا اور مقبولیت اس امر کی خدا کریم کے نزدیک حد سے زیادہ ہے یہانتک بادشاہ پر تاکید
ہے کہ سوا نماز فرض نوافل کو بہی ترک کرے کہ اُتنا زمانہ کہ نوافل مین صرف ہوتا عدل و داد خلق اللہ مین صرف کرے اب اس
جگہہ سے دریافت ہوتا ہے کہ نوافل سے عبادت کو مخلوق کے برآمد مطلوب کے واسطے موقوف کرنیکا حکم آیا ہے اسلیئے وجود حاکم قہرمان کا
مخلوقات مین ضرور ہے کہ قواعد امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی محافظت کرے اور قانون سیاست کو موافق شریعت
عزا کے جاری رکہے تا کوئی سرکش جادۂ اعتدال سے پاؤن باہر نہ رکہہ سکے اور بادشاہ بہی اس عمل خیر مین سعادت
حاصل کرے ہمایون فال نے کہا کہ حکم حاکم قاہر کا پیغمبر کے بعد کہ وجود اُسکا خلق مین ضرور ہے کسطرح کا ہوا اور صفات
اُسکے ضبط ملک اور ملت مین کس نوع پر چاہیئے خجستہ رائے نے عرض کیا کہ حاکم کو چاہیئے کہ قواعد سیاست اور دقایق عدالت
سے واقف اور بیدار مغز ہو اور اگر غافل اور عیاش ہے تو ملک و مال اُسکا معرض زوال مین قریب الانتقال ہے اور خرابی عقبےکی
بادشاہ کیواسطے اس سے زیادہ نہین ہے کہ خلق خدا سے غفلت کرے اور نفس پروری مین مشغول رہے بلکہ بادشاہ کو لازم ہے کہ غوض
و فکر رسا سے دریافت کرکے بعض گروہ کو تقویت بخشے اور مجالست اُنکی اختیار کرے اور بعض گروہ کو مغلوب اور
منکوب کرکے اُنکی صحبت سے پرہیز رکہے اور اس عمل کے بعد وہ لوگ جو راندۂ درگاہ ہونگے اُن مختارون کے واسطے کہ بادشاہ کی
ملازمت سے عزت یافتہ ہونگے اپنے سینونمین تخم کینہ بوئینگے اور انواع حیلۂ غریب سے مضامین بے اصل کو بندش دیکر نقصان
اور معائب اُنکے گوش ملازمان شاہی مین پہنچاکر منتظر اُنکے زوال عزت و جاہ کے رہینگے اگر بادشاہ حلیہ حفظ اور دور اندیشی سے

عاری ہے اور ارباب غرض کی عرض کو سمع قبول مین جگہہ دے اور تحقیق حالات کما ینبغی بر التفات نکی تو بہت سے خلل ریاست مین پیدا ہوجاینگے اور فساد اُسکا شدہ شدہ یہانتک نفوس ارکان سلطنت مین نفوذ کریگا کہ سر شعلۂ آتش فساد تا کرۂ نار پہنچیگا اور مدافعہ اُسکا آب پاشی تدبیر وزرا آزمان اور فکر بادشاہ قہرمان سے زنہار نہو سکیگا بیت مسنو گوش بر قول صاحب غرض ٭ کہ از کینہ در سینہ دارد مرض ٭ بادشاہ بیدار دل چاہیئے کہ بغور ہر بات کو سمجھکے نور ادراک سے ظلمت خبث تمام بد انجام اور دروغگو کو تمیز کرے اور کبھی چشم لطف سے اُس گروہ نے شکوہ کی طرف ندیکھے بلکہ زنہار اپنی صحبت مین اُنہین بار ندے تا دنیا مین خللہاے امور سلطنت سکی امین رہے اور آخرت مین ذخیرہ اندوز سعادت ہو بیت ہر کہ درین خانہ شبے داد کرد ٭ خانۂ فردای خود آباد کرد ٭ داد کرے شرط جہانداریست ٭ دولت باقی ز کم آزاریست ٭ جس بادشاہ نے مواعظ حکمای ناصح کو دستور العمل کیا ملک اور رعیت اُسکی آباد و شاد و دعا گو رہے گی جیسا کہ راے دابشلیم بادشاہ ہندی نے اپنے اساس سلطنت کو ہوشنگ کے سودہ نصیحتون پر کہ تفصیل اُسکی بیدپا برہمن حکیم دانا دل نے بیان کی تہی رکہا تہا اسیلیے اُسنے تمام عمر راحت و کامرانی مین بسر کی اور اُسکے باغ سلطنت سے ہر ایک نے علی قدر حال برخورداری پائی اور جبکہ راے دابشلیم اس منزل فانی سے ملک بقا کو سدہارا آج تک نام نیک اور ذکر جمیل اُسکا صفحۂ روزگار پر باقی ہے جیسیکہا ہے کسینے مصرعہ نام نکوست حاصل ایام زندگی ٭ ہمایون فال نے جب یہ نام راے دابشلیم اور بیدپا برہمن کا سنا مانند غنچہ تازہ کہ وقت سحر حرکت نسیم سے وا ہوتا ہے شگفتہ و خندان ہوکر فرمایا کہ ای وزیر مدت مدید سے راے اور برہمن کی تحقیق احوال مین دل میرا مانند عاشق مہجور کے بیقرار رہتا اور خیالات مقالات مین ان دونو کے مانند طبع شعرای مضمون یاب شبانہ روز سرگردان ہاموں و کہسار کا رہتا تہا اور ہر چند ان بزرگوارونکے تجسس احوال مین سعی کرتا رہا لیکن کسی سے انکے دفتر اخبار سے ایک حرف بہی میرے سمع مشتاق مین نہ پہنچا یا افسوس کہ تیری زبان سے نام ان دونونکا سنا معلوم ہوا کہ زیر ہار انکی اخبار سے خبر دار ہے شکر خدا کیا اور کہا مصرعہ یار در خانۂ و من گرد جہان میگردم ٭ اسکے بعد کہا کہ اے وزیر با تدبیر جلد احوال دابشلیم اور بیدپا مفصل بیان کر کہ تو اسکے باعث میرے ادای حق نمک سے بہرہ مند ہو اور مین اس مواعظ کے سننے سے اور رعیت اور سپاہ کے فایدہ پہنچانے سے خداوند کریم کے نزدیک سعادتمند ہون مصرعہ چہ خوش بود کہ بر آید بیک کرشمہ دو کار

آغاز داستان دابشلیم و بیدپا برہمن کی یہہ ہے

اول ایک جملہ اصبہان کیا جاتا ہے کہ دابشلیم اور بیدپا برہمن دونون موحد خدا پرست اور عارف وقت تہے اس پر کہ کوئی نجانے کہ جیسے اس وقت کی راے اور برہمن بت پرست ہوتے ہین سو ایسا نہین ہے اُس زمانہین دستور تہا ہر بادشاہ کو زبان ہندی مین راے کہتے تہے اور عارف موحد ویش کا برہمن لقب کہتے تہے یہانتک اسطرح شائع سکے لکہدیا گیا والا از کار حالات ادر

بیان سحر عرفان و ایمان اونکا خود ظاہر ہوتا ہے وزیر انور ضمیر راست تدبیر نے زبان روشن بیان کو اس ترانہ فرحت افزا
کے ساتھہ مترنم کیا کہ طوطیان شکرستان سخنوری اور بلبلان خوش الحان شہر پروری سے سنا ہی کہ متعلقات سواد ہند مین
ایک بادشاہ تہا فریدون فر جمشید لشکر جہان پرور عدالت گستر فیروز بخت ہمایون تخت رعیت نواز ظلم گداز کہ اوسنی
ظلمت ظلم کو یکسر صفحہ روزگار سے محو کر ڈالا تہا اور بساط عدل و داد کو چارسوی عالم مین بچھایا تہا اور در دروازہ جود و
احسان کا خلق خدا کے منہہ پر بے تکلف کہول دیا تہا چنانچہ اسکے ثنا میں مؤلف نے کہا ہی **بیت** وہ نخل ہے چمن سلطنت
مین قد تیرا + کہ جسمین برگ عدالت ہی بار احسان ہے + اس بادشاہ کو رای دابشلیم کہتے تھے اور دابشلیم زبان ہندی
مین بادشاہ بزرگ کو کہتے ہین اوس عصر مین پایہ تخت اوسکا سومنات تہا اسی جہت سے جو کہ بادشاہ سومنات کا ہوتا ہی
اوسے آجتک تیمناً دابشلیم کہتے ہین اور حقیقت مین بزرگی اوسکی اسباب ظاہر اور باطن سے پائی جاتی ہے یعنی اسکی کمند ہمت
کنگرہ فلک پر حلقہ مارتی تہی اور سامان امارت اسکا احاطہ خیال مین نہین آتا تہا ہزار فیل مست اور زبان اسکی سواری مین
موجود رہتی تہی اور لشکر مردان کاری و دلیران کارزاری حد شمار سے باہر تہا اور با اینہمہ عظمت و جبروت عدل و داد و رعیت
پروری پر متوجہ تہا کہ خود بنفس نفیس ہر ایک متنفس کا حال لسان فہ سنکر آل کار کو پہنچاتا تہا اور داد دردمندون اور ستم
رسیدون کی بموافقی دیگر ہر ایک کو راضی و خرسند کرتا تہا اور بیدادگرون کو شکنجہ سیاست مین یہانتک کہینچتا تہا کہ نام
ظلم کا صفحہ روزگار مین کسی کی زبان پر نہ آتا تہا الغول سودا **بیت** نہ شیشے کا اگر طاق سے رہتا تہا پاؤن تہہ سے نکلتی
تہی صدا بسم اللہ + اور اسکی صحبت خاص مین سوا ندمای حکمت شعار اور حکمای فضیلت آثار اور وزرای عالی مقدار
کے پہنچنے کو جگہہ ملتی تہی اور محفل اوسکی ہمیشہ لطایف کلمات مصلحت آئین اور مکارم صفات فواید آگین سے
آراستہ رہتی تہی ایک روز اہل محفل سلطانی مین مذکور تہا کہ تمام صفات حمیدہ پر کونسی صفت کو ترجیح ہی باتفاق سب کا
یہہ ہوا کہ اکمل اخلاق پسندیدہ اور اشرف صفات حمیدہ جود ہی چنانچہ قول معلم اول یعنی ارسطو کا ہی کہ حق عبودیت کی ادنی
صفت یہہ ہی کہ اللہ تعالی کو بیشتر جواد اور کریم کہکے یاد کیا کرے کہ اس صفت عالی نے جمیع موجودات مین سرایت کی ہے
اور صاحب نبوت کبری صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہی کہ مطلب اوسکا یہہ ہے کہ جود ایک درخت ہی کہ جنت کے
چمن مین اوگا ہی اور آبیاری جو ہی کوثر سے نشو و نما پایا ہی اَلْجُودُ شَجَرَۃٌ فِی الْجَنَّۃِ اور بموجب اسی حدیث پاک کی مولوی
معنوی فرماتے ہین ع این سخا شاخیست از سرو بہشت + وای او کز کف چنین شاخے بہشت + اس باتکے دریافت کرنیکے
بعد دابشلیم کی طبع سلیم جوش مین آئی اور ہمت تمام اسپر مصروف ہوئی کہ اس نفس ابلہ کے فریب سے الفت اس جہان
ناپائدار کی دل مین رکہنا اور مال کو اندوختہ کرکے راہ خدا مین صرف کرنا اور غیرون کے واسطے چہوڑ جانا

اور مظلمہ اوسکا اپنے ذمہ لا آباد تک کہنا عقل صواب اندیش سی بہت بعید ہی اوسیدم حکم دیا کہ دروازی خزانیکے کہولین اور
صلائے کرم وبخشش سب خاص و عام کو دی جبکہ یہہ ندا کانون اہل زمانہ کے پہنچی خلق خدا جوق جوق از مسافر تا مقیم بحد عد جمع ہوی اور
ایکروز بادشاہ نے خزانہ بیشمار مخلوق پر ایثار کئے جتنا جسنے اوٹھالیا مطلق اوس سے مضائقہ نکیا حتی کہ ایکدانہ بہی زر وجواہر
خزانہ مین باقی نرہا اور عالم مالا مال ہوگیا سب دعا دیتی ہوئے خوش خوش اپنے اپنے مسکن و ماوا کو پہنچے اور ہر گدا و فقیر غنی
و امیر ہوگیا **نظم** ز لطف برسائے سحاب دست لعل و گہر + مین رشک خشان و عدن راہ گذر + گراہی زیر خاک نے پائی فلوس
تو پنجہ خورشید فلک مین ہی زر + تمام روز دل شب آلم فتاب بال کے مانند زر بخشی مین مشغول رہا جبکہ سیمرغ زرین جناح عازم آشیانہ
مغرب ہوا اور زاغ شب نے سایہ پر و بال سے آفاق کو چہپالیا بادشاہ نے بعد از فراغت کار و داد کار سر اپنا بستر راحت پر
رکہا اور ہجوم نوم عرصہ دماغ پر مستولی ہوا نقشبند خیال اور روح سیار رویائے صادقہ مینی ادراک قوای باطنی کو یون اطلاع
دی کہ ای لبشارت ہو تجہے کہ تیری رای صواب اندیش پسندیدہ ہوئی کہ تو نے سب خزانہ خوشنودی خالق مین صرف کیا اور
خلق خدا کو راضی کیا خدا تجہسی راضی ہوا اور تجہے راضی کریگا سر دست یہہ ہی کہ صبح پای عزیمت رکاب مرکب مین دے اور
جانب شرقی دار السلطنت توجہ کر کہ گنج شایگان و خزانہ رایگان تجکو عنایت ہوا ہی اور وہ ایسا خزانہ ہے کہ تمام عمر خرچ
کریگا تو بہی تمام نہوگا اور بعد موت کے جو کچہہ کہ پایگا سو دیکہیگا بشارت ہو تجکو اور مبارک ہو تجکو اس خواب دیکہنی کے بعد رای
کی آنکہ کہلی اور بشارت سے بہت خوش ہوا اور تا دم صبح شکر پروردگار عالم کرتا رہا اسکے بعد شرط طہارت بجا لایا اور اپنے
زمانے کے قاعدیکے موافق عبادت کرتا رہا جبکہ شاہین زرین بال آشیانہ مغرب سے پرواز کر کے کنگرہ افق مشرق پر جلوہ افروز ہوا
بموجب حکم بادشاہ کے رکابدار مرکب راہوار باد رفتار طیار کر لایا شہریار سوار ہوکر جانب شرق دار السلطنت روانہ ہوا جبکہ حدود آبادی سے گذر کر
عرصہ صحرای لق و دق مین پہنچا بتلاش تعبیر خواب ہر طرف نظر جویا سے نگران تہا کہ بیک ناگاہ نگاہ ایک کوہ پر پڑی کہ مانند ہمت کریمان
سر بلند اور استقامت مین بطور توکل گزینان پایرجا اور مستقل ہی اور کیا دیکہتا ہے کہ زیر دامن کوہ ایک غار تاریک و تار ہی اور اوس
غار پر ایک درویش عالی وقار بیٹہا ہی جبکہ بادشاہ کی نظر اوس عارف آگاہ دل پر پڑی تحیت و سلام بجا لایا اوس درویش روشن ضمیر نے
نور صفائی باطن سے نقش مراد اوسکا صفحہ سینہ سی مطالعہ کرکے زبان نیاز کہولی اور مرحبا کہا اور فرمایا کہ ای شاہ شاہان اگرچہ بمقابل
محفل خلد شاکل بادشاہان صحبت گدا و بینوا محقر ہی اور خطیر مکان تا سلطانی کہ ہم جنب جنت ہی تو ہمین کاشانہ فقیرونکا سخت بعید ہے
لاکن عادت جمہور سلاطین خدا شناس سے یہہ ہی کہ دل شکستہ کی بیادت مرحمت سے پیوند کرتے ہین اور ارشاد سید کائنات علیہ الصلوۃ والسلام کا
بہی نعم الامیر علی باب الفقیر مناسب ہی حال کے مصرعہ شاعر کا ہی مصرعہ شاہان چہ عجب گر بنوازند گدا را + ایضا شعر
نظر کردن بدرویشان بزرگی را نیفزاید + سلیمان با ہمہ حشمت نظرہا بود با مورش + کیا عجب ہے کہ بادشاہ ہی تشریف لائے اور فقیر کو خوشدل کر کے

بجا لایا بعد ساعت کے بادشاہ نے رخصت چاہی درویش نے فرمایا بیت از دست من گدا بنیاید مہمانی چونکہ تو بادشاہے
لاکن برسم درویشان تحفہ مختصر[۵۱] ایک برگ سبز رکہتا ہون مصرعہ گر قبول افتد زہے عز و شرف وہ یہہ ہے کہ والد سے مجہے ایک میراث
پہنچی ہے اور مین عبث پابند اسکا مدت سے رہا ہون اس انتظار مین کہ جو سزاوار اسکا ہووے حوالہ کرون اور مین بفراغ خاطر باقی
انفاس عبادت خالق مین بسر کرون سو وہ یہہ ہے کہ اس غار کے کنج مین ایک گنج ہے کہ زر سرخ اور جواہر گران بہا سے بہرا اور حد شمار سے
باہر ہے اور مین ابتک اس جگہہ دو فائدونکے واسطے بیٹہا تہا ایک تو یہہ کہ باعث سرمایۂ قناعت تہا کہ القناعۃ[۵۲] کنز لا یفنی اور دوسرے دامن
توکل اسکے وسیلے سے ہاتہہ آیا تہا بموجب بیت کسے کہ روے توکل ندید ہیچ ندید کسے کہ گنج قناعت نیافت ہیچ نیافت
اب تو اس مصرعہ کے موافق عمل فرما المولف ع غیب ہے جو آئے سو بے عیب ہے بادشاہ نے قبول کیا اور حکم دیا کہ جلد اس
غار کو کہود دین جبکہ کہودنے والون نے کہودنا شروع کیا بعد ساعت کے خزانہ تہ خانہ تک پہنچے جستجو کر قفل تہ خانے کے تختے کا توڑ کر دیکہتے
کیا ہین کہ ایک خزانہ ہے کہ محاسب کی عقل جسکے حد شمار مین عاجز ہے بادشاہ نے حکم دیا کہ اس سب کو اوٹہا کے خزانہ بادشاہی
مین داخل کرین حکم کی دیر تہی کہ ہزارون آدمی اور باربردار موجود ہوے اور اس سبکو ایک مکان علیحدہ مین لیجا کے رکہا اسکے بعد
بادشاہ تشریف لایا اور فرمایا کہ قفل ہر صندوق کا کہولین جبکہ قفل انکے وا ہوے بادشاہ ایک یک چیز نادر و نایاب کو دیکہتا تہا
اور متحیر ہوتا تہا اور زبان شکر بیان سے کہتا تہا کہ مین ذرہ بیمقدار کب اس مقدار کی لیاقت رکہتا تہا مگر وہ وہاب[۵۳] اور جواد ہے
جسے چاہے سو عطا کرے اسکے کرم کے نزدیک یہہ بہی بے حقیقت ہے اسی طرح سے ملاحظہ کرتا تہا اور حمد و ثناے رب قدیر مین مشغول
تہا کہ ناگاہ صندوق کلان مین ایک درج زرنگار مرصع کار نکلا کہ تمام اطراف اسکے بندہاے پولاد سے مستحکم کیے تہے اور قفل
رومی ہزار مضبوطی سے اوسپر لگایا تہا کہ دندانہ کسی کلید کا اسپر کارگر نہوتا تہا اور عقدہ اس کا کسی کے ناخن تدبیر سے نکہلتا تہا بادشاہ نے
دلمین کہا کہ شاید اسمین وہ جواہر ہین کہ سارا خزانہ اسکے آگے بیمقدار ہے آہنگران حکمت دست کو بلا کر کہا کہ اسے اس تدبیر سے
کہولو کہ جو شی اسمین ودیعت رکہی ہے اسے گزند نہ پہنچے القصہ جب کہ وہ درج کہولا اسمین ایک صندوقچہ مانند برج
آسمان کے ستارہاے جواہر سے مزین تہا نکلا اور اس صندوقچہ مین ایک ڈبا[۵۴] تہا کہ نہایت صفا مین مانند ماہتاب کے مجلی تہا شاہ نے اوسے
اپنے ہاتہہ مین لیکر کہولا دیکہا کہ ایک پرچہ حریر ہے کہ چند سطرین اوسپر خط سریانی سے لکہین ہین والتسلیم دیکہکر متعجب ہوا
کہ یہہ کیا چیز ہے بعضون نے کہا کہ نام و نشان اور حساب عدد اور تہ بیت اس خزانیکی لکہی ہے اور بعضون نے تجویز کیا کہ بطور طلسم یا
عمل کے ہے کہ حفاظت گنج کیواسطے لکہا گیا ہے جبکہ گفتگو ارباب صحبت کی اس باب مین زیادہ حد سے گذری شاہ نے کہا جبتک کہ
یہہ پرچا نہ پڑہا جاے گا تردد خاطر رفع نہوگا حاضران محفل مین اس خط کے پڑہنے کی مہارت کوئی نہ رکہتا تہا مگر ایک حکیم زاویہ نشین
کہ جمیع فنون مین دستگاہ رکہتا تہا ارکان سلطنت اس حکیم کو بمنت صحبت بادشاہ مین لاے بادشاہ شرط تکریم بجا لایا

اور فرمایا کہ آپکے تکلیف دینے کا سبب یہہ ہے کہ اس راز مخفی سے آگاہی دیجیے یعنے مطلب ان سطرونکا کہ ہم ناواقف اور مشتاق اسکے
ہین بتفصیل فرمایئے حکیم نے اُس خط کو پڑہا اور بعد غور و تامل کے فرمایا کہ اس مکتوب مین فوائد بیشمار ہین اور یہہ ڈبہ کہ بکتا حقیقت مین
اس گنج بیکا حاصل ہے کہ قیمت جسکی پلہ ارض و سما مین تل نہین سکتی ہے القصہ مطلب اس سطور کا حرفاً حرفاً یہہ ہے کہ مین بادشاہ وقت
ہون یعنے ہوشنگ بن سیامک بن کیومرث بن سام بن نوح علیہ السلام اور اس گنجکو مین امانت رکہتا ہون واسطے عظیم بادشاہ
سومنات کیواسطے کہ لقب اُسکا دانشلیم ہوگا اور اسکا از غیب ہے سوا اللہ جل و علی کے کسیکو خبر نہتی مگر مجہے از روے الہام اتنا معلوم ہوا کہ خزانہ
اُسکے نصیب مین ہے یہہ کتبہ لکہکے خزانے کے ایک صندوق مین رکہا ہے کہ جب اس خزانہ کو وہ پائے اور یہہ تحریر ہاتہہ آئے اسے مشرح دریافت
کرکے دستور العمل اپنا فرمائے تا سعادت دارین حاصل کرے اور اتنا سمجہے کہ زر و مال دنیا سے دل لگانا کام عقلا کا نہین ہے
کہ یہہ ہرجائی دست بدست پہرتی ہے اور رعنا قحبہ کے ایک کی پابند نہین رہتی ہے **نظم** دنیا ایک ال بیسوا ہے بے مہر و وفا
و بیحیا ہے ؛ مردونکے لئے یہہ زن ہے رہزن ؛ دنیا کی عدو ہے دین کی دشمن ؛ رہتی نہین ایک جا پہ جم کر ؛ پہرتی ہے برنگ نرد گہر گہر
اور اتنا سمجہہ کہ دستور العمل سلطنت کا ہے کہ بادشاہونکو اُس سے گریز نہین ہے اور جو بادشاہ کہ اس وصیت پر چلیگا بخت و
دولت اُسکے یار ہونگے اور جو بادشاہ کہ ان چودہ قاعدونکے خلاف کام کریگا سلطنت اُسکی کبہی جلوہ نہ پکڑیگی اور ارکان سلطنت
ہمیشہ تزلزل مین رہین گے اور اساس سلطنت بے استحکام وصیتین یہہ ہین **وصیت پہلی** یہہ ہے کہ بادشاہ
جسکو سرفرازی بخشے اور عزت افزائی اُسکی کرے پہر اُسے کسی دشمن کے کہنے سے یا کوئی خطا اُس سے صادر ہو تو یکایک پایہ
عزت سے گرائے اور تذلیل اور توہین اُسکی پسند نفرمائے وجہ یہہ ہے کہ اہل زمانہ جسکو کہ عزیز کردہ سلطان دیکہتے ہین یہہ لازم
حسد بُرا ہے کہ خواہان اُسکے زوال دولت کے ہوتے ہین اور مقدار اپنے اپنے حسد کے خیر خواہی کے پردہ مین
دور دور سے مضمون پیچدار تراشکے لاتے ہین کہ اگر کسی پہلو سے بہی عرض اُنکی مقبول ہو جائے تو مطلب برآئے
کہ وہ کلام آخرکار منتہی اُس عزیز کے تخریب کا ہوتا ہے اسلئے بادشاہ بیدار مغز کو چاہیئے کہ اُنکے ابتدائے کلام
سے انتہائے مطلب کو پہنچکے جواب دندان شکن ایسے پردے مین دے کہ حوصلہ تمام بد انجام کا پست ہو جائے
وصیت دوسری یہہ ہے کہ ساعی اور چغل کو اپنی محفل مین بار نہ دے کہ یہہ فتنہ انگیز اور جنگجو ہوتے ہین
اور نہایت اُنکی کم از شیطان نہین ہے بلکہ جب یہہ صفت اُسمین بیقین مشاہدہ کرے تو کسی حیلہ سے اس آتش فساد کو
آب شمشیر سے بجہائے تا وہ فساد اُس کا عرصہ جہان کو گہیر نہ لے **بیت** آتشے را کہ سوخت ازان ؛ جز بکشتن علاج نتوان کرد
وصیت تیسری یہہ ہے کہ اپنے امرا و ارکان دولت کے ساتہہ طریق شفقت اور سلوک جاری رکہے اور باتفاق مصاحبان یکدل
و مشیران عالی منزل کام ہر مہم کلی کو سرانجام دیتا ہے **لمولفہ بیت** تسخیر ملک کی ہے بنا اتفاق سے ؛ برباد ہوگئی ہے ریاست نفاق سے ؛

وصیت چوتھی یہہ ہی کہ مداہنت اور چاپلوسی پر دشمن کی مغرور نہو ہر چند تملق اور تضرع کرے اعتماد اوسپر نہ لائے کہ دشمن دلی کبھی دوست نہین ہوتا ہے **بیت** ہوجو دشمن دوست روہی اوس سے لازم احتراز * آتم صیاد مہربان ہوتی ہے بچونکی حق مین جانگداز دشمنی سے خواہش دل جسکی بر آتی نہین * دوستی کرتے ہین آخر بنکے یار دلنواز * موافق اسکے غنی کشمیری کہتا ہے **ع** تو نمی ہاے دشمن نکیہ کردن ابلہی ست * پاے بوس سیل از پا افگند دیوار را **وصیت پانچوین** یہہ ہی جبکو ہر مراد ہاتھ آئے اوسے کمال محافظت سی رکھی نہ یادن اور غفلت سی ضایع نکرے والا پہر تدارک اوسکا نہو سکیگا اور بجز پشیمانی کچہہ ہاتھ نہ آئے گا **وصیت چھٹی** یہہ ہے کہ کسی کام مین عجلت نکری بلکہ تامل اور تانی کو عادت کرے کہ مضار تعجیل کے بسیار او رمنافع صبر و سکون کے بے شمار ہین **بیت** نہ کسی امر مین کرو تعجیل * کرتی ہی خوار کام کو تعجیل * کام ہوگا خراب عجلت سی * نفع ہو و نہ پھر ندامت سے **وصیت ساتوین** یہہ ہی کہ عنان تدبیر اور استقامت کو ہاتھ سے نہ چھوڑے اور کسی مشکل مین دست و پاچہ نہو بیٹھی اگر گروہ دشمنونکا اوسکے ضرر اور ہلاکت پر متفق ہو جائے تو لازم ہمت و تدبیر یہہ ہی کہ ہوش باختہ نہو جائے اور انہین دشمنون مین سے ایک شخص کے ساتھ راہ و رسم پیدا کرکے صورت اپنی نجات کی نکالے کہ حدیث شریف مین آیا ہی اَلحَربُ خُدعَۃٌ یعنے لڑائی بنائے فریب و تدبیر کرکے کہو ڈالے کہ عاقلون نے کہا ہی **بیت** ازدام مکر خصم بحیلہ توان گریخت * قَد یُفلَحُ الحَدِیدُ کَمَا قِیلَ بِالحَدِید **وصیت آٹھوین** یہہ ہے کہ اہل حقد و حسد کے بچتا رہی اور انکی چرب زبانی پر غافل نہو جائے کہ جب نہال کینہ زمین سینہ مین اہل حسد کے نشو و نما پائیگا پھر سوا مضرت و آزار کے کچہہ پھل نہ لائیگا **بیت** کینہ بہر سینہ کہ بنہاد رخت * دل شود ش از پے آزار سخت * **وصیت نوین** یہہ ہی کہ عفو کو شعار اپنا کرے کہ ملازمون و رفیقون اور غریبونکو تہوڑے قصور پر شکنجہ عتاب سخت مین نکھینچی اکثر در گذر کری اور اغماض سی اونکو نادیدہ و ناشنیدہ کر ڈالے اور اسی طرح بادشاہان ماضی ذوی الاحترام اپنے رفقا اور غربا پر رحمت کی نظر اور خطاؤن سے در گذر کرتے رہی ہین **بقول ناسخ** آگاہ قدیم سے ہی سب خلق خدا * چہوٹون سی خطا ہی اور بزرگون سے عطا * جسکو کہ سرفراز کیا شفقت سی بدست * اوسکو گرا کرچہ ہوئی ہی خطا * **وصیت دسوین** یہہ ہی کہ کسیکے درپے آزار نہو کہ جَزَاءُ سَیِّئَۃٍ سَیِّئَۃٌ مِثلُھَا یعنے جزا بدی کی بدی ہے مانند اوسکے تا تجھی بھی لاحق نہو بلکہ باران احسان کو سر پر خلق خدا کے حتی الوسع برسا تا رہ تا کہ تیری باغ مراد مین اِن اَحسَنتُم اَحسَنتُم لِاَنفُسِکُم کے گلہاے تمنا شگفتہ ہون **قطعہ** نیک ار کنی بجا تو نیکی کنند باز * ور بد کنی بجاے تو از بد بتر کنند * امروز ہستی از بد واز نیک بیخبر * روزے بود کہ از بد و نیکت خبر کنند **وصیت گیارہوین** یہہ ہی کہ پہل اوس کام کا کہ لایق اپنی وضع کے نہو ہرگز نکری بہت شخص ہین کہ اپنی طریق اور وضع کو چہوڑ کر غیرون کے طریق پر چلتے ہین اور وہ طریقہ کبھی انجام کو نہین پہنچتا ہی اور اپنے کام سی بھی جاتے رہتے ہین **بقول جرات ع** کہ بہولی اپنی بھی کوا چلا جو ہنس کی چال **وصیت بارہوین** یہہ ہے کہ اپنا حال حلم و ثبات سے

آراستہ کرے کہ علم نہایت امر ملیح ہی اور نکتہ ہی کَادَ الْحَلِیْمُ اَنْ یَکُوْنَ نَبِیًّا حدیث صحیح ہی **بیت** جانتے ہین جہاندیدہ علم و تیغ آہن
سے ہے بتران تیغ حلم + **وصیت تیرھوین** یہہ ہے کہ بادشاہ کو چاہیئے کہ ملازم امین و معتمد کو رکھے اور شخص
خاین اور غدار سے اجتناب کرے جب مجاور عتبہ سلطنت صفت امانت سے موصوف ہونگے تو رعایا اور برایا براحت و آسانی
زندگانی بسر کرینگے اور اگر عیاذاً باللہ چہرہ حال اونکا زنگ خیانت سے سیاہ ہوگا اور بادشاہ کے نزدیک انکی بات درجہ
اعتبار کو پہنچی ہوگی تو یقینی اپنی جبلت کے موافق حق بیگناہ ہونکا تلف کرکے اونکو معرض تلف مین ڈالین گے اور یہہ مقرر ہے
کہ ستم رسیدونکی تاثیر آہ سے نتیجہ بد بارگاہ کبریائی سے بادشاہ کے واسطے مرتب ہوگا **ناسخ** چاہیئے ہون اہلکار شہ امین ہو دولت و
حشمت مین رکھیں پاس دین + بادشہ کا ملک تا آباد ہو + ہو خدا راضی رعیت شاد ہو + اور اگر ہو جائین خاین اہلکار + ملک ہو
ویران رعیت خوار و زار + **وصیت چودھوین** یہہ ہے کہ محنت روزگار اور انقلاب چرخ دوار چاہیئے کہ غبار ملال اوسکی دامن ہمت پر
نہ بیٹھے کسواسطے کہ مرد عاقل ہمیشہ پشتہ بلند بلا ہوتا ہے یعنے فکرہای آخر بینی اور اندیشہ دور و دراز مین مبتلا رہتا ہی اوسکی روشنی
طبع اوسکے واسطے خود بلا ہوجاتی ہے او شخص غافل راحت سے روزگار بسر کرتا ہے یعنی کسی طرح کی فکر اوسکے دل مین راہ نہین پاتی ہی
بموجب **بیت** دیوانہ باش تا غم تو دیگران خورند + آنرا کہ عقل بیش غم روزگار بیش + اور دوسرا لازمہ مزاج فلک شعلہ پرور ہے کہ
اہل کمال اور صاحب ہنر کو ہمیشہ فشار رنج و علت رکھتا ہی اور بے ہنران اور نہی مغزون کو ترقی کرتا ہین شبانہ روز سرگرم اور سیر اسیر رہتا ہے
بیت اسپ تازی شدہ مجروح بزیر پالان + طوق زرین ہمہ در گردن خر می بینم + پس یقین جان کہ بے الطاف
لطف ازل اور بغیر عنایت فیض لم یزل کے تیر سعادت ہدف مراد پر نہین بیٹھتا ہے اور فضل و ہنر بلے اعانت قضا و قدر کے
کچھ کام نہین آتا ہے سچ ہی کہ دولت اکتساب علم و ہنر سے نہین ہے بلکہ وابستہ احکام قضا و قدر ہے **بیت** دولت نہ
باکتساب علم و ہنر ست + وابستہ احکام قضا و قدر ست + اور موافق اسکے ناسخ نے لکہا ہی **رباعی** ہاتھ آتی ہی کب علم و ہنر سے دولت
ملتی ہے قضا و قدر سے دولت + جو علم و ہنر رکھتے ہین وہ ہین محروم + نادان ہی بل احمق و خر سے دولت + اور یہہ چودہ وصیتیں کہ
بیان ہوچکین ہر وصیت کیواسطے حکایت معتبر اور داستان بہتر مقرر ہے اگر بادشاہ چاہی کہ اونکی تفاصیل پر اطلاع پائے تو بجانب کوہ
سراندیب کہ قدیم گاہ سیدنا ابو البشر حضرت آدم علیہ السلام کا ہے توجہ فرمائی کہ یہہ عقدہ اوس جگہہ تفصیل تمام کھلجائے اور گل مطلوب
کلی اوس روضۂ جنت نظیر مین شگفتگی پائے وَاللّٰہُ مُؤَیِّدٌ لِوُصُوْلِ الْمَطْلَبِ وَحُصُوْلِ الْمَقْصُوْدِ جبکہ حکیم دانا دل نے یہہ
تفصیل کا نہین رای ہنر آرای کے پہنچائی دابشلیم نے بنوازش خسروانہ اوسے سرفراز فرمایا اور صحیفہ سراپا حکمت کو تعظیم تمام چوم کر تعویذ
بازوے شہریاری کیا اور فرمایا وہ گنج کہ مجہو خواب مین جسکا نشان اور بشارت دی تہی وہ یہی گنج اسرار ہی دیدہ ہائی درم و دینار
الحمد للہ کہ متاع دنیا اسقدر حاصل ہی کہ زیادہ اسکے احتیاج نہین ہے اور حقیقت اس مقر یافت کی نا یافت سے بدتر

جانتا ہون مین اب لازم یہہ ہے کہ شکرانی مین اس پندنامے کے کہ گنج حقیقی یہی ہے اس دفینہ کو بھی کہ ہاتھہ آیا ہی برو جہ صدقہ ارباب استحقاق کو پہنچاؤن اور یہہ ہدیہ ثواب روح بافتوح ہوشنگ بادشاہ کو واصل کرون اور مین بحکم الدال علی الخیر کفاعلہ اس تحفہ سے بہرہ مند ہون خدام بادشاہی نے حسب ایمائے عالی مجموع اس دفینہ کو کہ جو نقود اور لآلی سے بہرا تہا رضائے خدائے لایزال مین اہل استحقاق کو بانٹ دیا اور کچھہ اُس مین سے باقی نرکہا جبکہ اس حال سے فراغت پائی بادشاہ مسند شاہی پر جلوہ افروز ہوا اور شب ہمہ شب اس اندیشہ مین رہتا تہا کہ جانب سراندیپ روانہ ہوکر مقصد تمام اور مطلوب سرانجام کو پہنچے اور تفصیل وصایا بر معرفت تمام حاصل کرکے اُسے عمدہ مملکت داری اور رکن رکین بادشاہی کرے ایکدن دم صبح دالشلیم نے فرمایا دو شخصونکو کہ مقربان حضرت اور صدق مشاورت اور حسن تدبیر اور خیر اندیشی مین مشارالیہ وقت کے تہے اُنہین حاضر کرین جبکہ بموجب حکم دونون شخص حاضر ہوے اور زمین ادب چوم کے دست بستہ استادہ ہوے بادشاہ ذی مرحمت خسروانہ سے سرافراز کرکے مکنون خاطر فیض مظاہر سے کہ عزم سفر سراندیپ دلمین رکہتا تہا اطلاع دی کہ اس امر مین عنان اختیار میرے قبضۂ اقتدار سے باہر ہے تم اسمین کیا صلاح دیتے ہو اور ہمیشہ مدت مدید سے حل اس عقدیکا تمہارے ناخن تدبیر پر رکہا ہے اور بنیاد مہمات مالی وملکی کو تمہاری رائے صواب نما کے سپرد کیا ہی اب اس منقد خاص مین کہ میرا عمدہ مقاصد اور اہم مطالب ہے کیا صلاح دیتے ہو تا مین اسکے اطراف وجوانب پر نظر تامل کرکے حسن تدبیر پر کہ اتفاق سبکی رایون کا ہو اُسکو اصل الباب اور قابل عمل سمجھون شعر

بنائے کار بتدبیر باید ٭ کہ بے تدبیر کارے بر نیاید ٭ وزیرون نے عرض کیا کہ اس بات کا جواب فی البدیہہ نچاہیے اور سلاطین کے ارشاد مین بے تامل بات کہنا زنا سنجیدہ اور محک نارسیدہ کے مانند ہی چنانچہ وزرا نے دوسرے دن غور تمام کے بعد عرض کیا کہ غلامون کے خاطر مین یہہ آتا ہی کہ اس سفر مین فائدہ تہوڑا اور مشقت زیادہ ہی کہ راحت اور لذت زندگانی بالکل برطرف ہو جائیگی اور محنت وضعف ریاضت اور کربت غربت بہت اُٹہانی پڑیگی اور یہہ بات ضمیر منیر بادشاہ عالم پناہ سے مخفی نہین ہے السفر قطعة من السقر شعلہ سینہ سوز والجلا عظیم البلا ناوک ہے جگردوز آنکھون نے اس سبب سے سرپر جگہ پائی ہی کہ زاویۂ خانہ سے قدم باہر نہین رکہتے ہین اور قطرات سطرات اشک اس باعث سے پائمال رہتی ہین کہ گوشہ کاشانہ مین قرار نہین پکڑتے ہین لمولفہ بیت سفر مین سو طرح کی محنتین ہین ٭ اقامت مین سراسر راحتین ہین ٭ مرد عاقل کو چاہیے کہ راحت کو محنت سے بدلے اور غربت کو عوض اقامت کے خرید نکرے حاصل کلام یہہ ہے کہ اگر حضر مین اچھی گذرے تو سفر کو ہرگز اختیار نہ کرے اور اگر ایسا کریگا تو اُسپر وہ گذریگا جو کہ اُس کبوتر پر گذرا بادشاہ نے کہا کہ ماجرائے کبوتر کیونکر تہا حکایت وزیرون نے عرض کیا سنا ہے کہ دو کبوتر باہم ایک آشیانے مین ہمسایہ تہے اور ایک ہی کاشانے مین ہمراز نہ غبار اغیار سے انکے خاطر پہ گرد تہی اور نہ محنت روزگار سے انکے دل پر درد تہا محض آب ودانہ پر قناعت کرکے مانند درویش گوشہ نشین کے کنج توکل اختیار کیا تہا نام ایک کا بازندہ

حکایت
بازندہ و نوازندہ

تنہا اور نام دوسرے کا نوازندہ شام و سحر باتفاق یکدیگر نغمات موزون سے یاد الٰہی مین ترانہ سازی کرتے تھے اور کبھی الحان روح افزا مین مضامین گوناگون سے خوش آوازی کرتے تھے فلک تفرقہ انداز اُن دو یار راست کردار کے موافقت پر حسد لیگیا اور چرخ سحر ساز نے اُن دو ہمدم دمساز پر افسون دم کیا بقول سودا بیت پہنچیگے ہی منجنیق چرخ تا ک کے سنگ تفرقہ: بیٹھے تھے ایکدم کہیں جو ہم یہ ہمکلام دو: بازندہ کو یکایک آرزوی سفر دلمین پیدا ہوئی نوازندہ سے کہا کہ ہم کب تک اس آشیانے مین رہا کرین اور محبوسون کی مانند ایک ہی کاشانے مین عمر عزیز کو بسر کرین اب دل چاہتا ہے کہ چندے سیر اطراف جہان سے دل خوش کرین اور لذت سرد و گرم زمانہ سے دل و گوش و چشم کو آشنا بنائین بموجب فرمان عظیم الشان قل سیروا فی الارض کے کاربند ہون کہ سفر مین عجائب بسیار دیکھنے مین آتے ہین اور فائدے بیشمار حاصل ہوتے ہین بزرگون نے کہا ہے السفر وسیلۃ الظفر اور تلوار جب تک میان سے باہر نہین آتی ہے معرکہ میدان مین سرخروئی نہین حاصل کرتی ہے اور قلم جب تک کہ راہ رقم مین سر کو قدم بنا کر سیر نہین کرتا ہے نقش عبارت زیبا صفحۂ وجود پر ظہور نہین پکڑتا ہے آسمان نے کہ ہمیشہ سفر اختیار کیا ہے اس سبب سے بالاتر اور مزین بستارہای گوناگون ہے اور زمین کہ ہمیشہ پابند سکون ہے اسلیئے پائمال عالم اور زبون ہے بیت بجرم خاک مگردون نگاہ باید کرد: کہ این کجاست بآرام و آن کجا ز سفر: سفر مربی مردست و آستانہ جاہ: سفر خزانہ مالست و اوستاد ہنر: درخت گر متحرک شدے ز جا بجاے: نہ رنج ارہ کشیدے و نہ جفای تبر: نوازندہ نے کہا اے یار ہمدم تو نے مشقت سفر کی نہین کھینچی ہے اور کدورت غربت نہین دیکھی اور یہہ نکتہ الغربۃ کربۃ تیرے گوش جان تک نہین پہنچا ہے اور باد گرم الفرقۃ حرقۃ تیری گلشن دلمین وزان نہین ہوئی ہے سفر وہ درخت ہے کہ سوائے ثمر فراق اور میوہ نہین لاتا ہے اور غربت وہ ابر ہے کہ سوائے باران مذلت کے ناکامی کی اور قطرہ نہین برساتا ہے بازندہ نے کہا اگرچہ رنج غربت بلائے جان فرسا ہے لاکن تفرج بلدان اور مشاہدہ غرائب جہان کس طرح کا روح افزا ہے اور جبکہ طبیعت تکلیف سفر سے آشنا ہو جاتی ہے تو پھر کسی تکلیف سے متالم نہین ہوتی بلکہ ملاحظہ عجائب دیہات و ولایات اور بہار و گلزار سے تفرج حاصل ہوتی ہے نوازندہ نے کہا کہ اے رفیق تفرج اطراف عالم اور تماشای ریاض ارم یاران ہمدم اور دوستان محرم کے ساتھہ خوش آتا ہے بیت وہ ہم نہین جو کرین سیر بوستان تنہا: بہشت ہو تو نہ منہہ کیجے باغبان تنہا: اور جسکا دل کہ آتش فراق یار و دیار سے برشتہ ہوا اُسے سیر شہر و ریاض بہلا کیونکر مسرور اور خندان کر سکیگی القصہ بعد رد و قدح بسیار اُن دو یار دمساز نے قطع کلام کیا اور ایک نے دوسرے کو باصد حسرت و یاس وداع کیا اور بازندہ نے بجانب ہوا پروازکی اور نوازندہ نے بچشم گریان اور بادل بریان رخصت کر کے مراجعت کی اور غم جدائی اور تنہائی پر کلبۂ احزان مین بیٹھکے زار زار تمام روز و شب روتا رہا اور یہہ شعر مولف کا تکرار کرتا تھا ع آتش غم سے میرا دل کیون نہو جل کر کباب: ابر

مینا ہی مے ہی ہاے ساقی تو نہین ہے اور کبہی یہ شعر مؤلف کا پڑہتا تہا اور کہتا تہا کہ ای باز ندہ **شعر** کوئی نہ اس طرح سے
کسی بیگانے سے کرے + تو نے کیا سلوک جو مجہ آشنا کے ساتھ + اور باز ندہ روئے ہوا پر شوق تمام سی پرواز کنان سیر کوہ ہاے
بلند اور بوستان فردوس مانند کی کرتا تہا اور خوش ہوتا تہا کہ ناگاہ ایک پہاڑ دیکھا کہ بلندی مین فلک سی لاف برابری مارتا تہا
اور عظمت تمام سی کرۂ زمین کو نزدیک دامن تودۂ خاک سمجہتا تہا اوسکے زیر دامن ایک مرغزار دیکھا کہ سواد مینا رنگ سکا روضۂ مینو کے
مانند دلکشا اور اوسکے نسیم غالیہ سے نافۂ مشک تتار سی زیادہ عطر سا ہتی **مثنوی** صد ہزاران گل شگفتہ درو + سبزہ بیدار
و آب خفتہ درو + ہر گلے گونہ گونہ از رنگے + بوے ہر گل رسیدہ فرسنگے + باز ندہ کو وہ منزل خوش دلکشا دلکش پسند آئی اور دن
بہی آخر ہو چکا تہا قصد بسیرا کرکے وہین مقام کیا ہنوز رنج راہ سی آسودہ نہوا تہا اور نفس راحت و آسایش سی راست نکیا تہا کہ
بیکنگاہ فراش سبک سیر باد نے سایبان ابر کو فضاے ہوا مین ایستادہ کیا اور خروش رعد و نہیب برق سی جہان کو درہم اور برہم
ہوا کثرت اور شدت تگرگ باری سی شور نشور برپا تہا **بیت** زمین کو خطر تہا برق کے انداز سے + گوش کر ہو گئے کر رعد کی
آواز سے + باز ندہ کو اوسوقت ایسی جا کہ تیر باران سحاب سے بچے نہ ملی اور ایسا گوشہ کہ صدمۂ برف زمہریر سے محفوظ رکہے میسر نہوا کبہی
درخت کی شاخونکے تلے چہپتا تہا اور کبہی برگ درختان کی پناہ لیتا تہا ہر دم آسیب ژالہ باری کا زیادہ ہوتا تہا اور ہر لحظہ نہیب
برق رو ببرق کرتا تہا باز ندہ نے جبکہ یہہ حال دیکہا یہ اشعار مؤلف کہ اوسکے حسب حال تہی پڑہنے شروع کیے **بیت** فراق
یار مین مت گریبان کریسے جا بدلی + دل افسردہ کو ٹہنڈی ہوا سے مت جلا بدلی + ترے آنسو سے ل پانی ہوا جاتا ہے دنت
خدا کے واسطے لے اپنی گہر کا رستہ بدلی + فراق شمع رو مین سحر تک آبلہ ہو نہین + جلا مت مجکو جا بدلی رلا مت مجکو جا بدلی
القصہ باز ندہ ناکام نے بلاے بے ہنگام پر صبر کیا اور گوشۂ آشیانہ اور مصاحبت یار فرزانہ کو ہر دم یاد کرتا تہا اور آہ سرد بار بار
حسرت و درد کہینچتا تہا اور کہتا تہا **بیت** گر خبر ہوتی جدائی ایسی ہوتی ہے بلا + اوس پری سے ہم نہ سایہ کی طرح ہوتے جدا +
جسوقت کہ خط صبح حاشیۂ مغرب پر کہینچا گیا اور رقم ظلمت شب کو ورق روزگار سے محو کیا اور فرمان آفتاب عالمتاب شمس رنگ
عالم مین درخشان اور ساخت زمین و آسمان مین رخشان ہوا **بیت** جبکہ مشرق سے ظہور اپنا کیا خورشید نے + قاف سے تا قاف
روشن کر دیا خورشید نے + القصہ صبح باز ندہ نے پرواز کی مگر متردد اوڑتا تہا اور دلمین کہتا تہا کہ خانۂ قدیم کیطرف مراجعت
کرون اور کبہی کہتا تہا کہ شرم آتی ہے کہ لوگ کہینگے کہ کیا سمجہکے گیا تہا اور کیا سمجہ کے پہر آیا اور یاد رکہیگا کہ بس ایک ہی دنمین
عاقبت تنگ ہوئی اور محنت سفر کی نہ کہینچ سکا اور جانیکے وقت کہتا میرا سا نہ اس فکر اور تردد مین اوڑتا تہا اور ہنوز قول فیصل
درمیان اسکے اور ضمیر دل کے قرار نپایا تہا کہ اس اثنا مین ایک شاہین تیز بال سخت چنگال روے ہوا پر بلند ہوا کہ شعاع آفتاب سی جلد تر شتبید
جا پڑتا تہا اور تیر اندیشہ سی بہی سبقت کرکے ہدف شکار پر پہنچتا تہا یکناگاہ نظر اوس شاہین شکاری کی باز ندہ پر پڑی باز ندہ نے بہی دیکہا کہ قضا و

پر مجھ نے آئی بیچارے کبوتر کا دل مانند سیماب آتش رسیدہ کے تڑپنے لگا اور جو قوت کہ اعضای بدنی مین تھی دفعتہ جاتی رہی لمولفہ

بیت ہوا شہباز کی دہشت سی حال ابتر کبوتر کا + ہوا پرواز سے معذور پہ شہپر کبوتر کا + القصہ شاہین بلند پرواز کبوتر مسکین کو ناگاہ

پہلے ہی حملہ مین لیگیا بازندہ نے جبکہ آپکو گرفتار چنگل بلا دیکھا دل مین کہا کہ اگر ایکی بار پروردگار اس بلا سے نجات بخشے تو تمام عمر

خیال سفر کو دل مین جگہہ ندونگا بلکہ بقیۃ العمر گذشتہ کاشانے سی پاؤن نہ باہر نکالونگا اس عرصے مین شاہین چاہتا تہا کہ

کہانا اسکا شروع کرے کہ امداد غیبی سے ایک عقاب آہنی چنگال پیدا ہوا کہ شاہین اوسکی تیز دستی کے آگے مگس کی مانند

تہا القصہ اوسکی نظر اوسکی شاہین و کبوتر پر پڑی بس دیکہتے ہی حملہ آور ہوا ہر چند شاہین کو عقاب سے قوت مقابلے کی نہ تہی لاکن

عرق حمیت شاہین کی بہی جوش مین آئے عقاب اور شاہین مین مجادلہ شروع ہوا **بیت** مرغ بار مرغ جنگ دیدیتو + اوباین حیلہ

و زمیادہ بحبت + بازندہ نے فرصت پاکے ایک سوراخ مین کہ بہت تنگ ہزار مشکل سے اوسمین گنجائش پائے آپکو پنہان کیا اور

خوف جان سے یہان تک لاغر اور باریک بنگیا کہ اوس سوراخ تنگ و تاریک مین آیا اور تمام شب درازہی تہہ کئے ہیچ بسر کیا جبکہ کبوتر سفید

بال صبح نے آشیانہ سپہر پر پرمارنا شروع کیا اور زاغ شب سیہ فام عنقا صفت نظر سے غائب ہوگیا بازندہ باوجود ہزار دلی و

بیطاقتی کے اوڑا اور بجرات تمام پر و بال لرزنا شروع کیا ترسان و ہراسان لوریس پیش نظر کنان اوڑا جاتا تہا ناگاہ

ایک جگہہ دیکہا کہ ایک کبوتر ہے کہ دانہ چند اوسکے آگے پڑے ہین اور بیٹہا ہے بازندہ نے بیارہ کہ بہوکا اور پیاسا کئی دنکا تہا اپنا ہمجنس

سمجھکر الجوع گویان اسکے پاس جا بیٹہا ہنوز ایک دانہ نکہایا تہا کہ پاؤن اپنا بستہ بند دام دیکہا **بیت** دام شیطان ست دنیا و دانہ

لذتہای نفس + مرغ دل را حرص دانہ زود در دام افگند + اور شایستہ اسکے شیخ ناسخ کہتے ہین **بیت** مرغ دانا پہنس گیا دانے کی خاطر جال مین

جسطرح عاشق ہین عشق جہنجال مین + بازندہ نے اوس کبوتر اسیر او دیمین سے شکایت آغاز کی کہ ای برادر ہمجنس یہ واقعہ مجھ بسبب جنسیت کے واقع

کیوں اس حالسے تو نے مجھے آگاہ نکیا اور شرط مروت کو کیون ترک کیا اگر شرط مہمانداری اور حق اخوت بجالاتا اور اندک بہی اسکا ایما فرماتا تو

مین حذر کرتا اور تمہارا اسیر بند بلا نہوتا کبوتر نے کہا کہ ای ناتجربہ کار اس گفتار بے سر و پا در گذر کہ آگے قضا کے احتیاط اور حذر کام نہین آتا ہے

اور بعد حکم قضا کے کوشش کچہہ کام نہین کرتی ہے **بیت** چون تیر قضا ز شست تقدیر بجست + ہرگز نکند رد سپر تدبیرش + بازندہ نے کہا کہ

ای مہربان کچہہ تدبیر فرما کہ اس مضیق سے رہائی ہاتھہ آئی اور طوق منت تیری کا ہمیشہ میری گردن پر رہے کبوتر نے کہا کہ اے سلیم الطبع اگر میں حیلہ

رہائی جانتا تو خود وابستہ دام آفات کیون رہتا اور اس حال شکستہ بالی سے کہ مشاہدہ کرتا ہے گنہگار اور اسیر قفس تمنا نرہتا اور بہت نزدیک

ہی حال او بہی شتر کے جیسی کہ بعد رہروی بسیار جبکہ تہک گیا تو بعد رد کرنے ان سے کہا کہ ای یار مہربان نفس چند توقف کر کہ دم راست کرلون

اگر کچھ بہی ماندگی راہ کی برطرف ہو جائے تو آگے چلون ان نے جواب دیا کہ ای نادان بے بصیرت نہین دیکہتا ہے تو کہ مہار میری غیر کے ہاتہ مین ہے

میں برہر جاکہ خاطر خواہ او ہے + اگرچہ میں بہی یہی چاہتا ہون تو پشت پر بار آدر پاؤن تیرے رفتار سے بچالیتی بازندہ نے جبکہ یہہ سنا نا امید ہو کر تڑپنے لگا اور جد و جہد تمام سے

حیات کا مستحکم تہا اور دوسرے دوڑی جال کی گہس گئی تہی اور اسکی قوت مین قادر توانا کی حکم سے ٹوٹ گئی اور اسکی گردن بند دام سے چہوٹ گئی اگرچہ کم طاقت اور نزار[۱] تہا لیکن بخوف جان پرواز کنان اور شکر گویان جانب کاشانہ روانہ ہوا اتفاقاً ایک دہ ویران[۲] ملا اور شام بہی ہو چکی تہی ناچار ایک گوشہ مین بیٹہا اور ایک کشت زار کہ قریب دیوار کے تہا اُسکا تماشا دیکہتا تہا ہرچند کہ صدمات گوناگون سے کوئی سیر سے آسودہ نکرتی تہی مگر بچنا جان کا ہزار نعمت سے زیادہ تر سمجہتا تہا ہنوز رنج راہ برطرف نہوا تہا اور دم راست نکیا تہا کہ ایک دہقان بچہ کہ کشت کی نگہبانی کیواسطے اُس دشت مین گشت کرتا تہا اُسکی نظر اس کبوتر پر پڑی کباب کی ہوس سے پانی منہہ مین بہر آیا کمان گروہہ[۳] کہ جسے غلیل کہتے ہین غلہ اُس مین رکہکے مارا بازنده بیچاره سعبدہ بازی چرخ سے غافل طرف کشت زار کی مائل تہا ناگاہ صدمہ غلّے کا بازو پر پہنچا یہہ بلا رسیدہ بہو کا پیاسا زار و ناتوان آفت کا مارا اُسکے صدمے سے زیر دیوار ایک چاہ تہا اُسمین سرنگون گر پڑا دہقان بچے نے دیکہا کہ شام ہو گئی اور کبوتر بہی ہاتہہ سے گیا بازندہ نیمجان کو اُسی چاہ تاریک مین چہوڑا اور راہ اپنے گہر کی لی القصہ بازندہ دل خستہ اور بازو شکستہ نے شب اُسی درد و الم مین بسر کی اور دلمین کہتا تہا کہ جو کوئی آرام عزلت پر شکر نکریگا اُسکا یہی حال ہوگا کہ جو بلا آسمان سے نزول کریگی اُسے ناشکر زیادہ طلب کا گہر ڈہونڈہتی آئیگی اسکے بعد دست دعا اُٹہائے اور عرض کیا کہ خداوندا اور توبہ گنہگار ونکے واسطے تو نے کہلا رکہا ہے مین ناسپاس نعمت توبہ کرتا ہون کہ اب کے بار تقصیر اس گنہگار کی معاف کر دے پہر کفران نعمت نکرونگا اور کنج عزلت اور دانہ ہاے خشک کو لاکہہ راحت اور محنت سے بہتر سمجہونگا یہہ کہتا تہا اور زار زار روتا تہا اور پیشانی اپنی سجدہ نیاز مین گہستا تہا کہ ناگاہ سپیدہ صبح کا اُس تاریکی مین گونہ جلوہ گر ہوا اور موذن نے صداے اللہ اکبر بلند کی بازندہ نے بسم اللہ کہکے جست کی اور لب چاہ تک پہنچا اور پہر پرواز کرکے افتان و خیزان نزدیک آشیانے قدیم کے بصد خرابی آپہنچا جبکہ نوازندہ نے آواز جناح[۴] یار ہمدم کی سنی اپنے آشیانے سے باہر آکر منتظر ٹہہر رہا اور شکر پروردگار عالم ہزار زبان سے ادا کیا اور یہہ شعر گویا کا پڑہا بیت

تنہا بین مردہ تو جو آیا بہار نئی جان ہین ؛ قم باذن اللہ تیرے کی صدا ہے کان مین ؛ جبکہ دونون ہمکنار ہوئے بازندہ کو نہایت لاغر اور ناتوان پایا کہا اے یار دلنواز بیان فرما کہ کیا حال گذرا اُس نے جواب دیا بیت ناسخ صدمہ غم فرقت کا بیان ہو نہین سکتا ؛ جو داغ نہان ہے وہ عیان ہو نہین سکتا ؛ جو کچہہ کہ میرے سر پر گذرا بعد اطمینان کے شرح اُسکی بیان کرونگا کہ وہ قصہ پر ہول اور حکایت جانکاہ ہے کہ زبان پر لانے سے خون خشک ہوتا ہے اور مختصر اُس کلام کا یہہ ہے کہ بے ضرورت شدید خدا سفر نصیب نکرے مگر اُس سے بہتر ہے جبتک بازندہ زندہ ہے گوشہ آشیانے سے پاؤن باہر نہ رکہے گا اور اُس رنج و عنا[۵] کو زنہار اختیار نکریگا غالباً یہہ مثل اسواسطے لایا ہے کہ بادشاہ عالم پناہ ارادہ سفر کا نکرین کہ فراق یاران و دیار کا نتیجہ جز نالہ زار و دیدہ اشکبار نہین ہے دابشلیم نے کہا کہ اے وزیر ناصح اگرچہ مضرت سفر کی بہت ہے لیکن حصول فوائد اس سے بہی زیادہ ہے سبب جملہ آفتی سنرش نہ نگون ؛ اوا بیچ کوئی کہ غربت کی محنت مین پڑتا ہے مودب اور مہذب ہو جاتا ہے دوسرے وہ تجربے

ف۱ نزار بالکسر ضعیف و لاغر ۱۲

ف۲ دہ بکسر بے یاد عربی و تحتانی گویند گاؤن ۱۲

ف۳ گروہہ بکاف عجمی بر وزن و معنے گلولہ مطلقاً خواہ گلولہ توپ و تفنگ و خواہ گلولہ غلیل و ماری و خمیر و بعینہ گلولہ و کمان ۱۲

ف۴ جناح بالضم معرب گناہ و بالفتح بال مرغ و بازو و بغل و جانب و ذات شی و کتف و پارہ را چیزے ۱۲

ف۵ عنا بالفتح رنج و مشقت ۱۲

که تمام عمر کے واسطے مفید ہون حاصل ہوتے ہین اور اکثر ترقی مراتب سفر مین میسر ہوتی ہے خواہ بطور صوری ہو خواہ بطرز معنوی کیا نہین
دیکہا ہے تو نے کہ پیادہ شطرنج کا سفر سات منزل کا کرکے شطرنج سے نکل کے وزیر ہو جاتا ہے اور ماہ چودہ دن کا سفر اختیار کرکے رتبۂ ہلالیت سے
درجۂ بدریت کو پہنچتا ہے اور جو کہ اپنے مسکن اور بستی آباد و وطن سے قدم باہر نہ رکہے گا عجایب بلاد کے مشاہدے سے محروم اور آثار عباد کی ملاحظت سے
بے بہرہ رہیگا باز سیر و شکار کے سبب بادشاہو کے ہاتہہ پر بیٹہتا ہے اور عقعق و بوم گوشہ گیری کے باعث ویرانے مین خوار و ذلیل رہتا ہے
لمولفہ بیت چاہیے سیر و سفر عاقل کو مثال آفتاب ٭ جو کہ گوشہ مین بیٹہے گا چند سال ہوگا خراب ٭ اور ایک درویش سیاح اپنے مریدونکو
اس رباعی کے مضمون پر تحریص کرتا تہا رباعی انسان کو چاہیے کہ سیر و سفر ٭ ہے سیر و سفر مین مایۂ علم و ہنر ٭ نکلے نہ اگر گنج
صدف سے باہر ٭ دریا مین محال ہے کہ ہو نام گہر ٭ اگر وہ باز شکاری زغن کے بچونکے ساتہہ بڑا ہوتا اور ہم صحبت انکا مدت العمر رہتا
اور ہوا سفر مین پرواز نکرتا تو کبہی بادشاہ کی تربیت سے مشرف نہوتا وزیر نے عرض کیا کہ صورت باز کے قصہ کی کس طرح ہے حکایت
راویان شیرین کلام نے کہا ہے کہ ایک باز نے جورو سے قلۂ کوہ بلند پر آشیانا بنایا تہا اور فراغ خاطر سے اُس نشیمن مین رہتے تہے اور دیدار ایکدوسرے سے
مسرور و خرم تہے ایک مدت کے بعد خالق بیچون نے ایک بچہ خوب از محبوب اُنہین عنایت کیا طعمے کیواسطے دونون اکثر جاتے تہے اور طعمہ کو لاکو
لاکر کہلاتے تہے تا اعضا اُسکے جلد تربیت پاوین کہ تہوڑے عرصے مین حد رشد کو پہنچے ایکدن دونونکو تہوڑی تاخیر واقع ہوئی اس باز بچے کو غلبہ
اشتہا حرکت مین لایا ہر طرف قصد حرکت اور ہر دم میل تلاش طعمہ مین جنبش کرتا تہا کہ ایکبار آشیانے سے جست کرکے نشیب کوہ مین
گرا اتفاقا اُسوقت ایک زغن یعنی چیل اپنے بچون کے واسطے طعمے کی تلاش مین آشیانے سے نکل کے کمر کوہ پر انتظار مین شکار
کے بیٹہے تہی کہ ناگاہ نگاہ اُسکی اس باز بچے پر پڑی سمجہی کہ یہہ موش ہے ہنوز باز بچہ زمین تک نہ پہنچا تہا کہ جست کرکے اوپر چنگل مین لیکر
اپنے آشیانے کو لیگئی جبکہ خوب نظر کی دیکہا کہ یہہ موش نہین ہے بلکہ ہمجنس اپنا ہے جنسیت کی محبت نے جوش کیا اور یہہ سمجہے کہ اللہ تعالی نے
اسکی پرورش میرے ذمہ پر لازم کی ہے بہتر ہے کہ یہہ اپنے بچونسے بہی اسکی زیادہ پرورش کرون پس اُسی دم وہ زغن اُسکی پرورش مین
مشغول ہوئی بلکہ زیادہ تر اپنے بچون سے اُسپر شفقت کرتی تہی تا زمانے کہ باز بچہ جوان ہوا اور اُسکے جوہر ذاتی نشو و نما مین آئے
بموجب حدیث شریف کل شیء یرجع الی اصلہ حوصلہ باز بچے کا زغن کی صحبت مین تنگی کرنے لگا اگرچہ اس سے غافل تہا کہ مین بچہ
باز کا ہون تاہم ہمت اُسکی رات و دن اسپر مصروف رہتی کہ کچہہ کار مردانہ ایسا نمایان کرون کہ اس جیفہ خوری سے کنارے رہون کبہی خیال
کرتا تہا کہ اگرچہ مین بچہ زغن نہین ہون تو اُسکے آشیانے مین کیون پیدا ہوا ہون اور اگر زغن بچہ ہون تو دست و بازو اور رنگ و ڈہنگ
سیہ بہائیونسے کیون جدا ہے یہہ سوچتا تہا اور یہہ رباعی زبان پر لاتا تہا رباعی داخل این دائرہ دارم خود را ٭ خارج این جمع شمارم خود را ٭ این طرفہ
کہ زین نیستی و ہستی خویش ٭ خود حیرانم کہ بگذارم خود را ٭ ایکدن زغن نے اسکے تفکر سے پوچہا کہ ای فرزند تجہے چند دنون سے ملول پاتی ہون سبب تیرے ملال کا
کیا ہے جو تجہکو غیر معلوم طرح نازک پیش آیا ہے لازم ہے کہ مجہسے مشرح بیان کرتا مین چارہ جوئی اُس کی کرون کہ رنج تیرا مجہسے باعث ہوتا ہے

بازبچے نے عرض کیا کہ ای مادر مہربان مین خود حیران ہون اور سبب اپنے ملال کا مفصل نہین جانتا ہون مگر بلاشک ملول رہتا ہون
بیت پوچھا ای ہمدم تو میری او دسکا سبب * آپ مین دن رات حیران ہو رہا ہی کیا عجب + اب مصلحت میری دفع ملال کی
اسمین کہ ہون رخصت مجھی عنایت کر کہ چندی سیر اطراف جہان کرون شاید برکت حرکت سی غبار غم میرے آئینہ خاطر سے دور ہو کہ جب طبیعت
عجائب سیر و شکار سی آشنا ہو تو یقین ہے کہ صورت خوشی کی بہی آئینہ سینہ مین جلوہ نما ہو زغن نے جبکہ لفظ فراق زبان سے بازبچے کے سنا
کثرت محبت سے کہ پرورش کے سبب زغن کے دل مین سمائی تہی نہایت بیقرار ہوئی اور کہا کہ ای فرزند یہہ کیا اندیشہ نامناسب ہی
کہ کرتا ہی اور یہہ کیا خیال باطل ہی کہ جسے دل مین جگہہ دیتا ہی سفر دریا ہی عالم آزار اور اژدہا ہی آدم خوار بغور دیکہہ کہ صورت سفر
و سقر مین بجز ایک نقطے کے کوئی فرق نہین ہے **بیت** سفر اہل بن جہان سقر ست + زان سبب صورت سفر سقر ست *
بیشتر لوگ کہ سفر اختیار کرتے ہین وجہ اسکی دو حال سی خالی نہین ہوتی ہی یا تنگی معاش یا بسبب لحوق حوادث کے سوائے سفر کے
صورت مفر نہین ہوتی ہی سو خدا کے فضل سے ان دونون سی تو محفوظ ہی منت خدا پر اکہ توشہ فراغت اور گوشہ راحت موجود ہی اور
اپنے سب امثال پہ سر فرازی رکھتا ہی پہر بلا باعث حصول مراد ولت رنج سفر اختیار کرنا اور اقامت کو عمداً ترک کرنا طریق خردمندی سے
فرسنگون دور ہی **بیت** جو سفر کا قصد کرتے ہین وطن کو چھوڑ کر * پھنستے ہین دام بلا مین چمن کو چھوڑ کر + بازبچے نے کہا کہ جو
کچھہ کہ بابا تو نے یہہ سب مہربانی اور شفقت ہی سے ہے لیکن تعجب نکر تا ہون تو یہہ گوشہ اور توشہ ہرگز اپنے فراخور حال نہین
پاتا ہون اور جو کچھہ کہ میرے دل مین گذرتا ہی زبان پر نہین لاتا ہون زغن نے جانا کہ ہر شی اپنی اصل کیطرف رجوع کرتی ہی یہہ سبکا ظہور ہے
یہہ تحریک طبع اسکی روکنے سے نہ رکے گی لاکن بطور تجاہل عارفانہ زغن نے کہا کہ مین جو کچھہ کہتی ہون مقام قناعت ہے اور جو
اور جو تو نے ارادہ کیا ہی وہ محض حرص کا ہی اور حریص ہمیشہ محروم رہتا ہے اور قانع روی بہرہ مندی دیکھتا ہی اور تو ای فرزند
شکر نعمت اور قدر دولت قناعت نہین کرتا ہی ڈرتی ہون کہ تجہہ وہ نہ پہنچی جو لوسکہ حریص کو پہنچا بازنے کہا کہ قصہ گربہ حریص کا
کیا ہی **حکایت گربہ پیر زال** زغن نے کہا کہ ملک ختا مین ایک پیر زال تہی نہایت کہن سال اور مفلس و ضعیف الحال ایک گہر
رکہتی تہی کہ تنگ تر تہا مانند کلبہ سے اور تیرہ تر تہا دل بخیلون کی گور سے اور اس بڑہیا نے ایک بلی پال تہی لاکن تہیدستی سی خبر گیری
اوسکے طعمے کی ذرا واقعی نکر سکتی تہی جو کچہہ اوسی میسر ہوتا تہا بقدر حصہ اوسے بہی دیتی تہی اور بلی بہی پیر زال کی مصاحبت مین
اسی حال سے بسر کرتی تہی باوجود دیکہ سوئے نان جشم خیال سی بہی دیکہی تہی بلکہ نام نان بہی گوش وہم سی کسیکی زبانی نہ سنتے تہے اگر کبہی موش سوراخ سے
نکل کے نزدیک اسکی گذرتا تہا تو دیدہ نہین اوسی لیتی تہی دا لامانت جستن کی نرکہتی تہی لیکن **مصرعہ** رنق را بدری رسان پہ دید ہے
وانعقد بنقائے حیات مضغہ بین دمالکیا پردہ دگار ایسا اسکا نصیب سوکے ناتوان اسکی کردیتا تہا کہ مرتی تہی القصہ ایکدن یہ گربہ تمام
بام پر چرہی دیکہتی تہی کیا ہی کہ دیوار ہمسایہ پر ایک گربہ فربہ مانند بچہ شیر کمال قوت طاقت مستانہ آہستہ قدم اٹہاتی آتی ہی گربہ پیر زن لاغری پہ نیم جی

ایسکی دیکھکر متحیر ہوکی یہہ جانتی تہی کہ سب بلیان ہمیرے ہی مانند ہوتی ہین پکاری کہ ای خواہر ہم نفس اس طاقت اور لطافت کا
کیا سبب ہے مگر تو خان ختا کی مہمان ہے ویا باعث اس طاقت لطافت کا کوئی اور چیز ہوئی ہے گربہ ہمسایہ نے جواب دیا کہ مین شام و بیگاہ
بارگاہ سلطان مین حاضر رہتی ہون جبکہ دسترخوان بچھایا جاتا ہی تو جرات کرکے بیک حملہ یارہ گوشت چرب فربہ لیکے بہاگتی ہون
اور اوسے کھاکر آٹھ پہر مزہ الحلال رہتی ہون گربہ پیرزن نے کہا کہ گوشت فربہ کسی کہتے ہین اور نان مائدہ کسکا نام ہے مینے مدت العمر
مین سوائے دال پانشوربا سے پیرزال ویاگاہ گاہ گوشت موش نام تیسری چیز کا نہین سنا ہی خدا جانے تو سچ کہتی ہے ویا مضحکہ کرتی ہی
گربہ ہمسایہ ہنسی اور کہا تجہے عنکبوت مار عنکبوت کہا چاہیے جیسی ہیئت اور ہیکل ہے کہ تو ہی ہماری جنس کے واسطے ننگ ہے لمولفہ **بیت**
گرچہ تو بلی ہی پر ملتا نہین ہے تجکو قوت ✤ اسلیے ہین دست و پا تیری بشکل عنکبوت ✤ اگر تو بارگاہ سلطان اور اوسکا دسترخوان
دیکھے اور اُن لذیذ نعمتون کی خوشبو تیرے دماغ کثیف تک پہنچے تو غالب ہے کہ بحکم يُحْيِي الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيمٌ پردہ غیب سے
حیات تازہ اور لطافت بے اندازہ تیری نصیب ہوجاے **بیت تاسخ** بوے طعام خوش دم عیسی سے کم نہین ✤ آئیگی
جان جان مین گو دم مین دم نہین ✤ بڑھیا کی بلی نے کہا کہ لے خواہر مہربان میرا بہی تجہپر حق ہمسایگی اور ہم جنسی ہے اگر تو شرط مروت
بجالائے تو مفت کرم داشتن ہے کہ مجہے اپنے ساتھ خوان سلطان پر لیچل شاید کہ بدولت تیری مین بہی توانا ہوجاؤن اور تیری
صحبت کی برکت سے حیات دوبارہ پاؤن گربہ ہمسایہ نے جبکہ سنین اوسکی سُنین رحم کھایا اور وعدہ کیا کہ تیری بغیر آج خوان سلطان پر
حاضر نہونگی گربہ پیرزن اوس وعدہ سے خرسند ہوئی اور یہ ماجرا پیرزن سے بیان کیا پیرزن نے نصیحت کی کہ ای رفیق دمساز اہل دنیا کی
باتون پر فریفتہ نہو اور گوشۂ قناعت کو ہاتھ سے نہ چھوڑ کر کاسۂ حرص کا سوای خاک گور کسی چیز سے بھرتا نہین ہے اور دیدۂ آرزوی دنیا سوائے
رشتۂ سوزن فنا سیا نہین جاتا **بیت** قناعت تونگر کند مرد را ✤ خبر دہ حریص جہان گرد را ✤ خدا را ندانست طاعت نکرد ✤ کہ بربخت و
روزی قناعت نکرد ✤ دل مین گربہ کے بادشاہ کے خوان کی ہوس ایسی سمائی تہی کہ پند پیرزال کو کچھ مال نہ سمجھی القصہ دوسری شب ہمسائے
کی بلی کے ساتھ افتان و خیزان سلطان ختا کی بارگاہ تک پہنچی اس سے پہلے کہ گربہ پیرزال پہنچی کہ اوسکے سستی طالع نے ایک بلا ہی جنگ دیکھا یا تہا
یعنے شب گذشتہ بلیون نے خوان سلطان پر از بس ہجوم کرکے یہانتک شور و غوغا برپا کیا تہا کہ مہمان اور میزبان دونو تنگ آئے تہے
اسلیے خان ختا نے بتاکید حکم دیا کہ پیشتر ازین کہ دسترخوان بچھایا جائے تیرانداز سخت کمان تمام در انداز جمع ہون اور سوفار تیر دنکے
چلو نہین دیکر کمین گاہ مین منتظر رہین جبکہ کوئی بلی نظر آئے پیکان زنبور نیش سے جگر اوسکا ریش کرین گربہ پیرزال بیخبر اس حال سے
جبکہ بوی طعام اسکے دماغ ناکام مین پہنچی بے اختیار مگس وار دسترخوان پر گر پڑی ہنوز نیران اشتہا اسکا لقمہ گران سنگ طعام سے موزون نہوا تہا
کہ تیر جگر دوز اسکے دونو پہلو ونسے گذر گیا **نظم** چکان خونش از استخوان فرو دوید ✤ ہمین گفت وازہول جان می دوید ✤ کہ گر رستم از زخم تیر ان
تیرزن ✤ من و موش و ویرانۂ پیرزن ✤ اور یہہ مثل مینے اسلیے بیان کی ہی کہ تو بہی گوشۂ آشیانہ کو غنیمت سمجھ اور قدم طمع کی کہ دو ہمت تجہے نہ پہنچائے

پہچانا اور زیادہ طلبی نفس حریص کی مکروہ جانیے کہ بیش از قسمت اور پیش از وقت حاصل نہین ہوتا ہے؛ مرتبۂ قناعت کہ بے
زحمت اور سراسر راحت ہے، ہاتہہ کیون کہوتا ہی اور پہر افسوس کچہہ کام نہ آیگا باز نے کہا کہ جو کچہہ فرمایا تو نے لازمۂ شفقت والدین
ہی ہے لیکن خیال فرما کہ اگر ہر کوئی عجوزہ کے مانند ہر طلب و پایس پر قناعت کرے تو اولو العزمی اور بلند حوصلی جہان سے اٹہہ جاوے اور جو
کوئی کہ فقط اکل و شرب پر مثل بہایم قناعت کرتا ہے کبہی عالی ہمتوں کے شمار مین نہین آتا ہے اور جو کوئی چاہے کہ سر پر بزرگی پر بیٹہے
اور تاج سرفرازی سر پر رکہے کمر ہمت چست باندہے اور کار ہائے خسیس پر ہمت مصروف نہ کرے مثنوی ناسخ جسنے پائی ہے ہمت
والا؛ اسکی منزل ہے عالم بالا؛ کرگس چرخ جیفہ خوار نہین؛ کرگسان زمین کو عار نہین؛ مرغ زرین چرخ کی ہے خوراک؛ دانا ہا
کواکب افلاک؛ زغن نے کہا کہ یہہ خیال محال کہ تیرے دماغ پر کثرت پندار سے مستولی ہوا ہے اور یہہ دیگہ سودا ہے جا حاصل کہ حماقت
نفس امارہ سے تیرے دیگ ان سینے مین جوش مارتی ہے اور اسباب بلند پروازی کا ظاہر ایک بہی تیرے واسطے مہیا نہین ہے، غالب ہے
کہ نتیجہ اس نا شدہ کا کہ جسکو تو شدہ سمجہتا ہے بجز ندامت اور کچہہ حاصل نہو موجب بیت تکیہ بیجا بزرگان نتوان زد بگزاف؛ بلکہ اسباب
بزرگی ہمہ آمادہ کنی؛ باز بچہ نے کہا کہ قوت تیز چنگال کی حصول دولت کے لیے خوب سامان ہے اور تیزی میری منقار کی فراخ
رفعت کے واسطے بہتر وسیلہ ہے مگر حکایت اس شمشیر زن کی تو نے نہین سنی ہے کہ وہ حوصلہ بادشاہی کا دماغ مین رکہتا تہا
آخر کار دست و بازوے دلاوری سے شاہد ہمت اُس کا تخت مراد پر بیٹہا زغن نے پوچہا کہ یہہ ماجرا کس طرح تہا حکایت
بازنے کہا ایام ماضی مین ایک مرد کاسب تہا کہ کثرت عیال سے بہت درماندہ رہتا تہا اور نہایت تہیدستی سے کبہی حرف آسایش کا
ورق نشاط سے نہ پڑہتا تہا اور فائدہ مزدوری کا اسقدر نہ تہا کہ سوا خرچ روزمرہ کے کچہہ پس انداز ہوتا اسلیے تنگ رہتا تہا آخر
کار عنایت پروردگار سے اسکے ایک بیٹا پیدا ہوا کہ آثار دولت و اقبال اُسکی پیشانی پر تاباں اور اطوار سعادت اور حشمت چہرہ
پرنور پر نمایاں تہی بیت کوکب سعد آسمان جلال؛ گل شاداب گلشن اقبال؛ اور اسکے قدم کی سعادت سے اُسکی معاش مین
برکت ہونے لگی یعنی فائدہ حرفت کا دو چند سہ چند ہونے لگا والدین اُس اقبال نشان کی پرورش مین دل و جان سے مصروف
رہتے تہے جبکہ وہ با سعادت ایام تربیت کو پہنچا کہیل اُسکا سوا تیر و شمشیر کے دوسرا نہ تہا اور جبکہ اُسے مکتب مین بٹہایا اول
حرف کہ اس لڑکے کی زبان پر جاری ہوا تیر و کمان بجاے الف بے تہا ہر چند کشان کشان مکتب کو لیجاتے تہے اور سوال تعلیم خطی کرتے
تہے یہہ جواب نیزہ خطی سے دیتا تہا اور جبکہ کوئی اسے پڑہاتا تہا یہہ خطوط کتابت کو خطوط شمشیر تصور کرکے اُس سے مضمون جہانگیری کا
نکالتا تہا اور جبکہ ترغیب نقش و نگار نظم و نثر سے دیتے تہے یہہ نقش سپر مطلب سرفرازی مشاہدہ کرتا تہا باپ اُسکے احوال دیکہکر متحیر ہوتا
تہا جبکہ شاہزادہ شدہ سر حد بلوغ کو پہنچا باپ نے کہا کہ اے فرزند ارجمند چاہتا ہون مین کہ جو بہتری عالم کی ہے تیرے لیے ہو اور کوئی ضرر ظاہر
و باطن کا تجہے نہ پہنچے اب مصلحت یہہ ہے کہ مین نکاح تیرا ایک مخدرہ ہم قوم سے کہ خصائل کریمہ سے متصف ہو کر دن مبادا

تو مہلکہ شہوتمین گرفتار ہو پس احصار استوار اس بلا کے دفع کا کہ من تزوج فقد احصن اس سے بہتر نہین ہے اور مینے اسقدر سامان بہی مہیا کر رکہا ہی کہ ہمارے کفو کے واسطے کفایت کرے اب اس بات مین تیری کیا مصلحت ہے بیٹے نے کہا کہ اے پدر شفیق مینے سامان اس سے بہتر اپنی شادیکا تجویز کر رکہا ہی آپ کو تکلیف اسکی ندونگا اور امداد تم سے اسکی غیر ممکن ہے باپ نے کہا کہ اے جان بابا مجھے تیرے دست قدرت کا حال بخوبی معلوم ہی اور وہ عروس کہ جسکی خواستگاری تو نے کر رکہی ہے کس جگہہ اور کس خاندان سے ہی لڑکا گہر جا کر ایک شمشیر کہ خونریز دیونکی تیغ ابرو سے خونریزی مین ہزار درجہ زیادہ تہی لایا اور کہا کہ ای پدر بزرگوار مینے عروس مملکت کی خواستگاری کی ہی اور مخدرۂ سلطنت کو اپنے عقد مین لاونگا اور مہر اسکا یہہ شمشیر تیز ہونیوالی اور خنجر خونریز ہی بیت عروس ملک کسی در بغل گیرد تنگ ٭ کہ بوسہ بر لب شمشیر آبدار زند ٭ مناسب اس شعر کے ناسخ استادی کہا ہے ہاتہہ اگر چست ہی سپاہی کا ٭ زیر پا ہی سریر شاہی کا ٭ روز میدان جو سر کرے نہ عزیز ٭ وہی شایان ہی مجلا ہی کا بدلے پدر بزرگوار مغلوب شہوت ہونا کام بہایم کا ہی جسنے کہ عروس سلطنت کو پسند کیا ہی وہ نظر کسی ذلیل پر کب کرتا ہی بیت بابخت نیک ہیچ کسی را ستیز نیست ٭ مہر عروس ملک بجز تیغ تیز نیست ٭ جو کہ ہمت جبلی اس فقیر زادیکی حصول دولت و سلطنت پر مصروف تہی بموجب مثل کے کسنے ڈہونڈہا کہ نپایا آخر اسکی تیغ عالمگیر نے اکثر اقالیم کو مسخر کیا اور انجام کار مراد دلخواہ کو پہنچا باز کہ یہہ مثل اسواسطے بیان کی گئی ہے کہ جو اسباب دولت کہ میرے مقتضائے ہمت کی ہین مہیا رکہتا ہون اور توفیق یزدانی کہ دروازہ سعادت یمن بکامیرے آئینہ دل پر کہولدیا ہے تو امید غالب پروردگار عالم سے رکہتا ہون کہ روے مطلوب جلد مشاہدہ کرون اور دست مراد گردن مقصود مین ڈالون اور سن اے مادر مہربان افسون اور فسانہ کسیکا میرے سودائے پختہ پر کارگر نہوگا اور اس خیال فرخندہ سے زنہار نہ پہرونگا للمولفہ بیت اوکہلی مین سر دیا دہمکونسے کب ڈرتے ہین ہم ٭ عشق اس پردہ نشین کا آشکارا چاہیے ٭ زغن نے جانا کہ یہہ مرغ عالی ہمت رشتۂ فریب سے باندہا نجائیگا بناچاری اجازت سفر کی دی اور نمک مہاجرت سینہ ریش پر گوارا کیا باز بچہ نے الوداع کہی اور آشیانے سے پرواز کر کے رو باوج سعادت کیا اور قریب اشام ایک درخت بلند کہ قلہ کوہ پر تہا اسپر بسیرا لیا اسوقت سایہ ڈہلا ہوا اور عجب بہار مرغزار کی تہی ہر طرف باز نگران تہا ناگاہ دیکہا کہ کبک دری بہار جلوہ گری قہقہے کرتا ہی اور نعرۂ نغمہ سرائی کا اطراف کوہ مین پہیلا رہا ہے باز اسوقت ہر چند کو فشگی راہ اور ضعف اشتہا سے سست اور نزار رہتا تو بہی ایک ہی حملہ مین کبک کو پنجے مین پکڑ کر اسی درخت پر لے گیا اور گوشت سینہ کا خوب سیر ہو کر کہایا تمام عمر آشیانہ زغن مین سوائے جیفہ و مردار کے اور شے سے زبان اسکی آشنا نہوئی تہی کبک کے سینے کا گوشت کہانے سے اور خون تازہ کے ذائقے سے عجب طرح کی کیفیت حاصل ہوئی قریب تہا کہ شادی مرگ ہو جاے کہ وہ لذت نتہی گویا شربت حیات تہا اور دل مین کہتا تہا کہ لعل منزلمین فائدہ سفر یہہ ہے کہ مصاحبان

دنی اور کم ہمت سی رہائی پائی اور غذا ہائے نا ملایم کے عوض طعمہائے خوشبو دار اور مقبول طبع حاصل ہوئی اور آشیانہ تیرہ و تار سے
نکل کے درخت بلند اور منزل عالی پر جگہہ پائی اسکے بعد دیکھا چاہئے کہ پردۂ غیب سے کیا لطیفہ بیش آئے اسی طرح سے باز
چند روز شکار کبک دری اور دراج کا کرتا رہا اور اوس سمت پر خوش گذران کرتا ایک روز باز اوسی درخت پر بیٹھا تھا کیا
دیکھتا ہے کہ غول سواروں اور پیادونکے دامن کوہ میں صف باندھے ہوئے چلے آتے ہیں اور صیاد و صد ہا چرے اور باز اور
شاہین شکاری ہاتھون پر لئے ہوئے تلاش شکار میں چارسو نظر کر رہے ہیں اور وہ بادشاہ اوسی ولایت کا تھا کہ شکار
کے واسطے دامن کوہ میں آیا تھا اس حال میں وہ باز کہ بادشاہ کے ہاتھ پر بیٹھا تھا ایک صید پر چھوٹا چاہتا تھا کہ اوسے
صید کرے یہہ باز ہمت بلند اپنی جگہہ سے حملہ آور ہوکر اوس شکار کو بادشاہ کے باز سے پہلے صید کر لے گیا بادشاہ نے
جبکہ تیز پروازی اس باز سبک پرواز کی دیکھی عاشق ہو گیا اور دام دارونکو حکم گرفتاری کا دیا دام دارون نے چند روز کوشش
کر کے پھندا اوسکی گردن میں مارا اور بادشاہ کی نذر میں حاضر کیا بادشاہ نے حکم طیاری کا دیا تھوڑے دنون میں باز دارون
نے طیار کر کے حاضر کیا جبکہ بادشاہ نے اوسکی بلند پروازی اور سبک تازی دیکھی نہایت خرسند ہوا آخر ہمت بلند کے
وسیلے سے حضیض نکبت سے نکل کر اوج عزت کو پہنچا یعنے منزل اوسکی بادشاہ کے ہاتھ پر مقرر ہوئی سفر کے بدولت صحبت
زاغ و زغن سے چھٹ کے شرف صحبت بادشاہ حاصل کیا غرض اس بیان سے یہہ ہے نا فایدہ سفر کا معلوم ہو **قطعہ**
بہار دل سفر باشد کہ از وے ⁎ بخلایق راگل مقصود بشگفت ⁎ سفر کن تا مراد خویش یابی ⁎ کہ تا مشوانی منا کیجا خدا گفت ⁎
جب حکایت دابشلیم نے تمام کی وزیر ثانی نے بعد دعا خسروانہ عرض کیا کہ جو بادشاہ ظل اللہ نے فائدہ سفر کے بیان فرمائے
سبین کسیطرح کا شک نہین ہے لاکن غلامونکے دلمین گذرتا ہے کہ بادشاہ عالم پناہ کی ذات ملکی صفات کہ راحت سب عالم کی ہے اوسکو
روضہ جانفزای عشرت سے دور رکہنا اور بادیہ رنج و محنت کو اختیار کرنا حکمت کے خلاف ہے دابشلیم نے کہا کہ مشقت کرنا کام
مردونکا ہے جب تک بادشاہ اذیت نفس کے گوارا نکریگا ضعفا سایہ گلستان راحت مین کبہی آرام نپاوینگے اور جو بادشاہ خود خوکردہ
راحت و آرام ہوا یقین جانو کہ کام رعیت کا تمام ہوا **رباعی ناسخ** ہوتا ہے جو بادشاہ آرام طلب ⁎ رہتا ہے ہمیشہ مایل عیش و طرب
ملک اوسکا خراب سلطنت بہی ہے تباہ ⁎ افواج و رعایا ہین گرفتار تعب ⁎ بدرستی و دیرکہ بندگان خدا دو قسم پر ہین ایک
سلاطین کہ حصہ انکا فرمانروائی مین ہوا ہے انکو سوا محنت اور خلق خدا کی فکر کی آرام کرنا حرام اور ایک رعیت ہے کہ نصیبا ان کا
فرمانبرداری اور حصہ آرام سمجہنا ہے کہ دعا منعم وظیفہ اپنا کرین اور استراحت و آرام کے ساتھ کسب اور حرفت کرتے رہین
اور یہہ دونو جمع نہین ہوئے ہین یا آرام اختیار کر کے رعیت بنے یا محنت مشقت شعار کر کے سلطنت و فرمانروائی کرے
قطعہ آنکہ تو پابر سر ناز و تنعم مے زندید روز گار مش د جہان سر داد و سرور

میکند + بادشاہی در چمن داد ندگل را زانکہ گل + با وجود نازکی از خار بستر میکند + حکیمان نے کہا ہے جد و جہد کرنا طالب کو سرحد
منزل رسا تک پہنچاتا ہے اور بیابان مجاہدہ کو قدم وفا سے طے کرنا جمال مطلوب کو مشاہدہ مین لاتا ہے **رباعی** رغبت ہو جسکو
تن آسانی سے + کچھ کام نہین ہے اوسے سلطانی سے + سمجھے جو کوئی بستر گل کو پر خار + پائے وہ ثمر نخل جہانبانی سے
جسنے کہ علم محنت بلند کیا آخر تاج دولت سے ارجمند ہوا جیسا کہ وہ پلنگ بچہ کہ بیشہ فرح افزا کی آرزو رکھتا تھا آخر کار
جانفشانی اور مشقت کی برکت سے دراز دستی اوسکے امن مطلوب تک پہنچی وزیر نے عرض کی کہ یہہ قصہ کسطرح پر تھا
حکایت رائے دابشلیم نے کہا کہ حوالی بصرہ مین ایک جزیرہ تھا نہایت خوش ہوا از بس لطافت سے چشمہ ہائے آب
زلال ہر طرف روان اور نسیم روح افزا ہر گوشے مین نہایت اعتدال سے وزان تھی از بس نزہت سے اوسکو بیشہ فرحت
افزا کہتے تھے ایک پلنگ اوس بیشہ کا حاکم تھا اور ایسا قوت و دلاوری مین یکتائے روزگار تھا کہ شیران شرزہ نام اوس
کے نام کا اوسکے خوف سے نہ لیتے تھے مدت دراز اوس بیشے مین داد آرام دیتا رہا اور ناکامی کی صورت کبھی حاشیہ خیال پر نگذرتی
اور اوسکا ایک بچہ تھا نہایت خوبصورت اور خوش سیرت ہر وقت اوسکی دیدار سے مسرور ہوتا تھا اور کہتا تھا کہ یہہ بچہ اگر ایک سال کا
ہو اپنے ناخن اور دانت ایکبار ہی اہر برونکے خون سے سرخ کرلے تو بار سوا اس بیشے کی اسکے قبضہ اختیار مین دیکر بقیہ عمر
گوشہ قناعت و دربار رب العزت مین بسر کرون ہنوز نہال اوسکا شگوفہ مراد نہ لایا تھا کہ باغ حیات اوسکا لشکر اجل نے لوٹ لیا **ع**
ای بسا آرزو کہ خاک شدہ + یعنے جبکہ وہ پلنگ شیر اجل کے پنجے مین گرفتار ہوا اوس نواح کے درندے کہ آرزو اوس بیشے
کی بیشتر رکھتے تھے یکبار سب حملہ آور ہوئے پلنگ بچہ نے دیکھا کہ مین مرد میدان ان سبکا نہو سکونگا جلا وطن اختیار کیا
اور باہم درندون مین نزاع عظیم واقع ہوئی ایک شیر خونریز شور انگیز سب پر غالب آیا اور اوس بیشے کو اپنے قبضہ تصرف
مین لایا پلنگ بچہ چند روز آوارہ و سرگردان دشت و بیابان مین پھرتا رہا بعد عرصہ کے ایک شیر کے پاس سلح مین وارد ہوا
اور اپنی سرگذشت سے اونہین مطلع کرکے امداد چاہی اونہون نے اوس شیر زبان کا حال سنکے اعانت سے انکار کیا اور کہا کہ ای مادر زاد
تیری منزل اب اوس شیر غران کی تصرف مین ہے کہ جسکے سبب ہوا پر پرندے پرواز نہین کرسکتے ہین اور پیل مست اوسکی دہشت
سے اوس صحرا کی حوالی مین قدم نہین رکھ سکتے ہین ہم ناتوانونکو اوسکے چنگال سے قوت برابری اور دندان تیز سے طاقت ہمسری کی
کب ہے مگر ایک راہ صواب ہم تجھے بتاتے ہین کہ رجوع اوسکی درگاہ مین لا اور جان و دل سے کمر خدمت گذاری کی محکم باندھ کر شبانہ روز
اوسکی رضا جوئی مین مصروف رہا کر یقین ہے کہ شیر جوانمردیکو کام فرمائے اور منصب تیرا اوسکی خدمتگذاری مین حاصل ہو جائے **نظم** تنے را
کہ ناتوانی از جانے برد + بہ چارش او پائے نتوان فشرد + ہمان بہ کہ با او مدارا کنی + بہ بیبائی و غدر آشکارا کنی + پلنگ بچہ کو یہ بات پسند
آئی اور صلاح انہجا کی نہین پسند کی صلاح مین سمجھکر ملازمت شیر کی بہزار عجز و نیاز اختیار کی اور خدمتگذاری کی جیسا کہ چاہئے بجا لایا تو دیر

مت مین مقبول شیر کا ہو کر عمدہ ارکان دولت ہوا شعر جد و جہد کسی کہ بیشتر ست ؛ کارش از جملہ کار پیشتر ست ؛ اتفاقاً شیر کو
ایک مہم در دست اس موسم مین پیش آئی کہ تنور فلک زیادہ از حد جوش مین اور عرصۂ کوہ مانند کوزۂ شیشہ گران التہاب[۱] و خروش
مین تہا کہ نہایت حرارت سے مغز جانوران ہوائی کا استخوان مین پانی ہوجاتا تہا اور سرطان دریا مین کباب کی مانند بریان ؛ رباعی
بجلی کیطرح سے ابر تر جلتا تہا ؛ مانند شفق شام و سحر جلتا تہا ؛ فانوس حباب و شمعین موجین ؛ پروانہ صفت مچھلی کا پر جلتا تہا
شیر تامل کرتا تہا کہ اگر اس مہم مین درگذر کرتا ہون تو طنطنہ سلطنت مٹا جاتا ہے اور اگر کسی کو حکم دیتا ہون تو ایسے وقت مین کہ
صدف قعر دریا مین دریا مین مانند کباب کے بریان ہوتی ہے کوئی ملازم ایسا خیال مین نہین آتا ہے کہ ایسی شدت حرارت سے اپنے دلکو
ملول نکرے اور طیب[۲] خاطر سے اس مہم کو قبول کرے اور اگر بناچاری آرے بلے کیا تو اس سے کیا ہوسکیگا بلکہ شکست فاش لاحق
حال ہوسکے تو زیادہ تر خرابی متصور ہے اسی فکر مین مستغرق تہا کہ پلنگ نے فراست سے جانا کہ بادشاہ کو کوئی فکر سنگین لاحق
ہوئی ہی کہ اس طرح سے از خود رفتہ ہے زمین بوس ہوکر عرض کیا کہ بادشاہ ظل اللہ کی عمر دراز ہو کونسا سانحہ صعب
رونما ہی کہ اسقدر فکر مزاج اقدس پر طاری ہے ہم سر فروش کسواسطے اور کسدن کے لئے ہین جبکہ ہم سب نثار ہوجائین اسوقت
فکر کرنا حضور اقدس کا بجا ہی ورالا امکان نہین ہے کہ ہم میدان سربازی مین قدم نرکہین شیر نے دیکہا کہ پلنگ بچہ مرد میدان
نظر آتا ہو عجب نہین ہے کہ سامان اس مہم کا اسکی دلاوری سے سرانجام پائے شیر نے مرحبا کہا اور حال مشروحاً بیان کیا پلنگ نے بخوشی قبول
کیا اور فوج ساتہہ لیکر روانہ ہوا جبکہ اس جگہ پہونچا بمردی و مردانگی اعدا کو تہ تیغ کرکے اس بیشے مسخر کیا خواص دولت کہ
اسکی رکاب مین جلو ریز تہے باتفاق سب نے عرض کیا کہ اس شدت حرارت سے اللہ تعالی نے تمہین کامیاب کیا اور کسیطرح کا دغدغہ[۳] باقی نرہا
بہتر ہی کہ چند ساعت سایۂ درخت مین آسایش کیجیے اور آب خنک[۴] سے تشنگی کو تسکین دیجیے جبکہ تمازت[۵] آفتاب کم ہو روانہ ہوجیے
ط آسودہ باش و بار مشقت فرو مکش ؛ یکشاہ میان کہ رنج جہان را کنارہ نیست ؛ پلنگ نے تبسم کیا اور کہا کہ شیر کے نزدیک سبب
سے تقریر کیا ہی کہ مین نے علم جفاکشی سب پر بلند کیا ہے پسندیدہ نہین ہے کہ کاہل مزاجون کے مانند طبیعت اپنی سستی سے آشنا کرون
کہ تن آسانی آخر کار پشیمانی لاتی ہے جسنے کہ کمر مشقت کی چست باندہی کبہی مطلب سے دور رہیگا اور جسنے کہ راحت کو دوست کہا
زنہار منزل مقصود کو نہ پہنچے گا شیر نے ہمکو مشقت کا حکم دیا ہی شرط نمکخواری سے دور ہے کہ اسکے بحکم نام آرام کا ہماری زبان پر گذرے
اس حال مین پرتو آفتاب ہمین ظل ہما سے بہتر ہی رباعی ناسخ استاد کی ہماری طبیعت کے مناسب ہے ؛ رباعی ؛ جو شاہد مقصود کا طالب
ہو بشر ؛ دم لینے نہ لگا پوسے وہ ہرگز دم بھر ؛ کرتا ہی درخت آرزو کو سرسبز ؛ خون دل و آب چشمۂ دیدۂ تر ؛ جاسوسان لشکر نے خبر اس
گفتگو کی ہو بہو شیر کو پہونچائی شیر نے سر تحسین کو جنبش دی اور کہا کہ سرداری اور سروری ایسے ہی شخص کو زیبا ہے کہ مشقت دل سے گوارا کرے اور سر کو بالین
استراحت سے آشنا نکرے اور دور و نزدیک ممالک مین کوشش برابر کرے اس کے بعد پلنگ کو بلا کر باکرام

ط۱ التہاب بالکسر افروختہ شدن ۱۲
ط۲ طیب بالکسر بمعنی خوش ۱۲
ط۳ دغدغہ بالفتح ترسیدن و خلجان دادن و در فارسی بمعنی گدگدی است ۱۲
ط۴ خنک بفتحتین سرد و خوش ۱۲
ط۵ تمازت مصدر ساختہ فارسیان از تموز بالفتح بمعنی گرمی سخت و تمام ماہ اول تابستان ۱۲

تمام سرفراز کیا اور ولایت اُسی بیٹے کی اُسے سپرد کی بدولت مشقت کے مسند پدری پر متمکن ہوا اے وزیر یہہ مثل اسواسطے بیان کی ہے تا معلوم کرے تو کہ بے تکاپو بلیغ آفتاب مراد کسیکا مطلع امید سے طالع نہیں ہوتا ہے اور بغیر جستجوی کامل نتیجہ رجا کا ہاتھہ نہیں آتا ہے **مثنوی ناسخ** اُٹھا رنج اگر ہے طلبگار گنج : کہ ملتا نہیں گنج بے درد و رنج : نہ تنگ کر اگر ہو اذیت تجھے : کہ ہے گنج مزد مشقت تجھے : اور اس سفر مین کہ مقصود میرا طلب علم ہے اسلیے عزم جزم کیا ہے اب شہسوار میری ہمت کا عنان عزیمت کو پھیر نہیں سکتا ہے ان ذلک لمن عزم الامور وزیر نے جانا کہ ہماری نصیحت بادشاہ کی سفر کے مانع ہو سکے کی اسواسطے تائید کلام بادشاہ پر مصروف ہو اور شرائط مبارکباد سفر کی زبان پر لائے اور یہہ بیت گویا کی ہر دم بشاشت سے پڑھتے تھے لمولفہ بیت ہے جو عزم سفر خدا حافظ : رہ تو ہمسکا حفیظ ہا حافظ : اور کبھی اس بیت کو تکرار کرتے تھے **بیت** بسفر رفتنت مبارکباد : بسلامت روی و باز آئی : اسکے بعد دابشلیم نے نیابت سلطنت کی ایک میر معتمد کے سپرد کی اور رعایت حق رعایا اور وصیت حقوق برایا بواقعی اُسکو سمجھا بعد فراغت امور ضروری مع خواص و خدام مخصوص جانب سراندیپ روانہ ہوا شہر بشہر مانند آفتاب کے انتقال فرمایا تھا اور ہر گروہ و قافلہ سے منزل بمنزل فوائد حاصل کرتا جاتا تھا بعد طی مراحل بحر و بر اور قطع اندگرم و سرد کے اطراف سراندیپ مین جا پہنچا جبکہ روائح نفحات قدم گاہ حضرت ابو البشر آدم علی نبینا و علیہ السلام اُسکے مشام جان تک پہنچی نہایت مسرور ہوا چند روز شہر سراندیپ مین ماندگی راہ کی دور کر کے آسودہ ہوا پھر لشکر مع ہیر و بنگاہ اسی شہر مین چھوڑ کر واسطے چند از خواص متوجہ کوہ کا ہوا ہر طرف مرغزار انواع ریاحین سے آراستہ دیکھتا تھا اور ہر جانب سے بوستان نزہت آباد کہ وکش باغ ارم کہا چاہیے نظر آتی تھی دابشلیم ہر مقام متبرک کا طواف کر کے خرسند ہوتا تھا ناگاہ نظر اسکی ایک غار تاریک پر پڑا کہ جسکے دیکھنے سے آنکھیں روشن ہوتی تھیں اُس غار کو سمجھا اور سے پوچھا کہ یہہ کسکی جگہہ ہے اور حقیقت حال اسکی کیا ہے اُنہوں نے عرض کیا کہ یہہ مکان حکیم بیدپا دانا دل کا ہے کہ بہت مدت سے خلایق کی صحبت سے کنارہ کش اور اس غار کو منزل اور ماوا اپنا کیا ہے اور اندک کفاف پر قناعت کر کے خاشاک ناپاک ہستی کو آتش ریاضت سے جلا دیا ہے اور اُسکے دیدہ بیدار نے شب زندہ داری سے چہرہ خواب کا مدت دراز سے نہیں دیکھا ہے اور اُسکے گوش ہوش غایت پرہیزگاری سے آواز اہل دنیا کی سُنی ہے دابشلیم واسطے ملاقات حکیم کے بصد نیاز و تمنا قریب غار کے جا کھڑا ہوا اور اُس صاحب کمال کی زبان حال سے زیارت کی اجازت مانگی اُدھر سے آواز مرحبا اور تعالے کی بعد اسکے قدم آگے رکھا غار مین جا کر دیکھا ایک شخص ہے کہ عالم تقریر مین علم حقایق بلند کیا ہے گویا سیرت ملکی نے صورت بشری مین ظہور پایا ہے جبکہ نزدیک پہنچا شرط قدمبوسی بجا لایا برہمن نے جواب سلام اور مراسم اکرام کے بعد اجازت بیٹھنے کی دی اور سبب اذیت اختیار کرنے کا پوچھا دابشلیم نے حکایت خواب اور گنج اور وصیت نامہ ہوشنگ اور باعث سفر کا واسطے دریافت ہونے اسرار چودہ وصیتوں کے برہمن سے از مطلع تا مقطع بیان کیا برہمن نے تبسم کیا

اور ہزار آفرین پادشاہ کی ہمت پر کی اور کہا کہ علم کی طلب کیواسطے تحمل اتنی مشقتونکا ہونا کام مردکا نہین ہے واقعی سلطنت
کا سزاوار ایسا ہی شخص ہوتا ہی کہ رفاہ اور آرام خلایق کے واسطے اتنی محنتونکو اختیار کری اسکے بعد وہ پرچہ حریر کا دابشلیم نے
برہمن کے ہاتھ مین دیا برہمن نے دیکھا کہ یہہ نسخہ دست گوہر فشان ہوشنگ ابن کیومرث ابن طہمورث دیوبند ابن سام ابن نوح
علیہ السلام کا لکھا ہی چوم کر آنکھون سے لگایا اور بغور تمام سب وصیتونکو دیکھ کے دابشلیم سے بیان کرنے لگا اور مثل اور
حکایات واضح ہر ایک وصیت کی توضیح میں لاتا تہا دابشلیم قلم خیال سے لوح حافظہ پر لکہتا جاتا تھا بعد تمام کلام
وصایاء ہوشنگ و حکیم دابشلیم نے ترتیب اس نسخے کی دیکر موسوم بہ کلیلہ و دمنا کرکے چودہ باب پر یون مرتب
فرمایا **باب پہلا اجتناب کرنے مین قول نمام[ع۵۱] اور چغلخور اور ساعی[ع۵۲] کے سوال**
دابشلیم نے بیدپا حکیم سے کہا کہ خلاصہ مضمون پہلی وصیت ہوشنگ یہہ ہی کہ جو کوئی تقرب سلاطین مین عزت پاتا ہی آخر کینہ
وہ محسود ہم جنس کا ہوتا ہی اور حاسد اوسکی خرابی اور سلب[ع۵۳] منصب مین ہزار رنگ سی شعبدہ[ع۵۴] بازی اور حیلہ سازی کرتے رہتے ہین اور اکثر
پیرایہ خیر خواہی سلطان مین باتین مکر و فریب کی اوسکے حق مین بنایا کرتے ہین تا کسی طرح سے مزاج بادشاہ کا اوسکی طرف سے
متغیر کرین اور پایۂ عزت سے اوسی گرائین اور بادشاہ کو لازم ہے کہ اقوال جو عرض پر خوب غور کری اور تحقیق اور تنقیح کو درپردہ حد
صدق و کذب کو پہنچاوے اگر جانے کہ قول حاسدونکا محمول بحسد نہتا بلکہ راست و درست تھا تو بتدریج اوسی اپنی نزدیکی سے
جدا کرے لاکن تسہیر بھی پردہ دری اوسکی نکرے کہ بہترین صفات سے بادشاہ کیواسطے ستاری اور درگذر ہی اور اگر معلوم
کرے کہ یہہ بیان انکا محض حسد اور نفسانیت ہی ہے تو اون حاسدونسے اجتناب کرے اور کبھی پھر اپنی صحبت بابرکت
مین اونہین بار نہ آنے دے حکیم دانا دل ان سنا تو معلوم ہوا مگر اب یہہ التماس کرتا ہون کہ اس وصیت کے مناسب حال کوئی داستان بیان
فرماو قصہ کسی ایسے شخص کا کہ بادشاہ کا مقرب ہوا ہو اور حاسدونکی مکر و فریب سے اوسکے مرتبے مین خلل آیا ہو اور دوستی دشمنی اور
موافقت مخالفت سی مبتدل ہو گئی ہو تفصیل بیان کر برہمن نے عرض کیا کہ اے بادشاہ جان تو کہ مدار سلطنت کا اس وصیت پر ہے
اگر بادشاہ اہل فساد کو تنبیہ و منع نکریگا تو بتغیر ارکان دولت انکی فساد سی منکوب[۵۵] و مخذول ہو جائین گے اور خلل کلی امور سلطنت
مین واقع ہوگا وجہ اسکی یہہ ہے کہ سلطنت مانند عمارت کی ہے اور ارکان دولت ستون اوسکی ہین جبکہ ستون گر پڑین گے مکان برپا
نرہیگا جبکہ مفسد اور شریر دونون مین مجال دخل کی پائین گے تو انجام کار انکا صرف وحشت اور ملال کو پہونچیگا جیسا کہ شیر اور گاو میں ہوا
دابشلیم نے کہا کہ یہہ قصہ کیونکر تہا **حکایت شیر و گاو** برہمن نے کہا کہ ایک تاجر تھا کہ منازل بحر و بر کو طی کرتا رہتا تھا اور اقالیم شرق و
غرب مین کوئی شہر نہین چھوڑا تھا اور سرد و گرم زمانہ کا بہت دیکہتا تہا اور تلخ و شیرین ایام کا خوب چکھا تھا **بیت** امین و ہوشیار و
کاردانے بود زر دیدہ تجربہ بسیار دانے + جب کہ مقدمہ سپاہ موت کہ عبارت ضعف پیری سے ہے اوسکی مملکت قوی پر

[ع۵۱] نمام بفتح نون و تشدید میم سخن چین ۱۲
[ع۵۲] ساعی و ایلی بروزن داعی ... سخن چین و عیب جو ۱۲
[ع۵۳] سلب ... ربودن و دور کردن ۱۲
[ع۵۴] شعبدہ بازی ... ۱۲
[ع۵۵] منکوب بمعنی خوار و ذلیل و سرنگون ۱۲

تا جنت کرنے لگا اور طلائیہ لشکر اجل نے کہ اشارہ موی سپید کیطرف ہی اوسکی حوالی حصار وجو کو گھیر لیا **نظم** نوبت پیری کہ زندکوس درد + دل شود از خوشدلی رمیش سرد + موی سپید از اجل آرد پیام + پشت خم از مرگ رساند سلام + تا در مجہاکہ دسیدم کوس رحیل بجاتے ہین اور سرمایہ حیات کہ صندوق بدن مین امانت تہا پہیر مانگتے ہین ایکدن بیٹونکو بلاکر نصیحت کی وہ جوان ثروت دولت اور نخوت شباب مین مغرور اور طریقہ اعتدال سی بہاتک دور تہی کہ پند پدر کو مضحکہ سمجھے باپنے کہا کہ ای جوانون مجہ پیر کی بات بدل سنو کہ یہ مال اندوختہ میرا کہ تم ابہی سے بیہودہ برباد کرتے ہو اور جو اسکے حاصل کرنے مین تمہیں کچہ مشقت نہین ہوئی ہے اسلئے تم قدر اسکی نہین جانتے ہو یہ عقل سے بہت دور ہی اسے بغور دنیا مال سمجہو کہ مال سرمایۂ دنیا و آخرت ہی جو فائدہ دین و دنیا کا مطلوب ہو اسی سے حاصل ہو سکتا ہے چنانچہ طلب تمام بنی آدم کی تین قسم پر ہوتی ہی ایک طلب فراخی معیشت یعنے کہانا اور پینا اور عیش کرنا دوسری خواہش ترقی منزلت اور زیادتی منصب کہ مقصد جاہ و جلال اور بلند نامی ہی تیسرے استدعائے حصول فوائد عقبٰے کہ حاصل اسکا رضامندی خالق ارض و سما ہے او یہہ تینون مطلب مال ہی سے حاصل ہوتے ہین نعم المال الصالح حدیث شریف مین آیا ہی جیسا کہ مولوی معنوی نے فرمایا ہی **شعر** مال را گر بہر دین باشی حمول + نعم مال صالح گفتہ رسول + معلوم ہوا کہ برکت سے مال کی اکثر مطلوب دل ہاتہ آتا ہی اور بغیر کسب و مشقت کے حاصل کرنا مال کا قبیل محال سے ہے اگر کبھی بطور ندرت بے مشقت ہی کچہ کسیکے ہاتہ آگیا تو قمار بازون کے مانند بے قدری سے صرف کرتا ہے اور گمان اوسے یہ ہوتا ہے کہ مین بڑا خوش نصیب ہون کہ بے جہت اسقدر مال مجہے ملا ہے اور ساون کے اندہے کی طرح ہمیشہ اوسے ہرا ہرا سوجہتا ہے یعنی جانتا ہے کہ ہمیشہ یون ہی مجہے ملا کریگا اور محنت اور کسب پر التفات نہین کرتا ہے صرف ہونیکے بعد سوا ندامت کے روی فلاح پہر نہین دیکہتا ہے اسلئے کہتا ہون کہ کسب و تجارت مین سعی کرو اور اس مال حلال کو راہ حرام اور عیاشی مین برباد نہ دو اول بڑے بیٹے نے جواب دیا کہ اے پدر بزرگوار ہم فائدہ کسب بے فائدہ سمجہتے ہین کیونکہ ہمنے توکل کو اختیار کیا ہی اور ہم خوب جانتے ہین کہ جو مقدر ہی اگر ہزار بار جد و جہد کرین دیا شبانہ روز راحت مین بسر کرین کم و بیش اوس سے نہوگا اور ہمنے ایک بزرگ سے سنا ہے کہ جو کچہ روزی جسکے مقدر ہی ہر چند اوس سے بہاگتا ہی وہ خود بخود دامن سے آلپٹے گی اور جو چیز کہ مقدر مین نہین ہے ہر چند اوسکے پیچہے دوڑے وہ ہاتہ نہ آئیگی ہم کسب کرین یا نکرین جو کچہ نصیبہ ازلی ہی کم و زیادہ نہوگا چنانچہ داستان ان دو نشانہ بود کی شاہد حال اس قول کی ہی کہ ایک کو گنج بدرہے بیع ہاتہ آیا اور دوسرے نے ملک موروثی باوجود کوشش کے ہاتہ سے کہو دیا سود اگر نے کہا کہ یہہ حکایت کیونکر تہی

حکایت بادشاہ حلب

بڑے بیٹے نے کہ ولایت حلب مین بادشاہ نہایت آزمودہ کار انقلاب سے نہایت ہوشیار اوسکے دو بیٹے تہے دریائے غرور جوانی مین غرقاب اور نشہ غفلت کا مرانی سی سرشار ہمیشہ لہو و لعب مین مشغول اور رات دن نغمہ سرائی چنگ و رباب مین مصروف رہتے تہے بادشاہ عاقل تجربہ کار نے جانا کہ یہہ ناخلف میرے بعد خزانہ میرا اندک مدت مین

تاراج و برباد کر ڈالین گے اور اُس شہر کی حوالی مین ایک زاہد تہا کہ پشت پا کو اسباب دنیا پر مارا تہا اور تعلق دار ناپائدار سے کنارہ کیا
تہا بادشاہ کو اُس زاہد سے الفت و حسن عقیدت بہت تہا زاہد سے کہا کہ مین مال اپنا تیرے مسکن مین دفینہ کرونگا جبکہ دولت بیوفا
اور جاہ بے بقا میرے فرزندون سے روتابی کرے اور وہ کم بضاعت اور محتاج ہو جائین یا کوئی مشکل امر سلطنت مین ایسی درپیش
ہو کہ بے صرف کثیر دفع بلا نہو سکے اُسوقت نشان اس مال کا انہین دینا شاید کہ رنج اُٹہانیکے بعد متنبہ ہو کر قدر مال کی سمجہین
اور اصراف سے باز رہین زاہد نے بادشاہ کی وصیت قبول کی بادشاہ نے زاہد کے مکان مین دفینہ کی جگہہ ترتیب دیکر سب خزانہ اپنا دفن
کر دیا اور بیٹون سے یہہ وصیت کی کہ جب تمہین مصیبت پیش آئے اور بے خزانہ کثیر دفع نہو سکے اس زاہد سے احتیاج اپنی
بیان کرنا غالب ہے کہ حاجت تمہاری رفع ہو جائے بیٹون نے بقیاس دریافت کیا کہ زاہد کو استطاعت خزانہ کی کہان سے بہم
پہنچی مگر پدر بزرگوار نے کوئی دفینہ اپنا زاہد کو بتایا ہو اور وصیت کی ہے کہ وقت ضرورت کے میرے بیٹونکو بعد میرے بتادینا
اتفاقاً اندک مدت مین زاہد اور بادشاہ بادۂ کل نفس ذائقة الموت سے بیہوش ہوئے بیت ہر آنکہ زاد بناچار بایدش نوشید
ز جام دہر مئ کل من علیها فان :: اور وہ گنج صومعہ زاہد مین مخفی رہا بہائیون مین باپ کی وفات کے بعد تقسیم ملک و مال کے
واسطے مناقشہ واقع ہوا برادر کلان چہوٹے بہائی پر غلبہ پاکے ساری سلطنت کو اپنے قبض و تصرف مین لایا برادر کوچک مغموم
اور محروم منصب سلطنت سے بے نصیب رہا اور باخود اندیشہ کیا کہ آفتاب حشمت و اقبال نے مونہہ جانب مغرب زوال کیا
اور فلک جفا پیشہ نے شیوۂ بیمہری و بیوفائی کا آشکار کیا اب بار دگر منہہ طرف دنیا رذیل کے لانا اور آزمودہ کو پہر آزمانا
نتیجہ نیک ندیگا بہتر یہہ ہے کہ جب گریبان دولت اپنے قبضہ قدرت سے باہر ہو جائے تو دامن توکل و قناعت کو ہاتہہ مین لائے بیت
گدائی کو بہت شاہ سے ہے فراغت :: بیاز بخت شاہی ہے گنج قناعت :: یہہ نیت کر کے شہر سے باہر آیا اور دلمین کہا کہ فلانا زاہد
والد بزرگوار کا دوست تہا مصلحت یہہ ہے کہ زاہد کی خدمت مین جا کر طریق ریاضت اور عبادت اختیار کرون جبکہ صومعہ
زاہد مین پہنچا سنا کہ طوطی روح شریف زاہد نے قفس بدن سے جانب ریاض جنت کے پرواز کی اور صومعہ اُس پیر روشن ضمیر کا خالی
ہے ایک ساعت اندوہ و ملال سے کور رہا بعد اسکے کہا کہ یہہ جگہہ متبرک ہے اسی جگہہ مسکن اختیار کرون اسی نیت سے زاہد کی قبر پر مجاورت
اختیار کر کے ایک مدت اسی طرح بسر کی چند عرصے کے بعد یہہ اتفاق ہوا کہ حوالی صومعہ مین ایک کاریز تہی اور صومعہ خاص مین ایک چاہ تہا
کہ اسی کاریز سے آب اُس چاہ مین لائے تہے اور اہل صومعہ اور اُس سے کام کرتے تہے لیکن روز شاہزادے نے ڈول اُسمین ڈالا آواز پانی کی نہ آئی
متحیر ہوا کہ پانی نہونیکا سبب کیا ہے اور کونسی چیز مانع ہوئی ہے شاہزادہ اُس چاہ مین اُترا اطراف و جوانب نظر کرتا تہا کہ ایک گڑہا دیکہا
خیال کیا کہ کیا چیز ہے اُسے ٹہوکر لگائی منہہ اُسکا کشادہ ہو گیا قدرے اور کہودا وہی منہہ اُس خزانے کا تہا جبکہ زیادہ کہودا
دیکہا کہ گنج شایگان دینار سرخ اور جواہر آبدار سے بہرا ہے معلوم کیا کہ وہ اشارہ پدر بزرگوار کا اسی خزانے کی طرف تہا

٥١ جودم ... زندہ بجاے والا
٥٢ ١٢ ترجمہ جو کچہ ... کر دوی زمین ... نیست ... والا
٥٣ صومعہ بالفتح عبادتخانہ ترسایان ١٢ ام
٥٤ کاریز ... آب ... کہ در زمین کنند تا از ان آب روان شود ١٢ اب

الحمد للہ کہ میراث پدر ہاتھہ آئی سجدہ شکر بجالایا اور لمبین کہا کہ اگرچہ یہ مخزن بیشمار عنایت پروردگار سے ہاتھہ آیا ہے لاکن دامن قناعت
و توکل کو نہ چھوڑا چاہیے اور بقدر یا یحتاج تہوڑا صرف کیا چاہیے اور یہہ شعر ناسخ استاد کا پڑہتا تہا بیت منہہ توکل سے فراغت مین موڑا
چاہیے ۔ ہاتھہ سے دامن قناعت کا نہ چھوڑا چاہیے ۔ اور حکایت برادران کلان کی یہہ ہے کہ جب مسند پدری پر متمکن ہوا بسبب نخوت و غرور کے
یہانتک مغرور ہوا کہ پروا ے رعیت و فوج مطلق نرہی بجز داد عیش و آرام اور کام نکرتا تہا کہ ناگاہ دشمن صعب نے با فوج جرار تیغ
گذار اُس ولایت کے تصرف کا قصد کیا یہہ بیہودہ غفلت شعار جبکہ دشمن قریب آپہنچا ہراسان ہوا دیکہا کہ ایک حبہ خزانے
مین موجود نہین اور رعیت اور اہل فوج سب ملول اور دل برداشتہ ہین یاد کیا کہ باپنے اشارہ کہ زاہد کی طرف کیا تہا شاید
اُس سے کچھہ ہاتھہ آئے اسلیئے صومعہ زاہد مین آیا زاہد کو جان بحق تسلیم پایا ہرچند دست و پا مارے کچھہ مال کا پتا نپایا نا امیدانہ
پھر آیا اور اُس برادر خورد فقیر صورت پر کچھہ رحم نفرمایا اور نہ مطلق دلجوئی کی کہ اس حال کو تبدیل کر وے آیا ساتہہ لیجا ہرگز التفات
نکیا جبکہ اپنی منزل کو آیا اور مشاہدہ حال سپاہ سے سمجھا کہ ہرگز کوئی ارادہ جان نثاری کا نہین رکھتا ہے کہ لا ملک الا بالرجال
ولا رجال الا بالملک جبکہ تدبیر سر انجام زر سے نا امید ہوا حیلے اور دمسازی سے اہل لشکر کو امیدوار کرکے ہمراہ لیا اور کوچ
کرکے دشمن کے نزدیک پہنچا آخر دونون صفین مقابل ہوئین ہنوز صف جنگ آراستہ نہو چکی تہی کہ ایک تیر اُدہر سے اور ایک تیر
اِدہر سے ہوا قدرت نمائی حکیم کارساز کی دیکہا چاہیئے کہ دونون تیرونے کام دونون بادشاہون کا تمام کیا اور فوج طرفین سے
احد من الناس مجروح بہی نہوا جبکہ دونون فوجون مین دیکہا کہ کام دونون فرمانرواؤنکا تمام ہوا اب جنگ و قتال محض حمق
اور ضلال ہے دونون فوجون کے سردارونے متفق ہوکر یہہ صلاح کی کہ کوئی ایسا شخص کہ لئیق اور سزوار دونوں ریاستونکا
تجویز کیا چاہیے جبکہ تحقیق کیا دونون خاندان مین اُس شاہزادے صومعہ نشین کے سوا اور کوئی باقی نتہا القصہ باتفاق اسیر ہوا کہ
اُس سرفراز کے سوا کوئی لائق تاج سرفرازی کے نہین ہے کلہم اجمعین اُس شاہزادے پر راضی ہوئے آخر کار اُسکو صومعہ سے اُٹہا کر تخت
سلطنت پر متمکن کیا بدولت صبر و قناعت کے ملک موروثی کا حاکم ہوا اور سلطنت دوسری اضافہ ملی اے پدر بزرگوار یہہ
مثل اسلیئے بیان کی ہے تا معلوم کرے تو کہ ملنا منصب عالی کا سعی اور کسب سے تعلق نہین رکھتا ہے بہتر یہہ ہے کہ اعتماد توکل پہ
کرے نہ کہ سعی اور کسب پر جبکہ تاجر کے بیٹے نے یہہ داستان تمام کی باپ نے کہا کہ یہہ جو کچھہ کہا تو نے راست و
درست ہے مگر یہہ عالم عالم اسباب ہے اور حکمت الہی اسپر جاری ہوئی ہے کہ ظہور اکثر امور کا اس جہان مین
وابستہ تدبیر و اسباب ہے اور منفعت کسب کی توکل سے زیادہ تر ہے اور نفع توکل کا ہر جگہہ درست نہین ہوتا ہے اور متوکل
اُس شخص کو کہتے ہین کہ تن آسانی اور نفس پروری سے مطلق قطع تعلق کرے یہہ نہین کہ آدہا تیتر آدہا بٹیر ہو یعنی عیاشی اور
نفس پروری مین بہی مصروف رہے اور دعوے توکل کا بہی کرے ایسا دعوی کبھی صادق نہین ہوتا ہے اور منفعت توکل محض متوکل

کو پہنچی ہے اور منافع کسب مشقت کے متعدی ہوتے ہین کہ غیرون کو بہی پہنچتی ہے اور نفع پہنچانا غیرونکا عند اللہ و عند الخلق محبوب ہے خَیرُ النَّاسِ مَن یَّنفَعُ النَّاسَ اور جو کوئی کہ غیر کے نفع پہنچانے پر قادر ہو حیف کہ وہ کاہلی کرے اور محتاج اوسے نفع پایکا ہو مگر اے فرزند تو نے قصہ اوس مرد کا نہین سنا ہے کہ مشاہدہ حال باز و کلاغ کے بعد اسباب کسب کو برطرف کیا اور اوسی سبب سے عتاب آلہی مین گرفتار ہوا بیٹے نے پوچھا کہ یہہ قصہ کسطرح تہا **حکایت** باپ نے کہا کہ ایک درویش ایکدن میٹے مین گذرا اور آثار رحمت اور اطوار قدرت آلہی مین اندیشہ کرتا تہا کہ ناگاہ شاہباز تیز پرواز کو دیکہا کہ ٹکڑا گوشت چنگل مین لیکر ایک درخت کے گرد اوڑتا ہے درویش اس عجائب تازہ کو دیکہکر کہڑا ہوا اور حیرت تمام سے تماشا دیکہتا تہا کہ سبب اسکا کیا ہے ایکبارگی زاغ بے پر و بال کو دیکہا کہ اوس درخت پر بیٹہا ہے باز نے نزدیک آکر وہ گوشت زاغ کے حوالہ کیا درویش نے مشاہدہ اس حال کے یہہ شعر مؤلف کا پڑہا لمؤلفہ **بیت** رزاقی کریم ہے کیا جلشانہٗ ✦ ساری زمین کو سفرۂ انعام کر دیا ✦ اور اپنے دلمین کہا کہ مین روزی کی طلب مین سرگردان پہرتا ہون تسپر بہی بہزار حیلہ و مشقت بہم پہنچتی ہے یہہ محض میرے اعتقاد کی سستی ہے اب بہتر یہہ ہے کہ سر فراغت زانوی قناعت پر رکہون اور اسکے بعد زنہار طلب روزی نکرون اور خط بطلان صفحۂ دحرفت پر کہینچون کہ جو کوئی گوشۂ قناعت مین بیٹہے اور دل اسباب سے اوٹہا کر تعلق اپنا مسبب الاسباب سے کرے تو کبہی درماندہ کسی مین نہو اسکے بعد تین شبانہ روز زاویۂ عزلت مین بیٹہا مگر مطلق کسی طرف سے کوئی فتوح نظر نہ آیا ہر دم نحیف و ضعیف ہوتا جاتا تہا اور ادای امر اسمہ طاعت عبادت سے بہی درماندہ اور کاہل ہونے لگا حق تعالے نے پیغمبر زمان کو حکم کیا پیغمبر نے درویش کے پاس کر عتاب فرمایا کہ اے فقیر یہہ تمہید مدار عالم اسباب کا موقوف و سائط پر رکہا ہے اگرچہ بے سبب بہی جو کچہہ اللہ تعالے چاہے وہ ہو جاتا ہے الا اوسکی حکمت کاملہ مقتضی اسکی ہے کہ مہمات عالم بغیر قاعدہ افادہ اور استفادہ کے جاری نہون پس بہتر یہہ ہے کہ تو اورونکے فائدہ کا سبب بن اوسے ہمتون کی مانند غیر سے فائدہ لینے کا محتاج نہو **بیت** چو باز باش کہ صیدی کنی و لقمہ دہی ✦ طفیل خوارہ مشو چون کلاغ بے پر و بال ✦ اے فرزند یہہ مثال اسلئے بیان کی ہے تا معلوم کرے تو کہ کسی کے واسطے قطع تعلق زیبا نہین ہے اور توکل یون پسندیدہ ہے کہ باوجود اسباب کے متوکل رہے یعنی کسب کو بہی نہ چہوڑے اور دل سے سمجہے کہ یہہ کسب محض حیلہ ہے اور جو کچہہ کہ اس حیلے سے حاصل ہوتا ہے محض عنایت اوسکی ہے کسب میں کچہہ حقیقت نہین رکہتا ہے اس نیت کو معتقد اپنا کرے یا تفضل الکسب حبیب اللہ سے بہرہ مند ہو اور فائدہ توکل کا بہی حاصل رہے بزرگون نے فرمایا ہے **نظم** ہر کسیکو چاہئے فکر معاش ✦ اگر کسب نہ کرے تو کاہل مردود خدا ہے اور رزق کو محض انعام پروردگار سمجہے تا کافر نعمت نہو ✦ ہو توکل پر بہہ روزی کی تلاش ✦ چاہئے کسب و توکل ساتہہ ہو ✦ بیچ کو دل سے حرفت ہاتہہ ہو ✦ بیٹے نے کہا کہ اے والد اگر کسب کرے اور خداوند تعالے خزانہ کرم سے بہت سا مال و منال عنایت کرے تو اوسکو کسطرح صرف کرے اور اگر جمع کرے تو کیونکر رکہے باپ نے کہا اے فرزند دل

جمع کرنا آسان ہی مگر فوائد حاصل کرنا اوس سے البتہ مشکل ہے جبکہ مال ہاتھ آئے تو دو صورتوں کو اختیار کرے ایک یہہ کہ
محافظت اوسکی اوس طرح کرے کہ تلف و تاراج سے ایمن رہی بموجب حدیث شریف اَسْتُرْ ذَهَبَكَ وَذِهَابَكَ تا دسترس
دزد و راہزن اور کیسہ بُر کا اوس سے کوتاہ رہی کہ زر کے دوست اور زردار کے دشمن بہت ہوتے ہین **بیت** چرخ نہ بر بنا زر بان میزند
قافلہ محتشمان میزند ٭ دوسرے یہہ کہ اپنے مال کے فائدے سے گذران کرے اور اصل مال کو ہرگز تلف اور صرف نکرے والا اندک زمانی
مین نکبت افلاس مین مبتلا ہو جائیگا جسکا مداخل نہو اور مخارج بدستور کرے یا مداخل سے مخارج زیادہ ہون تو غالب ہے
کہ ورطۂ احتیاج مین پڑے اور کام اوسکا انجام کار ہلاکت کو پہنچے جیسا کہ اوس موش تلف کار نے ہجوم غم سے جان اپنی
دی بیٹے نے پوچھا کہ قصہ موش کا کسطرح تھا تاجر نے کہا **حکایت دہقان** کہتے ہین کہ ایک دہقان نے ذخیرہ غلے کا
کرکے دروازہ صرف کا بند کیا تھا اس نیت سے کہ جب احتیاج بغایت اور ضرورت نہایت درپیش آئیگی اوسوقت صرف کرونگا
قضارا ایک موش نے کہ نزدیک ہی مین لاثانی تھا قریب اوس انبار کے چار طرف سے نقب دیکے اور غلہ فراوان لیجا کے اپنی غار
مین فراہم کیا اسکے بعد ایک نخوت اوسکو پیدا ہوئی اور دعوا فرعونی شروع کیا اندک عرصے مین سب موش اوس محلے کے
اسکی خدمت مین حاضر ہوئے **نظم** عہد دولت مین کہ تیرا دوست ہی ٭ کہان کرتا ہی جو ایسا دوستی ٭ کچھ بہی تجھسے دوستی اسکو نہ تہی
فی الحقیقت تیرے زر کا دوست ہی اور دوستان ہم نوالہ اور حریفان ہم پیالہ واسطے خوردبرد غلے کے جمع ہوکے فرقۂ نوالہ دوستان و ہمات
کے موافق خوش آمد مین مصروف ہوئے اوسکی مدح و ثنا کے سوا زبان کو اور سخن سے آشنا نکرتے تھے اسکے مناسب صائب فرماتا ہے **بیت**
شکست قدر خود از نخوت فزود مارا ٭ برا خود دستم کو ہر کس ستود مارا ٭ اور اوسنے بہی دیوانہ وار زبان کو لاف و گزاف پر اور ہاتھ کو
اسراف پر دراز کیا تہا اس تصور پر کہ یہہ غلہ فراوان کبھی کم نہین ہونیکا ہر روز مقدار کثیر مصاحبون پر تقسیم کرتا تہا اور مطلق عاقبت اندیشی کی
دہیان مین نہ لاتا تہا اور یہہ شعر ناسخ کا تکرار کرتا تہا **بیت** کیا خوب مشغلہ ہی یہہ کسی بادہ خوار کا ٭ ہون آج مست غم نہین کل کے
خمار کا اوس سال قحط سالی نے آتش گرسنگی سینون مین مفلسون کے یہانتک بھڑکایا تہا کہ بدلے نان کے جان دیتی تہی تو بہی کوئی التفات
نکرتا تہا اور متاع خانہ کو بدلے جو کے بیچتے تھے تو بہی کوئی خرید نکرتا تہا موش بیخرد نے سفرۂ نان و نعمت کو بیہودہ پچہار کہا تہا
جبکہ چند روز اسیطرح پر گذرے دہقان کو کارد باستخوان کا یعنی جان پہنچا نقصان غلے کا دیکہتا تہا اور آہ سرد کہنچتا تہا اور یہین
کہتا تہا کہ جزع و فزع اوس چیز پر کہ تدارک جسکا حیز امکان سے باہر ہو طریق خردمندی سے دور ہے اب مصلحت یہہ ہے کہ
باقیماندہ غلے کو لیکر دوسرے قریہ مین جا رہون جبکہ دہقان نے غلہ اوٹھانا شروع کیا یہہ موش آپکو صاحب خانہ اور مالک کاشانہ
سمجھتا تہا اور پردہ خواب ناز مین غافل تھا جبکہ موش صداے آمد و شد دہقان سے مطلع ہوئے تحقیق حقیقت حال کے
واسطے باہر آئے اور راہ سوراخ سے معاینہ حال دہقان کیا اور سبکو اطلاع دی سب کے دم قناعت بھرنے تھے ولی نعمت کو چھوڑکر راہ فرار لی

نظم ہمہ یار تو از بہر معاش اندیۂ پے لقمہ ہوا دار تو باشند ۔ چو بالت کا ہد از مہر تو بکاہند ۔ ریاضت بہر سو خویش خواہند ۔ ایسے رفیقان ریائی سے انقطاع بہتر ہے نہ آشنائی جبکہ موش نے سر بالین بستر راحت سے اُٹھایا ہر چند جیب و راست نگاہ کی تفحص کیا اثر ایک مصاحب کا نہ پایا گیا دلمین کہا المولفہ بیت جو ہمارے تھے فدائی دفعتًہ کیا ہو گئے ۔ کیا سبب ہے چھوڑ کر ہمکو روانہ ہو گئے ۔ جبکہ باوجود تلاش کسی رفیق کا نشان نملا خرمن کی طرف روانہ ہوا اثر غلے کا بھی نہ پایا حتی کہ اس مقدار بھی نہ تھا کہ قوت البدن کا کرے اس حال کے مشاہدے کے ساتھہ طاقت طاق ہو گئی اور اضطراب عظیم مین مبتلا ہوا اسقدر سر زمین پر مارا کہ ہلاک ہو گیا فائدہ اس مثل کا یہہ ہے کہ آدمی کو خرچ کرنا فرا خور مداخل چاہیے اور اسطرح منافع مال سے گذران اپنی کرے کہ نقصان راس المال کو نہ پہنچے بیت بدخل و خرچ خود ہر دم نظر کن ۔ چو دخلت نیست خرچ آہستہ تر کن ۔ بعد اسکے چھوٹا بیٹا اُٹھا اور بعد ثنا و دعا یہ عرض کیا کہ اے پدر بزرگوار جو کوئی کہ اسقدر پر مال کی حفاظت کرے کہ انتفاع کلی اُس سے حاصل ہو پھر کس منافع کو کس طرح صرف کرے باپ نے کہا کہ طریقہ اعتدال کا ہر چیز پسندیدہ ہے بموجب حدیث شریف سرور عالم خیر الامور اوساطہا خصوصًا معاش کے باب مین نہایت ضرور ہے خداوند مال کو لازم ہے کہ اسراف سے اجتناب کرے و الا طعن و تشنیع خلق اور ناخوشنودی خالق مین مبتلا ہو گا اور فی الحقیقت یہی ہے کہ اتلاف و اسراف مال وسوسہ شیطان سے ہے بموجب آیہ کریمہ ان المبذرین کانوا اخوان الشیاطین وان اللہ لا یحب المسرفین لازم دانش یہہ ہے کہ اسراف سے اجتناب کلی کرے بلکہ مردم عالی گہر کے نزدیک بخل اگرچہ بد ہے لیکن اسراف سے بہتر ہے دوسرے یہہ کہ بخل و امساک کی بدنامی سے بھی احتراز کرے کہ مرد بخیل ہر وقت مین مطعون اور دشمن خلایق اور ناکام ہوتا ہے اور مال اُسکا آخر کار بخل سے آماج تیر تاراج ہو جاتا ہے غرض کہ سوا خیر الامور اوساطہا زینہار رستگاری متصور نہیں ہے نظم دیتے نہیں زر کا ہو مین جو حسب ضرر ۔ مرجاتا ہے وہ مال لگا کر شہپر ۔ پاتے ہین جو وارث اتفاقًا میراث ۔ کہتے ہین وہ یا بخیل نے زر مر کر ۔ آخرکار نصیحت سے سوداگر کی دونون بیٹون کے دلمین اثر کیا ایک نے حرفت اختیار کی اور برادر بزرگ نے پیشہ تجارت بہتر سمجھکر سفر دور دست اختیار کیا اور پاس اُسکے دو گاو بارکش تھے کہ ثور فلک قوت مین اُنسے برابری نکر سکتا تھا اور شیر گردون اُنکی مہابت سے مانند روبہ کے زبون نظر آتا تھا بیت ناسخ پیل تن و شیر دل و مار دم ۔ گاو زمین خستہ ہو جو مارے جو سم ۔ ایک کا شترنبہ اور دوسرے کا مندبہ نام تھا خواجہ تاجر اُنہین از بس عزیز رکھتا تھا اور ہر وقت تیمار داری ان دونون کی کرتا تھا اور ایک دم بھی اُنسے بذات خود غفلت نکرتا تھا جبکہ مدت سفر کی دراز ہوئی اور منزلین بہت طے کرنی پڑین فتور دونون بارکش کے حال مین پیدا ہوا اور ضعف اُنکے عضا پر مستولی ہوا اتفاقًا ایک وادی مین دلدل اور کیچڑ بہت سے عین راہ مین پڑی شترنبہ اسمین پہنس گیا بہزار خرابی خواجہ تاجر اُسے نکالا لیکن طاقت رفتار مطلق نہین رہی تھی لہذا اُسی قربانسے ایک شخص کو باجرت مقرر کیا کہ اُسکے پاس دو چار دن رہکر تیمار داری کرے جبکہ طاقت کچھہ بھی عود کرے تو تا کاروان سرا کہ خواجہ نے جہان مقام اپنا ٹہیرا لے تھے پہونچا دے

مزدور نے ایکدو دن بیابان مین نگہبانی کی آخر تنہائی سی گھبرایا اور شتربہ کو چھوڑ کر نزدیک خواجہ کے آکر کہا کہ قضا سے چارہ نہین ہے شتربہ مر گیا خواجہ ملول ہوا اور بمجبوری کوچ کیا اور شتربہ کو چند پہر مین استقدر قوت پیدا ہوئی کہ ہر طرف حرکت کرنے لگا ناگاہ ایک مرغزار کو پہنچا کہ انواع ریاحین سے آراستہ اور گونہ گونہ روئیدگی سے پیراستہ تھا لمولفہ نظم گل جو تھا اُس دشت مین بیخار تھا ۔ سبزہ شک سبزۂ رخسار تھا ۔ نام کو بھی رنج جز راحت نتھا ۔ تھا نہ صحرا خلد کا گلزار تھا ۔ شتربہ کو وہ مقام نہایت بھایا اور رخت اقامت اُسی جگہہ ڈالا جبکہ کچھ دنے بے قید و بند اُس مرغزار مین حسب دلخواہ چرا اور ہواے روح افزا اور فزاے دلکشا سے مراد دل حاصل کی کمال فربہی اور طاقت لاحق حال اُسکے ہوئی نہایت سرور نشاط سے کبھی کبھی خوار رعد سا کھینچتا تھا اور اُسی بیشہ مین ایک شیر فرمانروا تھا کہ کمال شوکت و غرور سے پیل مست کو خیال مین نہ لاتا تھا اور اپنے جنس کو بھی ہرگز اپنے مقابل اور برابر نجانتا تھا سباع اور درندے اُس بیشہ کے سب مطیع اور فرمانبردار اُسکے تھے جبکہ آواز خوار شتربہ کے کان مین شیر کی پہنچی کبھی اس آواز کو تسگاف سے کان اُسکے آشنا نہ تھے سنتے ہی عجب طرح کا ہراس شیر کے دلپر طاری ہوا سمجھا کہ یہہ کوئی ببر ہبران ہی کہ مین اُسکے آگے پشے کے برابر ہون کہ اُسکی مہابت آواز سی خون رگونمین خشک ہوتا ہی اس ہیبت سے ایسا خوفناک تھا کہ اپنی جگہہ سے نہ نکلتا تھا اور چاہتا تھا کہ یہہ خوف شیر کا کسی پر ظاہر نہو تو بہتر ہے اور ملازمان بادشاہی مین دو شغال تھے ایک کا کلیلہ اور دوسریکا دمنا نام تھا دونو آپسمین چچازاد اور ذہن و ذکا مین شہرۂ آفاق تھے کلیلہ عاقل و سلیم الطبع اور قانع مزاج تھا اور دمنا بزرگ منش اور طلب جاہ و حشمت مین حریص تر اور فساد دوست تھا بفراست دمنا نے سمجھا کہ شیر کے دل مین خوف گاؤ کی آواز کا اثر کر گیا ہی کلیلہ سے کہا کہ بادشاہ کے حال مین کیسا تغیر ہوا کہ سیر و شکار کو ترک کرکے ایک جگہہ مین گوشہ مین قرار پکڑا اور جگہہ سے جنبش نہین کرتا ہی سبب کیا ہی کلیلہ نے جواب دیا کہ حاصل اس سوال کا کیا ہے اور ہمین بادشاہ کی فکر محال سے کیا علاقہ کیا شعر فصیح تو نے نہین سنا بیت ہے شاہونکو فکر سلطنت ۔ کب ہمین شایان ہے ذکر سلطنت ۔ ہم اس درگاہ سے طعمہ پاتے ہین اور اُسکے سایہ دولت مین آسایش بسر کرتے ہین سوا اُسکے شکر و دعا ہمین اور تفحص کیجاے دمنا تفتیش اسرار ملوک اور اُنکے تحقیق احوال سے درگذر کہ ہم اُس جنس کے لوگونمین سے نہین ہین کہ بادشاہ کی مصاحبت سے مشرف ہون اور ہم اس لایق نہین ہین کہ اسرار سلاطین مین قیل و قال کرین اس طرح کا کلام مصاحبان و مسازونکیواسطے زیبا ہے بلکہ اُنکو بھی احتیاط لازم ہے اور اگر کوئی تیرے مانند غیر کے منصب کا حوصلہ کرتا ہے تو اُسے وہ پہنچتا ہی جو اُس بندر کو پہنچا دمنا نے کہا کہ حکایت اسکی کس طرح ہے ۔

حکایت بوزنہ

کلیلہ نے کہا ایک بندر نے دیکھا کہ درودگر ایک چوب پر بیٹھا آرہ کھینچتا ہی اور دو میخین ہین کہ ایک شگاف چوب تراشیدہ مین ٹھونکدیتا ہے جبکہ آرہ اُس سے کھینچتا ہے دوسرے کو بڑھا کر اُسی طرح سے ٹھوکتا ہے تا آرہ کشی کیواسطے آسانی ہو یہ بوزنہ شاخ درخت پر بیٹھا تماشا درودگر کی صناعی کا دیکھتا تھا اتفاقاً درودگر کسی کام کے لیے گیا بندر نادان نے اُس چوب پر بجاے درودگر بیٹھکر میخ کو ہلانا شروع کیا آخر میخ شگاف چوب سے نکلی اور انثیین بندر کے کس لگے

ہوئے تھے شگاف چوب مین درآئے اور شکنجے کے مانند دونون شق مین دبگئے بوزینہ درد مہلک سی چلاتا تہا اور کہتا تہا
سے ہین جو عاقل رکہتے ہین وہ کام اپنے کام سے ہے وہ جاہل کام ہو جسکا پرائے کام سے ہے میرا کام میوہ کہانا تہا نہ
آرہ کہینچنا اور تماشاے بیشہ تہا نہ کام نجاری بوزینہ اس نہجین اندلیشہ کرتا تہا کہ درودگر آپہنچا اور چوب دستی مارنا شروع کیا
حتی کہ کام بوزینہ کا تمام ہوا آخر اپنے فضولی سے ہلاکت کو پہنچا کسی نے سچ کہا ہے ع کار بوزینہ نیست نجاری یہ مثل دمنا
اسلئے کہی گئی ہے ع کار خود کن کار بیگانہ مکن جسنے کہ قدم انداز سے باہر رکہا معرض ہلاکت مین پڑا الکل عمل رجال
یعنے ع ہر کسی را بہر کارے ساختند ہر مرد ہر کام کا جدا اور کام ہر مرد کا جدا ہے اور یہ کام تیرے سزاوار نہین ہی اس سے
درگذر اور یہہ تہوڑا طعمہ اور قوت کو پہنچتا ہے غنیمت جان دمنا نے جواب دیا کہ جو کوئی جو پاے تقرب سلاطین ہوتا ہی وہ فقط
طعمے پر کب قناعت کرتا ہی کہ یہہ کام سفلہ دنی الطبع کا ہی کہ سگ استخوان پر اور گربہ پارۂ نان پر خوش ہوتی ہے ملوک کی ملازمت
کا فائدہ یہ ہے کہ منصب عالی کو حاصل کر کے دوستونکو بلطف سرفرازی بخشی اور دشمنونکو سزای واقعی دی اور فقط طعمے کی
طرف گردن جہکانا کار بہائم خسیس طبع کا ہی تینے دیکہا ہے شیر نے خرگوش کو شکار کیا ہنوز کہایا نہین ہے کہ گورخر نظر آیا اوسے
چہوڑ کر متوجہ صید کلان کا ہوا ہے بیت کہ بلندی آوہمت چاہتا ہی گر بہلا ہے تیری ہمت کے موافق مرتبہ دیگا خدا جسنے کہ
مرتبہ بلند پایا اگرچہ گل کے مانند زندگانی ایک ہفتے کی ہو مگر خردمندونکے نزدیک عمر دراز شمار کیجاتی ہے سبب اسکا یہہ ہی کہ اسکا
یہہ ہے کہ اسکا ذکر جمیل مدت دراز تک باقی رہتا ہے اور جسنے کہ دون ہمتی کو کام اپنا سپرد کیا جو کہ مانند اگرچہ عمر دراز کہتا ہو پر اہل
فضل کے نزدیک گفتگو سی خارج اور حساب سے باہر ہے بیت جسکا ہی نیکنام باقی ہے ہی مثل خضر مدام باقی کلیلہ نے کہا کہ ہر کسکو ہر
کام کیواسطے پیدا کیا ہے طلب مراتب عالیکے اونکے واسطے سزاوار ہی کہ شرف نسب اور فضیلت حسب اور بزرگزادگی اور
استعداد اور استحقاق اوسکا رکہتی ہون اور ہم تم اوس طبقے اور خاندانسے نہین ہین کہ مرتبہ عالی کا حوصلہ کرین اور اوسکی طلب
مین قدم رکہین بیت خیال حوصلہ بحر می برم ہیہات ہے چہا است در سر این قطرہ محال اندیش ہے دمنا نے کہا کہ یہہ بزرگی
عقل اور ادب سے ہے نہ حسب اور نسب سے کہ خرد صافی اور عقل کامل رکہتا ہے پایۂ خسیس سے مرتبہ شرف کو مقر پہنچیگا اور جو کہ عقل ضعیف اور
راے نحیف رکہتا ہی آخر کار درجۂ اعلی سے نکبت حضیض مین پڑیگا بیت بہ پیشکاری عقل شریف و رای درست ہے توان کمند تصرف بآسمان
افگند اور بزرگونسے کہا ہی کہ ترقی بمقام عالی زحمت بسیار سے ہاتھ آتی ہی اور تنزل تہوڑی سی تکلیف سی بہی میسر ہوتا ہی جیسا کہ سنگ گران کو بہت
مشقت سی زمین سے دوش پر لاتے ہین اور تہوڑی سی ایما مین دوش سے زمین پر پہینک سکتے ہین جسن بلند ہمتی سے کہ تحمل محنت شاقہ کا بیڑا عقل سلیم کے ساتھ اوٹہایا
کیا کوئی جنس اوسکو کسی قبیلے سی ہو مرتبۂ عالی کو پہنچ سکتا ہی ع متاع نیک ہر دوکان کہ باشد ہے اور حصول مرتبۂ منیف کا موقوف حسب لطیف اور نسب عالی پر
نہین ہے بلکہ فہم سلیم اور بیداری بخت سی تعلق رکہتا ہی منقول ہو کہ بیت باغ عالم مین اگر پیوند ہمت ہے درست ہے تو تو شاخ بید سے

سل بحار درودگر ۱۲
سل نہ ہیم ہ کارے
دو ہم ہم دستے ۱۲
سی دنی الطبع
فرومایہ و کمینہ
طبیعت ۱۲
سکہ نکبت بالکسر
خواری ۱۲
سے حضیض
بالفتح پستی ۱۲
سے منیف
بالفتح بلند و زیادہ
۱۲م

بہی مین ثمر پیدا کرون ✤ لیکن اکثر لوح مین لکھا ہی کہ جسنے آسایش طلب کی آبروسی ہاتھ دہویا اور دایم زار و مجہول و ناکامی مین رہا اور جسنی کہ خارستان بلا آسی اندیشہ نکیا اندک عرصہ مین چمن مطلوب سے گل مراد چنا اور باغ عشرت مین مسند عزت پر بیٹھا انونے ای کلیلہ اگر دہنا ان دونون ہمراہیونکی نہین سنی ہے کہ ایک رنج و عنا اختیار کرنے کے سبب سے دروازہ پادشاہی کو پہنچا اور دوسرا کاہلی کے باعث سے حضیض احتیاج اور پریشانی مین رہا کلیلہ نے کہا کہ یہہ ماجرا کیونکر تہا

حکایت دمنا نے کہا کہ دو رفیق تہے دمساز ایک کو سالم کہتے تہے اور دوسریکو غانم باہم راہ و منازل طے کرتے جاتے تہے کہ گذر انکا ایک کوہ کے نزدیک ہوا کہ قلہ اسکا شبرنگ فلک سی عنان بعنان رہتا تہا اور کمر اوس کوہ کی منطقۃ البروج کے ساتہ سکادب رکاب تہی دامن میں اوس کوہ کے چشمۂ آب تہا کہ صفا مین مانند رخسارہ تازہ رویان گلعذار اور حلاوت مین مانند سخن شکرین لبان شیرین کار کے تہا متصل اوس چشمہ کے ایک حوض کلان بنا ہوا تہا اور اوسکے گرد درخت سایہ دار شاخ در شاخ دست و بغل ہو رہے تہے

مثنوی

گلون پر اس روش سے پریچ سنبل ✤ کہ جیسے عارض جانان پہ کاکل ✤ ہر ایک سو جلوہ گر تہے سرو شمشاد ✤ کہ جیسے جمع ہون خسرو پریزاد ✤ نسرین تازہ بنفشہ اور ریحان ✤ برنگ خط مشکین عنبر افشان ✤ برنگ چشم فتان چشم نرگس ✤ بہ از چشم غزالان چشم نرگس ✤ القصہ دونو رفیق بادیہ ہولناک سی نکل کے اوس منزل پاک کو پہنچ جاے خوش اور منزل دلکش پائی چند ساعت قرار پکڑ کے بسکہ اوس سنت ہو سیر گرد اوس حوض کے پہرنے لگے ناگاہ دیکہا کہ کنارہ حوض کے سنگ سپید نصب کیا ہی اور چند سطرین خط سبز سے او سپر ایسی خوشخط لکہی ہین کہ سوای قلم قدرت صفحہ حکمت پر اور کوئی مالب النقش نہین کہینچ سکتا ہی اور مضمون اوسکا یہہ ہے کہ ای وارد صادر اس حوض کے اگر تونے اس منزل کو مشرف کیا ہے تو آگاہ ہو کہ ہمنے مہمان عزیز کی مہمانداری کی تدبیر جیسا کہ چاہیے کر رکہی ہے مگر شرط اوسکی یہہ ہے کہ سربازی کرکے پانون اس چشمے مین ڈالے اور گرداب و غرقاب سے ہول نکرے اور جسطرح سی کہ ہو سکے پار اس چشمے کے پہنچے اور پایان کوہ مین کہ شیر سنگ کا بنا ہوا رکہا ہے اوسی دوش پہ رکہکر بلا تامل بالای کوہ ایک حملے مین پہنچے اور نہیب سباع جان شکار سی کہ منزل آتی اور خلش خار ہای جگر دوز سے کہ دامنگیر ہو ہرگز نڈرے اور اپنے کام سے باز نرہے پہر دیکہے کہ کیا لطیفہ غیبی پیش آتا ہی اور جلوہ ان مع العسر یسرا کا کیا ظہور پکڑتا ہی

بیت

تا رہ نرود کسی بمنزل نرود ✤ تا جان نکند بعالم دل نرسد ✤ جبکہ اس مضمون پر مطلع ہوکے غانم نے سالم سی کہا کہ ای برادر دل چاہتا ہے کہ اس راہ خطرناک مین مجاہدہ مردانہ عمل مین لاؤن اور اس طلسم کی حقیقت حال کو نشش تمام سی دریافت کرون جیسا کہ شاعر نے کہا ہی

بیت

یا تو سر تیغ مین پالینگی مین دلبر اپنا ✤ آج قصہ ہی چکا لیتے ہین چلکر اپنا ✤ سالم نے کہا کہ ای یار عزیز بمجرد مطالعہ ایسی خط کے کہ حقیقت جسکی رقم اور واقعہ کی مطلق معلوم نہو تو مرتکب خطر عظیم کا ہونا اور منصوبہ نا تمام وہمی منفعت خیالی کے مہلکہ بزرگ مین پڑنا دلیل ہی جہل مرکب کی کسی عاقل نے امید تقویت تریاقی زہر کو نہین کہایا ہی سو لہذا سا تریاق کہ جسکا گمان حقیقت اوسکی بہی موجود نہین ہے اور کسی سنہی القدر کو سبب برا نہین ہے غانم نے کہا کہ ای رفیق مشفق سعی اور کام کا مستہ ہمتو نکا ہے

اور اختیار کرنا محنت کا نشان دولت کا ہی **بیت** ہر کہ آسودگی و رحت جست ؛ دل خود ز بخت شاد نکرد ؛ و آنکہ نرسید از جفا خام
فتح بادۂ مراد نخورد ؛ بلند ہمت گوشہ اور توشے پر قناعت نہین کرتا ہی بلکہ تا پایۂ عالی کو نہ پہنچے دست سعی باز نہین کہتا ہی اور بے رنج گنج
ہاتھہ آنا بہت کم ہوا ہے اسلیئے گلگون عنان برداشتہ میری ہمت کا رفتے سے نہ رکیگا اور اس گرداب بلا سے اندیشہ عبور کریگا سالم نے
کہا کہ اے برادر فرمانا تیرا مسلم مگر ایسی راہ مین قدم دہرنا کہ پایان جسکا نہوا اور ایسے دریا مین تیرنا کہ کنارہ جسکا دیکہا کیا بلکہ سنا بہی نہو
طریق خردمندی سے دور ہے اور عاقل وہ ہی کہ جب ابتدا کسی کام کی کرے مدخل و مخرج اسکا بفحوائے قدم الخروج قبل الولوج یعنی دخول سے
پہلے خروج کو سمجھہ لے اور آغاز و انجام ہر کام کا بواقعی دریافت کر لے اور اُسکے نفع و ضرر کو میزان عقل مین خوب سا تول لے
اُسکے بعد عمل مین لائے تا رنج بیہودہ نہ کہینچے اور عمر عزیز کو برباد فنا نہ کرے ای برادر حکمائے نصیحت شعار نے کہا ہی پہلے جائے
استوار دیکہہ لے بعد اسکے قدم رکہے اور کسی مکان حصین مین در آئے پہلے راہ باہر نکلنے کی مقرر کر لے اور یہہ خط سبز نہال
عمل کے قابل نہین ہے کیا عجیب ہے کہ یہہ خط بدستور تمسخر اور واسطے استہزا حمقا کے کہینچا گیا ہو اور کیا بعید ہے کہ اس چشمہ مین
ایسا گرداب ہو کہ اس مین پہر کے نکل نسکتا ہو اور بالفرض اس سے نجات بہی ملے تو شیر سنگین ایسا بہاری ہو کہ اُٹہانا
اُسکا قوت بشر سے باہر ہو اور اگر بر تقدیر و فرض یہہ سب ہو نتیجہ ان مہلکون اور مشقتون کے اختیار کرنیکا معلوم نہین
کہ کیا ہی کاش وہ فائدہ بہی لکہا ہوتا کہ ہوس خام نتیجہ بہی اُس کا مد نظر رکہتے صاف یہہ ہے کہ اس معاملے مین ہرگز مین
تیرا شریک نہین ہون بلکہ تجہے بہی منع کرتا ہون غانم نے کہا استغفر اللہ مین تجہے کب شریک اپنا بتاتا ہون اور تیرے منع سے
کب اپنی ہمت اس عزیمت سے پست کرتا ہون اب مینے عہد خدا سے کیا ہے کہ وسوسہ شیطان سے ہرگز باز نہ ہونگا اور
تجہے بہی معذور جانتا ہون کہ تو قوت اور ہمت میرے ہمراہی کی نہین رکہتا ہی لاکن دور سے تو تماشا دیکہہ اور دعا مدد میری کرتا رہ دیکہہ تو پردۂ
غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہے سالم نے کہا کہ اے برادر عزیز سمجہا مین کہ تو اپنے ارادے سے باز نہ رہیگا اور اس نا کردنی کو مقرر کریگا مین جیسا کہ
ہمراہی کی قوت نہین رکہتا ہون ایسے ہی اس کار نا ملایم کے تماشے کی بہی اپنے مین طاقت نہین پاتا ہون کہ تو دیدہ و دانستہ
مہلکے مین پڑے اور مین تماشا دیکہون استغفر اللہ مجہسے نہو سکیگا یہہ کہا اور با دیدۂ گریان روانہ ہوا اور غانم نے جان سے ہاتہہ دہو کر
اور لب چشمہ آکر یہہ رباعی پڑہی **رباعی** دریائے خطرناک مین جاؤنگا ؛ یا جان گئی یا کہ گہر پاؤنگا ؛ یا کشتی امید لگی ساحل پر ؛ یا
طوفان بلا کہاؤنگا ؛ دامن ہمت کو استوار باندہ کے بسم اللہ مجریہا و مرسیہا کہکر یہہ شعر پڑہا **بیت** درین دریائے بے پایان درین طوفان
شورافزا ؛ دل افگندیم بسم اللہ مجریہا و مرسیہا ؛ اور جست کی دیکہا کہ دریائے ہولناک ہے کہ ساحل جسکا نظر سے دور ہے
لیکن کریم کارساز کے کرم سے نزدیک ہے ہمت مردانہ کو مطلق قاصر نہ کیا آخر یقین کامل کی برکت سے کنار چشمے کے
جا پہنچا اور دیکہا کہ وہ شیر گران سنگ رکہا ہے بسم اللہ کرکے دوش پر اُٹہایا اور بیک حملہ قلۂ کوہ پر لیجا کے دوش سے اُتارا دیکہا کہ شہر بزرگ

خوش ہوا اور خوش فضا دور سے نظر آتا ہے شعر شہر ہے یہ بہشت دنکوئی : چون باغ ارم بتازہ روئی : غانم نے بالائے کوہ قرار پکڑا اور
اُس شہر کیطرف نگاہ کرتا تہا کہ ناگاہ اُس شیر نے آواز ہولناک بہزار مہابت بلند کی کہ زلزلہ کوہ پر ہو گیا اور وہ آواز اہل شہر کو پہونچی
شہری تمام جوق جوق غانم کی طرف متوجہ ہوئے غانم یہ ہجوم دیکھکر متحیر تہا جبکہ وہ ہجوم قریب آیا اشراف اُس گروہ کے غانم کی طرف
متوجہ ہوئے نزدیک آکر دعا اور سلام شاہانہ بجا لائے اور مرکب راہوار پر سوار کرکے اوسے شہر مین لائے حمام مین غسل دیا اور انواع عطریات
سے معطر کرکے پوشاک بادشاہانہ پہنا کر تخت سلطنت پر بٹھایا اور عنان سلطنت غانم کے قبضہ اختیار مین سپرد کی سب طاعت اور
فرمانبرداری مین اپنے اپنے عہدہ پر مستعد اور بدل و جان مطیع اور فرمانبردار ہوئے غانم عجائب قدرت الٰہی دیکھکے متحیر تہا وزرا سے پوچھا کہ یہہ کیا طلسم ہے
بتفصیل اسے بیان کرو عرض کیا کہ حکمائے زمانہ سابق نے یہہ چشمہ اور شہر کو دیکھا تمنے طلسم سے آراستہ کیا ہے اور اُس شیر سنگین کو بانواع
فکر و تامل بملاحظہ طلوع درجات اور بنظر ثوابت و سیارات اپنا بنایا ہے جبکہ بحکم رب غیب دان کوئی شخص اس چشمے پر آنکلتا ہے
اور امداد غیبی سے اتفاق اس بات کا اُسکے دل پر ہوتا ہے کہ چشمے کو طے کرکے شہر کو بموجب اس تحریر کے کہ سنگ سر چشمہ پر لکہا ہے دوش پر لیکے
بالائے کوہ پہنچتا ہے اور وہ شخص ایسا ہی عمل کرتا ہے جیسا کہ تو نے اے کامگار عمل فرمایا اور وہ کونسا زمانہ ہوتا ہے کہ اول بادشاہ
اس شہر کا مر چکتا ہے اس حال کے بعد ستارہ حشمت حسن و دولت کا اس کوی کی بلندی سے طلوع کرتا ہے بعد اسکے جب آواز شیر اراکین
سلطنت کی اور ارکان شہر کے کان مین پہنچتی ہے باکرام اُسے بادشاہ بناتے ہین جیسا کہ مشاہدہ مین تمہارے آیا اسیطرح نوبت بنوبت ہے
ایک کی موت کے بعد نوبت دوسرے کی چلی آتی ہے بموجب رباعی ناسخ جاتا ہے جو ایک دوسرا آتا ہے : یہہ کہنہ مکان نیا مکین پاتا ہے
ہوتا ہے غروب چاند جب مغرب مین : سورج مشرق سے جلوہ دکہلاتا ہے : مدت متمادی اس طرح پر بسر ہوئی ہے کہ اس قاعدے اور اسی
دستور پر کہ مذکور ہوا سبکا ہو چکا استمرار رہا ہے اب یہہ بادشاہی تجہے مبارک ہو غانم نے جانا کہ تقاضا اس محنت اٹہانیکا کہ دفعةً میرے
دل پر غالب آیا باعث یہی تہا کہ تقدیر الٰہی فروغ کی باعث ہوئی تہی لمولفہ بیت بخت مسعود مددگار اگر ہوتا ہے : سنگریزہ کو اُٹہاوے
تو گہر ہوتا ہے : یہہ مثل اسلئے بیان مین آئی ہے تا معلوم کرے تو کہ نوش نعمت بے نیش محنت میسر نہین آتا ہے جسکے دماغ مین کہ سودائے سر فرازی
جگہہ پکڑتا ہے سر سفلے کا پامال ہونا کب گوارا کرتا ہے اور پایۂ دنی اور مرتبہ دون پر قانع نہیں ہوتا ہے اے کلیلہ مین جبتک تقرب
شیر حاصل نہ کرونگا اور مرتبہ مقربان حضرت مین داخل نہونگا سر کو بالین فراغت پر نرکہونگا اور پاؤن بستر
استراحت پہ دراز نکرونگا کلیلہ نے کہا کہ اے بوالہوس اس در مقفل کی کلید کہان پائیگا اور اندیشہ اس عقدہ
لاینحل کا عبث اپنے اوپر لازم پکڑتا ہے اور کیون بیہودہ آتش سوزان مین ہاتہہ ڈالتا ہے دمنا نے کہا کہ اے
برادر ع ہر سخن وقتی و ہر نکتہ مکانی دارد : بتحقیق تیرا ارشاد بجا ہے لاکن اسوقت کہ شیر کو تحیر اور تردد لاحق ہے اور مجہے
راہ اُسکی رفع تردد کی بہت آسان ہاتہہ آتی ہے اگر اسوقت مین تدبیر میری شیر کی سرور خاطر کا باعث ہوئے

تو یقین ہی کہ مطلب میرا کہ مصاحبت ہی جلد حاصل ہو کلیلہ نے کہا کہ اول مصاحبت شیر کی تیرے واسطے ایک امر خیالی ہے
اور بغیر جنس محال اگر یہہ بہی ہو اگر تو نے کہ ساری عمر بادشاہ کا تقرب نہین پایا ہے اور طریقہ آداب بادشاہی سی نابلد محض ہے
پس یہہ سب شدہ ایک آن مین ناشدہ سمجھ تیری جانکی ہلاکت کا باعث ہو جائیگا اور پھر تدارک بہی کچھہ نہ ہو سکیگا دمنا نے
کہا کہ جو شخص عاقل اور صاحب فضل ہوتا ہی اندک زمانہ مین ہر فن کا ہو جاتا ہے جبکہ مین آداب شاہی مین نظر کرتا رہونگا اور جو راہ
روش مقربان قدیم کی دیکھونگا اونکی پیروی سے قدم باہر نہ رکھونگا یہ وجہ کیا ہے کہ عتاب شیر کا مجھپر ہو اور دوسرے یہہ ہی کہ ایسی
باتین بے امداد غیبی میسر نہین ہوتی ہین جبکہ بخت مساعدت کرتا ہے اور پایہ بلند پر پہنچتا ہی تو خود بخود وہ آپ لائق ہو جاتا ہے
چنانچہ اخبار مین لکھا ہے کہ آفتاب دولت ایک محترفہ بازاری کا بلند ہوا آخر کار رتبہ جہانداری کو پہنچا اور شہرہ اوسکے نظم و نسق کا
عالم مین منتشر ہوا ایک بادشاہ قدیم نے اوسے لکھا کہ تو پیشہ نجاری خوب جانتا تہا طریقہ ملک داری کا کس سے سیکہا اوسنے
جواب لکھا کہ جسنے مجھے دولت کامگاری عطا فرمائی اول قانون جہانداری کی مہر لوح سینہ پر لکھدی تہے لمولفہ **بیت** مورد لطف
آلہی جو کوئی ہوتا ہے ٭ جو سزاوار ہی کام اوس سے وہی ہوتا ہی ٭ کلیلہ نے کہا کہ بادشاہ تمام ارباب فضل کو مخصوص اپنا نہین بناتے
ہین بلکہ اپنے نزدیک انکو کہ ارث اسباب کی رکھتے ہین اور پشتہا پشت سی اعتماد اونکا چلا آتا ہے اونہین اپنی خدمتین اختصاص دیتے
ہین اور تو شیر کے ساتھہ سابقہ موروثی رکھتا ہے تو سبب ذاتی کوئی پایا جاتا ہے کہ اوس سے سرفرازی خلاف دستور تو پائے بلکہ غالب
یہہ نظر آتا ہے کہ قباحت کا کوئی ایسا پہلو نکل آوے کہ مضرت عظیم کا باعث ہو اور یہہ بہی تسلیم کیا کہ تو نے شیر کا تردد خاطر رفع
کیا اور وہ مسرور بہی ہوا عوض اوسکا یہی ہی کہ تیری حقیقت سی زیادہ تجھسے سلوک کر دے یہ مشکل نہین ہے بلکہ بیشتر ہوا ہے کہ ہرکارے
باخبر دار نے ایسی خبر بادشاہ کو دی ہے کہ نہایت مسرور ہوئے ہین اور عوض اوسکا انعام و خلعت اونکی مقدار سی زیادہ عطا فرمایا
ہے یہہ نہین کبہی سنا ہی کہ اس جنس کو کبہی وزیر یا مصاحب یا منصب کیا ہو اور یہہ تیرا حال بہی ایسا ہی ہے بشرطیکہ گمان
تیرا درست پڑے اور اگر خطا تیری راے مین واقع ہوئی تو وہی ہوتا ہے کہ جو مینے پہلے کہا ہے دمنا نے کہا کہ جو بادشاہ
کی صحبت مین سرفراز ہوا اوسکے بعد ادائے تسلیم سی جد و جہد اختیار کرے اور بجہالے بسیار و تہ تجربہائے اگواسی مضایقہ نکرے
ممکن نہین ہی کہ مرتبہ اوسکا روز افزون نہو مگر یہہ ضرور ہے کہ جب بادشاہ کی نزدیکی حاصل ہو تو پانچ کام کو اختیار کرے
پہلے یہہ کہ شعلہ آتش خشم کو آب حلم سی بجھا ڈالے دوسرے دیو شیطان اور شہوت سے حذر کرتا رہے تیسرے حرص فریبندہ اور طمع فتنہ انگیز کو
عقل پر غالب نہونے دے چوتھے بنائے کار راستی اور درستی پر رکہے اور دروغ و فریب سے اجتناب کلی کرے پانچوین جو حادثہ کہ پیش آوے
اوسمین ثابت قدم رہے کہ مراد اوسکی حسب دلخواہ بر آئے کلیلہ نے کہا کہ اے تیری صواب پر ہی اور مینے ایہا قصد کیا مگر یہہ فرمایا جاہیئے کہ تم بادشاہ کے
نزدیک بہی پہنچے پہر کس ہنر سے منظور نظر ہوکر رتبہ عالی کو حاصل کروگے دمنا نے کہا اگر تقرب بادشاہ کا حاصل ہوا تو پانچ خصلتین اختیار کرونگا پہلے

اُسکی کرونگا دوسری ہمت کلی متابعت سلطان مین صرف کرونگا تیسرے اُسکے افعال و اقوال پر ہر وقت اور ہر جگہہ نیکی سے یاد کرونگا چوتھے بادشاہ جو کام کہ شروع کریگا اگر نیک ہوگا تو فوائد و منافع اُسکے کہ باریک اور بعید الفہم ہونگے انہین فکر رسا سے درستی ذہن مین بادشاہ کے کمال توضیح سے راسخ کرونگا کہ خوشی اُسکے دلکی ہزار چند بڑھ جائیگی پانچوین اگر کوئی کام ایسا کہ مضرت جسکی ملک و سلطنت کیطرف راجع ہوتی ہوگی اور بادشاہ اُس امر مین غفلت کریگا تو عبارت شیرین اور لطافت و دلکش سے اُسے باز رکہونگا جبکہ یہہ ہنر میرے ثابت ہوئے تو سید ہم مظفر بنوازش و عنایت مجہے مخصوص اپنا کریگا اور ہمیشہ میری صحبت اور نصیحت کا مائل رہیگا کیا نہین سنا ہی تو نے کہ ہنر چھپا نہین رہتا ہے اور ہنرمند بے بہرہ نہین رہتا ہی **نظم** نہین چھپتا ہنر چھپانے سے کب چھپا مشک تر چھپانے سے بو مشک کی پھیلتی ہی تو ہر سو + کہ ہنر کی ہی گفتگو ہر سو + کلیلہ نے کہا کہ تیری رائے نے اس کلام پر خوب قرار پکڑا ہے اور ارادہ مضبوط ہو چکا ہے مگر بہ نظر سابقہ محبت کہتا ہون کہ بہت خوفناک اور پر حذر رہنا کہ صحبت سلاطین کے امر دشوار اور باعث خطرہائے بسیار ہے کہ حکمای نصیحت شعار نے کہا ہی کہ عاقل تین چیز کو مجبوری اور ضرورت شدید کی بغیر اختیار نہین کرتا ہے مگر وہ نادان کہ بوئے خرد جسکے دماغ تک نہین پہنچی وہ ان تین کامون کو اختیار کرتا ہے پہلے آرزو بادشاہ کی خدمت کی اور دوسرے کھانا زہر کا تریاق کے اعتماد پر تیسرے افشای راز عورتون اور لڑکون سے کرنا اور اتنا سمجھ لے کہ تشبیہہ بادشاہ کی کوہ بلند کیساتھ ہے اگرچہ اسمین معادن زر اور جواہر قیمتی ہین لاکن مسکن اژدہا و پلنگ و موذیات کا بہی ہے اسلئے جانا بہی اسپر مشکل ہی اور مقام کرنا اوس سے مشکل تر اور دوسری تشبیہہ بادشاہ کی دریائے عمیق کے ساتھ ہی کہ جو تاجر سفر دریا کا اختیار کرتا ہے یا در و جواہر حاصل کرتا ہی یا گرداب غرقاب ہلاکت مین پڑتا ہے **بیت** بدریا گر منافع بیشمار است + اگر خواہی سلامت بر کنار است + دمنا نے کہا کہ ای بھائی جو کچہہ کہ تو نے کہا جانتا ہون کہ یہہ محض دوستی اور خیرخواہی ہے کہ صحبت بادشاہ کی آتش سوزان کے مانند ہے جو نزدیکتر پہنچیگا خطرہ اُسی بیشتر ہوگا **بیت** صحبت بادشہ کہ پرہیز + ہیزم خشک تو و آتش تیز + لاکن جو کہ مخاطرے سے ڈرا درجہ بزرگی سے بے نصیب رہا تین کام کرنا نہی مگر بلند ہمتی کے ساتھ پہلے طلب صحبت سلطان دوسرے سفر دریا تیسرے مقابلہ کرنا دشمن سے اور مین کم ہمت نہین ہون پہر کسواسطے بادشاہ کی صحبت سے خوف کرون بلکہ یہہ مثل گویا کہ اس مطلب پر ہے **مطلع** ہاتہہ سی رخش جنگی باگ چھوڑا چاہئے + جسطرف لیجائے اُسکا منہ نہ موڑا چاہئے + کلیلہ نے کہا اگرچہ مین منکر اس تدبیر کا اور مخالف اس عزیمت کا ہون مگر تیری رائے مین اس کام مین وثوق اور مصلحت تیری اس اندیشہ مین ثبات کہتی ہی مبارک ہو **ع** اینک بسر راہ برو خوش بسر آئی + القصہ دمنا کلیلہ سے رخصت ہوا اور جا کے شیر کو سلام کیا شیر نے پوچھا کہ یہہ کون شخص ہے ملازمان شاہی نے عرض کیا کہ فلانے شخص کا بیٹا ہے مدت دراز سے عتبہ عالی کا ملازم ہے اور اسکے عزیز و اقارب ہمکو اسی آستان دولت نشان کے ہین شیر نے کہا اسکے باپ کو مین پہچانتا ہون اسکے بعد نزدیک بلا کر پوچھا کہ تو کہان رہا کرتا ہے اور کیا کام کرتا ہے دمنا نے عرض کیا کہ اپنے باپ کے عہدے پر ملازم درگاہ بادشاہ سے ہون

اور رات دن اسکا منتظر رہتا ہون اگر کوئی مہم پیش آئی اور حکم مجھکو ہو تو انشاء اللہ تعالی باقبال شاہی سے تقویت تدبیر صائب
نہایت خوشی سے سرانجام دون چنانچہ بارہا دیکھا کہ ارکان دولت سلطانی کو مہم حادث ہوئی ہے کہ زیردستونکی امداد سے سرانجام پایا ہے اور
زیردستان عالیمرتبہ سے انہین کچھہ نہین ہو سکتا ہے مصرعہ اندرین باغ چو طاؤس نگارست مگس ؛ چنانچہ جو کام کہ سوئی سے نکلتا ہے نیزہ
باوجود سرفرازی تمام اس کام مین عاجز اور ہیچکارہ ہے اور جو کام کہ کارد قلمتراش سے ہوتا ہے شمشیر آبدار سے جلیسہ بیکار ہے اور جو کام کہ خدمتگار سے بن آتا ہے امراء عالی
وقار سے ہرگز نہین ہو سکتا ہے غرض کہ کوئی شخص یا کوئی شی ہرچند بقدر لوز فرومایہ ہو دفع مضرت اور جلب منفعت سے خالی نہین ہے فعل الحکیم
لا یخلو عن الحکمت غرضکہ قادر ذوالجلال نے جو چیز کہ خلق کی ہے بیکار اور عبث نہین ہے شیر نے جو کلمات معنی خیز زبان مناسب سے تعبیر
ہوا اور مصاحبو نسے کہا کہ مرد ہنرمند اگرچہ گمنام ہو مگر روشنی دانش کی آخرکار اسے بروے کار لاتی ہے جیسا کہ آتش ہرچند نرم
نرم سلگا کرے پر ایک وقت ہوا کی امداد سے زبانہ کھینچتی ہے دمنا پادشاہ کے ارشاد سے شاد ہوا اور سمجھا کہ افسون میرا شیر پر کارگر گیا اسکے بعد زبان
نصیحت کھولی اور عرض کیا کہ فائدہ تمام خصوصا خدام ذوی الاحترام کو لازم ہے جو وسوسہ کہ بادشاہ کو پیش آوے اگر کہ بادشاہ کچھہ
فرماوے بمقتضائے نمکخواری فہم و دانش تمام اور غور و فکر تمام سے نیک تامل کرین اور جو صورت کہ خیرخواہی اور فوائد ملازمان شاہی کے باعث ہو
اسے ضرور عرض کرین اور طریق خیراندیشی مین اصلا قصور نکرین بعد اسکے حال بادشاہ کو اختیار ہے کہ جو مناسب حال شاہی ہو اسپر
عمل فرماوے اور ہر ایک کی عرض و معروض کو میزان خرد مین تولے اور موافق خیرخواہی اور اخلاص اس شخص کے اسے سرفراز فرما
تا حوصلہ ہر ایک کا روز بروز افزونی پاوے کیونکہ جبتک دانہ بویا ہوا خاک مین پوشیدہ رہتا ہے اور پوشیدہ ہو کر سر نہین نکالتا ہے کوئی
اسکی آبیاری اور پرورش مین کوشش نہین کرتا ہے کوئی روئیدگی جبتک کہ نقاب خاک سے چہرہ نہین دکھاتی ہے اور خلعت نمو مین
پہن کے گریبان زمین سے سر نہین نکالتی ہے معلوم ہوتا ہے کہ یہ نہال باردار یا درخت خاردار اگر نہال میوہ ہے تو پرورش اسکی ذمہ حفاظت کشتزار کے
لازم ہے کیونکہ پرورش کے بعد جب سرحد مراد کو پہونچیگا تو میوہ شیرین بروقت مقرر ہوگا اور درخت خاردار بیشتر لایق قطع اور دفع کے
ہوتا ہے اسطرح سے بادشاہ کے ذمے پر اللہ تعالے نے لازم فرمایا ہے کہ ہنرمند کی فراخور استحقاق قدر اور عزت اسکی زیادہ کرے کہ ابلدن
خدمت عمدہ اس سے ظہور مین آئیگی اور بے ہنر کو اپنی محفل مین بار نہ دے کہ درخت خاردار گلشن اور ریش رسانی کے سوا اور کچھہ کام
نہ نکلیگا **نظم** از ہنر خویش کن آئینہ را ؛ مایہ مکن نسبت دیرینہ را ؛ زندہ بمردہ شود ناتمام ؛ زندہ نو کن مردہ خود را بنام
از پدر مردہ بلاف ای جوان ؛ بگرسنگی چون خوشی از استخوان ؛ موش باوجودیکہ مردم خانہ کے ساتھہ قدامت رکھتا ہے لیکن
اس سے جو رنج پہنچتا ہے اسلئے اسکی ہلاکت میں سعی واجبی جانتے ہین اور باز باوجود غریبی بیگانگی کے نہ اس
فائدہ متصور ہے باعزاز تمام ہاتھون ہاتھہ لئے رہتے ہین بادشاہ کو لازم ہے کہ نظر آشنا اور بیگانے پر نکرے بلکہ مردم
عاقل اور فرزانہ کا خواہان رہے اور جو شخص کہ کارہائے عقل و ہنر سے بیگانہ ہو انہین مردان فاضل و ہنرمندان

کامل پر ترجیح نہ دی اور اگر منصب بیخبر دونگا خردمندون پر زیادہ کیا جائیگا تو خلل کلی امور سلطنت مین راہ پائیگا
اور شامت اس فعل کی بادشاہ کے حال پر آخر رجوع کریگی بیت ہو اس شہر مین نہ ہمارا سایہ فگن ؛ عندلیبون سے زیادہ ہو
جہان قلزغن ؛ کلام دمنا جبکہ تمام ہوا شیر نے اسپر تلطف کیا اور حکم دیا کہ بلا قید یہ حاضر ہوا کرے بعد اسکے ہزار اس زیادہ کرنے لگا
اور بیشتر صلاح اور مشورہ اسکا مقبول کرتا تہا اور دمنا بہی حکایت عجیب اور نکات لطیف سے خوش دلی کرتا تہا تہوڑے ہی عرصہ مین
محرم حریم سلطنت ہو گیا اور صلاح امور سلطنت مین مشار الیہ ہوا ایکدن وقت مساعد پاکے عرض کیا کہ مدت ہوئی
ہے کہ حضرت نے ایک جگہہ پر قرار پکڑا ہے لذت سیر شکار اور تماشای باغ و بہار سے ہاتھ اٹھالیا ہے سبب اسکا کیا ہے چاہتا ہون
کہ موجب اسکا معلوم کرون اور اس بات مین جس طرح سے کہ ہوسکے تدبیر بنا کرون اور جو چیز کہ باعث ملال خاطر اقدس ہوئی
ہے اسی تدبیر سے اسی دفع کرون شیر نے چاہا کہ دمنا سے حال اپنا مخفی کرے اور کوئی سخن ساختہ کہکے بہلاوے اسی حال مین
شتربہ نے آواز رعد آسا خود کہینچے شیر آواز شتربہ سن نے کے ساتہہ ہی زرد اور سراسیمہ ہو گیا اور عنان اختیار ہاتہہ سے چہوٹ
گئی شیر سمجہا کہ یہہ حرکت میری دمنا پر منکشف ہو گئی بناچاری حال اپنا مشرح بیان کیا کہ سبب میری دہشت کا یہی آواز
ہولناک ہے کہ سنتا ہون اور نہین جانتا ہون کہ یہہ آواز کسکی ہے مگر معلوم ہوتا ہے کہ قوت و شوکت اسکے موافق آواز کے
مقرر ہوگی اگر ایسا ہی ہے کہ جیسا مین سمجہا ہون تو رہنا اس مقام کا صواب سے دور ہے دمنا نے کہا کہ بادشاہ کو سوا اس آواز کے اور تو اندیشہ
نہین ہے شیر نے کہا کہ ہرگز نہین مین مدت سے اس آواز کی فکر مین مبتلا ہون دمنا نے کہا کہ اس آواز پر جلا وطن کرنا اور بلکہ
مسکن کو چہوڑنا اور پاس ننگ و ناموس سے درگذرنا خلاف جوانمردی کے ہے کہ سن نے سے کسی کی آواز سے سراسیمہ ہوجائے بادشاہ کی شان
لائق یہ ہے کہ کوہ کے مانند ثابت قدم رہے اور مانند کاہ کے ہر ہوا سے متزلزل نہو جاے نظم کیا ہے آندہی کی حقیقت پیش کوہ ؛ اڑ نہ تنکی کی
طرح آباشکوہ ؛ چاہیے ہر حال مین ہو مستقل ؛ عیب ہے ہر امر مین ہو ہول دل ؛ بزرگون نے کہا ہے ہر آواز بلند اور جثہ قوی پر
التفات نکیا چاہیے کہ ہر صورت دلالت معنی پر نہین کرتی ہے اور ہر ظاہر موافق باطن کے نہین ہوتا ہے شاخ ہر چند فربہ تر ہو جب لاغر ہے
ٹوٹ جاتی ہے اور کلنگ ہر چند بزرگ جثہ ہوتا ہے چنگال باز کو جگ قامت کا شکار ہوتا ہے اور جو کوئی کہ اعتبار جثہ کو بکار کہتا
ہے وہ پہنچتا ہے جو اس روباہ کو پہنچا شیر نے کہا کہ قصہ روباہ کیونکر تہا حکایت روباہ دمنا نے کہا کہ ایک روباہ واسطے طعمے کے ایک
بیشہ مین پہرتی تہی ایک درخت کے تلے پہنچی کہ ایک طبل پہلوانی اسپر لٹکتا تہا یعنے دستور ہے کہ کشتی کے وقت پہلوان ڈہول بجاتے ہین اور
جبکہ ہوا چلتی تہی شاخ اس درخت کی اس ڈہول پر لگتی تہی آواز مہیب اس سے نکلتی تہی روباہ نے اس درخت کے تلے ایک مرغ
خانگی کو دیکہا کہ تلاش دانہ و کرم زمین پر منقار مارتا ہے روباہ نے چاہا کہ اسے غفلت مین اسے شکار کرے کہ ناگاہ آواز ڈہول کی روباہ
کے کانمین پہنچی نگاہ کرکے دیکہا کہ جثہ کلان نہایت ؛ طمع اسکی دوبالا ہوئی دل مین کہ مرغ کو جگ سے کیا حاصل ہوگا

اور جثہ کلان کئی دن کے واسطے کفایت کریگا مرغ کی تاک چھوڑ کر ڈھول کیطرف متوجہ ہوئی مرغ اس عرصے مین ہوشیار ہو کر بھاگا
اور سو بادہ بالای درخت آ کر کوشش کرتی تھی آخر چیر کیا دمن ڈھول کے چیر الپوست اور لکڑیکی سوا کچھ نہ پایا حسرت سے افسوس کرتی
تھی اور اشک ندامت سے رو تی تھی کہ واے گرسنگی کہ طمع مین جثہ قوی کے صید ضعیف بھی ہاتھ سے گیا یہ مثل اسواسطے غلام نے
عرض کی تا شہر یار آواز مہیب اور خیال ہیکل عظیم سے ذوق شکار اور حرکت سیر و تفریح سے دستکش ہوا اگر غور و تامل سے ملاحظہ فرمائیگا
تو آواز مہیب اور جثہ قوی کی کچھ مقدار نظر مبارک مین نہ ٹھہریگی بعد اگر ارشاد عالی ہو تو غلام جا کر حقیقت حال اوسکی معلوم کر کے خدمت
عالی مین مشروحا عرض کرے شیر نے اجازت دی دمنا حسب الارشاد روانہ ہوا جبکہ نظر سے غائب ہوا شیر نے تامل کیا اور دلمین
نادم ہوا کہ مجھسے خطای عظیم صادر ہوئی اور خلاف مصلحت دانشمندون کے عمل کیا ہے کہ ایک شخص عالیخاندان اور بزرگ نژاد بھی نہو اور فعل
اور اقوال اُسکے بزرگونکے بھی معلوم نہون اور اس رتبہ کے لایق عقلاً اور نقلاً بھی نہو اُسکو دفعتاً واحدۃً راز عمدہ سے خبر دینا مصلحت سے
بہت دور تہا افسوس کہ مجھسی بیجا حرکت بیجا صادر ہوئی بادشاہ کو لازم ہے کہ اس فرقہ نامذکور اور جماعت خاصین کہ اخفا انکا واجب ہے
ان لوگونکو ان سی آگاہی ندے پہلے جس نے کہ بغیر صدور قصور کے ایذا پائی ہو اور رنج بے سبب کھینچا ہو اُس سے اندیشہ رکھے کہ اُسکا دل کبھی صاف
نہو گا دوسرے جسکی حرمت و حشمت بادشاہ کی ملازمت مین بر باد گئی ہو اور اُسکی معاش اب تنگی سی بسر ہوتی ہو تیسرے وہ شخص
اپنے عہدے سے معزول ہوا ہو اور آیندہ امید بھی کچھ باقی نرہی ہو چوتھے جو شریر اور مفسد اور فتنہ پرداز بالطبع ہو اور آرام طلب
اور کاہل مزاج بھی ہو پانچوین گنہگار کہ تلخی عقوبت کی چکھی ہو اور ہمچشم اُسکے کسی سبب سے بچگئے ہون چھٹے وہ مجرم کہ اور شریک اُسکی
فقط گوشمال پا کے بچ رہے ہون اور اُس نے عوض اُسی گناہ کے نقصان حرمت پامال پایا ہو ساتوین کہ جس نے
خدمت پسندیدہ کی اور اُسکا صلہ کچھ نہ پایا ہو اور غیر نے تھوڑی سی خدمت سے بہت فائدہ حاصل کیا ہو آٹھوین کہ دشمنون نے
نمامی اور چرب زبانی سے بادشاہ کی نظرون سے گرا کے منصب اُسکا آپ حاصل کیا ہو اور بادشاہ اُس سی کشیدہ خاطر اور اُسکی رفیقون کے
حال پر متوجہ ہوا اور یہ ذلیل اور زبون سبکی آنکھون مین ہو اور نوین وہ شخص کہ واسطے اپنی منفعت کے اور ونکو برطرف کر کے
ولی نعمت کیساتھ ہمر ہانمین دلیری کرے دسوین جسنی کہ بادشاہ کے نزدیک مقبولیت واقعی نپائی ہو یعنی عزت اور اکرام اُس کا
اوروں سے کمتر ہو اور دشمن اُسکی مرفہ الحال اور خردمند ہون بادشاہ کو واجب ہے کہ ان دس فرقون سے راز اپنا کبھی ظاہر نکرے
بلکہ دیانت اور امانت اور مروت و اہلیت جسکی کہ بارہا آزمائی نہو اُسی اپنا محرم اسرار نکرے **بیت** خوب دیکھا تو کوئی قابل اسرار
نہین ہو مشورہ ہر کس و ناکس سے سزاوار نہین بدین نظر ان باتون کے کہ کبھی امتحان اس شخص کا نہیں کیا ہی تعجیل کرنا ہرگز مناسب نتھا
اور بھیجنا ایسی شخص کا دشمن کے پاس روشن بخردی اور دور اندیشی سے بہت دور تہا دمنا شخص ذی فن اور زیرک نظر آتا ہے
اور میری درگاہ سے نصیبہ فلاح کا بھی چندان حاصل نہین کیا ہے اگر عیاذاً باللہ اُسکے دل مین خدا اُس

ع ۔ نزدیک بالکل ۔ وصل ۔ عیب و ذیب ۔ جواب ۔ ۵ ۔ نامی ۔ بیگانی ۔ معصیت ۔ و نکاہ ۔ بالعقوبہ ۔ تنبیہ ۔ جمع ۔ ضعیف ۔ ۱۱ ۔ ۵ ۔ یعنی تعجیل شتاب کردن ۔ ۱۲

اس آزار کا چھپا ہوا ور قابو وقت پا کر ایسے محل مین خیانت کر کے فتنہ انگیزی کر بیٹھے تو عجب نہین ہی کہ دشمن کو مجبر غالب سمجھکے
بامید سوخ و فلاح عہد و پیمان عہدہ عمدہ کا لیکے اُس راز سے اُسے آگاہ کر دے تو دلیری اسکی زیادہ ہو جائے اور تدارک بھی دشوار
بیت نہو بدنفس لیکن بدگمان ہو جہکہ آفات زمانہ سے امان ہو بدیہ سمجھکر یا خود کہتا تہا کہ بڑی خطا کی مینے دیکھئے کہ نتیجہ اسکا کیا ہو
مضطرب تھا اور چشم انتظار اس راہ مین کہتا تہا کہ دمنا پیدا ہوا شیر نے اضطراب اندر کے قرار پکڑا کہ دمنا نے زمین ادب چوم کر دعا دی
کہ شاہا حکم نیر آفاق سے ناواقف ہوا اور کہا کہ غلام نے نہ نخوت اسکی دیکھی و نہ شکوہ ایسی پائی کہ جسے قوت اور شوکت پر استدلال
کرتا ہین اور نہ دیکھین کچھ مہابت اور احترام اُسکا سمایا کہ جس سے اوسکی بزرگی دلیل ثابت ہوتی شیر نے کہا اس بات کو ضعف و ناتوانی
پر حمل نہ کیا چاہئے اور اس دھوکے پر فریفتہ نہوا چاہئے کہ باد سخت گیاہ ضعیف کو کبھی توڑ نہین سکتی ہے لیکن درختہائے قوی ہیکل کو
بیخ و بن سے اکھاڑ ڈالتی ہے اسیطرح مہتر اور بزرگ منش جبتک دشمن کو ہمسر اپنا نہین پاتے ہین اظہار قوت و شوکت نہین کرتے
باز کنجشک ضعیف کا قصد نہین کرتا ہے اور شاہین پشّے پر بال نہین کہولتا ہے وقعت تیری جو اُسکی آنکھ مین نہین سمائی ہی اسلئے
اُس نے اظہار قوت تجہپر ضرور نہین جانا ہے دمنا نے عرض کیا کہ شہریار کو لازم ہے کہ عظمت اُسکی اسقدر جی لمبے اپنے ذہن مین
نرکھے اور اس مہم کو اتنا مشکل نہ سمجھے ہین اُسکے کلام سے حقیقت باطن کو کماحقہ دریافت کیا ہے اگر ارشاد ہو تو دست بستہ
آستانہ عالی پر حاضر کردون کہ حلقہ غلامی گوش جان مین ڈالکے عاشیہ بردار ہوا اور کبہی دوش پر بر آستانہ سے شیر نے خوش ہو کر اجازت
دی دمنا نے شترابہ کی پاس آکر گفتگوی دلیرانہ آغاز کی کہ تو کون ہے اور کہانسے آیا ہے اور کس سمت ہے اور سبب آنے کا بے اجازت
شہریار عالیجناب کے اس بار مین کیا ہی شترابہ نے حال اپنا راست بے کم و کاست بیان کیا دمنا نے کہا کہ ای نادان والی ولایت
وہ شیر غران ہے کہ کوئی ہمجنس اسکا مقابلہ نہین کرسکتا ہے بلکہ پیل مست کوہ پیکر اُسکی ہیبت سے بید کے مانند کانپتا ہے اور اُسکی بے اجازت
اُس بیشے کے حوالی مین کوئی پاون نہین رکھ سکتا ہی تو کیا سمجھا ہے کہ بیباکانہ اُس وادی مین قرار پکڑا ہی تجھسے ہزار ہا پیل شیر کے لشکر مین
شکار ہوتے ہین شاید کہ موت تجھے لائی ہے اگر یہان سے جا کر حال تیرا بیان کرون تو ایک آن مین تیری جان فنا ہوتی ہی مگر مجہکو تیری غریب الوطنی
اور تنہائی پر رحم آتا ہے اسواسطے اپنی عادت کے موافق چاہتا ہون کہ مہمان نواز اور غریب پرست رہون اور شیر کی خدمت مین لیجا کے تقصیر تیری معاف
کرادون بلکہ شیر کی مصاحبت مین تجھے سرفراز کرادون شترابہ نے جبکہ یہ حکایت سنی بید کے مانند کانپا اور دعا کہا کہ ای برادر مین جانتا کہ یہ ولایت
شہنشاہ کی ہی تو تنہا قصد اس طرف کا نکرتا مگر غریب الوطن اور ناواقف ہون اگر غریب نوازی کی راہ سے مجھپر رحم کرتا تو کیا عجب ہے کہ اللہ تعالی تجہپر رحم فرماویگا دمنا نے قسم کہائی
اور کہا کہ میرے ساتھ چل جسطرح دیکہا ویگا تیری ملازمت شیر سے کرادونگا شترابہ اس پر راضی ہوا اور دمنا کے ساتھ چلا جبکہ نزدیک پہنچے دمنا نے پیشتر جا کر یہ ماجرا
شیر سے بیان کیا اور شترابہ کے حاضر ہونیکا مژدہ دیا کہ اس عرصہ مین وہ بہی پہنچا اور زمین ادب کو بوسہ دیا شیر نے بالطاف خسروانہ حال شترابہ کا پوچھا
شترابہ نے از ابتدا تا انتہا اپنا حال بیان کیا شیر نے کہا حاضر رہا کر کہ ہمنے مد الطاف دامان بارگاہ و سازان غریب الوطنی کے کہلا

ماہرہ پر انعام کو واسطے خاص و عام کے حکم عام دیا کہا ہی مولفہ بیت وہ شاہون سب خلق ہی راضی مجہسے ٭ سب خوش ہین نہین
ہی کوئی شاکی مجہسے ٭ گاؤنی بعد دعا وثنا کے کمر خدمت چست باندہی اور ہمیشہ حاضر باشی کرنے لگا شیر بہی ہر روز زیادہ تر الطاف
فرماتا تہا اور تقرب اسکا روز بروز بڑہتا جاتا تہا اور اعزاز اور اکرام اسکا بہ نسبت سب ارکان دولت کے دمبدم ترقی پاتا تہا اور حسن خوبی
اور جوہر ذاتی اسکی ہر دم ذہن مین شیر کی راسخ ہوتی جاتی تہی حتی کہ مقربان عالی مقدار مین شمار ہونے لگا غرض کہ اس خوبی سے خدمت حسن
بجالایا کہ تہوڑے سے عرصے مین شیر کا محرم اسرار ہوا اور ہر ساعت منزلت زیادہ اور مرتبہ عزت بلند ہوتا گیا کہ ایک ہی سال مین جمیع
ارکان دولت اور اعیان حضرت سے مرتبہ شتربہ کا زیادہ ہو گیا جبکہ دمنا نے دیکہا کہ شیر نے عزت بیل کی سر حد افراط کو پہنچائے اور انعام
واکرام مین یہانتک افراط کی کہ مرتبہ اعتدال سے درگذرا اور دمنا کی بات کو اسکے آگے کچہہ وقعت باقی نرہی اور کسی مہم مین مشورہ اسکا درکار
نرہا دست حسد سر پر مارنے لگا اور سرمہ تاسف دیدۂ دل مین دینے لگا اور آتش خشم وشعلہ غیرت سے زاویہ دماغ جلنے لگا بیت دلمین
حاسد کے بہڑکتی ہی اگر نار حسد ٭ پہلے حاسد کو جلاتی ہے یہی کار حسد ٭ القصہ خواب و قرار دمنا کا مفارقت کر گیا اور آرام وسکون
نے ساخت سینہ سے رخت اقامت اوٹہالیا شکایت اسکی کلیلہ کے پاس لے گیا اور کہا کہ ای برادر ضعف رای اور سستی تدبیر میری دیکہہ
کہ تمامی ہمت شیر کے آرام کے لیے صرف کی اور گاؤ کو کہ شیر کی بیقراری اور اضطرار کا باعث تہا اسکی خدمت مین بآسانی حاضر کیا
اور جمیع مقربان سلطانی سے بیشی لیگیا اور مین اسکی مصاحبت کے سبب سے اپنی مرتبے سے بہی گر گیا کلیلہ نے جواب دیا کہ جان من کار
خود کردہ را علاجے نیست یہ تیشہ آپ تو نے اپنے پاؤن پر مارا اور غبار فتنہ اپنی ہاتہہ سے اپنی راہ مین برپا کیا تجہہ وہ پیش آیا
کہ جو زاہد کو پیش آیا تہا دمنا نے پوچہا کہ ماجرا زاہد کا کیونکر تہا **حکایت** کلیلہ نے کہا کہتے ہین کہ ایک زاہد کو بادشاہ نے خلعت
فاخرہ عطا کیا ایک چور اس حال پر اطلاع پاکے خدمت مین زاہد کے بارادت حاضر ہو کے مرید ہوا اور خدمت قرار واقعی کرنے لگا
اور آداب طریقت کے سیکہنے مین یہانتک جہد بلیغ کی کہ محرم اسرار ہو گیا جبکہ زاہد کو بسبب اعتماد کے غفلت ہوئی ایک دن خلعت چرا
راہ لی جبکہ زاہد نے خلعت کو نہ پایا اور مرید کو غائب دیکہا سمجہا کہ وہ چور تہا اسی حیلہ سے خلعت چرا لیگیا اسکی تلاش مین شہر کی طرف
روانہ ہوا راہ مین دیکہا کہ دو نخچیر لڑتے ہین اور ایک نے دوسرے کو مجروح کیا ہی اور خون دونو کا زمین پر گرتا ہی روباہ گرسنہ اس
حال مین خون اوٹہا چاٹنے لگی کہ اتفاقاً دونو کے ٹکر کے بیچ مین آپڑی استخوان اسکی مانند سرمے کے پس گئے زاہد اس حال کے مشاہدے سے متنبہ ہو کر
روانہ ہوا اسکو شہر مین پہونچا دروازہ اہل شہر کے بند ہو گئے جگہہ اقامت کی ہر چند تلاش کی نپائی قضارا ایک عورت کوٹہے پر کہڑی
تماشا دیکہتی تہی زاہد کی سرگردانی سے جہی کہ یہ مرد غریب الوطن ہے مکان مین اپنے بلا کر جگہہ دی زاہد غنیمت سمجہکر اس
مکان مین فروکش ہوا اور گوشہ کاشانہ مین بیٹہکے یاد الہی مین مشغول تہا درو عورت کاروبار ناہنجاری مین شہرہ آفاق
تہی اور کنیزین اسکے سامان بدکاری کے سبب سے کہتی تہین ایک ان کنیزون مین کرشمہ جمال سے عروسان بہشت کو

شرمندہ کرتی تہی اور آفتاب عالمتاب کو آتش غیرت سے جلاتی تہی اور چشم مست کی تیر غمزے سے سینۂ عالم مین مانند ہدف کے رخنہ کرتی تہی
اور لب جان بخش سے مثل شکر کے مانند حلاوت روح افزا عطا کرتی تہی وہ ساتہہ ایک جوان زیبا رو مشکین مو سرو بالا ماہ سیما شیرین
زبان باریک میان کہ ترکان ختا اسکی چین زلف سے پیچ و تاب و نوش لبان سمرقندی اسکی شکر شور انگیز کے شوق سے اضطراب مین
تہی دل بستگی اس درجہ رکہتی تہی کہ جدائی ایکدم کی تلخی مرگ سے بدتر سمجہتی تہی ہمیشہ باہم رنگ و بوی گل کے مانند مفارقت نکرتے
تہے وہ عورت بہی فریفتہ اس جوان کی تہی اور وہ جوان مطلق سیر التفات نکرتا تہا فقط اس کنیز کا شیدا تہا یہ عورت
وصل کنیز و جوان سے بہ تنگ آئی چاہا کہ اس حق … انکو ہلاک کرے … کہ زاہد ان بیحیا کے گھر مین مہمان تہا تدبیر اسنے جوان کی
ہلاکت کی اسطرح پر کی تہی کہ شراب مین دارو بیہوشی کر ملا رکہا تہا جب یہ دونو سرشار بادہ بیہوشی سے ہوے زن بدکار نے سوم
زہر ہلاہل کو ایک نے مین رکہہ اور ایک … نے مین جو انکی رکہا اور ایک اپنے منہ مین رکہہ کے چاہتی تہی ہو
دماغ مین پہنچنے کے ساتہہ ہی مغز اسکا زرد آب ہو کر بہجائے کہ بحکم … غیب دان چہینک اس جوانکو آئی سودہ زہر کہ نے مین
بہرا تہا چہینک کے زور سے جست تہقری کرکے گلو اور دماغ مین اس قحبہ کے سرایت کر گیا فوراً ہلاک ہو گئی بموجب مصرع
ہم درسر آرزوی کہ درسر داری بیت جو چاہا کسی کا برا اپنا برا خدا نے کیا برا کسیکا برا نہ زاہد کو شاہد سے اس مکر دہات کے وہ رات مانند
روز قیامت کی دراز ہو گئی تہی جسوقت کہ زاہد صبح زادیہ شب ظلماتی سے مخلصی پا کے سجادہ طاقت کو محراب افق پہ بچہایا عالم روشن
ہوا زاہد نے اس گروہ ابلیس خصلت کی ظلمت سے رہائی پائی اور نکلکر مکان دوسرا تلاش کرنے لگا ایک کفشگر نے کہ معتقد خاص
زاہد کا اور باشندہ اس شہر کا تہا دیکہہ کر قدم پکڑے اور اپنے گہر مین لیگیا اور تمام قبیلے کو زاہد کی خدمتگذاری مین مشغول کیا
تمام روز اسیطرح گذرا شب کو آپ بضرورت ضیافت کہ مدعو تہا باجازت زاہد ایک آشنا کے گہر گیا اور زوجہ اس کفشگر کی ایک
آشنا رکہتی تہی زیبا خوش نحو و عشوہ ساز عشق باز اور ایک دلالہ انکے درمیان آفت روزگار تہی کہ افسون و افسانے سے آب و آتش کو باہم
جمع کرتی تہی اور زبانی سے سنگ خارا کو موم بناتی تہی زن کفشگر نے گہر جاکے اس دلالہ کو بلوا کر کہا کہ اس شیرین لب کو خبر کر کہ
آجکی شب شوہر … غائب … اور صحبت کے اندیشہ عکس سے مصرع برخیز و بیا چنانکہ من دانم و تو بہ حسب الطلب شبانگاہ وہ جوان
در پر حاضر ہو کر منتظر دروازہ کہلنے کا تہا یک ناگاہ کفشگر اس شب ظلمانی مین مانند بلاے ناگہانی کے آپہنچا اور اس مرد کو دروازے پر دیکہا
بیش ازین بہی کفشگر کو بدگمانی بعض نشانون کے سبب سے تہی اسوقت کہ اس ہیئت سے دیکہا یقین ہوا کہ وہ گمان میرا گمان
تہا بلکہ یقین تہا کہ مین آکے دیکہا کہ عورت بہی آراستہ و پیراستہ منتظرانہ بیٹہی ہے وضع اور شکل … اسکا اور بہی کفشگر کے یقین کا شاہد ہوا
کفشگر نے نہایت غصے سے جو تہیہ اس کار کے تہے … مین لیکے کفشکاری کرنا شروع کیا جبکہ خوب زد و کوب کر چکا آخر کا ستون خانہ محکم باندہکے
آپ بستر آرام پہ دراز ہوا زاہد اس شب … اسکا مہمان تہا دل مین کہتا تہا کہ بے تحقیق سعد کے زد و کوب کرنا شوہر سے انصاف دور ہے بلکہ اگر مین شفاعت

اس عورت کی کرتا تو بجا تہا کہ اس عرصے مین زن حجام کہ دلالہ تہی آئی اور کہا کہ ای بہن یار تیرا منتظر ہے جلد باہر آ اور فرصت وقت
کو غنیمت جان کہ یار تیرا دروازے پر کہڑا یہہ شعر مولف پڑہ رہا ہے **بیت** ہجر کی شب مجکو نیند آتی نہین :: زلف مشکبویان
کی قسم کہاتے ہین ہم + زن کفشگر نے آواز حزین سے اسکو نزدیک بُلاکے کہا کہ اس شوہر بیرحم نے شاید کسی درخانہ پر دیکہا تہا کہ دیوانہ وار
گہر مین آکر زیادہ از حد مجہے مارا اور دیکہہ کہ اس ستون سے باندہا ہے اگر تجہپر شفقت رکہتی ہے تو مجہے کہول اور مین عوض اپنے اس
ستون سے تجہے نرم باندہون اور مین جاکر اُس یار وفادار سے عذرخواہی کر آؤن اور اسکے بعد تجہے کہول دون اور آپ بدستور بندہکر کہڑی
رہون اگر یہہ کرے تو مجہے لونڈی اور میرے محبوب کو غلام اپنے احسان کا کرے زن حجام نے بکمال خوشی بند سہنا اپنا اور کہلنا اسکا قبول
کیا اور وہ باہر گئی اس عرصہ مین کفشگر جاگا اور اُس عورت کو آواز دی زن حجام اس خوف سے کہ آواز میری پہچانیگا نہ بولی کفشگر زیادہ
خفا ہوتا تہا اور چلاتا تہا تو بہی جواب نہ دیتی تہی کفشگر از بس خفا ہوکر نزدیک آیا اور ناک اُسکی کاٹ کے ہاتہہ مین رکہدی اور کہا کہ لیے
تحفہ اپنے یار کو بہیج دے زن حجام خوف جان سے تسپر بہی نہ بولی اور دلمین کہتی تہی کہ تماشا ہی کہ عشق کسی نے کی اور مصیبت کسیکے سر
پر پڑی جبکہ زن کفشگر پہر آئی خواہرخواندہ کی ناک کٹی پائی نہایت غمناک ہوئی اور بہت عذرخواہی کرکے کہولدیا اور ستون سے
بندہکر کہڑی ہوئی زن حجام ناک ہاتہہ مین لیکر گہر کو بہاگی **مصرعہ** حیران کبہی ہنستی تہی روتی تہی کبہی قحبہ بد زاہد نے یہ سب صورتین
دیکہین اور سنین اور اس عجائب روزگار سے جوان دو رات نہین گذرا زاہد کو حیرت پر حیرت ہوتی گئی مگر زن کفشگر نے بعد ساعت
کے غوغا برپا کیا اور ہاتہہ اٹہا کر دعا شروع کی کہ ملکا بادشاہا تو سمیع اور بصیر ہے کہ میرے شوہر نے مجہپر ستم کیا ہے اور تہمت اور افترا
ناحق مجہپر باندہ کے یہ حالت میری کی ہے تو مجہپر رحم کر اور اگر مین پاک ہون تو ناک میری کہ باعث زینت جمال صفحہ حسن عذار ہے
جیسی کہ تہی ویسی ہی درست کردے کہ سر مو نشان باقی نہ رہے غوغای مناجات سے کفشگر بیدار ہوا اور نالہ مکر آمیز اور دعائے
شور انگیز اوسکی سنکے چلایا کہ ای قحبہ یہ کیا دعا ہے کہ تو کرتی ہے کہ دعا فاجرہ کی درگاہ الٰہی مین مقبول نہین ہوتی ہے **بیت** جو چاہے یہ دعا
ہو قبول خدای پاک :: اپنی زبان و دل کو اول بنا پاک + اس گفتگو مین فاحشہ نے شور کیا ای ستمگار ناخداترس مردم آزار اوٹہہ
اور تماشا قدرت الٰہی کا بچشم عبرت مشاہدہ کر کہ جو دامن میرا لوث فسق و فجور سے پاک تہا تو ایزد سبحان نے ناک مجہ شکستہ دل کی درست
کردی اور تجہے خلق مین روسیاہی سے اور مجہے فضیحت و رسوائی سے نجات بخشی مرد سادہ دل نے کہ فریب شیطان اور مکر زنان سے غافل تہا
چراغ روشن کرکے دیکہا تو واقعی ناک اوسکی درست ہے اور نشان زخم کا ہی کہین باقی نہین ہے فی الحال معترف اپنی قصور کا ہوا اور ہزار
عذرخواہی و سماجت پیش آیا اور تقصیر سمجہا کہ یہ عورت پاکدامن ملکہ اولیاء اللہ ہے اسکے بند دست کہولے اور بہ ہزار منت قصور اپنا
معاف کروایا اور توبہ کی کہ اسکے بعد اگر کوئی شبہ ہوگا تو وسوسہ شیطان کا سمجہونگا اور اسکو اگر کوئی اہل سے فسق اسکا ثابت کریگا تو مین
محض افترا اور سخن سازی جانونگا اور مدت العمر اس ستورۂ صلاحیت پیشہ کے فرمان سے باہر نہونگا اور تعویذ گنڈا اور زن حجام

٥ خواہرخواندہ یعنی منہ بولی بہن ۱۲
عہ عذار بالکسر بعض وراہ رخسار ۱۲
عہ عبرت بالکسر پند گرفتن واعتبار کردن ۱۲
عہ لوث بالفتح آلودہ کردن درفارسی بمعنی آلایش آلودگی مستعمل ۱۲
عہ سماجت بالفتح زشتی و درشتی و زشت شدن ۱۲
عہ ودر فارسی بمعنی عجز و الحاح مستعمل ۱۲

نا فرجام اپنی ناک مانند جام کے ہاتھ پر رکھکے لہو مین ڈوبی ہوئی متحیر تھی کہ کیا حیلہ برانگیختہ کرے اور یہہ صورت کس شکل سے شوہر کو دکھائے اور ہمسایہ اور اقارب سے کیا عذر درپیش لائے اور اپنے اور بیگانے کے سوال کا کیا جواب دے اسی حال مین صبح کاذب پیدا ہوئی حجام جاگا اور آواز دی کہ کستہ میری دے کہ فلانے خواجہ کا روز صلاح ہے تا علے الصباح وہان جا پہنچون عورت نے جو دیکھا کہ حجام چلا ہی زن بینی بریدہ نے ایک استرہ تنہا ہی حجام کو دیا حجام غصے مین آیا اور اُس تاریکی مین اُس استرہ اُسکیطرف پھینکدیا اور کہا کہ مین کستہ تمام ہی نا فرجام مانگتا ہون اور تو ایک استرہ دیتی ہے عورت نے غوغا کیا کہ ہای ناک ہای ناک حجام نے بے خبر تہا اقربا اور ہمسایون نے غوغا سنی جمع ہوگئی اور عورت کو خون آلودہ اور بینی بریدہ دیکہا زبان ملامت حجام پر سب نے کہولی وہ بیچارہ حیران پریشان نہ سر اقرار رکہتا نہ زبان انکار جبکہ صبح جہان افروز نے پردہ ظلمت کا آگے سے اوٹھایا اور آئینہ گیتی نما یعنی آفتاب جام جہان آرا درخشان ہوا **بیت** شب کالی آخر زمانا ہو گئی آثار صبح بدآتش خورشید نے کی گرمی بازار صبح بد اقربا عورت کے حجام بیگناہ کو گرفتار کرکے نزدیک قاضی شہر کے لیگئے اتفاقا زاہد دم صبح قاضی کی ملاقات کیواسطے کہ سابقہ سابق رکہتا تہا حاضر ہوا تہا محکمے مین بہی موجود تہا اور یہہ تماشا من اولہ الی آخرہ مشاہدہ کیا تہا جبکہ اقربای زن حجام نے ماجرا واقعہ کا عرض کیا قاضی نے پوچھا کہ اوستاد اس عورت کی ناک کاٹنے کا سبب کیا تہا حجام عقل و ہوش باختہ سے جواب معقول سرانجام نہوا قاضی نے بحکم الجروح قصاص کے حکم دیا زاہد اوٹہا اور کہا کہ یا ایہا القاضی ہمکام مین تامل کر اور دیدۂ فراست کہول کہ چور خلعت میرا نہین لیگیا اور روباہ ہلاک نہین ہوئی اور زن بدکار کو سکے زہر ہلاہل نے نہین ہلاک کیا ہی اور زن کفشگر نے بینی حجام جورو کی نہین کٹوائی بلکہ یہ سب بلائین اپنے بچشم خود دیکہین ہین قاضی نے حجام کے قصاص سے تامل کیا اور زاہد کیطرف متوجہ ہوا کہ اس اجمال کا ترجمانی ہو اور اس معانی بند کا بیان واضح فرما زاہد نے جو معاینہ کیا اور سنا تہا از ابتدا تا انتہا مشروحا بیان کیا اگر مجھے مرید کرنے کی آرزو نہوتی تو تیرا ہاتہ دزد مین گرفتار نہوتا اور روباہ اگر گرفتار طمع طعمہ نہوتی تو دو نخچیر کے صدمے سے ہلاک نہوتی اور یہہ زن فاحشہ جوان غافل کا اگر قصد نکرتی تو جان شیرین اس تلخی سے کہوتی اور زن حجام اگر مددگاری حرامکاری کی نکرتی تو ناک نہ کٹواتی اور فضیحت عالم نہوتی اور جو کوئی کہ بدی کرے تو نیکی کی طمع نرکہے اور جو کہ اندرائن بوئے امید ذایقہ انار شیرین کی نکرے **بیت** چنین گفت دانای آموزگار ہ مکن بد کہ بد بینی از روزگار ہ اور یہ مثل اسلئے کہی ہے تا تو جانے کہ راہ اس محنت کی خود اپنے واسطے تو نے نکالی ہے اور دروازہ اس رنج و مشقت کا آپ اپنے منہ پر تو نے کہولا ہی **مصرعہ** گفتا بکہ نالیم کہ از ماست کہ برماست ہو دمنا نے کہا کہ اسی بار مین ہر طرح سے جیلہ اوٹھاؤنگا اور مضامین مبارکہ یہان تک ترقی دونگا کہ دکو مرتبہ عزت سے گرا کر اخراج بلد یا قتل کراؤنگا اور یہ تیرہ آتش الی الغنہ منطفی ہوگی والا عذبہ ہی ماعیت سے بہت دور ہے کہ اب اس مین کوتاہی کرون او بزرگون نے بہی کہا ہے کہ پانچ کامون مین جتنی سعی کرے معذور ہے بلکہ بجای **اول** شہد ہے کہ ریک بنا نہو تو طلب حشمت و مال جتنی کوشش کرے مناسب ہے **دوسرے** پرہیز کرنا اوس چیز سے کہ حال اور استقبال میں ضرر ہو اس حضرت ہو تیسرے محافظت منفعت مین کبہی غفلت نکرے

چوتھے بچاتا ہے جو اُس ضرر سے کہ جسمین ہو گیا ہو پانچوین تدبیر صائب سے جلب نفع اور دفع ضرر کی سعی ہر دم خیال مین رکھی
اور مین یہانتک اس بات مین کوشش کرونگا کہ رقیب کو دفع کر کے اپنے منصب کو پہنچون گا اور اس گاؤ کا گوشت یا طعمہ سباع
کرونگا و یا اس بلا کا اخراج کلی کرونگا کہ یہہ وغدغہ کسی نوع سے باقی نہ رہے اور مین اُس ضعیف چڑیا سے کم ہمت نہین ہون کہ عوض
اُسنے اپنا باشے سے لیا کلیلہ نے کہا کہ حکایت چڑیا اور باشے کی کیا ہے **حکایت باشہ و کنجشک** دمنانے کہا سنا ہے کہ کنجشک کے جوڑے نے
ایک درخت کی شاخ پر آشیانہ لگایا تہا فقط دانے پانی پر قناعت کر کے یاد الہی مین بسر کرتے تہے ایک باشے کا بہی نزدیک اُسکے آشیانہ
تہا جبکہ بہوکا ہوتا تہا برق کے مانند جانورون پر گر پڑتا تہا جبکہ یہہ کنجشک بچے نکالتی تہی اور پرورش پاکے قریب اڑنیکے ہوتے تہے
باشہ کمین گاہ سے حملہ کر کے اُسکے بچے شکار کر کے طعمہ اپنا کرتا تہا اور اُن چڑیون کو بحکم حب الوطن من الایمان اُس آشیانیکا چھوڑنا
دشوار تہا اور باز جفا پیشہ کے ظلم سے کوئی تدبیر بچنے کی بہی نکر سکتی تہی نہ رائے سفر کہتی تہی نہ روے اقامت ایکبار انکے بچے قریب
اڑنے کے ہوئے تہے اور ماں اور باپ اُنکے بالیدگی اور رشد دیکھکر نہایت مسرور اور خرم تہے کہ ناگاہ خیال باشے جفا کار کا خاطر مین گذرا کہ ہنوز
انہین طاقت اڑنیکی کما حقہ حاصل نہین ہے مبادا وہ ظالم انہین شکار کرے تو کسطرح کا رنج حاصل ہو اس اندیشے مین وہ سب خوشی
مبدل بغم ہوئی اور آثار اندوہ ان دونو کے چہرے پر نمایان نمایان ہوے ایک بچہ انمین کہ قریب رشد کے پہنچا تہا بفراست اُسنے اول
خوشی کا ہونا اور اُسکے بعد فوراً ملال کا چہرے پر آجانا دریافت کر کے ماں باپ سے ان دونون حالون کا سبب پوچہا اُنہون نے جواب دیا کہ ای
پسر لموبغہ **بیت** نپوچہ احوال اے فرزند دلکے زخم کاری کا ؛ نہ لوہو نا دیکہیے پس چشم تر سے خون جاری کا ؛ اسکے بعد قصہ باشے کا او فرزندان
گذشتہ کا اور فکر آیندہ کہ فی الحال لاحق ہوا تہا مفصل بیان کیا بچے نے کہا کہ اے والدین حکم قضا سے سرتابی طریق بندگی سے
دور ہے لیکن مسبب الاسباب نے ہر درد کی دوا پیدا کی ہے اور ہر مرض کیواسطے شفا رکہی ہے اگر اس عقدے کے حل ہونے مین سعی کرو
اور اعانت اُسکی درگاہ سے مانگتے رہو تو دور نہین ہے کہ قاضی الحاجات مدعا تمہارا حاصل ہو اور اس بلا سے تمہین نجات ملے کہ وہ ہمیشہ
شکستہ حالونکی دستگیری کرتا ہے یہہ بات بچے کی انہین پسند آئی ایک نے تو تلاش طعمے مین پرواز کی اور دوسرے نے باشے کے دفع
جور و جفا کی چارہ جوئی کے واسطے راہ صحرا کی لی مگر یہہ تردد تہا کہ کہان جاؤن اور کس سے درد دل اظہار کرون **بیت** رات دن رہتے ہین مجہپر
صدمہ ہائے درد دل ؛ پر کرون کیا سخت مشکل ہے دوا درد دل ؛ کہ اس حال مین ایک سمندر آتشکدے سے باہر آیا تہا فضا صحرا مین
پہرتا تہا کنجشک کی نگاہ اُسپر پڑی وہ ہیئت عجیب اور ہیکل غریب دیکہکر دل مین کہا کہ حکایت اپنی درد دل کی اس جانور
عجیب صورت سے کہون شاید کہ عقدہ میری خاطر کا کہولے اور کچہہ علاج درد دل کا بتاوے اور اب تمام سے سمندر کے نزدیک جا کے لوازم بندگی
اور شرط نیازمندی بجا لا کے زبان توصیف اُسکی غریب نوازی اور مسافر پروری کے بیان مین کہولی سمندر نے کہا کہ آثار ملال تیرے بشرے سے ملاحظہ
کرتا ہون اگر رنج راہ سے ہے تو چند اس جگہہ توقف کر کہ آسودگی سے رنج تیرا مبدل [illegible]ت ہو اور اگر دوسری وجہ سے ہے تو اظہار فرما

نا اپنی طاقت کے موافق سعی کیجائے گنجشک نے اپنا حال اس طرح مشروحاً بیان کیا کہ اگر سنگ خارا کے سامنے کہتا تو اسکا بھی دل
مانند موم آتش رسیدہ کے نرم ہو جاتا سمندر کو اس حال کے سننے کے بعد رقت لاحق ہوئی اور کہا کہ صبر کر انشاء اللہ تعالے عنقریب
اس بلا کو تجھسے دفع کرتا ہون یعنے وہ تدبیر سوچتا ہون کہ خانہ اور آشیانہ اسکا اور جو کچھ کہ اسمین ہو سوختہ ہو برباد فنا ہو جائے مگر نشان
اپنے آشیانہ کا بتا گنجشک نے پتا اپنے مکان کا اس طرح دیا کہ زیادہ تر مشاہدہ سے اسکے خیال مین آگیا اسکے بعد گنجشک کو رخصت کیا
اسنے اپنے آشیانہ کی طرف بہزار سرور رجوع کی اور سمندر شب کو اپنے ہمجنسون کی جماعت کے ساتھ نفت اور گندک لیکے متوجہ اس
مقام کا ہوا اور نزدیک پہنچ کے آہستہ آہستہ باشہ کے قریب کے نفت اور گندک تمام آشیانہ پر چھڑک گیا اور وہ اپنے جوڑے اور بچوں سمیت
خواب ناز مین غافل تہا اسی وقت حکم سے خدائے قہار کے باد تند وزان ہوئی اور نفت نے دفعتہ آگ لی اور شعلہ بہڑکا کہ زن و بچے باشہ کے
سب جلگئے اور یہہ مثل سو اسواسطے بیان کی ہے کہ جو کوئی دفع دشمن مین کوشش کرے اگرچہ خود ضعیف اور دشمن قوی ہو مگر
ظفر اور فتحیابی کی امید ہے کلیلہ نے کہا کہ یہہ بات الٹی تیرے خیال مین سمائی ہے یعنی جو کوئی کسی ضعیف کو بے جہت ستاتا ہے اور
حسد کو کہ مردود خدا ہے دلمین جگہہ دیتا ہے عوض اسکا بہت جلد پاتا ہے چہ جائیکہ دشمن قوی اور خود ضعیف ہو اور آپ ہی بے سبب
حسد سے ارادہ بد کا کرے تو یقین ہے کہ خود خراب ہو جائے آگے غیب دان جانے ظاہر اشیر نے اسے اختصاص بخشا ہے اور عہد سرفرازی اسے
بارہا کیا ہے اور صحبت اسسے برآری پس مزاج شیر کا اس سے متغیر کرنا بہت مشکل نظر آتا ہے اور بادشاہ جسے سرفرازی دیتے ہین بے سبب
قوی اسے خوار و ذلیل نہین کرتے ہین اور جسکو کہ اٹھاتے ہین بغیر وقوع خطائے عظیم نہین گراتے ہین سو وہ چند مقام ہین اور حاصل اسکا یہہ ہے
کہ جبتک کہ اس سے اعداوت دولت و سلطنت اور فشار از سر نہین ہوتا ہے اور حد تحقیق کو نہین پہنچتا ہے تب تک نہ اٹھے نہ ذلیل نہین کرتے ہین اور بادشاہ
لایق بھی ہے اور الا اعتبار سلطنت و جہانداری جہان سے اٹھ جائے بیت چو ر با آب فرو می نبرد باعث چیست شرمش آید فرو بردن پروردہ خویش
اور مانند اسکے یہہ دوہہ بھی ہے دوہہ جل کا ٹہے لوگ سے نہین کہو کہانی بیت اپنا سینچا جانکے یہی بڑونکی ریت دمنا نے کہا کہ کونسی سبب
اس سے زیادہ کیا ہوگا کہ بادشاہ نے اسکی پرورش مین مبالغہ کیا ہے اور کل ارکان دولت پر مرتبہ اسکا یہانتک بڑہایا ہے کہ بادشاہ کی ملازمت سے
متنفر ہین اور منافع خدمت اور صلاح دہی ان لوگونکی بالکل موقوف ہے اور ایسی ہی صورتون مین آفت بزرگ سلطنت پر وارد ہوتی ہے اور حکما نے
کہا ہے کہ آفت ملک کی چھہ چیزون مین متصور ہے اول ارکان دولت کو نا امید کرنا دوسرے ایسے فتنے کرنے جنسے لڑائیان بے سبب پیش آئین اور لوگ
دشمنونکی اکثر ہنگام باہر سے تیسرے ہو لخواہ یہانتک رنجیدہ ہون کہ بادشاہ کی عیب گوئی پر زبان کہولین اور بادشاہ عیش و عشرت اور
لہو و لعب مین مشغول رہے اور انکی اسمالت سے بے پروائی کرے چوتھے گناہونکی کثرت سے مانند قحط اور وبا و زلزلہ اور غرق حرق
اور اسکے مانند بلائین پیش آئین پانچوین جنگ کی جگہہ صلح اور مقام صلح مین جنگ کرے پس بادشاہ کو چاہیے کہ باب
قہر کو بند کرے اور دروازہ لطف کا کہولے کلیلہ نے کہا کہ یہہ حال جو تونے بادشاہ کا بیان کیا اسمین قصور شتربہ کا کیا ہے کہ بادشاہ نے

اوسپر الطاف کئے کوئی ایسا ہی کہ بادشاہ اوسی سرفراز کرے اور وہ انکار کرے لیکن تو نے خواہی نخواہی انتقام ناحق پر
کمر باندہی ہی اور کمین تیر بہ مین بیٹہا چاہتا ہی کہ کسیطرح اوسی ضرر پہنچے اور مین یہ جانتا ہون کہ اندیشہ ضرر کا کسیکے حق مین بطریق
مکافات بہی اپنا ہی ضرر کرتا ہے اور اس بادہ مین مولف نے سچ کہا ہی **بیت** اوسیکا برا جلد ہوتا ہی گویا + جو کوئی کسی کا
برا چاہتا ہے بد اور جو کوئی دیدۂ عبرت کہولیگا اور مکافات نیک و بد کا ملاحظہ کریگا تو غالب ہی نیکی کرے اپنا اور ہاتھ
اور زبان کو ایذائے مخلوق سے محفوظ رکہیگا جیسا کہ بادشاہ و دادگر کا حال گذرا دمنا نے پوچھا کہ بادشاہ دادگر کا حال کیونکر تھا

حکایت بادشاہ دادگر

کلیلہ نے کہا زمانہ ماضی مین ایک بادشاہ تہا ظالم خونخوار ستم پیشہ غریبون پر دست تعدی دراز کیا تھا
اور پاؤن طغیان جادۂ اعتدال سے باہر رکہتا تہا ایک عالم نے اوسکے لئے دست بد عا اوٹھائے تھے اور زبان نفرین کہولی تہی لیکن
یہ بادشاہ سیر و شکار سے پھر آیا اور منادی کی کہ مینے اپنی عمر شکستہ بالونکی آزار رسانی اور ضعیفونکی ایذا دہی مین بسر کی اور خرابی
آخرت مین کوشش کرتا رہا اب توبہ صادق کرتا ہون اور عہد مضبوط باندہتا ہون کہ بعد الیوم دست ظلم دامن رعایا تک پہنچنے دونگا
اور پاؤن کبہی ستمگر کا کوچہ بیداد مین نہ پڑنے پائیگا **بیت** رعیت کو دلتنگ کہی جو شاہ + نکیو کر رعیت ہو اوسکی تباہ + رعایا کو اس
خوشخبری سے جان تازہ حاصل ہوئی اور فقیران ستم رسیدہ کا اس بشارت سے گل مراد باغ امید مین شگفتہ ہوا آخر نوبت عدالت اوسکی
یہانتک پہنچی کہ بچہ آہو شیر بادۂ شیر بیخوف و خطر پیتا تہا اور موش گربہ کے ساتھ بازی کرتا تہا القصہ حال اوسکے عدل کا یہانتک
پہنچا کہ بادشاہ دادگر اوسکا لقب ہوگیا **بیت** یہ غنیمت اوسی معیشت یہ ہوئی + دموین کی نگہبان صرصر ہوئی + ایک ندیم بادشاہ نے
وقت فرصت پاکے عرض کیا کہ بادشاہ عدالت پناہ کی عمر دراز ہو سبب کیا ہی کہ مزاج اقدس دفعۃً ظلم و جفا سے احسان و وفا
کیطرف مایل ہوا ہے بادشاہ نے فرمایا کہ مین ایکدن شکار مین کوشش کرکے ایک درخت کے سایہ مین کہڑا ہو کر
ہر چہار طرف نگاہ کرتا تہا دیکہتا کیا ہون کہ سگ شکاری ایک روباہ کے پیچہے دوڑا اور اوسکا پاؤن پکڑکے اتنا چبایا کہ
استخوان ریزہ ریزہ ہوگئے روباہ واویلا کرتی ہوئی ایک غار مین در آئی وہ کتا تہوڑی دور گیا تہا کہ ایک پیادے نے
پتہر مارا پاؤن اوسکا بہی ٹوٹ گیا پیادہ چند قدم چلا تہا کہ گہوڑے نے لات ماری پیادہ بہی لنگڑا ہوگیا گہوڑا تہوڑی دور
گیا تہا کہ پاؤن ایک سوراخ مین پڑگیا اور اوسکے پاؤنکی بہی چور چور ہوگئی جبکہ یہ تماشا دیکہا اپنے دلمین سمجہا مین کہ مکافات بدی کی
بدی ہے دیکہا کہ کیا ان سبنے کیا اور کیا پایا جو کوئی اختیار کریگا اوس کام کو کہ نچاہیے آخر دیکہیگا وہ چیز کہ جسسے راضی نہوگا اور یہ
مثل اسلیئے بیان کی ہی کہ مکافات بد سے تو ڈری اور مقام بد اندیشی سے کنارہ کری ، بادا کہ وبال اوسکا تیری بلائے جان ہوجائے
اور حاصل اس حدیث کا یعنی من حفر بیرا لاخیہ فقد وقع فیہ تجہی بہی بہتر ہے اور ایک بزرگ نے فرمایا ہی کہ بد نکر بدی
پاویگا اور گڑہا کسی راہ مین نہ کہود کہ آپ گر پڑیگا دمنا نے کہا کہ مین واقعی مظلوم ہون نہ ظالم اور ستمکش ہون نہ جفا کیش پس جو کوئی ظالم سے

ملہ مکافات پاداش واون ۱۲ م عہ بہ معنی دن ۱۲ عہ برا نجام صاد عہ بہ معنی ہمیشہ ۱۲ عہ مکافات نغم ستم
تو بہ کردن ۱۲ عہ جنگ شہ و گاو بیان ۱۲ عہ بعبہ تحقیق اوبرین ۱۲

عوض لے اوسے کیون ضرر ہونے لگا کلیلہ نے کہا کہ تجہہ پر اوسنے کیا ظلم کیا ہے کہ بادشاہ نے اوسپر کرم کیا اور تجہکو بے مسند
آب زار ہوگیا ہے شنزبہ کا اسمین کیا گناہ بالفرض اس عمل مین اگر تجہے ضرر نہ پہونچے لاکن ہلاکت شنزبہ مین سعی تیری کیا کام
آئیگی تجہسے قوت اوسکی زیادہ ہی اور معین بیشمار رکہتا ہی اور خود بادشاہ اوسکا حامی اور مددگار ہی دمنہ نے کہا بناے کار قوت پر نہین
اور مددگاران بیشمار پر نہین ہے راے درست اور تدبیر چسپان اس مقام مین مقدم جانا چاہیئے کسواسطے کہ جو تدبیر و تزویر سے
ایسے موقع مین کام نکلتا ہے زور اور قوت سے ہرگز بن نہین آتا ہے کیا نہین سنا ہے تونے ایک زاغ ناتوان نے تدبیر عقل سے
مار خونخوار کو ہلاک کیا کلیلہ نے کہا یہہ کیونکر تہا **حکایت زاغ و مار** دمنہ نے کہا کہ ایک زاغ نے کوہ مین آشیانہ کیا تہا اور
اوس آشیانہ کے نزدیک سوراخ تہا کہ اوسمین ایک سانپ رہتا تہا کہ اوسکا آب دہان زہر ہلاکت اور لعاب بیخ دندان سم قاتل تہا
جب یہہ زاغ بچے نکالتا تہا سانپ کہا لیتا تہا زاغ کے جگر مین صدہا داغ فرزندونکی ہلاکت سے پڑ گئے تہے جبکہ نوبت ستم
کی ستمگاری اور زاغ کی بیقراری کی حد سے درگذری شکایت اس حال کی ایک شغال سے کہ دوست اوسکا تہا کی کہ مین
اس زندگانی سے ہزار بار موت کو عزیز رکہتا ہون کہ اس ظالم جان شکار کے ہاتہ سے کوئی تدبیر نجات کی بہم نہین پہنچتی ہی
اور حب الوطن بہی نہین چاہتی ہی کہ وطن موروثی کو چہوڑ دون اور حمیت بہی رخصت نہین دیتی ہے کہ اپنے بچونکا عوض لئے
بغیر اور طرف نکل جاؤن اے یار وفادار تو کچہہ تدبیر بتا کہ مین اس بار غم سے سبکدوش ہون شغال نے کہا کہ تونے
بہی کچہہ تدبیر سوچی ہے دلمین اسکی دفع کی ٹہیرائی ہے زاغ نے کہا کہ یہہ تدبیر ہے کہ جب شب کو یہہ سانپ خوب غافل ہوکر سو جاے
تو منقار سے دونون آنکہین اسکی نکال لون شغال نے کہا کہ یہہ تدبیر راہ صواب سے دور ہی خردمند قصد دشمن کا اوسطرح کرتے
ہین کہ خطرہ اپنی جان کا منصور نہو تو اتش بیر کا ہرگز قصد نکرنا والا مانند ماہی گیر کے کہ کیکڑے کی ہلاکت کا ارادہ کیا اور
جان عزیز اپنی برباد کی ہلاک ہوگا زاغ نے کہا کہ یہ قصہ کیونکر تہا **حکایت ۱۲** شغال نے کہا کہ ایک ماہی گیر تہا کہ شکار دریا اختیار
کیا تہا اور بناے تلاش رزق مچہلیون پر رکہی تہی یعنی بقدر حاجت ہر روزہ مچہلیان بیچ کے گذران کرتا تہا جبکہ ضعف پیری نے
اعضا میں جگہہ پکڑی اور قوت نے جواب دیا بعد قوت لایموت سے درماندہ ہوا اور شکار کی قوت کچہہ باقی نرہی دام غم مین گرفتار
ہوا اور دل مین کہتا تہا کہ افسوس عمر غفلت اور اسراف مین بسر کی اور ایام پیری کیواسطے کچہہ ذخیرہ نکیا آج قوت بدن اگرچہ کچہہ قوت
نرہی کیا تدبیر کرون اور کسطرح باقی عمر بسر کرون اب یہہ بہتر ہے کہ دام شکار پہینکدون اور دام فریب بچہاؤن اسکے سوا کوئی
تدبیر بن نہین آتی ہے غالب ہے کہ اس حیلے سے باقی عمر بسر ہو جاے یہ فکر دل مین کرکے ایکدن اندوہناک آہ کرتا ہوا اور نالے
بہرتا ہوا لب نگیر آبیٹہا ایک کیکڑے نے کہ رہنے والا وہان کا تہا سانس سر باہر نکال کے پوچہا کہ اے یار عزیز باعث تیری غمناکی کا
کیا ہے کہ حد سے زیادہ تجہے نزار دیکہتا ہون ماہی گیر نے کہا کہ کیونکر غمناک نہون تو جانتا ہے کہ میرا مایہ زندگانی یہی تہا کہ آبگیر سے بقدر

ضرورت ایک دو مچھلیان شکار کرکے اُس سے معیشت کرتا تھا چنانچہ ضرر مچھلیون کو بہی پہنچتا تہا کہ پیدایش اور افزایش انکی
بہت اور خرچ میرا تہوڑا ہی سو آج ماہی گیر سلطانی کہ اس راہ سے گذرا ہے آپسمین گفتگو کرتے تہے کہ والی شہر کو ماہی کے شکار کا شوق پیدا
ہوا ہے اسلئے ہمین خبر کو بہیجا ہے کہ جس جگہہ مچھلیان بہت ہون خبر لاؤ کہ وہان چلکے شکار کرون سو دریافت ہوا کہ اس آبگیر مین
مچھلیان بہت ہین کل ہزارون دام اس مین ڈالے جائینگے اور ایک مچھلی نہ بچے گی یہہ سنکر مینے ہر چند انسے سماجت کی کہ اس آبگیر سے رزق
میرا چلتا ہے بادشاہ کو اور آبگیر پر لیجاؤ اور میری پیری پر رحم کرو انہون نے ہرگز نہ مانا سو مین اس غم مین مبتلا ہون کہ کل انمین سے ایک
ماہی باقی نہ رہیگی بس مین کیا کرونگا اور کدہر جاؤنگا یہہ سنکر کچہوا آبگیر مین گیا اور یہہ ماجرا مچھلیون سے بیان کیا خروش ماتم آبگیر
مین پیدا ہوا کچہوے نے کہا یہہ سب مچھلیان ماہی گیر کے نزدیک آئین اور کہا کہ ہمین کچہہ راہ نجات خیال مین نہین آتی ہے اب تجہسے مشورہ
پوچہتے ہین حدیث شریف مین آیا ہے المستشار موتمن مشورہ دینے والا امین ہوتا ہے اگرچہ دشمن ہی ہے پوچہو تو اُسے صلاح نیک
دیجے چاہئے کہ نفع تیرا ہماری حیات مین شریک ہے اب تو بتا کہ ہم کیا کرین اور کیونکر اس بلا سے بچین صیاد نے کہا کہ وہ ماہی گیر
بادشاہی ہین مجہے انسے صورت مقابلے کی ممکن نہین الا ایک تدبیر میرے خیال مین گذرتی ہے اگر تم قبول کرو تو کوئی کچہہ نہین کرسکتا
یعنے یہان سے نزدیک ایک آبگیر ہے کہ پانی اُسکا صفا مین صبح صادق سے دم برابری کا مارتا ہے و عکس اُسکا آئینۂ گیتی نما سے سبقت
لے گیا ہے خزانہ رنگ اُسکی تہ سے صاف نظر آتا ہے اور اسقدر پانی ہے کہ کسی تدبیر سے اُسکی تہ تک دام ماہی گیرونکا بلکہ خیال بہی نہین پہنچسکتا ہے تم چلکے
پناہ اُسمین لو جبکہ بادشاہ آئیگا اور آبگیر کو خالی پائیگا دام اور انکو سزا ملیگی اور آئندہ پہر کوئی قصد اس آبگیر کا نکریگا پہر تمہین اختیار
ہے خواہ وہین رہو خواہ اپنے وطن قدیم کو مراجعت کرو مچھلیون نے کہا کہ صلاح نیک تو نے فرمائی لیکن تیری مدد کے سوا ہم کیونکر وہان پہنچینگے
ماہی گیر نے کہا کہ جو کچہہ میری قوت سے ہو سکیگا دریغ نہ کرونگا مگر فرصت بہت کم ہے مچھلیون نے زاری کی کہ مددگاری ہماری ضرور فرمائیے
اللہ تعالی ضایع نہین کرتا ہے اجر احسان کرنیوالونکا صیاد نے تامل کرکے کہا کہ مین صیادان بادشاہی تک جاکے ایک تدبیر کرتا ہون اگر بن آئی
تو تم سے دریغ نہ کرونگا ماہی گیر جاکر تہوڑے عرصہ کے بعد آیا اور کہا کہ مینے ہزار حیلے سے انہین ایک مہینہ بہر باز رکہا ہے جب تک وہ بادشاہ کو
اور طرف شکار کہیلنے گئے تب تک تمکو بدفعات اُس آبگیر تک پہنچاؤنگا اب دو دو چار چار کو اپنے دوش پر رکہہ کے پہنچاؤن یہہ ہر روز
چند مچھلیان اس فریب سے لیجاتا تہا ایک کو کہاتا تہا اور باقیونکو بیچتا تہا اور جب کہ یہہ ماہی گیر لب آبگیر آتا تہا مچھلیان
ایک دوسرے پر پیشی کرتی تہین اور چشم خرد انکی سہو اور غفلت پر روتی تہی اور کہتی تہی کہ جو فریب دشمن پر فریفتہ ہوگا اور
خسیس بدگوہر کے قول و فعل کا اعتماد کریگا انجام اُسکا بخیر نہوگا جیسا کہ کبیشر سندی نے کہا ہے دوہہ منتی پر اور پیت پر جو بریکیے
بیتاے سو تر در دار پیہر پاچہی پچتاے جبکہ مچھلیان بیشتر جاچکین اور نوبت اُس کچہوے کی آئی ماہی گیر نے سوچا کہ اسے بہی بازار مین
بیچیے کوئی چورنگ کے واسطے چند آنے کو لے لے گا سو آج کچہوے کو دوش پر لیچلا جبکہ کچہوا سمجہا کہ اس نے راہ

شہر کی لی معلوم کیا کہ اس غدار نے ہی مکاری سے کام سب کا تمام کیا ہی اب تو بت میری ہے پس بہتر یہہ ہے کہ جو وقت گریز باقی
نہ رہے تو دست شمشیر تیز پر رکھنا ضرور ہے اب کوشش کرنا چاہیئے دو حال سے خالی نہین ہے اگر کام دشمن کا تمام کیا تو نام مردانگی صفحہ
روزگار پر باقی رہا اور اگر مر گئے تو بہی کوئی بے حمیتی نہ کہے گا **قطعہ** چو خصم قصد تو کرد از برای دفع ضرر :: بجد و جہد بکوش
ار بعقل مشہوری :: اگر مراد بدست آیدت بکام رسی :: وگر بہم نہ رسد آنزمان تو معذوری :: اسکے بعد کیکہوے نے جست کرکے
حلق ماہی گیر کا محکم پکڑا اور چبانا شروع کیا ماہی گیر ضعیف و پیر تہا ویسے فشار مین تمام ہوگیا اور کیکہوے نے آبگیر کی راہ لی جبکہ منزل کو
پہنچا ماجرا اپنا اور ماہی گیر کا بیان کیا اور ماہیان گذشتہ کی تعزیت کی بعد باقی ماندونے تہنیت زندگانی کی دی سب
خوش ہوئین اور مچھلیون نے حیات اپنی دوبارہ سمجھی اور یہہ قطعہ تکرار کرتی تہین **قطعہ** مرگیا دشمن کوئی دم شادمانی کیجیے ::
عمر آدم ہے جو دم بہر زندگانی کیجیے :: مرگ دشمن پر شماتت کیا مگر شاد ہیں اب :: زرد ہے چہرہ جو غم سے ارغوانی کیجیے :: پس
یہہ مثل اسلیئے بیان کی ہے تا جانے تو کہ اکثر لوگ اپنے حیلے سے آپ ہلاک ہوتے ہین مین تجہے وہ صورت بتاؤن کہ
اگر اسکے موافق کام کرے تو تیری بقا اور دشمن کی ہلاکت کا سبب ہو زاغ نے پوچہا کہ وہ کیا ہے شغال نے کہا کہ
قریے کی طرف اڑ کے جا اور چپ و راست نظر کر جبکہ کوئی چیز ایسی کہ جسے تو اڑ سکتا ہو منقار مین لیکر اڑ مگر اس طرح سے
کہ آدمیونکی نظر سے غائب نہو جانا غالب ہی کہ مالک اس چیز کا تیرا تعاقب کرے جبکہ نزدیک مار کے پہنچے اس چیز کو چہوڑ دینا
جبکہ لوگ سانپ کو دیکہین گے اول کام اسکا تمام کرین گے اسکے بعد اس چیز کو لین گے اور تو بے رنج اور مشقت کے
سے مخلصی پائیگا بموجب مشورہ شغال کے زاغ نے پرواز کی دیکہا کہ ایک بام پر ایک عورت غسل کرتی ہے اور کپڑے
سب اتار رکہے ہین انمین سے ایک کپڑا منقار مین لیکر اڑا اور لوگ پیچہے دوڑے زاغ بموجب صوابدید شغال کے آہستہ آہستہ
اڑا جاتا تہا جبکہ نزدیک سانپ کے پہنچا منقار سے اس کپڑے کو چہوڑ دیا لوگون نے آتے ہی کام اس سانپ کا تمام کیا اور
زاغ نے بلائے مار سے نجات پائی یہہ شعر شیخ ناسخ کا پڑہا **شعر** دفع دشمن ہوگیا اب اشک خون پالا کہان :: درد
سینے مین کہان ہو نٹہون پہ اب نالا کہان ۔ دمنا نے کہا یہہ مثل اسلیئے بیان کی ہے تا جانے تو کہ حیلے اور عقل سے
جو کام ہوتا ہی زور و قوت سے وہ نہین ہو سکتا ہی کلیلہ نے کہا کہ حیلہ تیرا اگر اس سے بیش نہین جانیگا وہ قوت و شوکت اور
عقل و فراست مین تجہسے بہت زیادہ ہے شاید کہ داستان خرگوش کی تو نے نہین سنی ہے دمنا نے کہا کہ یہہ قصہ کیونکر ہے
حکایت ١٣ کلیلہ نے کہا کہ ایک بہیڑیا بہوکا بتلاش طعمہ صحرا مین ہر طرف دوڑتا پہرتا تہا اور خرگوش ایک سایہ مین غافل سوتا تہا
بہیڑیے نے دیکہہ کے غنیمت جانا اور آہستہ آہستہ اسکی طرف روانہ ہوا خرگوش نے نہیب دم آواز سے قدم سی متنبہ ہو کر جست کی اور چاہا کہ بہاگے
بہیڑیے نے راہ اسکی روکی اور کہا کہ کہان جاتا ہے خرگوش نے خوف غالب آیا تضرع آغاز کیا اور روئے نیاز زمین پر رکہا اور کہا جاتا ہون مین کہ تش

اگر سنگی امیر سباع کی ہوش پر او نفس امارہ طلب غذا کے واسطے اضطراب مین ہی مگر اُس جثہ ناتوان و ضعیف سی ایک لقمہ بہی میر کا نہو سکیگا مگر یہان سے نزدیک ایک روباہ ہی کہ نہایت فربہی سے راہ چل نہین سکتی ہے اور گوشت اوسکا نرم و تازگی سے مانند آبحیات کے اور خون اوسکا تازگی اور شیرینی مین قند و نبات کے برابر ہے امیر اگر وہان تک قدم رنجہ فرمائے تو مین اوسی کسی حیلے سی گرفتار کر لاؤن ناشتائی معقول ہو اور اگر اوسپر بھی سیری نہو تو مین حاضر ہون مجھے نوش فرمائے بموجب **مصرع** دیگران را چو کمند آورد کباب خود زنید ایم شیر با خرگوش کے افسون پر فریفتہ ہوکر روباہ کیطرف روانہ ہوا اور وہ روباہ مکاری اور فریب مین شیطان کو درس دیتی تھی اور نیرنگ سازی اور شعبدہ بازی مین وہم و خیال سے سبقت لیجاتی تہی خرگوش جبکہ غار روباہ کے نزدیک پہنچا شیر کو باہر کہڑا کر کے آپ اوسکے غار مین گیا اور بصد تکریم سلام ادا کیا روباہ نے بھی بکمال نیاز جواب سلام دیا اور کہا **بیت**

خوش آمدی زکجا آمدی بیا بنشین ٭ بیا کہ سید ہمت در دو دیدہ جانشین ٭

خرگوش نے کہا کہ مین مدت سے ملاقات شریف کی تمنا مین رہتا تھا بسبب موانع روزگار غدار اور بسبب بیوفائی زمانہ ناہنجار کے ملاقات سی محروم تھا در ینولا کہ ایک عزیز کہ ملک کرامت مین بادشاہ سرفراز اور عرصہ ولایت مین پیر مرید نواز ہی اتفاق حسنہ سے اس دیار مین تشریف لایا ہی اور شہرہ زاویہ گزینی اور گوشہ نشینی اس جناب کا سنکے اس بندہ حقیر کو وسیلہ ملاقات گردانا ہی چاہتا ہی کہ دیدہ و دل اس جناب کے جمال جہان آراسی منور کرے اور مشام جان کو خوشبوی انفاس مشک فرسای معطر بنائے اگر اجازت ہو تو بہتر ہے والا آزردہ جانا ایسے قطب وقت کا اچھا نہین ہے **بیت**

دم عیسی کے برابر ہے دم درویشان ٭ باعث رد بلا ہی قدم درویشان ٭

روباہ نے طرز کلام سے اس فریب کو سمجھا اور دلمین خیال کیا کہ مین بھی انکے ساتھ بطور انہین کے سلوک کرون اور شربت انکا انہین کے حلق مین ڈالون **مصرعہ** کلوخ انداز را پاداش سنگ ست ٭ روباہ نے کہا کہ مینے کمر خدمت مسافرون کے واسطے باندہی ہے اور دروازہ زاویہ خانہ کا مہمانونکے منہ پر کہول رکہا ہے خصوصاً ایسا عزیز کہ تو اسکی خوبی سے بیان جسکا کرتا ہے اور ایسا صاحب کمال کہ جسکے تعریف تو اسدرجہ فرماتا ہے اوسکی مہمانداری مین کیونکر تقصیر کرونگی اور جانتی ہون مین اَلضَّیْفُ اِذَا نَزَلَ بِرِزْقِهٖ معہ اور بزرگون نے بھی کہا ہے **قطعہ**

ہر گرامی بعالم روزی خود میخورد ٭ گر ز خوان تست یا باشد ز خوان خویشتن ٭
پس ترا منت ز مہمان داشت باید بہر آنکہ ٭ میخورد بر خوان احسان تو نان خویشتن ٭

لمؤلفہ

اپنی قسمت کے سوا کہاتا نہین کوئی بشر ٭ اپنے گہر مین بیٹھ کر وہ کہائے یا اور ونکے گہر ٭
اوسکا تو مرہون احسان ہو جو کہائے تیرے ساتھ ٭ یعنی کہاتا ہے وہ اپنا تیرے سر خوان پر ٭

امیدوار ہون کہ اتنا توقف فرمائے کہ گوشہ کاشانہ کو جاروب کرلون اور قدم مبارک کیواسطے فرش لایق حال بچھالون خرگوش سمجھا کہ افسون میرا اسیر کارگر ہوا کہا کہ مہمان ہمارا مرد بے تکلف ہی اور درویش مشرب آرایش مکان اور تکلف فرش کی حاجت نہین ہے

لیکن خاطر خاطر اگر بایل تکلف ہی اس سے بہی انکار نہین کرتا ہے یہ کہکر باہر آیا اور تمام ماجرا بھیڑیے سے کہا اور تعریف کرم اور نعمت و تازگی و ترعی
سے خوشخبری تازہ دی بھیڑیا بہی دندان طمع تیز کرکے انتظار مین گوشت خرگوش کے منہہ نہار رہا تہا اور خرگوش اس تصور مین تھا کہ جب یہہ
روباہ کے کھانے مین مشغول ہوگا تو مین بعد فرار ہونگا مگر روباہ جہاندیدہ نے پیشبندی مین از راہ احتیاط مسکن کے گوشہ مین ایک غار تاریک
کہود رکھا تھا اور خس خاشاک اس غار کے منھ پر بچھا یا تہا اور ایک راہ مخفی اپنے نکلجانیکو جُدی بنا رکہی تہی جلد جلد اوس
خس و خاشاک کو درست کرکے آواز دی کہ ای مہمانو جلد قدم رنجہ فرماؤ یہہ کہکر جلد اوس راہ پنہانی سے دوسرے
غار مین جا کھڑی ہوئے خرگوش اور گرگ دونو جلد بیسے در آئے جبکہ پاؤن خاشاک پر پڑا دونون اوس غار تاریک مین گر پڑی
بہیڑیا سمجھا کہ یہہ فریب اسی خرگوش کا تھا کہ مجھے گرفتار بلا کیا غصے مین آکر خرگوش کو چیر ڈالا اور وہ بہی اوسمین ہلاک ہوا اور روباہ
سلامت رہی یہہ مثال اسواسطے کہی ہے تا جانے تو کہ مرد داہی سے حیلہ پیش جاتا ہے اور جو کہ عاقل اور صاحب احتیاط مین وہ
کب کسیکے افسون اور افسانے کا فریب کہاتے ہین مناؔ نے کہا یہہ سچ ہے کہ جو فرمایا تو نے لیکن گاؤ زبس مرد مغرور اور
میری دشمنی سے غافل مطلق ہے بلکہ دوست جانتا ہے اس غفلت مین اوسی مار لونگا کیا نہین سنا تو نے کہ عذر خرگوش کا شیر مین
اثر کرگیا اسلیے کہ اوسکے مکر سے غافل تھا باوجود خرد و کیا سنت کے ورطۂ ہلاکت مین پڑا کلیلہ نے پوچھا کہ یہہ کیونکر تہا۔

حکایت خرگوش و شیر دمنا نے کہا کہ حوالی بغداد مین ایک مرغزار تہا کہ اوسکی بوی نسیم بہشت نظیر تھی یہہ اشعار نامسخ کے
اوسکے حسب حال ہین **مثنوی** مانند شفق ہین پہول رنگین ❊ ہی لطف نجوم لطف نسرین ❊ سنبل کی سیاہ طور ذوائب ❊
شبنم مین ہے جلوہ کواکب ❊ نہرین ہین لطیف مثل کوثر ❊ لہرین ہین تمام سلک گوہر ❊ جو نخل ہے شان مین ہے طوبا ❊
سبز ایسے ہی دشت چرخ خضرا ❊ پانی ہی اثر مین آبحیوان ❊ نظارہ ہی جسکا باعث جان ❊ اوس مرغزار کے پرندا و چرند خصوصا خرگوش اوس مرغزار
کے بادہ ہی بسبب خوبی ہوا اور لطف فزا و کثرت نعمتہای گوناگون عمر اپنی خوشی سی بسر کرتے تہی وہان ایک شیر تند خو بلا جو دارد ہوا کہ ہر دم خرگوش وغیرہ کی
ادس شکار کرکے ہاتھ سی ہلاک ہوتے تہی اون سبکا عیش زندگانی اوسکے خوف سے تلخ تہا ایکروز مشورہ کرکے نزدیک شیر کے گئی اور زمین ادب بوسہ دیکے
کہا کہ بادشاہا ہم تیری رعیت ہین اور تو بزار محنت و مشقت ہر روز ایک کو شکار کرتا ہے اور ہم شب و روز خوف سے ہر دم مبتلای رنج رہتی ہین اسلیے ہمنے
ٹہیرائی ہے کہ آپکی فراغت کا سبب ہو اور ہمکو امن و راحت رہی اگر بادشاہ ہمارا متعرض حال نہو تو ہم ہر روز چاشت کے وقت مطبخ شاہی مین ایک خرگوش بہیجا دیا
اور کہنی وظیفہ مین قصور نکرین شیر راضی ہوا اور یہہ ہر روز قرعہ ڈالتے تھی جسکے نام پر پڑتا تہا اوسے بہیجا دیتے تہے اسی حال پر مدت مدید گذری ایکدن وہ قرعہ
ایک خرگوش کے نام پر پڑا اوسنے کہا کہ اگر تم میرے کہنے پر عمل کرو تو مین تمہین اس شیر کے شر سے نجات دلوادون سبنے کہا کہ اس سے کیا بہتر ہے خرگوش نے
اپنے جانے مین اتنا توقف کیا کہ وقت چاشت کا گذر گیا اور نوبت بہی شیر کی حرکت مین آئی غصے اور غضب سے زمین کو پنجہ مارتا تہا خرگوش آہستہ آہستہ
نزدیک آیا دیکہا نہایت غضب سے دم زمین پر مار رہا ہی اور نقض عہد کو یاد کرتا ہی اوسوقت خرگوش نے سلام کیا شیر نے پوچھا کہ کہان تہا اور حال وحوش کا کیا ہے

کہ ہمارے چاشت مین بدعہدی کی خرگوش نے عرض کیا کہ کیا طاقت غلامونکی کہ بادشاہ سے بدعہدی کرے آج کہ بدستور سابق ایک خرگوش آپکے وظیفے کا
میرے ساتھہ آتا تہا ایک شیر رہ مین ملا اُسے چہین لیا ہرچند مینے کہا کہ یہہ وظیفہ بادشاہ کا ہے نہ سنا بلکہ حرکت بیجا کرتا ہی اُسنے جواب دیا کہ وہ کون ہوتا ہے
شکار میرا ہی اُس سے کہدے کہ اب اس مرغزار سے بہاگ جاوے اور لاف و گزاف اُسنے جو زبان پر لایا کہ مین اُسے عرض نہین کر سکتا ہون مجہہ غریب کو کہان طاقت
اُس سے ہمسری کی تہی بہاگ گئے وقت اتنا البتہ مینے کہا کہ ایکساعت مین تجہہ حال اپنا معلوم ہو جاویگا شیر گرسنہ کی رگ حمیت حرکت مین آئی اور کہا
کہ اے خرگوش اُسکا مکان مجہے بتا کہ وہ کہان بیٹہا ہے خرگوش نے کہا مین جانتا ہون اور دلمین ایک آگ سلگ رہی ہے کہ وہ کلمات بے ادبی جو اُسکی زبان
آئے ہین چاہتا ہون کہ عوض اُس خیرہ سر بدکار برگشتہ بخت سے پاؤن تو خوب ہے شیر نے کہا آگے چل اور مجہے بتادے شیر سادہ دل اُسکے فریب سے
غافل خرگوش کے پیچہے روانہ ہوا خرگوش ایک چاہ عمیق مین لیگیا اور کہا کہ اے بادشاہ مین نہایت اُس سے ڈرتا ہون اگر بادشاہ مجہے اپنی
گود مین لیلے اس کنوے مین جاہنکے تو مین بتادون شیر اُسے گود مین لیکے کنوے مین جہانکا عکس اپنا اور اُس خرگوش کا پانی مین دیکہا سمجہا کہ
یہہ شیر وہی ہے کہ خرگوش کو چہین لیگیا تہا گود مین لیے بیٹہا ہے شیر نے اُس خرگوش کو کنارے پہینکدیا اور آپ کنوے مین کودا وہین تین غوطے مین
واصل جہنم ہوا خرگوش نے وحوش کو مبارکبادی دی سب مسرور ہوکر شکر پروردگار مین مشغول ہوئے اور امن و امان سے باقی عمر بسر کی اس مثل
کی ایراد سے معلوم ہوا کہ دشمن ہرچند قوی ہو مگر رائے درست سے تدبیر اُس پر پہنچ جاتا ہے کلیلہ نے کہا اگر بیل کو تو ہلاک کروائے اور شیر کو اُسکے بعد رنج
پہنچے تو تیری سعی مین بہہ تمام قائل ہوئیگا اور اگر شیر کو کچہ رنج نہ پہنچے اور ہلاکت شتربہ کی ہو جاوے تو مضائقہ نہین ہے مگر یہہ دور از قیاس اور بعید
از عقل ہے اور جس صورت مین کہ شیر کو رنج پہنچے تو زنہار اُس کام کو اختیار نہ کرنا کہ کوئی عاقل حظ نفس کے واسطے اپنے مخدوم کا رنج گوارا
نہین کرتا ہی کلیلہ نے خاتمہ انجمن کا اس سخن پر کیا اور دمنا کلام کلیلہ کا خلاف مطلب سمجہکر اُٹہہ گیا چند روز کے بعد دمنا وقت
فرصت پا کے او مغموم صورت بنا کے شیر کی خدمت مین حاضر ہوکر دست بستہ کہڑا ہوا شیر نے کہا کہ تو بہت دنون کے بعد نظر آیا خیر ہے
دمنا نے عرض کیا اللہ تعالے خیر ہی کریگا شیر اس کنایہ سے چونک پڑا اور پوچہا کہ کیا کچہ حادثہ ہوا ہے دمنا نے کہا البتہ شیر نے کہا کیا ہے
دمنا نے عرض کیا ہمکو خلوت و فراغت چاہیے شیر نے کہا کہ جلد نزدیک آ کہ کام آجکا کل پر ڈالنا قباحت رکہتا اور تدارک اُسکا دشوار
ہوجاتا ہی دمنا نے کہا کہ وہ بات کہ سننے سے جسکے سننے والیکو ملال ہو اُس بات مین جلدی اور دلیری کرنا نہ چاہیے بلکہ بہت سوچکے بات کہنا مناسب
ہوتا ہے اور سننے والیکو ضرور ہے کہ جب بات خیرخواہی کی عرض کیجائے تو اُسمین فکر تمام سے غور کرے جب جانے کہ غرض نفسانی سے خالی اور
محض دولتخواہی سے ہے اُسے البتہ عمل مین لاوے الا ہرگز سمع قبول مین جگہہ نہ دے شیر نے کہا کہ تو جانتا ہے کہ مین سب بادشاہون سے
فضیلت عقلی مین سبقت لیگیا ہون اور ہر شخص کے استماع کلام مین تمیز شاہانہ پیش نہاد خاطر رکہتا ہون تو بے تکلف جو کچہہ
کہنا ہے کہہ اور بے تردد جو کچہہ خیال مین آیا ہے اظہار کر دمنا نے عرض کیا کہ غلام کو اس امر مین عرض کرنیکی جرأت اسلیے ہوئی ہے کہ حضور
کی عقل و دانش پر وثوق کامل رکہتا ہون اور یہہ بہی پوشیدہ نہین ہے کہ جو بات کہ غلام عرض کرتا ہے اُسمین محض خیرخواہی کے سوا مطلب نہین ہوتا ہے

اور کوئی غرض نفسانی اُس مین شامل نہین کرتا ہون بیت بحمد اللہ کہ ذہن شاہ محکی ہست کہ قلب و خالص ما میشناسد شیر نے کہا کہ امانت و دیانت تیری ظاہر ہے تیری ہمیشہ محض خیرخواہی پر دیکھی ہے کبھی ہمنے اُسمین دغل نہین پایا ہے دمنا نے عرض کیا کہ بقا کافہ وحوش کی سلامتی ذات بادشاہ مین منحصر ہے پس جو مجھکو از کہ پاکیزہ تہا وہ مین ادائے حق اور صفائی صدق مین دریغ نکیا حکیمون نے کہا ہے جو کوئی کہ سخن حق کو بادشاہ سے مخفی کرے مثال اُسکی یہہ ہے کہ طبیب سے حال اپنا چھپایا تو غالب ہے کہ اپنے نفس کو ہلاک کرے شیر نے کہا کہ تیری ہواداری اور یکرنگی اس سے پہلے مجھپر ثابت ہو چکی ہے اور امانت اور دیانت تیری خوب متحقق ہوئی ہے جو تجھسے ہو بیان کر کہ تمام بالحفظ کیا جائے دمنا نے جبکہ شیر کو اپنے افسون و فسانے پر شیفتہ اور فریفتہ پایا زبان کہولی بیت کہ شاہا خرد رہنمون باد بہ ظفر یار و دشمن نگون باد شنزبہ نے ہمرازان لشکر کے ساتھہ خلوتین کی ہین اور ارکان دولت کی صلاح اسطرح پر کی ہے کہ شیر کو آزمایا ہے مینے اور اندازہ اُسکے زور و قوت اور سستی رائے کا خوب سمجہا ہے اور ہر بات مین اسکے عقل بسیار و ضعف بیشمار پایا جاتا ہے بیت بہیر جسکو سمجہتے تہے ہم شیر تو چوب ہے جسکو سمجہے تہے شمشیر مین حیرت مین ہون کہ پادشاہ نے اُسکا فرنعمت عز و اکرام مین اسقدر افراط کی ہے اور حکمرانی و فرمانروائی مین اُسکو ثانی اپنا بنایا ہے اور اُسنے اُسکے مقابلہ مین یہہ صورت پیدا کی ہے پس بجز اسکے کہ ع اصل بد از خطا خطا نکند گنجایش اور کسی بات کی نظر نہین آتی ہے شیر نے کہا کہ اے دمنا سمجہکے بات کہہ کہ یہہ قیاس سے بہت دور ہے کہ شنزبہ ایسا کام کرے یہہ تونے کس سے سنا ہے اور کہانسے ثابت کیا ہے اور خدا نخواستہ ایسا ہو تو تدبیر اُسکی کیا ٹہرائی ہے دمنا نے عرض کیا کہ بزرگی اُسکے درجہ کی اور بلندی مرتبہ کی ظاہر ہے اور توجہ کہ عنایت بادشاہ کی اُسکے حال پر ہے پوشیدہ نہین اسی قدر سب ارکان دولت کو اُسکی طرف رجوع ہے اگر جلد تدارک اس امر کا ہوا تو بہتر ہے اور اگر بہر حال اُسنے تدبیر کامل کر لی تو یقین ہے کہ دست تدبیر دامن مدعا تک نہ پہنچے اور کام دشوار کھینچے یہہ ظاہر ہے کہ مخالف اگر مور کے مانند ہو اور فرصت وقت کی پائے تو مار بن جاتا ہے اور آدمی دو طرح کے ہوتے ہین ایک صاحب احتیاط اور دوسرے صاحب عجز ہر واقعہ کے واقع ہونے سے سراسیمہ اور متردد ہو جاتے ہین اور صاحب احتیاط دو نوع پر ہوتے ہین ایک وہ کہ پیش از ظہور خطرات جو کچہہ کہ آخر مین کرنا چاہیے اُسکے اول مین پیش بندی کرتے ہین اور ایسے ہی شخص گرداب بلا سے نکلکر ساحل نجات کو پہنچتے ہین ایسے لوگونکو دور اندیش کہتے ہین اور دوسرے وہ ہین کہ جب بلا پہنچے دل کو قوی رکہین اور دہشت کو دل مین راہ نہ دین غالب ہے کہ ان شخصونسے بہی راہ تدبیر پوشیدہ نہ رہے اور اس شخص کو صاحب احتیاط کہتے ہین اور ان تین گروہون کی تفصیل یہہ ہے کہ ایک کو عاقل کامل کہتے ہین اور دوسرے کو نیم عاقل و تیسرے کو جاہل غافل اور حکایت اُن تین مچہلیون کی کہ باہم آبگیر مین رہتی تہین حضور نے شاید نہین سنی ہے شیر نے کہا یہہ حکایت کیونکر ہے

حکایت تین مچہلیونکی

کہا کہتے ہین کہ ایک آبگیر تہا شارع عام سے دور اور راہ چلنیوالونسے مخفی اور مستور اور پانی اُسکا مانند سینہ صوفیان صافی دل صاف اور پاکیزہ اور خوبی حسن مین آبحیات تہا اور یہہ آبگیر آب روان سے نزدیک تہا اور اُسمین تین مچہلیان رہتی تہین ایک اُن مچہلیون مین سے اخرم تہی یعنی بہت احتیاط والی اور دوسری حازم یعنی صاحب احتیاط اور تیسری عاجز یعنی کم عقل ناگاہ چند ماہی گیر ... ان کا

اتفاقاً ناگہان اوس آبگیر پر بہ اقتضائے الٰہی سے حال ان تینون مچھلیون کا کہ اوس آبگیر مین رہتی تھین اونکو معلوم ہوا ایک اونمین سے عاقل تھی کہ واسطے دوڑا اور ان ہی آبگیر کے اب تیرا کلام انکی گرفتاری کی تدبیر مین کرتے تھے اُن مچھلیون نے سُنا عین یا ہمین آتش حسرت جلنے لگین کہ افسوس کچھ راہ بچنے کی نہین ہے جس وقت کہ دام آپہنچیگا ماہی گیر ہمکو گرفتار کرینگے اسی فکر مین مضطر تھین ہنوز دام نہ پہنچا تھا کہ رات ہوگئی ایک مچھلی کہ اونمین بہت عاقل اور بار ہا دست برد زمانۂ جفاکار او شوخ چشمی سپہر بے اعتبار اوسنے دیکھی تھی اور بساط تجربہ پر ثابت قدم تھی تدبیر اپنی خلاصی کی دام صیاد اور فکر نجات انکے فریب سے دل مین ٹھہرا کے بے اطلاع اون دونون مچھلیون کے دوسرے چشمے کیطرف کہ متصل اوس آبگیر کے تھا دبے پاؤن روانہ ہوئے صبح صیاد دونو دو جانب سے راہ اوس آبگیر کی باندھ کے جال ڈالا اوس نیم عاقل نے کہ مایہ خرد سے آراستہ تھی مگر تجربہ کار جبکہ یہ حال مشاہدہ کیا بہت پشیمان ہوئی اور کہا کہ مینے غفلت کی اور انجام کار کو نہ دیکھا چاہیئے تھا کہ مین بھی اوسی ماہی کیطرح من بلا کے نازل ہونے سے پہلے تدبیر اپنی رہائی کی کرتے تو بہتر تھا کہ علاج واقعی کے وقوع سے پہلے کرنا چاہیئے اور اسکے **بیت** علاج واقعہ پیش از وقوع اولیٰ ہے بد مرض جو کہ ہوا ہو دوا پذیر نہین ہوتا اب تو موقع فرصت کا نہین ہے اور وقت بیداد تدبیر کا ہے ہر چند کہ بزرگون نے کہا ہے کہ تدبیر بوقت فائدہ نہین کرتی ہے لیکن مرد عاقل کو چاہیئے کہ عقل صائب اور رائے صواب اندیش کے منافع سے نا اُمید نہو اور دفع مکائد دشمن مین حتی الوسع کوتاہی نہ کرے یہہ کہکے آپکو مردہ بنایا اور برابر پانی کے تیرنے لگی صیاد دونون نے اوسے اوٹھا لیا اور مردہ سمجھ کے دوسرے چشمے کے کنارے پر ڈال دیا جب کہ صیاد دام کھینچنے مین مشغول ہوئے تب یہ تڑپ کے اوس چشمہ کلان مین جا پہونچی اور بکمال دور اندیشی ہوشیاری جان اوسکی سلامت رہی اور وہ تیسری مچھلی غفلت سے حیران و سرگردان جب رست اور تعجب و فراق سے … پھرتی تھی آخر گرفتار دام قضا ہوئی اور سستی رائے اوسکی دشمن جان ہوگئی بادشاہ کو اس مثل کے بیان کرنے سے فائدہ یہہ ہے کہ … ہین کہ ہنوز وقت تدبیر ہی تعجیل فرمائے والا کار از دست رفتہ تدبیر پذیر نہین ہوتا ہے لطیفہ **بیت** آگیا قابو مین جسدم دشمن جسم … چاہیئے بس ساب کے مانند اوسکے سر کو توڑا چاہیئے پنچ شیر نے کہا کہ جو کچھ کہا تو نے عقل کبھی اسی بات کو نہ مانیگی کہ شنزبہ ایسی خیانت نکرے اور ایسی نعمت کا کفران نعمتی سے برباد ہے کہ مینے اوسکے حق مین کوئی نیکی فرو گذاشت نہین کی ہے دمنا نے کہا کہ ارشاد تمہارا بجا ہے لیکن ایسی ہی نیکی نے حوصلہ اوسکی بدی کا اس نوبت کو پہنچایا ہے **بیت** جس بچھڑے کا پیٹ بھرا ہے واجب ہے مرہم و سیر ہے نامناسب ہے لئیم و بد گہر جبتک کہ کچھ امید پانی ہوتی ہے رجوع کئے چلے جاتے ہین اور جہان پر ظرف اونکا بھر چکا بدخلقی اور بیحاصلی کیطرف کہ اصل اونکی ہے رجوع کرتے ہین اور جب ضرر خوف سے ایمن ہوچکتی ہین اور حصول … مستغنی آتش کفر نعمتی اور فتنہ انگیزی افروختہ کرتے ہین شیر نے کہا پھر ایسے ملازمون کیساتھ طریق جاری رکھو کہ کفران نعمت نکرین دمنا نے کہا کہ ایک ہی بار اپنی عنایت سے اونہین ایسا محروم نکر دو کہ نا امید ہوکر دشمنونکیطرف میل کرین اور اپنی نعمت سے مالامال بھی نکردو کہ خیالات فضولی اونکے دماغ مین بھر جائین بلکہ ہمیشہ خوف و رجا مین بسر کرتے رہین اور حال و مال اونکا وعدہ و وعید اور امید و بیم … استعمال کردو کہ عیش طغیان و عصیان ہو اور نا امید اور بے بری کی بھی اس درجہ نہو کہ دلیری انحراف کا باعث ہو جب اس

کہ مزا کیا انکر تا شیر نے کہا کہ اے دمنا یہ ان خیال مین گذرتا ہی کہ آئینہ سینہ شنزبہ اس زنگ سی مصفا اور دل اوسکا اس خیال کی تہمت سے
پاک و معرا ہے اور میں اوسکے ساتھ عنایت اور الطاف کے سوا اور کچھہ کام نہین کیا ہی اور جسسے کہ ایسا کیا ہو اوس نیکی کے عوض کیونکر
اندیشہ بدیکا رکہگا دمنا نے کہا کہ کج مزاج سے ہرگز راستی نہین ہوتی ہی اور بد اصل و زشت سیرت سے ستودہ خوئی اور پاکیزہ خصلتی ظہور مین
نہین آتی ہی کل اناء یترشح بما فیہ **مصرع** از کوزہ ہمان برون تراود کہ درو ست مگر بادشاہ نے قصہ کچھوے اور بچھو کا نہین سنا ہی شیر نے کہا
کہ کیونکر تھا **حکایت کچھوے اور بچھو کی** دمنا نے کہا کہ کچھوا اور بچھو مین باہم دوستی تھی ایکدن ایسی ضرورت داعی ہوئی
کہ دونون نے باہم صلاح کرکے جلاء وطن اختیار کیا اور تھوڑے دوسرے ملک کے ہوئے قضارا ایک دریا راہ مین ملا بچھو کہ عبور دریا سے
عاجز تھا متحیر و پریشان خاطر ہوا کچھوے نے کہا کہ ای یار عزیز یہہ کیا سبب ہے کہ اپنی عنان غم کے ہاتھہ مین سپرد کی ہے بچھو نے کہا کہ اندیشہ یہہ ہی کہ
عبور دریا ممکن ہے نہ طاقت تیرے فراق کی رکھتا ہون کچھوے نے کہا کہ غم نہ کہہ کہ اپنی پیٹھہ پر بٹھا کے ساحل مراد پر تجھے پہنچا دونگا عجب
ہو سکتا ہی کہ تجھ سے یار دلنواز کو کہ ہزار دشواری پیدا ہوا ہی آسانی سے چھوڑ دون القصہ کچھوا بچھو کو اپنی پیٹھہ پر سوار کر کے روانہ ہوا
عین بیچ مین کچھوے نے سنا کہ میری پیٹھہ پر کچھہ کھٹ کھٹ ہوتا ہی پوچھا کہ ای یار یہہ کیا حرکت ہی بچھو نے کہا کہ آزمائش اپنی نیش کی کرتا ہون
کہ تیرے جوشن جود پر کچھہ نیش میرا اثر کرتا ہی یا نہین کچھوے نے آشفتہ ہو کر کہا کہ ای بے مروت مینے اپنی پیٹھہ تیری کشتی بنا کے یہہ محنت
اختیار کی ہے اور تو حق صحبت و خدمت یون ادا کرتا ہے اگرچہ تیرا نیش میری پشت پر کچھہ اثر نکریگا مگر یہہ کیا حرکت بیہودہ ہے
کہ تو کرتا ہی بچھو نے کہا کہ معاذ اللہ یہہ معنی اگر میرے خیال مین گذری ہون مگر تقاضاے طبیعت سی مجبور ہون نیش مارنا میری عادت
خلقی ہی آمین خواہ پشت دوست ہو خواہ سینہ دشمن یہہ شعر مولف کا تو نے نہین سنا ہی **بیت** ہو جو بچھو نیش زن طعن اوسکا نام عقل ہی خلق
اسی خاطر ہوا مجبور ہے مجبول ہے کچھوے نے دلمین کہا کہ حکیمون نے سچ کہا ہے کہ بد اصل کی پرورش کرنا آبرو اپنی اور سررشتہ کام کا برباد کرنا ہی
بیت ور خاک بخشن زر روز ہو دریغ نبینند بہ با ناکسان دریغ بود لطف و مردمی بزرگون نے کہا ہی کہ جو کوئی اصل مین نجیب نہین
ہے امید خیر اوس سے ہرگز نکرے اور اپنے اس مثل کے ضمیر منیر بادشاہ پر ثابت ہوا ہوگا کہ بسبب خبث ذاتی کے شنزبہ سے اندیشناک ہونا ضرور ہے
اور نصیحت دوستونکی اگرچہ عزیب ہو گوش ہوش سے استماع فرمانا واجب ہے کسواسطے کہ بات پر ناصحان صاف طینت کے اگرچہ درشت
اور بے محابا ہو التفات نکرنا عواقب امور مین ندامت اور ملامت سے خالی نہین ہوتا ہی جیسا کہ بیمار فرمودہ طبیب پر عمل نکری اور غذا
اور دوا اپنی رغبت کے موافق کھائے تو بیماری افزایش امراض غلبہ کرکے اوسی ہلاکت کو پہنچائیگی **بیت** ناصح اندر دہی درشتی سخن ار گفت جو تلخ
صبر تلخ ست و لیکن بر غیر شیرین ارے اے شہریار افضل ترین بادشاہ وہ ہی کہ عواقب کار سے غافل نہو اور اعدا کو خوار و ذلیل کرے اور جسکہ
کوئی حادثہ ہنگام پہنچے احتیاط اور ہوشیاری سے طرف کرے اور اوسکے بعد کوئی تدبیر نہو سکے اور دشمن غالب آئے شیر نے کہا اگرچہ بات
بہت درشت کہی اور حد سے تجاوز کیا تو نے لیکن قول ناصح کا اگرچہ درشت ہو پر رد کرنا مصلحت کے خلاف ہی لیکن مین تجھسے پوچھتا ہون

که اگر شتربه بر تقدیر که دشمن بھی ہو تو کیا کر سکیگا که حقیقت مین میرا طعمه ہے کیا دم اسکے تنکون کا خس و خاشاک سے ہے اور امداد میرے اعضا کی گوشت
ہوئی ہے اور کھانیوالا اجزا نباتی کا کبھی گوشت خوارون سے عہده برا نہین ہو سکتا ہے اسلئے یہه بات خیال مین نہین آتی ہے که وه حوصله میرے مقابلے کا
کرے لمولفه بیت کس طرح دشمن ہو مجھسے علم رزم جنگ و قتال :: پیل سے بھڑ جائیگی چیونٹی تو ہوگی پائمال :: اور آفتاب دولت شتربه افق عنایت
پروردگار سے تابان ہے اگر اماده کسیکی مانند رو گردانی کریگا تو زبون کا ہیبت جائیگا دمنانے کہا که بادشاه کو ان باتون پر غفلت نچاہیئے که وه طعمه میرا
ہامین اسپر غلبه کہتا ہون اگرچه وه بذات خود مقابلے مین نہین آسکتا ہے مگر حیله و فریب سے سب کچھه کر سکتا ہے که ہر آدمی ہزار
چند بار که اپنی قوت سے زیاده ہو جر ثقیل کی صنعت سے اٹھا سکتا ہے مین اس بات سے ڈرتا ہون که اُس نے جمیع وحوش کو اپنے ساتھه موافق
کیا ہے مبادا اُسکے دام موافقت مین گرفتار ہو سب اسکے کہنے پر چلین تو بے ادبی متعال اگرچه بادشاه قوی جثه ہے پر سب کا مقابله نہین
کر سکتا ہے شیر نے کہا که تیرا اخلاص میرے دل مین اثر کر گیا مگر یہه خیال میرا دامنگیر ہے که مینے اُسے عزت بخشی ہے اور ہر مجلس و محفل مین اُسکی
ثنا خردمندی اور اخلاص [illegible] بیان فرمائی ہے اگر اب اسکی خلاف دفعةً عمل مین لاؤن تو نقصان قول اور [illegible] مشہور
او بد عہدی او بیقدری میرے سخن کی سب کے نزدیک ثابت و متحقق ہو جا بیت ہر سر برا که خود سرافرازی :: [illegible]
دمنانے کہا که اے صاحب و تدبیر درست وہ ہے که جب دوستی سے اثر دشمنی کا ظاہر ہوا [illegible] نخوت [illegible]
فی الحال اطراف کا رشته [illegible] اور دامن موافقت و مرافقت کو [illegible] اور اس سے پہلے تقدم بالحفظ کرے که دشمن فرصت [illegible]
اسکے که زنت آدمی کے مصاحب قلب ہمہ ہین اور انواع فوائد انسے حاصل ہوتے ہین مگر جبکه [illegible]
نہین ہوتی ہے تو سوا اُکھاڑ ڈالنے کے صورت آرام کی نہین نظر آتی ہے اور طعام [illegible] تحلیل [illegible]
معده مین جا کر فاسد ہوتا ہے بغیر اسکے دفع کی مضرت سے مخلصی نہین ملتی ہے آخر کار دمدمه دمنا کا شیر کے دل مین اثر کر گیا [illegible]
مین صحبت سے شتربه کے [illegible] ہوا اور پھر اُسسے ملاقات کرون گا ابتر یہه ہے که اسکے [illegible] کسیکو بھیجون که [illegible] بیان کرے اور
کہدے که ہمارے قلمرو مین نه رہ اور جہان جا چاہے وہان جا دمنا ڈرا که اگر یہه بات شتربه کو پہنچے اور اپنی برات [illegible] شیر سے عرض کرے تو میرا
حیله و مکر صاف ظاہر ہو جا کہا که اے بادشاه یہه بات احتیاط سے دور ہے جبتک که بات نہین کہی ہے اختیار باقی ہے اور جبکه دشمن ہوشیار ہو گیا اور [illegible]
اپنے بچاؤ کا کر لیا پھر بات اختیار سے باہر ہو جائیگی اور خالی شور اُٹھیگا بیت سخن تا نگفتی توانی نگفت :: ولی گفته را باز نتوان نهفت
سخن و ہلنے او تیر کمان سے جبکه باہر نکلا نه وه مونہه مین آیگا اور نه یہه شست مین ایک بزرگ نے کہا ہے زبان دل کی ترجمان ہے اور دل
والی ولایت بدن کا اور سخن عرض کرنیوالا جوہر گنجینه وجود کا جبتک که درج دہن مین قفل خاموشی [illegible] مہر سکوت سے نطق پر لگی
ہوئی ہے تب تک چمن زندگانی مین سب ریاحین سلامتی کے ساتھه دیده و شگفته ہین او نہال حیات ثمره [illegible] راحت [illegible] گلزار سخن
سبب تفریح دل او تقویت دماغ ہو نتیجے اور اسکے خلاف ظہور پکڑیگا تو ماده صداع آخر کو پیدا کریگا کیونکه زبان بسته ایک نکته [illegible]

مین عقدے ہا مشکل کہولتی ہے اور بات شر انگیز ایک اشارت مین گوبندیکو بندہا گران مین بستہ اور شکستہ کرتی ہے قطعہ اگر
بچشم خرد در سخن نگاہ کنی :: بضاعتی ست کہ ہم سود وہم زیان آرد :: نشان کہ داد کہ ناگفتہ سخن کس را :: بدرد دل کند آوارہ پا بجان
آرد :: بسا شدست کہ گوینده را ہمین لفظی :: دہ بیایہ ماندم کہ بر زبان آرد :: بادشاہ اگر یہہ بات شتربہ کو پہنچی اور اپنی فضیحت آئینہ تصور مین
معاینہ کی تو ممکن نہین ہے کہ مکابرہ پیش نہ آئے اور فتنہ انگیزی اختیار نکرے ارباب احتیاط گناہ ظاہر کیواسطے عقوبت پنہان جائز کہی ہے
اور جرم پوشیدہ کے لئے عقوبت آشکار تجویز نہین کی ہے صلاح یہہ ہے کہ اسکے گناہ مخفی کی سیاست نہانی تجویز فرمائی شیر نے کہا کہ بمجرد گمان کسی کو
اپنے نزدیکیونکو دور کرنا اور جبتک ثبوت گناہ نہو حق تلفی مین اہل استحقاق کی سعی کرنا اپنے ہاتھہ سے تیشہ اپنے پانون پر مارنا ہے اور
دفعۃً طریق مروت اور منہاج دیانت سے یکسو ہونا کام بادشاہ عالی مقام کا نہین ہے قطعہ نباشد پسندیدہ شرع و عقل :: کہ بی بینہ
شاہ فرمان دہد :: کہ ہمچون مضا قضا حکم او :: بگیہان ستاند جان میدہد :: دمنا نے کہا کہ اس امر مین کوئی گواہ بادشاہ کی فراست سے
بہتر نہین ہے جبکہ یہہ مکار غدار آئے بادشاہ کو چاہیئے کہ نظر فراست سے نگاہ کرتے تا خبث اسکے عقیدہ کا طلعت نازیبا لائح اور تجویز اسکے
باطن کی اطوار سے ہویدا یعنی پیش و پس اور چپ و راست احتیاط کرتے آنا اور جنگ کا آمادہ ہونا واضح ہو جائے شیر نے کہا کہ اچھا کہا تو نے
اگر یہہ علامات اسمین پائی جائینگی تو غبار شبہ کا راہ حقیقت سے مندفع ہو جائیگا اور خدشہ گمان کا مرتبہ یقین سے مبدل ہو جائیگا دمنا نے جانا کہ
ہیزم فتنہ انگیز آتش بلا کو بالا کیا اور شیر کے دل مین دمدمہ پر اثر کر گیا چاہا کہ سیل کو بھی دم مین لاکے شیر کی طرف سے متردد کرے مین
ناملاقات لیے وقت یہہ آثار اسمین پائے جائین خیال کیا کہ ملاقات شتربہ کی باجازت شیر ہو تو مناسب ہے تا بدگمانی سے دور رہون عرض کیا
کہ اے بادشاہ اگر فرمان عالی ہو تو مین شتربہ سے ملاقات کرکے اور اسکے مکنون ضمیر پر بخوبی مطلع ہو کے عرض حال کرون شیر نے اجازت
دی دمنا اندوہ زدہ اور مصیبت رسیدہ بنکے شتربہ کے پاس آیا اور سلام و تحیت بجالایا اوس نے مدارا او تملق دمنا کے فراخور حال کیا
اور یہہ مصرع گویا کا پڑہا مصرع دہ بہو کے ہمکو بیٹہی ہین جنہین ہم یاد کرتے ہین بعد اسکے دمنا سے کہا کہ تو دوستونکو یاد نہین کرتا ہے اور کبھی
اس طرف قدم رنجہ نہین فرماتا ہے سبب کیا ہے دمنا نے کہا کہ اگرچہ بظاہر شرف ملازمت سے محروم ہون الا بجان و دل آپکی ہوا داری و خیر
خواہی مین مصروف ہون اور زاویہ عزلت اور گوشہ خلوت مین وظیفہ دعا و ثنا کہ باعث مزید دولت و حشمت ہے اشتغال رکھتا ہون
گاو نے کہا کہ عزلت کا سبب کیا ہے دمنا نے کہا کہ جب کوئی یہہ سمجھے کہ مین مالک اپنے نفس کا نہین ہون بلکہ اسیر فرمان غیر ہون اور اسکے
مزاج کی بے استقلالی سے اتدن بیم جان و خطرہ ایمان مین بسر کرتا ہون اور ہر دم لرزان و ترسان ہون اوسے سوا گوشہ گزینی
کے اور کیا کرے رباعی ناصح آرام کے لائق نہین گلزار جہان :: آ مرغ چمن چھوڑ نشیمن نادان :: عزلت نہین ہمکو جو سر بکھیڑ ہی
بلبل سے جلا کے ہو قفس مین پنہان :: گاو نے کہا کہ اے دمنا بات اس سے واضح تر بیان کر تا نفع اس نصیحت کا تمام تر حاصل ہو دمنا نے کہا
کہ چھہ چیزین ہین چھہ چیزونکے بیچ ممکن نہین ہین اول دنیا بے بخشش اور متابعت ہوا بے محنت اور مجالست زنان بے بیبت اور مصاحبت بدان بے ملامت اور مخالطت لئیمان

بے مذلت اور ملازمت پادشاہان بے آفت اور کسیکو خمخانۂ دنیا سے ایسا جرعہ نہیں دیتی ہیں کہ مست و بیباک نہو اور سر نخوت
گریبان تکبر سے نہ نکالے اور کوئی شخص نہیں ہی کہ ہوا پر قدم رکھے اور گر نہ پڑے اور کوئی مرد ایسا نہیں ہے کہ عورتونکو ہمدم اور ہمراز
کرے اور انواع فتنہ میں مبتلا نہو اور جو شخص کہ مردم شریر سے اختلاط رکھے عاقبت الامر پشیمانی نہ کھینچے اور جو کوئی کہ مردم کمینہ و سفلے سے
امید رکھے خوار اور بیمقدار نہو اور کوئی مرد صحبت سلطان اختیار کرے اور اُس ورطۂ خونخوار سے سلامت باہر آئے یہ ممکن نہیں ہی کہ شنزبہ نے
کہا کہ تیری بات اسپر دلالت کرتی ہے کہ شیر سے کوئی امر ناگوار تجھے پہنچا ہے کہ اُسکے خوف سے ہول و ہراس تیرے دلپر مستولی ہوا ہی
دمنا نے کہا کہ یہ بات اپنے نفس کے واسطے نہیں کہی مینے بلکہ دوستونکے واسطے غمناک ہوں اور یہہ ملال و کلال کہ مجھپر مستولی ہی تیرے واسطے ہی اور تو
جانتا ہی کہ عہد نامہ محبت کے میرے اور تیرے کسطرح پر ہیں اور جو عہد کہ اول دن تجھسے باندھا ہی مینے اکثر اوسمیں وفا پائی ہی تو نئے اور سختیں میں
مجبور ہوں کہ نیک و بد حادث ہوگا اوسی تجھے البتہ مطلع کرونگا شنزبہ ڈرا اور کہا کہ ای یار شفیق و ای دوست موافق جلد مجھے حقیقت
حالسے خبردار کر اور کوئی دقیقہ دقائق ہوا داری سے فروگذاشت نکر دمنا نے کہا کہ مینے معتمد سے سنا ہی کہ شیر اپنی زبان سے کہتا تھا کہ
شنزبہ خوب فربہ ہوا ہے اور اس درگاہ میں کچھ حاجت اوسکی نہیں ہی وحوش کو خوش کیا چاہئے یعنی ایکروز ضیافت خاص و مہمانی عام اوسکی
گوشت سے ضرور ہی مینے جو یہ بات سُنی متحیر ہو کر دوڑا کہ تجھے اس سے آگاہ کروں اور اپنا حُسن عہد تیری خدمت میں ثابت کروں اور جو کچھ
شرع مروت اور اقتضائے حق صحبت ہی مجھپر واجب ہے اوسے ادا ہوا ہوں **بیت** من انچہ شرط بلاغ ست با تو میگویم ﴿ تو خواہ از سخنم پند گیر و
خواہ ملال ہوا اب صلاح وقت یہہ ہے کہ جلد کوئی تدبیر کر کہ اس ورطۂ ہلاک سے مخلصی حاصل ہو اور کوئی ایسا لطیفہ عمل میں لا کہ اس
مہلکے سے راہ نجات ہاتھ آئے جبکہ شنزبہ نے یہہ سخن دمنا سے سُنا عہد و پیمان شیر کے یاد کیے اور کہا کہ ای دمنا ممکن نہیں ہی کہ شیر میرے
ساتھ دغا کرے کیونکہ مجھسے کوئی خیانت نہیں ہوئی ہے اور میرا قدم جادۂ نیکو خدمتی سے باہر بھی نہیں پڑا ہی اور سوائے خیر خواہی
کے کوئی اور امر بھی وقوع میں نہیں آیا ہے پھر وہ کیا ہی کہ شیر میرا دشمن ہے مگر شاید کسی نے دروغ بیفروغ مجھپر باندھا ہے اور شیر کو تند و تیز
فریب سے خشمگین کیا ہی کسواسطے کہ اوسکی خدمت میں ایک گروہ بدنفس ہے کہ سخن خیر سے بیگانہ اور خیانت اور زبان درازی میں مردانہ
اگر اونہوں نے کوئی بات سنا اور پرداختہ کر کے عرض کی ہو تو عجب نہیں ہی کہ بدونکی بدگوئی سے نیکونکے حق میں اکثر پادشاہوں کو بدگمانی
آجاتی ہی اور اس گمان خطا سے راہ صواب پوشیدہ رہتی ہی اور قصہ اُس بط کا تجربے کیواسطے ایسے موقع میں دلیل کافی ہی اور اشارہ وافی
دمنا نے پوچھا کہ یہہ قصہ کیونکر ہے **حکایت** شنزبہ نے کہا کہ ایک بط نے ایک شب پانی میں تارے کا عکس دیکھا سمجھی کہ یہہ ماہی ہی ارادہ کیا
کہ اوسے شکار کرے کچھ نپایا چند بار اسی طرح آزمائش کی جب دیکھا کہ حاصل اس سے کچھ نہیں ہی کنارہ کیا اور اسکے بعد عہد کیا کہ شکار ماہی
نکرونگی اور دوسری رات اگر ماہی دیکھتی تھی تو روشنی تارے کی جانکر قصد اوسکا نکرتی تھی اور کہتی تھی من جرب المجرب حلت به الندامة
ثمرہ اس تجربے کا حاصل یہ ہوا کہ ہمیشہ بھوکی رہتی تھی اگر مرد بط ایسے کان انش کے بھرے ہیں اور اوسکے دیدۂ دل سے کی گرد تہمت آچکی ہی اور مجھ کو ہی

غیر خواہی تو غالب ہے کہ پھر صفائی دشوار ہو اور بنظر انصاف دیکھیے تو مجھہ مین اور غیرون مین کتنا فرق ہے اور نورانی سے
تا شب ظلمانی کتنا تفاوت ہے **مثنوی** کار پاکان را قیاس از خود مگیر + زانکہ ماند در نوشتن شیر و شیر + شیر آن باشد کہ آدم می خورد +
شیر آن باشد آدم میخورد + دمنا نے کہا کہ کرامت شیر کی اس سبب سے نسمجھا چاہئے بلکہ اکثر عادت بادشاہونکی بھی یہی ہے کہ کبھی بے
استحقاق کسیکو مرتبہ اعلی کے ساتھہ اختصاص دیتے ہین اور کبھی دوسرے کو کہ مستحق اوسکا نہا نہین ہوتا ہی بےسبب و جہت
تلف و تاراج کرتے ہین شترنے کہا یہہ تقریر شیر کی جو تو نے بیان کی اگر بے علت دست آویز اوسکا یہہ حال ہے تو امید رکھنا
اوس سے محض غفلت و خطا ہی کس واسطے کہ اگر غصہ کسی سبب سے ہو تو معذرت سے اوسکا دفع ہونا ممکن ہی اور اگر عیاذاً باللہ کچھہ موجب
بھی نہو اور یا نمام کے مکر و افترا سے مزاج اوسکا متغیر ہوا ہو تو دست تدارک اس جگہہ کوتاہ ہی کیونکہ دروغ و بہتان کا اندازہ اور
مکر و فریب کی نہایت نہین ہے جو بات کہ میرے اور شیر کے درمیان واقع ہی اوسمین مین اپنا گناہ نہین دیکھتا ہون مگر از روی مصلحت و
خیر خواہی گاہ گاہ البتہ کچھہ بات مینے کہی ہے نہ از روی خلاف شاید کہ اس سبب سے اوسنے گمان میری دلیری پر فرمایا ہو مگر جو کچھہ کہ
مینے اوس سے عرض کیا ہی غالب ہے کہ وہ فایدہ کلی سے خالی نہوا اور یا یہہ کسیکا شکوہ اور گستاخی کسیطرح کی مجھہ سے سرزد نہین ہوئی ہی
اور شرط تعظیم مین بھی کوئی دقیقہ فروگذاشت نہین کیا ہی کیونکہ گمان کیا جا کہ بعض سبب وحشت اور خدمت موجب عداوت ہوئی
ہو یہان یہہ مثل صادق آئی جو مولف نے کہی ہے **بیت** عجب ہے مرض ہو دوا سے زیادہ + دم عیسوی ہو قضا سے زیادہ + اور اگر یہہ نہین
ہے تو ممکن ہے کہ استغنا مملکت اور نخوت سلطنت باعث ملال ہوئی ہو کس واسطے کہ مقتضای عظمت و تجربہ یہہ ہے کہ ناصحونکو بالطبع برا جانتے
ہین اور جاہلون اور خوش آمد گویونکو عزیز اور مقبول کرتے ہین ایسی ہی حالت دیکھہ کے بزرگون نے کہا ہی کہ نہنگ کی ساتھہ
قعر دریا مین غوطہ مارنا اور مار کے لب سے زہر چوسنا بہتر ہی نزدیکی سلاطین کی اور ضرر بادشاہ کی صحبت کی مجھہ اوس سے بخوبی معلوم تھی
مگر مجبور تھا کہ آپھنسا تھا بلکہ بعضے ارباب حکمت نے بادشاہونکو آتش سوزان سے تشبیہ دی ہی اگرچہ اونکا پرتو عنایت امیدواری کے کلبہ تاریکو
روشن کرتا ہی لیکن شعلہ سیاست بھی خرمن حقوق خدمتگذاری کو جلائے دیتا ہی اور عقول کامل اوسپر متفق ہین کہ جو کوئی آتش سے نزدیک ہی اوسکے
واسطے ضرر بیشتر ہے اور وہ لوگ کہ دور ہی سے تماشا روشنی کا دیکھتے ہین جلنے سے پناہ مین رہتے ہین اور فی الحقیقت یہی ہے کہ اگر
کوئی سیاست سلطانی اور ہول و ہیبت بادشاہی سے واقف ہو تو ہزار اسکی عنایت کیے برابر نہ سمجھے اور مصداق اس قصہ کا مناظرہ باز اور مرغ
خانگی کا ہی دمنا نے پوچھا کہ یہہ حکایت کسطرح ہی **حکایت باز و مرغ خانگی** شترنے کہا کہ ایک دن باز شکاری مرغ خانگی کے
ساتھہ مباحثہ کرتا تھا کہ تو نہایت بیوفا اور بد عہد ہے اور حکمای نصیحت شعار کا اسپر اتفاق ہی کہ عنوان صحیفہ اخلاص سپیدہ اہل وفا
اسم ہونیکے ساتھہ ہے کہ اِنَّ حُسْنَ الْعَهْدِ مِنَ الْاِيمَانِ مرد کو چاہیے کہ اسمین کوشش کرے کوئی صفت اوسکی متصف بیوفائی پر نہو
تجائی مرغ خانگی نے جواب دیا کہ مجھہ سے کونسی بیوفائی تو نے دیکھی ہی اور کیا بد عہدی سرزد ہوئی ہی باز نے کہا کہ علامت تیری بیوفائی کی یہہ ہی کہ آدمی

تیرے حق مین اتنا الطاف کرتے ہین کہ بے خدمت و بے تکلیف تجکو آب و دانہ کہ مادہ حیات اُس سے متعلق ہے دیتے ہین اور رات دن تیرے
حال کے خبرگیران رہتے ہین اور اُنکے بدولت گوشہ اور توشہ تجھے حاصل ہے اور جبکہ ارادہ تیرے پکڑنیکا کرتے ہین تو ایک بام سے دوسرے بام پر اور
ایک گوشہ سے دوسرے گوشہ مین بھاگتا پھرتا ہے بیت حق نمکی نمی شناسی ٭ وز منعم خویش می ہراسی ٭ اور مین باوجودیکہ جانور وحشی
ہون اگر چند روز آدمیون کے ہاتھ سے طعمہ کھاتا ہون تو اُنسے انس کرتا ہون اور اُنکے حق کا خیال کرکے شکار اُنکو پکڑ دیتا ہون اور کتنا ہی
دور پہنچتا ہون جبکہ وہ آواز دیتے ہین پھر اُنکے پاس آجاتا ہون بیت مرغ دست آموز را چندانکہ کس دور افگند ٭ با نشاط بال
آید باز چون گوید بیا ٭ مرغ نے جواب دیا کہ سبب تیرے پھر آنیکا اور میرے بھاگنے کا یہ ہے کہ تونے کسی باز کو سیخ پر بھنتے نہین دیکھا ہے
اور مینے بہت مرغ خانگی تابہ گرم پر بریان دیکھے ہین اگر تو بھی یہہ دیکھتا جو مین نے دیکھا ہے تو اُنکے نزدیک ہرگز نہ آتا اگرچہ مین بام بام
بھاگتا ہون مگر تو کوہ بکوہ بھاگتا پھرتا اور یہہ مثل اسواسطے لایا ہون تا تو جانے کہ وہ لوگ کہ صحبت بادشاہونکی طلب کرتے ہین اُنکی
سیاست سے بیخبر ہین اور جنہون نے کہ اُنکی سیاست دیکھی ہے اُنہین نہ قرار سے خبر ہے نہ آرام سے اثر بیت نزدیکان را بیش بود
حیرانی ٭ کایشان دانند سیاست سلطانی ٭ دمنا نے کہا کہ اگر شیر تیرے حق مین یہہ اندیشہ کرے تو غلط ہے کیونکہ تجھہ مین ہنر بہت
بسیار اور فضل بیشمار ہین اور سلاطین کسیوقت ارباب ہنر سے مستغنی نہین ہوتے ہین شیر نے یہ کہا کہ شاید میرا ہنر باعث گرانی
ہوا ہو کہ اسپ تیز تک کی راہ روی موجب غبار ہوتی ہے اور درخت میوہ دار کی شاخ توڑی جاتی ہے اور عندلیب خوش گفتار
اپنے ہنر سے قفس مین گرفتار ہوتی ہے اور طاؤس کے بال و پر رعنائی کے سبب سے اُکھاڑے جاتے ہین قطعہ وبال من آمد
ہمان دانش من ٭ چو روباہ را موی و طاؤس را پر ٭ ہنر عیب من شد وگرنہ سرم را ٭ نہ از خاک بلکہ از گہر بود افسر ٭ اور ہر
طرح سے بے ہنر ہنرمندون سے زیادہ ہین اور اہل ہنر کے خرابے مین ہمیشہ باتفاق مبالغہ کرتے ہین کہ حرکات و سکنات اُنکے
اگرچہ نیک ہون تو بھی بدی کی طرف لیجاتے ہین اور اُنکی امانت اور دیانت کو خیانت پر محمول کرتے ہین اور وہی ہنر کہ جو
سبب دولت و وسیلہ سعادت ہے اُسکی نسبت شقاوت اور نکبت کی طرف کرتے ہین بیت خوار کرتا ہے بشر کو دشمن ٭ عیب
کرتا ہے ہنر کو دشمن ٭ دمنا نے کہا کہ اگر بد اندیشیون نے یہہ قصد کیا ہو تو مآل کار اسکا کسطرح ہوگا شنزبہ نے کہا کہ
اگر تقدیر اُنکی ارادے کے ساتھہ موافق نہین ہے تو کچھہ مضرت نہین ہونیکی اور اگر قضاے ربانی اُنکی مکر اور غدر کے مطابق ہو تو کسی حیلہ سے
دفع اُسکا ممکن نہین ہے دمنا نے کہا کہ خردمند کو چاہیے کہ ہر حال مین فکر دور اندیش کو اپنا دمساز رکھے اور کبھی ایسا نہین ہوا ہے کہ جسنے کام اپنا عقل
سپرد کیا ہو اور ظفر نہ پائی ہو شنزبہ نے جواب دیا کہ خرد اسوقت کام آتی ہے کہ قضا بالعکس اسکے حکم نکیا ہو بعد حکم قضا کے چارہ ہاتھہ آتا ہے اور نہ حیلہ نفع
پہونچاتا ہے بیت آگ پر جبکہ ملا دیتی ہے دامن تقدیر ٭ آب تدبیر کو کر دیتی ہے روغن تقدیر ٭ اور جبکہ آفریدگار سبحانہ تعالیٰ حکم نافذ فرماتا ہے دیدہ بصیرت
پہلے تیرہ و خیرہ ہوجاتا ہے تا امضاے حکم اُن لوگون پر پوشیدہ رہے اذا جاء القدر عمی البصر مگر تو نے قصہ بلبل اور دہقان کا نہین سنا ہے دمنا نے کہا کہ یہہ

کسطرح تھا حکایت ۹۱ شتربہ نے کہا کہتے ہین کہ ایک دہقان باغ رکہتا تہا تر و تازہ کہ بوستان ارم سے اُسکی نسیم اعتدال زیادہ رکہتی تھی
اور اُسکی خوشبوی روح افزا دماغ جان کو معطر کرتی تھی نظم باغ عالم مین عجب گلزار تہا ٭ باغ جنت کی روش بیخار تہا ٭ تہی دم عیسی
اثر مین بوے گل ٭ رشک خورشید درخشان روے گل ٭ نواے عندلیب ہانکی عشرت انگیز اور نسیم عطر بیز اُسکی راحت آمیز تھی ایک گوشہ چمن
مین ایک گلبن تھا تازہ و تر نہال کامرانی سے اور سرفراز تر شاخ شجرہ جوانی سے ہر صبح گل اُس گلبن رنگین بے مانند رخسار نگار دیبان شگفتہ
ہوتے تہے بلبل نے اُس گل رعنا سے عشقبازی شروع کی باغبان ایکروز اپنی عادت کے موافق باغکے تماشے کو آیا دیکہا کہ ایک بلبل
نالان صفحہ گل پر منوہہ ملتی ہے اور شیرازہ جلد زرنگار اُسکا منقار تیز سے کہینچتی ہے باغبان پریشانی اوراق گل مشاہدہ کرکے گریبان
شکیبائی پہاڑنے لگا مگر اُسوقت طرح دیکر کہر کو پہر گیا دوسرے دن آکر دیکہا تو وہی حال بلبل و گل کا پایا تیسرے روز جاکر دیکہا کہ حرکت
منقار بلبل سے مصرعہ گل تاراج رفت و خار بماند ٭ پس خار خار منقار سے سینہ دہقان مین خراش پیدا ہوا اُسنے بعد تدبیر
اُسے گرفتار کرکے ایک قفس مین بند کیا بلبل بیدل ۹۴ نے طوطی وار زبان گفتار کہولی اور کہا کہ ای عزیز سبب کیا ہے کہ تونے مجہے قید
کیا ہے اور کس باعث سے میری عقوبت پر میل فرمایا ہے اگر میرے نغمات تجکو پسند آئے ہین تو خود آشیانہ میرا تیرے باغ مین ہے اور
ہر سحر گلستان میرا میری نغمہ سرائی سے طرب خانہ ہے اور اگر کچہ اور مطلب خیال مین ہے تو مجہے اپنی ما فی الضمیر سے آگاہ کر دہقان نے کہا کہ
کچہ جانتی ہے کہ تونے مجہپر کیا ستم کیا ہے اور یار نازنین میرا گل ہے تونے کیسا خراب کیا ہے پس سزا تیرے اعمال کی یہی ہے کہ تو یاد دیار اور
تفریح سیر گلزار سے بے نصیب ہو کر قفس مین تنہائی رویا کر جیسا کہ مین درد ہجر انسے گوشہ زندان مین تیرے باعث سے نالان رہا ٭ جوان بیت
بنال بلبل اگر با منت سر یاریست ٭ کہ ما دو عاشق زاریم و کار ما زاریست ٭ بلبل نے کہا کہ اس خیال سے درگذر کہ میرا اتنا گناہ ہے کہ ایک شب
اوراق گل نے پریشان کئے تھے سو عوض مین اسکی گرفتار قفس ہوئی اور تونے کہ کعبہ دلکو ویران کیا ہے پس تیرا کیا حال ہوگا یہہ بات دل
دہقان پر کارگر ہوئی بلبل کو آزاد کیا بلبل نے کہا جو تونے مجہسے نیکی کی ہے بحکم ۹۵ ہل جزاء الاحسان الا الاحسان کی مین بہی مکافات
اسکی کرتی ہون وہ یہہ ہے کہ اس گلبن کے نیچے کر توکہڑا ہے ایک آفتابہ زر دفن ہے سو کہودے اور اپنے کام مین لا دہقان نے اُس مکان کو کہودا جو بلبل نے
کہا تہا سو پایا دہقان نے کہا کہ ای بلبل عجب بات ہے کہ آفتابہ زمین کے نیچے دیکہا تونے اور دام خاک کے نیچے نہ دیکہہ سکی بلبل نے کہا نہین جانتا ہے تو
اذا نزل القدر بطل الحذر جبکہ قضاے الہی نازل ہوتی ہے نہ دیدہ بصیرت مین روشنی رہتی ہے اور نہ تدبیر صائب سے نفع پہنچتا ہے اور یہہ
مثل اسلیئے لایا ہون تا معلوم ہو کہ مین بہی حریف قضا و قدر کا نہین ہون اور اسکے سوا کہ سر تسلیم کا حکم الہی پر کہون چارہ دوسرا نہین ہے
بیت سر ارادت ما و آستان حضرت دوست ٭ کہ ہرچہ بر سر ما میرود ارادت اوست ٭ دمنہ نے کہا یقین معلوم ہے کہ جو کچہہ شیر نے تیرے واسطے تجویز
کیا ہے اسکا باعث یہی ہے کہ کمال بیوفائی اور جباری اُسکی ذات مین ازل سے ودیعت رکہی ہے اگرچہ اوائل مین اُسکی صحبت حلاوت زندگانی دیتی ہے لیکن
اواخر مین تلخی عمر رکہتی ہے اُسکی مثال ایسی ہے کہ ایک مار ہے نقش و نگار دار اسکا ظاہر نقشہاے رنگارنگ سے آراستہ اور باطن اسکا زہر ہلاہل سے کہ

کوئی تریاق اوسے فایدہ نبخشے پیراستمبہ نے شنزبہ نے کہا کہ پہلے مینے تو نوشی شیرین چکہی ہی اب وقت ہے زخم نیش تلخ کا اور ایک مدت
طرب و راحت میں بسر کی ہے اب ہنگام ہی ہجوم محنت و غم کا **بیت** ایدل مزہ وصل چشیدی یکچند + اکنون الم فراق میباید خورد + اور حقیقت
یہہ ہے کہ اجل گریبان گیر ہوکر مجہے اس بیشے مین لائی تہی ورنہ مین شیر کی صحبت کے کب لایق تہا مین تو اوسکا ملعمہ ہون چاہیئے تہا کہ اگر ہزار کمند
سے کوئی اوسکی طرف کہنچتا تو بہی ارادہ اوسکا نکرتا لیکن لکہا پیشانی کا کہ تقدیر الہی سے ہے اوس سے بندہ مجبور ہے اور دوسرے ترے دمدمے نے
آدمنا مجکو ورطہ ہلاک مین ڈالا ورنہ مین کب دیدہ و دانستہ دام بلا مین گرفتار ہوتا اب دست تدبیر دامن تدارک سے کوتاہ ہی کہ اوسکا وقت باقی نرہا
مصرعہ چون کنم خود کردہ ام خود کردہ را تدبیر نیست + اور بزرگون نے کہا ہی جو کوئی دنیا سے قدر کافی پر قانع نہو اور وہ طلب زیادتی کی کرے
مثال اوسکی ایسی ہے کہ ایک شخص کوہ الماس تک پہنچے اور ہر ساعت اوسکی نظر ٹکڑے پر پڑے اور خیال کرے کہ یہہ بہت بڑی قیمت کو ملیگا
اس خیال سے آگے بڑہتا جاے اور ہر چند زیرپا الماس سے پانو اوسکے چہلنے جائین پر وہ مستی طلب مین خبردار نہو اور دیکہتا ہے کہ آیا نہ ایکو
یہہ آگے ہی بڑہتا جاے اور وہ زخم ہردم زیادہ ہونے جائین اور یہہ اوسی صدمہ سے کوہ پر ہلاک ہوجا **بیت** از زیادہ طلبی کار تو آید بزیان +
سود اگر خواہی ز اندازہ زیادت مطلب + دمنا نے کہا کہ یہہ سخن بغایت چسپیدہ کہا تو نے کہ جو بلا کسی پر نازل ہو تو منشا اوسکا حرص اور طمع ہوتا
بیت ہوا جو کوئی مبتلا طمع + وہ ہوگا اسیر بلا طمع + جو گردن کبوتر حرص مین باندہی جاتی ہے آخر کو تیغ ذلت سے کاٹی جاتی ہے اور جسکے
دماغ مین کہ سوداے طمع جگہہ پکڑتا ہے آخر وہ سرخاک برابر ہوتا ہے اور اگر شخص کہ غایت حرص ہے دولت پر وطہ نکبت مین پڑے مین
فقر مہلکہ مضرت مین گرفتار ہوے ہین جسطور سے کہ وہ صیاد روباہ کی طمع کہتا تہا آخر یہہ ہی پاکست دماغ اوسکے ہاتہ باہر ہوا شنزبہ نے
کہا یہہ ماجرا بیان کیا چاہیے **حکایت** دمنا نے کہا کہ ایک صیاد صحرا مین روباہ کو دیکہا کہ تہایت چستی و چالاکی سے ایک دشت مین گشت
کرتی ہی صیاد کو چال اوسکی خوش آئی بلحوصلاح اوسکی گرفتاری کی کرکے ایک سوراخ اوسکے دیکہا اوسکے پاس کہودا اور خس و خاشاک سے چہپایا
گوشت اوسپر رکہہ کے آپ کمین گاہ مین جا بیٹہا جبکہ وہ روباہ کہ پاس سے باہر آئی اور بو اوس چیچڑے کے ناک مین پہنچی نزدیک اوسکے چاہا کہ آوے کہا
یہہ دلمین اندیشہ کیا کہ اگرچہ بو اس چیچڑے کے دماغ کو معطر کرتی ہی لیکن بو بلا بہی مشام ہوشیاری مین آتی ہے اور عقلا اوس کام نزدیک کہ جسمین احتمال
ہلاکت کا ہو نہین جاتے ہین اور خردمند ایسے کام کو کہ اندیشہ فتنہ کا جسمین متصور ہو نہین کرتے مین ایک احتمال یہہ ہے کہ کوئی جانور مرگیا ہو اور
گمان غالب یہہ ہے کہ اس چیچڑے کے تلے دام ہی بچہا ہو بہر تقدیر ایسے اندیشہ ضرر سے حذر اولی ہی **نظم** مرترا چون دو کار پیش آید + کہ ندانی کدام
باید کرد + آنکہ در وے مظنۂ خطرست + آنت بر خود حرام باید کرد + وانکہ بیخوف و بیخطر باشد + کہ بہانت قیام باید کرد + روباہ نے یہہ فکر کرکے
خیال چیچڑے سے کنارہ کیا اور ایکطرف کی راہ لی اس اثنا مین پلنگ گرسنہ کوہ سے نیچے اترا جبکہ بو اوس مردار کی سونگہی بلا تامل اوس چیچڑے پر دوڑا
پانو رکہتے کے ساتہہ ہی اوس گہڑے مین گرا جبکہ صیاد نے پلنگ کے گرنیکی آواز سنی سمجہا کہ روباہ گری ہی نہایت حرص سے بے تامل اوس گہڑے مین
صیاد کے آنے کے ساتہہ ہی پلنگ نے جھپٹ اوسکا پیٹ چیر ڈالا صیاد غلبہ حرص اور بیعقلی سے ہلاک ہوا اور روباہ فیض قناعت اور قطع طمع سے جان سلامت

لیکن فایدہ اس مثل کا یہہ ہے کہ آفت طمع اور شقاوت زیادہ طلبی آزاد کو بندہ اور بندیکو سر افگندہ کرتی ہی شتربہ نے کہا کہ واقعی غلطی کی مینے کہ ملازمت
شیر کی اختیار کی کیا جانتا تھا مین کہ وہ قدر خدمت کی نجانیگا بزرگون نے سچ کہا ہی کہ صحبت اوسکی کہ قدر محنت کی نجانے اور خدمت اوسکی کہ قیمت محنت کی
نہ پہچانے مانند اوسکے ہے کہ کوئی شخص امید محصول پر تخم شیرین زمین شور مین بووے یا آب روان پر غزل لکہے خوش مضمون لکہے و یا نصیحت سے بیاتوالد و تناسل عشقبازی کرے
یا انکو ایسے چراغ کی بقا سمجہے **قطعہ** معشوق و بادشاہ مین ہرگز وفا نہین + پہل بید سے ثمر مین ہرگز لگا نہین + کوئی چراغ آتش گل سے جلا نہین + پیاسے کو
قطرہ آب گہر سے ملا نہین + دمنا نے کہا اس بات سے درگذر اور اپنے کام کی تدبیر کر شتربہ نے کہا کیا چارہ کرون یہہ یقین جانتا ہون میری عقل حکم کرتی ہی کہ شیر میرے
حق مین بدی تجویز نکریگا مگر اہل صحبت میری ہلاکت مین البتہ کوشش کرتے ہین اگر تقدیر میری نے زندگانی کی ترازو کف فنا مین سپرد کی ہی تو ہر ایک
بلیہ بقا میر لطالمان مکار اور ستمگاران غدار دست بدست اوٹھا دینگے جیسا کہ گرگ و شغال و زاغ نے ارادہ اونٹ پر کر کے باتفاق یکدیگر غا... دمنا نے کہا
یہہ کیونکر تھا **حکایت گرگ و شغال و زاغ** شتربہ نے کہا کہتے ہین کہ زاغ سیاہ چشم اور گرگ تیرہ بخت اور شغال پر مکر ایک شیر شکاری کی خدمت مین حاضر رہتے تھے
اور انکا بیشہ شارع عام کے نزدیک تھا ایک اونٹ سوداگر کا اوس بیشے کے حوالی مین درماندہ ہو کر رہ گیا ایک مدت کے بعد قوت پاکے ہر طرف چارے کی طلب مین پہرتا تھا
کہ گذر اوسکا اوسی بیشے مین ہوا جبکہ شیر کے نزدیک پہنچا آداب خدمت بہزار فروتنی بجا لایا شیر نے استمالت کی اور حال پوچہا شتر نے سوال کیا کہ غلام چاہتا ہی کہ سکونت
اس بیشے کی اختیار کر کے باقی عمر شہریار کی خدمت مین بسر کرے شیر نے کہا اگر رغبت ہماری صحبت کی رکہتا ہی تو تجہکو امان اور اجازت ہی اونٹ شاد ہوا اور اوس بیشے مین بسر
کرنے لگا ایک مدت کے بعد وہ شتر نہایت فربہ ہوا ایک روز شیر شکار کیواسطے گیا تھا اتفاقاً پیل مست سے دوچار ہوا اور جنگ عظیم واقع ہوئی شیر مجروح ہوا ایسی سکت کہ
پہر آیا دردناک و مجروح بسفر تنجوری پر گرا زاغ اور شغال اور گرگ کہ اوسکے خوان احسان سے لقمہ پاتے تہے بے برگ و نوا رہے شیر از راہ الطاف کہ بادشاہ کو خدام پر ہوتا ہے یہہ حال
انکا دیکہہ کے متاسف ہوا اور کہا کہ رنج تمہارا مجہپر دشوار ہی اگر کوئی صید نزدیک ہو تو اطلاع دو کہ مین اسی حال مین نکلکر اوسے شکار کرون تا تم بہرہ ور ہو
شیر کے پاس سے اوٹھ کے ایک گوشے مین باہم دیگر مصلحت کی کہ اس اونٹ سے نہ بادشاہ کو منفعت ہے اور نہ ہمین الفت اب شیر کو اس بات پر لایا چاہئے کہ اوسے شکار کرے تا دو
دن ہمین اور شیر کو سد رمق پہنچے شغال نے کہا کہ اس خیال سے درگذر کہ شیر نے اوسے امان دی ہی جو کوئی کہ بادشاہ کو غدر پر تحریص کریگا اور نقض عہد پر
دلیری دلوائیگا حقیقت مین یہہ خیانت ہے اور خائن ہر حال مین مردود ہے اور خدا اور رسول اوس سے ناراض اور خلق ناخوشنود رہیگی **نظم** ہرکہ در طرح خیانت
گریست + دین و از عہد امانت برشست + سکہ مردی ز امانت بود + قلت مردم ز خیانت بود + زاغ نے کہا کہ اوس بات مین حیلہ کیا چاہئے اور شیر کو اس
عہد سے باہر لایا چاہئے تم سب یہین ٹہرو مین جاتا ہون اور ابہی آتا ہون اسکے بعد شیر کے نزدیک جا کر کھڑا ہوا شیر نے کہا کہ کوئی شکار کی خبر لایا ہی زاغ نے کہا کہ
کسیکی آنکہہ بہوک کے غلبے سے کام نہین کرتی ہے اور قوت حرکت کی بہی نہین رہی مگر ایک طعمہ غلامون کی خیال مین آیا ہی اگر بادشاہ کا وسیر راضی ہو تو سبکو
رفاہیت تمام سے نعمت پہنچتی ہے شیر نے کہا کہ عرض کر زاغ نے کہا کہ اونٹ ہم مین اجنبی ہے اور اوسکی مصاحبت سے کوئی نفع مقصود نہین ہے گویا صرف سوقت
مین اپنی صید ہے از خود شکار دام افتادہ ہی ہاتہہ آگئی شیر یہہ بات سنکے نہایت غضب مین آیا اور کہا کہ خاک ایسی بیمروتی کے سر پر کہ شیوہ نفاق اور شیمہ غدر نیک بات
نہین جانتے ہین اور طریق بغی و فتوت سے محض بیگانہ ہین اور مجہے وہ بات تعلیم کرتے ہین کہ جس سے خدا ناراض ہو اور سلطنت برباد ہو جاوے بہلا جب کہ یہہ شعر مولف کا سنا ہوگا

وہ کیونکر خوف خدا سے غافل ہو گا بیت نہ ہو مغرور گر زیر نگین ہیہ ہفت کشور ہون ؛ سلیمان سے یہان اک دم مین لیلیے دیو خاتم کو ؛ عہد کا توڑنا
کس مذہب مین جائز ہے کہ پہلے اسے اپنے زینہار مین لینا اور پھر پیمان شکنی کرکے اسے ہلاک کرنا اس سے بھی کوئی بری بات ہے ہر شاخ یا پایہ کہ از تربیت
سر بلند ؛ مشکل بدست خویش کہ آہن شکست تست ؛ زاغ نے کہا کہ مین اس مقدمے کو جانتا ہون لیکن حکما نے کہا ہے کہ ایک نفس کو اہل بیت کے واسطے
فدا کر دینا چاہیے اور اہل بیت کو قبیلے کے واسطے اور قبیلے کو فدائے شہر اور اہل شہر کو فدائے شہریار کرنا واجب ہے کہ سلامتی اسکی اہل زمانہ کو پہنچیگی اس صورت مین صاحب عہد صفت
عہد یاد رہیگا اور اسکی ذات مشقت فاقہ سے سلامت رہیگی شیر نے یہہ سنکر گردن جھکائی زاغ آیا اور یارون سے کہا کہ اول قصہ ہلاک شتر کا مین نے عرض کیا پہلے تو
سرکشی کی اور اسکے بعد نیم راضی ہوا اب یہہ تدبیر ہے کہ سب اونٹ کے پاس چلین اور مذکور شیر کی بھوک اور رنج کشی کا بیان کرین اور کہین کہ ہم پناہ سایہ
دولت کامگار مین روزگار خرمی کے ساتھ بسر کرتے تھے اب یہہ حادثہ درپیش آیا مروت تقاضا نہین کرتی ہے کہ جان و نفس اپنا شیر پر فدا نکرین و الا
کفران نعمت کے ساتھ منسوب ہونگے اور مروت و جوانمردی سے محروم رہینگے بہتر یہہ ہے کہ ہم سب شیر کے پاس چلین اور اسکا شکر انعام و اکرام بجا لاکر کہین کہ
ہم سے کچھ نہین ہو سکتا مگر جان و نفس اپنا نچھاور کرتے ہین ہر ایک یہہ عرض کرے کہ بادشاہ آج ہمارا گوشت تناول کرے اور دوسرا اسکے قول کو دفع
کرے اور نوبت شتر کی آوے ممکن ہے شتر کا مانا قرار پاوے بات تعلق یہہ شتر کے پاس گئے اور یہہ سب فضولی اس سے بیان کی شتر سادہ لوح انکی افسون پر فریفتہ
ہوا اور اسی نوع سے کہ مذکور ہوچکا بات کو قرار دیکے شیر پاس آئے اور زاغ نے زبان کھولی اور یہہ شعر مولف کا پڑہا بیت تن سبز یا پامال مین صورت
سبزہ ؛ پلکے یہہ خزان ترے گلستان کو بلبرن ؛ ہماری حیات و صحت بادشاہ کی سلامتی ہے اگر ضرورت پیش آئی ہے بادشاہ کو اگر میرے گوشت سے سد رمق
حاصل ہو تو عین راحت ہے مجھے نوش فرمائیے اوروں نے کہا کہ تیرا گوشت کہانے سے کیا سیر بادشاہ کو ہو گی بیت تو تو نے جو ہمارے لیئے کیا
ٹھیریا مین آئے زاغ نے نہایت سنکر گردن جھکائی شغال نے عرض کیا مدار متمادی ہوئی کہ تیرے سایہ دولت مین آفتاب حادث سے بہ امن و امان
گذران کی ہے مین آج کہ بادشاہ کا حضور مصیبت مین مبتلا دیکھتا ہون کہ ستارہ اقبال میرا زوال پر ہے فوق حال طلوع کرے یعنی بادشاہ طعمہ
چاشت کا میرے گوشت سے کر پائیے اوروں نے جواب دیا کہ جو کچھ کہ عرض کیا تو نے ہواداری اور حق گذاری ہے مگر تیرا گوشت کہ بدبو کھاتا مبادا استاد اول بعد
رنج بادشاہ کا زیادہ ہو شغال خاموش رہا اور گرگ آگے بڑہا اور زبان یون کھولی بیت غذا یا تیرا ہو سکے ہر یا یہ عذر روز میدان تیر اسکا ؛ میری
بھی جان بادشاہ پر فدا ہے اور مین بہت آرزو مند ہون کہ بادشاہ بخوشی میرے اجزا کو اپنے دانتون مین جگہ بخشے یارون نے کہا کہ یہہ بیان تیرا محض اخلاص و عقیدت
اختصاص سے مگر تیرا گوشت خناق علة دے ضرر مین ہلاہل کے برابر ہے گرگ نے قدم پیچھے رکھا اور شتر دراز گردن نے بحکم کل طویل احمق بعد داستان دعا کے
یہہ شعر مولفہ کا پڑہا ؛ کمان جیسے تیرے دوست کی ہو حلقہ بگوش ؛ ہے تیرے عدو کا لگا تنہا آفتاب تیر ؛ کہ مین از خاک و اشتہ اس حضرت کا
پرورش یافتہ اس دولت کا ہون مجھ بادشاہ مطبخ کے واسطے اس ناچیز کا گوشت قبول فرماوے اور جان میری کام آوے تو بھی احسان سے سبکدوش نہین
ہو سکتا ہون بیت نوکری ذرہ تو مین نے سعدی کی لذت سمجھون ؛ کام آئے جو میری جان سعادت سمجھون ؛ سب اہل قریب متفق الکلمہ ہو کے یہہ بات
زبان پر لائے کہ شفقت و صدق عقیدت سے تیری ذات واقع ہے گوشت تیرا خوشگوار اور بادشاہ کے مزاج کے لیئے سازگار ہے حمد ہے تیری ہمت کو کہ اپنے ولی نعمت پر جان

مضایقہ نکیا اور اس معاملے سی اپنا نام نیک صفحۂ روزگار پر چھوڑا بیت زر بچھیے کو تو حاضر ہین ہزار پہ جان دینا ہی نہایت دشوار اسکے بعد
حملہ وہو اور اجزا اُس مسکین کے پارہ پارہ کر ڈالے یہہ مثل اسواسطے بیان کی جاتی ہے تو کہ فریب اہل مکر کا خصوصاً جسوقت دہ متفق ہوتے ہین خالی نہین
جاتا دمنا نے کہا اسکے دفع کی کیا تدبیر ہے شتربہ نے کہا کہ اس حال مین میری راہ صواب سے دور نظر آتی ہی بلکہ سواے جنگ و جدال و حرب و قتال اور
چارہ نہین دیکہتا ہون سکہ حفظ مال و حفاظت جان کے لئی اگر کوئی مارا بھی جاتا ہی تو زمرۂ شہدا مین داخل ہوتا ہے بموجب حدیث شریف کے من قتل
دون نفسہ فہو شہید اگر میری اجل شیر کے ہاتھہ سے مقدر ہی تو چارہ کیا لیکن ہمت مردانہ کے ساتھہ مارا جاؤن تو بہتر ہی کہ کوئی بے حمیت اور
بیغیرت تو نکہیگا اور موت نیکنامی کے ساتھہ بہتر ہے زندگانی بد نامی کے ساتھہ دمنا نے کہا کہ مرد خردمند جنگ کے وقت پیشدستی نہین کرتے مین
سنا ہوگا کہ بیشتر بادیون در کیا نیو نکا قاعدہ تھا کہ دشمن پر پیشدستی نکرتے تھے اور اس مین بہت سے فوائد ہین کہ ہنگام حرب سبقت کرنا بیخردی
اور خطر کا باعث بزرگ کی دلیل ہے بلکہ اصحاب رکہ مدارا و تلطف کو پیش کرتے ہین اور مناقشہ کا دفع کرنا ملاطفت کے ساتھہ اچھا جانتے ہین **نظم**
جو لوگ کہ ہوتے ہین دلا عاقل دہر پا کرتے نہین جز مہر عدو پردہ قہر یہ پوشیدہ نہین ہے یہہ مثل ہے مشہور مرتا ہو جو گڑ سے کیون اُسے دی جے زہر
دوسرے دشمن ضعیف کو خرد و خوار نجانا چاہیے اگرچہ قوت اور زور سے بر نہ آئے شاید کہ غدر و فریب سے آتش فتنہ کو بھڑکا اور تو خود حال تاثیر کو جانتا ہے
اور اس کا علیحدہ شرح اور بسط سے تجہکو معلوم ہے پس اُسکی دشمنی اور غایلہ جسارت سے غافل نہو کہ جو کوئی دشمن کو خوار جانتا ہی اور اسکی محاربت سے اندیشہ
نہین کرتا ہی پشیمان ہوتا ہے جیسا کہ وکیل دریا گشتہ بر تحقیر طیطوا ہو شتربہ نے پوچھا کہ یہہ کیونکر تھا دمنا نے کہا **حکایت[22] وکیل دریا** ہو کہ
ساحل دریا ہند پر ایک نوع پرند کی ہی کہ انکو طیطوا کہتے ہین ایک جوڑا انکا دریا کے کنارے نشیمن رکہتا تھا جبکہ وقت انڈے دینے کا آیا مادہ نے کہا کہ
انڈے رکہنے کے واسطے جگہہ ڈہونڈا چاہیے کہ فراغ سے وہان گذران کرین نر نے کہا کہ یہہ موضع پاک اور جا دلکش ہے اب اُٹھنا اس محل سے مشکل
نظر آتا ہے یہین انڈے دیا چاہیے مادہ نے کہا کہ یہہ جگہہ اندیشہ کی ہی کہ اگر دریا موج مارے اور بچون کو لیجا تو کسقدر رنج اُٹھانا پڑے نر نے
کہا کہ خیال مین نہین آتا ہے کہ وکیل دریا اس قدر دلیری کرے کہ ہمارے بچے لیجا اور اگر بالفرض ایسی حرکت کرے کہ بچے ہمارے
غرق ہو جائین تو مین انتقام اپنا قرار واقعی اُس سے لونگا **بیت** کج روی ہمسے کرے کیا ہی مجال دریا ہ موج مہو آبرا ہی
حال دریا ہ مادہ نے کہا کہ اپنے حد سے تجاوز کرنا لایق نہین اور زیادہ اپنے طور سے لاف مارنا اہل خرد کو نہ چاہیے تو کس قوت اور
قدرت پر وکیل دریا سے انتقام لیگا اور کس شوکت و مرتبت پر مجادلت اور منازعت اُس سے کریگا **بیت** یہہ سنا ہی
ہر شکار انداز سے ہ صعوہ بر آتا نہین شہباز سے ہ اس اندیشہ سے درگذر اور بیضون کے واسطے کوئی مکان محفوظ
اور جاے حصین اختیار کر اور میری نصیحت سُن جو کوئی کہ سخن ناصحون کا نسنیگا اور پند یاران مشفق کا کار بند
نہوگا تو اُسے وہ پہنچیگا جو سنگ پشت کو پہنچا نر نے کہا کہ یہہ حکایت کیونکر تھی مادہ نے کہا **حکایت[23] سنگ**
پشت کہتے ہین کہ ایک آبگیر مین کہ پانی اُسکا صفا مین مانند آئینہ کے عکس پذیر تھا اور غدوبت مین آب حیات سے نظیر اور چشمۂ سلسبیل سے برابری

کرتا تھا اوس جگہہ ایک سنگ پشت اور دو بطین باہم مسکن رکھتی تھین اور مجاورت کی سبب سے رشتہ انکی بت
کا مصادقت کو پہنچا تھا اور ہمسایگی مانند ہم خانگی ہو گئے تھے لمولفہ ؎ زہی وہ زیست جو یارون مین گذری + خوشا وہ دم
جو غمخوارون مین گذری + ناگاہ دست روزگار غدار نے اونکے رخسارہ حالکو خراش دینا شروع کیا اور سپہر مینا فام نے صورت مفارقت
کی آئینہ روز و شب سے دیکھنا آغاز کیا یعنی ہر روز پانی اوس چشمہ کا خشک ہونے لگا مصرع وَاَیُّ نَعِیمٍ لَا یُکَدِّرُہُ الدَّھرُ آخر کار
اوس پانی مین کہ مادہ حیات اور ممد معاش تھا نقصان کلی ظاہر ہوا بطون نے جبکہ یہہ حال دیکھا سمجھین کہ بے آب زندگانی ناممکن ہے ناچار
دل وطن سے اوٹھایا اور عزیمت سفر کی مصمم کی بیت ناسخ جسکو وطن مین چین نہو وہ سفر کرے + گذرے وطن سے دشت بلا مین گذر کرے
+ ہرچند کہ رنج سفر کا بد ہوتا ہے مگر جفائے وطن سے بہتر ہے اسکے بعد بادل پرغم اور دیدہ پرنم سنگ پشت کے پاس آئین اور سخن الوداع درمیان مین لائین
اور یہہ بیت پڑھنے لگین بیت جدائی تیری کسکو منظور ہے + زمین سخت ہے آسمان دور ہے + سنگ پشت سوز فراق سے رویا اور کہا کہ یہہ
کیا بات ہے اور بغیر تمہارے کیونکر میری زندگی بسر ہوگی جبکہ مجھکو طاقت وداع کی نہین ہے تحمل فراق کا کیونکر کر سکونگا بیت ناسخ ابھی سے ہے یہہ حسرت
کہ پھرا نہین وہ گل مجھسے + ایسا نالان ہون کہ شرمندہ ہے بلبل مجھسے + بطون نے جواب دیا کہ ہمارا جگر بھی خار خار مفارقت سے ریش ہے اور سینہ
انتہائے نائرہ آتش مہاجرت سے بریان لیکن کیا کرین کہ نزدیک ہے خرابی پانی کی ہمارے خاک وجود کو باد فنا سے برباد کرے لاجرم بضرورت ترک یار
و دیار کرنا اور کربت غربت اختیار کرنا پڑا ہے لمولفہ بیت کہان عاشق نکلتا ہے برغبت کوی جانان سے + بمجبوری قدم آدم کا نکلا باغ رضوان سے
سنگ پشت نے کہا کہ جانتا ہون مین پانی نہونیکی مضرت ہر ذی حیات کے حق مین حکم زہر قاتل کا رکھتی ہے اور زندگانی بے پانی ممکن نہین ہے لیکن
حق صحبت قدیم مقتضی اسکا ہے کہ مجھے بھی اپنے ساتھہ لیچلو اور محنت آباد فراق تنہائی مین تنہا چھوڑو بیت ناسخ جاتا ہے سفر کو تو
جو اے جان + بد کا ہے پھر یہہ جسم بیجان + بطون نے کہا کہ اے دوست یگانہ و اے ہمدم فرزانہ تیری جدائی کا رنج جلای وطن سے زیادہ تر
ہم جس جگہہ جائینگے اگر رفاہیت تمام بھی ملے اور عشرت کامل بھی حاصل ہو تو بھی تیرے دیدار کے بغیر دیدہ عیش تیرہ اور چشم محبت خیرہ
رہیگی لیکن کیا کرین کہ ہمارا چلنا پانو سے روی زمین پر اس مسافت دور و دراز کے ساتھہ متعسر اور تیرا اوڑنا اوج ہوا پر ہمارے اتفاق مین
متعذر ہے پس اس تقدیر پر ہمارا تیرا ساتھہ کیونکر ہو سکے سنگ پشت نے کہا کہ چارہ اس کام کا کچھہ تمہارے ذہن رسا سے تو دور نہین اور مجھہ
خستہ جان و فشار رسیدہ ہجران سے اسکی تدبیر کچھہ نہین ہو سکتی ہے بطون نے کہا کہ اے یار عزیز ہم اسکی بھی تدبیر کر سکتے ہین لیکن مجھکو
اسمین ہے کہ جو کچھہ کہینگے وہ تجھسے نہو سکے گا اور جو عہد کہ تو کریگا اوسپر ثابت نرہیگا سنگ پشت نے کہا کہ ہرگز نہوگا کہ تم میری اصلاح
کیواسطے بات کہوگے اور مین نکرونگا اور جو وعدہ کہ سراپا میرے واسطے مفید ہو اوسپر ثابت نرہونگا ایسا بھی مجنون نہین ہون کہ اپنی نیک و بد کو
نہ سمجھون بیت شرط کرتا ہون نہوگا تیری کہنی کے خلاف + عہد کرتا ہون نہوگا اوس سے ہرگز انحراف + بطون نے کہا کہ شرط یہہ ہے
کہ جو ہم تجھے ہوا پر اوٹھا کر لیچلین تو مطلق راہ مین بات نکرنا کسواسطے کہ جو ہمین دیکھیگا اوپر اس ہیئت کذائی سے دیکھیگا تعریض اور کنایہ اپنی طور پر کلام کریگا

تو جو سنے یا جو کچھ کہ دیکھے مطلق نہ بولنا سنگ پشت نے کہا کہ مطلق مین آپکی فرمانے سے تجاوز نکرونگا اور یہہ شعر میر کا
میری تعلیم کو کفایت کرتا ہی **بیت** خموشی کی ہماری جلی بجا اب قصہ خوانی ہی + برابر سو زبان کے ایک اپنی بے زبانی ہی + اسکے
مناسب حال رباعی شیخ ناسخ کی ہی **رباعی** کرتی ہی فزون قدر بشر خاموشی + ہر عیب کو کرتی ہی ہنر خاموشی + ہو مردم
چشم سا سراپا بینا + انسان سے ہو سکے اگر خاموشی + بطون نے ایک لکڑی نکالی اور سنگ پشت سے کہا کہ اسے دانتوں سے مضبوط پکڑ
اور بطون نے دونو جانب سے اوس چوب کو چونچ مین پکڑا اور اوسی ہیئت سے ہوا پر اوڑین اور اوسی تالاب کی طرف کہ جہان پانی
تھا روانہ ہوئین قضارا انکا گذر ایک قریہ پر ہوا جب کہ نظر وہان کے لوگونکی ان بطون پر پڑی دیکھا کہ ایک چوب ہے کہ اوسمین
سنگ پشت لٹکتا ہی اور دونون گوشے اوسکے دو بطین چونچون سے پکڑے ہوئے اوڑی جاتی ہین اسطرح کا تماشا کہ کبھی کسی نے دیکھا
تھا وضیع و شریف اوس قریے کے غوغا کنان دوڑے کہ یہہ کیا عجائبات ہی ہر ایک اپنی اپنی طرح سے کلام کرتا تھا اور یہہ سنگ پشت
کو ناگوار گذرتا تھا ایک ساعت بہر نوع سنگ پشت نے ضبط کیا آخر آتش غضب دیگدان سینۂ سنگ پشت مین جوش زن ہوئی اور طاقت
ضبط کی نرہی اور کہا کہ آنکھین تمہاری اندھی ہو گئی ہین کیون چلاتے ہو ادہر سنگ پشت نے لب کھولے اور ادہر زمین پر گرا بطین چلائین
کہ تو نے خلاف عہد کے ہمین رنج دیا اور آپ کو ہلاکت مین ڈالا وما علی الرسول الا البلاغ یہہ کہکے راہ اپنی لی اور سنگ پشت
ہلاک ہوا فایدہ اس مثل کا یہہ ہی کہ جو کوئی نصیحت کو ناصح کے سمع قبول مین جگہہ نہ دیگا وہ اپنی ہلاک مین سعی کریگا **بیت** ہمیشہ پشیمان رہیگا
+ جو کہنا کسیکا نہین مانتا ہی + طیطوی کی نر نے کہا کہ مینے یہہ مثل سنی اور اوسکا مضمون معلوم ہوا لیکن تو مت ڈر کہ شخص بزدل اور خوف خوردہ
ہرگز مراد کو نہین پہنچتا ہے اور بات وہی ہی کہ مینے جو پہلے کہی تھی کہ وکیل دریا رعایت ہمارے لوازم حال سے جاتی نکالیگا تا دہ نے ناچار اوسی جگہہ بچے
رکھے جبکہ بچے نکلے تھوڑے سے عرصے کے بعد موج آئی اور ان بچون کو لیگئی مادہ نے اس حال کے مشاہدے کرنے سے گریبان اپنا چاک کیا
اور نر سے کہا کہ اے خاک بر سر مین جانتی تھی مین کہ یہہ دریا میرے بچون کو خاک مین ملائیگا اور آتش فراق میرے خرمن جانکو لگائیگا
مگر تیری عقل ناساز نے مجھے خراب کیا اب کیا تدبیر کریگا کہ میرا ریش دل اوس مرہم سے التیام پذیر ہو نر نے کہا کہ میرا دیہی قول ہے
کہ مین انتقام اپنا وکیل دریا سے لونگا پس اسی حال مین اور پرندونکے پاس گیا اور جو کہ پیشوا اس قوم کے تھے اونکو جمع کیا
اور اپنا حال اونسے مشرح بیان کرکے کہا کہ اگر آج تم سب متفق ہو کے داد میری وکیل دریا سے نلوگے تو جرات اوسکی
بڑہ جائیگی کہ بعد اسکے یہہ ارادہ تم سب کے بچون کا کریگا اور یہہ نقصان ستم ہم سب کے حق مین قرار پکڑیگا اب اسکے بعد اپنے
اپنے فرزندون سے سب قطع امید کرین یا مسکن اور وطن اپنے سب چھوڑ دین لمولفہ **بیت** یا گوارا کیجئے قطع امید اولاد سے +
عزم غربت کیجئے یا خانہ آباد سے + اور یا متفق ہو کہ ہم عوض اپنا وکیل دریا سے لین کہ گریہ کشتن روز اول بہتر ہے مصرعہ علاج
واقعہ پیش از وقوع باید کرد + سب پرندے اس حال سے آگاہ ہو کر باہم اوڑے اور سیمرغ کی خدمت

میں حاضر ہوکے صورت حادثہ عرض کی اور کہا کہ اگر غم رعیت کا کھائیگا تو سلطان ہمارا ہے اور اگر پروا انکی زاریکی نہ
کریگا تو فرمان مرغونکی سلطنت کا تیرے صفحۂ دولت سے مثل[1] کے منشور انکی پاسبانی کا اور کے نام پر لکھا جائیگا بیت غم زیردستان
بخور زینہار + بترس از زبردستی روزگار + سیمرغ نے انکی استمالت[2] کی اور باخدم[3] وحشم اپنی دار السلطنت سے متوجہ اس خائلہ کی دفع
ہوا اور سب پرندے اسکی امداد و رفاقت پر قوی دل ہوکے ساحل دریاے ہند کیطرف رخ کیا جبکہ سیمرغ نے اپنی سپاہ کیساتھ کہ
حساب محاسب میں نہ سمائے اور انکا عدد صفحات میزان المکانمیں تولا نجائے اس دریا کے نزدیک پہنچا المولفہ نظم سبکے سب تندخو وخون آشام
سبکے پنجوں میں ناخون کے حسام[4] + سب دلاور دلیر دشمن سوز + فوج اعدا پہ سبکے سب فیروز + سبکے سب ہنے تکبر پروبال + دل سے
آمادۂ جدال و قتال + برچھیاں جنگ میں تھیں منقاریں + بال و بازو تھے تیز تلواریں + دوستی کو ہزار بھی کم ہیں + موئس
بیشمار بھی کم ہیں + ہے بہت ایک بھی عداوت کو + ہو حذر چاہے فراست کو + نسیم نے کہ سلسلہ جنبان موج ہوتی ہے یہ خبر
وکیل دریائی کو پہنچائی وکیل دریا کہ اپنے حوصلے میں طاقت مقاومت سیمرغ نرکھتا تھا بناچاری بچے طیطوی کے پھیر دئے غرض
اس افسانیکے ایراد سے یہ ہے کہ کسی دشمن کو اگرچہ کیساہی حقیر ہو خوار نجانا چاہیے بعض جگہ سوزن خرد قامت وہ کام کرتی ہے کہ
نیزہ دراز سے ہاں کچھ ہو نہیں سکتا ہے حکیموں نے کہا ہے کہ دوستی ہزار تن کی مقابلے میں ایک دشمن کے بعضی جگہ کام نہیں آتی ہے
شترہ نے کہا میں جنگ میں ابتدا نکرونگا تا بدنامی اور کافر نعمتی سے منسوب نہوں مگر جو شیر خواہی نخواہی قصد میرا کریگا تو صیانت نفس اور
مدافعہ اسکا پھر واجب ہے دمنا نے کہا کہ جب تو شیر کے پاس پہنچے اور دیکھے کہ دم اٹھا کے زمین پر مارتا ہے اور سرخی اسکے آنکھونکی شعلہ
کیطرح چمکتی ہے تب تو یقین کرنا کہ آج اسنے میرا قصد کیا ہے شترہ نے کہا کہ اگر کوئی بات اسطرح پر مشاہدہ کرونگا تو یقین جونگا اور شک
باقی نرہیگا اسوقت حتی الوسع جو کچھ کہ ہوسکیگا قصور نہ کرونگا و مناسبات سے خوش ہوکر روانہ ہوا المولفہ بیت اور کے غم سے خوش جو
ہو عقل اسے ذرا نہیں + شرم نہیں حیا نہیں صدق نہیں صفا نہیں + کلیلہ نے کہا کہ کام کہانتک پہنچا اور مہم نے کس چیز
کے ساتھ انجام پایا دمنا نے جواب دیا مصرعہ بخت بھی بیدار ہے دلدار آسمان بھی یار ہے + بحمد اللہ کہ فراغ تام تر نے منہ
دکھایا اور کار دشوار نے آسانی سے سرانجام پایا اور احوال من اولہ الی آخرہ بیان کیا کلیلہ نے کہا کہ اچھا نہ کیا تو نے اور انجام اس
کام کا تیرے واسطے غالب ہے کہ برا ہو دمنا نے اسکا کچھ خیال نہ کیا اور جا کر شترہ کو ہمراہ لیکر شیر کیخدمت میں آیا شیر نے دمنا کی تعلیم کے
موافق غرانا اور دم مارنا شروع کیا شترہ کو یقین ہوا کہ شیر نے مقرر قصد میری ہلاکت کا کیا ہے اور اپنے دلمیں کہتا تھا کہ خدمت
ملوک کی خوف ہلاکت خالی نہیں ہوتی ہے اور ملازمت سلاطین کی ہم خانگی مار زہر دار اور ہمخوابگی شیر کی سے کم نہیں ہے اگرچہ مار نہفتہ اور شیر خفتہ ہو آخر
مار ڈسیگا اور شیر جاگیگا اور ضرر پہنچائیگا بیت مکن ملازمت[5] پادشہ گران تسم + کہ ہیچ صحبت سنگ و سبو شود ناگاہ + یہ خیال کرتا تھا
اور اندیشہ جنگ کا دلمیں کرتا تھا اگرچہ جانتا تھا کہ جان بری دشوار ہے لیکن بحکم اسکے بیت وقت ضرورت چو نماند گریز + دست بگیرد سر شمشیر تیز

له منشور بفتح میم فرمان پادشاہان ۱۲ / که استمالت بالکسر میل کردن و دلجوئی کردن ۱۲ / که خدم و حشم بفتحتین ہر دو جمع خادم و حاشم ۱۲ / ... ۱۲

آخر کو دونوں طرف کہ جو دمنا نے افسون پھونکا تھا علامت اسکی ظاہر ہوئی یعنی دونوں طرف سے غش شیر کی اور خوار گاؤ کی بلند ہوئی
نظم زغو غای ایشان وحوش و سباع + دران دشت و بیشہ پریشان شدہ + آخر شیر نے بیل کا کلا پکڑ کے چیر ڈالا اور کام اسکا
تمام کیا کلیلہ نے جبکہ یہ صورت دیکھی دمنا سے کہا رباعی صد حیلہ و نیرنگ برآمیختہ + وانگہ بمیان کارگر بگریختہ + باران دو صد سالہ
فرو ننشاند + این گرد بلا را کہ برانگیختہ + اے نادان اپنی رائے کی خامی دیکھتا ہے اور جانتا ہے یا نہیں دمنا نے کہا وہ خام کون ہے
کلیلہ نے کہا کہ وہ تجھ سے اور کلام کہ تو نے کیا ہے ہمیں اسباب ضرر ظاہر موجود ہیں اول یہ کہ بے ضرورت اپنے ولی نعمت کو مشقت میں
ڈالا اور رنج قوی اسکی ذات کو پہنچایا دوسرے اپنے مخدوم کو نقض عہد اور بیوفائی کیساتھ منسوب کیا اور اپنے حفظ نفس
کیواسطے بدنامی پادشاہ کی روا رکھی تیسرے بے سبب خون میں ایک بیقصور کے سعی کی اور ورطہ ہلاک میں اسکو ڈالا چوتھے خون بیگناہ
کا اپنی گردن پر لیا کہ تا ابد اس مواخذے سے نہ چھوٹیگا پانچویں جماعت کثیر کو بادشاہ کے حق میں بدگمان کیا غالب ہے کہ اکثر لوگ بادشاہ کی
بیوفائی کے خوف سے جلا وطن اختیار کریں اور خانمان سے آوارہ ہوکے محنت و بلائے جلا گوارا کریں چھٹے سپہ سالار لشکر کو عرصہ تلف میں ڈالا کہ آئندہ
جمعیت سپاہ کی بعد اس حادثہ کے بے انتظام رہیگی ساتویں عجز اور ضعف اپنا ظاہر کیا تو نے اور یہ جو تیرا دعوی تھا کہ کام مدارا سے بناؤنگا
سو خوب بنایا تو نے اور احمق ترین مخلوقات وہی شخص ہے کہ فتنۂ خفتہ کو بیدار کرے اور جو مہم کہ صلح و نرمی سے تدارک پذیر ہو سکتی ہو اسی
جنگ و خشونت میں ڈالے دمنا نے جواب دیا بیت نہ نکلے کام اگر فرزانگی سے + تعلق کیجئے دیوانگی سے + کلیلہ نے کہا کہ تو نے خرد کے
موافق کونسا کام کیا کہ درست نہوا اور ہاتھ سے معمار تدبیر کے کونسی بنا ڈالی کہ وہ بن آئی اور افسوس کہ اتنا نہ سمجھا تو کہ رائے درست
اور اندیشہ صواب کو جرأت اور شجاعت پر ترجیح ہے اَلرَّاْیُ قَبْلَ شَجَاعَۃِ الشُّجْعَانِ سہ کار با راست کند عاقل کامل بسخن +
کہ بصد لشکر جرار میسر نشود + اے دمنا مجھے ہمیشہ سے حال تیرے عجب اور مغروری اور اس بنای ارمیدہ کی چاہ پر مشغولی کا کہ جز نقش برآب تماشای یک نظر
اور کچھ حقیقت نہیں ہے معلوم تھا لاکن اسکے اظہار میں مجھے تامل تھا مگر اب اسلئے کہ تو انتباہ پائی اور خواب غرور و غفلت سے بیدار اور مستی
شراب جہالت سے ہوشیار ہو اتنا کہا جاتا ہے کہ اب تیری غفلت و نادانی حد سے زیادہ ہوئی اور بادیہ ضلالت میں سرگردانی اور پریشانی
تیری بہت ترقی کر گئی تو اب ضرور ہے کہ تجھے تیری تیرگی اور فرط دلیری سے کہ امور منکرہ میں تو نے کی ہے آگاہ کروں ہرچند مجال قلم
نہیں کہ قطرہ اس دریا کا بیان میں آسکے لیکن لازم ہے کہ کچھ بقدر اپنے طاقت کے زبان آوری کروں بیت تا تو بدانی کہ چہا کردہ
نقش و عالبہ خطا کردہ + دمنا نے کہا کہ اے برادر ابتدائے عمر سے تا ایندم وہ قول کہ بیجا ہے اور وہ فعل کہ نامناسب ہے مجھسے وقوع میں
ایسا یاد نہیں پڑتا ہے اور اگر کوئی عیب میرا آپنے مشاہدہ کیا ہو اسے فرمائے کلیلہ نے کہا کہ تیرے عیب بہت ہیں مگر وہ شخص کہ شناسند عیب ہنر ہوں نہیں بیگ
تو نے اول بڑا عیب یہ ہے کہ اپنے عیب جانتا ہے دوسرے یہ کہ تیری گفتار کردار پر ترجیح رکھتی ہے اور یہ بات مشہور ہے کہ بادشاہ کیواسطے کوئی بات
اسکے برابر نہیں ہے کہ قول اسکے اہل کار کا اسکے افعال پر رجحان رکھتا ہو اور اہل علم قول و فعل میں چار قسم کے ہوتے ہیں اول یہ کہ کہیں

اور نکرین یہہ طریقہ منافقون کا ہی دوسرے یہہ کہ آنکھیں اور گردن یہہ عادت جوانمردونکی ہی تیسرے یہہ کہ کہیں اور کرین یہہ عادت
عالی لوگونکی ہی چوتھی یہہ کہ نکہیں اور نکرین یہہ خصلت بدنفسون اور دون ہمتونکی ہی اور تو اس گروہ سی ہی کہ کہیں اور نکرین کہ جو شیوہ منافقین
کا ہی اور تو ہمیشہ اپنے منہ سے بات بڑہ کے کہتا ہی جیسا کہ گاؤ سے کہا کچھہ اور کیا کچھہ اور شیر جو تیری باتو پر فریفتہ ہوکر مرتکب ایسی کام کا
ہوا ہے عیاذاً باللہ اگر کوئی رنج اوسے شیر کو پہنچا دیا کچھہ ہرج مرج اوس ولایت میں تیرے کردار کے سبب سے نمودار ہوا اور شورش و
اضطراب رعایا کا حد سے گذرا اور بالنفوس اور اموال خلق کے معرض تلف میں آئیں وبال اس نکال کا تیری گردن پہ جیسا کہ پڑیگا
دیکھیگا **رباعی** گویا بدکار ہو کوئی یا بداندیش + پائیگا کبہی نہ نوش جز نیش + جیسا کہ کریگا کام کوئی + ویسا ہی آئیگا اوسکے پیش +
دمنا نے کہا کہ مینے بادشاہ کو بجز کلمہ نیک اور سخن نہیں کہا ہی اور اس چمن میں سوائے نہال بندگی اور درخت نہیں لگائے ہیں
کلیلہ نے کہا کہ نہال کہ جسکا یہہ ثمر ہو مشاہدہ کیا جاتا ہی جڑ سی اوکھاڑنا بہتر اور وہ نصیحت کہ جسکا یہہ نتیجہ ہو نہ سننا اوسکا اچھا
اور کبہی کوئی قول بیرا حلیۂ عمل نیک سے آراستہ نہیں دیکھا ہی اور عالم بے عمل مانند موم بے عسل کے کچھہ لذت نہیں رکھتا ہی اور گفتار
بے کردار مانند درخت بے برگ و بار کے ہی کہ سوائے جلانیکے اور کام کے سزاوار نہیں ہوتا ہی اور اکابر نے دفاتر میں قلم کرم سے یہہ لکھا ہی کہ چھہ
چیزوں سے امید بہبودیکی نرکھنی یعنی قول بے عمل اور مال بے تجربے اور دوست ناآزمودہ سے اور علم بے صلاحیت سے اور صدقہ بے نیت اور اوس زندگانی
سے جسمین صحبت نہو اسکی دمنا صحبت اوس بادشاہ کی اگرچہ بذات خود عادل و کم آزار ہو مگر اوسکا وزیر ناپاک طینت اور خبیث ہو
بے سود ہی کیونکہ منافع بادشاہ کی عدل و رافت کی رعیت سے منقطع کریگا اور قصہ مظلومونکا بادشاہ تک پہنچنے نہ دیگا اور مثال اوس بادشاہ
کی ایسی ہی کہ چشمۂ آب شیرین و صاف ہو اور اوس میں نہنگ نظر آتا ہو تو کوئی خوف جان سے ہاتھہ اوس میں نہ ڈالیگا **بیت**
رسیدہ ام من تشنہ جگر بچشمۂ صاف + ولے چہ سود کہ پای آب خوردن نیست + دمنا نے کہا کہ اس عمل سے سوائے حصول خدمت بادشاہ
اور کچھہ مقصود میرا نہیں ہی کلیلہ نے کہا کہ تو چاہتا ہی کہ بادشاہ کی خدمت سے سب موقوف ہو جائیں فقط تنہا میں معتمد علیہ اور
مشار الیہ ہونا اقرب درگاہ شاہی مجہی پر منحصر رہے یہہ تیری فہمید غایت نادانی اور افراط بیخردمندی پر دلالت کرتی ہی کسواسطے
کہ بادشاہ کسی چیز اور کوئی شخص پر منحصر نہیں ہی کیونکہ شباہت بادشاہی کی حسن اور حسینوں کے ساتھہ بہت ہی جیسا کہ محبوب
دلاویز کے ہر چند کہ عاشق بہت سے ہوں مگر اوسکا جلوہ حسن عشاق کی افزونی کا طالب ہوتا ہی بادشاہ کو بھی ہر چند خادم اور ملازم
زیادہ ہوں پر اوسکو میل افزونی حشم و خدم کیطرف رہتا ہی اور یہہ تیری طمع خام دلیل روشن حماقت ہی کہ حکما نے کہا ہی کہ دلیل حمق
کی پانچ ہیں اول منفعت اپنی غیر کے ضرر میں ڈہونڈہنا مولف **شعر** راحت وہ کیا ہی جس سے کہ ہو غیر کو گزند + پہنکو نہ اپنے پاؤں کی کانٹا نکال کے
+ دوسرے بہبود آخرت کی بے ریاضت و عبادت امید رکہنا تیسرے دوستی اور پیوندخوبی کسی عورت کے ساتھہ عشقبازی کرنا چوتھے تن آسانی اور راحت
میں دقائق علم اور تدقیق ... حاصل کرنا پانچویں بغیر وفاداری اور رعایت حقوق یکدستی کی توقع خلق خدا سے رکھنا لیکن جو یہہ کلام تجہسی کیا محض مقتضائے

تھا مگر یہہ بہی خوب جانتا ہون کہ تیری شب تیرہ شقاوت کیلئے مشعل پند سے روشن نہوگی اور ظلمت جہل و کدورت حسد کہ
تیری ذات مین آمیختہ ہوئی ہی میری پند و نصائح سے جدا نہین ہونیکی **بیت** بآب زمزم و کوثر سفید نتوان کرد + گلیم بخت
کسی را کہ بافتند سیاہ + ای دمنا تیری وہ مثل ہی کہ ایک شخص ایک مرغ سے کہتا تھا کہ رنج بیہودہ نہ اوٹھا اور اپنی بات بی علت
کے ساتھہ کہ سماعت کرنیوالے نہین بین ضائع نکر مگر اوسنے نسنا آخر اوسکی سزا پائی اسو دیکھہ دمنا نی کہا کہ یہہ کیونکر تھا **حکایت**
مرغ ناصح بوزینہ کلیلہ نے کہا کہتے ہین کہ بندرونکی جماعت ایک کوہ مین رہا کرتی تھی ایک شب نہایت
ہوئی بیچارے قریب ہلاکت کے پہنچی جا بپناہ ڈہونڈہتے تھے اور طلب مین آتش کے طرف تکاپو کرتے تھی ناگاہ ایک جگنو پڑا دیکہا چنگاری
سمجہہ کے گرد اگرد اوسکے ہیزم خشک چنکر آگ بہڑکنے کے بیٹھی کہ ایک درخت پر پرندہ ذی فہم نے دیکہکر آواز دی کہ ای بندرو
یہہ آگ نہین ہے کیون اوقات ضائع کرتے ہو مگر اونہون نے کچہہ التفات اوسکے کلام پر نکیا اور اپنے کام سے باز نہ آئی قضا را
ایک شخص اوس جگہہ پر پہونچا اور اوس اجرے سے آگاہ ہوا اوس مرغ سے کہا کہ تو کیون بیہودہ و بیجل کرتا ہی یہہ قوم تو تیری
تیری نصیحت سے باز نہ رہیگے بلکہ تجہی ضرر پہنچاوینگے اور ایسے شخصونکی تربیت مین سعی کرنا ایسا ہی کہ تلوار کو پتھر پر آزمانا اور بر ملا اہل ناصحت
سے تریاق فاروق طلب کرنا **بیت** ہر کہ در اصل بد نہاد افتاد + ہیچ نیکی ازو مدار امید + زانکہ ہرگز بجہد نتوان ساخت +
از کلاغ سیاہ باز سفید + مرغ نے جب دیکہا کہ بندر پند میری نہین سنتے ہین گمان کیا کہ شاید دور سے اس انبوہ مین آواز نہین
پہنچتی ہے نزدیک آکر نہایت شفقت سے سمجہانا شروع کیا ہنوز مرغ کا کلام تمام نہوا تہا کہ بندرون نے گردن مرغ کی تن سے جدا
کی ای دمنا حال میرا تیری دوستی اور نصیحت مین ایسا ہی کچہہ معلوم ہوتا ہی کہ مین سخن بے فایدہ کہتا ہون اور اوقات اپنی ضایع
کرتا ہون کیونکہ تجہے میرے کلام سے کچہہ نفع نہوگا بلکہ مجہی ضرر پہنچی تو دور نہین ہی **نظم** کوئی نہ سُنے اگر نصیحت + برباد نہ اپنی کر نصیحت +
نو راہ بتا وہ نمانے + کچہہ فایدہ پند کا نجانے + جاہل وہ ہی اوس سے کر کنارہ + اگر راہ پہ ہی وہ مارا مارا + دمنا نے کہا کہ ای برادر بزرگ کو
چاہی کہ موعظت اور شفقت مین درگذر نہ فرماوین سامع استماع کرے یا نکرے یہہ اوسکا نصیب ہے **قطعہ** مدار پند خود از ہیچ
کس دریغ بگو + اگرچہ از طرف مستمع شود تقصیر + سحاب قطرہ باران زکوہ وا نگرفت + اگرچہ در دل خارا نمیکند تاثیر + کلیلہ
نے کہا کہ مینے باب نصیحت تیرے منہہ پر کبہی بند نہین کیا لاکن بے سود ہی کہ تو نے بنای کار اپنی مکر اور حیلہ پر رکہی ہی اور اندیشہ
خود رائی اور خودسری اختیار کیا ہی اور آخر کار پشیمانی اوٹھاویگا مگر پہر پشیمانی بہی سود نہ بخشیگی اور ہر چند پشت دست کاٹیگا
اور سینہ کوبی کریگا کچہہ فایدہ نہوگا کیونکہ امتحان ہوا ہی کہ خاتمہ مکر و حیلہ کا شامت اور خرابی پر ہوتا ہی جیسا کہ شریک مکر
حلقہ کمر مین گردن پھنسا کے گرفتار دام بلا ہوا اور شریک غافل برکت سے راستی اور سادہ دلی کی مراد کو پہنچا دمنا نے کہا یہہ کیونکر
تھا **حکایت دو شریک عاقل و غافل** کلیلہ نے کہا کہتے ہین کہ دو شریک تھے ایک عاقل اور دوسرا غافل ایک نہایت زیرکی سے نقش

فریب بازی بروے آب قایم کرتا تھا اسکا تیز ہوش لقب تھا اور دوسرا فرط نادانی سے سود و زیاں میں فرق نکرتا تھا اسکو
خرم دل کہتے تھے ان دونوں کو تجارت کا خیال ہوا باتفاق یکدیگر سفر اختیار کیا طے منازل و مراحل کرتے جاتے تھے قضارا
اثنا راہ میں بدرۂ زر ہاتھ آیا اسکو غنیمت بیکراں سمجھکر متوقف ہوئے شریک دانا نے کہا کہ برادر جہاں میں سعی و محنت بھی
ہوتا ہی اب اس بدرہ زر پر قناعت کرنی چاہیے اور گوشہ کاشانہ میں فراغت سے بسر اوقات کرنا بہتر ہی نظم چند گردی گرد عالم
بہر زر + چند گردد زر شود غم بیشتر + کاسۂ چشم حریصاں پر نشد + تا صدف قانع نشد پر در نشد + یہ صلاح کر کے دونوں پھر
اور شہر کے نزدیک پہنچکر ٹھہرے شریک غافل نے کہا کہ اے برادر اب اسے تقسیم کیجیے شریک عاقل نے کہا کہ تقسیم کرنا ابھی مناسب
نہیں ہے بقدر ضرورت کچھ خرچ کو نکال لیں اور باقی کسی جگہ گاڑ دیں اور بوقت ضرورت اسی طرح اس میں سے تھوڑا تھوڑا لیجایا کریں تا آفت
کوتوال وغیرہ سے محفوظ رہیں اور اگر یکبارگی لیجاینگے جلد جانے کوئی نظر باز پہنچے تو آفت میں پڑ جائیں شریک غافل بیچارہ مکر و فریب
عاقل سے غافل اسکے فسوں پر فریفتہ ہوا اور اسکا قبول کیا اور کچھ تھوڑا سا لے لیا اور باقی بدرہ ایک درخت کے نیچے
دفن کر دیا اور پھر شہر میں آکر اپنے اپنے گھر میں قرار پکڑا دوسرے شب چرخ شعبدہ باز نے نقد ماہ کو ... اس طرح پر کھولا کہ شریک دانا
تنہا وہ بدرہ زر کھود کر اپنے گھر لیگیا اور زمین کو بدستور برابر کر دیا جبکہ شریک ناداں بیخرچ ہوا اسکے پاس آکر کہا کہ میں اب بہت
بیخرچ ہوں چلیے اور اس میں سے کچھ لائیے شریک عاقل نے تجاہل کیا اور کہا چلیے مجھے بھی ضرورت ہی القصہ دونوں باہم نزدیک
اس درخت کے آئے ہر چند اس جگہ کو کھود اکچھ نپایا اس تیز ہوش نے اس ناداں کے گریبان میں ہاتھ ڈالا کہ تیرے سوا
کون اس سے واقف تھا تو ہی کھود لیگیا ہے اور مجھے احمق بناتا ہی ہر چند اس بیچارہ نے قسمیں کھائیں اور اضطراب کیا کب
مانتا تھا لیکن یہ حقیقت میں اگر دانا ہوتا اور خموش ہو رہتا تو وہ شریک غافل بیچارہ غنیمت جانتا لاکن سُنتے کو کب
کبھی ہضم ہوتا ہی آخر دست و گریبان ہوا اور نوبت مجادلے سے محاکمہ کو پہنچی زیرک اس غافل کو پکڑ کر قاضی کے گھر لایا اور دعوی
اپنا ظاہر کیا سب مضمون قضیے کا سمع قاضی میں پہنچا پائے انکار کیا غافل کے انکار بعد قاضی نے تیز ہوش سے گواہ
طلب کیے اسنے کہا کہ اے قاضی اس درخت کے سوا کہ جسکے نیچے گڑا تھا اور میرا گواہ نہیں ہے پر امید غالب یہ ہی کہ حضرت سبحانہ
تعالی قدرت کاملہ سے اس درخت کو گویائی بخشی اور وہ گواہی دے تا اس خاین بے انصاف کی بددیانتی پر کہ سب زر لیگیا ہی
اور مجھے محروم رکھا ہی تمام عالم آگاہ ہو قاضی اس بات سے متعجب ہوا مگر بعد قیل و قال بسیار یہ قرار پایا کہ کل قاضی اس درخت کے
تلے چلے اور گواہی درخت سے طلب کرے اگر وہ گواہی دے تو اسپر عمل کرے والا جبر شریک دانا اپنے گھر کو گیا اور سب ماجرا
اپنے باپ سے بیان کیا اور کہا کہ اے پدر بزرگوار بیٹے آپکی گواہی کے اعتماد پر یہ حیلہ محکمۂ قضا میں جمایا ہی اور اس مہم کا تیری شفقت
پر ارادہ کیا ہی اگر تو میرے ساتھ موافقت فرمائے تو یہ زر سب ہضم ہوتا ہی اور اسکا نصف اور حاصل ہوتا ہی پھر بقیۂ العمر بآسایش بیٹھکر

له بدره بالفتح ده هزار درم ... عرض زیاده باشد ...

بسر کیجیے باپ نے کہا کہ وہ کونسی بات مجھسے متعلق ہی بیٹے نے کہا کہ اُس درخت میں ایک ٹنا جوف ہی شبکو چلکر اسمیں بیٹھ رہو دنکو
جب قاضی آکر پوچھے تو تم گواہی ادا کرنا باپ نے کہا اے فرزند مکرو فریب کے خیال سے درگذر اگر بفرض محال آج خلق سے حیلہ
پیش لگیا مگر کل خالق کو کیونکر فریب دیگا جیسا کہ مولف نے کہا **بیت** گواہی دیگا ہر ایک عضو برملا ایکدن + چھپا چھپا
کے عبث ہم گناہ کرتے ہیں + بلکہ بسا اوقات دیکھا ہی کہ حیلہ کو اکثر وبال جان ہوجاتا ہی اور اُسکی خبر خود بخود حیلہ ساز کو پہنچتی
ہے اور یہ فقر و فاقہ ہمارا ساتھ راستی کے بہت اچھا ہی کیا شعر مولف کا تو نے نہیں سُنا ہے **بیت** ہے بہتر
اطلس گردوں سے یہ پوشاک عریانی + ہمارے داغ سے نسبت نہیں تاج فریدوں کو + اے فرزند خوف کرتا ہوں کہ
مکر تیرا مینڈک کے مکر کے مانند ظہور نکرے بیٹے نے کہا کہ یہ قصہ کیونکر تھا **حکایت ۲۶ غوک مکار** باپ نے کہا کہتے ہیں مینڈک
نے ایک سانپ کے نزدیک مسکن کیا تھا اور اس ظالم خونخوار کے جوار میں گھر بنایا تھا جبکہ وہ مینڈک بچے نکالتا تھا سانپ
کھا لیتا تھا اُسکا دل فرزندوں کے داغ فراق سے جلتا تھا اُس مینڈک کو کیکڑے سے دوستی تھی اُسکے پاس آیا اور کہا کہ اے یار
موافق مجھے تدبیر لایق بتا کہ دشمن قوی مجھپر مستولی ہوا ہی اُسکے ساتھ نہ طاقت مقاومت رکھتا ہوں نہ جلا وطن کر سکتا ہوں کیونکہ عجائب
جائے خوش و مسکن دلکش ہی کہ اُسکا سواد مینا رنگ روضہ مینو کے مانند فرح افزا اور نسیم دلکش اُسکی طرہ خوبان کے مانند عنبر سا ہے کوئی
باختیار خود ترک ایسی منزل کو نہیں کرتا ہی اور دل ایسے نمونہ فردوس سے نہیں اُٹھاتا ہی **بیت** چمن کوی مغان نیست زیبا جا + ہیچ عاقل نہ ترک
چنین جا کند + کیکڑے نے کہا کہ غم نکھا کہ دشمن قوی کمند حیلہ میں باندھا جاتا ہی اور خصم غالب دام مکر میں گرفتار ہو سکتا ہی مینڈک نے کہا
کہ تو نے کتاب حیل سے اس بات میں کیا مسئلہ حل کیا ہی اور دفع غائلہ دشمن بد اندیش میں کس تدبیر نے قرار پایا ہی کیکڑے نے کہا کہ
فلانی جگہ ایک راسو یعنے نیولا جنگجو ستیزہ خور رہتا ہی تو چند مچھلیاں پکڑ کے سوراخ راسو سے لیکر تا سوراخ مار تھوڑے تھوڑے فرق
سے چند جگہ وہ نیولا ایک مچھلی کو کھائیگا تو پھر دوسری پر آئیگا اسی طرح شدہ شدہ سوراخ تک پہنچیگا جو کہ فیما بین راسو
اور مار کے عداوت جبلی ہے سو ظاہر ہی پس اسیوقت کام مار کا تمام کریگا اور تو ہر آئینہ اُسکے ضرر سے محفوظ رہیگا مینڈک نے
اسی تدبیر سے کہ موافق تقدیر کے تھی کام سانپ کا تمام کیا جبکہ اس قصہ کو دو چار دن گذرے نیولے کو مزہ انھیں مچھلیوں کا
یاد آیا اسی طرح سے تلاش کنان تا غار مار آپہنچا ماہی اور مار کو تو نہ پایا مگر مینڈک کو بچوں سمیت فراغ خاطر سے بیٹھا تھا اسکو
نوش فرمایا موجب **بیت** کہ از چنگال گرگم در ربودی + چو دیدم عاقبت خود گرگ بودی + اور یہ اے فرزند اسلیئے لایا ہوں کہ انجام
حیلہ کا گرفتاری و خواری ہی اور آخر کار مکر و فریب ندامت اور خاکساری میں ڈالتا ہی کسی نے مغیلاں سے بوئے گلچکاں نہیں پائی **بیت**
نہ مکر و زرنگی کا کرنا سرانجام + کہ ہوگا اسسے بدتر تیرا انجام + بیٹے نے کہا کہ پدر سخن کو تاہ کرو اور اندیشہ دور دراز سے درگذرو کہ کام میری تھوڑی
امداد سے منفعت بسیار بخشے گا اور اگر میری ہلاکت پر راضی ہی تو دیسا لکھ کہ میں خود آپکو ہلاک کروں وہ بیچارہ کچھ حرص مال سے

اور محبت فرزند سے دین و دیانت سی منحرف ہوکر بادیہ ضلالت و خیانت مین سرگشتہ ہوا اور مصداق[۱] إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ کا ظہور مین آیا آخرکار حق شناسی کو طاق نسیان پر رکھکر وہ راہ کہ شرع اور عرف مین ممنوع اور محظور[۲] ہی اختیار کی یعنے اوسی شب تیرہ مین بموجب ایما فرزند بادل نکدر جوف[۳] درخت مین جا بیٹھا صبح کو قاضی بہ حجم غفیر شہریان زیر درخت وارد ہوا اور خلق خدا نظارہ عجائبات کے واسطے صف باندہی کہڑے ہوئے قاضی نے حسب اظہار مدعی درخت سی گواہی طلب کی درخت سی آواز آئی کہ اوس زر کو خرم دل کہ غافل لقب رکھتا ہی لیگیا ہی اور تیز ہوش پر کہ شریک اوسکا ہے ظلم کیا ہی یہہ سنکر سب متعجب ہوئے مگر قاضی نے فراست سی دریافت کیا کہ اس درخت مین کوئی سر ہی بر سوا تدبیر صائب کے معلوم نہوگا **بیت** سر ہر نقش کہ از چشم خرد پنہان ست + چہرہ در آئینہ تدبیر نگردد ظاہر + قاضی نے حکم کیا کہ بکثرت ہیمہ سوختنی اس درخت کے جڑ مین جمع کر کے آگ لگا دین جب کہ اوس انبار ہیزم کو جلایا اور دہوان اوسکا جوف درخت مین بھرا اور دم اوس پیر مرد کا گھٹا آخر نوبت بجان پہنچی ہرچند ضبط کیا مگر کیا ہو سکتا تھا القصہ چلایا اور امان چاہی قاضی نے اوسے باہر نکالا اور استمالت کی اور حقیقت حال پوچھی پیر نیم سوختہ نے صورت ماجرا بیان کی قاضی حقیقت حال پر مطلع ہوا اور امانت اور کوتاہ دستی غافل کی اور خیانت اور دراز دستی بیحیا عاقل کی سب پر ظاہر ہو گئی مقارن اس حال کے شیخ فانی نے اس جہان فانی سے رحلت کی آخرکار آتش فریب نے اوسے نار جہنم کو پہنچایا اور غافل برکت صدق و صفا سے اپنے حق کو پہنچا اور عاقل نے شرمندگی اور روسیاہی حاصل کی اور مال لوا اور باپکو ہاتھہ سے کہو بیٹھا اس مثل کی آخری سے معلوم ہوکر فریب ناپسندیدہ خدا ہی اور انجام اسکا برا ہی دمنا نے کہا مگر تو نے عقل کا فریب نام رکہا ہی اور تدبیر کا حیلہ لقب کیا ہی اور مینے اس مہم کو بڑی تدبیر صائب سے سرانجام دیا ہی کلیلہ نے کہا تو یہان تک لیگیا سست اور تدبیر کا مادہ ہی کہ زبان اوسکے بیان سے قاصر ہی اور خبث دل اور غلبہ حرص مین یہانتک مبتلا ہی کہ انسان اوسکے ادا کرنے مین عاجز ہی فائدہ تیرے مکر اور حیلے کا جو کچہہ ولی نعمت کو پہنچا سو ظاہر ہے دیکہئے کہ انجام اسکا کیا ہو اور شامت تیری دوروئی اور دوزبانی کی کیا نتیجہ بخشے دمنا نے کہا کہ دوروئی سے کیا نقصان ہی کہ گل رعنا[۴] دوروئی کے سبب سے زینت بخش باغ و بوستان ہوتا ہے اور قلم دوزبان کے سبب سے ملک و مال پر پاسبانی کرتا ہی تلوار کہ ایک رو رکہتی ہے خون پینا کام اوسکا ہے اور شانہ بسبب دوروئی کے فرق حسینان نازنین پر قدم رکھتا ہی **نظم** خون میخورد چو شمع در بن دہر ہر کہ او + یکرو و یکزبان بود از پاک گوہری + مانند شانہ ہر کہ دورو ہست و صد زبان + بر فرق خوبان جای دہندش ز سروری + کلیلہ نے کہا کہ ای دمنا تو بات آوری چہوڑ کہ تو نہ وہ گل رعنا ہی کہ دوروئی کے باعث تیری مشاہدہ جمال سے آنکہین روشن ہون بلکہ تو وہ خار گلزار ہی کہ دل آزاری کے سوا اور کچہہ نفع تماشائیان باغ کو تجہسے نپہنچیگا اور نہ تو وہ قلم دوزبان ہی کہ اسرار ملک و مال سے خبر رکہے بلکہ وہ مار دو زبان ہی کہ تیری

۱ ترجمہ سوا اسکے نہین کہ مال تمہارے اور اولاد تمہارے فتنہ ہین [illegible]

که تیری زبان سے سیوا زهر کے اور کیفیت کسیکو نملیگی بلکه مار پر تجهکو فوقیت هی که مار کی ایک زبان سے زهر آتا هی اور دوسری زبان سے
تریاق پیدا هوتا هی اور تیری دونون زبان سے زهر ٹپکتا هی اور تریاق کا اثر نهین هی چاهیے تها که دونون کے واسطے ایک زبان سے تریاق آتا
اور دشمنون کے واسطے دوسری سے زهر ٹپکتا تو مضایقه نه تها اور تیرے دو زبانین دوست اور دشمن کے واسطے زهر دینے والی هین دمنانے
کها که اے کلیله سرزنش سے درگذر که اگر شنزبه بهی زنده رهتا تو شیر سے کبهی آشتی نهوتی اور اسکے بیچ بناے محبت
باهم قایم نرهتی کلیله نے کها که سچ کها تو نے جب که تجسا مفسده پرواز ایسے امور مین دخل پاے وهان پهر آشتی کی گنجایش کهان
کیونکه قاعده مقرر هی که تین چیزین جبهی تک برقرار رهتی هین که تین چیزون انمین دخل نهین پایا هی اور اگر وه تین باتین ظهور
پکڑین گی تو یهه تینون موقوف هو جاینگی تفصیل اوسکی یهه هی که اول آب چاه جب تک اپنے حال پر رهیگا که دریا ملحق نهین
هوا هی اور جبکه دریا چاه سے ملیگا پهر شیرینی اور لطافت اوس چاه مین باقی نرهیگی دوسری صلاح اور موافقت باهم دوستونمین جبهی تک
هی که بد اندیش اور مردم شریر کو انکی صلاح اور صحبت مین دخل نهین هوا هی اور جبکه ان مفسدون نے دخل پایا پهر توقع آپس کے وفاق
اور اتفاق کی زنهار نرکهنا تیسرے مشرب مصاحبت اور مودت اوسوقت تک صاف رهتا هی که مردم سخن چین اور فتنه انگیز کو مجال سخن
سازی اور راز داری کی نهین هے اور جبکه مردم دورویه دو زبانی دوبار وفادار مین فرصت فسادکی پاتے پهر انکی دوستی پر اعتماد نکیا
چاهیے که وه نقش بر آب هی جلد محو هو جائیگا تیرے اس فتنه کے بعد اگر شنزبه سرپنجه شیر کی مخلصی پاتا پهر ممکن نهین تها که تلطف اور
تملق پر شیر کے گرویده هوتا بلکه اب هر دانا کو موالست شیر سے اجتناب واجب هوا اور اس کام مین تو نے شیر کی خوبی سلطنت مین تامل
اور دشمنی اپنے ولی نعمت سے کی لیکن کوئی بد خواه نکر دمنانے کها اگر شیر کی ملازمت ترک کرکے گوشه کاشانه مین معتکف هون اور
تیرا دامن صحبت دست ارادت مین پکڑ کے سر عزلت گریبان خلوت مین رکهون تو تو خوش هو یا نهین کلیله نے کها حاشا
مین بار دگر تجهسے صحبت رکهون یا تیری دوستی پر میل کرون بلکه مین همیشه تیری بد وضعی کے خیال سے متنفر تها اور دایم تیری
صحبت سے کناره کیا کرتا تها کس واسطے که حکما نے کها هی که صحبت جاہل فاسق سے پرهیز واجب هے که انجام کار ضرر پهنچاینگی اور صحبت عاقل
صالح کے التزام کرنے کے وه هر وقت مین نافع هوتی هی اور مواصلت اهل فسق و فجور کے مار کی تربیت کی مانند هی که هر چند مار گیر اوسکے
عهده اصلاح مین رنج اوٹهائے آخر چاشنی اوسکی دانتونکی ایکدن پائیگا اور مصاحبت اهل خرد نیک اندیش کی طبله عطار کی
مانند هی گو اوسکی متاع سے کچهه حاصل نهو تو بهی خوشبو اوسکی مشام جان کو معطر کرتی هی بیت پائین خوشبو همنشین لازم هی تعطار ها
مثل آهنگر نه سرجانب سے آتشبار هو + مگر کیونکر تجهسی کوئی امید رکهی که ایسے بادشاه پر که جسنے تجهی عزیز و گرامی اور محترم و مقامی کیا
که جسکے سایه دولت مین آفتاب دم لاف و بلندی مارتا هی اور اوسکے آستان آسمان شان کی ملازمت کے سبب سے پائے
افتخار فرق فرقدان پر رکهتا هی تیسر اس ستمگری کو تو نے روا رکها اور حق انعام و اکرام یکقلم نابود کردیا اگر اسلئے تجهسے

ہزار کوس دوری اختیار کروں نفرخ خردار جمند پسند کرے اور اگر ایسے کس ناحق شناس سے کہ موافقت کروں تو عقل رہنما صواب اندیشی سے مجھے منسوب کرے لمولفہ **نظم** سب کو ترک صحبتِ یاران روز خوب ہے + جو حضوری بد ہے اوس سے حضوری خوب ہے + اگرچہ نیکونکی صحبت سے طبیعت شاد ہوتی ہے حکیمونکی نصیحت خود سے دوری خوب ہے + جیسا کہ صحبت اخیار و ابرار میں فائدہ نہایت ہے ویسی ہی صحبت اہل و اشرار میں مضرت بے نہایت ہے بلکہ بدونکی صحبت جلد اثر کرتی ہے پس عاقل کامل وہ ہے کہ دوستی مردم دانا ستودہ معاش کی اختیار کرے اور کذاب خائن کی ہمدمی سے پرہیز رکھے **مثنوی** توان از بدی خلق بستن + بخلوتخانۂ تنہا نشستن + رفیق نیک باید کرد حاصل + کہ صحبت را نشاید ہر سبک دل + مرا ہست این سخن از عاقلی یاد کہ صحبت با بدان پاک و [illegible] بیدانشان ہر کس شد [illegible] زاری شان آخر شد گرفتار + اور جو کوئی کہ نااہل سے انس کریگا اسے وہ پہنچیگا جو اس باغبان کو پہنچا [illegible] نے پوچھا کہ کیونکر تھا **حکایت باغبان** کلیلہ نے کہا کہتے ہیں کہ ایک باغبان تھا اپنی عمر عزیز باغ و بوستان میں صرف کی تھی اور خود بھی ایک باغ ایسا آراستہ کیا تھا کہ اسکی چمن فردوس نشان سے تر و تازگی سے باغ بہشت روضۂ ارم میں پاتا تھا اور طراوت ازہار و اشجار سے [illegible] حیرت دیدۂ بوستان نو عروس میں چھپا رکھا تھا درختان زرنگار رنگ سے جلوۂ طاؤسی باہر [illegible] زرنگار سے فروغ کاخ کیکاؤس [illegible] تھا اور زمین اسکی شاہد حلہ پوش کے مانند منور اسکی نسیم [illegible] عنبر فروش کے مانند معطر ہر ایک درخت میوہ دار [illegible] کثرت اثمار سے پیران کہن سال کے مانند پشت خمیدہ اور میوہ حلاوت بخش اسکا مانند حلوائے بہشتی [illegible] رسیدہ تھا غایت تازگی سے اسکا سیب [illegible] محبوب [illegible] کے مانند دلکو [illegible] کرتا تھا بس یہ غزل گویا اسی باغ کیواسطے موزوں ہوئی تھی **نظم** سیب ایسے کہ حضور اونکے زنخدان کیا ہے + سنبل ایسا کہ کوئی کاکل پیچاں کیا ہے + مزہ شفتالونکا بوسۂ جانان میں کہاں + ہیں انار ایسے کہ جو بونکے پستان کیا ہے + گل میں وہ رنگ کہ رخسار پری میں بھی نہیں + سرو ایسے کہ کوئی سرو خرامان کیا ہے + آگے بادام کے کیا چشم فسون ساز کی قدر + ساتھ پستونکے کوئی لب خندان کیا ہے + چشم گردون نے بھی دیکھا کبھی باغ ایسا + باغ بہرام تو کیا باغ پرستان کیا ہے + اور امرود اسکے کوزۂ نبات کے مانند [illegible] آویزان تھے **بیت** [illegible] عارض امرود سے سوا + [illegible] میں تھا چرخ زبرجد سے سوا + کبھی شملہ پوش مانند صوفی شب خیز بار خسارہ سرخ و زرد شجر خانقاہ باغ سے باہر آکر [illegible] آلودہ عشاق کو لطف مہر و ماہ کا دیتے تھے اسطرح ہر میوہ اپنی طرح میوہ ہائے باغ ارم سے پہلو مارتا تھا پیر دہقان باہزار راحت و استغنا اس باغ میں تنہا زندگانی بسر کرتا تھا آخر الامر وحشت تنہائی سے ایکدن گھبرا کے ملول ہوا اور الم تجرد سے مجروح خاطر ہو کر دامن کوہ کی طرف روانہ ہوا اور یہ رباعی مولف کی پڑھتا تھا **رباعی** ہاتھ پیر وحشت نے دوڑائے گریبان کیطرف + پھر مجھے دیوانہ [illegible] بیابان کیطرف + چھٹ گئی دستِ خرد سے پھر عنانِ اختیار + پہلا پھر توسن وحشت بیابان کیطرف + [illegible] مدت اس دشت میں گشت کرتا رہا قضا را ایک خرس زشت سیرت

قبیح صورت ناخوش طلعت ناپاک طینت بھی تنہائی کے سبب سے کہ جفت نرکھتا تھا اُس پہاڑ کے نیچے اونترا اور یہ دونوں جگہ دوچار ہوئے بسبب جنسیت خباثت کہ دونوں کی جبلت میں تھی آپس میں باہم پیدا ہوا ایسے روستائی کا دل مصاحبت خرس پر مائل ہوا اور خرس بھی دیکھنے کے ساتھ ہی روستائی سے مانوس بدل ہوا باغبان خرس کو ساتھ لیکر اُس روکش باغ ارم میں داخل ہوا مولفہ **بیت** کرتے تھے زندان وہ ہم عیش باغ میں + مانند غنچہ نکہت گل تھی دماغ میں + جبکہ باغبان بسا استراحت پر سر فراغت رکھتا تھا خرس بالین بیٹھکر مگس رانی کیا کرتا تھا ایکدن باغبان نوم غرق میں غافل تھا اور خرس حسب وفق عادت کے مگس رانی کر رہا تھا اور مکھیوں نے ہجوم یہانتک کیا کہ خرس ہر چند اڑاتا تھا مگر وہ ردی رسائی سے اڑتی تھیں خرس نے نہایت آشفتہ ہوکر ایک پتھر کہ وزن میں تخمیناً بیس سیر کا ہوگا اٹھاکر مکھیوں پر مارا مکھیوں کا کچھ نہ بگڑا مگر کاسہ سر باغبان خاک برابر ہوگیا ایسے ہی جگہ پر کہا ہے کہ دوست نادان دشمن دانا سے بدتر ہے **بیت**
دشمن دانا کہ پئے جان بود + بہتر ازان دوست کہ نادان بود + اور یہ مثل اسی واسطے وارد کی ہے تاکہ تیری دوستی بھی وہ نتیجہ بخشیگی کہ تیرے دوست کا سر خاک میں ملیگا اور سینہ خدنگ بلائے سپر بنے گا دمنا نے کہا کہ میں ایسا نہیں ہوں کہ دوست کی مضرت جائز رکھوں اور امتیاز نیک و بد میں کم کروں جیسا کہ خرس نے کیا کلیلہ نے کہا کہ یہ میں بھی جانتا ہوں کہ تو اوتنا ابلہ نہیں ہے لاکن غبار طمع اور دود حرص تیرے دیدۂ بصیرت کو تیرہ اور خیرہ کر ڈالیگا اور دوست کیواسطے ہزار توجیہ نا موجہ کرکے اُسکے ضرر پر تو مطلق مضائقہ نکریگا جیسا کہ شیر اور شنزبہ کے حق میں کیا اور اب تک دعویٰ پاکدامنی کرتا ہے اور ہرگز ندامت اور حیا تجھکو نہیں آتی ہے بس تیری مثل اُس سوداگر کے مانند ہے کہ کہتا تھا کہ ایک شہر میں موش نے سو من آہن کھالیا دوسرے نے کہا عجب نہیں ہے کہ باز لڑکے کو بھی اوڑا لیگیا ہو دمنا نے کہا کہ یہ قصہ کیونکر تھا **حکایت موشان آہن خوار** کہا

کہتے ہیں کہ ایک تاجر کم مایہ سفر کو جاتا تھا سو من آہن ایک دوست کے گھر میں امانت رکھکر سفر کو گیا جبکہ پھر آیا وہ آہن طلب کیا امین نے کہا کہ وہ تیرا آہن ایک گوشہ میں کھدبا رکھا تھا ایکدن اُسے کھول کے دیکھا تو چوہوں نے سب کھالیا تاجر نے کہا کہ تو نے سچ کہا چوہے لوہے کو بہت دوست رکھتے ہیں اور اُسکی لذت پر جان دیتے ہیں ضرور کھالیا ہوگا کہ دانت چوہوں کے ایسے چربند پر خوب چلتے ہیں مولفہ **بیت** بن گئے دانت اُنکے مقناطیس آہن رُبا + کیا تعجب ہے اگر آہن ہو موشوں کی غذا + امین سنتے ہی اس بات کے بہت خوش ہوا کہ اتنا آہن بے قصہ و فساد ہضم ہوگیا اور سمجھا کہ یہ سوداگر بڑا احمق ہے اب لازم ہے کہ مہمانداری اسکی کرونگا اور بھی اسکا وعدۂ خفیہ پاک ہوجائے آخر سوداگر سے مہمانی کے لئے مبالغہ کیا تاجر نے کہا آج مجھے کام ضرور ہے کل حاضر ہونگا یہ کہکر رخصت ہوکر باہر آکے اُسکے لڑکے کو ساتھ لیجاکے اپنے گھر میں چھپا رکھا اور صبح مہمانی کھانیکو اُسکے گھر آیا میزبانکو پریشان حال پایا یہ عذر کرنے لگا کہ اے مہمان عزیز مجھکو معذور رکھ کہ کل سے لڑکا اس شخص کا گم ہوا ہے اور تمام شہر میں منادی

دہل نوازی کے ساتھہ کہ جسکو ڈہونڈہتا ہوا کہتی مین پہیرتی ہی لیکن اوس گم گشتہ کا نشان نہین ملتا ہی اسلئے جو اس سیر کے بجا نہین مین
لمولفہ بیت کثرت گریہ سے مین بھی پیر کنعان ہوگیا + جب سے وہ یوسف میرے نظرون سے پنہان ہوگیا + سوداگرنے کہا کہ جسوقت
مین کل تیرے گہر سے باہر نکلا تھا اسیطرح کا لڑکا کہ جو پتا بتا یا تو نے دیکہا مینے کہ باز پنجون مین پکڑے ہوے ہوا پر اوڑا جاتا تھا
میزبان خفا ہوا کہ اے سوداگر کیون جہوٹ بولتا ہی اور سخن محال کسلئے زبان پر لاتا ہی کہ باز کا تمام جثہ نیم آثار ہوگا اور اوس
لڑکے کا بدن بیس سیر سے کم نہوگا کیونکر باز اوسے اوٹھاکر ہوا پر لیجا تا سوداگر ہنسا اور کہا تعجب نکر جس شہر مین کہ سو من آہن چوہے کہا جاتے
ہین کیا عجب کہ وہان کا باز بہی بیس سیر کا لڑکا اوٹھا لیجائے کہ یہہ بات تاثیر آب و ہوا ہی شہر پر موقوف ہی مین سمجہا کہ شاید یہہ کام اسی
سوداگر کا ہی کہا کہ اے سوداگر غم نہ کہا تیرا آہن چوہون نے نہین کہا یا ہی اوسنے کہا کہ تو بہی اندیشہ نکر کہ تیرا بیٹا بہی باز نہین لیگیا ہی
آخر لوہا اوسنے پہیر دیا اور لڑکا اوسنے بہیجدیا اور یہہ مثل اسلئے بیان کی ہی کہ جسکے مذہب مین کہ اپنے ولی النعمت سے یہہ فریب روا ہو ظاہر ہے
کہ وہ اوروں سے کیا کچہہ نکریگا جبکہ اے دمنا بادشاہ سے تو نے یہہ دغا کی اب کون احمق تجھسے وفاداری اور حق گزاری کی رکہی گا اور
میرے اوپر یہہ بات آفتاب سے روشن تر ہے کہ تیری ظلمت بدکاری سے پرہیز لازم ہی اور تیری مکاری اور غداری سے احتراز واجب اور
شعر ناسخ کا تیری ہی حسب حال ہی بیت خاطر تیری فرقت مین ہو مسرور زیادہ + آنکہین نہ تجھے دیکہین تو ہو نور زیادہ + سکا لمہ
کلیلہ اور دمنا کا یہانتک پہنچا تہا کہ غصہ شیر کا فرو ہوا اوسوقت تامل کیا اور دلمین کہا کہ افسوس شنزبہ کہ ہزار خوبی اور ہنر سے
آراستہ تھا اور مینے اوسے اپنی امان مین لیا تھا اور بغیر تحقیق ایک شخص کمظرف کے کہنے سے ہلاک کیا اور مطلق تحقیق کرنا کیا حق
یون ہے کہ مینے راہ خطا مین قدم رکہا اور ناحق آپکو غمناک کیا اور اپنا وفادار اپنے ہاتھہ سے کہو دیا آخرکار شیر اس ندامت مین مبتلا
ہوا اور زبان ملامت اپنے حق مین کہولی اور اپنے نقصان فہم کا جرم بیان کرتا تھا اور ہر وقت مبتلا پیچ و تاب تھا اور تپ لازمی شیر کی
اس حادثہ جانکاہ کی حرارت سے مضاعف ہوگئی دمنا جبکہ خبر پشیمانی شیر کی خبرداروں کی زبانی سنی قطع سخن کلیلہ سے کرکے شیر کے
پاس گیا اور عرض کیا کہ اندیشہ کا موجب کیا ہی جسوقت کہ شہریار چمن فیروزی مین خرامان اور دشمن خاک مذلت مین غلطان ہو اوس سے بہتر
کونسی خوشی لمولفہ بیت ہو گیا دشمن ہلاک اب جشن شاہی چاہیئے + دمبدم شکر عنایات آلہی چاہیئے + شیر نے کہا کہ جسدم کہ آداب خدمت اور
اطوار صحبت شنزبہ یاد کرتا ہون بے اختیار رقت اور حسرت مجہپر طاری ہوتی ہی سچ ہی کہ وہ پشت پناہ سپاہ تہا اور میری ابتلاع کی زور بازوی
تدبیر سے مردانگی زیادہ کرنیوالا نہایت ناسخ تہا جس سے انتظام جہان حیف کیا ہوا تہا جس سے بہر اعلم روان حیف کیا ہوا + دمنا نے
کہا کہ بادشاہ کو اوس کافر نعمت دغا پیشہ پر تاسف کرنا روا نہین ہے بلکہ وظایف شکر آلہی ادا کرنا واجب ہی اور اس فتحیابی سے ابواب شادمانی دلپر کہولنا
چاہئے اور جس دشمن سے کہ امین نہوا اوس پر رحم کہانا خطائے فاحش ہی اور دشمن ملک و جان کا زندان گور مین محبوس ہونا نہایت خوشی کی جا ہی عضا بن اگرچہ
عزیز ہین مگر جب سانپ کاٹ کہاتا تہا جیتک کے سطلے دا او سکو کاٹ ڈالنا کام عقلا ہی اوس جراحت مین راحت ہی جب کہ کلام دمنا کا شیر نے سنا اندک تسکین پائی لیکن بو وقتا کا

آخرکار انتقام گاؤ کا لیگا اور کام دمنا کا فضیحت اور رسوائی کو پہنچائیگا اور قصاص میں شنزبہ کے آخر یہہ غدار مارا جائیگا کیونکہ
فریب و دغا ہمیشہ سے نامحمود ہے اور دو جیلی اور بداندیشی کا نام مبارک اور مذموم ہی **مثنوی سعدی** بداندیش ہم کشور ری
چو کژدم کہ با خانہ کمتر رود + اگر بد کنی چشم نیکی مدار + کہ حنظل نمی آرد انگور بار + مپندار ای در خزان کشتہ جو + کہ گندم ستانی بوقت درو
مثل این چنین گفت آموزگار + مکن بد کہ بد بینی از روزگار + کسی نیک بیند بہر دو سرا + کہ نیکی رساند بخلق خدا **باب دوسرا**
سزا پانیمین بدکاروں کے اور اونکی شلمت انجام میں رائے داب شلیم نے جبکہ یہہ حکایت حکیم بیدپا سے سنی کہا کہ اے حکیم
روشندل سنی مینے داستان ساعی اور نمام کی کہ اپنے ولی نعمت کو طریق مروت سے منحرف کرکے بدعہدی اور بیوفائی سے منسوب کیا
یعنے کلام فریب آمیز اوسکا یہانتک شیر پر موثر ہوا کہ اوسنے اپنی رکن دولت کی خرابی اپنے ہاتہہ سے کی مگر حکیم سخندان اسکی تفصیل
ارشاد کرے کہ شیر بعد وقوع حادثہ شنزبہ کیونکر اپنے فعل پر نادم ہوا اور دمنا کے حق میں کسطرح بدگمان ہوا اور اوسکا تدارک کیونکر
فرمایا اور اوسکے فریب پر کیونکر مطلع ہوا اور پہر دمنا نے کیا کیا حیلے کئے اور انجام اس کام کا کسطرح ہوا برہمن نے یہہ شعر گویا کا پڑہا کہ اے
بادشاہا مملکت تیری سدا آباد ہو + تو ہمیشہ خوش رہے تیری رعیت شاد ہو + اور یہہ کہا کہ عاقبت اندیشی مقتضی اسکی ہو کہ بات
سننے کے ساتہہ از جا رفتہ ہوکر دفعتہً حکم سیاست نہ دے بیٹہے جب تک کہ دلیل روشن اور برہان ساطع سے حقیقت کار پر بخوبی اطلاع نہ پائے
اور اگر سخن اہل غرض کا بے سمجہے مقبول ہوا اور کار ناپسندیدہ عمل میں آیا پہر اوسکا تدارک دشوار ہو جائیگا بلکہ سخن چین صاحب
غرض کو اوسطرح پر گوشمالی دے کہ اوروں کی عبرت کا سبب ہو تا بعد اسکے اور لوگ اس جنس کی باتوں کا حوصلہ نکریں والا دروازہ فساد کا
کہل جائیگا اور اسباب خرابی ریاست ہر روز ترقی پائی جائینگی اور تدارک اوسکا پہر کسیطرح نہو سکیگا **مثنوی** برانداز بیخی کہ خار آورد + درختی
بپرور کہ بار آورد + جہان سوز را کشتہ بہتر چراغ + یکی بہ در آتش کہ خلق بداغ + اور مصداق اس قول کی حکایت شیر و دمنا کی ہی
کہ جب شیر دمنا کے فریب سے آگاہ ہوا اوسکے بعد اسطرح سیاست کی کہ آنکہیں سبہوں کی کہل گئیں اور **فَاعْتَبِرُوا یَا اُولِی الْاَ**
بْصَارِ تمام خاص و عام کے ورد زبان تہا اور تفصیل اس اجمال کی یہہ ہی کہ جب شیر نے دمنا کی صلاح کے موافق کام گاؤ کا تمام کیا
اسکے بعد اپنی تعجیل سے پشیمان ہوا کہ مینے کیا کیا اسی ندامت سے اپنی ہاتہہ دندان ملامت سے کاٹتا تہا اور سر حیرت زانو حسرت سے نہ اوٹہاتا تہا اور
یہہ کہتا تہا کہ جو مینے کیا عالم میں کسینے نہ کیا تہا کسواسطے اس کام میں شتابی کی اور کیوں مینے تحقیق واقعی نکرلی لمولفہ **رباعی** سنی بات
کیوں مینے اہل حسد کی + نکی پیروی حیف عقل و خرد کی + پشیمان کیا میری عجلت نے مجکو + نہ تمیز کچہہ ہو سکی نیک و بد کی + ایکمدت سی
متواتر غم و غصہ کیساتہہ شیر نے بسر کی اور اوسکے اندوہ خاطر کی جہت سے عیش جمیع ساکنان کا تلخ اور کام رعیت پر تنگ ہوا کہ مضمون **اَلنَّاسُ**
عَلٰی دِیْنِ مُلُوْکِہِمْ کا اوس بیشے کے باشندوں میں سرایت کر گیا کہ سب پریشان خاطر اور تنگدل تہے اور اکثر حقوق آداب شنزبہ یاد کرکے
ملال شیر کا بڑہتا جاتا تہا اور شنزبہ کو ذکر شنزبہ کیا کرتا تہا اور جو کوئی کچہہ حال شنزبہ کا نقل کرتا تہا اوسے گوش دل سے سنتا تہا غرض یہی مکررات بیقرار تہا

ایک شب پلنگ سے کہ مصاحب شیر کا تھا یہی حکایت کہہ رہا تھا کہ پلنگ نے عرض کیا کہ اے شہریار اندیشہ کرنا ایسے کام میں کہ دست
تلافی کوتاہ ہو گیا ہو بے فائدہ ہے اور نظارگی اس مہم کا کہ دائرہ محالات میں داخل ہو بے سود اور محض سودا ہے کیونکہ تیر جب شست سے نکلا پہر کب
ہاتھ آتا ہے بلکہ ایسا کام کہ حاصل ہونا جسکا عسیر ہو اسمیں سعی کرنا دستیاب کو بھی ہاتھ سے کھونا ہے جیسا کہ روباہ نے مرغ کی طمع میں
پوست پارہ بھی ہاتھ سے کھویا شیر نے پوچھا کہ یہ قصہ کیونکر ہے **حکایت مرغ زیرک و روباہ** پلنگ نے کہا کہ ایک روباہ
گرسنہ اپنے ویرانہ سے باہر آکر تلاش طعمہ میں ہر سو پھرتی تھی کہ ناگاہ چمڑے کی بدبو روباہ کے ناک میں آئی اسطرف گئی دیکھا
کہ ایک پوست پارہ سڑا پڑا ہے اوسے چبانے لگی اُسکے قریب میں ایک گاؤں تھا وہاں بہت سے مرغیاں چگتی ہوئی باہر
آتیں اور ایک لڑکا زیرک نام اونکے ساتھ محافظ تھا روباہ کو طمع یہ ہوئی کہ اس پوست کو چھوڑ کے ایک مرغ انمیں سے شکار
کیجیے اور گوشت تازہ کھایے اس خیال میں اودھر روانہ ہوئی کہ اثناء راہ میں ایک شغال سے دوچار ہوئی شغال نے پوچھا کہ کہاں
جاتی ہے اور کیوں متفکر ہے روباہ نے کہا کہ اے عزیز ان مرغوں کو دیکھتا ہے کس فربہی اور لطافت سے ہیں اور میں کئی دن سے بھوکی ہوں
رزاق نے پوست پارہ مجھے عنایت کیا تھا مگر چاشنی ذوق شوق اسکا مقتضی ہے کہ انمیں سے ایک مرغ پکڑ کے اس سے کام جان کو کہ وہ گوشت
لذت حیات رکھتا ہے شغال نے کہا کہ میں ایک مدت سے اس کمینگاہ میں ہوں کہ انمیں سے ایک کو شکار کروں مگر وہ غلام زیرک کہ انکا
نگہبان ہے طریق محافظت اسطرح پر جانتا ہے کہ صیاد خیال اسکی پاسبانی کے خوف سے صورت منصوبہ مرغ گیری ادھر نہیں لا سکتا ہے اور
نقاش فکر اُسکے بیم نگہبانی سے نقش اسکا لوح خیال پر نہیں کھینچ سکتا ہے اور میں اس فکر میں مدت سے ہوں پر کچھ فائدہ نہوا تو نے جو یہ
پوست پارہ پایا ہے اسے غنیمت جان اور اس فضولی سے درگذر **بیت** نان تلخ جو ملا اللہ بس ہے شہد قناعت جیا ہو اور زیادہ کی
توقع خبط ہے نقصان ہے + روباہ نے کہا کہ اے برادر جب تک دل کی مراد ترقی کیساتھ حاصل ہو تب تک حصول نکبت کیطرف
ارادہ کرنا حیف عظیم ہے اور جب تک چمن آسائش میں گل عشرت کا نظارہ ممکن ہے قدم خارستان دناءت میں رکھنا عیب فاحش ہے اور مجھے
ہمت عالی نہیں چھوڑتی ہے کہ پارہ پوست پر بس کروں اور گوشت فربہ سے دستبردار ہوں شغال نے کہا کہ اے خام طمع حرص نا پسندیدہ کا ہمت عالی
نام رکھا ہے نفس کے عمل ناستودہ کا بزرگی لقب کیا اور اسبات سے خبر نہیں کہ بزرگی درویشی میں ہے اور راحت عیش قناعت میں اس سے بہتر کوئی بات نہیں ہے
کہ جو تیرا نصیب دیوان رزاق سے مقرر کر دیا ہے اوسپر خوش رہ اور جو کہ طالب فضولیات ہوا ہے خراب و سرگردان رہا ہے **ع** رزق مقسوم است
وقت آن مقرر کردہ اند + بیش وقت و بیش قسمت طمع داری جاہلی + اور میں یہ ڈرتا ہوں کہ اس فضولی کے باعث سے کہ ارادہ کیا ہے
تو نے وہ پوست پارہ جان بھی ہاتھ سے نجائے اور تیرا قصہ اس دراز گوش سے بہت مشابہ ہے کہ دم طلب تھا کان بھی کھوئی روباہ نے کہا کہ
یہ کیونکر تھا **حکایت قصہ دراز گوش بیدم** شغال نے کہا **مثنوی** بود ستخری کہ دم نبودش + روزی غم بیدمی
فزودش + از بہر قدمی قدم ہمی زد + دم می طلبید دم نمی شد + تا گہ نہ زراہ اختیاری + بگذشت میان کشت زارے +

دہقان پسرش ز گوشهٔ دید + برجست و از دو گوش بُرید + مسکین خر آرزوئی دُم کرد + نایافته دُم دو گوش گم کرد + آنکس که نه عهد و
نهد گام + این ست سزائے او سرانجام + روباہ نے نہایت تقاضائے حرص سے مُنہ شغال کیطرف سے پھیر لیا اور کہا کہ تو دیکھ میں کس طرح لطائف
الحیل سے مرغونکو شکار کرتی ہون یہ کہکر مرغون کیطرف روانہ ہوئی شغال سمجھا کہ میری نصیحت اُس حریص طمع پر اثر نہ کر گئی اپنے بچّے کی
طرف روانہ ہوا اور ادہر وہ پوست پارہ ایک زغن غوطہ مارکے پنجے میں لیگئی ہنوز روباہ مرغون تک پہنچی تھی کہ زیرک نے جست کرکے
ایسی چوبدستی روباہ پر ماری کہ صدمۂ شدید پہنچا پر جان سے بچ گئی روباہ نے جان بڑی غنیمت جانکے ارادہ اُسی پوست پارہ کیطرف کیا
اُسے بھی نہ پایا دست دُعا بلند کیا اور آسمان کیطرف دیکھا اُس زغن پر نظر پڑی دیکھا کہ وہ پوست پارہ اُسکے چنگل میں ہے روباہ
نے الم نایافت مرغ سے اور پوست تازہ کے تلف ہونیکی حسرت سے یہانتک سر زمین پر مارا کہ دماغ پریشان ہو گیا مقصود اس مثل کے
ایراد سے یہ ہے کہ بادشاہ نے اپنے ہاتھ سے ایک رکن رکین سلطنت کو ہلاک کیا اور جو کہ باقی ہیں اُنکی بھی فکر نہیں کرتا ہے یعنی امرا اور وزرا
اور افسران فوج سب سراسیمہ ہیں اور شنتربہ اب کسطرح ہاتھ نہ آئیگا پر باقی ماندونکو برباد نکیجے شیر نے کہا کہ ہان معقول کہی تو نے
لیکن شنتربہ کے مقدمہ میں خطائے عظیم مجھسے ہوئی اسلیئے اکثر خیال میرا اوسکی تلافی میں رہتا ہے پلنگ نے کہا کہ اے شہریار اوسکی
تلافی اضطراب سے حاصل نہوگی بلکہ اسکو تدبیر صائب درکار ہے اور درست چاہیئے اب صلاح کا امین ہے کہ بادشاہ ترک جزع و بیخودی
فرمائے اور بنائے کار تدبیر پر رکھے اور تحقیق مہم شنتربہ میں ایسی تدبیر فرمائے کہ مطلب راست براست واضح ہو جائے اگر شنتربہ کا
حال جو کچھ کہ مظہر نے ظاہر کیا تھا اور اصل اسی طرح تھا تو وہ اپنے جزائے غدر اور کفران نعمت کو پہنچا خوب ہوا اور اگر حاسد نے
افترا کرکے اُسے قتل کر دیا ہے تو دشمن بدانجام کو ہدف تیر انتقام کرنا واجب ہے شیر نے کہا کہ وزیر ملک تو ہے اور تیری رائے
صواب اندیش پر مجھے ہمیشہ سے وثوق کلی رہا ہے اب تو ہی اس مقدمہ کو کوشش بلیغ سے تحقیق کر اور مجھے گرداب تفکر سے نکال پلنگ
نے کہا کہ اقبال شاہی سے اندک عرصے میں اسکا حال مفصل عرض کرونگا اور کوئی دقیقہ دقائق سے پردۂ خفا میں رہنے نہ دونگا
شیر اس وعدے سے خوش ہوا جب کہ شب ہوئی اور پلنگ نے شیر کے پاس سے رخصت لی قضارا گھر پلنگ کا مسکن کلیلہ و دمنا
پر کہ دونون باہم متصل تھے پڑا سنا اُسنے کہ دونون مین آواز بلند مباحثہ ہو رہا ہے پلنگ اول سے دمنا پر بدگمان تھا بوقتکہ آواز
مغلب گوش میں پہنچی زیادہ تر وغدغہ دل میں آیا اور اُس مسکن کے قریب ایک گوشے میں کھڑا ہوکر سننا شروع کیا کلیلہ نے کہا کہ اے
دمنا تو نے برا کام کیا کہ بادشاہ کو بدعہدی خیانت سے مشہور خاص و عام کیا اور آتش فتنہ و آشوب تمام سباع میں بلند کی دم بدم
یہی خیال آتا ہے کہ ساعت بساعت یہ فساد ترقی کرتا جائیگا اور اُس وبال میں تو آخرکار گرفتار نکال ہوگا بموجب اس مصرعہ کے ع
خون آخر بگیرد ہو نکا گریبان گیر ہے + مناسب اسکے مولوی نے بھی کہا ہے **بیت** خون بہا بیگا کسی کا جو کوئی تلوار سے +
وہ بھی مارا جائیگا آخر اوسی تلوار سے + اور مین یہ یقین جانتا ہون کہ جب اہل بیشہ تیرے اس فساد سے آگاہی پائینگے

تو کوئی تجھے معذور نہ رکھے گا اور نہ تیری مددگاری کریگا بلکہ سب تیرے قتل پر متفق ہونگے اب اس بات کی معلوم ہونگی بعد تجربہ
ہم خانگی خلاف رائے صواب اندیش ہی قطعہ بابدان کم نشین کہ صحبت بد + گرچہ پاکی ترا پلید کند + آفتاب بدین صفائی را
پارۂ ابر ناپدید کند + اب جا اور سے آشنائی کر اور اسکے بعد مجھسے امید منقطع کر کہ مین کبھی تجھسے دوستی اور صحبت نہ رکھونگا دمنا نے
کہا کہ اے برادر مجھے اپنی صحبت سے محروم نہ کر اور کار شستہ مین زیادہ ملامت نہ کر کہ کار رفتہ کا بار بار یاد کرنا زیادہ ملال لاتا ہی
اور لاعلاج بھی ہے بلکہ شادمانی کر کہ جب دشمن اپنی تدبیر سے مارا گیا تو کیا جگہ ملال اور ملامت کی ہی کلیلہ نے کہا کہ اے غافل
سادہ لوح باوجودیکہ جادہ مروت و دیانت سے انحراف کیا ہی اور اساس فتوت کو تیر غدارسی منہدم کیا ہی پھر بھی اب تک دعوی
صداقت کا کرتا ہی اور امیدوار سلامت و عافیت کا ہی یہہ نہین جانتا ہی کہ کوئی منتقم حقیقی بھی ہی دمنا نے کہا کہ مین شامت
خیانت سے اور حیلہ و مکر کی آفت سے بیخبر نہین ہون اور قباحت سخن چینی کے اور نقصان فتنہ پردازی کے مجھسے پوشیدہ نہین مین مگر شرت
حسد اور حب جاہ کا مجھپر ایسا غلبہ ہوا کہ یہہ عمل مجھسے وقوع مین آیا اب اسکا کچھ چارہ اور تدارک میرے اختیار مین نہین رہا ہر چند
پشیمان ہوتا ہون پر کیا ہو سکتا ہی ع چون کنم خود کردہ را خود کردہ را تدبیر نیست + پلنگ یہہ تمام ماجرا سنکر شیر کی ما
پاس آیا اور کہا ایک راز ہی اوسے عرض کیا چاہتا ہون پر شرط یہہ ہے کہ عہد درست کیجیے کہ بغیر ضرورت شدید اوسکا
اسکا افشا نہو بعد سوگند و تاکید کے جو کچھ گفتگو کلیلہ اور دمنا سے سُنی تھی مو بمو بیان کی اور ملامت کلیلہ کی اور اقرار
دمنا کا شرحاً بیان کیا مادر اس حادثہ کی کیفیت سنکی نہایت متاسف ہوئی دوسرے دن موافق معمول کے شیر کے پاس آئی شیر
کو نہایت غمناک پایا تو پوچھا کہ اے فرزند اتنی فکر اور حیرت کا سبب کیا ہی مثنوی ماہ کامل نہا ہوا ہے کیون سہا + سرد تہا تو
کیون ہے عالم کاہ کاہ + کیا ہوا ہی باعث رنجیدگی + کیون ہوئی ہی اسقدر کاہیدگی + شیر نے کہا کہ میرا ملال شنزبہ کے مارنے کے
سوا اوسکے اخلاق وادا و آداب یاد آنیکی وجہ سے اور کچھہ نہین ہی ہر چند یاد سے بھلاتا ہون بھولتا نہین ہی اور جبکہ صلاح کار
ملک مین تامل کرتا ہون اوسوقت اندوہ میرا بہت بڑہ جاتا ہی کہ افسوس ایسا یار غمخوار اور چاکر وفادار کہان ملیگا مادر شیر
نے کہا کہ گواہی کیواسطے اپنی دل کے برابر دوسرا شاہد نہین ہوتا ہی اور مضمون سے شہر یارسی ایسا پایا جاتا ہی کہ دل بادشاہ کا بیگناہی شنزبہ
کی گواہی کرتا اوسکا مارا جانا برہان واضح اور یقین صادق سے نہین ہوا تو غالب ہے کہ صاحب غرض نے خلاف راستی عرض کرکے خون
اوس بیگناہ کا کردیا ہی جس سے ہر ساعت ندامت تازہ اور اندوہ بے اندازہ ہوتا ہی اسیواسطے عقلا نے کہا ہی کہ توسن غضب لجام شکیبائی
و تامل سے ایسی جگہہ روکنا ضرور ہی تا گرداب ندامت مین نہ پڑے شیر نے کہا کہ اے مادر جو کچھ فرمایا تو نے بجا ہی اس کام مین
میرے نفس امارہ عقل پر غلبہ کر گیا اور آتش غضب نے خرمن حلم کو جلا دیا اور اب تدارک اوسکا محال ہو گیا سو صبر کے کچھ چارہ نہین
لیکن خطرہ یعنی یہہ ہی کہ ہمیشہ کو مین ہدف تیر ملامت ہوا اور دھبہ بیوفائی کا دائمی میرے نام پر لگ جائیگا لیکن اب جو مین کلوکا و کاوش کیے کرتا ہون شب

اس کا یہہ ہی کہ بیجرمی گاؤ کی دلیل روشن سی سب پر ثابت کرکے انتقام لون تا کچہہ تو بدنامی میری کم ہو اور شنزبہ کہ بصفات حمیدہ متصف تہا اور بیجرم مارا گیا اس سے زیادہ کیا ندامت ہوگی لیکن کیا کرون کچہہ بن نہین آتا ہی لہذا چاہتا ہون کہ اسکی تحقیق مین کوشش تمام صرف کرون بعد تحقیق البتہ کوئی صورت تسکین نکل آئیگی والا اس رنج سی جینا میرا دشوار ہی اور اگر آپنے کچہہ اس امر مین سنا ہو یا دریافت کیا ہو تو مجہے آگاہ فرمائی مادر شیر نے کہا بیت دل ہمارا ہی خزانہ گوہر اسرار کا ❊ ضبط لیکن قفل ہی اپنے لب اظہار کا ❊ بات سنی ہی مینے مگر اظہار اوسکا جایز نہین ہی اور کنہ اس بات کی معلوم ہی لاکن افشا اوسکا روا نہین ہی کس واسطے کہ تیری بعض مقربین نے اوسکی کتامین مبالغہ کیا ہی بموجب مثل عرب کے قُلُوبُ الاَحْرَارِ قُبُورُ الاَسْرَارِ لمولفہ بیت عیب گوئی پیشۂ مردان دانشور نہین ❊ عیب پوشی سی کوئی پوشاک زیباتر نہین ❊ بادشاہ کو معلوم ہی کہ بعض عہدہ افشائے راز کیسا بڑا عیب ہے اور حکما نے کسدرجہ اجتناب مین تاکید کی ہی اگر یہہ موانع نہوتے تو مفصل مین بیان کرتی اور سب اندوہ فرزند ارجمند کے دلسے دور کردیتی مگر مجبور ہون کہ خلاف عہد نہین ہوسکتا ہی شیر نے کہا فی الحقیقت تاکید حکما کی اسطرح ہے مگر جسکے افشا مین مصلحت کلی اور نفع عام ہو اوسمین حکم ہی دیگر ہے بلکہ یہہ وہی جگہہ ہے کہ اگر کوئی کسیکی جان کا قصد ناحق کرے اور بہ قسم شدید تاکید کرے کہ افشا اسکا نکرنا اور سامع اوس بیگناہ کی حفظ نفس کیواسطے آگاہ کردے تا وہ حفاظت اپنی کرے ہرگز شریعت اوسے ماخوذ نکرے گی اور خداے کریم کے نزدیک بہی گنہگار نہوگا اور کہنے والے نے جو اسمین بے محل تاکید کی ہے تو عجب نہین ہے کہ اس امر مین اوسکی اوسکی بہی شرکت ہو اور معلوم ہوتا ہے کہ مظہر جانتا ہے کہ اسکے اظہار مین میرے واسطے بہی تہمت ہی اور اس صورت مین ظاہر ہونیکے وقت مین بچ جاؤنگا کہ مین نے پہلے مادر شاہ سی کہدیا تہا والا اگر وہ خیرخواہ ہمارا ہی تو اوسکی کیا جگہہ ملاحظے کی ہی کہ مین مبتلا ہون اور وہ حفاظت راز غیر کرتا ہے بہلا یہ کیسی حفاظت ہی کہ ماننے کہدا اور میرے پردہ کرے امیدوار شفقت ہون کہ مجہے اس راز سی آگاہی دیجیے اور جو مصلحت اسمین ہو وہ فرمائیے اور اس نتیجہ ذکر و حکایت رازسی بسیان آرکہ ما محرم رازیم ❊ بگذر زسیر نازسر نازکہ ما اہل نیازیم ❊ مادر شیر نے کہا کہ جو اشارت تونے فرمائی بغایت ستودہ اور یہہ بات تیری نہایت پسندیدہ ہی مگر اظہار اسرار کا دو عیب رکہتا ہے ایک تو دشمنی اوس شخص کی کہ جسنے اپنی سمجہہ کرکے کسیکو محرم راز کیا اور دوسرے بدگمانی لوگونکی کہ ایسے شخص کو سبکی اور بیدیانتی کے ساتہہ مشہور کرتے ہین اور اسکے بعد کوئی اوس سے بات نہین کہتا ہی اور دوستونکی نظر مین مردود اور مطعون خلایق ہوتا ہی بیت پنہان کردن راز مرا جگر خستہ ساخت ❊ نیم نشان بوسۂ مُہر بر دہن دارم ❊ اور حکما کا قول ہی کہ جو شخص کہ اپنے سر کا

کہو دیا ع خواہی کہ سر بجا بود سر نگاہدار ✦ مگر فرزند ارجمند نے قصہ رکابدار کا کیا نہین سنا ہی کہ افشائے راز بادشاہ مین جرات کی
پہر آخر سر اپنا کہویا شیر نے کہا یہ قصہ کیونکر تہا حکایت رکابدار بادشاہ شیر نے کہا کہ ایام ماضی مین ایک بادشاہ نے تخت سلطنت کو زیور
عدل سے آراستہ کیا تہا اور شعاع الطاف اوسکی اطراف مملکت مین تابان تہے ایکروز بادشاہ شکار کو گیا جب مرغزار کے قریب پہنچا
ہر ایک تیسے شکار مین مشغول تہا بادشاہ نے رکابدار سے کہا تو میرے ساتہہ گہوڑا دوڑا رکابدار نے بادشاہ کے فرمانے سے گہوڑا دوڑایا جب دور نکل گئے بادشاہ
نے باگ روکی اور کہا کہ رکابدار غرض میری گہوڑا دوڑانے سے یہہ تہی کہ ایک بات میرے دلمین آئی ہی سو تجہسے کہون کہ سوا تیرے اعتماد میرا اوسپر نہین ہے
پر شرط یہہ ہے کہ ہرگز کبہی زبان پر نہ لانا رکابدار نے زمین ادب کو بوسہ دیا اور کہا کہ اگرچہ یہ ناچیز قابلیت اسکی نہین رکہتا ہے کہ شہریار یہ راز اپنا مجہسے
فرمائے لیکن آفتاب سلطنت اگر اس ذرہ بیمقدار پر پرتو افگن ہو تو اس راز کو جان سے بہی زیادہ عزیز رکہونگا اور نسیم و صبا بہی کبہی اوسکی بو
نپائیگی لمولفہ بیت جان جسطرح رہتی ہی بدن مین پنہان ✦ اسطرح مین تیرے راز کو رکہونگا نہان ✦ بادشاہ نے اوسکو آفرین کی اور
کہا کہ مین اپنے بہائی سے نہایت اندیشہ ناک رہتا ہون اور یقین جانتا ہون کہ وہ قابو پا کے کبہی میرے قتل مین کمی نکریگا سو مین نے بہی یہی صلاح
اولی سمجہی ہے کہ پہلے اوسکی قابو پانیسے اوسے راہ عدم دکہاؤن اور اس دغدغہ سے دل اپنا خالی کرون تو خبردار رہ اور ہمیشہ میری محافظت
مین سرگرم رہا کر اور جویا اوسکی مصلحت کا در پردہ رہا کر اپنی جگہ وہ کیا تدبیر کرتا ہے رکابدار آداب خدمت بجا لایا اور نہایت تاکید و سوگند سے
اس راز کے اخفا کا وعدہ کیا ہنوز منزل کو نہ پہنچا تہا کہ رکابدار کے دلمین بیوفائی نے راہ کی اور کفران نعمت کا خیال کیا نظم دل مہر
مردمان کم نہ کہ درگذار دہر ✦ بوی یاری و وفا ہیچ ہمدم یافت نیست ✦ رازہا در دل گفتم و بسیار خوردم خون ازو ✦ کاشکی دستی او را کہ
محرم یافت نیست ✦ رکابدار منزل کو پہنچکر بادشاہ کے بہائی کے پاس پوشیدہ حاضر ہوا اور اوس راز کو موبمو بیان کیا برادر شاہ نے اوسے
انعام دیا اور وعدہ ہائے بسیار سے امیدوار کیا اسکے بعد نہایت ہوشیاری سے اپنے آپکو بچاتا رہا ایکدن موقع وقت کا پاکے برادر بزرگ کو
قتل کیا اور آپ تخت سلطنت پر بیٹہا اول یہہ حکم دیا کہ اوس رکابدار کو قتل کرو اوسنے زبان زاری کہولی اور کہا کہ اے بادشاہ
میرا گناہ آپکی خیرخواہی کے سوا اور کیا ہے اور جو مین نے کیا اوسکی جزا کیا یہی ہے بادشاہ نے کہا راز فاش کرنیکے برابر کون
گناہ ہوگا اور میرے بہائی نے سب ملازمون مین تجہے اختصاص دیا اور اپنا محرم راز بنایا اوسکا بدلا یہی تہا کہ تو نے اوسکا
راز فاش کرکے اوسے میرے ہاتہہ سے قتل کروایا مجہے تجہپر کیونکر اعتماد آئے ع از ہمدم بیوفا جدائی خوشتر ✦ ہر چند رکابدار نے
معذرت پیش کیئے کوئی کام نہ آیا آخر کار اوس بیوفا کا تن سر سے جدا ہوا فائدہ اس مثل سے یہہ ہے کہ فاش کرنا راز کا سوا ضرر کے کبہی
سودبخش نہین ہوتا ہے شیر نے کہا کلیلہ مادر مہربان اگر وہ اظہار کرنیوالا رازدار ہوتا تو تجہسے یہ راز کیونکر کہتا جبکہ وہ خود
متحمل اس رازداری کا نہوا پہر دوسرے سے توقع رازداری کی کیون رکہتا ہے بلکہ اوسکی غرض یہی ہے کہ یہ راز مخفی نرہیوالا وجہ
کیا تہی کہ غیر سے وہ کہتا اور مجہہ مین تجہمین کچہہ جدائی ممکن نہین ہے یعنی اظہار راز کرتا پر جانتا ہوگا کہ مان اپنے بیٹے کا رنج اور ملالت کیونکر

گوارا کرنی لہذا اوسے تجہسے ظاہر کیا بلکہ شعر مولف کا اسکا گواہ ہے بیت کر سکا جب غنچہ دہن وہ اخفائے راز * غیر سے کیا شکوہ افشائے راز * اب متوقع اسبات کا ہون کہ اظہار مین امر حق کے عنداللہ اور عندالخلق بہی مضائقہ نہین ہے یہہ جو کچہہ حق ہے اوسکی اظہار مین مجہپر کیون احسان نہین فرماتی ہے کہ یہ بار غم سیرے دلسے دور ہو اور اگر اسکی تفصیل مین کچہہ مضائقہ ہو تو مجمل ارشاد کرو اور اگر تصریح مین بیان کرنا تیرے نزدیک منع ہے تو اشارے سے دریغ نکہہ مادر شیر نے کہا بشرطیکہ وہ بدکردار کہ یہ فتنہ برانگیختہ کیا جسکا ہی سزا کو پہنچے اور جمال عفو اوسکے دیدۂ بیباک گمراہ صدق و صفا مین الستہ نابینا بنا ہے کہا یا نجابہ ہے اور شفاعت کسکی اوسکے حق مین قبول نفرمائے تو مین کچہہ کچہہ بیان کرون ہرچند فضیلت عفو مین علمائے دین نے اور عارفان معارف حق الیقین نے مبالغہ بہت فرمایا ہی مگر ایسے شخص کے حق مین کہ جسکا فساد باعث خونریزی ناحق اور موجب تذلیل سلطنت ہو عقوبت بہتر ہے عفو اور ایسے گناہ کے مقابلہ مین کہ جسکی مضرت پادشاہ کے نفس پر عاید ہو اور لوث بدعہدی اور خیانت مین متہم ہو اگر انتقام نکیا جائے تو مفسدون کی دلیری کا باعث ہو اور ستمگارونکی قوت اور جرأت کا موجب ہوتا ہے پس زنہار عفو اور اغماض کی جگہ نہین ہے کہ نص قاطع معلوم ہے کہ وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيَاةٌ اسلئے اوسکا تدارک واجب ہے شیر نے کہا جو کچہہ فرمایا تو نے بجان قبول ہے مادر شیر نے کہا کہ دمنا تمام بدانجام ہے کہ مرتکب اس امر قبیح کا ہوا اور پادشاہ پر اوسکا دمدمہ اثر کر گیا شیر نے کہا کہ جانا مین کل اسکا تدارک بہت کیا جائیگا مادر شیر نے اپنی منزل کو رجوع کی شیر نے بعد تامل بسیار احضار ارکان دولت کو حکم کیا حسب الحکم شاہی سب ارکان دولت دوسرے دن حاضر ہوئے اور مادر شیر بہی تشریف لائی اور دمنا بہی آیا دمنا نے فراست سے جانا کہ دربار کہلا اور راہ رہائی بند ہی تجاہل عارفانہ کر ایک محرم محفل سے پوچہا کہ اس جماعت کے اجتماع کا سبب کیا ہی اور کون بات حادث ہوئی ہے کہ پادشاہ متغیر مزاج ہی مادر شیر نے سوال دمنا کا سنکر باواز بلند کہا کہ پادشاہ کو تیری زندگانی نے متغیر کیا ہے اور تو نے کہ ایسے رفیق جان نثار کے حق مین خیانت کی ہی پردہ اوسکا اوٹہہ گیا اب پادشاہ چاہتا ہے کہ ایکدم تجہے زندہ نچہوڑے دمنا نے کہا کہ بزرگان متقدمین نے کوئی دقیقہ دقایق عالم سے باقی نہین رکہا ہے کہ متاخرین کیواسطے روشن نکردیا ہو ایک اونکے سخنان حکمت آمیز سے یہہ ہے کہ جو شخص پادشاہ کی خدمت مین کچہہ بہت اور زیادہ ہوتا ہے جلد پایہ تقرب کو پہنچ جاتا ہے مگر سب ارکان دولت مقتضائے حسد سے اوسکی دشمن ہو جاتے ہین اور اپنے مطلب کیواسطے کو نقصان پادشاہ کا اوسمین متصور ہو جاتا ہے ہین کہ ہزار حیلے سے اوسکو خراب کرتے ہین اسلئے اکثر افزا اوسکے حق مین تجویز کیا کرتے ہین موجب مثل عرب کے وَالْمُخْلِصُونَ عَلَى خَطَرٍ عَظِيمٍ اسیواسطے اہل حقیقت نشست و برخاست ارادہ دیگر دگار رکہتے ہین اور اس دنیا ناپایدار سے نفرین کرتے ہین اور خدمت خلق اور عبادت خالق مین مصروف رہتے ہین مگر خدائے کریم کو غفلت اور ظلم ہرگز پسند نہین ہے اور کبہی جزا نیکی کی نیکی اور عوض نیکی کا بدی نہین ہوا ہے اور پادشاہون کے حق مین عدل سے کوئی عمل بہتر نہین ہے مگر کبہی ایسے ستمگر حکام بانواع تعاقب صفات خالق سے برخلاف ہوتے ہین کیونکہ کبہی مجرمان لازم العقوبۃ کو مخلصونکی طرح سرفرازی دیتے ہین اور کبہی

بیگناہ اون لیجب لرعایۃ کو خائنونکے مانند عذاب جانکاہ سے سوا اندہ کرتے ہین بقول سعدی علیہ الرحمۃ یعنی گاہی بسلامی برنجند و گاہی بدشنامے
خلعت دہند کسلئے کہ ہوا انکے حال پر مستولی ہے اور خطا انکے افعال مین غالب اور خیر و شر انکی نظر مین یکسان ہے اور نفع و ضرر انکی نگاہ مین برابر
بعض اوقات اگر کوئی خزانہ روے زمین کا بیا انکو دے کچہ احسان نمانینگے اور کبہی مسخرے کو دشنام پر سرفراز کرینگے لازم یہہ تہا کہ مین بادشاہ
کی درگاہ سے دور رہتا بلکہ زاویۂ عزلت سے قدم باہر نہ رکہتا کہ بادشاہ کی نزدیکی آتش سوزان ہے اگر قریب اسکے نہ جاتا تو اس سے عزو گداز مین پڑتا سچ یہہ ہے
کہ جو کوئی کہ قدر عزلت کی سمجہانیگا اور بادشاہ کی خدمت کو طاعت خالق پر ترجیح دیگا اور وہ پہنچیگا جو زاہد گوشہ نشین کو پہنچا مادر شیر نے
کہا کہ قصہ زاہد کا کیونکر تہا **حکایت زاہد گوشہ نشین** دمنا نے کہا کہ ایک زاہد تعلق دنیا سے انقطاع کرکے گوشہ صحرا مین بیٹہہ رہا تہا سوا
نان کفلکین اور لباس پوستین کے کوئی خواہش نہ رکہتا تہا المولفہ ؎ تہا لباس عاریت سے اوسکو عار ٭ دامن صحرا کو سمجہا جامہ ٭ بامزہ
اوسکو نہ بہاتی تہی غذا پتیان کہاتا تہا وقت اشتہا ٭ تہا نعم سے نہایت دل نفور ٭ فقر اور فاقہ سے ہوتا تہا سرور ٭ اوس
پیر مرد کی صلاح و تقوے کا شہرہ تمام اوس ولایت مین مشہور ہوا اور مخلوق جوق جوق دور و نزدیک سے زیارت اور حصول برکت کیواسطے آمد و شد
کرنے لگے چونکہ اثر نور عبادت جبین مبین سے زاہد ساطع تہا اسلئے اعتقاد خلق اللہ کا روز بروز زیادہ ہوتا جاتا تہا ہر چند زاہد انکے آمد و شد کا رو
تہا پر کوئی نہ مانتا تہا اور بادشاہ اوس ولایت کا عاقل اور باذل اور درویش دل تہا کہ رضاے الہی کو ہوا بادشاہی پر مقدم جانتا تہا اور
اقتداے اخلاق انبیا اور پیروی سیرت اولیا کا بجان خریدار رہتا ؎ سیرت پاکیزہ و خوی خوش و کردار نیک ٭ با فقیری خوش بود با شہریاری
خوشتر ست ٭ جبکہ خبر پیر گوشہ نشین کی اوس صدر نشین سلطنت کو پہنچی بحکم نعم الامیر علی باب الفقیر کی ملازمت کو زاہد کی
باخلاص تمام حاضر ہوا اور استمداد و ہمت زاہد سے چاہی زاہد نے کہا کہ اے بادشاہ اس جہان کی دو اقلیمین ہین ایک فانی کہ اوسکو دنیا
کہتے ہین دوسری باقی کہ اوسکا عقبیٰ نام رکہا ہے ہمت عالی مقتضی اسکی ہے کہ سراپا اقلیم فانی کیطرف نہ جہکائے بلکہ نظر اقلیم باقی
کیطرف رکہے بادشاہ نے کہا کہ تسخیر اوس سلطنت باقی کی کسطرح میسر آتی ہے زاہد نے کہا دستگیری کرنا مظلوموں کی اور فریاد سننا
محروموں کی کہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ ارحم ترحم یعنی رحم کر کہ تجہپر رحم کیا جاے اگر بادشاہ کو آسایش آخرت چاہیے تو آسایش
رعیت مین کوشش کرے ؎ کرینگی عیش وہی بادشاہ عقبا مین ٭ ملا ہے جنسے رعیت کو عیش دنیا مین جبکہ زاہد اسطرح کا وعظ فرما
فرمایا بادشاہ کا صندوق دل جواہر موعظت سے بہر گیا پس اوسیدم دست ارادت دامن زاہد مین ڈالا یعنے مرید ہوا چند روز گذرے
تہے کہ ایکدن بادشاہ زاہد کی خدمت مین حاضر تہا کہ ناگاہ گروہ دادخواہونکا تعنیر الغیاثات تا آسمان پہنچانے لگا زاہد نے
سبکو نزدیک بلاکر حال پوچہا اور داد انکی شریعت کے موافق بادشاہ سے دلوائی **بادشاہ صورت** سے اس فیصلے کی تا
خوبی زاہد نے کیا نہایت خوش ہوا اور کہا کہ اے راہنما امیدوار ہون کہ فیصلے دادخواہون کے آپکی راے صواب اندیش کے موافق ہوا کرین
تو بہتر ہے کہ بیشتر اہلکار غرض نفسانی سے پردہ تقریر مین حق کو باطل اور باطل کو حق بنا دیتے ہین اور مظلمہ بوزر خرابی گردن

پراگندہ کر دیگا کہ مین بذات خود کثرت امور سے سب جزئیات کو نہین پہنچ سکتا ہون زاہد نے اس بات کو سنکے خیال کیا کہ جو شخص کہ باعث
امور خیر ہوتا ہے ثواب اوسکا درگاہ خدا سے نہایت پاتا ہے اگر میری جہت سے خلق خدا راحت پاوے تو یہ تکلیف بہتر ہے راحت اس نیت سے
کہنا بادشاہ کا قبول کیا اسکے بعد جو معاملے اور حاجتین مخلوق کی زاہد تک پہنچتی تہین اور زاہد بادشاہ سے کہتا تہا اور بادشاہ اوسی بطیب خاطر قبول کرتا
تہا اس صورت مین عالم عالم فیض جاری ہوا اور ثمرہ عدالت بادشاہ اور نیک دیانتی زاہد کی ازمانہ تا ماہ پہنچی آخر کار انتظام اوس سلطنت کا زاہد عالیمقام کے
دامن مین باندھا گیا اور تصرف اموالی و ملکی قبضہ اختیار مین زاہد کے روز بروز زیادہ ہوا گیا اور سودائے حب جاہ دماغ مین زاہد بیچارہ کے دمبدم زیادہ
ہوتا گیا اور تمنائے اسباب بادشاہت نے زاہد کو بالین قناعت سے پہیر کے متوجہ تاج و تخت اور غرور اور نخوت کا کیا یہ قول گویا بیت بجو دیہکون حب جاہ سے
بہکایا اس خمار نے کسکو نراہ سے + یہہ دنیائے فریبندہ وہ بلا ہے کہ اس نے بہت سے شیر مردون کو لپاصید کیا ہے اور یہہ وہ ال غدار ہے کہ اکثر
رستم مستون کو ملند بیرن کے چاہ محبت مین ڈالا ہے جبکہ زاہد نے بجائے آداب شور یاضت لقمہ غذائے راحت نوش کیا ذوق عبادت فراموش ہوا
اور حلاوت حب اللہ بیاد اوس کل خطیئۃ کا تمین پڑا یعنی حب دنیا کا حلقہ بگوش ہوا اور بادشاہ نے بہی جبکہ تدبیر زاہد کی
موافق مصلحت کے دیکہی تمام تعلقات مالی و ملکی دست زاہد مین سپرد کی درویش کو پہلے اندیشہ ایک اتکا تہا اب غم جہانکا پیدا ہوا اور آگے
خیال ایک گلیم کا تہا اب فکر تسخیر اقلیم مستی پیش نظر ہوئی ایکدن درویش صاحبدل کہ زاہد کی خدمتمین مدتے فیضیاب تہا بعد عرصہ دراز خدمتمین زاہد کے
استفادہ دیگر واسطے حاضر ہوا دیکہا کہ درع زاہد کا سراپا حب جاہ سے مبدل ہو گیا ہے اور نور باطن سے کچہہ اثر باقی نہین رہا آتش حسرت کا ذوق سینہ
درویش مین شعلہ زن ہوئی المولفہ بیت ہو گیا گمراہ سالک خضر فرخ پے کہان + مرحلا پیما رجب پیرچاہ سے ہے کہان + جبکہ شب کو غفلتی بالین
خواب پہ سر رکہا اور عزغاکم ہوا درویش نے زاہد کی خدمتمین عرض کیا کہ اے مرد خدا یہہ کیا حالت ہے کہ مشاہدہ مین آتی ہو بیت گل کیا ہو
خیر کانٹون سے سب باغ بہرگیا + کیا ہوگئی وہ فصل وہ موسم کدہر گیا + اور یہہ آتش حسرت ہے کہ خرمن تسکین یاران طریقت کو جلاتی ہے جبکہ آشنائے
نفس اور رضامندی رب کریم کو برباد کرکے اس بلائے بیدرمان کو کہ رہزن خانمان دین اور خراب کنندہ آرام نفس اور صدق و یقین ہے
اختیار کیا ہے تو نے زاہد نے سنکے زبان حیلہ سازی کہولی لیکن وہ بات کہ محک امتحان معرفت پر کامل العیار ہون ہو نہ سکے کہ قلب ملمع کاری
زرخالص نہین ہوتا ہے درویش نے کہا کہ اے زاہد یا خدا بہر خدا انصاف کر کہ تو خوب جانتا ہے کہ یہہ جو فرمایا تو نے سب بہانہ نفس کا ہے مگر خلاصہ
مافی الباب یہہ ہے کہ جمال مبارک کلی مائل متاع دنیا ہوئی ہے اور ضمیر منیر عالی قید مال و جاہ مین مبتلا ہوکے اوج سعادت سے حضیض نکبت کا مائل ہوا
ہے افسوس ہزار افسوس کہ کس جگہہ پہنچکے پہر کہا الکا قصد کیا ہے اب بہی کچہہ نہین گیا ہے نتیجہ فریب شیطان سے کل دامن توکل بہزار عزم ہمت
ہاتہہ مین مضبوط پکڑ اور نوالہ زہر آلود دنیا تہوک ڈال کہ عیش دنیا سب غم ہے اور فریبی اسکی سب وہم ہے بموجب واقف کے بیت
عیش دنیا غم بود بیمید الستم + فریبی حیلہ وہم بود نمید الستم + زاہد نے کہا کہ اے درویش غمخوار آمد و شد خلق سے سر کہجانے کی فرصت نہین
ملتی ہے اور دل بیمار اور دست بیکار رکہتا ہون مہمان نے کہا کہ تجہے اپنے حال سے خبر نہین ہے اس سبب سے کہ جب جام شراب بیہوشی سے وہ مقصد

تجھے پلائی ہے کہ چشم بصیرت بالکل جاتی رہی اور جبکہ آنکھین تیری سرمہ قابض ارواح سی ہونگے اسوقت پہر پشیمانی فائدہ
نہ بخشیگی اس قطعہ پر میرے نظر کر بیت دنیا کی نہ کر تو خواستگاری + اس سے کبہی بہرہ ور نہوگا + آغاز خرابی اپنی مت کر +
قحبہ ہے یہ اس سے گھر نہوگا + اور یہ مثل تیری ای زاہد مانند اوس نابینا کے ہے کہ کوڑے اور سانپ مین کچہہ فرق نکیا
اور کسیکا بھی کہنا نہ مانا آخر اوسی باعث سی ہلاک ہوا زاہد نے کہا کہ یہہ قصہ کیونکر تھا حکایت نابینا کہا کہتے ہین
ایک نابینا ایک بینا کے ساتہہ ہم سفر ہوا ایک شب صحرا مین مقام کیا جبکہ طیاری کوچ کی ہوئی نابینا اپنا کوڑا
ڈہونڈہنے لگا قضارا ایک سانپ پڑا ہوا سوتا تھا اندہا سمجھا کہ یہہ کوڑا ریشم کا بنا یا ہوا مجہی مفت ملگیا بہت خوش ہوا
اور سوار ہوکر چلا جب کہ صبح ہوئی اور آفتاب نکلا اوسوقت اوس آنکہہ والے نے دیکھا کہ اندہے کے ہاتہہ مین سانپ ہے
چلایا کہا کہ اے اندہے تیرے ہاتہہ مین سانپ ہے زہرناک جلد پھینکدے ورنہ کاٹ کہائیگا اندہے نے بدگمانی کی کہ یہہ کوڑا
بیش قیمتی ہے یہہ ہمراہی میرا چاہتا ہے کہ اسی حیلے سے اگر پھینکدے تو مین اوٹھا لون اندہا بولا کہ ای رفیق کوڑا میرا گم ہوا
تھا اللہ تعالے نے اوس سے بہتر کوڑا مجھے بخشا ہی اگر نصیب تیرا یاری کریگا تو تجھے بھی مل جائیگا یہہ کیا نیت ہی کہ میرے
کوڑے پر کرتل ہے اور مین ایسا احمق نہین ہون کہ تیرے دم دینے سی ایسا کوڑا پھینکدون مرد بینا ہنسا اور کہا کہ اے
برادر حق ہمراہی کا یہی ہے کہ مین جانتا ہون کہ یہہ سانپ تجھے ہلاک نکرے نابینا آزردہ ہوا اور کہا کہ یہہ صاف نیتی ہے
کہ کوڑا میرا اس حیلے سے لیا چاہتا ہے یہہ سودائے خام سر سے نکال ڈال کہ منظور ہو کا نہین کہا ہر چند اوس نے مبالغہ
کیا نابینا نے ہرگز نہ مانا آخر جب آفتاب بلند ہوا اور ہوا گرم ہوئی اور مار برف زدہ تابش آفتاب سے ہوش مین آیا اور فسردگی
اوسکی رفع ہوئی دیکھا کہ مین ایک شخص کے ہاتہہ مین ہون اور وہ ہر بار ہاتہہ سے ملتا ہے یکبارگی سانپ اوسکی ہاتہہ مین لپٹ گیا
اور کمال غضب سے دانت مارا فوراً نابینا ہلاک ہوگیا یہہ مثل اسلئے لایا ہون کہ تو اس دنیا پر فریفتہ نہو اور اسکی محبت کو دل مین
جگہہ نہے کہ زخم اسکا مار سیاہ سی بہت زیادہ ہے زاہد کلام درویش کا سنکے سمجھا کہ واقعی یہہ مرد باخدا سچ کہتا ہی اس ندامت سے رونا شروع کیا
اور دولت گم گشتہ پر کہ حب جاہ جانکاہ سی برباد ہوتی تھی ہزار افسوس دست تاسف سے ملتا تھا اور تمام شب مانند شمع پروانہ کی گریان اور
سوزان رہا جبدم کہ زاہد سفیدہ پوش صبح نے سجادۂ آفتاب مطلب مشرقین بچہایا خلایق نے اپنی عادت کے موافق زاہد کے دروازے پر ہجوم
کیا اور ہر ایک نے حسب عادت زبان ثنا و صفت کھولی اور شیطان نے پھر افسون تازہ دم کیا اور از سر نو باد نخوت نے انفاس دمسی حرکت
کرکے دماغ زاہد کو پند درویش اور ندامت شبینہ نسیاً منسیاً ہوگئی بموجب اس شعر کے سہ روز کہتا ہون نہو نکال سی میں سودای عشق
ہر سحر ہوتا ہی دونا جوش پر سودا عشق + القصہ زاہد بدستور سابق اپنے کام مین مشغول ہوا اور شکستہ جمیع امور سلطنت مین دخل کلی کیا یعنی سب امرا
اور وزرا کو اونکی عہدے سے معزول کردیا اور مقدمات عدالت مین بہی نفسانیت غالب ہوئی اور باب رشوت بہی کجروی وا ہوا حتی کہ ایک شخص کو ناحق زاہد نے حکم قتل کا دیا

اوس شخص کے قتل ہونیکے بعد اوسکے ورثہ حضور بادشاہی مین مستغیث ہوئی کہ زاہد نے ناحق فلانے کو قتل کیا شرعاً
ہمین قصاص زاہد پر پہنچتا ہی بادشاہ نے اونکا معاملہ دار القضا مین سپرد کیا بعد تحقیق حق قاضی نے حکم دیا کہ زاہد کو قصاص مقتول مین
گردن مارین چنانچہ زاہد اوسکے قصاص مین مارا گیا یہہ مثل اوسواسطے وارد کی ہی کہ مین سر اپنا محراب طاعت خدا سی بجیدہ کر کے
آستانہ بادشاہی پر رجوع لایا اور گردن کو فرمان پروردگار عالم سے کہینچکر جانب سریر شاہی جہکایا اب جو بلا کہ تجویز کیجائے اوسکے
سزاوار ہون مین دمنا نے جبکہ کلام فتانت انجام تمام کیا ملازمان سریر سلطنت اوسکی فصاحت لسانی پر متحیر ہوئے اور شیر نے
سر اپنا جہکا لیا اور حیران تہا کہ کیا کرون اسکے بعد کہا کہ کوئی دمنا کو جواب دیگا گوش کہ سب مصاحبان بادشاہی مین خصوصیت
رکہتا تہا منہہ دمنا کیطرف پہیرا اور کہا کہ تونے یہہ مذمت بادشاہ کی ملازمت کی بیان کی کہ جسکی بدولت افتادۂ خاک فلک
الافلاک کو پہنچا یہہ جلتیری تہی کہ کلام واہی دور از ادب زبان پر لائی آگاہ ہوئے دمنا ایکساعت عمر بادشاہ کی کہ جو عدل و داد اور رعیت پروری
مین گذرے تو اور ونکی ایکسال کی عبادت کے برابر ہے اور اکثر سجادہ نشینان محراب زہد و طاعت اور تاجداران کشف و کرامت نے
خدمت بادشاہ کی اسیواسطے اختیار کی ہی کہ ملازمت ملوک کو نصف سلوک کہتی ہین بلکہ کارسازی ستم رسیدونکی اور بیسازگاری
محنت کشیدونکی بہترین عبادت سی ہے اور اسپر حکایت پیر روشنضمیر کی شاہد ہی دمنا نے کہا کہ یہہ قصہ کیونکر تہا حکایت پیر روشنضمیر
کہا کہتے ہین کہ شہر فارس مین ایکشیخ تہا کہ اوسی پیر روشنضمیر کہتے تہے اور طنطنہ اوسکی ولایت و کرامات کا قاف سے تا قاف پہنچا
تہا ایکروز درویش سیاح ماوراء النہر سے عزیمت احرام حریم زاہد باندہ کر بامشقت بسیار نواحی پارس مین پہنچا اور بعد قطع
بادیہ خرمان منزل امیدواران زاہدمین نزول کیا اور بصد ادب خاک آستان شیخ کو بوسہ دیا اور خادم خانقاہ سی کہا کہ مین بامید ضیافت بعید
حاضر ہوا ہون میرا حال عرض کردو خادم نے کہا کہ اے درویش اندکے صبر کر کہ شیخ بادشاہ کی ملازمت کیواسطے گیا ہی آنیکے
بعد تیرا حال عرض کیا جائیگا اس درویش نے افسوس کیا کہ مینے مفت اپنی اوقات برباد کی اور اتنا رنج راہ کہینچا وہ اس فقیر
کہ جو بادشاہ کی ملازمت کو جائے اور اغنیا کی صحبت کا مائل ہوا اوس سے کیا فائدہ ملیگا اور مطلب دینی ایسے دنیا دوست کیا حاصل
ہوگا فقیر وہ ہی کہ جسنی اس شعر پر گویا کے عمل کیا ہی **بیت** چہوڑ دنیا کر قناعت بیٹہہ کنج فقر مین + خاک مت سر پر اڑا اہل ہما کیواسطے
+ اسکے بعد خانقاہ سی نکلا اور بازار کی طرف روانہ ہوا اور بہزار ندامت سے اپنی محنت رایگان پر متاسف چلا جاتا تہا کہ ناگاہ کوتوال
شہر کی انکہہ اوسپر پڑی قضارا ایک قیدی اوسی شب زندان سے بہاگا تہا اور اس شخص سے شباہت رکہتا تہا کوتوال نے اوسی
گریختہ سمجہکر گرفتار کیا اور سیاستگاہ مین بہیجا اور حکم دیا کہ ہاتہہ اسکا کاٹ ڈالو ہر چند یہہ عذر کرتا تہا اور اپنا آوارہ دور دیار سے
اور وارد ہونا خانقاہ و پلش مین بیان کرتا تہا کوتوال کب مانتا تہا آخر جلاد نے تیغ آبدار اس درویش کے ہاتہہ پر کہینچی قریب تہا کہ بجدہ بند سے
جدا کر ڈالے کہ پیر روشنضمیر ناگاہ اوس محلہ مین پہنچا اور صورت حال دریافت کر کے کوتوال سی کہا کہ یہہ درویش ہماری خانقاہ کا ہی جس تہمت کا تم اسکو متہم کرتے ہو یہہ

تمہاری خطا ہی ہرگز اسپر دست سیاست دراز نکرنا کوتوال نے سم مرکب شیخ کو بوسہ دیا اور فرمانا اوسکا قبول کیا درویش ظلم کوتوال اور
دست ستم جلادسی نجات پاکے شیخ کے ہمراہ رکاب ہوا اثنا راہ مین شیخ نے دوش پر درویش کے ہاتھہ رکھکے آہستہ سے کہا کہ
ای برادر بدگمانی فقیر کے حق مین مناسب نہین ہوتی ہی اگر مین ملازمت بادشاہ کی اختیار نکرتا تو تجھسی مظلومونکو کیونکر ظالمون
کے ہاتھہ سے رہائی ملتی درویش سمجھا کہ خیال میرا محض نفسانیت اور غلبہ شیطانی تھا واقعی یہہ ہی کہ جو فعل اہل کمال سی وجود
مین آتا ہی خالی فایدسی نہین ہوتا ہی کسواسطے کہ ارادہ درویش ارادہ خدا مین فانی ہوجاتا ہی جو چیز کہ اوس سے صادر ہوتی ہی ارادۂ
الٰہی کے موافق سرزد ہوتی ہی اگرچہ ظاہر اوسکا خلاف عقل و طبع کے ہو خالی از مصلحت نہین ہوتا ہی مثنوی مولانا روم علیہ الرحمہ
ــــ آن پسر را کش خضر ببرید حلق + سر آنرا در نیابد عام خلق + در درون بحر کشتی را شکست + صد درستی در شکست خضر ہست
+ چون شکستہ مید آید دست او + پس رفو باشد یقین اشکست او + کاملی گر خاک گیرد زر شود + ناقص از زر برد خاکستر شود +
غرض اس مثل کے ایراد سی یہہ ہے کہ بزرگان دین ملازمت سلاطین کی اختیار کرتے ہین اور مکروہات درگاہ ملوک سی عار
نہین رکھتے ہین یہہ سبب ہے کہ اوپر بیان ہوچکا ہی دمنا نے کہا کہ جو کچھہ فرمایا تو نے بجا ہی اکابر خدمت ملوک مین
جو تقرب ڈھونڈھتے ہین تو بنا اوسکی ایک مصلحت پر ہوتی ہی اور بغیر الہام الٰہی کے کسی امر کو شروع نہین کرتے ہین
اور کوئی غرض نفسانی اوسمین آمیزش نہین پاتی ہی اور جو کوئی کہ اس سیرت پر ہو پھر جو کچھہ کرے یا کہے کسیکی طاقت
نہین ہے کہ اوسپر اعتراض کرے ولیکن ہمارے امثال اس پایہ کو کہان پہنچتے ہین اور یہہ جو تو نے کہا کہ بادشاہ ظل اللہ
ہوتے ہین یہہ بہی مسلم ہی مگر وہ بادشاہ کہ اونکے کام راہ خدا سے نزدیک ہون اور طریق باطل سے دور کسی کو بغرض نفسانی
عفو کرین اور نہ بے محل عقوبت فرمائین کمیاب ہین اور پسندیدہ اخلاق شہریاری ہی کہ ملازمان ستودہ خصال کو عزیز
رکہین اور غداروں اور بیوفاؤن کو خوار و ذلیل کرین بادشیر نے کہا کہ اے دمنا یہہ جو تو نے کہا سب درست ہی لیکن قضیہ
شترابالعکس اس قول کے پایا جاتا ہی کسواسطے کہ مجموع حضار بارگاہ بادشاہی اسپر متفق ہین کہ شتربہ ملازمان بادشاہی مین پسندیدہ
صورت اور سیرت خیرخواہ اور صواب اندیش ریاست تھا تیرے آتش فساد سی اوسکا خرمن ہستی جل گیا بلکہ تیرے فساد انگیزی
سے بادشاہ کی بنیاد وفاداری منہدم ہوگئی بیت آتشی برفروختی زحسد + عالمی را بسوختی زحسد + بیت حسد کی آگ کو کیا
شعلہ ور کیا تو نے + یہ رنگ کاہ جہان کو جلا دیا تو نے + دمنا نے کہا کہ ضمیر منیر عالی سی پوشیدہ نہین اور حاضر حضور سبھی جانتے
ہین کہ مجھمین اور شتربہ مین کوئی منازعت نہ تھی اور اوسکو باوجود دست قدرت میرا سایہ غیر شفقت اور حال نیا پایا جاتا تھا اور مین بہی
بادشاہ کی نظر مین ایسا خوار و ذلیل نہ تھا کہ اوسکی حشمت پر حسد لیجاتا لیکن جو بات کہ مینی سنی تہی اوس سی بادشاہ کو آگاہ کیا اور بادشاہ
نے بھی اوسکے آثار بچشم خود مشاہدہ کئی اور مجھپر واجب تھا کہ جسمین خیرخواہی بادشاہ کی ہو اوسے ظاہر کردون

تا بار نمک میری گردن پر رہجائے اور جو کچھ مین بیان کیا بادشاہ نے خود اوسکی تحقیق کیا اور صدق سخن میرا برہان قاطع سے ملحوظ
کرکے اپنی راے کے موافق کام کیا اور وہ شخص کہ شنزبہ کے اس خیانت مین شریک تھے اونہین اندیشہ پیدا ہوا ہی کہ مبادا یونہی ہمارا بہی
تحقیق کرکے بیان کرے تو قباحت ہو سو وہ تقدم بالحفظ بجا و کالکرتے ہین اور بلا شک جبتک میری دم مین دم ہی امر خیرخواہی مین دریغ
نکرونگا کہ حق نمک میری گردن پر ہے گو اسمین جان جائے بار ہے اب انصاف اسکا بادشاہ کے ہاتھ ہے اَلْحَقُّ مُرٌّ یہ بات بہی سچ ہی
اس صورت مین کب مین کسیکو بہلا معلوم ہونگا ؎ مین جس سے راست بولا وہ مجسے کج ہوا ہی + خاموش معتوب دل سچ بولنا برا ہی +
اور مین یہ جانتا تہا کہ اہل نفاق میرے قتل پر اتفاق کرینگے پر مجہے یہ یقین تہا کہ مکافات خیرخواہی و نتیجہ خدمتگزاری یہ ہوگا کہ
میری بقا بادشاہ کو متردد رنجور رکہی گی جب دمنا نے یہ بات یہانتک پہنچائی اور شام قریب آئی بادشاہ نے حکم دیا کہ دمنا کو دار القضا
مین سپرد کرو قاضی اوسکا حال دریافت کرے کہ علم سیاست مین جبتک شرائط شرعی تمام نہونگے کچھ حکم نکیا جائیگا دمنا نے کہا کون حاکم
راستکار بادشاہ سی زیادہ ہے اور کون قاضی عادل شہریار سی بالاتر ہے بحمد اللہ کہ ضمیر منیر بادشاہ آئینہ ہے باصفا بلکہ جام جہان نما
کہ صورت حال ہر ملازم و رعایا کی اوسمین ہویدا ہے رباعی سودا ؎ ایوان عدالت مین تمہاری بادشاہ + ہے ظلم کو کیا دخل
عیاذا باللہ + شیشے کا اگر طاق سے رہتی ہے پاون + پتہر سے نکلتی ہے صدا بسم اللہ + اور یہہ یقین اتنا جانتا ہون کہ کشف
شبہات اور رفع حجاب مین کوئی چیز برابر فراست بادشاہ جم جاہ کے نہین ہے اگر خود شہریار بہ نفس نفیس رای جہان آرا کو
قاضی میرے حال کا فرمائے تو کذب اور صدق میرا مانند صبح صادق کے روشن ہوجائے حافظ علیہ الرحمۃ فرماتا ہے ؎
موضع حاجت در حریم حضرت محتاج نیست + راز کس مخفی نماند با فروغ رای تو + شیر نے کہا کہ اے دمنا اندیشہ نکر کہ
اس مہم مین جستجو سے تمام کیجائیگی اور تحقیق اس کام کے تو سطر حیر کر زیادتی اوس سے متصور نہو عمل مین آئیگی نظم جدا کرینگے ہم
اسطرح حق و باطل کو + کہ جیسے دودہ سے کہی نکال لیتے ہین + نکال لیتے ہین جسطرح عطر پہولونسی + ہر ایک کا ہم نچوڑ نکال
لیتے ہین + دمنا نے کہا کہ مین بیگناہی کے سبب مبالغہ مین اتنا زیادہ کرتا ہون اور یہہ بہی جانتا ہون کہ جس قدر تحقیق سے
اخلاص میرا زیادہ ظاہر ہوگا اگر مین اس کام مین گنہگار ہوتا معاذ اللہ حاضر درگاہ شہریار نرہتا اور فرار اختیار کرتا بلکہ فَسِیْرُوْا فِی
الْاَرْضِ پر عمل کرکے اور اقلیم کی راہ لیتا کہ ملک خدا تنگ نہین اور پاؤن بندہ کا لنگ نہین ہے شیر کی ماں نے کہا کہ اے دمنا
تیرا مبالغہ خود عیب سے خالی نہین ہے مگر تو زیرکی سے جانتا ہے کہ آپکو بیگناہ کر دکھلاتی ولیکن اگر کوئی ابہی [illegible]
کرتا تو اس ضیق سے خالی یا نابہ [illegible] محال اور سود ابطال ہے دمنا نے کہا کہ میری دشمن بہت سے پیدا ہوا کہ میرا کام [illegible]
پیغمبر ہو کہ غرض اوسکی ہی پاک ہوا اور جو کچھ راست راست حضور مین یاران بادشاہی عرض کیا کرے اور بادشاہ
عالیجاہ [illegible] بمشورہ اپنی راے جہان آرا کے آئینہ جہان نما ہی حکم فرمائے تا مین [illegible]

اور شہریار روز جزا خون ناحق مین مبتلا ئے بازخواست سلطان حقیقی نہو اور یہ مطلع مولف کا میری حال کے موافق ہی
غم نہین اسکا مجھے مین مرگیا ؛ غم یہ ہی قاتل کا خنجر پھر گیا + شیر نے کہا کہ مینے اپنی دانست مین کسی حکم مین عدالت سے انحراف نہین
کیا ہے اور اب بھی ممکن نہین ہے کہ سوا ئے راہ عدالت اور طرف قدم رکھون اگر پاک ہی تو بیباک رہ اور اگر یہ خیانت تجسے صادر ہوئی ہی تو
جزا اس گناہ کی سزاوار ہے تیری کنار مین رکھی جائیگی بموجب اس مصرع کے ع در مزرع دہر ہرچہ کاری درود + دمنا نے کہا کہ اس
خیانت سے مجھے کچھ اندیشہ نہین ہے کیونکہ بادشاہ کی حق شناسی سے بہت مطمئن ہون کہ اپنی انصاف عالم آرا سے مجھے محروم نرکھیگا
کہ اللہ تعالے نے تجھے دادگستری کے لئے پیدا کیا ہی اتنے مین ایک حاضران محفل سے بولا کہ جو کچھ دمنا کہتا ہے یہ بروجہ
تعظیم بادشاہی نہین ہے بلکہ اس کلمات فریب آمیز سے چاہتا ہے کہ اس بلا کو اپنے سر سے دفع کرے دمنا نے
کہا کون ہے مجھسے سوا میرے اور مشفق تر برادر کون ہی میری مخلصی مین میرے حق مین مہربانتر اور جو کوئی کہ اپنی ذات کی کام مین
ہیچکارہ ہوگا اوسکے کیا کام آویگا **بیت** ہو سکا جب تجھسے اپنا کام ؛ کرسکے گا تو کیا پرایا کام + اور یہ بات تیری دلیل ہی قصور
فہم اور وفور جہل پر کہ عین گفتگو مین بادشاہ کے لقمہ دیتا ہی کہ جسکی راے جہان آرا نے لشکر ہائے گران کو اپنی فکر سے مقہور کیا اور
فقط غور تامل ضمیر منیر سے عالم کو عدل و داد سے معمور کیا وہ محتاج تم الّو نکا کب ہی لاکن تم سب نے کہ جو ہوا خواہ شنزبہ کے تھے
اور جو ارادہ کہ کیا تھا وہ اقبال شاہی سے سب مٹ گیا اوسکے اندیشہ مین تم سب یہانتک فتنہ آرا اور از خود رفتہ ہو کہ
آداب صحبت سلطانی بھول گئے ہو اور جو چاہتے ہو سو کہتے ہو والا راے بادشاہ کی بموجب اس بیت کے دلیل روشن ہے **بیت**
جو کام تیری عقل سے ہوا ایک آن مین ؛ وہ عمر بھر نہو سکے ساری جہان مین سیاہ گوش نے کہا کہ اس مکر و زبان وری سے اگر چاہی تو
کہ زبان کو خیر خواہون کے پند سے بند کرے یہ ممکن نہین ہے دمنا نے کہا کہ سچ ہے وقت پند کا ہی بشرطیکہ
محل قبول مین پڑے اور نہ گام مثل کا ہی اگر سمع خرد پسند کرے مادر شیر نے کہا کہ اے غدار ہنوز امیدوار ہی کہ اس مکر سے رہائی دے
دمنا نے کہا کہ اگر کوئی نیکی کو بدی کے ساتھ مقابلہ کرے اور خیر کی پاداش شر مقرر کرے تو مجبوری ہے والا
وہ کام مینے مقرر کیا ہے اور وہ عہدہ امانت و وفاداری بجالایا ہون کہ اوسی بادشاہ کا دل خوب جانتا ہی بعد اسکے
کوئی خائن دلیری نکر سکیگا اور اگر عوض اس وفا کے ستم میری حق مین تجویز کرینگے تو مضرت اوسکی بالا بالا نجائیگی کہ منتقم حقیقی موجود
ہی اور اگر میری کام مین بے تحقیق تعجیل کرینگے تو آخر کار پشیمانی حاصل ہوگی اور در جزا بد لا بھی اٹھائینگے بموجب **بیت** کام مین جسنے
شتابی کی ہے ؛ عقل کی اوسنے خرابی کی ہے + اور جسنے کہ شتابی کی فضیلت شکیبائی سے محروم رہا اور اوسی وہ پہنچیگا جو اس عورت
شتاب کار کو پہنچا جبکہ شیر نے یہ نکتہ سنا پوچھا کہ یہ ماجرا کیونکر تھا **حکایت عورت شتاب کار** دمنا نے کہا کہ شہر کشمیر مین سوداگر تھا کہ مال
متاع فراوان کا مالک اور ایک زوجہ رکھتا تھا ماہ رو نمکین ہو کہ چشم فلک نے ایسا آفتاب دیکھا تھا اور نہ سنا مین دہر کے ایسا ماہتاب آیا تھا

بیت رخی چون گل و آب گل ریختہ ✦ میان لاغر و سینہ انگیختہ ✦ شہر تہائی مین اوس سوداگر کے ایک نقاش تہا جو ربستی مین
انگشت نمای جہان اور نقشبندی مین دلپذیر اہل زمان تہا القصہ اوسکی جورو مین اور نقاش مین تعشق بہم پہنچا چشم جوان جذبہ
شوق وصال مین مانند دل زاہدان تمام شب بیدار اور لسان ابر نیسان اشکبار رہتی تہی زن بازرگان کی بہی یہی حال تہا
کہ جذبۂ عشق سے نے جانبین سے بلا کشش بلا واسطہ دلالہ ایسی کہ بایکدیگر ملاقات بہم پہنچی اور راہ آمد و شد کے غبار اغیار سے
صاف ہوئی ایکدن اوس عورت نے نقاش سے کہا کہ تو ہمیشہ تشریف لاتا ہی اور گاہے آواز اور گاہ سنگ اندازی کرتا ہے یہہ
روش دغدغہ سے خالی نہین ہے لازم صناعی یہہ ہی کہ کوئی صورت ایسی کرنی چاہیئے کہ جسمین اندیشہ بدنامی کا بہ طرف ہو
اور بلا خوف رقیب ملاقات ہوا کرے نقاش نے بموجب ایماے یار دلنواز ایک چادر سیاہ طیار کی اور اوسمین لوٹیان
سپید بطور ماہ ہو کے چہوڑین اور کہا جسوقت میرے بالاخانہ پر یہہ علامت نظر آئے اوسوقت تو اپنا دروازہ کہول دینا
غرض یہی راہ مستقیم فیمابین قرار پائی جسوقت کہ یہ دونون آپسمین وعدہ کرتے تہی غلام نقاش پس دیوار یہ حکایت سنتا تہا
اسلیے بزرگون نے کہا ہے **بیت** لب نکشائی اگرت ہوش ہست ✦ کز پس دیوار بسی گوش ہست ✦ چند روز اسی طرح سے
آمد و شد نقاش کی زن سوداگر کے پاس رہی ایکدن نقاش کسی کام کو گیا تہا غلام نے دختر نقاش سے کہا کہ مین چاہتا ہون
کہ اوس چادر کے نقش و نگار دیکہون کہ کسطرح کے ہین دختر نقاش اس شعبدہ سے غافل تہی اسلیے چادر غلام کے
حوالے کی غلام نے وہ چادر بالاخانے سے دکہائی اوسنے دروازہ کہولدیا یہ نقاش کی وضع بناکے اوسکے پاس چلا آیا
وہ تو اشتیاق یار مین محو تہی اور اوس سیاہی شب مین کچہہ تمیز نکی اور شیطان نے پردہ غفلت ہوش و حواس پر زن بدکار کے
ڈالدیا کہ بلا تامل اوسکو آغوش تمنا مین کہینچا اور غایت شوق سے فرق درمیان یار اور غیر کے نکیا لباس پر تلبیس کے مانند
ابلیس کی مراد اپنی حاصل کی اور بعد فراغت کار جلد روانہ ہوا قضارا نقاش اوسیدم باہر سے گہر مین آیا اور چادر دوش پر
ڈالکر اور بالاخانہ سے دکہاکر روانہ خانہ یار ہوا جب کہ اوس زن نے دیکہا کہ یہ ابہی گیا تہا اور ابہی پہر آیا کہا اے
یار کیا چیز باعث ہوئی کہ تو خلاف عادت ابہی گیا تہا اور پہر ابہی تشریف لایا نقاش سمجہا کہ یہہ کلام اسکا خالی
سبب سے نہین ہے کچہہ بہانہ کرکے فوراً وہانسے پہرا اور اپنی بیٹی سے آکے پوچہا کہ یہہ چادر کوئی کیا مانگ کر تجہسے
لیگیا تہا اوسنے کہا کہ کوئی غیر نہین لیگیا تہا مگر اس غلام نے تمہارے آنے سے پہلے مجہسے کہا کہ مینے خوب اس چادر کو
نہین دیکہا ہے کہ کیسے نقش و نگار ہین مینے غلام کو معتبر سمجہکر حوالے کی تہی یہ بالاخانے پر لیگیا پہر تہوڑی دیر کے بعد دیگیا
نقاش نے غلام کو تعزیر معقول دی اور چادر کو جلا دیا اسکے بعد جوش غیرت سے صحبت محبوب ترک کی اور کہا اگر مین مرتکب
حرام کا نہوتا تو کیون اس بے غیرتی مین مبتلا ہوتا اگر وہ عورت جلدی نکرتی اور یار اور غیر مین تامل کرلیتی تو

تو صحبت محبوب سے کیون محروم رہتی مگر یہہ شومی نصیب کا یکی تہی کہ رنج فراق مین مبتلا ہوئی **بیت** چون نہال شتاب بفشانی برید میوہ پشیمانی ✤ یہہ غزل اسواسطے عرض کی ہیبنے تا بادشاہ عالم پناہ اہل بے برگ بے نوا کے حق مین تعجیل نفرماوین اور یہہ بہی کہ جو بینے عرض کی خوف جانکے باعث سے نہین ہے بلکہ منشا اسکا یہہ ہے کہ بادشاہ روز جزا اپنی قاضی قضا میرے خون ناحق سے معرض باز خواست مین نہ پڑے والا موت ایک خطاب ہے نامرغوب اور آسالیش ہے خوب ہلوب ہر چند نفس خوا ہان اس شربت کا نہین ہے لیکن ساقی اجل خواہی نخواہی یہہ جرعہ ہر ذی حیات کے حلق سے نیچے اوتاریگا اور خلعت کفن کہ خیاط قضا نے ہر ذی حیات کے قامت پر قطع کر رکہا ہے ہر طرح سے پہنایا جایگا پھر ایسے امر سے عاقل کو خوف کیا ہی بلکہ شادی کی جا ہے کہ منصب شہادت مقبولوں کی واسطے مقرر ہے مگر حق نمک سے دور ہی کہ ولی نعمت کو اپنی بیہودگی کے واسطے رنج بے سود مین ڈالون اور اطلاع نکرون اسلیئے عرض کرتا ہون کہ شتربہ غدار کو اوسکے اطوار خود بادشاہ نے مشاہدہ کیئے ہیں قتل کرکے اسقدر رنج اوٹھا اگر میری کام مین جلدی ہوئی ہو تو بادشاہ اپنی غیرت عدالت سے بہت رنج اوٹھایگا کہ ایسے فیض ناصح کو عبث مارا اور اگر کوئی کام سرکار میرے قتل پر منحصر ہو تو مین طیب خاطر سے قتل اپنا قبول کرون اور سعادت دوجہانی سمجھون مگر ایسا بندہ کہ کفایت مہمات کے لائق ہو اور ایسا جاکر محل اعتبار اور سزاوار تربیت ہو کمتر ہاتھ آتا ہی **بیت** سالہا باید کہ تا یک سنگ اصلی ز آفتاب ✤ لعل گردد در بدخشان یا عقیق اندر یمن ✤ **لمولفہ** سالہا گلشن عالم مین بسر ہوتے ہین مدتہا بعد کہین میوہ نکی غنچہ ہوتے ہین ✤ اور شیر نے دیکہا کہ دمنہ کا بادشاہ کے دل مین اثر کرنے لگا اور چرب زبانی اور شیرین بیانی اوسکی اس قضیہ سے غافل کرنے لگی منہ شیر کی طرف پہیرا اور کہا کہ ای فرزند تیری خاموشی اسپر گواہ ہے کہ سخن اور دمنہ کے دروغ ہین اور دروغ دمنا کا صحیح ہے اگر یہی ذہن اور ذکا اور فہم تیرا ہے تو سخن راستی تجہپر اثر نکریگا اور ندبانات اور فریب دمنا کا تجہے از خود رفتہ بنائیگا۔ **بیت** نوای بلبلت آخر کجا پسند افتد بگوش ہوش بر خان ہرزہ گو داری **ایضاً ہندی** زمزمہ عندلیب کے ہیچ ہے کیا سمجہتے ہین بدچند فغان کنان کہ جو نغمہ سرا سمجہتے ہین ✤ یہ کہکر با شفتگی تمام اوٹھ گئی شیر نے کہا کہ دمنا کو مسلسل کرکے قاضی کے پاس لیجاؤ کہ تفحص و تحقیق قرار واقعی کرے تب کہ مادر شیر پہر خلوت شیر مین آئے اور کہا کہ اے فرزند مین ہمیشہ بو العجبی دمنا کی سنتی تہی اب مجہپر ثابت ہوا کہ یہہ شخص اعجوبہ زمان اور نادرۂ دوران ہے ایسا شخص مجال سخن پائے اور بادشاہ اندک مہلت کو کام فرمائے تو ہزار رنگ و ریو سے آپکو بچا لیجائے اور کذب بیان اپنے بہتر صدق و صفا سے کر دکہلائے صریح اسنے ایسے فیض کو ناحق تیرے ہاتہ سے جلد قتل کروایا اور چرب زبانی سے آپ کو کیسا پاک و صاف بناتا ہے بہتر یہی ہے کہ اسے جلد قتل کر اسکا قتل موجب راحت خلایق اور امن و امان سلطنت ہے **ع** تعجیل نکو نیست مگر در عمل خیر ✤ **بیت** کیا خوب یہ مصراع ہے دیوان ازل مین ✤ تعجیل نہین خوب مگر نیک عمل مین ✤

شیر نے کہا کہ کام مقربون کا حسد ہے اور منازعت اور ہمیشہ ارکان دولت کا اکثر بد سگالی اور منافقت ہے یہہ رباعی حسب حال انکے
کے ہے **رباعی** ابنای زمانہ مایۂ شور و شر اند + انباشتۂ نفاق و عین ضرر اند + مانند قطار اشتر این نخرقۂ دون + بایکدگر شوند
اندر و عقب یکدگر اند + خصوصاً جو کہ ہنر زیادہ رکھتا ہے اوسکے دشمن زیادہ تر ہوتے ہین بلکہ بے ہنر کا دشمن کوئی کم ہوتا ہے
اور منا الانواع تہمت لگاتے رہتے اور میری نزدیک قرب تمام رکھتا ہے ممکن ہے کہ حاسدون نے اوسکے دفع کرنیکو یہہ اتفاق کیا ہو [illegible] شیر نے
کہا کہ البتہ حسد ہر ایک کو نہین ہوتا ہے کہ حسد سے قتل کروا ڈالے شیر نے کہا کہ یہہ خیال نہ کیجیے حسد وہ
آتش ہے کہ جب وقت شعلہ اسکا بلند ہوتا ہے سب خشک و تر جلا ڈالتا ہے کیا قصہ ان تینون حاسدونکا آپنے نہین سنا ہے مادر
شیر نے پوچھا کہ یہہ کیونکر تھا **حکایت تین حاسدونکی** تب اوس نے کہا کہ تین شخص بایکدیگر ہمراہ ہو کر روانہ سفر ہوئے
وہ جو سب مین بڑا تھا اوسنے اون دونون سے کہا کہ تمنے کیا سمجھ کے سفر اختیار کیا ہے کہ مشقت سفر کی بہت ہوتی ہے ایک نے جواب دیا
کہ جس جگہہ مین تھا وہان ایسی نیک صورتین لوگونکے واسطے پیدا ہوتی تھین کہ مین آتش حسد مین جلا جاتا تھا اور تحمل دیکھنے کا نہ
ہوسکتا تھا اسلیئے سفر کیا کہ نا دیدنی دیکھنے مین نہ آوے دوسرے نے کہا کہ یہی رنج میرا بھی منکر ہوا اس سبب سے ترک وطن اختیار کیا ہم
تیسرے نے کہا کہ تم معلوم ہین کے حسد دونون مبتلا اسی بلا کا ہون **بیت** کس طرح تو بتا یہہ جور مین دیکھا کرون +
ساقیا سب بادہ کش ہون اور مین دیکھا کرون + بہہ تینون حاسد باہم چلے جاتے تھے کہ ناگاہ اثنای راہ مین ایک بدرہ پڑا
دیکھا تینون نے اوسی اوٹھا لیا اور کہا کہ آؤ باہم تقسیم کرین اور وطن کو پھر چلین اور چندے عیش بفراغت کرین اس گفتگو مین
تینونکی رگ حسد جوش مین آئی ہر ایک یہی راضی نہ تھا کہ دوسرے کو حصہ ملے یہی خیال تینونکی دل مین جاگیر ہوا کہ مین ہی تنہا
لے لون اسلیئے متحیر تھے نہ یہہ ہمت تھی کہ باہم تقسیم کرین اور نہ راہ مین چھوڑ سکتے تھے ایک شبانہ روز بے آب و دانہ
اوس صحرا مین اوس بدرہ زر کے پاس بیٹھے رہے اور منازعت کرتے تھے اور فیصلہ نہ پایا تھا دوسرے دن بادشاہ اوس
دیار کا شکار کو نکلا اتفاقاً گذر بادشاہ کا اوسی جگہہ ہوا اون تینونکو اوس صحرا مین بیٹھا دیکھا حال پوچھا تینون نے سچ سچ بیان
کردیا کہ ہم تینون شخص حسد مجسم ہین اور اسی سبب سے وطن سے نکلے تھے اور یہان بھی وہی قصہ پیش آیا چاہتے تھے کہ کوئی حاکم
معقول ہوتا کہ ہم مین فیصلہ کرتا بارے الحمد للہ کہ آپ میسر ہوا بادشاہ نے کہا کہ تم تینون صفت اپنی اپنی حسد کی بیان کرو
تا تمہارے حسد کی قدر سے تقسیم بدرہ کی کیجائے ایک نے کہا کہ حسد میرا اس درجے پر ہے کہ نہین چاہتا ہون کہ کسی پر احسان
کرون کہ وہ خوشوقت اور مرفہ الحال ہو جائے دوسرے نے کہا کہ تو بہت نیکبخت ہے اور حسد سے تجھکو کچھ بہرہ نہین ہے
مین وہ حاسد ہون کہ نہین چاہتا ہون کہ کوئی اور بھی دوسرے پر احسان کرے تیسرے نے کہا کہ تم دونون اس عالم مین بیبہرہ ہو
مین نہین چاہتا ہون کہ مجھپر بھی کوئی احسان کرے بلکہ اہل احسان کا چاہتا ہون کہ طاق نہ رہے بادشاہ نے انگشت تحیر کو دانتون مین دبا لیا لوگونکا

کہ تمہاری گفتار سے تمہارا کردار ظاہر ہوتا ہے اسکے بعد ہر ایک کو اوسکے اظہار کے موافق سزا دی یعنی پہلے کو جو کچھ پاس اوسکے
تھا چھین لیا اور سر و پا برہنہ اوس صحرا مین چھوڑ دیا اور دوسرے کے قتل کا حکم دیا تیسرے کو حکم دیا کہ بانواع عقوبت[۵۱] تا مدت دراز تھوڑا
تھوڑا عذاب سہے یہانتک ہڑبائو اور تعذیب کئے جاؤ کہ مرغ روح اسکا چنگال ملک الموت مین گرفتار ہو جائے **نظم** آنکہ نیکوئی
نخواہد باکسی + نیکوئی با وے نباید خواستن + ہر کہ کان ندارد میوہ + از بتر مییابدش پیراستن[۵۲] + **رباعی** آن درد کہ در تن
نپذیرد حسد است + آئین حسد قاعدۂ دیو و دد است[۵۳] + گویند حسود خصم مردم باشد + گر نیک تامل کنی دلو خود است + سچ یہ ہے
کہ کوئی رنج حسد سے زیادہ نہیں ہے اسواسطے کہ حاسد ہمیشہ شادی مردم سے غمناک رہیگا اور راحت غیر سے دردناک اور یہ تمثیل اسلیئے بیان کی ہے
تا معلوم ہو کہ حسد وہ بلا ہے کہ حاسد کو بجز خسر الدنیا والآخرۃ[۵۴] نصیب ہوتا ہی اور مین گمان کرتا ہون قصہ دمنا کا حاسدوں کی دغدغہ سے
خالی نہین ہی مادر شیر نے کہا کہ مین حاضران درگاہ کا شیوہ حسد نہین سمجھتے ہون بلکہ ایک پر بھی فہم میرا ایسا گمان نہین کرتا ہی بالکل
جو رسلہ و بالاتفاق سبکا اسبات پر محض خیر خواہی بادشاہ کی ہے اول یہہ کہ سبکو تردد ہی کہ شنزبہ سا بزرگ اور خیر خواہ بے جانے بے سبب
قتل کروایا اب زیادہ تر اندیشناک ہین کہ باوجود ایسے گناہ عظیم کے پھر دمنا مقبول بادشاہ رہا تو اب کسی کا گذارہ اسکے ہاتھ سے ہوگا بلکہ
غالب یہ ہے کہ دفعتاً جمیع ارکان دولت اور رعیت اور کسی اقلیم کی راہ لین فقط بادشاہ اور دمنا باقی رہجائین ای فرزند مین
دیکھتی ہون کہ یہہ دمنا وہ بلائے بیدرمان ہے کہ جسنے سلطنت کو برہم کیا ہی تو بھی تجھے ہوش نہین آتا ہے دیکھ اب بھی اس
بیحیا کے قتل مین تعجیل کر والا پھر تاسف کچھ سود نہ بخشیگا شیر نے کہا مین اس کام مین شک کرتا ہون اور یہ خوف کرتا ہون کہ مبادا
اور ونکی منفعت کیواسطے میری مضرت نہو جائے یعنے خوشنودی خلایق کیواسطے کہین خشونت خالق مین مبتلا نہون جیسا کہ کار شنزبہ مین
تعجیل کی اور ہنوز اوسکی پشیمانی رفع نہین ہوئی ہے اب بہتر یہ ہے کہ تا اس امر مین تحقیق واقعی نہوئی بلکہ خود اپنی راے کو گواہ
دمنا کے گناہ کا نہ کر لون تب تک خونریزی کا حکم ندون یہ بات شیر اور مادر شیر مین تمام ہوئی مگر مطلب ناتمام رہا اور ہر ایک اپنی
خوابگاہ کو گیا اور دمنا کو زندان مین لیجا کے طوق و زنجیر کیا کلیلہ سوز برادری و آشنائی سے زندان مین آیا جبکہ نظر دمنا پر پڑی زار زار رو دیا
اور کہا کہ ای برادر کیونکر تجھے اس بلا مین گرفتار دیکھ سکونگا اور لذت زندگانی اب کیا باقی رہی دمنا رو دیا اور کہا ای برادر دلنواز مجھی
یہ بند گران اور محنت زندان گران نہین ہے مگر رنج یہ ہی کہ تجھ سے شفیق غمخوار کے بغیر کیونکر بسر کرونگا کہ جدائی ایکدم کی موت سے صعب تر
نظر آتی ہے کلیلہ نے کہا اے دمنا یہ روز مجھے اول دن سے معلوم تھا اسواسطے تجھے سمجھاتا تھا اور ہر چند پند دیتا تھا سود مند نہوتی تھی کہ تیری
راے ضعیف سست پر اعتماد تھا لیکن آخر وہی ظہور مین آیا کہ جو مینے اول کہا تھا اور اگر مبادا موعظت مین تقصیر کرتا تو آج مین تیری بھی خیانت مین
شریک ہوتا ای عاقل کس کس سرزنش اور شفقت سے سمجھایا تجھکو علمانے کہا ہی کہ نمام دلیلی قبل از اجل مارا جاتا ہے اور وہ کیا چیز تھی کہ جسنے
اس ناکردنی پر تجھی دلیر کیا تھا کہ ہرگز میری نصیحت نہ سُنی باوجودیکہ تو خوب جانتا تھا کہ مین محض شفقت سے کہتا ہون نہ نفسانیت سے ورنہ تیرا حال یہ

نزدیک بدتر مرگ سے ہی **بیت** چنین کہ ہست دلت راغصہ فرسودن * ہزار بار بہ از بود نست نابودن * دمنا نی کہا کہ ای برادر ہمیشہ حق کہتی
شرط نصیحت تہی بجالایا تو مگر حرص مال اور تمنائے جاہ نے میری رائکو ضعیف کرڈالا تھا اور تیری نصیحت دلپر کچھ اثر نکرتی تھی
باوجودیکہ تیرے فرمانے کو سچ اور درست جانتا تہا اور مضرت اسکام کی بہی میری نظر مین تھی لاکن غلبہ حرص سے برعکس چلا
ہین جیسا کہ بیمار جانتا ہے کہ خلاف ہین حکم طبیب کے رنج اوٹھاؤ نگا لاکن ذائقہ زبان اوسی بے عقل کر ڈالتا ہی بس وہی حال
میرا ہوا اب جو رنج کہ پیش آئے ہین اوسکا سزاوار ہون اور جو شکایت کہ کرون وہ اپنی ہی نفس کی ہی از ماست کہ بر ماست اوسپر بیت
حسب حال میرے ہے **بیت** من نالہ زبیگانہ ندارم کہ دلم را * ہر زخم کہ رسیدہ ہم از خویش رسیدست * کلیلہ نے کہا کہ مرد عاقل وہ ہی کہ ہر کام کے
آغاز مین انجام پر نظر رکھے تا اوس کام کرنیسی پشیمانی اور کہنہ سے پریشانی حاصل نہو کہ وہ پشیمانی اور پریشانی سوا شماتت اعدا اور
ملامت احبا اور فائدہ نہین دیتی ہے بموجب **بیت** کام مین پہلے کی جو نادانی * پھر ہے بیفائدہ پشیمانی * دمنا نے کہا کہ ای
برادر دشمن ہونا صفت مردم دون ہمت کی ہے اور مین گذران کرنا اور خوش جینا کام سفلہ بیہمت کا ہی اور جو کہ عالی ہمت ہوتا
ہے دل اوسکا ایکدم رنج کشی اور مکر ہای دور و دراز سے خالی نہین رہتا ہی کلیلہ نے کہا کہ دولت فانی اور جاہ بے اعتبار کیواسطی رنج گوارا
کرنا کام حریص خام طمع کا ہی **بیت** از سر بستان دولت میوۂ شادی مجوی * زانکہ کمتر میوہ زین باغ دارد انقلاب عالم سست
لازم تھا کہ مال و جاہ کیواسطے آپکو چاہ بلا مین نہ ڈالتا اور سنبل حسد و بغض کو حمین سینہ مین نہ بٹھلاتا تو آج ذائقہ میوہ ملال و کلفت اوسکے
کیون چکھتا دمنا نے کہا کہ ای برادر شفیق جو کچھ مجھسے صادر ہوا دیدہ و دانستہ تھا انداہ سہو اور جو تخم بلا کہ مینے بویا تہا سو آج
وہی کاٹنا پڑا بموجب **ف** زنیکی نیک بینی و زبدی بد * ز جو جو روید و گندم ز گندم * یعنے زہر گیاہ کو بویا تہا اسلیئے مہر گیاہ
کی توقع نہین رکہتا ہون اب کام ہاتھ سے اور ہاتھ کام سے جاچکا ہے انگشت تدبیر سے گرہ تقدیر کہلنا محال ہی اور مین اپنی خطا پر
دانا اور عیب پر بینا ہون کیا کرون کہ رائے صواب اندیشی کو حسد نے مغلوب کر دیا مین ایسا نہ جانتا تہا اور زبان کی لائی پر مجھے دھوکا تھا
ع کہ عشق آسان نمود اول ولی افتاد مشکلہا * اب ایسا معلوم ہوتا ہی کہ میری کشتی حیات گرداب ہلاکت مین غرق ہونیوالی ہی اور آفتاب بقا
مغرب فنا مین غروب ہوگا لیکن نامقدور اپنی خلاصی مین دریغ نکرونگا پر اندیشہ اسکا زیادہ ہی کہ تو میری شہرہ دوستی مین گواہی کیواسطی گرفتار ہوا
اور اگر عیاذاً باللہ تجہپر عقوبت کرین تو جو راز میرا تجھے معلوم ہے صاف کہدیگا اور آپکو معذور سمجھکر رسوا نکرنا والا رنج میرا دو بالا ہوجائیگا چھوٹنا میرا تو ممکن نہیں ہے
دوسری ندامت یہ ہو کہ میرے سبب سے تو گرفتار عذاب ہو اور رستگی و خلاصی تیری عالم پر مشکل ہے اسکے خلاف نکرنا کسواسطی کہ ملاقات میری اور تیری
قیامت پر گئی کلیلہ نے کہا کہ تو جانتا ہی کہ مین متحمل عذاب کا نہو سکونگا اور جو کچھ جانتا ہون پوشیدہ نکرونگا اور کسی طرح اوسکی دفع نہین کرسکتا
لیکن بہتر یہ ہی پہلے اس سے کہ تجھسے پوچھین تو آپ سنرا اور ہرات کہدے کہ رنج دنیا کا آسان ہی ایکدم مین ختم ہوجاتا ہے بلکہ قصاص مین نکال آخرت سی پاک
ہوجائیگا اور عذاب آخرت کہ دوام و استمرار کو چاہتا ہی اوس محنت جانکاہ سے نجات پائیگا دمنا نے کہا کہ مین بہی غور کرلونگا مگر جو کچھ مشورہ دل کا ہو گا سو کہی

عمل مین لاؤنگا کلیلہ رنجور اور پر غم باچشم پرنم بیٹھا اور بستر غم پر گرا تمام شب کرمِ مطر سی مانند مار سر در دم کو بید پیچ و تاب کھاتا رہا
اور آخر شب اُسی ملک بقا ہوا اس عرصے مین کہ فیما بین کلیلہ و دمنا کی گفتگو تھی ایک درندہ کہ اُسی مجلس مین مقید تھا جبکہ آنکھ
کھلی اور گفتگو ان دونونکی سُنی بخیر سویا اور انکی تمام حکایت مین املا لی آخر سنتا رہا دوسرے دن کہ شیر زرین چنگ بیشہ مینا رنگ مین نمایان ہوا
بادشاہ نے بیدار ہوکر دمنا اور قاضی اور ارکان دولت کو بلایا اور مجلس آراستہ کی مادر شیر نے حدیث دمنا کو تازہ کیا اور کہا کہ بندہ چھوڑنا
ستمگار و مکار پر ہنر گارونکو قتل کرنیکے برابر ہے اور نیکی کرنا بدونسے ستم ہے نیکو نیز بیت نکوئی با بدان کردن چنانست بدکردن
بجائے نیکمردان بد اور جو کوئی کہ باوجود قدرت فاجر ظالم کو زندہ چھوڑیگا یا ظالم کی مدد کریگا وہ ظلم مین شریک ہے اور اسکا گناہ شیر نے قضا کو
الزام دیا کہ کار دمنا مین تاخیر کیون کرتے ہو جو کچھ کہ خیانت یا دیانت ثابت ہوئی ہو عرض کیون نہین کرتے ہو اسوقت کہ قضات
اور اشراف خاص و عام مین جمع تھے وکیل قاضی نے حاضران مجلس کیطرف منھ کیا اور کہا کہ بادشاہ کو تحقیق حال دمنا مین مبالغہ تمام ہے
اور فرماتا ہے کہ مہم دمنا ختم تمام پاویگی اور کام مکر و نگا اور دمنا کا حال اسطرح تحقیق کیا جائے کہ شرع کے موافق ہو اور مقتضای عقل سے بھی
دور نہو اور شائبہ نفسانیت اسمین شامل نہونے پائے لازم ہی کہ جو کچھ حق ہو معلوم ہو ہر ایک بیان کرے کیونکہ اس ضمن مین
بہت سے فائدے منظور ہین ایک یہ ہے کہ حق کی یاری کرنا علم راستی بلند کرتا ہے دوسرے یہ کہ مفسدون اور فتنوں کا دین کو بیخ کی جہاڑی کرنا اور بنای
ظلم کو گرانا اور اساس ستم کو منہدم کرنا اور خائن کو گوشمالی دینا موافق رضای خالق اور ملائم طبائع خلائق ہی تیسرے یہ کہ رستگاری
پانا ارباب مکر وسالوس سے اور اسمین بہت اصحاب عناد سے حاصل ہوتا ہی جبکہ وکیل قاضی نے بات تمام کی اور منتظر جواب رہا ہوا سب اہل محفل
خاموش ہو گئے اور کسینے کچھ جواب نہ دیا کس لیئے کہ دمنا کی حقیقت مفصل کسیکو معلوم نہ تھی قیاس سے جانتے تھے اسواسطے اندیشہ کرتے
تھے کہ اگر ہم کچھ کہین اور بادشاہ اسکے قتل کا حکم دے تو ہم مبادا خون ناحق مین ماخوذ ہون جبکہ دمنا نے سبکا یہ حال دیکھا دل اُسکا
مانند نسیم بہار تازہ اور مانند گل تو شگفتہ ہوا بعد کہا کہ ای اکابر دین و دولت آگاہ ہو کہ مین بیگناہ ہون اگر مجرم ہوتا تو مقابلے مین
اتنی عالی منزلت نکلی کہ اسوقت کلہم اجمعین میرے قتل پر متفق ہوا چاہتے ہین ہوش ہر جا نرکہتا بلکہ یارای کلام باقی نرکہتا لیکن چونکہ پاک
ہون اسلیئے بیباک ہون اور تمہین سبکو قسم دیتا ہون کہ جو میرے قضیئے سی آگاہی رکھتا ہو وہ راست راست بیان کردی اور رعایت میری نکرے
مگر نفسانیت کو بھی دخل نہو کیونکہ اول یہ ہے کہ جہان آرای شہریار آئینہ حق نما ہی کہ حق باطل سے جدا کر ڈالیگی دوسرے اللہ تعالے کہ سمیع و بصیر ہے اور
یہی ہر حال ہر عمل کیواسطے جزا اور سزا ہر شہر کیواسطے مقرر رکہی ہی مگر آج میرے واسطے بتقاضائے نفس بدی چاہیگا کل روز جزا مین کیا
کریگا اور بادشاہ عالم پناہ اسکی نفسانیت پر اپنے ضمیر منیر سے مطلع ہوگا تو بہی خالی سزا سے نہ چھوڑیگا لازم ہی کہ بمشابہ ظن و تخمین
بلکہ از روئے صدق و یقین شہادت ادا کرے اور اظہار حق مین مطلق دریغ نہ فرمائے اور اگر کوئی از روئے حسد مجھکو معرض تلف مین لیگا وہ
وہ پہنچیگا جو اُس طبیب نے علم و عمل کو پہنچا وکیل قاضی نے پوچھا وہ کیونکر **حکایت طبیب بے علم و عمل** دمنا نے کہا کہتے ہین کہ امیر ہی ایک دہ نشین

اور بے پیرایہ تجربے نے دعوی طبابت کیا نہ علم طبابت کا رکہتا تہا نہ بصیرت حکمت اور دوا کے پہچاننے مین یہان تک جاہل تہا
جوز شہدی اور درمنہ ترکی مین فرق نکرتا تہا اور تشخیص امراض مین اس مرتبہ بیگانہ تہا کہ رمد اور نقرس مین امتیاز نہ رکہتا تہا اور دوا کے
تہا نہین خیساندہ اور جوشاندہ کو جدا نہ جانتا تہا اور نسخہ لکہنے کی کیفیت اور کمیت غذا و شربت سے مطلق آگاہ نہ تہا **بیت**
بد علاجی کہ ہر کہ نسخہ او بدید * دیگر ندید روے حیات * چنانچہ سودا کے یہ اشعار اوسی بزرگ کی شان مین موزون ہوئے ہین ۔
ابیات صاحب ہیضہ کو بتایا کشول * واسطے ہیضے کے لکہا اسغول * لکہدیا مجنون کو شیر شتر * کہدیا مستسقی کو جا فصد کر *
جسکو کہ سمجہا کہ اسے ہی صرع * کہنے لگا دوا سے مار القرع * تہا منوطن و مشتقی سعم کا * بستی مین رکہتا تہا اثر لوم کا * شکل تہی
شیطان کی درویش نام * سچ ہی بلا کو کا تہا قائم مقام * اوس شہر مین کہ اس شخص نے دوکان جہالت کہولی تہی اور شہرہ
مردم کشی بلند کیا تہا ایک اور طبیب نہایت ہنر سے آراستہ کہ دم اوسکا مانند دم حضرت عیسی جان بخش اور قدم اوسکا مثل
حضرت خضر کے فرح بخش تہا چونکہ عادت روزگار غدار کی ہمیشہ سے یون ہی کہ ہنرمند ونکو اپنے دستر خوان سے سوای نوالۂ
محنت اور لقمہ نہین دیتا ہے اور بے ہنر ونکی امداد مین دریغ نہین کرتا ہے اتفاق یہ ہوا کہ مرد باہنر کی جگہ دوستانی چشم جاتی رہی گوشہ
کاشانہ مین بیٹہا اسکے بعد اس جاہل کی دکان طبابت زیادہ تر چلی **بیت** پری نہفتہ رخ و دیو در کرشمہ و ناز * بسوخت عقل
ز حیرت کہ این چہ بو العجبی ست * اندک فرصت مین اوسکی شہرت کا ذکر بزبان عوام سے جاری ہوئی اور اس شہر کے شہریار کی
ایک بیٹی تہی کہ مطلع حسن سے ایسی آفتاب کبہی طلوع نہین کیا تہا اور عطر فروش صبا نے اوس کی زلف مشکبار کبہی طرح لدنا و کبہی نہین
کہولا تہا اوسکو اپنے برادرزادے سے تزویج کیا تہا بمجرد نکاح ہونیکے وہ حمل سے ہوئی اور بعد انقضاے مدت حمل توتا فع ایک
مرض مہلک حادث ہوا اور قریب ہلاکت پہنچی طبیبانکو بادشاہ نے طلب کیا اور حقیقت حال بیان کی حکیم حاذق نے خوب تشخیص کرکے
یہ تجویز کیا کہ اسکی دوا سواے مہرا کے اور نہین ہی وہ چار رتی مشک خالص اور دار چینی سی باہم ملا کے شربت انار مین آمیختہ کر کے بیمار کو
کہلا دو انشاء اللہ تعالے فی الحال صحت کامل ہوگی پوچہا ای طبیب یہ دوا کہان ملیگی اوسنے کہا کہ مینے شفاخانہ بادشاہی مین رکہا
ہی کہ سیم خام کے ڈبے مین رکہی ہے اور اوسپر سرخ کا قفل دیا ہوا ہی اب نابینائی کے سبب سے مین مجبور ہون کوئی اس پتے سے کہ
جو بتایا مینے دیا ہے ڈہونڈہنے آئی اس حال مین وہ طبیب جاہل آیا اور کہا کہ پہچاننا کام میرا ہے اور ترکیب اسکے بنانیکی مین ہی خوب
جانتا ہون آخر وہ شفاخانہ مین آیا اوسی طرح کے ڈبکو ڈہونڈہتا تہا اوس طرح کے ڈبے بہتیرے متحیر ہوا کیا کرتا آخر ایک ڈبہ
ہاتہ مین لیکر باہر آیا قضارا اوس ڈبے مین زہر ہلاہل تہا اور اوس کمبخت جاہل کو مہرا اور زہر ہلاہل مین کچہ تمیز نہ تہی زہر کو نکال کے اور اجزا کے
کے ساتہ ملا شاہزادی کو دیا گلے سے اترتے ہی ہلاک ہوگئی بادشاہ اپنا سر زمین پر دے پٹکا اور حد زیادہ غم کیا اوسی بخت کہا القصہ آمد ہوا کہ اس
طبیب جاہل کو کہلادو کہانیکے ساتہ ہی وہ بہی سر ہو گیا اور باداش اوس عمل ناتمام کی فی الحال پائی **بیت** نیک مثل ہست اینکہ کسی کردہ بد * بابد بد نشم

با خود دکرد + یہ مثل اسلئے لایا ہون کہ معلوم ہو کہ جو کام کہ جہالت سے کرتا ہے انجام اوسکا ناپسندیدہ ہوتا ہے اور جو کام کہ گمان اور شبہ سے کیا جاتا ہے متضمن خطر ہای کلی کا ہوتا ہے ایک حاضران مجلس سے بولا کہ ای دمنہ یہ بات بیان کی محتاج نہین ہے کہ تیرا خبث باطن جو امرِ ظاہر ہونا پاکی تیری طینت کی سب عوام پر روشن ہی قاضی نے کہا کہ یہ بات کہا تنے ہی تو نے اور اسکے واسطی حجت اور دلیل کیا ہی ہو سنو کہا کہ حکمائے قیافہ شناس نے لکھا ہے جو کشادہ ابرو کہ اوسکی بائین آنکھ دائم الاختلاج یعنی پھڑکتی ہی اور بینی اوسکی جانب چپ مایل ہو اور اکثر اوسکی نظر زمین کیطرف رہتی ہو یعنے تل نظر ہو تو اوسکی ذات نا مبارک مجمع فساد اور مکر ہو مستجمع فجور اور غدر ہوتی ہی اور وہ علامتین سب اوسمین موجود ہین دمنا نے جواب دیا کہ احکام آلہی مین دخل سہو و خطا کا نہین ہے **بیت** غلط و سہو بر من نور وا است + بر جہان آفرین غلط نرود + یہ علامت کہ بیان کی تونے اگر دلیل صدق اور برہان حق ہو سکتی ہے تو عالم نے گواہ اور سوگند سے بیننگاری پائی اور حاجت قاضی اور مرافعہ اور محاکمہ کے کچھ باقی نرہی پس اسکا سوا نیک کی ثنا اور بد کی مذمت کرنا نہ چاہیئے کیونکہ اس علامت سے یا اسکے بالعکس کوئی شخص خالی نہین ہے اور اسکا دفع از خود کوئی نہین کر سکتا ہی پس چاہیئے کہ اس حکم پر پاداش ارباب شر کی اور جزا اہل خیر کی جاری رہے اور چاہیئے کہ احکام شرع صفحہ عالم سے محو ہو جائین اور میتی نعوذ باللہ اگر بہ گناہ کیا بھی ہوتا تو ہر آئینہ بے جرم ہوتا کہ دفع اسکا میرے امکان سے باہر تھا اور تقدیر آلہی پر کسیکو مواخذہ نہین پہنچتا ہے بموجب **بیت** مکن در دین چشم سرزنش بجز درو ئی ہے چنانکہ پرورشم میدہند میرویم + اب چاہئے مین بقول تیرے اس شخ بلا کہ برہان جہل و نادانی ہی رستگاری پاؤن والا ایسا کلام ہمیشہ حضور بادشاہ کے اور محفل فضلا اور امرا مین کہنا لائق نہین ہے **بیت** سخن سر حال کہلتا ہی بشر کا + مثل ہی بانت باجی راگ بوجھا + جب دمنا نے ایسا جواب دیا سب حاضران مجلس نے مُہر سکوت لب پر رکہی اور اسکے بعد کسینے دم نمارا قاضی نے حکم دیا کہ پھر زندان کو لیجاو جبکہ دمنا مجلس مین آیا ایک لوزبنہ دوست کلیلہ کا اوس راہ سے گذرا اوسے بلاکے کہا کہ کل سے خبر کلیلہ کی کچھہ نہین پائی ہے لوزبنہ نے آہ سرد کھینچی اور رو دیا دمنا نے گھبرا کر پوچھا کہ ای لوزبنہ سچ کہہ کیفیت حال کیا ہی اوسنے کہا کہ ای دمنا کیا مین کہون کہ وہ یار وفادار تیرے غم مین اپنا بار سر منزل فنا سے اوٹھا کے دار البقا کو لیگیا اور داغ فراق مصاحبون اور ہمدمون کو دی گیا اور یہ مطلع گویا کا پڑھا **مطلع** اوٹھ گیا یار مر گیا باعث + ہای مین مر گیا کیا باعث + جبکہ کلیلہ کے مرنیکی خبر دمنا نے سنی بیہوش ہو گیا بعد ایک ساعت کے ہوش مین آیا بانالہ جانکاہ چلایا اور زار زار روتا تھا اور یہ اشعار پڑھتا تھا **نظم** خون میشود ز دیدہ روان وا مصیبتا + سر میزند ز شیشہ فغان وا مصیبتا + مہر سپہر عزت و قدر و جلال شد + امروز زیر خاک نہان وا مصیبتا + افلاطون زمان و ارسطوی عہد رفت + زین کہنہ عالم گذران وا مصیبتا + در عین فصل گل بگلستان عشرتم + ناگہ وزید باد خزان وا مصیبتا + بگذشت از جہان و بدلہا گذاشت داغ + جان جہان و ہمدمان وا مصیبتا + اور کبھی یہ شعر مولف کا تکرار کرتا تھا **بیت** عدم مین قافلہ یارو نکا آہ جا پہنچا + ہمارا نقش قدم ہم ہین ابھی ستون مین + جبکہ دمنا نے زاری حد کو پہنچائی لوزبنہ نے نصیحت آغاز کی کہ اے دمنا ماں تو کہ

لطفِ الوہیتِ ازل نے تمام بقاے جاودانی کسی آفریدہ کے نامہ زندگانی پر رقم نہیں کیا ہی اور نقاش موجودات نے نقش حیات صفحات ممکنات پر سوای رقم کُلُّ شَیْءٍ ہَالِکٌ اِلَّا وَجْہَهٗ ثبت نہیں فرمایا ہے ہیولاے کارخانہ قدیم کیجا مہ وجود کا بغیر رشتہ عدم نہیں سیلا ہے اور فراش قدرت نے شمع زندگانی کو بے شمول تند باد آفت اجل روشن نہیں کیا ہی اے دمنا گلستان ہستی کا باد خزان مرگ سے محفوظ نہ رہیگا یہ وہ شربت ہے کہ سبکو پینا ہوگا اور یہ وہ محنت ہی کہ بار اوسکا ہر ایک کو اوٹھانا پڑیگا مرہم اس زخم کا سواے صبر کے بنایا نہیں ہے اور نسخہ اس مرض کا بجز شکیبائی کے لکھا نہیں گیا ہے **بیت** صبوری ضرورت کین درد دل را + بغیر از صبوری علاجے نباشد + اور یہ مصرعہ گویا کا واسطے تسکین کے کافی ہی **ع** یہ وہ درد کہ جسکا کبھی درمان نہوا + ای دمنا خیال ماضی سے درگذر اور بموجب شعر مولف کے فکر مستقبل کر **بیت** صبر کر اے دل الہی روتا ہی کیا + آگے آگے دیکھ تو ہوتا ہی کیا + دمنا نے ان باتون سے فی الجملہ تسکین پائی اور کہا کہ اس جزع مین حق میری طرف ہے کہ کلیلہ سا دوست مشفق اور ناصح مہربان کہین ہر حادثہ مین پناہ اوسکی طرف لیجاتا تہا اور ہر مہم مین نصیحت اوسکی پشت پناہ میری تہی اور جو کچھ کہ لقدا سرار عالم غیب السماوات نے اوسکے خزینہ دل مین امانت رکھا تہا آسمان کو اوسپر ہرگز اطلاع نہ تہی اور جاسوس زمانہ ہمیشہ اوسکی اطلاع سے محروم تہا افسوس کہ ایسے دمسانے کے سر سے سایہ اوٹھلیا اور گوشہ کاشانہ دنیا مین مجھے بے رفیق و مونس محروم چھوڑ گیا اب میری زندگانی بدتر از مرگ ہے گو مین درینولا مبتلاے بلاے عظیم ہون پر اوسکی زندگانی تک مطلق کسی بات کا تدر تہا بلکہ یقین جانتا تہا کہ اوسکی راے صواب اندیش ایک امین مشکل کشا میری ہوگی واحسرتا کہ اب سواے مرگ کوئی چارہ باقی نرہا یہ کہا اور رئد اور یہ شعر گویا کا پڑھا **بیت** خاک مین اوسکے ملانیکے لئے گر شمین تہا + مر گیا وہ اب تو ساکن آسمان ہو جائیگا + بوزینہ نے کہا کہ ای دمنا سچ ہے کلیلہ ایسا ہی تہا لیکن زمانہ خالی نہین رہتا ہے **بیت** غم مخور گر زین چمن شاخ گلے پژمردہ شد + روئے زمین ہست و چندین سنبل تا بدمید + دمنا نے کہا درست ہے تیری ذات بہی تدارک ہر خلل کا اور دفع ہر ضرر کا کر سکتی ہی اور آج سے تو سمجھ کہ کلیلہ برادر بجاے ہے اور ہاتھ لا کہ عقد صوا اخوت مین تجھسے باندہون آخر دونون نے عہد و پیمان برادری محکم کیا دمنا نے کہا کہ ای برادر جبتک مین قید ہون تو اتنی تکلیف کر کہ شبانہ روز در دولت شاہی پر حاضر رہا کر اور میرے باب مین جو گفتگو سنے اوس سے آگاہی مجھکو دیا کر بوزینہ نے دمنہ کے کہنے کے موافق عمل کیا دوسرے دن مادر شیر آئی اور حیرانی اور پریشانی شیر کی دیکھکر مضطر ہوئی اور دل مین کہا کہ اگر غصہ یاد کرتی ہون تو شیر برہم ہوتا ہی اور اگر سستی کرتی ہون تو دمنا بچا جاتا ہی اور فضیحت ہوتی ہی یہ سمجھکر اتنا کہا کہ مجھی کیا کام ہی کہ بادشاہ کے نقدمات مین خل دون جیسا جانے ویسا کرے ہر کوئی اپنی مصلحت خوب جانتا ہی یہ سنکر شیر نے کہا کہ ای مادر مہربان اہل نصیحت کو لازم ہی کہ بلا اندیشہ بات کہنے کی کہین اور تیری بات کہ میرے نزدیک بلا شبہ شایبہ نفسانیت سے مبرا ہی پھر جو کچھ لائق بیان کے ہی اوسکو کیون نہین فرماتی ہی مادر شیر نے کہا کہ بادشاہ راست و دروغ مین فرق نہیں کرتا ہی اور منفعت اپنی مضرت سے جدا کرنا نہین جانتا ہے اور اگر دمنا فرصت پایے تو وہ فتنہ اوٹھائیگا کہ ہر اسباب کی اوسکی تدارک مین عاجز ہو جائیگا شیر

کہا کہ جلد تقضان مع دمنا حاضر ہون جبکہ سب حاضر ہوئی قاضی بولا کہ ای حضار کا دمنا مین تم کیا کہتے ہو کسینے جواب نہ دیا جبکہ سب خاموش ہی قاضی نے دمنا سے کہا کہ اگرچہ کوئی اسوقت جواب نہین دیتا ہی مگر سبکا دل تیری گناہ پر گواہ ہی اور تیری قتل پر سبکا اتفاق ہے پس تجہی اس حال مین کیا لطف زندگانی ہے اب تیری فلاح دارین اسی مین ہے کہ اپنی قصور پر اعتراف کرے اور اس راستگوئی پر عقوبت آخرت سی نجات پائے اور تیری موت مین بہر نوع دو فائدے متصور ہین ایک یہہ کہ اس کاؤ کاؤ سے ہم سب رہائی پائینگے اور دوسرے یہہ کہ تو عذاب دنیا اور عقاب[1] عقبی سے مخلصی پاتا ہے **قطعہ** زیرکان گویند کاندر مرگ نوعی راحتست ٭ در بیان این سخن بر خلق منت می نہند ٭ گفتہ اند آنکس کہ میرد خالی از دو حال نیست ٭ یا بدی یا نیک خلق از جور او کم می جہند ٭ یا گر آزاری نکو خلقی کہ خلق روزگار ٭ مہر او ورزند او را در دل خود جا دہند ٭ گر نکو کار ست این زندان محنت را ہدید ٭ ور بد اندیش ست خلق از محنت او وارہند ٭ ای دمنا اگر اپنے گناہ کا اعتراف کرے تو دو فضیلتین تجہی حاصل ہوتی ہین اور اوسکا ذکر عالم مین باقی رہیگا ایک یہہ کہ اعتراف اپنی خیانت کا نشان ہی خلقگوئی اور جوانمردیکا اور یہہ سبب راستگوئی کی اختیار کرنا ملک بقا کا اور دوسرے یہہ کہ شہرہ فصاحت زبان آوری اور بلاغت سخن گستری تیرا مشہور ہوگا کہ ایسی جواب دلپذیر اور عذر مقبول تقریر کئے کہ افواہ خاص و عام پر قیامت تک یہہ مذکور باقی رہیگا باوجود اینہمہ کہ سب جانتی ہین کہ جرم اسکا بیشک تھا اگر اس طرح کا زبان آور تھا اور ایسی جواب عقلی پر کسیکو دیتا تہا کہ کسی مجال کلام باقی نہ رہتی تھی اب یہی بہتر ہے کہ موت کو نیکنامی کے بدنامی کے زندگانی سی عزیز کر کہ کلا نذکرہ تا قیام قیامت عالم مین قائم رہی اور قصاص کے باعث عقوبت عقبی سی نجات پائی ورنہ پھر حق حق ہی اگر کوئی پہلو تحقیق کا نکل آیا تو بادشاہ مقرر قصاص لیگا اوسوقت یہہ نیکنامی بہی باقی نہ رہیگی بلکہ یہہ سب کہینگے کہ اگرچہ فتنہ پردازیمین ہزار نوع سی زبان دری اور بلند پردازی کی مگر اہل محفل سلطانی کہ ایک حکیم بیدل تہا آلب چہوڑتی تہی آخر مطلب کو کہول ہی لیا اوسوقت یہہ دونو فائدے تیری ہاتھ سے جاتے رہینگے بہتر یہی ہے کہ جو حق ہے اوسپر خود اعتراف کر **بیت** مردن کسی بنیک نامی ٭ بہتر از زندگی بدنامی **ایضاً** نیکنامی سے ہی مرنا زندگی سے خوبتر ٭ زیست بدنامی کے ہمر جانبسی ہی معیوب تر ٭ دمنے کہا کہ قاضی کو فقط گمان پر بغیر دلیل روشن کے حکم کرنا نہ چاہیے بفحوای[2] ان بعض الظن اثم اور اگر تمہین بہی یہی شبہ ہی اور طبیعت میری گناہ پر قرار پکڑتی ہی تو دولیسا فرما ولیکن مین اپنے کام مین متنبر تا ہون پس گمان غیر کو کیونکر اپنے یقین پر غالب کرون اور یہہ بات بطریق فتوی درست ہی اور نہ بقاعدہ تقوی کہ بمجرد گمان کے کہ خون شتر بجہپر ثابت کرنے ہو اور عقاد فاسد کہ میری حق مین جائز رکہتی ہوبس میں جائز قتل ہمیشہ جب رہی ہون لکس تاویل سی اللہ تعالے کے نزدیک مالک ذات کل موجودات ہی عہد دخطاب[3] لاتلقوا بایدیکم الی التہلکۃ سے بچون اور ظاہر ہے کہ ہر ایک کا حق اوسکی ذات پر غیر کی ذات سی زیادہ تر ہی پھر بہلا کسطرح مین بدخواہ اپنی نفس کا بجرم خطا ہوا سے قاضی اس بات سے درگذر لازم حق شناسی یہہ ہے کہ حاکم شرع لغو نام حق و باطل مین امتیاز کرے اور حرف لغو اور حکم بیجا سے احتراز کرے کہ بے

[1] عقاب بالکسر شکنجہ کردن ۱۲
[2] ترجمہ تحقیق بعض گمان گناہ ہے ۱۲
[3] ترجمہ نہ ڈالو اپنے ہاتھ سے اپنی جانون کو ہلاکت مین ۱۲

بے ثبوت قصور حکم دی بیٹھا اور توتو ہمیشہ رستگو اور عادل تھا اب میری ضعف طالع سی اس عادت بہتر طریق احتیاط کو کنارے رکھکر ارباب
غرض کے گمان پر دیدۂ رای کو ر مدِ غفلت سے بند کرتا ہی بقول گویا **نظم** سحاب للطف ہی تو بہر زرع عالم ٭ ہوا ہی برق جفا کیون ہماری
خرمن کو ٭ ہر ایک سر کو ہے ظل ہما ترا سایہ ٭ بنا ہی تیغ بلا کیون ہماری گردنکو بتقاضی کہ محکمۂ دانش مین تتالۂ ہنر پروری توقیع حکم
سے تحمل رکہتا ہی یون چاہیے کہ بغیر اوس شہادت کے کہ یقین صافی سے آراستہ ہو حکم ندی اور اگر اسکا خیال نرکہیگا تو اوسی وہ
پہنچیگا جو اوس بازدار کو پہنچا قاضی نے پوچھا کہ قصہ کیونکر تہا **حکایت بازدار** دستانے کہا بیان کرتے ہین کہ ایک مرزبان
تہا دانش و فراست مین معروف اور حسن صفات سی موصوف اوسکی ایک جورو تہی بحسن آفت عالم اور بغمزہ فتنہ جہان باوصف حسن دلربائی کے
عفت اور پارسائی مین بہی بے مثل تہی **نظم** دیدہ فرو بستہ ز کار جہان ٭ گشتہ پس پردۂ عفت نہان ٭ آئینہ او بجمال نزدیک بود ٭ ہمراہ
سایۂ خود بود ملولش ٭ نگاہ اوسکی قدم پر رہتی حیا سے ٭ زہے گل جسکو شرم آئے صبا سے ٭ اور اوس مرزبان کا ایک غلام تہا بہت بیباک اور
ناپاک اسکی خدمت مین حاضر رہتا تہا اور مرغان شکاری کی خدمت اوسکے ذمے تہی ایکدن نظر اوس کور نمک مردود کی اسپر پڑی مرغ دل اوسکا
اسکے دام عشق مین پہنس گیا اوس غلام نے ہر چند تدبیر وصال عفیفہ کی ہر گز اوسنے قبول نکیا اور کوئی تدبیر کارگر نہوئی **بیت** بر دام
مرغ دیگر نہ کہ عنقا را بلند است آشیانہ ٭ جبکہ وہ نمک حرام محروم ہوا اسنے عشق کی نشتر کے موافق چاہا کہ اسکے حق مین ایسا فتنہ اوٹھائے کہ جان
و حرمت اوسکی برباد ہو جائے اسکے بعد دو توتے خرید کرکے زبان بلخی مین اونکو یہ بات پڑھانا شروع کیا ایک کہتا تہا کہ مینے سایبان کو کدبانو کیسا
ستہ دیکھا ہی دوسرا کہتا کہ مین اس مقدمہ مین کچھ نہین کہتا ہون ایکدن مرزبان محفل شراب آراستہ کرکے بفراغت مسند نشاط پر بیٹھا تہا باز دار
آیا اور دونون توتے بطور ہدیہ کے نذر گذرانے ان توتون نے خوش زبانی سی ترانہ سرائی اور زمزمہ پیرائی شروع کی اور وہی دو کلمہ تکرار کرتے تہے
مرزبان زبان بلخی سمجہتا تہا مگر سنا الفاظ اور خوش لہجی سے مسرور ہوا آخر اپنی عورت کو دونون توتے سپرد کئے کہ اچہی طرح رکہی وہ عورت بیچاری
زبان بلخی سے آگاہ نہ تہی مگر دشمنونکو دوست کیطرح پرورش کرتی تہی **بیت** نفس را پروریدم آخر خود شدہ سوا از وہ من چہ دانم کہ خصم
خویش را میپرورم اور سعد نفتون ان توتونکی خوش الحانی پر ہوئی کہ کبہی انکی بغیر بزم شراب مین نہ بیٹہتی تہی القصہ ایک گروہ تجار کا بلخ سے مرزبان کے
گہر وارد ہوا مرزبان نے محفل مہمانی انکے واسطے ترتیب دی اور ان توتونکو بہی مرزبان نے محفل مین منگوایا اونہون نے وہی دو کلمے کہنے شروع
کئے مہمان گردن نیچی کر کے اوس بات کے سنتے ہی متغیر ہو کر سر خجالت سے جہکا لیا مرزبان نے فراست سے معلوم کیا کہ مہمان
منغص ہوئے اور نشاط اونکی زائل ہو گئی کیا سبب ہے پوچھا کہ سبب اس افسردگی کا کیا ہی ہر چند اونہون نے عذر اور حیلے کئے ہر گز قبول مرزبان
نہوئے ایک نے اونمین سے کہ جرأت زیادہ رکہتا تہا کہا کہ ای مرزبان یہ توتے جو کہتے ہین تو نہین سمجہتا ہی مرزبان نے کہا کہ مین ہر گز یہہ
زبان نہین سمجہتا ہون مگر انکی خوش الحانی پسند دلدادہ ہوا ہون تم مجہے اسکے معنے سی آگاہ کرو **بیت** من ندیدم گہی سلیمان را چہ
شناسم زبان مرغان را ٭ اونہون نے توتونکے کلام کے معنی سی مرزبان کو آگاہ کیا سنتے ہی متغیر ہوا اور نہایت شرمندہ ہو کر کہا کہ بغیر دو مطلق سمجہا

مین آگاہ نتھا والا انسنہ مین یہ رسوائی کیونکر قبول کرتا بلکہ ہمارے شہر مین یہ رسم ہے کہ جس گھر مین زن بدکار ہو جب تک اسے قتل نکرلین کھانا نہین کھاتے ہین یہ گفتگو باہم تھی کہ بازدار نے کہا کہ مینے بارہا یہ حال اپنی آنکھ سے دیکھا ہی مگر مارے خوف کے زبان پر نہین لاتا تھا مرزبان از خود رفتہ ہوگیا اور حکم دیا کہ جلد اوسے قتل کرین جبکہ عورت کو خبر پہنچی اوسنے پیغام بھیجا کہ ای مرد اگر میری ہلاکت پسند کرے خواہ ابقا تجھے اختیار ہے لیکن اس کام کو خوب تحقیق کر لے تعجیل نہ فرما کہ امر قتل ہر دم تیرے اختیار مین ہی مگر ارباب خرد ہر کام مین خصوصاً مقدمہ خون مین تامل واجب جانتے ہین اسواسطے کہ اگر وہ شخص لایق خونریزی کے ہی تو فرصت باقی ہی اور عیاذاً باللہ اگر تعجیل کی اور بیگناہ قتل ہوا اور قتل کے بعد معلوم ہوا کہ مقتول بیگناہ تھا پھر اوسکا تدارک دائرہ امکان سے باہر ہو جائیگا اور اوسکا وبال ابد الآباد باقی رہیگا **بیت** بے تامل مکوش در آزار + تا پریشان نگردی آخر کار + مرزبان نے اوسکو مجلس کے نزدیک بلاکے پس پردہ بٹھایا اور بازدار کا حال اور توتونکا قال اوس سے کہا اور یہ کہا کہ یہ توتے انسان کے جنس سے نہین ہین کہ انکی بات غرض نفسانی پر محمول ہو جو کچھ اونہون نے دیکھا ہی سو کہتے ہین اور بازدار بھی انہین کے موافق گواہی دیتا ہے اور یہ ایسا جرم نہین ہے کہ زبان آور اسکا عذر بین کرسکے عورت نے کہا کہ میرا تدارک از جملہ فرایض ہے مگر جسوقت تحقیق اسکی بواقعی ہو بجبر الکیدم بہی تامل بہتر قتل مین نکر مرزبان نے کہا کیونکر تحقیق اسکی ہو عورت نے کہا کہ مردم بلخی سے پوچھو کہ یہ توتے سوای ان دو کلمون کے اور بھی الفاظ سے آشنا ہین اگر ان کلمون کے سوا اور بات نہین جانتے ہین تو جانیو کہ اوس بیحیا نے کہ مراد جسکی مجھسے حاصل نہوئی خباثت نفس سے یہ دو کلمے انکو سکھائے ہین تا میرے قتل سے دل شاد کرے اور اگر اور بھی کلمات بلخی یہ توتے جانتے ہین تو خون میرا تجھپر حلال اور زندہ رہنا میرا مجھپر حرام ہے مرزبان نے احتیاطاً تین دن مہلت دی اونسے تفتیش کی تو توتے سوا ان دو کلمونکے اور کچھ زبان پر نہ لائے جبکہ یقین معلوم ہوا کہ وہ عورت اس گناہ سے پاک ہے اوسکے قتل سے درگذرا اور بازدار کو بلوایا بازدار بشوخی تمام باز ہاتھ مین لیکر بامید انعام حاضر ہوا اور عورت نے کہا کہ ای غدار تمکا تو نے دیکھا تھا کہ مین مرتکب اس گناہ کی ہوئی تہی باز ہانے کہا بلے بمجرد بلے کے باز نے جست کرکے آنکھ بازدار کی نکال لی عورت نے کہا کہ جو کوئی نادیدہ گواہی دے اوسکی یہی سزا ہوتی ہے الحمد للہ کہ اللہ تعالے نے جزا اس تہمت کی بواقعی دی **بیت** برکندہ بہ آن چشم کہ بدبین باشد + بد بین ہمہ جا در خور نفرین باشد + **لطیفہ** جو برا دیکھا ہو اسکا جسنے کسیکا کچھ برا چاہا + ہمیشہ دیکھنے رہتے ہین ہم گردش مین گرودنکو + پس یہ مثل اسلئے لایا ہون کہ تا معلوم ہو کہ تہمت پر دلیری کرنا اور نادیدہ گواہی دینا تجربہ مین اور فضیحت کنندہ آخرت ہوتا ہے جب کہ کلام دمنا کا تمام ہوا وقایع نگار نے جز من و عن لکھ کر شیر کی نظر سے گذرانی مادر شیر نے کہا کہ اے جگر گوشہ اتہام میرا دمنہ کے کام مین اسلئے زیادہ ہی کہ یہ ملعون آگاہ ہو چکا ہے کہ بادشاہ کو مجھسے بدگمانی ہی اگر اب کے مخلصی پائی تو مقرر کام تیرا تمام اور حال رعیت و حضار محفل کا ایسا خراب کریگا کہ چارہ جسکا نہو سکیگا کیونکہ طبیعت بد سے سوا اسے فعل بد کے اور کچھ سرزد نہین ہوتا ہے **قطعہ** ز بوم شوم توقع مدار زین ہما + طمع مبند کہ گنجشک کار باز کند +

چنین کہ پایۂ مفسد بلند شد چہ عجب + کہ دست فتنہ زہر جانبے دراز کند + اس نے شیر کے دل مین تاثیر بخشی اور کہا کہ اے مادر مین چاہتا
کہ قصہ دمنا کا کبھی سنا ہے تو صحیح ارشاد کرتا مین مکر و غدر دور از سے نجات پاؤن اور قتل دمنا مین تاخیر کرون کہ مقدمہ خونریزی کا
حیلہ شرعی ضرور چاہیئے مادر شیر نے کہا کہ اے فرزند کسینے جو مجھپر اعتماد کرکے راز اپنا سپرد کیا ہو اظہار اوسکا شرع مروت مین حرام ہے
اور جو چیز کسینے امانت سونپی ہو اوسکی محافظت اوصاف سے ارباب کرم کے ہے مگر آج مین اوس شخص سے اجازت لیتی ہون اوسکے
بعد مفصل بیان کرونگی شیر نے کہا کہ اچھا مادر شیر نے اپنے مکان پر آکر پلنگ کو بلوایا اور نہایت تکریم کرکے کہا کہ بادشاہ جو تمہارے
ساتھ سلوک کرتا ہے اور مروت اور عزت تمہاری منظور نظر رکھتا ہے اوسکا ادا ے شکر تم پر واجب ہے تا وعدہ لئن
شکرتم لازیدنکم سے لطف شاہی روز بروز تمپر زیادہ ہو پلنگ نے عرض کیا کہ ای ملکہ نوازش بادشاہانہ اور رحمت خسروانہ
شہر یار روزگار جو حق مین اس خاکسار کے ہے پوشیدہ نہین ہے لیکن ارشاد فرماؤ کہ شکر اوسکے انعام کا کونسی خدمت سے ادا ہو اور سپاس اوسکے
انعام و اکرام کا اگر ہزار درجہ میں سے ایک بھی ادا ہو تو مین اپنی سرفرازی کو یقین سمجھون **بیت** تو فرض کن کہ چو سوسن ہمہ تن زبان گردم
کجا ز عہدۂ احسان آن شوم آزاد + بلکہ اپنی دانست مین ہمیشہ میدان ہوا داری کو قدم شکر گذاری سے طے کیا ہے مینے اور اب جو کچھ
ملکہ فرمائے اوسے بھی بجان و دل بجالاؤن **بیت** بنیاد نہادۂ چو مردان + آن را بکرم تمام گردان + اور عرب کا قول ہے وما الانعام
الا بالتمام مادر شیر نے کہا کہ بادشاہ نے اول انفعال دل تجھسے کہا تھا اور تینے وعدہ کیا تھا کہ شنزبہ کے انتقام لینے مین دشمن غدار سے تا
مقدور کوتاہی نکرونگا اب اس وعدہ کو وفا کیا چاہئے سو صلاح یہ ہے کہ شیر کی خدمت مین میرے ساتھ چل اور جو کچھ کلیلہ اور دمنا سے
سنا یا دیکھا ہے مشروحاً بیان کر تا ولی نعمت تیرا اس غم سے رہائی پائے اور وہ غدار مارا جائے نہین تو قریب ہے کہ وہ مفسد اپنی
زبان آوری سے آپکو جرم سے چھڑا کے رہائی پائے اس تقریر پر کوئی اوسکے شر سے پھر ایمن نرہیگا بلکہ ایک ایک کو قتل کروائیگا اور
اندک فرصت مین نشانہائی مکر اوسکے سبب سے امرا و فضلا کو ذائقہ ملامت چکھائیگا خصوصاً جنہون نے کہ اوسکی قتل و قید مین سعی کی ہے اونکو ہزار مکر و
فریب سے بلا مین ڈالیگا پلنگ نے کہا کہ ای ملکہ اس راز کے چھپانے سے غرض یہی تھی کہ بادشاہ مکر اور حیلہ اس غدار کے پہلے کچھ مطلع ہوئی تو بہتر ہے
کہ اگر ابتدا اس امر کی مجھسے ہو اور بادشاہ کو شبہہ میرے حسد پر آئے تو خوب نہین فلہذا مین سبقت مین قباحت سمجھتا تھا اب نوبت اس درجہ کو
پہنچی ہے تو کوئی دقیقہ مین فروگذاشت نکرونگا اور اگر ہزار سر میرے ہونگے تو فدائے نام شہریار کرونگا کہ جو کچھ حق نمک اوسکا میری گردن پر ہے
ہزار مین سے ایک بھی ادا نہین کرسکتا ہون بھلا ایسی جگہہ کب دریغ کرونگا اسکے بعد پلنگ ہمراہ ملکہ کے دربار شہریار مین آیا اور ماجرا کلیلہ و دمنا کا جو کچھ سنا
اور دیکھا تھا بطریق گواہی کے قسمیہ عرض کیا اور درندہ دوسرا کہ اسیطرح جسنے زندان مین گفتگو دمنا و کلیلہ کی سنی تھی بطریق شہادت اوس سے بھی کہلوایا
شیر نے پوچھا کہ پہلے تو نے کیون نہ عرض کیا پلنگ نے کہا کہ گواہی ایک شخص کی عند الشرع مقبول نہین ہے لیکن جبکہ اور نے گواہی دی اور دوسرا گواہ پیدا ہوا اگر پنہان
اسکا کرتا تو عند اللہ ماخوذ اور خلاف وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ وَمَنْ يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُ آثِمٌ قَلْبُهُ کے ہوتا شیر نے دونون کی اداے شہادت کی

بعد حکم سیاست دینا پر واجب جانا اُسکو کہا کہ اُسکو مسلسل و مطوق کر کے زندان عذاب سخت مین رکھ کے ہلاک کرو اور سوتن سے آب طعام اوسکا بند کیا حتی کہ کام اوس نمک بحرام بد انجام کا تمام ہوا آخر شامت مکر و فریب سے ہلاک ہوا اور دوزخ زندان سے زندان دوزخ کو پہنچا معلوم ہوا کہ آخر راہ مکاری کی یہی ہے **بیت** خلق کی راہ مین جو کوئی بچھائیگا خار پانو ہو جائینگے آخر کو اوسکے انگار لوئیگا دانہ باروت جو کوئی نادان پھول کوئی بہی کھلیگا نہ کبہی غیر شرار جو عمل جس سے ہوگا وہی پیش آئیگا غیر نیکی نکر چاہیئے کوئی ہشیار

باب تیسرا دوستونکی منافع موافقت مین ہی

رائے نے کہا کہ سنا مینے ای برہمن نصیحت آموز مفسد کا کہ عداوت سے بیگناہ کو قتل کروایا اور اللہ تعالے جل علے نے مکافات فساد کے اوسکو بقعر پہنچائے اب بیان فرمانا معلوم ہو صورت فائدہ دوستان یکدل اور یکجہتی کی اور برخوردار ہونا اونکا نہال محبت سی او تدبیر دفع دشمنان دو رویہ کی کہ اپنی رضا کو دوسرے کی رضا پر مقدم کرتے ہین برہمن نے بعد دعا و ثنا ہے خسروانہ عرض کیا کہ ای بادشاہ جہان تو خردمندان کامل الذات اور پُرہنر وران ستودہ صفات کے نزدیک کوئی نقد گرانمایہ وجود دوستان مخلص سے اور کوئی درجہ بلند تر حصول صحبت یاران خالص سے نہین ہے کہ وقت دولت کے باعث بہجت و شادمانی ہوتے ہین اور زمانہ نکبت مین مددگار اور غمگسار ہوتے ہین **قطعہ** یار بدست آر کہ بس بیکسی است ہر کہ مراد از جہان یار نیست با این ہمہ نعمت کہ درین عالم ست ہیچ لذیذ تر از دیدار یار نیست اور از جملہ حکایات یاران یکدل اور دوستان یکرنگ کے جو صفحات تاریخ پر ثبت ہوئی ہین حکایت زاغ اور موش اور کبوتر اور کچھوے اور ہرن کی ہے کہ مثال روشن اور قصہ شیرین تر ہے رای نے پوچھا کہ یہہ کیونکر تھا

حکایت زاغ و موش و کبوتر و سنگ پشت

کہا کہتے ہین کہ حوالی کشمیر مین مرغزار دلپذیر تھا کہ اوسکی نسیم عطر بیز جان تازہ مردم بیدا کرتی تھی اور شکار وحوش و طیور کا بہی بہت تھا اور صیاد اکثر دام شکار وہان لگایا کرتے تھے اور اُس جگہہ ایک درخت بزرگ پر زاغ نے بہی آشیانہ بنایا تھا بہر انبساط اوس پر بیٹھکر نظارہ گل و ریحان کیا کرتا تھا اور احتیاطاً چپ و راست نظر رکھتا تھا ایکدن دیکھتا کیا ہی کہ ایک صیاد دام گردن پر اور توبڑہ پشت پر اور عصا ہاتھ مین بتعجیل تمام سی اوسی درخت کے جانب چلا آتا ہی زاغ ڈرا اور دلمین کہا **قطعہ** یا رب اس شخص کو ہوا کیا ہی کہ یا بین اضطراب آتا ہی نہین معلوم کچہہ سبب اسکا اسقدر کیون شتاب آتا ہے شاید کہ میرے قتل پر اُسنے کمر باندہی ہے احتیاط کرنی لازم ہے اور دیکھا چاہیئے کہ کیا کرتا ہے **مصرعہ** تا بہ بینم کہ چہ از پردہ برون می آید زاغ برگہای درخت مین چھپکر دیکھنے لگا اور صیاد نے آتے ہی اُس درخت کے تلے دام بچھا کے چند دانے اوسمین ڈالے اور آپ کمینگاہ مین جا بیٹھا بعد ایک ساعت کے گروہ کبوترونکا آیا اور سردار اونکا مطوقہ نام کمال ذہن و ذکا سے آراستہ تھا سب کبوتر نہایت انقیاد سے خدمت اور متابعت اوسکی بجالاتے تھے جب کبوترونکی نظر اون دانونپر پڑی غلبہ اشتہا سے سب بے اختیار ہو گئے مطوقہ نے منع کیا کہ **بیت** ز راہ حرص بتعجیل سوی دانہ مرو بہوش باش کہ دامی است زیر ہر دانہ پہ کبوترون نے جواب دیا کہ ای مہتر

ملہ انگار بروزن افسار آتش افروختہ یعنی چار نوکر نبیسوادی ... بیمار و گرفتار ... نیز دیکہا دہ ... ۱۲ باب ... پارہ آتش ... کبوترونکا ... ۱۲ باب ... ۱۲ باب ...

کام ہمارا غلبہ اشتباہ سے اضطرار کو پہنچا ہے کہ مجال استماع نصیحت اور ملاحظہ عاقبت اندیشی باقی نہیں رہا ہے اور بزرگوں نے بھی کہا ہے **بیت** گرسنہ بر بلا دلیر بود * زانکہ از عمر خویش سیر بود * مطوقہ سمجھا کہ حریصان دام انداز نصیحت میں گرفتار ہونگے اور میری رسن ملامت انہیں چاہ جہالت سے نکال نہ سکیگی بگرداب کنارہ کیا چاہیئے اسکے بعد مقتضائے قضا نے تقاضا کیا کہ یون خیال میں گذرا کہ ایک عمر اونہوں نے تیری رفاقت میں بسر کی ہے اسوقت انہیں تنہا چھوڑنا اس مخاطرہ میں مروت سے دور ہے آخر بحکم تقدیر اپنے بھی باندھکر سب کے ساتھ اُس دام میں ڈالا ہنوز دانہ اوٹھایا نہ تھا کہ صیاد نے دام کھینچا اور سب گرفتار ہوگئے مطوقہ نے فریاد کی کہ میں کہتا تھا کہ تعجیل ایسے موقع میں شرکت شیطان سے خالی نہیں ہوتی ہے کبوتر شرمندہ اور خاموش ہوئے اور صیاد شادی کنان دوڑا کہ پر وبال اکھاڑکر سبکو لیجاوے دیکھتے ہی صیاد کے سب تڑپنے لگے مطوقہ نے کہا کہ اب جدا جدا اپنی کوشش کرنی بہتر یہ ہے کہ سب باتفاق ایسی کرو کہ سبکی رہائی ہو اب تم سب اتفاق کرکے باہم ایکہی بار جست کرو شاید کہ قوت ہمت سے صورت سب کی مخلصی کی نکل آئے آخر سب نے جست کی اور دام اوکھڑا اور سب نے پرواز کی اور ایک جانب کو مع دام چلے زاغ نے اپنے دل میں کہا کہ اگر مدت مدید آسمان چرخ مارینگا تو بھی ایسا سانحہ عجیب روی کار نہ آویگا دیکھا چاہیے کہ یہ کہاں جاتے ہیں اور کیا کرتے ہیں زاغ انکے پیچھے اڑا اور صیاد نے بھی دور تک تعاقب کیا آخر تھک کر رہگیا اور زاغ بنظر اسکے کہ یہ قصہ عجیب فائدہ سے خالی نہیں ہے پیچھے کبوتروں کے جاتا تھا **قطعہ** عاقل آنست کہ در تجربہ نفع وضرر * از حریفان دگر بہرہ خود بردارد * ہرچہ نسبت دگران کرد نفع رسد بستاند * وانکہ از دے ضرری فہم کند بگذارد * اور حدیث شریف ہے اَلسَّعِیْدُ مَنْ وُعِظَ بِغَیْرِہٖ کبوتروں نے مطوقہ سے کہا کہ اب کیا کریں اس نے کہا کہ بغیر امداد یار وفادار اس مہلکے سے نجات نہ ملیگی سو وہ ایک موش ہے زیرک نام میرا یار دور نہیں ہے کہ از بس یار وفادار ہے اسکے سوا اور کوئی مددگاری اس مہلکے میں نکریگا اب اسکے پاس چلیئے القصہ جس ویرانے میں کہ اسکا مسکن تھا پہنچے مطوقہ نے آواز دی زیرک مطوقہ کی آواز پہچان باہر آیا جبکہ مطوقہ کو گرفتار بلا دیکھا زار زار رویا اور کہا کہ ای یار وفادار یہ کیا حال ہے اور تجھسا دانا کیونکر مبتلا ایسے دام بلا کا ہوا مطوقہ نے جوابدیا کہ ای مونس ہر رنج و بلا تمام انواع خیر و شر اور اقسام نفع وضرر وابستہ احکام قضا وقدر میں اور جو کچھ کہ منشی ارادت نے دیوانخانہ وجود میں قلم مشیت سے صفحہ احوال مخلوق پر لکھا ہے لابد ہے کہ عرصہ کون و فسا میں جلوہ ظہور میں پاوے اور احتراز و اجتناب کسیکا فائدہ نہ پہنچاوے **بیت** تلخی و شیرینی ای پسر رفت سنت * اگر تو خوش نشینی قضا چہ غم دارد * ای رفیق مجھے قضای ربانی اور تقدیر یزدانی نے اس ورطہ ہلاک میں ڈالا اور مجھے اور میرے یارونکو دانہ دام میں گیا ہرچند میں انہیں منع کرتا تھا مگر باوجود ممانعت کے دست تقدیر نے پردہ غفلت انکی دیدہ بصیرت پر ڈالا اور میں بھی ان سب کے ساتھ گرفتار بلا ہوا موش نے کہا کہ یہ بہت تعجب کی جگہ ہے کہ تجھسا دانا گرفتار ہوجاوے اور محافظت نکرسکے مطوقہ نے کہا کہ ای برادر تو یہ گروہ لوگ جو مجھسے مرتبہ اور درجہ قوت و شوکت و فہم و فراست میں بالاتر ہیں وہ بھی تقدیر ازلی اور قضای لم یزلی سے ناچار ہو کر بیچ نہیں سکتے ہیں جبکہ حکم نافذ الحکم سلسلہ ارادت کو

جنبش و بتاہی ماہی کو قعر دریا سے اوج ہوا پر لاتا ہے اور مرغ ہوائی کو اوج ہوا سے قعر زمین مین لیجاتا ہے بلکہ کسی آفریدہ کو قضاء
قدر سے تسلیم و رضا کی سوا چارہ نہیں ہے **بیت** گر شود ذرات عالم ہیچ ہیچ + با قضای ایزدی ہیچ اند ہیچ + جاننا چاہیئے کہ
دانا کو جریان[91] حکم قضا مین اور رعیت حقیر کو نفوذ[92] فرمان عالیشان سلطان مین گنجایش چون و چرا کی کسی طرح نہیں ہے زیرک نے کہا کہ
مطوقہ دل خوش رکھ جو لباس کہ خیاط ارادت[93] ایزدی نے اپنے بندونکے قامت پر سیا ہی محض عنایت اور کرامت سمجھا چاہیئے اور واقعی
بھی یہی ہے کہ کوئی بندہ اپنے حقیقت حال سے آگاہ نہیں ہے اور جس چیز نے کہ ضمن مین احکام کے اندراج پایا ہی اسلیئے کوئی
نہین جانتا ہے کہ کیا ہے اسیواسطے حافظ علیہ الرحمۃ نے کہا ہے **ف** بدرد[94] و صاف ترا کار نیست دم در کش + کہ ہرچہ ساقی ما ریخت عین
الطاف ست + اور سچ ہے کہ جو جسے پیش آتا ہی اگر خوب نگاہ کری تو اسکی صلاح و فلاح اسی مین ہوتی ہی کہ بزرگونے کہا ہے نوش
صفلبے نیش جفا اور گل راحت بیخار محنت کمتر دیکھا ہے **ف** بسے مراد کہ در ضمن بے مرادیہاست + جبکہ زیرک نے یہ حکایت کہی اور
حلقے دام اسکی گردن سے کاٹنے شروع کیئے مطوقہ نے کہا کہ اے تہر جا پہلے یارونکی گردن سے بند کاٹ اسکے بعد میری طرف متوجہ ہو زیرک نے
التفات اس کی بات پر نہ کیا اور اپنے کام مین مشغول رہا مطوقہ نے کچھ مبالغہ سے کہا کہ اے زیرک مجھپر احسان کرتا ہے تو اول میرے
یارونکی بند کاٹ اور بار منت میری گردن پر رکھ موش نے کہا کہ ایسا تکرار تو نے کہا اور مبالغہ حد کو پہنچایا شاید کہ حق دوستی تو نے
جانا ہے مگر حق نفس[95] سے مطلع نہیں ہے اور نکتہ ابدا بنفسک سے تجھے معلوم نہین ہوا ہی مطوقہ نے کہا کہ مین اس امر مین مجبور ہوں کہ
ان کبوترونکی پیشوائی کا منشور میرے نام پر لکھا گیا ہے اور انکے احوال کا تعہد میرے ذمے رکھا ہی اسلیئے کہ یہ رعیت ہین اور مین انکا بادشاہ
ہوں اگر اسوقت اپنے نفس کو انھین پر ترجیح دون تو میرا نام دفتر وفا داری سے نکال دیا جاوے اور جو بادشاہ کہ اپنی آسایش طلب کرے اور رعیت کا
بند بلا مین پڑنا گوارا کرے تو تھوڑے دنوں مین چشمہ دولت اسکا تیرہ اور دیدہ حشمت خیرہ ہوجائیگا موش نے کہا کہ بادشاہ رعیت مین
بجائے جان ہے اور بدن مین بمنزلہ دل اسلیئے ملاحظہ احوال دل مقدم ہی کہ اگر جان و دل نہو تو بدن بیکار ہی اور اگر بعض اعضا
بدن کے نہوں تو چندان مضرت نہیں ہے **ف** چاکران گم اگر شوند چہ غم + از سر شہ مباد موی کم + مطوقہ نے کہا کہ اے یار اس
مبالغہ سے حاصل یہ ہی کہ مین ڈرتا ہوں کہ اگر پہلے میرے حلقہ دام کے کاٹے اور تیری طبیعت گھبرا جائے اور یار میرے پھنسے ہین
تو مروت اور وفا سے بہت دور ہو جاؤنگا اور اگر اور ونکے حلقے کٹین اور تیری طبیعت کو ہرچند کلفت ملول ہی کرے تو
بھی ممکن نہین کہ تو میری گرفتاری کو گوارا کرے موش نے کہا کہ عادت اہل کرم کی یہی ہے اور عمل اہل فتوت[96] کا
یون ہی چاہیئے سچ تو یہ ہے کہ اسی خصلت پسندیدہ اور سیرت ستودہ سے اعتقاد خلایق کا تیری دوستی مین
صاف ہے اور اعتماد رفیقون کا تیرے کرم اور جوانمردی پر حد سے زیادہ ہے القصہ موش نے پہلے اور ونکے حلقے کاٹ ڈالے
اور بعد اسکے مطوقہ کے اور کبوترون نے دعا دیکر پرواز کی اور موش اپنے سوراخ مین گیا زاغ نے وفاداری اور احسان موش کا

[91] جریان بفتحتین روان شدن ۱۲
[92] نفوذ بالضم جاری شدن ۱۲
[93] ارادت بالکسر خواستن ۱۲
[94] دُرد بالضم ... ۱۲
[95] ... نفس ...
[96] فتوت ... جوانمردی

معائنہ کرکے کمال مشتاق موشکی دوستی کا ہوا اسکے بعد سوراخ کے پاس جاکر آواز دی موش نے پوچھا کہ تو کون ہے زاغ نے کہا کہ مین زاغ ہون اور کار ضروری تجھسے کہتا ہون زیرک اسم با مسمی اور جہاندیدہ تھا گفتگوی دشمن قوی سنکر متغیر و ترسان ہوا اور کہا کہ مجھے تجھسے کیا نسبت ہی اور تجھے مجھسے کون جنسیت ہے زاغ نے صورت حال کبوتر ذنکی جو مشاہدہ کی تہی اور وفا اور احسان اسکا جو دیکھا تہا بیان کیا کہ انتہا مروت و فتوت تیری دیکھکر معلوم ہوا کہ تیرا ثمرہ دوستی اور نتیجہ محبت مشکل کے وقت کار آمدنی ہی اسلئے میری ہمت کلی مصروف اس بات پر ہے کہ باقی عمر تیری رفاقت مین بسر کرون موش نے کہا کہ راہ مصاحبت میری اور تیری مسدود اور طریق مواصلت ازل سے ممنوع ہی **بیت** بیا زار تو سود جز زیان جان نبینم کہ لعبہ المتنفرین آمد میان ما درین سودا ✢ اس خیال سے درگذر اور جو چیز کہ ہم آنا اوسکا کسی وجہ سے نہو سکتا ہو طلب کرنا اسکا ایسا ہے کہ کشتی کو خشکی مین چلانا اور گہوڑیکو دریا مین دوڑانا جو شخص کہ جستجو محال کی کرتا ہے اپنے اوپر عالم کو ہنسواتا ہے۔ **بیت** این دام بہر قصد شکار دگری کن ✢ کان صید کہ دیدی بکمند تو نیا رید ✢ زاغ نے کہا کہ اے زیرک یہ حرف زبان پہ نلا کہ ارباب کرم اہل احتیاج کو محروم نہین کرتے ہین اور مین حوادث زمانہ سے پناہ اس آستانہ پر لاتا ہون موافق اس بیت حافظ قدس سرہ کے **بیت** جز آستان توام درجہان پناہے نیست ✢ سر مرا بجز این در حوالہ گاہے نیست ✢ اور مین دلسے عہد کرچکا ہون کہ باقی عمر تیری رفاقت مین بسر کرون اور اگر تیرا امتحان ہے تو میری آزمایش کریگا تو ہی ثابت قدم رہونگا **بیت** گر بشمشیر ستم سینہ نوازی جاناشت ✢ ورنہ تشریف غلامی بپذیری بندہ ام ✢ زیرک نے کہا کہ اے زاغ حیلہ چہوڑ اور فریب سے ہاتہ اوٹہا کہ مین طبیعت تیری بنی نوع کی خوب جانتا ہون اور تو میرے ہمجنس نہین ہے کیا نہین سنا ہے سنائی نے **مصرعہ** روح را صحبت ناجنس عذابیست الیم ✢ اور مین کسطرح تجھسے ایمن نہین ہو سکتا ہون اور جو کوئی غیرجنس سے مصاحبت کریگا اسے وہ پہنچیگا جو اوس کبک کو پہنچا زاغ نے پوچھا کہ یہ حکایت کیونکر ہے **حکایت کبک دری** کہتے ہین کہ ایک کبک دری دامن کوہ مین خرامید اور غلغلہ اسکے قہقہے کا گنبد سپہر مین پیچیدہ تہا قضارا باز شکاری ہوا پر اوڑا جاتا تہا جبکہ باز کی نظر اسکی خوش خرامی پر پڑی اور قہقہہ سنا کانہین آیا بے اختیار مایل اسکی مصاحبت کا ہوا اور دلمین کہا یہ مثل سچ ہی کہ جو کوئی بے یار ہی ہمیشہ بیمار ہے ایسے شخص کی مصاحبت محض راحت اور سراپا سرور ہے **بیت** کسے کاندر جہان یاری ندارد ✢ درخت عشرتش باری ندارد ✢ یہ کبک عجب خوش منظر اور شیرین حرکات ہے ایسے شخص کی مصاحبت اور ایسے رفیق عجیب کی صحبت سے دل مین نہایت خوش رہیگا اسکے بعد آہستہ اسکی طرف مائل ہوا کبک نے جبکہ باز کو آتے دیکہا جلد شگاف سنگ مین جا چہپا باز اس شگاف کے قریب آیا اور کہا کہ ای کبک کیون چہپتا ہے کہ مین عاشق تیرا ہون کس سبب سے خوش خرامی تیری دیکہی ہے ہزار جان سے تیرا فدائی ہون لازم ہے کہ تو مجھسے خوف نکر اور اپنے صحبت سے مجھے مسرور فرما کہ نتیجہ محبت کا بہت منفعت رکہتا ہے اور شجر دوستی ثمر مراد دیتا ہے **بیت** نخل محبت کہ از و میوہ مقصود ✢ ہرچند کسے بیشتر پرورد بیش برآمد ✢

لبک نے آواز دی کہ اے مہربان کامگار مجھ بیچارے سے ہاتھ اوٹھا لے اور ایک کبک اور بہی اپنے دلمین کہا بامجہ لے یہ کیا خیال محال ہے
اگر آب و آتش بہم آمیختہ ہون اور سایہ و آفتاب باہم مجتمع ہون تو بہی صحبت میری اور تیری نہین ہوسکتی ہے **مصرع** نین فکر دیگر
کہ بجای نمی رسد ۔ باز نے جواب دیا کہ العزیز اپنے دلمین سمجھ کہ مجھے مہربانی کے سوا اگر خیال بد ہوتا تو اس لطف سے کیون تیری ملاقات
مین مبالغہ کرتا تیرے جنگل مین نقصان ہے کہ مین اور کبک کا شکار نہین کرسکتا ہون اور نہ منقار مین تیر فتور ہے[1] کہ اپنے طعمے
کے شکار سے عاجز ہون لیکن وجہ کیا تھی کہ مین وغا کرتا مگر تمنای مونست و ہمنشینی تیری سلسلہ جنبان ہوئی کہ اتنا اصرار کرتا
ہون اور میری صحبت سے تجھے فائدے بہت متصور ہین پہلے یہ کہ تیرے ابنای جنس جب دیکھین گے کہ باز اپنے سایہ بال حمایت
مین پرورش کرتا ہی تو دست تعدی تجھ سے کوتاہ کرینگے بلکہ دیدہ حرمت سے دیکھین گے دوسرے[2] یہ کہ تجھے اپنے آشیانہ مین لیجاؤنگا
کہ اوس بلندی پر بیٹھ کے تماشا کوہ و صحرا کا القدر[3] مد نظر دیکھتا رہیگا اور اپنے ابنای جنس کا محسود ہوگا تیسرے[4] یہ کہ جسکو اپنے ہمقوم
مین پسند کریگا اوسکے تیرا جفت کرونگا کہ بفراغت تمام داد عشرت دیگا ٥ نہ از زمانہ جفا و نہ از سپہر ملال ۞ امید حاصل و جام ادا
مالامال ۞ کبک نے کہا کہ تو پرندون کا سردار ہے اور مین ادنے تیری رعیت سے ہون اور میری ہمتال قصور و گناہ سے
خالی نہین ہوتے ہین ممکن ہے کہ کوئی قصور خلاف مزاج عالی مجھ سے صادر ہو اور اسکی عوض مین سر پنجہ غضب سے
تو مواخذہ کرے پھر بجز ہلاکت اور چارہ نہوگا اس سے یہی بہتر ہے کہ گوشہ قناعت مین زندگانی بسر کرون اور اپنی حوصلے
سے زیادہ طمع نہ کرون **بیت** مین قابل نظارہ خورشید کہان ہون ۞ سایہ کی طرح پس پس دیوار نہان ہون ۞
باز نے کہا کہ اے برادر نہین جانتا تو کہ دیدہ محبت عیب بینی مین کور ہوتا ہے اور جو عمل کہ دوست سے سرزد ہوتا ہے
زیبا دکھائی دیتا ہے چنانچہ یہ شعر پشتو کا تصنیف کاظم خان خان زادے کا مناسب اس مضمون کے ہے
بیت پاک طینت کلہ عیوب جیران مینی ۞ استر کے گلہ کیم نہاد مژگان مینی ۞ کبک ہرچند جواب دیتا تہا مگر باز
رد الجواب مین غالب رہتا تہا آخر کار کبک ناچار ہوا اور بعد عہد و پیمان کے شگاف سے باہر آیا باز نے بکمال شفقت
گلے لگایا اور عہد محبت ایمان و اقسام سے مضبوط کیا باز پنجے مین اوٹھا کے اپنے آشیانے مین لے گیا جب کہ دو
چار دن گذرے کبک کے دل سے خوف کم ہوا پھر ہر کلام مین گستاخی باز سے کرنا شروع کیا اور غصے کے سوال و
جواب مین کرنے لگا باز بہت عالی کے سبب شنیدہ کو ناشنیدہ سمجھ کے درگذر کرتا تہا مگر ہر روزہ دل مین خشونت
جگہہ پکڑتی جاتی تہی ایک دن طبیعت باز کی مستی تہی اسلیے شکار کے واسطے آشیانہ سے جنبش نہ کی تھی
جبکہ شب ہوئی اور آتش اشتہا مشتعل ہوئی اور وہ کینہ جو سینہ باز مین کبک کی طرف سے جمع
ہوا تھا اوسوقت اُس رنج مین یاد آیا ہرچند عہد و پیمان کو یاد کرتا تھا اور دل کو روکتا تھا

[1] فتور بضم نیستی ١٢
[2] مرباغوش درازی ١٢
[3] حیران بالکسر جمع مجاور یعنی
[4] ہمسایہ اور یعنی جو لوگ کہ پاک طینت لوگ
سب عیب ہمسایون کو دیکھنے مین ازبس ... کب کبھی ... مین ١٢
[5] خرسند بضم درستی ١٢

مگر کبک کی بے ادبیون نے از بس ملول کر رکھا تھا اور عہد شکنی کے واسطے اوسنے بہانہ بہی بہت ہو جاتا ہے لہذا سخت
آشفتہ تہا اور کبک آثار غضب باز کے چہرہ پر مشاہدہ کرکے سمجھا کہ اب ہلاکت کا سامنا ہے اوسوقت آہ سرد دل
پُر درد سے بھر لایا اور کہا **بیت** چو عاشق میشدم گفتم کہ بُردم گوہر مقصود ۔ ندانستم کہ این دریا چہ موج بیکران دارد
افسوس کہ اول مینے نظر پایان کار نہ کی اور غیر جنس قوی باز کے ساتھ دوستی کی اور پند بزرگونکی دل سے بھلا دی کہ صحبت
ناجنس کی بلاے عظیم ہے ہر آئینہ آج کشتی عمر کی گرداب ہلاکت مین پڑی کہ ملاح فکر اسکی تدبیر سے عاجز ہے اور رشتہ
میری حیات کا اسطرح ٹوٹا ہے کہ کوئی صناع اسکو جوڑ نہین سکتا ہے باوجود یہ اندیشہ کرتا تہا اور جانتا تھا کہ موت نزدیک
آپہونچی ہے اودہر باز نے پنجہ آزار کہول رکھا تہا اور سنان منقار خونخوار کو زہر ستم سے باڑہ دی رکہی تہی اور اوسنے
بہانے کا انتظار تہا جبکہ کبک ڈر کے مارے ادب کے سوا اور بات نکرتا تہا اور باز بہی کوئی حیلے کے بغیر قصد اسکا نکرتا تہا آخر باز نے
بیتاب ہو کر کہا کہ ای کبک یہ بات روا ہے کہ مین دہوپ مین بیٹھون اور تو سایہ مین کبک نے کہا کہ ای امیر عالمگیر یہ سب سے
آفتاب کہان اور دہوپ اور سایہ کیسا باز نے کہا کہ لے بے ادب مگر تو مجھے جہوٹہا جانتا ہے اور میری بات کو رد کرتا ہی
اب لائق یہ ہے کہ تجہی سزا دون یہ کہا اور پنجے مین پکڑ کے کہانا شروع کیا یہ مثل اسواسطے وارد کی ہے کہ جو کوئی غیر جنس
سے انس کریگا کبک دری کی مانند جان شیرین کہوئیگا اسیطرح مین بہی تیرا طعمہ ہون اور کسیطرح تجہسے امین نہین
ہو سکتا ہون اور مواصلت مجہمین تجہمین محال ہی زاغ نے کہا کہ ای زیرک عقل کیطرف رجوع کر کہ مجہے تیری ایذا مین کیا فائدہ
اور تیرے کہانے سے کیا حاصل بلکہ بقا مین بہت سے فائدے متصور ہین یہ مروت سے دور ہے کہ مین صرف تیری دوستی
کی امید پر راہ دور و دراز طے کرکے آیا ہون اور تو منہ مجہسے پہیر کے دست رد میرے سینے پر مارتا ہے اور اس نیک سیرت او
پاکیزہ خصلتی کے ساتھ کہ تو رکھتا ہے میرا حق غربت ضایع کرتا ہی اور غریب تیری آشنائی سے نا امید پہر جاتا ہے اور جو مکارم
خلاق کہ تجہسے مشاہدہ کیے ہین مینے یقین اوس سے یہ ہے کہ ایسی کرم سی تو مجہی محروم مطلق نہ چہوڑیگا بلکہ میرے مشام امید کو
رایحہ روح پرور سے معطر کریگا موش نے کہا کسیکو یہ طاقت نہین ہے کہ عداوت ذاتی کو دفع کر سکے کسواسطے کہ اگر دو شخص کے درمیان
عداوت عارضی کتنی ہی بڑھ جائے پر اندک سبب سے مدافعہ بہی اسکا ممکن ہے اور اگر اصل مین باہم دشمنی پڑ گئی تہا اور دونون
طرف سے اسکا اثر نمایان ہوا اور باوجود اس عداوت قدیمی کے سبب جدید بہی لاحق ہوئے ہون اور ایک تحریک دینے والا
بہی ہر دم ساتھ لگا ہو یعنی اشتہا وغیرہ جبکہ اتنے مخالف جمع ہون پہر مدافعہ اوسکا دایرہ امکان سے باہر ہے اور حکما نے کہا ہی
کہ دشمنی ذاتی دونون پر ہے ایک یہ کہ کبہی اس سے ضرر پہنچتا ہے اور کبہی وہ اس سے متاذی ہوتا ہی جیسا کہ دشمنی ذاتی شیر و ہاتہی کا کہ
کبہی ملاقات بے محاربہ نہین ہوتی ہی اور کبہی اسی ظفر ہوتی ہی اور کبہی وہ فتحیاب ہوتا ہی یہ عداوت گنجایش تسلی کی رکہتی ہے کہ دونون کو

امید اپنی فتحیابی کی ہنی ہے اور دوسری یہ کہ ہمیشہ مضرت ایک طرف اور منفعت ایک جانب ہی جیسے کہ گربہ اور موش اور گرگ اور گوسپند مین دشمنی دائمی ہے مضرت ایک طرف اور راحت دوسری جانب ہی اور اس عداوت نے یہان تک استحکام پایا ہے کہ نہ گردش فلکی اسکو تغیر دے سکتی ہے اور نہ اختلاف زمانے کا اس عقد کو کہول سکتا ہے پس جبکہ یہ ثابت ہوا کہ نقصان جان کا ایک طرف ہی پہر کیونکر صورت ملاقات کی روا ہو **نظم** آن لحظہ کہ روز و شب بہم پیوندند + یا رشتۂ مہر سایہ باہم بندند + من با تو نشینم و دران حالت نیز + ارباب خرد تمام بر من خندند + زاغ نے کہا کہ الحمد للہ کہ عداوت تیری میرے دمین نہین ہے اگر میرے ابنائے جنس تیری دشمن ہون تو باک کچھ نہین ہے کہ میرا آئینہ دل تیرے غبار مفارقت سے بالکل پاک ہے اور مثل مشہور ہے مِنَ الْقَلْبِ اِلَى الْقَلْبِ رَوْزَنَةٌ یعنے دل سے دلکی طرف ایک سوراخ ہی پس غالب ہے کہ تیرا دل میری خلوص محبت پر آپ گواہی دے موش نے کہا کہ مبالغہ حد سے زیادہ کرتا ہے اور تکلیف دوستی کی خواہی نخواہی دیتا ہے لیکن اندیشہ کرتا ہون کہ اندک سبب سے یہ رشتہ محبت کا ٹوٹ جائیگا اور وہی عداوت اصلی ظہور کریگی اور تو اپنی عادت اصلی پر عمل کریگا جیسا کہ پانی ہر چند ایک جگہہ پر بند ہو اور رنگ و بو اور ذائقہ بھی بدل گیا ہو مگر خاصیت اصلی باقی رہیگی یعنی جب آگ پر ڈالیں گے تو بجھا دیگا چنانچہ حکما کا اتفاق ہی کہ دشمن کے کلام پر کبہی فریفتہ نہو اگرچہ ہزار عہد و پیمان کرے ہرگز اعتماد کرنا نہ چاہیے اور جو کوئی ترہات دشمن پر عمل کریگا اوسی دن پہنچیگا جو اُس شتر سوار کو پیش آیا زاغ نے کہا کہ یہ قصہ کیونکر تھا

حکایت شتر سوار کہا کہتے ہین کہ ایک شتر سوار اثنائے سفر مین ایک مقام پر پہنچا کہ اُسکے کاروانیون نے کوچ کے وقت آگ لگا دی تہی از بسکہ باد تند وزان تہی خس خاشاک اُس جگہہ کی جلاتے جلاتے گوشہ صحرا مین جا لگی اور دور دور اُس صحرا مین پہیل گئی لالہ زار کے مانند تابان تہی اتفاقاً مار کلان اُس آگ مین گہر گیا کسی طرف رستہ نپاتا تھا اور گرمی سے قریب تھا کہ ہلاک ہو جائے ناگاہ شتر سوار کو دیکھا فریاد کی کہ درماندہ اور بیچارہ ہون اگر مرحمت کرے اور مجہے اس بلا سے بچائے تو بموجب آیہ کریمہ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ خالی فائدے سے نہوگا شتر سوار خدا ترس اور رحیم مزاج تھا جب کہ زاری اور بیچارگی سانپ کی سنی اپنے دل مین کہا کہ اگرچہ مار دشمن انسان ہے مگر اس دم درماندہ و حیران ہے اب بہتر یہ ہے کہ اسپر رحم کرون اس کے بعد توبڑے کو نیزے پر رکھہ کے سانپ کے نزدیک کیا سانپ جلدی سے اوس توبڑے مین در آیا سوار نے نیزہ کھینچکر توبڑہ اپنے نزدیک کیا اور منہ توبڑے کا کھول کے سانپ سے کہا کہ آگ سے تو نے نجات پائی اب جس طرف چاہے جا اور شکر اُس کا یہ ہے کہ پھر مردم آزاری نہ کرنا کہ انسان کی جنس نے تجھ پر احسان کیا ہے **بیت** بترس از خدا و میازار کس + رہ رستگاری ہمین ست و بس +

سانپ آستین مین شتر سوار کی لپٹ گیا اور کہا کہ یہ کلام کمین جبتک تجہے اور تیری اونٹ کو نہ کالونگا نہ جاؤنگا شتر سوار نے
کہا مین نے تجہے بلا سے نجات دی ہے اس احسان کا بدلا یہی ہے سانپ نے کہا واقعی تو نے نیکی کی مگر غیر محل مین واقع ہوئی
اور شفقت کی تو نے لیکن ساتہہ غیر مستحق کے صادر ہوئی کیا تو نہ جانتا تہا کہ مین قہر رحیم ہون تو مجھ سے آدمیونکو نفع غیر ممکن ہے
پس جبکہ ایسے سے نیکی کی تو نے کہ سزاوار بدیکا تہا اب جزا اوسکی یہی ہے کہ تجہے الم پہنچے کہ نیکی کرنا بدمان ایسا ہے کہ جیسا
نیکون سے بدی کرنا **قطعہ** چنانکہ از روش عقل و شرع ممنوع ست + بدی بہ نسبت پاکان و نیکوان کردن + بجاے
دون صفتانی کہ مردم آزار اند + بہیچ وجہ نکوئی نمیتوان کردن + جو کہ مجھ مین تجھ مین عداوت جبلی ہتی تو عاقبت اندیشی
مقتضی اسکی ہتی کہ مجہے جلنے دیتا اور میری زاری اور چرب بانی پر خیال نہ کرتا بلکہ اور سرکوبی کرتا قتل الموذی قبل الایذا ہا آیا ہی
تو نے خلاف شرع و احتیاط کے کام کیا بہلا مین کیون اپنی وضع کے خلاف کام کرون ہر آئینہ مین تجہے کاٹونگا تا اپنی نوع
مین تیری طرح احمق نہ ٹہیرون شتر سوار نے کہا کہ اے سانپ انصاف کو کام کر کہ مکافات مین نیکی کے بدی کرنا کسی مذہب مین
روا نہین ہے سانپ نے کہا عادت تم سب آدمیونکی یہی ہے مین بہی تمہاری فتوے پر عمل کرتا ہون جو کچھ بازار مکافات
مین تمسے خرید کیا ہے وہی تمہاری ہاتھ بیچونگا **مصرع** یک لحظہ بجز آنچہ فروشی ہمہ عمر بہ ہر چند شتر سوار نے تقریر مین مبالغہ
کیا کچھ فائدہ نہوا سانپ نے کہا کہ اب تبا کہ پہلے تجہے کاٹون یا تیرے اونٹ کو سوار نے پہر عذر کیا کہ نیکی کا عوض بدی نہین ہے
حق فراموشی نہ کر سانپ نے کہا یہی طریقہ آدمیونکا ہے مینے جو کچہہ تم سے سیکہا ہے تم سے کرونگا سوار نے کہا کہ اگر اس دعوی کو
گواہان عادل سے ثابت کیا ہے کہ انسان نیکی کے بدلے بدی کرتے ہین تو زخم تمہارا بجان قبول کرتا ہون سانپ نے چار طرف نگاہ کی دور سے
ایک بہینس کو چرتے دیکھا کہا کہ چل اس بہینس سے پوچہین شتر سوار سانپ کو لیکر گاومیش کے پاس آیا سانپ نے کہا کہ ای گاومیش
جزا نیکی کی کیا ہے اسنے کہا کہ اگر آدمیونکے مذہب مین پوچہتا ہے تو جزا نیکی کی بدی ہے سرگذشت یہ ہے کہ مدت دراز سے
ایک شخص کے پاس ہتی ہر سال ایک بچہ دیتی ہتی اور گہر اسکا شیر و روغن سے بہر رکہتی تہی اور اسکا سامان شادی و غم میری ہی شیر و
روغن پر موقوف تہا جبکہ مین بوڑہی ہوئی اور دودہ اور بچہ دینے سے عاجز آئی پہلے دانہ اور چارہ موقوف کر دیا اسکی
بعد صحرا مین ہانکدیا مین بدشواری تمام اپنے منہ سے خس و خاشاک عرصہ دراز سے چرتی ہی کل وہ اتفاقاً ادہر آ نکلا جبکہ مجہے
دیکہا اسکی نگاہ مین اندک نظر آئی قصاب کو بلا کے اوسکے ہاتہہ مجہے بیچا آج وہ مسلخ مین لیجاکے ذبح کرکے بند بند میرا جدا کریگا اگر
مذہب مین مکافات نیکی کی یہی ہے سانپ نے کہا کہ سنا تو نے اب آمادہ زخم کا ہون سوار نے کہا شرع مین ایک گواہ پر حکم نہین کرتے ہین دوسرا
گواہ بہی ضرور ہے سانپ نے ایک درخت دیکہا اسکے نزدیک آکر پوچہا کہ جزا نیکی کی کیا ہے درخت نے کہا کہ انسان کے مذہب مین نیکی کا
بدلا بدی ہے چنانچہ مین اس صحرا مین ایک پانون سے ایستادہ ہون جو آدمی کہ گرمی مین آتا ہے میرے سایہ مین ٹہیرتا ہے

جبکہ ہوا اس درست ہے تو مین تجویز کرتا ہون کہ اسکی شاخون کی یہ چیزین بن گئین اور ٹہنی مین اونکی تختے اور کڑیان نکلین گی اگر
قابو ملتا تو ضرور اسے کاٹتا جسکے پاس تبر ہوتا ہے وہ ایک دو شاخ کبھی کاٹ لیجاتا ہے یہ حال ہے بنی نوع انسان کا سب نے
کہا کہ ہم گواہ عادل گزر چکے ہین اب مین تجھے کاٹتا ہون سوار نے کہا کہ جان بہت عزیز شے ہے اگر ایک گواہ اور بھی ہو تو بلا مضایقہ
تو مجھے کاٹ پھر کچھ عذر نہ کرونگا اتفاقاً ایک روباہ بھی اوسجگہ کھڑی یہ حکایت سنتی تھی سانپ نے کہا کہ ای روباہ تو بتا کہ جزا نیکی
کی کیا ہے روباہ نے کہا کیا نہین جانتا ہے تو کہ عوض نیکی کا بدی ہے اسکے بعد روباہ نے پوچھا کہ ای شتر سوار تو نے سانپ کے
حق مین کیا نیکی کی ہے کہ مستحق بدی کا ہوا ہے شتر سوار نے صورت حال بیان کی روباہ نے کہا کہ مرد عاقل کو خلاف بولنا نچاہیے
بیت ز عاقل کے روا باشد سخنہاے خطا گفتن ✤ نزیبد مرد دانا را خلاف ماجرا گفتن ✤ سانپ نے کہا کہ یہ سوار سچ کہتا
ہے یہی توبڑہ ہے کہ اسمین کرکے مجھے آگ سے بچایا ہے روباہ نے کہا کہ یہ بات کسیطرح خیال مین نہین آتی کہ تو اتنا بڑا اور اتنے ذرا سے
توبڑہ مین آ گیا اور نیزہ سے یہ سوار اٹھا لے اگر برای العین مشاہدہ کرون تو البتہ مجھے باور ہو اسکے بعد ایکدم مین فیصلہ کردونگی خوف
یہ ہے کہین ایسا نہو کہ خلاف راستی حکم کردن اور ناحق گنہگار خدا کی ہون سانپ اسی توبڑے مین در آیا اور سوار نے نیزے پر رکھکر دور کیا
چاہتا تھا کہ پھر اسیطرح اپنی طرف کھینچے کہ روباہ نے کہا ای سوار دشمن کو قابو مین لایا ہے اب مہلت نہ دے **بیت** دشمن چو بدست آمد و
مغلوب تو شد ✤ بحکم خرد آنست امانش ندہی ✤ سوار نے توبڑے کو اوٹھا کر زمین پر پٹکا کہ سانپ مرگیا اور شتر سوار نے امان پائی۔
مصرع این چنین بد زندگانی مردہ بہ ✤ فائدہ اس حکایت کا یہ ہے کہ دشمن کی زاری پر فریب نہ کھائے اور کسی طرح اوسکے
قول پر اعتماد نہ کرے اگر سیاہی زاغ کی جاتی رہی تو بھی دشمن اصلی دوست نہین ہونیکا **رباعی** ہر کس کہ بقول خصم مغرور
شود ✤ شمع خردش تیرہ و بے نور شود ✤ دشمن دانی تو ور چہ محل گردد دوست ✤ آنوقت کہ تیرگی ز شب دور شود ✤
زاغ نے کہا کہ یہ باتین محض حکمت ہین کہ بیان کی تو نے سو سنی مینے اور یہ جواہر روشن کہ کان خرد سے باہر لایا تو دیدہ
دل اس سے منور ہوا اگر تیری مروت اور فتوت اسپر غالب ہے لازم ہے کہ خیال مضایقہ دل سے اوٹھا دے اور
یقین ہے سخن کا کر اور اب طریقہ مواصلت کا جاری فرما قول حکما کا ہے کہ کریمون سے آمیزش اور لئیمون سے گریز چاہئے کہ کریم
دوستی ایک ساعت برابر عمر دراز کے جانتے ہین اور لئیم دوستی صد سالہ کو طرفۃ العین مین برباد کر دیتے ہین یہ بار ہا دیکھا
ہے کہ آزادہ لوگ دیر مین دوست ہوتے ہین اور سبب قوی کے بعد بہت دیر مین دشمنی کرتے ہین مانند کوزہ زرین کہ دیر مین بنتا ہے
اور دیر مین ٹوٹتا ہے اور سفلے جلد دوست ہوتے ہین اور دشمن بھی جلد ہو جاتے ہین جیسا کہ کوزہ سفالین جلد بنتا ہے
اور جلد ٹوٹتا ہے اور دوسرا سبب سفلے کی دشمنی کا یہ ہے کہ یہ کبھی کسی کے دل سے دوست نہین ہوتے مگر دنیا کی
مینے اور سب طرح کی خوبیان تیری ذات مین سمجھ لی ہین اسلئے تیری ہمنشینی اور دوستی کا مشتاق ہون اور یہی

عہد دل سے کیا ہی کہ جبتک تو مجھے عزیز نہ کریگا نہ کچھ کھاؤنگا اور نہ تیری آستانۂ فیض سے سر اوٹھاؤنگا موش نے کہا کہ تیرا کلام
اول ہی میرے دلپر اثر کرگیا تھا اگر مین عذر عاقلانہ نہ کرتا اور پہلے ہی سوال کو قبول کرلیتا تو تو جانتا کہ یہہ دوست سست عنان
اور نرم شانہ ہی اور عاقل ایسی کی دوستی کا اعتماد نہین کرتے ہین اس گفتگو کے بعد اب مجھے جان سے بھی دریغ نہین ہے
بیت سپردم بتو مایۂ خویش را ٭ تو دانی حساب کم و بیش را ٭ یہہ کہکر موش نکلا اور در سوراخ پر کہڑا ہوا زاغ نے
کہا اگر اب بھی کوئی خلجان و تردد باقی ہے کہ تشریف آگے نہین لاتا ہے موش نے کہا کہ انصاف کر کہ باوجود دلائل قویہ کے
جو بیان ہو چکین اونپر مینے خیال نکیا اور دیدہ و دانستہ شیرین جان کو تیری محبت پر فدا کیا اب مجھکو کون جگہ اندیشی کی باقی ہی
مگر یہ البتہ کہ جو عہد و پیمان تونے کیا فقط اپنی ذات سے کیا ہے لیکن تیرے ابنای جنس اگر قصد ہلاک کرین تو اسکا کیا علاج
تجویز کیا ہے زاغ نے کہا کہ مجھمین اور میرے ہمجنس مین شرط یہ ہے کہ میرے دوست کے دوست رہین اور دشمن کے دشمن موش نے
کہا کہ حقیقت بھی یہی ہے کہ دشمن کا دوست زیادہ دشمن سے سمجھا چاہیئے اور دوست دشمن کا وہ بھی اپنا دشمن ہے چنانچہ حکما نے تفصیل دوستون و
دشمنونکی لکھی ہے کہ دوست تین طرح کے ہوتے ہین یعنی دوست خالص اور دوست کا دوست دشمن کا دشمن ۔ اور دشمن بھی
تین وضع کے ہوتے ہین دشمن ظاہر اور دشمن دوست کا اور دوست دشمن کا **بیت** از دشمن خود
چنان نترسم ٭ کز دشمن یار و یار دشمن ٭ زاغ نے کہا کہ مطمئن ہوا مین الحمد للہ کہ بنای محبت ہمین اتنا استحکام پایا ہے مین بطبع
او سمجھونگا کہ جو تیرا محو رضا ہوگا اور جو کوئی کہ تجھسے خلاف کریگا وہ بلاشبہ دشمن میرا ہی کیونکہ آنکھین اور زبان میری کہ دیدبان تن و
دل کے ہین اگر خلاف تیرا اختیار کرین تو قسم اوسکی کہ میر النفس دوست قدرت مین جسکی ہے ایک اشارت مین ساحل وجود سے نکال کے
گرداب عدم مین پھینکدونگا تا بدیگرے چہ رسد **بیت** عضوی ز تو گر دوست شود یا دشمن ٭ دشمن دو قسم تیغ دو کش زخم دو دن
موش اس جہاکے سننے سے خوشدل ہوا اور نزدیک آیا اور باہم معانقہ کیا اور بساط انشا دکو بچھایا جبکہ چند روز بشرط اطمینان گذری
کی موش نے بوجہ حسن ادا کے زاغ نے کہا کہ اے برادر اب مفارقت ایک دم کی برابر سال کے ہی اگر اسجگہہ مع اہل و عیال تشریف لایئے
تو جو منت میری گردن پر ہے دو چند اوس سے بڑھ جای کس لیئے کہ یہ موضع جا پاک اور مقام دلکش ہے زاغ نے کہا کہ
اے زیرک سچ کہا تونے کہ یہہ جگہہ خوب ہے مگر نقصان یہ ہے کہ شارع عام سے نزدیک تر ہے اور جادہ راہ سے متصل
واقع ہے اور مسافرون کے آمد و شد مین ایک ان گزند کا اندیشہ ہے اور جہان کہ میرا مسکن ہے مرغزار ہے نہایت
مصفا بلا تشبیہ روضۂ خلد کی مانند نہر اور ہوا اوسکی مثل باغ ارم محل بہجت و سرور ہے **اشعار ہندی**
ہر گلشن ہے سبزہ و نہرون پہ سبز لیکا ہے گمان لہرون پہ ٭ ہے شگوفے کی ہر طرف کو بہلے ٭ بن گئے غنچہ نافۂ تاتار ٭
بوش ایسا ہی نکہت گل کا ٭ زلف سنبل بنی ہی موج ہوا ٭ اور طعمہ میرا اور تیرا اور حوالی مین بہت اور گزند سے خالی ہے

اور ایک سنگ پشت[۱] کہ تیرے مانند یار وفادار ہے وہ بھی اوس جا سکن رکھتا ہی اگر اوس جا تشریف فرما ہو تو ہم تینون یار بے رنج و عنا البقیۃ العمر بسر کرین مرش نے کہا **بیت** تا دامن کفن نکشم زیر پائی تو + باور مکن کہ دست ز دامن بدارمت اور مجھے اب کوئی آرزو تیری شرف ملاقات کی برابر نہین ہے اب جس طرف تو آفتاب وار خرام کریگا سایہ کیطرح پیچہا نہ چھوڑونگا اور جب تک گریبان میرا ہاتھ مین ہادم اللذات[۲] کے سپرد نہین ہوا ہے دست ارادت تیرے دامن صحبت سے کوتاہ نکرونگا **بیت** دامن وصلت بیدار نہ چھوڑونگا مین + سر ہے جب تک قدم یار نہ چھوڑونگا مین + اور یہہ بقعہ وطن اصلی میرا نہین ہے بلکہ سانحہ عجیب یہان آنیکا باعث ہوا ہے اگرچہ قصہ دراز ہے مگر عجائب بسیار سے تعلق رکہتا ہے اگر سمع قبول سے سننا منظور ہوگا تو مختصر اوسکا بیان کیا جائیگا آخر سخن اسپر ختم ہوا اور موش مستعد چلنے پر ہوا زاغ موش کی دم منقار مین پکڑکے ہوا پر اوڑا آخر اپنی منزلگاہ پر پہنچا اوسوقت سنگ پشت چشمے سی باہر نکلا تھا دور سے سیاہی زاغ کی دیکھ کے اندیشناک ہوا اور چشمے مین در آیا زاغ نے موش کو آہستہ زمین پر رکھ کے آواز دی سنگ پشت آواز آشنا سنکے باہر آیا اور دیدار گرامی دیکھ کر خروش شادی بلند کیا اور یہ بیت تکرار کرتا تھا **ہندی** شکر یارب سفر سے یار آیا + دل بیتاب کو قرار آیا + ہوئے داغ غم خزان سب محو + گل کہلے موسم بہار آیا + بایکدیگر بکمال گرمجوشی[۳] کی اور کہا کہ ای یار اتبک کہان تھا اور کیا حال گذرا زاغ نے سرگذشت من اولہ الی آخرہ مو بمو بیان کی سنگ پشت تفصیل ماجرا سنکے اور جمال موش دیکھکے کمال خرسند ہوا اور کہا **المولفہ** مردہ تھا مین تو جو آیا جان آئی جان مین + تیرے پاؤنکی صدا ہی قم باذنی[۴] کان مین + الحمد للہ کہ بخت ہمارے یاور ہوے کہ تجھسا شفیق تشریف لایا موش نے کہا کہ مین کس لائق ہون یہ محض بندہ نوازی ہے جو تو فرماتا ہے بلکہ حوادث روزگار سے تمہاری سایہ دولت مین پناہ لایا ہون آگے اختیار تمہارا ہی جبکہ رنج راہ سے آسودہ ہوئے تب زاغ نے کہا کہ اے برادر وہ سرگذشت اپنی کہا چاہئے کہ ماجرا تجھسے شخص کا خالی فوائد سے نہوگا **بیت** بگشا لب از ان حدیث شیرین + کام دل ما پراز شکر کن + موش نے آغاز سخن کیا کہ دیار ہند مین شہر ہے کہ اوسی مارونت کہتے ہین اوس شہر کے زاویہ مین ایک زاہد تہا کہ اوسکے مکان مین مینے بھی رہنا اختیار کیا تہا اور موش چند میرے ملازم تھی جب کہ نعمتہاے گوناگون پر ہاتھ میرا کشادہ دیکھا روز بروز اور موش زیادہ ہوتے جاتے تھے مین بھی ہر ایک سی باخلاق پیش آتا تہا اور زاہد کے مرید ہر روز کچھ کھانیکے واسطے طعام اور غلہ لاتے تھے زاہد کچھ خرچ کرتا تہا اور باقی دوسرے وقت کیواسطے رکھتا تھا اور جو بچتا جاتا اوسکا ذخیرہ کرتا جاتا تہا جسوقت کہ زاہد اندک اوس جگہہ سے جنبش کرتا تہا مین فوراً اوسمین سے دست برد کرکے کچھ آپ کھاتا باقی سب موشونکو کھلاتا تہا زاہد ہر چند میری ہلاکت کی تدبیر کرتا تہا مفید نہوتی تہی ایکدن مہمان دانا کا شناسا زاہد مین وارد ہوا زاہد نے مراسم محبت بخوبی ادا کئے اور طعام مہمانداری کو سرانجام دیا۔ بعد اکل و شرب کے باہم

---

[۱] سنگ پشت کچھوا ۱۲

[۲] یعنی ڈھانیوالا لذتونکا مراد اوس سے موت ہے اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ اکثروا ذکر ہادم اللذات یعنی اکثر کریں تم یاد موت ۱۲

[۳] یعنی گرمجوشی اختلاط و محبت ۱۲

[۴] قم باذنی یعنی اوٹھ میرے حکم سے کلام حضرت شمس تبریز کا کہ بادشاہ کے لڑکے کو جو کہ مرگیا تہا جلایا تہا اور قصہ اوسکا مشہور ہے ۱۲

حکایت کرنے لگے زاہد اوس سے مولد مسکن اور سبب مسافرت پوچھتا تھا مہمان کو مردجہاندیدہ و در سرد و گرم زمانہ چشیدہ تھا جواب زاہد بطریق صواب ادا کرتا تھا اور عجائب و غرائب ہر دیار کے جو کچھہ کہ مشاہدہ کئے یا سنے تھے بتقریر دلپذیر بیان کرتا تھا زاہد اثنائے کلام میں ہر دم ہاتھہ پر ہاتھہ مارتا تھا اور چپ و راست نظر کرتا تھا مہمان نے جب یہہ حرکت زاہد کی چند بار ملاحظہ کی آشفتہ ہوکر کہا کہ اے زاہد یہہ کیا حرکت بیجا ہے کہ بے سبب ہر دم ہاتھہ پر ہاتھہ مارتا ہے یہہ حرکت نامناسب خلاف تمکین کیا ہے مگر مجھسے تمسخر کرتا ہے اور استہزا تجھسے شخص سے بہت بعید ہے اسکے بعد یہ قطعہ پڑھا **قطعہ** باستہزا و تمسخر بیت و بکن میل ✦ کہ اینہا لائق آزادگان نیست ✦ کسے کو ہزل بازی ساختن پیشہ ✦ از وے آبرو نتر در جہان نیست ✦ زاہد نے کہا کہ حاشا کہ خار ہزل کبھی میرے دامن خاطر میں اولجھا ہوا اور غبار تمسخر کبھی میرے ہوای صافی میں آمیختہ ہوا ہو یہ حرکت کہ مشاہدہ کرتا ہے تو محض موشون کے غلبہ سے ہے کہ انسے ذخیرہ میں دانہ بچتا ہے نہ سفرے میں نان بلکہ جان سے عاری کر دیا ہے مہمان نے کہا کہ سب موش ایک ہی طرح سے چیرہ دستی کرتے ہیں یا ایک دو ایسے ہیں زاہد نے کہا کہ ایک اون سب میں کلان تر ہے بس وہی اس درجہ دلیر ہے کہ ہاتھہ سے چیز لے بھاگتا ہے مہمان نے کہا کہ یہ جرأت اوسکی بے نہین ہے قصہ اس موش کا شاید کہ مشابہ اوس مرد کے ہے کہ زن میزبان مبالغہ کرتی تھی کہ آخر کچھہ سبب ہے کہ کنجد مقشر غیر مقشر کی برابر بیچتا ہے زاہد نے کہا کہ اسکا بیان کیا چاہئے **حکایت کنجد فروش** کہا کہ مین راہ میں آتا تھا شب کو ایک قریہ مین پہنچکر ایک آشنا کے گہر مین اوترا بعد شام کھانیسے فراغت ہوئی بستر پر آرام کیا اور ہنوز بیدار تھا کہ میزبان اپنے گہر مین گیا مگر مجھہ مین اور میزبان مین ایک بوری کا پردہ تھا کہ جو کلام میزبان گہر مین کرتا تھا سنتا تھا مرد نے کہا اے زن مین چاہتا ہون کہ کل اکابر اس قریے کے بلا کر چہان عزیز کے ساتھہ خوب مہمان داری کرون اور ضیافت معقول فراخور حال بجا لاؤن عورت نے کہا کہ اے مرد مین متعجب ہون کہ ایک ذرہ کا خرچ لائق عیال کے نقد و جنس سے گہر مین موجود نہیں ہے کہ ہماری رزق کا سبب ہو اسباب ضیافت کہا نسے موجود ہو جائیگا اور اگر اتنا مقدور ہے تو اپنے عیال کے واسطے کچھہ جمع کر کہ چند روز بخاطر جمع گذران ہو اور اگر اس سے زیادہ ہے تو نگاہ رکھہ کہ تیرے بعد تیرے فرزند محتاج کسی کے نہوں مرد نے کہا **بیت** نداشت چشم بصیرت کہ گرد کرد و نخورد ✦ ببرد گوی سعادت کہ خرج کرد و مرد ✦ اگر توفیق احسان اور مجال شفقت اتفاق پڑے اوسپر ندامت نکرے کہ وہ ذخیرہ عاقبت کا ہے اور جسنے کہ دنیا میں جمع کیا اور خرچ بجا نکیا عاقبت میں وہی مال وبال گردن اوسکا ہوگا کہ جمع کرنا مال کا اس طرح سے ناپسندیدہ ہے جیسا کہ اوس گرگ کا قصہ ہے عورت نے کہا وہ کیونکر تھا **حکایت گرگ و صیاد و خوک و آہو** مرد نے کہا کہ صیاد تہہ ہند کہ آہو اوسکے سینہ دام سے یا تو صحرا سے باہر نکلنا تھا اور نخچیر اوسکے خوف حیلہ و تزویر سے سر کام سے باہر نہ نکالتا تھا

بیت دیدہ ور پیرہنرے نیز ہوش بہ جبلہ وے سخت ولے سخت کوش ‎:‎ بیے شبہ ایکدن اسنے جال لگایا اتفاقاً
ہرن پھنسا صیاد دام کے نزدیک پہنچا کہ ہرن نے اوس قوت سے جست کی کہ حلقے دام کے ٹوٹ گئے اور آہو بھاگ گیا صیاد نے
تیز دستی کر کے ایسا تیر جگردوز مارا کہ آہو گر پڑا صیاد ذبح کر کے اور پشتارہ اوسکا کمر سے باندہکر روانہ خانہ ہوا چند قدم چلا
تہا کہ ایک خوک صحرائی دوچار ہوا اور اوسپر حملہ کیا صیاد نے تیز دستی کر کے خوک کے بہی ایک تیر مارا کہ کام خوک کا بہی تمام ہوا
مگر گرتے گرتے اوسنے بہی ایک دانت سینۂ صیاد پر مارا کہ اودہر خوک ادہر صیاد سرد ہو گیا اس حال مین ایک گرگ گرسنہ
وہان وارد ہوا دیکہا کہ صیاد اور آہو اور خوک تینون بیجان پڑے ہین اس نعمت کے مشاہدے سے بہت خوشدل ہوا
اور باخود کہا کہ وقت ذخیرہ کرنیکا ہے اگر اسراف کرون تو منسوب بحماقت ہوتا ہون بہتر یہہ ہے کہ بقدر اشتہا کہاؤن
اور جو باقی رہے ایک گوشے مین ذخیرہ کرون کہ ذخیرہ ایام کلفت مین کام آتا ہے جیسا کہ شاعر کہتا ہے **قطعہ** چون
تیشہ مباش جملہ برخود متراش ‎:‎ چون رندہ مباش جملہ آنسو مخراش ‎:‎ بتعلیم زارہ گیر در علم معاش ‎:‎ چیزے سوے خود مے
کش و چیزے میپاش ‎:‎ پہر خیال کیا کہ گوشت تازہ ذخیرے کے لایق ہے پہلے کمان کا رودہ اور چلہ کہ چرمی ہے کہایا
چاہیے باقی پہر سمجہ لونگا القصہ زہ کمان کو چبانے لگا تہوڑی فرصت مین دندان خارا شگاف سے چلہ کمان کا کٹ گیا لیکن
از بسکہ سخت تہی دونون گوشے بہیڑیے کے پیٹ مین بیٹہی نکلے اور آئے اور تمام اعضاے باطنی اوسکے باہر نکل آئے گرگ
بہی اوسی جگہہ مردار ہو گیا **مصرعہ** این ہمہ آنشد کہ ناخوردہ بماند ‎:‎ فائدہ اس مثل سے یہ ہے کہ جمع کرنا مال کا بیشتر جان و
ایمان کا وبال ہوتا ہے بہتر یہ ہے کہ جو آج میسر ہو اوسپر خوش ہووے اور غم فردا نکرے **بیت** آنچہ دلدی بخور امروز
غم دہر مخور ‎:‎ چون یہ فردا برسی روزی فردا برسد ‎:‎ واے اونکی جان پر کہ مال دنیا بہزار رنج پیدا کر کے ذخیرہ کرتے ہین
اور مصرف مناسب مین مضایقہ کرتے ہین اور مرنیکے وقت بہزار حسرت چہوڑ کر مواخذہ اوسکا اپنی گردن پر لیجاتے ہین اور
وہ مال اور کے کام آتا ہے **قطعہ** تاکلے ای خواجہ مال جمع کنی بہر کہ برگ از تو باز خواہد ماند ‎:‎ گنج قارون اگر ذخیرہ نہی ‎:‎ ہمچنان
حرص آن زخواہد بار ‎:‎ ہیزم فروز آتشی کاندو ‎:‎ بر تو سوز و گداز خواہد ماند ‎:‎ وہ آگ نہ جلا کہ آپ اوسکے سوز مین گداز پائے جبکہ زن
ہیزم بان نے یہ حکمت آمیز باتین سنین اور پیام سعادت نے مژدہ اَلرِّزْقُ عَلَى اللّٰهِ اوسکی گوش ہوش مین پہنچایا بولی کہ اے مرد
گہر مین قدرے چاول اور کچہ تل اطفال کے واسطے مینے جمع کئے ہین اب معلوم ہوا کہ ذخیرہ کرنا منع ہے مین دس آدمیونکا کہانا پکاتی
ہون تو جسے چاہے بلا عورت نے صبحکو تلونکو صاف کیا اور دہوپ مین سکہا اور کہا کہ اے مرد مین اور کام کرتی ہون تو نگہبانی کرتا چڑیان
اوسے خراب کرین اور آپ اور کام مین مشغول ہوئی مرد پر نیند غالب آئی سو گیا ایک کتا آیا اور تلون مین منہہ ڈالا عورت
نے دیکہا کہ کتے نے منہہ ڈالدیا نہایت مکروہ سمجہی اور اوٹہا کر بازار لے گئی مجہے اور کچہہ ضرورت تہی مین بہی بازار گو لیا تہا

دیکھا کہ وہ عورت عود کان کنجد فروش پہ بیٹھی ہے اور مقشر کو غیر مقشر سے صاع بہ صاع بدلتی ہی ایک شخص اوس جگہ پر تھا
آواز دی کہ ای عورت اسمین کچھ تو نکتہ ہے کہ کنجد مقشر کو کنجد پوست دار سے برابر بدلتی ہے یہ حکایت اسلیے کہی مینے کہ میرے بھی خیال
مین آتا ہے کہ اوس موش کو جو اتنی جرأت اور چالاکی ہی گمان غالب ہے کہ کچھ نقد اپنی سوراخ مین رکھتا ہے اسی سبب سے اتنی دلیری کرتا ہی
اور اگر مفلس ہوتا تو یہ حال اوسکا نہ ہوتا مثل مشہور ہے کہ بے زر مانند مرغ بے بال و پر کے ہے مجھے یقین ہے کہ اس موش کا نقد
زر کے سبب سے ہی کوئی کدال لا کہ اسکے سوراخ کو کھود کے دیکھون زاہد کدال لایا اوس وقت مین وہ دوسرے سوراخ مین تھا متحیر ہوکر
ہزار اشرفیان میرے سوراخ مین جمع تھین مین ہمیشہ اوپر لوٹا کرتا تھا اور میری قوت و افتخار اوسیکی باعث تھی جبکہ مہمان نے سوراخ کو
کھودا آخر نوبت زر تک پہنچی کہا کہ ای زاہد اسے لے کہ یہ قوت اور جرأت موش کی اسی باعث سی تھی کبھی اسکے بعد دلیری
نکریگا اور متعرض نان و خوان کا نہوگا مین یہہ سب باتین انکی سنتا تھا اور دمبدم افسردگی اور ضعف دل پر مستولی ہوتا جاتا تھا
اور کیا دیکھتا ہون کہ اوسی دم سے سب موش آنکھ چرانے لگے اور ایک ایک حیلے سے اپنی اپنی راہ لینے لگا **نظم** در دل کس مہر و
دعای نماند باغ مرا مہر گیاہے نماند مایہ صد برگ و نوا بود زر زر بشد و برگ و نوائے نماند اور جو موش کہ میرے
بظاہر ہوا خواہ اور جان نثار تھے اب وہ فرمان برداری اور ہوا خواہی سے اغماض کر کے عیب جوئی اور بدگوئی کرنے
لگے اور ترک صحبت کر کے میرے دشمنون سے جا ملے بموجب مثل مشہور کے مَن قَلَّ دِینَارُہٗ ذَلَّ مِقدَارُہٗ جیسا کہ عاقلون نے
کہا ہے کہ جو کوئی بھائی نہین رکھتا ہی اگر وطن مین ہی تو بھی غریب ہے اور جو کوئی کہ فرزند نہین رکھتا ہے نام اسکا صفحۂ
روزگار پر باقی نرہیگا اور جو کہ مفلس ہوتا ہے کوئی اوسکا یار نہین ہوتا ہے اور دوستی مفلسان اور درویشون کی محض غرض
نفسانی پر ہوتی ہے پھر لقمان گروہ دوستی ولی ہون ایک نے اہل دل سی پوچھا کہ تو کتنے دوست رکھتا ہے کہا کہ ابھی تو عالم
دوست ہے خدا نخواستہ اگر ایام نکبت آئین اوس وقت معلوم ہو کہ یار کون ہے اور اغیار کون دوست نکبت کے وقت پہچانا جاتا ہی
اور یار محنت کے وقت دریافت ہوتا ہے چنانچہ صحائف الحکما مین لکھا ہی کہ ایک فاضل سی پوچھا کہ اسمین کیا نکتہ ہی کہ مالدار کی تعظیم کرتا ہی
اور چشم وقار سے دیکھتا ہے اور مفلس کو بچشم کم سے نگاہ کرتے ہین اوسنے جواب دیا کہ مال محبوب عالم ہی جسکے پاس جمع ہوتا ہی لوگ اوسکی
تعظیم بجالاتے ہین اور جسکے ہاتھ سے جاتا رہتا ہی پھر اوسکے نزدیک کوئی نہین آتا ہی **رباعی** چون گل چمن [illegible] بلبل
بہر صورت دوستان [illegible] وانگہ کہ بباد رفت برگشتہ بود [illegible] گل اند باران نشوند [illegible] اور ان سب مین ایک موش تھا کہ میری
ملازمت مین افتخار رکھتا تھا اور طریق یاری اور بیان وفاداری اسطرح بیان کیا کرتا تھا کہ مین تیری عشق مین پروانہ [illegible] ہون کہ
اگر تو تیغ میرے سر پر رکھیگا تو شمع کی مانند پاؤن اپنی جگہ سی نہ سرکاؤنگا وہ سب سے پہلے کنارہ کش ہوا مینے اوس سے کہا کہ ای یار وفادار
کیا ہو گیا ہی کہ یکلخت تو نے کنارہ کیا اوسنے جواب دیا کہ عجب احمق ہی جس وقت کہ تو صاحب درم تھا [illegible] نقصان کا باعث وہ درم ہوتے تھے اب ہر ایک تیرا محتاج

البتہ نہاب وہ سب لمین اوس شرط کے ساتھ جاتی رہین اِذَا فَاتَ الشَّرْطُ فَاتَ الْمَشْرُوطُ اور علمانے جو
کہا ہے کیا تو نے نہین سنا ہی کہ مرد محتاج جیسا کہ لذت دنیا سے محروم ہوتا ہے غالب ہے کہ درجات آخرت سے بھی محروم ہی اور
سبب ظاہر اس مین موجود ہی کہ شاید اضطراب قوت کے باعث اور نفقہ عیال کے سبب طلب مین روزی غیر مشروع کی جرأت
کرے اور وہ موجب وبال و نکال عقبی ہو اور اس سبب سے جیسا کہ اس عالم مین محنت افلاس سے درماندہ تھا عقبا مین زندان شقاوت
ابدی مین محبوس ہو بموجب **مصرعہ** چون کافر درویش نہ دین ساخت نہ دنیا بلکہ اگر ایسے شخص کی نزدیکی سے کہ مال دنیا ہاتھ
سے کہو چکا ہو اور آخرت مین گرفتار اتنے اندیشونکا ہو اگر اوس سے کنارہ کوئی کرے تو معذور ہی مینے کہا کہ یہ بات بیہودہ ہے
کہ فقر پادشاہی ہے کہ تاج اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ سر پر انبیاے کرام کے رکھا گیا ہے **بیت** کار درویشی ورای فہم تست
سوے درویشان بدینگر سست سست + **ایضاً** رتبہ نہ تھے سے ہی بہتر فقر کا + فخر کرتے تھے پیمبر فقر کا **نظم ایضاً**
اَلْجَوْهَرُ فَقْرٌ وَسِوَی الْفَقْرِ عَرَضٌ + وَالْفَقْرُ شِفَاءٌ وَسِوَی الْفَقْرِ مَرَضٌ + باینہمہ تو فقر کی مذمت
اور صحبت درویش سے بیزاری بیان کرتا ہے اوس موش مصاحب نے کہا کہ ہیہات وہ فقر کہ پسندیدہ انبیا اور ستودہ اولیا ہی
اس افلاس کو اوس سے کیا نسبت وہ فقر عبارت اس سے ہے کہ سالک راہ حقیقت نقد دنیا اور سرمایہ آخرت سے سواے فضل الہی کے
کوئی چیز قبول نہیں کرتے ہین مظہر اوس فقر کا درویشی ہے اور صاحب اس فقر کا گدائی اور چیز ہے اور درویشی اور شی درویش
وہ ہے کہ ترک دنیا کیا ہوا اور گدا وہ ہی کہ دنیا نے اوسے ترک کیا ہو اوسی فقر کے حق مین کہا ہی اَلْفَقْرُ كَنْزٌ مِنْ كُنُوْزِ اللّٰهِ
یعنی فقر خزانہ ہے خزانہاے خدا سے اور وہ اسرار توحید ہی اور خلاصہ معرفت کا اور وہ فقر کیمیا ہی نسخہ کُنْ فَیَکُوْنُ
اور اسرار فقر کی ایک کیفیت حالی ہے کہ جسپر ورود فرماے وہی جانے اور مجال زبان کی نہیں ہی کہ اوسکی شرح کرسکے احتیاج اور
درویشی ظاہر کی نعوذ باللہ منہا اصل سب بلاؤنکی ہے اور واسطہ ہی دشمنی خلق خدا کا اور اوٹھانیوالی شرم وحیا کے اور خراب
کنندہ بناے مروت اور مجمع شر و آفت اور قاطع ہمت و حمیت اور باعث خواری و مذلت ہی اور جو کوئی کہ پابند احتیاج کا
ہوگا افلاس اور حرص کے سبب سے بجز اسکے چارہ نہیں ہے کہ پردہ حیا کا اوسکے منہ سے اوٹھا لین اور جبکہ رقم اَلْحَيَاءُ مِنَ الْإِيْمَانِ
اوسکے ورق حال سے محو ہوا زندگانی منغص ہوئی اور ایذا اور آزار مین مبتلا ہوا نگہبان شادی کے رخت راحت اوسکے
ساخت سینہ سے اوٹھا لین گے اور لشکر غم تمہا مملکت مین اسکی پائیگا شمع خرد اوسکی بے نور ہو جائیگی اور ذہن و ذکا سست
اور فہم و فراست رو جانب قصور پھیرینگے اور منافع تدبیر اوسکے حق مین نتیجے مضرت کے بخشین گے اور وجود امانت کا
معرض تہمت و خیانت مین آئیگا گمان نیک کہ دوستونکو اوسکے حق مین قدیم سے منعکس ہو جائیگا اور کوئی گناہ کرے گا
مجرد گمان پر بغیر تحقیق کے خیانت اوسکی طرف متوجہ کرینگے اگر کام عقل کا کریگا تو بھی نسبت حمق کی کرین گے

له ترجمہ جب جاتی رہی شرط جاتی رہی وہ چیز کہ شرط تھی ۱۲
له ترجمہ فقیری فخر میرا ہے ۱۲
له ترجمہ شعر کی جوہر فقر ہے اور سواے فقر کے جو کچھ ہے عرض ہے اور فقر شفا ہے اور سواے اوسکے جو کچھ ہے بیماری ہے جوہر اوسے کہتے ہین جو قائم بذات خود ہو اور عرض اوسے کہتے ہین جو قائم ہو کسی جوہر سے جیسے رنگ ۱۲
له ترجمہ درویشی خزانہ ہے خزانون الہی سے ۱۲
له شرم کرنا ایک حصہ ایمان کا ہے

اور جو کام کہ مالدار مال کا باعث مدح دنیا ہوگا وہ اوسکے واسطے موجب طعن و مذمت ہو جائیگا مثلاً اگر مفلس جرأت کریگا تو دیوانہ کہیں گے اور اگر سخاوت کریگا تو مسرف اور بیہودہ نام رکھینگے اگر درگذر اور بُردباری کریگا تو بے غیرتی و بے عزتی مین شمار کرینگے اگر وقار کریگا تو گران جان اور کاہل کہین گے اگر زبان آوری اور فصاحت کریگا بسیار گو لقب کرین گے اور اگر خاموشی اختیار کریگا تو نقش دیوار سے مثال دین گے اگر کنج خلوت مین بیٹھے گا تو وحشت سے نسبت کرین گے اگر خندہ روئی اور آمیزش شعاری کریگا ہزال اور مسخرہ نام رکھینگے اگر خوردنی اور پوشیدنی مین اندک بھی تکلف کریگا تو تن پرور کہین گے اگر کھانے اور پینے مین تکلیف گوارا کریگا تو دیوانہ زدا اور لئیم لقب کرینگے اگر سفر اختیار کریگا تو برگشتہ بخت کہین گے اگر سب ترک کرکے گوشہ کاشانے مین بیٹھے گا تو آرام طلب اور پست ہمت نامراد کہین گے اگر تجرد اختیار کریگا نامرد اور سست کہین گے اور اگر کدخدا ہوگا تو بوالفضول اور بندہ شہوت شمار کرین گے حاصل الامر محتاج اہل زمانہ کے نزدیک مردود اور بیقدر ہوتا ہے اور جو حاجت کسی سے پیش کریگا عیاذاً باللہ حاجت اوسکی روا ہی نکرین گے اور جواب سخت دینگے اس حال مین جو خواری کہ اوسے پہنچی منشا اوسکا وہی طمع ہے ذَلَّ مَنْ طَمِعَ یعنی جسنے کہ طمع کی ذلیل ہوا جبکہ اوس موش نے یہ بات تمام کی کہا مینے کہ سچ کہا تونے رای تیری صواب پر ہے مینے بھی بزرگون سے بارہا سنا ہے کہ اگر کوئی شخص ایسا بیمار ہو کہ خیال شفا محال ہو اور یا ایسی بلا مین گرفتار ہو کہ نہ روے بازگشتن اور نہ اسباب اقامت میسر ہو یہ سب آسان ہے مگر افلاس اور تنگدستی سب سے مشکل تر ہے اب یہ سب مجبر مشاہدہ مین آیا اور یہ کلام تیرا سراسر حکمت پایا

نظم ز احتیاج تبر در جہان بلائی نیست * بہیچ وجہ نہیب تر از نوائی نیست * کسیکہ گشت دلش مبتلای رنج طمع * بگو بمیر کہ این درد را دوائی نیست *

اور اپنے ہمجنس سے کچھ طلب کرنا موت سے ہزار درجہ بہتر ہے بلکہ ہاتھ دہان مارمین کرنا اور اوس سے زہر قاتل اپنے کہانیکو نکالنا اور شیر گرسنہ کے آگے سے طعمہ لے بھاگنا اور پلنگ خشم آلود سے ہم کاسہ ہونا آسان ہے مگر حاجت لئیمون کے آگے لیجانا اور ذلت سوال کی اوٹھانا یہ بہت مشکل ہے جبکہ بات یہانتک پہنچی منھ اس سے پھیر لیا اور سوراخ کی طرف آکر دیکھتا کیا ہون کہ اوس کو زاہد اور مہمان نے باہم قسمت کیا ہے اور زاہد نے حصہ اپنا ایک خریطے مین کرکے زیر بالین کھا ہے اوسوقت طمع خام پھر محرک ہوئی کہ اگر اس مال سے کچھہ بھی دست یاب ہو تو قوت روح اور پرو بال دل کے عود کرتے ہین اور یار اور دمساز میری خدمتمین پھر رجوع لاتے ہین اور مجلس بدستور قدیم آراستہ ہوتی ہے اس اندیشہ مین اتنا توقف کیا کہ زاہد سو گیا اسکے بعد آہستہ آہستہ متوجہ بالین زاہد ہوا لیکن مہمان ہوشیار اور پختہ کار میرے خیال مین بیدار تھا جبکہ مین نزدیک پہنچا اوسنے ایک چوب دستی اس طرح ماری اگر بدن پر بیٹھتی تو استخوان سرمہ ہو جاتے لیکن وہ ضرب اتنی قریب مین پڑ بیٹھی کہ اوسکے صدمہ مین مین ایسا کوفتہ ہو گیا کہ پائے کشان سوراخ تک بدشواری پہنچا چند ساعت

توقف نکیا کہ وہ صدمۂ دل سے دور ہوا بارِ دیگر اوسی طمع پر سوراخ سے باہر آیا وہ مہمان کہ کمین گاہ مین تھا پہر ایسی ضرب دی کہ مجروح
ہو کر پہر اپنی سوراخ مین در آیا اور تمام شب اوسی جراحت کے رنج مین بسر کی اور خواہش مال اور طلب دنیا سے دل سرد ہو گیا اور
بموجب اس بیت کے خیال مین گزرا **بیت** نام ہے زیست تندرستی کا ❊ ہے لقب موت ضعف و سستی کا ❊ اور بخوبی دل پر
متحقق ہوا کہ پیش آہنگ سب بلاؤن کی طمع ہی جبتک کوئی مرغ طمع دانے کی نکریگا گردن اوسکی بستۂ دام نہوگی **قطعہ**
اے برادر طمع مکن کہ طمع ❊ آدمی را خراب زد و خوار ❊ دو سخن بشنوا رہمین خواہی ❊ کہ شوی از حیات برخوردار ❊ پای در
دامن قناعت کش ❊ طمع از مال مردمان بگذار ❊ تعجب ہے اون شخصون سے کہ راحت بہت سے مال مین سمجھتے ہین یہ نہین جانتے
ہین کہ تہوڑے مال مین بہت آرام ہے لیکن افسوس اون لوگون کے حال پر ہے کہ تونگری مال کے جمع کرنے مین تصور کرتے
ہین اور اتنا نہین غور کرتے ہین کہ ترک کرنے مین دنیا کے انسان پایہ بلند کو پہنچتا ہے **بیت** عزت آن یافت کہ برکند
دل از مہر جہان ❊ راحت آن دید کہ او دست طمع باز کشید ❊ القصہ اس حادثے سے ایسا افسردہ دل ہوا کہ نہال طمع گلشن
دل سے اوکھاڑ ڈالا اور شاخسار رضا پروردگار سے میوۂ قناعت دست تصور مین لیکر قضای ایزدی پر راضی ہوا مین اور
عنایت پروردگار سے یہہ فائدہ ہوا کہ دنیا نے اس ماجرے کے ضمن مین اپنی خصائص اور معائب سے مجکو مطلع کیا اگر دیدۂ عقل زمد حرص
نابینا نہو تو یہ خوبی ظاہر ہے کہ کون دولتخانہ تہا کہ وہ مسکن گرگ و شغال کا نہوا اور کونسا قصر بلند تھا کہ سیلاب فنا نے
جڑ سے کہو دنڈالا اور کیسے اوٹھایا کہ نگرایا اور کسکے ساتھ محبت کی کہ اوسکا لہو نہ پیا اور کسکی منھ پر دروازہ دولت کا کہولا
کہ پھر بند نکیا اور اوسکا دہر زہر رنج و محن مین نڈالا **قطعہ** زنہار احتفاظ ست دنیای دون ❊ کہ ہرگز از و شوہری برنخورد ❊
کہ بر پا بتخت او پا نہاد ❊ کہ از دست او تیغ بر سر نخورد ❊ پس ایسی بیوفا کیواسطے رنج اوٹھانا اور بیہودہ نالہ و داد و زبان و سود زیر
ایسے کے غم و غصہ کھانا مراد جہل و نادانی ہے اسکے بعد خانۂ زاہد سے صحرا کیطرف روانہ ہوا اور اوسجگہ کو دیکھا تو نے مسکن
اختیار کیا ہے اسکے بعد وہ کبوتر کہ مجسے دوستی رکہتا تہا جو حد سے گزاری اوسکی کہ مجسے ہو سکے عمل مین لایا تو نے بواد آشنائی
میری اور کبوتر کیطرح دوستی کی ڈالی ہرچند عذر کیا مین نے کہ دوستی میری اور تیری دور از عقل اور خلاف رائے حکما کی ہے اور مثال
دوست اور گواہ جیسے گزرانے مینے کہ دوستی موش اور زاغ کی عقل سے دور ہی لاکن اصرار تیرا کم نہوا اور نوبت گزارے کی
حد سے گزاری اور مجہ سے مروت شکنی نہو سکی سنو کلا علی اللہ دل مین کہا مین نے کہ مثل ازین نسبت کہ زاغ اگر بد عہدی کریگا اور
تجھے ہلاک کریگا پس ایکدن مرنا مقرر ہے سو وہ بہی سوائے تعین روز اجل کسیکی جرأت نہو سکیگی کہ ہلاک کر سکے ملہذا جو کچھ
کہا تو نے قبول کیا مین نے بعد عہد و میثاق کے تو نے بیان کیا کہ سنگ پشت میرا دوست ایسا اور ایسا ہے یعنی یہانتک محامد و فضائل
بیان کئے ترک مسکن کو غنیمت سمجھا مین جب کہ سنگ پشت سے ملاقات ہوئی ہزار چند تیرے بیان سے

ف ربوبغتین و ربوبحتم ١٢ منہ میثاق بالکسر پیمان استوار ١٢ منہ محامد بالفتح ستایشہا بخصلت ہای نیک ١٢ ک

بیان سے زیادہ پایا الحمد للہ کہ میری محنت بجا ہوئی اور احسان تیرا کس زبان سے ادا کرون کہ تیری بدولت ایسی جنت بے پایان کو پہنچا ہین کہ دنیا مین کوئی شادی دوستونکے مجالست کی مانند نہین ہے اور کوئی غم ہمدمونکی فراق کی برابر نہین ہو سکتا ہے یہی سرگذشت میری کہ جو بیان مین آئی اب تمہاری جوار مین آیا ہون یقین ہے کہ تمہارے صیقل لطف ہی سے میرے آئینہ دل کا زنگ باقی نرہے سنگ پشت نے جبکہ یہ حکایت اتمام کی انبساط ملاطفت کو بچھا کے طرح ملائمت کی آغاز کی اور کہا کونسی سعادت تیری شرف مجاورت سے موازنہ کر سکین اور کونسی مسرت تیری صحبت ملازمت کے مقابل کیجائے جیسا کہ تو اس ناچیز کی دوستی سے خوش ہے زیادہ اس سے ہزار چند مین تیری ملاقات سے افتخار کرتا ہون جبتک کہ میرے چراغ حیات صدمہ باد ہادم اللذات سے گل نہ ہوگا پروانہ وار تیرے شمع جمال پر تصدق رہونگا اور یہ حکایت کہ بیان فرمائی تو نے اسکی ضمن مین ہزارون پند اور نکات فوائد آمیز مندرج ہین ایک فائدہ جلیل اسمین یہ ہے کہ تدبیر متاع دنیا اوسقدر کرے کہ حاجت اپنے ابنای جنس کے روبرو دراز نہ ہو زیادہ اس سے فکر کرنا رنج اور بیہودگی ہے اور اگر زیادہ ضرورت سے ہوس کریگا بادیہ ضلالت مین سرگردان ہوگا اور اوسے وہ پہنچیگا جو اوس گربہ حریص کو پہنچا موش نے پوچھا کہ قصہ اوسکا کیونکر ہے **حکایت گربہ حریص**

سنگ پشت نے کہا کہتے ہین کہ ایک شخص نے بلی پالی تھی اوسقدر گوشت کہ غلبہ گرسنگی فرو ہو جاتا تھا راتب اوسکا مقرر کر دیا تھا سو دیئے جاتا تھا مگر اوسکو غلبہ اشتہا و حرص سے قناعت نہ تھی تلاش سے ہاتھ کوتاہ نکرتی تھی ایکدن کسی کبوتر خانے مین گزر ہوا کبوترونکی صدائے دل آویز سے گربہ از خود رفتہ ہو گئی اور آپکو اوس برج یعنی کہوین مین ڈالدیا کبوترون کے نگہبان نے اوسے گرفتار کرکے مار ڈالا اور پوست اوسکا تن سے جدا کر کے اور بھس بھر کے کبوتر خانے کے دروازہ پر لٹکا دیا اتفاقاً مالک گربہ کا اوسطرف سے گزرا اور دیکھا کہ گربۂ حریص کا یہ حال ہے کہا کہ اے حریص بے خبر اگر اوسقدر گوشت پر قناعت کرتی تو پوست تیرا گوشت سے کیون جدا ہوتا اس مثل کا فائدہ یہ ہے کہ اسکے لیے جو اللہ تعالے نے سد رمق عنایت فرمائے اور ایسا سوراخ کہ گرما اور سرما کو کفایت کرنے اور خوف دشمن سے ایمن رکھے اب اوس پر قناعت کر اور جو مال کہ فاضل ہو ہی زنہار غم اوسکا نکر **بیت**

غم دنیا مخور کہ بیہودہ ست ÷ ہیچکس در جہان نیاسودہ ست ÷

اور کسی کا شرف کمال سے ہے نہ مال سے جو شخص کہ ہنر سے آراستہ ہے اگرچہ تہی دستی بضاعت رکھتا ہو پر ہر جگہہ عزیز و مکرم ہوگا شیر اگرچہ بستۂ زنجیر ہو پر اوسکی مہابت کم نہین ہوتی ہے اور کتے بے ہنر ہمیشہ ذلیل اور بے قدر سگ کے مانند ہے ہرچند طوق و خلخال سے زینت بچائے پر کسی کی نظر مین ناپاک اور بیمقدار ہے اب فکر کربت غربت دل سے دور کر اور ہجرت مسکن و وطن کا خیال دلمین نہ لا کہ عاقل جہان جائیگا ہر کسیکی دلمین گھر بنائیگا اور جاہل بے ہنر اگرچہ وطن مین ہے بدتر غربت سے ہے کہ کسیکو التفات اوسپر نہوگا اور مال دنیا سخت بے اعتبار ہے آنی کر آنا اور جانا اسکا دونون صورتون سے عقلا کی نظر مین اعتبار نہین رکہتا ہے حکما نے لکہا ہے کہ چہہ چیزونسے

امید بقا اور توقع ثبات کی نہ رکھنا چاہئے پہلے سایہ کہ چشم زدن مین اپنی جگہہ سے گذر جاتا ہے دوسرے دوستی نوعض کی کہ تہوڑے سبب مین زائل ہو جاتی ہے تیسرے دوستی عورت کی کہ اندک باعث مین بدتر دشمن سے بن جاتی ہے چوتھی جمال خوبصورت کا کہ ذرا سے عارضے مین متغیر ہو جاتا ہے پانچوین ستائش دروغ کی کہ مطلق فروغ نہین رکھتی ہے چھٹے مال و دولت دنیا کا انجام اسکا بے ثبات ہے اور کبھی اپنے خداوند سے طریق وفا پایان کار کو نہین پہنچاتی ہی عاقل وہ ہی کہ حصول مال دنیا پر چندان خوش نہو اور جانے پر مطلق غم نہ کھائے کہ اہل بصیرت کے نزدیک تمامی متاع دنیا ہر گاہ سے کمتر نظر آتی ہے پس ایسی بیقدار کی طلب مین عمر عزیز کو برباد کرنا محض بیخبری ہے بلکہ ہمت اپنی نقد قناعت پر صرف صرف کرے اور تحصیل اسباب آزادی مین سعی تمام بجا لاتی اور متاع دنیا و دون کو بیقدر جانے اور حاصل ہونا اور فوت ہو جانا ان دونون صورتون کو ایک زی طفلانہ سمجھے بموجب **قطعہ** گر جہانے زدست تو برود ٭ محزو اندوہ آن کہ چیزے نیست ٭ عالمی بزرگ بدست آید ٭ ہم مشو شادمان کہ چیزے نیست ٭ اور فی الحقیقت اپنا وہی مال ہی کہ اپنے ہمانے سے پہلے اس جہان سے بہیج رہے اور متاع اپنی اوسے جانے کہ عالم آخرت مین ذخیرہ ہو رہی بلکہ کردار نیک اور گفتار پسندیدہ وہ مال ہے کہ نہ فانی ہوتا ہی اور نہ کوئی اوسے چھین سکتا ہی اور حوادث روزگار اور گردش لیل و نہار کو اوسمین تصرف نہین ہوتا ہی اور مال دنیا ایک طرف بلکہ حیات دنیا کا بھی یہی حال ہی کہ یک ناگاہ پیک اجل آتا ہی اور اوسوقت فرصت دم لینے کی نہین دیتا ہے تا یہ خبر گیری مال و متاع چہ رسید چنانچہ اسی مضمون کی حسب حال گویانے کہا ہے **شعر** زبان چلتی ہی گویا آج کچھہ ذکر خدا کر لے ٭ اجل آئی تو پھر ہرگز نہ بولیگی زبانکی جنبش اور حال اوس مال سریع الزوال کا یہ ہے کہ یا تہوڑے سبب سے خود فوت ہو جاتا ہے یا اندکے در نگ ہو تو خود صاحب مال ہلاک ہوتا ہے اور بمجرد دم نکلنے کے اوسکی ملک ہو جاتا ہی پس ایسی بیوفا سے دل لگانا زیادہ اس سے کوئی ابلہی نہین ہے ٭ اور آن لوگ جو اسکے مبتلا ہین اور خوشحال اونہونکا کہ جنہونے اسکو بنقد سجان کشت یا ماری ہے ہر بندہ خدا کو چاہئے کہ ہوشیار ہو جائے اور شیطان کے فریب سے عمر عزیز کو بچالے لہذا **بیت** فرصت نہین کہ غنچہ ستار کھل سکے ٭ ہون عندلیب کس چمن بے ثبات کا ٭ اگرچہ تو میری نصیحت سے بے نیاز ہی اور منافع اور مضار اپنے خوب پہچانتا ہی لیکن مینے چاہا کہ مین بہی حق دوستی اپنی عقل ناقص کے موافق ادا کرون آج سے تو میرا دوست اور برادر ہی جو کچھہ مواسا اور مدارا میری امکان مین ہی اوسمین رہنی بقصور نہونگا اگر بفرض محال تیری طرف سے بے التفاتی بہی ظہور کریگی برادر ہرے سوائے اخلاص اور بات نہوگی اور اگر تو ترک مہر اختیار کریگا پر مین تجہسے کنارہ نکرونگا حتی کہ تو دلشکنی بہی میری کریگا پر مین عہد شکنی ہرگز نکرونگا جبکہ سنگ پشت نے یہ باتین تمام کین اور زاغ نے ملاطفت سنگ پشت کی موش کے حق مین سنی خوش ہوا اور کہا کہ اے برادر مجہے خوش کیا تو نے خدا تجہے خوش رکہے کہ تجہسے بہتر اس زمانے مین دوست یکرنگ پیدا نہو گا اخبار مین آیا ہے کہ ایک شخص دوست رکہتا تہا ایک شب

اوس دوست کے دروازہ پر آیا اور آواز دی اوس بزرگ نے قیاس کیا کہ اس وقت کا آنا بے سبب نہین ہی مگر دور دراز مین پڑا الغرض نا چار ایک توڑا درہم کا ہاتھ لگا لیا اور شمشیر حمایل کی اور کنیز جمیلہ سے کہا کہ شمع ہاتھ مین لیکر آگے چل جب کہ دروازہ کہولا معانقہ کیا اور کہا کہ ای دوست تیرا آنا اس شب تاریک مین تین صورت پر میرے خیال مین آتا ہے ایک یہ کہ احتیاج مال کی کچھ ہوتی ہی یا دشمن جانی نے غلبہ کیا ہی یا تنہائی ملال کا باعث ہوئی ہی اسلئے مین تینون چیزین مہیا کرکے حاضر ہوا ہون اگر حاجت مال کی ہے تو یہ توڑا حاضر ہے اور اگر مدد چاہتا ہی تو بندہ شمشیر آبدار موجود ہی اور اگر خادمہ کی حاجت ہی تو یہ کنیز خدمتگزار موجود ہے **بیت** جو ہو فرمان تیرا تابع فرمان ہون مین ✤ ہدیہ مقبول ہو تو بندہ احسان ہون مین دوست نے عذر کیا کہ ہرگز کوئی حاجت نہین ہے فقط تیرا اشتیاق لایا ہی اسکے بعد استحکام محبت نے ایک سے ہزار درجہ پر ترقی پائی مرد کریم اگر گرداب حوادث مین گرفتار ہو تو سوا ارباب کرم کے کوئی اوسکا دستگیر نہین ہو سکتا ہی جیسا کہ ہاتھی اگر دلدل مین پھنس جائے تو ہاتھیون کے بغیر کوئی اسے نکال نہین سکتا ہی شاید موش کی جانب سے تجھے رنج بھی پہنچے تو بھی دلتنگ نہو تا کہ عاقل ہمیشہ عالی ہمتی کو کام فرماتے ہین بلکہ بدی کا عوض بھی نیکی سے کرتے ہین اور ذکر جمیل اونہین لوگونکا زمانہ دراز تک باقی رہتا ہے **بیت** دنیا مین ہی جسکا نام زندہ ✤ لاریب ہی مدام زندہ ✤ اور جسکی دولت مین کہ محتاج شریک نہون کر مونکے زمرہ مین شمار نہ کیا جائےگا اور جسکی زندگانی کہ بدنامی مین بسر ہو وہ زندہ نہین ہی بلکہ بدتر از مردہ ہے بقول سعدی علیہ الرحمۃ **بیت** سعدیا مرد نکونام نمیرد ہرگز ✤ مردہ آنست کہ نامش بہ نکوئی نبرند ✤ زاغ سنگ پشت کیساتھ اسی گفتگو مین تہا کہ ایک آہو دور سے نمودار ہوا اور کمال جلدی سے دوڑتا آتا تہا گمان یہ ہوا کہ کوئی شکاری دیپر ہے سنگ پشت نے اس ابتری سے پانی مین جست کی اور زاغ درخت پر جا بیٹھا اور موش سوراخ مین در آیا آہو ایکبار قریب پانی کے آکے نزار کھڑا ہوا اور زاغ ہر جانب کو نظر کرتا تہا کہ کون اس آہو کے پیچھے آتا ہی جبکہ کوئی نظر نہ پڑا زاغ نے آواز دی کچہوا پانی سے اور چوہا سوراخ سے باہر آیا سنگ پشت نے دیکھا کہ آہو بحواس پانی کو دیکھتا ہے مگر پیتا نہین ہے سنگ پشت نے آہو کی تسلی کی کہ یہ جگہہ خوف کی نہین ہی اگر تشنگی ہے تو پانی پی اور اگر کچھ حادثہ ہی تو بیان کر اور اتنا مضطر نہو آہو نے کہا کہ اکثر کمانداز میری فکر مین رہتے ہین اسلئے اندک شبہہ سے بھی مین دور دور بھاگ جایا کرتا ہون آج ایک بہیلیا میرے لیئے بہت تدبیرین کر رہا تہا اوسکا خوف ازبس غلبہ لایا سمجھا مین کہ یہ کسی حیلے سے ضرور گرفتار کریگا اوس اضطراب سے بہاگ کے یہانتک پہنچا ہون کچہوے نے کہا کہ اب ہرگز اندیشہ نکر کہ یہان ہرگز صیاد کا گذر نہین ہو سکتا ہے بلکہ تیرا دل چاہی تو ہماری صحبت قبول فرما کر اپنے دائرہ دوستی مین تجھے بھی داخل کرین کہ ہم تین شخص ہین چار ہو جائین کہ اندنون آسمان کو بھی چیز چار رکن کی منضبط نہین ہوتی ہی اور اکابر نے بھی فرمایا ہی کہ دوست جسقدر زیادہ ہون ہجوم بلیات کا کم ہوتا ہے اور پسندیدہ عقلا بھی یہی ہے کہ دوست

[illegible]

اگر ہزار ہون کم ہین دشمن اگر ایک ہو بہت جانے **بیت** دوستی را ہزار کس شاید دشمنی را یکے بود بسیار ۔ آکے بعد موش
اور زاغ بہی کلمات ملایم سے پیش آئے آہو نے دیکہا کہ یاران لطیف طبع اور مصاحبان پاکیزہ خصلت باہم آمیزش
دلی رکہتے ہین اسلیئے بعد مواثیق[۱] دلخواہ اوسی مرغزار مین قرار پکڑا یاران نے آہو کو نصیحت کی کہ اس چراگاہ سے قدم باہر نہ رکہنا
اور اس چشمے کے سوا کہ جگہہ امن و امان کی ہے دور کا ارادہ نہ کرنا آہو نے قبول کیا اور بایکدیگر اوقات بسر کرتے تہے ایکروز موافق عادت
ہر روزہ کے سب یکجا ہوئے آہو کو نہ دیکہا بعد انتظار بسیار ان تینونکو اضطرار ہوا زاغ سے التماس کیا کہ تو جلد پرواز
کرکے خبر لے کہ آہو کو کیا حادثہ پیش آیا اور کدہر گیا زاغ تہوڑے عرصہ مین خبر لایا کہ آہو اسیر دام صیاد ہوا سنگ پشت نے
موش سے کہا اس حادثہ مین تیرے سوا مشکلکشائی آہو کی کوئی نہیں کرسکتا ہے جلدی کر کہ وقت ہاتہہ سے نہ جائے
موش زاغ کی راہ بری سے آہو تک پہنچا اور کہا کہ اے برادر کیا پیش آیا کہ تجسا عاقل اس بلا مین گرفتار ہوا آہو نے کہا کہ تقدیر
الہی کے مقابلہ مین تدبیر کیا کام آتی ہے موش نے کہا کہ سچ ہے اسکے بعد جلد جلد پہندے جال کے کاٹنے لگا اس عرصہ مین
سنگ پشت بہی قلق صحبت سے کشان کشان آہو تک پہنچا اور دلکا کلال[۲] و ملال بیان کیا کہ اے عزیز تیرا آنا اس مقام پر
میرے حادثے سے بہی دشوار تر ہے کہ اگر موش پہندے سب کاٹے اور صیاد آپہنچے تو جست کرکے بہاگ سکتا ہون اور زاغ پرواز
کریگا اور موش سوراخ مین در آئیگا مگر تجہے نہ دست مقاومت اور نہ نیروے ستیز اور نہ سر مخالطت اور نہ پای گریز ہے یہ کیا
کیا تو نے اور کیون ہماری حیرانی دو بالا کی سنگ پشت نے کہا کہ کیونکر نہ آتا اور میدان محبت مین پہر کسطرح قدم رکہتا امر
محبت مین مجبور ہون اور اگر تجہی یار کے واسطے جان بہی جائے تو خوش ہون کہ میرا نام وفاداری مین لکہا جائیگا اب شکر کی جا
ہے کہ اللہ تعالی نے تیری نجات کا سبب پیدا کیا قریب ہے کہ تو اس بلا سے فراغت پائے اور ساتہہ یاران ہمدم کے
اپنی منزل کی معاودت کرے سخن[۳] تمام نہ تہا کہ صیاد نمودار ہوا مگر موش پہندے کاٹ چکا تہا کہ آہو نے جست کی اور زاغ اڑا
اور موش ایک سوراخ مین جا چہپا مگر سنگ پشت اوسی جگہہ رہگیا کہ صیاد قریب دام کے آپہنچا افسوس کرتا تہا اور چپ و راست دیکہتا
تہا کہ یہ بند کسنے کاٹے کہ نظر سنگ پشت پر پڑی باخود کہا کہ اگرچہ یہ متاع حقیر آہوے الم جستہ اور دام گسستہ کی تلافی
نہین ہوسکتی ہے مگر خالی ہاتہہ پہرنا حمیت صیادی کے خلاف ہے اوسیوقت سنگ پشت کو پکڑکے توبرے مین بند کیا اور
پشت پر رکہکی راہ شہر کی لی اوسکے جانیکے بعد یہ تینون جمع ہوئے معلوم ہوا کہ سنگ پشت کو باندہکر لے گیا نہایت اندوہ
مین مبتلا ہوئے اور نالہ و فریاد کرتے تہے تو زاغ نے کہا کہ گریہ و زاری سے سنگ پشت کے واسطے کچہہ فائدہ
نہوگا تدبیر صائب کرنی چاہئے کہ اوسکی نجات کی صورت ظہور مین آئے سخنگو نے کہا ہے کہ امتحان چار گروہ کا چار جگہہ پر ہوتا ہے
عامل اہل شجاعت کا جنگ کے دن کہلتا ہے اور اہل امانت کا داد و ستد کے وقت پہچانا جاتا ہے اور مہر و وفا زن و فرزند

[۱] مواثیق جمع میثاق بمعنی پیمان استوار ۱۲
[۲] کلال بمعنی ماندگی و بیزاری ۱۲
[۳] ... ۱۲

کی تنگدستی کے وقت اور حقیقت دوستونکی محبت اور شفقت مین معلوم ہوتی ہے موش نے کہا کہ ای آہو ایک حیلہ میرے
خیال مین گذرا ہی کہ تو صیاد کے نزدیک جا کے اسطرح لنگ کرتا ہوا سست و ضعیف بن کے آگے آگے چل کہ وہ بہی
یہ مجروح ہے اور زاغ تیری پشت پر آواز دے جیسا کہ زخمیون سے زاغ کرتے ہین جبکہ صیاد کی آنکھ تجہپر پڑیگی مقرر سمجہیگا یہ
زخمی ہے وہ پشتارا سنگ پشت کا رکھ کے تیرا تعاقب کریگا جبکہ نزدیک آ پہنچے اسوقت لنگ کرتا ہوا اسطرح ہستہ چل کہ وہ
تجہ تک پہونچے اور اتنا ہی دور نہ بہاگ کہ نا امید ہو جاے یونہی تیرے تعاقب مین وہ دور نکل جائیگا اس عرصے مین اگر
اللہ نے چاہا ہے تو مین توبڑے کے بند کاٹ کے سنگ پشت کو کسی جا مین لے چہپونگا سب نے رای صواب
اندیش پہ موش کے آفرین کی اور آہو اور زاغ اسی نوع سے کہ بات مقرر ہو چکی تھی صیاد کو نمودار ہوئی صیاد ظالم کو
یقین ہو اتو بڑا سنگ پشت کا دوش سے اوتار کے زمین پر رکھا اور تعاقب مین آہو کے چلا موش نے الحال توبڑے کو
کاٹ کے سنگ پشت کو لے بہاگا اور ایک امن گاہ تک جا پہونچا جبکہ عرصہ بہت ہوا اور صیاد گرفتاری آہو سے
مایوس ہوا توبڑے کیطرف پہر ایہان توبڑا اکٹا پایا اور نشان سنگ پشت کا بہی نملا متحیر اور سر گردان تہا کہ
اول آہو کے بند دام کے کٹے پائے پہر آہو مجروح اسطرح پر ہاتہہ آئے اور پہر توبڑا کاٹ کے سنگ پشت بہاگ گیا
یہ بات اسرار سے خالی نہین ہے غالبا یہ زمین جنات اور پریونکا مسکن ہے یہانسے بہاگا چاہیئے وہی توبڑا اٹہا
اور جال کندھا مین داب کے بہاگا اور یہ دعا کرتا تہا کہ الٰہی اب اس بلا سے بچاوے تو پہر اس میدان کے شکار کا حوصلہ
نکرونگا بلکہ اور صیادونکو دوستانہ منع کرونگا کہ کبہی شکار اس میدان کا نکرین جبکہ صیاد اپنے مکان پر پہونچا اور یہ دو
آشنا جمع ہوئے یہ حکایت سب نے کہی اور حسب بادہ مبالغہ کیا کہ کوئی اوسطرف نجائے یہ منشا اتفاق کا تہا کہ آہو
اور سنگ پشت یون بچگئے اور آیندہ کو صیاد اودہر آنے سے باز رہا **قطعہ** رشتہ تا یکتا ست آنرا زور زالی بگسلد ٭
چون دو تا شد عاجز آید از گسستن زال زر ٭ گل کہ تنہا بود آخر خشک گردد زود داغ ٭ ور شکر تنہا خوری ہم گرم گرداند جگر ٭
زین دو تنہا ہیچ قوت نا ید اندر جان و دل ٭ قوت جان را و دل را گل شکر بہ گل شکر ٭ یہہ ہے حکایت موافق دوستان
با وفا کی اندر داستان معاضدت ہم نشینان با صفا اور صدق مودت ایام دولت و نکبت اور رعایت محبت ہنگام
راحت و محنت اور ادا ے حقوق صحبت ہنگام بعثت شدت اور جن لوگونمین کہ نوائب ایام و حوادث زمانہ مین خلاصہ
تمام سے وابستگی رہی او نہون نے برکت اور امداد یکدیگر سے ورطہ ہلاکت سے خلاصی پائی ہے اور اسکے بعد فراغ خاطر سے
مسند معاشرت پر بہ شادی تمام سے تمام عمر تمکن ہے مین خردمند کو چاہیئے کہ نور عقل اور صفائی فکر سے اس حکایت مین
تامل کرے اور نکات اور باریکیان اسکے دیدۂ دل سے دیکہے کہ جانوران ضعیف نے آپسکی موافقت کا کیا کیا ثمرات

پسندیدہ اور نتایج برگزیدہ حاصل ہوئے ہین اور گروہ انسان کا کہ اشرف مخلوقات ہی اگر اپنے سینے بے کینے کرکے باہم
اتفاق کرین اور طرح مصادقت کی بلا شائبہ ریب باہم ڈالین تو انوار فواید اتفاق بھلا کس درجہ ظہور کرین اور اساس
محبت کو اگر اس قانون سے مضبوط کہین اور صفائی باطن سے انجام تک پہنچائین تو کیونکر فواید کل سے برخورداری پائین
مثنوی صحبت آنکس کہ بصدق و صفاست ✽ دامن او گیر کہ اہل وفاست ✽ سیل کسی کن کہ وفا بنت کند ✽ جان سپر تیر بلا بنت کند

باب چوتہا ملاحظہ کرنیمین احوال دشمنونکے اور ڈر رہنے مین اونکی مکر و حیلہ سے

رای نے برہمن سے کہا کہ داستان دوستان صادق اور مصاحبان موافق کے سنے مین اور نتیجہ انکے اتفاق اور یکجہتی کا معلوم
ہوا **بیت** ہر کرا یار وفادار بود غم نبود ✽ ہر کرا یار نباشد دل خرم نبود ✽ موافق اسکے مولف کہتا ہی **بیت** بن تیرے
فردوس مین بہی دل میرا خرم نہین ✽ نخل طوبے نخل ماتم[ا] سے مجھے کچھ کم نہین - اب امید یہ ہی کہ از راہ عنایت مثال دشمن کی
بہی فرمائے کہ اوسکے فریب سے کسطرح اجتناب کری اور اوسکے تواضع اور تضرع پر کیا کری کہ مضمون چوتہی وصیت کا
یہ ہی کہ عاقل دور اندیش دشمن پر اعتماد ہرگز نکرے کہ کسی طرح دشمن اصلی دوست نہین ہوتا ہے بموجب **بیت**
ز دشمن دوستی کردن چنانست ✽ کہ یکجا جمع کردن آب آتش ✽ حکیم بیدپائی نے فرمایا کہ خردمند کو لازم ہی کہ کلام دشمن پر کبہی
التفات نکرے اور اوسکے متاع اتفاق آلود کو ہرگز خرید نکری کہ دشمن دانا اپنی صلاح کیواسطے کمال لطف سے ظاہر کرتا ہی
اور ظاہر کو بخلاف باطن آراستہ بناتا ہے اور اوس حیلے کے ضمن مین فکر ہائے دور دراز مد نظر رکہتا ہی پس عاقل دور بین
کو چاہیئے کہ جسقدر دشمن سے تلطف اور مدارا دیکہے زیادہ تر بدگمانی اور خویشتن داری مین مبالغہ کرے اور ہر چند
دشمن قدم ملائمت آگے بڑہائے وہ دامن موافقت کو کوتاہ کرے اگر اندکے غافل ہوجائیگا تو دشمن کو ہمیشہ منتظر
قابو اور وقت کا رہتا ہے یقین ہے کہ تیر تدبیر مراد کو پہنچائی اوسوقت ندامت اور تدارک سے فائدہ نہوگا اور وہی
پہنچیگا کہ جو زاغ سے بوم کو پہنچا دابشلیم نے پوچہا کہ یہ حکایت کسطرح ہی **حکایت زاغ و بوم** برہمن نے کہا کہتے ہین کہ
ایک ولایت مین کوہ تہا از بس مرتفع اوسپر باغبان حکمت نے ایک ایسا درخت بلند پیدا کیا تہا کہ اوسپر ہزار زاغ کی آشیانے
تہے اونمین پیروز نامی زاغ بادشاہ اون سبہونکا تہا ایک شب بومونکا پادشاہ عداوت قدیم کے سبب سے
شبخون اس گروہ پر لایا اور اوس شب تارمین خرمن حیات زاغان سیہ کردار کا آتش کارزار سے جلادیا اور مظفر و منصور اور
خرم و مسرور اپنے قرارگاہ کو پہر گیا دوسرے دن غراب سیاہ بال شب نے جبکہ منہ آشیانہ مغرب کو کیا اور خیل ستارگان مانند
زمرۂ بومان گوشۂ خلوت مین متواری ہوا اور اختر عالم افروز نے تیغ درخشندہ نیام مشرق سے کہینچی پیروز نے لشکر بقیۃ السیف
کو جمع کیا اور حکایت لشکر بوم درمیان مین لاکے کہا کہ شبخون اور دلیری بومونکی دیکہی تم نے اس سے پہلے زیادہ انکی جرأت اور دلیری نہ

[ا] نخل ماتم و نخل محرم و نخل تابوت زبانی ایک زن ایرانی کی صحیح ہوا کہ درخت کو کہتے ہین جو عشرۂ محرم مین بناتے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ وہ ایک شاخ ... بالا سے ... سیاہ ... و اللہ اعلم ۱۲

اور جیسا کہ یہہ قوم زاغونکی ایذا رسانی مین جرات رکھتی ہین محتاج بیان کے نہین ہین اور انتو یہہ ہماری ماداوسکن اور حرب و ضرب سے خوب مطلع ہوگئے اور اس فتحیابی نے اور بہی اونہین دلیر کر دیا غالب ہے کہ پہر جلد ہمارا قصد کرین اور یہہ بہی دست برد پیرکار ظہور مین لائین اور یقین ہے کہ ایکبے بار ایک کو زندہ و سلامت نہ چہوڑین اس کام مین تامل کرو اور غور تمام سے کچہہ ایسی تدبیر بروی کار لاؤ کہ دفع دشمن اوس سے متصور ہو الا بموجب بیت کے دیکہو گے جو کچہہ کہ دیکہو گے

بیت آج گر تدبیر دشمن تا نہود شوار کل . گر بہ گشتن رونسا اول ہی مثل اوستاد کی ٭ جبکہ پیروز نے یہ بات تمام کی بایخ زاغ جوان کہ سب زاغون مین عقل و حکمت و فراست و مصلحت مین برگزیدہ تہے آگے بڑہے اور بعد ادای دعای شاہانہ عرض کیا کہ جو کچہہ کہ بادشاہ نے فرمایا سراپا حکمت ہی اور اسرار بسیار اسمین مندرج ہین لیکن بغیر خوب سمجہی ہم کیا عرض کرین بادشاہ نی کہا کہ مجہہ تمہاری رای پر ہمیشہ سے اعتماد ہے اور آج دن امتحان کا ہے جو جواہر کہ درج ضمیر مین ذخیرہ رکہتی ہو رشتہ بیان مین کہینچو اور جو نقد کہ دار الضرب خاطر مین جمع ہی سکہ خانہ امتحان سے بازار ظہور مین لاؤ زاغون نے زبان تنا کہولی اور یہ اشعار مولف کے پڑہے **اشعار** الہی رہی گلزار جلال ٭ باغ جنان ٭ چمن مین پہرتی رہی جب تلک نسیم بہار ٭ شہا بہ حشمت و اقبال و شوکت و اجلال ٭ ترا مدام رہے تخت و تاج وجاہ و وقار ٭ رای عالی اسبابت مین جو کچہہ تجویز کریگی وہی بہتر ہوگا اور جو کچہہ کہ ہم عرض کرینگے زیادہ ترا دس سے خاطر خداوندی پر روشن ہوگا اور کیا چیز ہے کہ ہم جانتے ہونگے کہ ہزار چند زیادہ اوس سے لوح دانش شہنشاہی پر مرتسم ہوگا لا کن بحکم المامور معذور جو کچہہ ارشاد ہوا بقدر وسع عقل ناقص کے عرض کیا جائیگا بادشاہ نے اونمین سے ایک سے کہا چارہ دفع دشمن کا کیا ہی اوسنے کہا کہ ای بادشاہ عقلای سلف اسطرح کے کام کیلئے حیلے لونڈ رہے تہے کہ جب مقابلہ دشمن قوی سے عاجز آتے تہے تو مولد و مسکن سے فرار کر کے ترک ملک و مال اختیار کرتے تہے اسلئے کہ جنگ مین خطر عظیم ہے خصوصاً اون دشمن سی کہ بالشن جنگ مشغول ہو چکا ہو پس ایسی دشمن سے کہ حرب و ضرب جسکی اپنے فوج کے دلون پر اثر کر گئی ہو اوس سے ارادہ محاربے کا کرنا گذر گاہ سیل پر خوابگاہ بنانا ہے بموجب بیت کے **بیت** جو غالب ہو چکا ہو لڑنا اوس سے ٭ مثل ہیچ ہی زدہ ایشیان کی بادشاہ نے منہہ دوسرے کی طرف پہیرا اور کہا کہ تو کیا اس کام مین مصلحت دیکہتا ہی اوسنے عرض کیا جو کچہہ وزیر سابق نے کہا میری رای اوسکے خلاف ہی کیونکہ اول حملہ دشمن مین مولد و مسکن چہوڑنا ارباب خرد کے نزدیک موجب بے ناموسی اور باعث بے حمیتی ہی شیر مردونکو اندک زخم مین از جا رفتہ ہونا کہاں بے ننگی ہی بہتر یہ ہی کہ ہم استعداد حرب کی شوکت تمام سے پیدا کرین اور جنگ مشغول سر بند سے کار لائین دیکہیں کہ زمانہ کس سے یاری کرتا ہے اور کسی خواری مین ڈالتا ہی لے شہریار بادشاہ کا ہکار نبرد ممالکت کو ذیر کنار کریگا کہ پہلے بوسہ دم تیغ آبدار کا لیگا **بیت** عروس ملک کسی در بغل بگیرد تنگ ٭ کہ بوسہ برلب شمشیر آبدار زند ٭ اور ہو شفت سا عرحبت اللب شہنشاہ کو پہنچیگا کہ بیمانہ تمنای دشمن کو سنگ ظفر سے توڑ ڈالیگا اور نمک خواران قدیم پر واجب ہی کہ پای استقلال ایسا مضبوط معرکہ دشمن مین گاڑین کہ چہرہ نصرت میدان

غبار سے نظر امیدین نمایان ہوا و سلاطین نامدار پر لازم ہے کہ سوز جنگ اور رونق نام و ننگ کے موجب ہوں التفات نکریں بلکہ ہنگام ستیزہ مال و جان کو بیقدر سمجھیں بادشاہ نے منہ نیز سے کیطرف کیا کہ تیری رائے کیا اقتضا کرتی ہے اوسنے عرض کیا کہ میری رائے یہ ہے کہ جاسوسان عاقل اخبار دشمن کے واسطے مقرر کئے جائین تا حال اور مصلحت اونکی ہر دم دریافت ہوتی رہے اگر باج و خراج لینے پر راضی ہون اور صلح قبول کرین تو ہم بھی صلح کرین اور بقدر مقدور خراج و باج دیکر وطن مالوف میں عیش و عشرت سے اور آفت شبخون اور محنت جنگ سے امان پائین کیونکہ جب غلبہ دشمن رعیت و سپاہ کے دلمین متمکن ہوجائے اور معرض تفرقہ و ہلاکت مین سب گرفتار ہوجائین اوسجگہ سوائے مکر و حیلے کے کار برآری دشمن سے دشوار ہے اس حال کے وقوع کے بعد کہ جو مذکور ہوچکا اراد جنگ کا دشمن قوی سے دور از دانشمندی ہی بموجب **مصرع** زمانہ با تو نسازد تو با زمانہ بساز * پادشاہ نے وزیر چارم سے کہا کہ تو کیا کہتا ہے اوسنے کہا کہ ای شہریار میرے نزدیک ترک ملک و مال سے بہتر ہے کہ وہ شخص کہ ہماری زیردست تھے اونسے التجا کرنا اور خراج کا حرف زبان پر لانا اور ان سے ملتجی ہونا اور بے ناموسی گوارا کرنا بدتر از مرگ ہی اور اگر خراج بردہ بھی نہون یا اسقدر طلب کرین کہ ہم سے نہوسکے تو بجز ذلت کیا حاصل ہوگا اس سے جنگ ہزار بار اولی ہے **بیت** مردہ بود ان بزیر سنگ اندر * ہر کہ زندہ بزیر ہر سنگ اندر * بادشاہ نے وزیر پنجم سے کہ کارشناس نام رکھتا تھا کہا کہ مجھی تیری رائے عالم آرا پر اعتماد کلی ہی تو جلای وطن اور صلح اور باج اور خراج کو ان باتون میں سے کونسی بات پسند کرتا ہے کارشناس نے عرض کیا کہ جلای وطن اور باج و خراج دینا یہ تو از غایت ناپسندیدہ ہے اور حالت اضطرار مین جنگ بھی اختیار کرنا نہ چاہیئے کیونکہ وہ ہماری لڑائی پر دلیر ہوگئے ہین اور ہمارا لشکر انکی لڑائی سے زبون ہوچکا ہے انکی قوت و شوکت آج ہم سے بہت زیادہ ہی حاصل یہ کہ میری نزدیک بالفعل جنگ مناسب نہین ہے اور دانا بھی دانا ہین حتی الوسع جنگ مین تعجیل نکرینگے کہ دانا جنگ سے پرہیز کرتے ہین اور سبب اسکا یہ ہی کہ جنگ کا نتیجہ قتل نفوس ہے اور وبال اسکا عند اللہ بہت اور عوض اسکا ممکن نہین ہی بادشاہ نے کہا کہ جلای وطن بعد صلح نکرین اور جنگ بھی نکرین اور باج و خراج بھی ندین تو کیا کیا جائیگا کارشناس نے عرض کیا کہ اس کام میں تامل ہو اور نشیب و فراز اس عقدۂ لاینحل کا قدم تفکر سے پایمن کیا جائیگا بادشاہ کو لازم ہے صائب اور تدبیر درست سے وہ کام حاصل ہوتا ہے کہ خزینہ و دفینہ لشکر بسیار سے بہتر نہین آتا ہی اور اس کام مین اصل بادشاہ کی ہے اور مشورہ وزیرونکا محض واسطے قوت خرد بادشاہ کے ہی جیسا کہ دریای کلانکو چشمہای خرد سے مدد پہنچتی رہتی ہے اسیطرح رسمی بادشاہ کو امدک اندک رساندنی ہے وزیر ونکی بعض باتین نکل آتی ہے **نظم** اے آفتاب اوج سپہر تو ذرہ ہے تیرے سامنے خورشید خاوری * نوشیروان کہ عدل مین مشہور خلق ہے * سیکھا ہی تجھسے قاعدہ عدل گستری * لیکن بادشاہ نے جو مجھ سے اس مصلحت مین مختار کیا ہے اسلیئے خلوت مین ایک بات عرض کرونگا جیسا کہ خبردار مانع جنگ کا ہے اسی طرح تذلل اور التجا سے بچنا بھی ہے اور قبول خراج وغیرہ سے بھی سخت عار رکھتا ہے جسمین کہ بزرگ ہمارے

۵۱ جواہر جمع عارضت یعنی ... جنگ ۱۲ ... ۵۲ ... ۱۲ ۵۳ گارہ ... ناخوش

ننگ کرتے تھے اوسمین گردن رکھنی بڑی شرم کی بات ہے **بیت** خصم را گردن نہادن خوار سازد مرد را ٭ مردن اولیٰ تر ازین
بے اعتباری زیستن ٭ اور مرد صاحب ہمت زندگانی واسطے بقای ذکر بلندنامی کی چاہتے ہین اور نعوذ باللہ اگر کوئی عار یا سبب
بدنامی کا لاحق ہو تو کوتاہی عمر کو ہزار زندگانی سے عزیز تر سمجھتے ہین میرے نزدیک شہریار کو اظہار عجز اور بیچارگی بہت نازیبا ہے
اور جو کہ زبونی قبول کرتا ہے دروازے بلا کے ہر طرف سے اوسپر کھلتے ہین اور راہ امان کی بند ہو جاتی ہے **بیت** معرکے مین ہو
نہ عاجز اپنے دلکو رکھ دلیر ٭ عجز دیکھے گا تو ہوگا دشمن بزدل بہی شیر باقی عرض بندی کی لایق خلوت کے ہے کہ جو بانی الضمیر کہتا ہون
رای جہان آرای بادشاہ پر ظاہر کرونگا آگے اختیار شہریار ہے ایک اونمین سے بولا کہ ای کارشناس فایدہ مشورہ کا یہ ہے کہ سب
ارباب خرد اسے سنین اور اپنی اپنی فکر کے لایق اوسکی نشیب و فراز اور اطراف و جوانب نظر کرین شاید انہین مین سے کسی کا
تیر تدبیر ہدف مراد پر درست بیٹھے اور بزرگون نے بہی کہا ہے کہ مشورت نام اجتماع عقول کا ہی جسجگہہ جماعت عقلا کی
کسی مہم مین شروع کرین تو لازم ہے کہ تمامی اضرار اور فوائد اوسکے مد نظر کرکے ایک وہ بات کہ جسپر اکثر کا اتفاق ہووے
برگزیدہ کرکے اختیار کرین کہ شاورہم فی الامر کی برکت ہی نغزش اور نقصان اوس امر مین کمتر راہ پاتا ہی اور تو جو مصلحت کو
خلوت پر حوالہ کرتا ہے سراسر خلاف رای عقلا کے ہی کارشناس نے کہا کہ سب اہل مشورہ مین نہین ہوتے ہین اور اسرار بادشاہی
رسمیات عرفی اور معاملات عوام کی مانند نہین ہین اسلئے ہر کسی سے مشورہ مقدمات کلی کا نہ چاہیئے اور اسرار بادشاہی کے
فاش ہونیکی چند سبب ہوتے ہین ایک یہ کہ ارباب مشورہ سے جو شخص کہ قابلیت اسکی نہین رکھتا ہے وہ ایلچی دشمن اور
جاسوس سے اکثر حال کہہ دیتا ہے اور یہ بہی احتمال ہے کہ اس محفل مین دشمن کے دوست کہ گوش بر آواز رکھتے ہین حاضر ہون
تو کیا عجب ہے کہ وہ جسوقت کچھ سنین فوراً پہنچائین اور وہ رخنہ بندی اوس تدبیر کی اسطرح پر کرے کہ ہمارا تیر تدبیر
نشانی تک پہنچنے نہ پائے اور بالفرض دشمن کا جاسوس بہی نہو تو سننے والے عوام اس محفل خاص کے اپنی اپنی عزیزون اور
دوستون سے مقرر سب ماجرا بیان کرینگے پہر ایک کی زبان سے سیکڑون کے گوش زد ہوگا بموجب مثل مشہور کے
مصرع نہان کے ماند آن رازے کہ زو سازند محفلہا بغرض بہر کیف دشمن پر انکشاف راز ہو جائے گا
اسی واسطے اخفای راز مین حکمانے مبالغہ کیا ہے **بیت** چہ زیبا گفتہ است آن مرد ہشیار ٭ کہ گر سر بایدت سر را نگہدار ٭
اور جسنے کہ اخفای راز مین سہل انگاری کی ہی ندامت اوٹھائی ہے **بیت** ہرگز نہ راز دل سے خبر کر زبان کو ٭ ایسا
نہو زبان خبر کر دے کان کو ٭ اور بہت لوگ گزرے ہین کہ ملک بادشاہت بلکہ زندگانی افشای راز کے سبب برباد کی ہی
جیسا کہ بادشاہ کشمیر انعل کہکر اوج شہریاری سے حضیض خواری مین پڑا اور اوسکا آفتاب عمر مغرب فنا مین غروب ہوا پیروز
بولا کہ یہ قصہ کیونکر تہا **حکایت بادشاہ کشمیر** عرض کیا کہ شہر کشمیر مین ایک بادشاہ تہا کہ اوسکی شمشیر برق آثار کے خوف سے

ہوا کا مقدور نہ تھا کہ اوسکے حکم کے خلاف چل سکے اور ہیبت شان جانستان صاعقہ کردار سے طاقت باشکی نہی
کہ روئے زمین پر کچی سی بہہ سکے بہ اشعار مؤلف کے لائق اوسکی شان کے ہین اشعار ریہ عدل ہے کہ نکالی ہمگرِ ناخن سے
جو لگکے ٹوٹ رہی پلے گو سفند ہین خار ہ ہوا سے صورت آتش چراغ روشن ہو ہ لبسان دوست ہے دشمن ہر ایک کا غمخوار
نگاہِ گرم سے دانے انار کے ہون شرر ہ شرار سنگ تلطف سی دانہ ہاے انار ہ اور یہ بادشاہ حریم حرمت اور پردہ عشرت
مین ایک محبوبہ رکہتا تھا کہ اوسکی زلف عنبر رنگ درازی شب یلدا پر درازدستی تھی اور اوسکا روی جان بخش کمال حسن سے
چودہوین رات کے چاند سے سبقت لیگیا تہا بادشاہ کو اوس نازنین سے ایسی دلبستگی تھی کہ مشاہدہ اوسکے جمال کا حاصل
زندگانی سمجہتا تہا اور اوس فتنہ انگیز نے جو مرغ دل شاہ کو اسیر اپنے کمند زلف کا پایا تہا تو کمان ابرو کو تانتا اور تیس کہینچکر
خدنگ غمزے کو ہر دم ہدف سینہ پر مارتے تھے کہ اوسکے بے حکم حس و حرکت نکرسکتا تہا بموجب بیت رسم عاشق کشی شیوۂ
شہر آشوبی ہ جامہ بود کہ بر قامت او دوختہ بود سعدی جسکو تیر نگاہ لگتا ہے ہرگز ہل نہین سکتا ہ لب سوفار آسا زخم
پنہان ہل نہین سکتا ہ لیکن وہ یہانتک بیہوش شراب شہوت تہی کہ فقط بادشاہ پر اکتفا نکرتی تہی بلکہ ہر طرف نظر ڈالتی
رہتی ہی ایک خواص بادشاہ کا نہایت حسین اور برگزیدہ اور ذی اعتبار تہا کہ مخدرہ بادشاہ کو بہی اوس سے پردہ نتہا
یہ بیگم دلدادہ ہوئی اور وہ بہی جیل و جان اسکا فدائی تہا کہ آخر کار رسم اختلاط کامل باہم پیدا ہوئی اور ملاقات مخفی جاری
ہونے لگی ایک شب بادشاہ نے محفل عشرت آراستہ کی اور شاہ و بیگم اکیجا بیٹھے اور یہ خواص بہی خدمت میں حاضر تہا اور بادشاہ
ہر دم نگران جمال بیگم تہا اور یہ گوشہ نگاہ دزدیدہ سی محو تماشای گل رخسار خواص تہی اور اس سے غافل تہی کہ بادشاہ یہی حرکات
متنبہ ہوا ہے یہ ہم اور اشارات مین سرگرم تہی جبکہ بادشاہ نے چند بار یہ حرکات اوسکی دیکہین شعلہ غیرت عشق اور آتش حمیت
بادشاہی کا نون سینہ مین مشتعل ہوئے اوسیدم اوسکی محبت سے دل برداشتہ ہوا بموجب بیت اہل تحقیق بر آنند کہ نتوان خورد ہ
از درختے کہ بر و میوہ بباغ دگرے ہ لیکن یقین کہا کہ اس کام مین شتابی کرنا طریقہ احتیاط سے دور ہے اسلیئے ایسا دہوکہا دیا کہ
اوسپر ثابت نہوا کہ بادشاہ کچہہ سمجہا ہے اوسیطرح تمام شب موافق معمول کے بسر کی مگر آتش غیرت سے دل کباب کی مانند
بہنتا رہا جبکہ کارفرمائے تقدیر نے حجاب ظلمت الیوان باہر مینا گون سے اوٹہا لیا اور شمع عالم افروز نے علم نور قبہ قصر فیروزہ فام پر بلند
کیا بادشاہ دادگستر دولت سرا سے باہر آکر رونق افزای تخت عدل و داد ہوا اور قضیہ داد خواہون کے موافق دستور العمل کے بذات
خود فیصل کرتا رہا بیت شہ کہ با عدل ہمنشا باشد ہ سایۂ رحمت خدا باشد ہ بعد الفراغ کار سلطنت خلوت مین بیٹہا
اور اوس وزیر کو کہ مشار الیہ امورات سلطنت تہا طلب کیا کہ جلاد قہر متقاضی تہا کہ ماجرا شب کا وزیر سے ظاہر کرکے تدبیر
اوسکے قتل کی اسطرح پر کرے کہ پردۂ ناموس دریدہ اور رشتہ نیکنامی بریدہ نہو اور کارفرمائے عقل یہہ کہتا تہا

کہ بہیانہ وزیر سے بہی نہ کہو کہ بڑی شرم کی بات ہی آخر جانب قہر کی غالب آئی اور ماجرا شب گزشتہ کا بیان کیا اور مشورہ وزیر سے چاہا اوسنے بہی اونکے قتل کے اسطرحپر صلاح دی کہ دونو نکو زہر ہلاہل سے ہلاک کیجیے اور سوا ہمارے وزیر کے کسیکو اطلاع نہو بیت کار ہا ہمچنین آن بہ کہ پنہانی بود * آشکار اگر بود آخر پشیمانی بود * اسکے بعد وزیر اپنے گہر کو آیا اوسکی ایک بیٹی تہی اوسی بہت عزیز رکہتا تہا اوسے نہایت غمگین پایا سبب پوچہا معلوم ہوا کہ اوسے ملکہ نے آج بہت بے عزت کیا ہے یعنی از بس ذلتین سر محفل دی ہین وزیر کمال خشمناک ہوا اور برائے تسکین اوس غمگین سے کہا کہ تو غم نکر اور دل شاد رکہہ بس دو چار ہی دنمین چراغ اوسکی عمر کا افسردہ اور گل حیات اوسکا پژمردہ ہوا چاہتا ہے بیٹی نے وزیر کے اس اجمال کی تفصیل مین مبالغہ کیا وزیر نے بطریق دلداری شمہ اوس راز کا بیان کیا لیکن اوسکی کتمان مین مبالغہ تام کیا دختر وزیر اس بشارت سے خوش ہوئی اور باہر آئے مقارن اس حال کے ایک خادمہ خاتون کی اوسکے پاس آئی اور عذرخواہی اور دلداری سے پیش آئی دختر وزیر نے کہا کہ کچہہ غم نہین ہی خاتون نے مجہے بے سبب لتن دی ہے عنقریب اسکی سزا اور جزا دیکہی گی خادمہ نے کہا اے وزیرزادی تو جانتی ہے کہ مین خاتون سے زیادہ تیری تابع فرمان اور فدائی ہون جسمین کہ تیری راحت ہو عین میری تمنا ہی تجہسے اس حال کو نہ چہپا کہ اوسکی جفا سے مین بہی بہت خفا ہون خدا کرے یہ بات سچ ہو کہ مین بہی اوس ظالم کے آزار سے نجات پاؤن بلکہ اگر کام مین کچہہ سعی کرنیکا ہو تو بجا لاؤن وزیر کی بیٹی نے کہا کہ مجہے یقین ہے کہ تو میری دوست صادق ہے لیکن اگر قوت اسکی رکہتی ہے کہ راز کو زبان سے نہ نکالے تو حال مفصل بے کم و کاست تجہسے کہدون خادمہ نے سوگند کہائی اسکے بعد اوسنے کل حال اوس سے بیان کر دیا خادمہ فوراً وہان سے پہری اور خاتون سے مشرحاً سب حقیقت بیان کی خاتون نے اوس جوان کو خلوت مین بلاکے کہا کہ جان ہم دونو کی جائیگی اگر ہو سکے تو بادشاہ کو مار لیجیے دونون نے باہم مشورہ قتل کا کیا شبکو جبکہ بادشاہ سویا اور بفکر خواب بلند ہوئی جوان پردیسے نکلا اور سر بادشاہ کا تن سے جدا کیا فائدہ اس مثل کا یہ ہی کہ بادشاہ دزد رازی مشورہ لین نگردہ راز کہ جسمین مصلحت کلی ہو اوسے اصلا ظاہر نکرین والا ایسا ہی کچہہ درپیش آئیگا ہر چند یہ وزیر خیرخواہ بادشاہ کا تہا مگر خطای بشری سے بادشاہ کو قتل کروا دیا اور محض ظاہر ہے کہ اگر بادشاہ باوجود فرزانگی اور ہمت بلند کے راز اپنا چہپا نہ سکیگا بہلا اور لوگ کہ پایہ مین کمتر اور عقل و دانش مین اوس سے فروتر ہین کسطرح مخفی کر سکینگے بیت چون تو نتوانی کہ راز خویشتن پنہان کنی * پس چرا رنجی کہ او را دیگران افشا کنند * کاتشناس نے جبکہ یہ حکایت بیان کی ایک شخص نے کہا کہ اس حکایت سے معلوم ہوا کہ راہ مشورہ کی چاہیئے کہ مسدود ہو جائے کہ جو کچہہ بادشاہ کرے فقط اپنی رائے پر کرے اور حالانکہ ترک کرنا مشورہ کا پسندیدہ عقل و حکمت نہین ہی اور آیہ کریمہ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ مقتضی اسکی ہی کہ بغیر مشورہ کیے کوئی کسی مہم کا ارادہ نہ کرے بیت بنای کار خود از بر مشاورت نہہی * نہ حق شرع گزاری نہ داد عقل دہی * اور کلام الٰہی

پیغمبر برگزیدۂ دو عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو واسطے مشورے کی حکم کرتا ہے بدلیل اسکے ہے کہ مشاورت محمود ہے اور خلاف اسکا
نونہار پسندیدہ نہوگا **بیت** شد پیمبر مشورت مامور ٭ تو چرا زین طریقہ باشی دور ٭ کارشناس نے کہا کہ امر حق تعالے کا کرنا
اپنے رسول کو مشورت مین اسواسطے نہین ہے کہ اوسکی راے کو اورون کے مشورے کے سبب سے مدد حاصل ہو کیلیے کہ ضمیر منیر حضرت
سرور عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا وحی الٰہی سے مؤید اور آئینہ جہان نما تھا کہ حقایق اشیا اوسمین بالتمام ظاہر تھی مگر
فائدہ مشورے کا یہ ہے کہ اس طریقہ پسندیدہ کو لوگ سیکھین اور اپنے عقول ضعیفہ کے واسطے اورون کے عقل سے
مددگاری چاہین جیسا کہ نور چراغ کا تھوڑے بسی اور روغن ڈالنے مین روشنی زیادہ پکڑتا ہے اور فروغ آتش کا دہیزم کے
زیادہ کرنے مین دوبالا ہوجاتا ہی اور ان باتونسے یہ نہین نکلتا ہے کہ ترک مشورے کا کرنا چاہیئے بلکہ یہ ہے جو کچھ مشورے سے حاصل
ہو اور اپنی راے بہی اوسپر قرار پکڑے اوسی چھپائی کہ اخفای راز اور کتمان مافی الضمیر مین دو فائدے کلی حاصل ہوتے ہین ایک
یہ کہ تجربہ مین آیا ہے کہ جس بات کو مخفی رکہی تاثیر یہ ہی کہ جلد عقدہ کشائی اوس امر کی ہوتی ہے اور غالب ہے کہ وہی مضمون بہت تریف کا
بہی ہو دوسرے یہ کہ اگر مشورے سے ایک تدبیر قرار دی اور تقدیر الٰہی کے موافق نہو تو شماتت اعداسے اور عیب جویونکی خردہ گیری سے
بچتا ہے بموجب اس بیت کے **بیت** ایکہ وصل تو میسر نشود چندان نیست ٭ کہ رقیبان ز سر طعن زبان بکشایند ہیرو زلولا
کہ ای کارشناس مینے سب زبان درگاہ مین ہر خویش و بیگانہ سے تجہی برگزیدہ کیا ہے اور تیری راے ہموارہ پسندیدہ
دل ہے تو نے جو کچھ تجویز کیا ہے بلا تکلف کر اور تا مقدور راضی لقصور نہو کارشناس نے بعد دعای خسروانہ عرض
کیا کہ ہر نمکخوار پر واجب ہے کہ جب کوئی مہم اپنی ولینعمت کو درپیش آئے جو کچھ از راہ صواب اندیشی اوسکے خیال مین آتے
عرض کردے اور اگر رای مخدوم مائل بخطا پائے تو ضرور اطلاع کردے کہ اس تدبیر مین نقصان متصور ہین اور جبتک
سرانجام اوس تدبیر کا دلپذیر نہ ہاتھ آئے ہمت کو قاصر نکرے اور اوسکے تدارک مین خواب و خور فراموش کرے
آخر کوئی بات کام کی ہاتھ آہی جائیگی اور پادشاہ جسکو جادہ امانت داری سے اندک منحرف پای اوسکی سزا مین ہرگز تاہل
نکرے اور جسکو خیرخواہ بدل اور امانت دار اور مصلحت کار درست پائی اوسکی سرفرازی مین کوئی دقیقہ علی قدر حال فرو گذاشت
نفرمائے جبکہ اپنا نسق اس طریق پر جاری رکہی تو اوسی وزرای کافی اور مشیران متین ضرور ہاتھ آوینگے کیونکہ خائن خوف
جان سے کبھی ایسی بادشاہ کی نزدیکی قبول نکریگا لامحالہ جو ہوگا وہ امین ہوگا کہ جب بادشاہ نے سزا اسے خائن اسطرح
اور امین کی سزا اسطرح اپنے اوپر لازم کی پھر غالب ہے کہ اوس بادشاہ کی سلطنت پائدار رہے اور
راز اوسکا افشا نہو اور حوادث زمانہ کی اوسکی ملک پر دست تصرف نہو نے پائے پادشاہ نے پوچھا کہ
چھپانا راز کا کس طرح اور کن کن مخصوصون سے چاہیئے اور کن لوگونسے بچانا ہے کارشناس نے عرض کیا کہ پادشاہ کے بہیدین

متفاوت ہین بعضے وہ راز کہ جن لوگون کے بارہا آزمائش کی ہو اور کام اونکا شبہ اور شک سے خالی ہو اور اونکی
دین و دیانت مین کبھی خلل نہ پایا گیا ہو سوا اونکے اور سے زنہار نہ کہے اور اون سے بہی جو کہے تو اول ہزار تاکید سے
موکد کر لے تب اوسکے بعد زبان پر لائے والا بے سبب اون سے بہی نہ کہے جبکہ کوئی اون سے مشورہ طلب ہو یا
کوئی کام لینا منظور ہو تو البتہ اوسطرحپر کہ مذکور جبکا ہو چکا مضائقہ نہین ورنہ ہرگز حرف زبان پر نہ لائے بلکہ
اپنی ذات سے بہی اخفا کرے یعنی مبالغہ ہے کہ بادشاہ جانے کہ مین گویا خود اسے نہین جانتا ہون جب ایک
بات کو خود کوئی نبچائیگا تو کاہے کو غیر سے کہیگا **بیت** اسرار دل کو کبہو نہان جان کیطرح بد غماز تیرے
ساتھ ہین شیطان کی طرح بد اور بعضے وہ راز ہین کہ جنہین چندان قباحت نہین ہے تو بعض بعض شخصونکو
کہ رازدار اور ذی اعتماد ہین کہنا اونکا بقدر ضرورت مضائقہ نہین رکہتا ہے مگر بومونکے قضیے مین کہ خاطر عالی
مین گزرا ہے اوس راز کے چار کانونکی سوا اور کوئی قابلیت محرمیت کی نہین رکہتا ہے اس کے بعد بادشاہ متوجہ
خلوت کا ہوا اور تنہا کارشناس کو طلب کیا اول پوچھا کہ ہم مین اور بومونمین عداوت کا کیا سبب ہے
وزیر نے کہا کہ زمانہ سابق مین ایک زاغ نے ایسا کلمہ کہا تہا کہ وہ کینۂ دیرینہ اس قوم کے دلمین اب تلک
چلا آتا ہے اب قابو وقت کا پاکے اوسکا انتقام کیا بادشاہ نے پوچھا کہ یہ ماجرا کیونکر تہا عرض کیا ۔

حکایت کینۂ دیرینہ بومان

کہ زمانہ سابق مین بہت سے پرندے باہم جمع ہوئے اور یہ صلاح
کی کہ ہم مین ایک دانا پادشاہ ایسا چاہئیے کہ سانحہ کے وقت اوس سے رجوع لایا کرین یا دشمن پیدا ہو
تو اوسکے دفع کی تدبیر اوس سے پوچھین اسپر ہر ایک پرندہ اپنی فکر کے مناسب ایک کو لایق بادشاہی کے سمجھ کے
پسند کرتا تہا اور دوسرا دلیل و برہان سے اوسکے کلام کو رد کرتا تہا آخر کار نوبت بوم کی آئی ایک گروہ اسپر راضی ہوا کہ
بوم سرداری کے سزاوار ہے اور دوسرا گروہ اوسکے قدح مین کوشش کرتا تہا اس مین آتش فتنہ برپا ہو کے
کہ بات قال سے جدال پر آگئی القصہ قرار اسپر پایا کہ ایک جانور کہ اس مجمع مین داخل نہو اوسے حکم کرین اور
جو کچھ کہ وہ حکم کرے اوسپر عمل کرین اتفاقاً ایک زاغ وہان اوسوقت وارد ہوا سب نے کہا کہ یہ جانور ہماری
حکایات سے کچھ آگاہ نہین اور غیر جنس بہی ہے اسی حکم کرو سب نے پسند کیا اور تجویز سلطنت بوم اور
انکار فریق ثانی بیان کیا زاغ نے کہا کہ یہہ مکر خام اور سودای نافرجام ہے بوم شوم کو منصب حکومت سے
کیا نسبت اور اوس منحوس صورت کو رتبہ اختیار و اقتدار سے کیا کام مگس کو عرصہ جولانگاہ سیمرغ
سے کیا نسبت آیا شاہان بلند پرواز کہ نسر طائر سے رتبہ بلند ہے مین

لاف برابری مارتا ہی کیا ہوا اور ہماری ہمایون فال کہ اوسکا سایہ بال تاج افتخار سلاطین ہوتا ہی کہان ہی اور عقاب فروشکوہ کہ
کوہ اوسکی صدمہ پر و بال سے لرزتا ہی کیا ناپیدا ہوگیا اور اگر سب مرغ نامدار جہان سے نابود ہوگئے ہوتے تو اولی یہ تہا کہ تم بغیر بادشاہ
کے اپنی گزران کرتے اور ننگ متابعت بوم شوم اپنے سر نہ مارتے اور اس عار کو قبول نہ کرتے کہ وہ قطع نظر منظر بد کے
عقل ناقص رکہتا ہے اور مغلوب الغضب اور متکبر ہے اور سوا اسکے جمال عالم افروز سے کہ آیہ وَجَعَلْنَا هَا سِرَاجاً مُنِيراً
اوسکی شان مین ہے محروم رہتا ہے اور دشوار تر یہ ہے کہ حدت غضب اور خفت عقل اوسکے افعال سے ظاہر ہے
اور بیہودہ اور لایعنی ہونا اوسکا اوسکے حال سے روشن پس بہتر یہ ہے کہ اس اندیشہ نا صواب سے درگزرو اور تدارک ہر قضیے کا
اپنے مشورہ اور مصلحت پر رکہو اور بادشاہ لایق کی تلاش مین رہو اس صورت مین مرفہ الحال اور فارغ البال ہو گی
اگر یون کروگے تو بخوبی ہر مہم کو سرانجام دوگے جیسا کہ اوس خرگوش نے آپکو رسول ماہ کیا اور تدبیر درست سے
ہاتہیونکو اپنی قوم سے دفع کیا مرغون نے پوچہا کہ یہ کیونکر تہا **حکایت خرگوش رسول ماہ** کہا کہتے ہین کہ
ایک بار ہاتہیونکی ولایت مین ایک سال خشک سالی ہوئی اور یہانتک نوبت پہونچی کہ قطرہ آب کسیکو نہ ملتا تہا آخر رنج
تشنگی سے بیطاقت ہوئی اور اپنے بادشاہ سے عرض کیا بادشاہ نے حکم دیا کہ ہر طرف جاسوس جاہین اور جہان
پانی اور چراگاہ خوب ہو خبر لاوین ایک ہیل خبر لایا کہ ایک مقام ہی کہ اوسی چشمہ ماہ کہتے ہین عجب مقام وسیع و سیراب ہے اور
مرغزار بیشمار ہمین واقع ہوئے ہین بادشاہ فیلان سب ہم اور خدم لیکر اوس چشمہ پر وارد ہوا اور اوس چشمہ کے حوالی مین گروہ
خرگوشونکا بہی رہا کرتا تہا ہاتہیونکی ہجوم سے اونہین زحمت پہنچی تہی بلکہ اکثر پاؤن کے تلے کچلے گئے تہی آخر سب خرگوش اپنے بادشاہ
کے آگے روئے کہ بادشاہ عادل مظلومونکے پناہ اور دستگیر مجرومونکا ہوتا ہی اور تخت پر بیٹہا داد دینے کیلئے سزاوار ہی زیادہ
جینے کیواسطے اب وقت ہی کہ داد ہماری دو اور انتقام ہمارا لے کہ اکثر ہمارے مر گئے اور بعضے جو بچے ہین وہ مجروح اور کوفتہ ہین اور
باقیماندہ بہی ہاتہیونکی ہجوم سے معرض ہلاکت مین خوفناک ہین بادشاہ نے کہا کہ یہ بات سرسری نہین ہے کہ بیسمجہے جواب دیا جائے
بلکہ پہلے عقلا جمع ہون تا مشورہ کیے بعد ایک تدبیر قرار دیجائے اور مقدمہ سنگین مین بغیر مشورہ حکم کرنا خلاف طریقہ خردمندی ہے
بزرگون نے کہا ہے اگرچہ بڑا ہو عاقل و ہوشیار اور رکہتا ہو دانش بسیار لیکن نکرے بے مشورہ کار دشوار آخرکار بادشاہ نے سبکو
جمع کیا اور مشورہ فیلون کے دفع کا پوچہا ان خرگوشونمین ایک تیز ہوش تہا کہ اوسی بہروز کہتے تہے اور سب خرگوش اوسکی حسن تدبیر کے معتقد تہے
اوسنے قد اپنا راست کیا اور کہا **رباعی** شاہا غم رعیت بیچارہ مخوری ✽ بداینت رسم و قاعدہ دادگستری ✽ بد از حال بیکسان
نظر لطف وا مدار ✽ بہ کز تاج و تخت و دولت و اقبال برخوری ✽ اگر مصلحت ہو تو مجہے وکیل کرکے فیلون کے بادشاہ کے
پاس بہیجیے اور ایک امین ساتہہ کیجیے تا جو مین کہون اور کرون وہ اوسے دیکہے اور سنے بادشاہ نے

ے نظر جارحہ نگریستن مراد صورت و دیدار ۱۲

ے دار مدار بار مدار و موقوف ممکن ۱۲

کہا کہ مجہ کو تیری راے صواب اندیش اور امانت اور دیانت پر کمال وثوق ہے حاجت امین کی کیا ہی مبارک ہی جاؤ اور جو مناسب
سمجہو سو کرلاؤ کہ رسول زبان بادشاہ کی ہوتا ہے نیز اکہنا ہے کہنا ہے جو کوئی چاہے کہ بغیر ملاقات اوسکا راز دل دریافت کرے تو اوسکی
فرستادہ کی گفتار و کردار سے معلوم کرلے کہ وہ ایسا ہے کہ جسنے ایسی کو برگزیدہ کیا ہے اوہر حکمانے بہی آمین تاکید کی ہے
کہ بادشاہ کو چاہیئے کہ ایسی کو وکیل کرے کہ برگزیدہ سب قوم کا اور دانا تر اوس گروہ مین ہو چنانچہ سکندر ذوالقرنین بیشتر تبدیل لباس
مین آپ رسالت کو گیا ہے اسلیئے کہ فرستادہ دانا اور دلیر اور توانا چاہیئے کہ ہر سوال کا اپنی ذکا سے ایسا جواب دے کہ راہ صواب سے
نزدیک تر ہو یعنی پسندیدہ اہل تحقیق اور مقبول نظر ارباب تدقیق ہو بہت لوگ ہوتے ہین کہ بہ میت درشتی سے ایسی آتش برپا
کرتے ہین کہ جہان جلجاے اور بعضی ایسی ہین کہ گفتار دلپسند سے دو گروہ مین طرح محبت کی پیدا کرتے ہین۔ بہروز نے عرض کی کہ
اے بادشاہ اگرچہ مجہے طریقہ رسالت مین کچہہ دخل ہے لیکن بادشاہ عالم پناہ بہی اپنی درج حکمت سے جواہر چند انمول بمقتضاے
کے گوش ہوش مین آویزان فرمائی تو اوسی سرمایہ رسالت کرکے اوسی قانون سے ہر بات کو حسن ترتیب دیکر تیار ہون بادشاہ نے کہا کہ
اے بہروز بہترین طریقہ رسالت یہہ ہی کہ تیغ زبان مانند تیغ آبدار تیزی اور برش مین درست کہے لیکن جوہر لطیف مارا
ہی مٹنے نہ پاوے اگر اوس طرف سے ابتدا بہ سختی ہو تو اپنی طرف سے پہلے وہ کلام کرے کہ ابتدا اوسکی لطف و ملایمت پر ہو اور
اگر دیکہے کہ وہ سر نرم نہین ہوتا ہی اور راستی پر نہین آتا ہے تو نرمی کے پردے مین ویسی تیزی بیان مین ادا کرے کہ زہرہ دشمن کا آب
ہو جاوے اور سامعین پر یہہ واضح ہو کہ یہہ آب پرخاش کا بانی نہین ہے مگر جواب پرخاش مین بہت پرکار ہی **بیت** لطائف سخن
از سینہ تخم کین ببرد بہ زبان خوش زا بروی خشم چین ببرد حاصل یہہ کہ کلام رسول چاہیئے کہ قاعدہ لطف و خشم اور ساختن اور
سوختن پر مبنی ہو اور ناموس شکوہ بادشاہی ہر حال مین کم ہونے دے اور مطالب اور کنایہ دشمن کے بخوبی سمجہ لے غرضکہ
دانا کو پند دینا تحصیل حاصل ہی پس رخصت ہوئی امان اللہ بہروز آداب بجالایا اور رخصت ہوکے شب کو گروہ پیلان
مین آیا خیال کیا کہ یہہ سب مست بادہ نخوت ہین بیل سکے کہ حال مفصل بیان ہو تیری کیا قدر جانینگے اگر تجہ سے
ہزار کو پامال کر ڈالین تو بہی انکی چہرہ جباری پر غبار نہ آئیگا **بیت** کب دست موج کرتی ہی ماتم حباب کا دریا
لطمہ ن کو کہان غم حباب کا **ایضاً** گزر جسجا ہو پیلان دمان کا کسے وہان دہیان ہو ناتوان کا بس
بہتر یہہ ہے کہ ایک بلندی پر بیٹہ کے پہلے پیغام ادا کرون اگر سماعت کی تو فہو المراد والا جان تو سلامت رہیگی اسکے بعد
بلندی پر آکے آواز دی کہ اے شاہ پیلان مین پیغامبر ماہ کا ہون اور پیغامبر کو چاہیئے جو کچہہ مالک نے
کہا ہو اوسے حرف بحرف ادا کرے کہ مامور معذور ہوتا ہے۔ اور رسول کی بات گو
تلخ ہو لیکن سماعت کے قابل ہوتی ہے۔ اور تو جانتا ہے کہ ماہ باعث رونق

بازار شب اور نائب ہی بادشاہ روزگار اگر کوئی اوسکا خلاف اختیار کرے اور بات اوسکی سمع قبول سی نہ سنے
تو تیشہ اپنی پانون پر ملتا ہے بادشاہ پیلان اپنی جگہہ سے نکل آیا اور کہا کہ پیغام ماہ کا کیا ہی کہ ماہ کہتا ہی کہ جو شخص
اپنے روز اور قوت پر مغرور ہو کر زیر دستون کو آزار پہنچائے تو یہہ دلیل روشن ہی اوسکی رسوائی کی کیا وہ ہماری زور و
قوت سے آگاہ نہین ہی جو اپنے کو بھول گیا ہی بیت خدای کہ بالا و پست آفرید * زبردست ہر دست آفرید
اور تو جو اس غرور یہ ہے اور مین اور بہائم سے قوی تر ہون اور یہ قوت اور شوکت کہ ادنی اعراض سے معروض زوال مین
آجاتا ہے بس ایسی وسیلے سی تو نے یہانتک خیر کی ہی کہ ہماری چشمی مین تیرگی کر دی ہے کیا تو نہین جانتا ہے کہ عقاب
تیز پر اگر میرے چشمے پر اوڑے تو اوسکی بال و پر جلجائین اور اگر نسر طایر کبھی چشم بد سے ادہر نگاہ کرے تو قوت باصرہ اوسکی
فوراً زائل ہو جائے پس تو آپ کو کیا سمجھا ہے کہ خیال فاسد کو دل مین راہ دی ہے لیکن مینے نہایت کرم سی تجھی آگاہ کیا ہی
اگر اپنی جگہہ سے قدم ادہر نہ رکہیگا تو آرام سی بسر کرو الا بذات خود مین آونگا اور عذاب الیم سے تجہی ہلاک کرونگا
اور اگر اسمین کچھ شک واقع ہو تو جلد آ کہ مین اس چشمی مین اسوقت موجود ہون برای العین مشاہدہ کر او ر عظیم عبرت کھول شاہ
پیلان اس بات کے سنتی ہی متعجب ہو کر اوسیدم چشمہ پر حاضر ہوا اور صورت ماہ کو پانی مین دیکھا پہر ز نے کہا کہ ای
بادشاہ تہوڑا پانی اوٹھا کے منہ دہو کہ ماہ بر سر ترحم آئی اور تجہسی راضی ہو پیل نے خرطوم پانی مین ڈالی جنبش خرطوم سی پانی ہلا تو
ایسی معلوم ہوا کہ ماہ اضطراب اور غضب مین ہی کہ ایک طور خفگی کا پایا جاتا ہے پیل نے آواز دی کہ ای وکیل ماہ جناب ماہ اپنی جگہہ سے جا بجا کیون
حرکت کرتا ہی پہر وز نے کہا کہ واقعی ماہ جیسی کہ بر سر قہر ہے یہی حال ہے تو جلد سجدہ کر کہ تا غضب فرو ہو اور قرار پکڑے پیل نے سجدہ کیا اور
کہا لا اب زنہار اس چشمے کے گرد کوئی پیل نہ آئیگا قصور گزشتہ کہ نادانستہ گناہ تہا معاف ہو یہ کہکر پانی سے خرطوم باہر نکالی کہ دم کے
بعد پانی ٹہیرا اور ماہ نے قرار پکڑا پہر وز نے کہا کہ جا قصور تیرا معاف ہوا پہر ہرگز ایسا نکرنا پیل اپنے جزیرہ کو روانہ ہوا اور پہر وز نے
آکے اپنے بادشاہ کو خوشخبری دی بادشاہ نے بہ آفرین پہروز کی رای سلیم پر کی اور حسن تدبیر اوسکا سبب گوشونکو باعث امن و
امان ہوا زاغ نے کہا کہ یہ تمثیل اسلیئے بیان کی ہے مینے کہ تم مین ایک عاقل ایسا چاہیئے تا وقت ضرورت تدبیر دفع دشمن کرتا رہی
اگر آج تم مین کوئی زیرک صلاح کار ہوتا تو کب یہ صلاح دیتا کہ بوم شوم کو تم اپنا فرمانروا اقرار دو کہ باوجود اتنی خصائل ناپسندیدہ کی
کہ مذکور جنکا ہو چکا فریب اور دغا اور بیوفائی سرشت مین داخل ہے اور بادشاہ کا اسی زیادہ کوئی عیب نہین ہی کہ دغا اور بیوفائی
اوسکی طبیعت مین ہو کیونکہ بادشاہ سایہ پروردگار کہے جاتے ہین عرشانہ نے انکی آفتاب عدالت سی عالم کو منور کیا ہی اور انکی
عدل و انصاف کے بغیر امن و امان عالم مین وجود نہین پاتی ہے پس چاہیے کہ بادشاہ وفادار رہے نجبا کا اور
رعیت کے ساتھ مہر و الطاف سے پیش آئے نہ قہر سے اور زنگار کینہ سی لوح سینہ کو صاف رکہے نہ مکدر

اور جو کوئی کہ مکار کا محکوم ہوگا اوسی پہنچیگا جو اوس کبک اور تیہو کو گربہ مکار سے پہنچا مرغون نے پوچہا کہ یہہ قصہ کیونکر تہا

حکایت ۵ گربہ مکار اور کبک اور تیہو کی زاغ نے کہا کہ دامن کوہ مین میرا آشیانہ تہا ہمسایہ میرا ایک کبک کا بہی مسکن تہا تاثیر قرب جوار سے ایسی محبت باہم پیدا ہوئی کہ بجز تلاش معاش مفارقت ایکدم کی مجہے گوارا نہ تہی ناگاہ وہ کبک ایسا غائب ہوگیا کہ تا زمانۂ دراز بیطرح اوسکا نہ ملا یقین ہوا کہ ہلاک ہوگیا بعد مدت دراز ایک تیہو پیدا ہوا اور اوسکی آشیانہ مین مسکن کیا مینے خیال کیا کہ آشیانہ کے خالی رہنے سے تیہو کا رہنا بہتر ہے اگر معلوم ہوتا کہ وہ زندہ ہے تو البتہ مین متعرض ہوتا بحکم اس کے مصرعہ یکے ہمیرد و دیگرے ہمی آید ٭ خاموش ہو رہا مین تہوڑی مدت اسطرح گزری کہ کبک موجود ہوا دیکہا کہ غیر میرے آشیانہ مین متمکن ہے کہا تو میری جگہہ چہوڑ دے تیہو نے کہا کہ اب مین قابض ہون اور بمقتضائے اَلقَبضُ دَلِیلُ المُلکِ کی اب اسکا مالک مین ہون اگر اپنی حقیقت سمجہتا ہے تو حجت شرعی سے اثبات کر کبک نے کہا کہ تیرا قبضہ غصب اور تغلب سے ہی اور غصب کے نزدیک روا نہین ہی اسیا مین سند شرعی رکہتا ہون بین القصہ دونون مین نزاع کلی واقع ہوئی چنانچہ ہر چند مینے صلح کی تدبیر کی پر کوئی بات درست نہ پڑی آخر کار یہہ قرار پایا کہ رجوع بحاکم عادل کرین کہ دونونکی بات سن کے حق سے باطل کو جدا کردے کبک بولا کہ یہان سے نزدیک ایک گربہ ہو روزہ دار اور عابد لعد خدا شناس اور کم آزار دن روزے مین بسر کرتی ہی اور راتکو شمع وار ایک قدم سے تا صبح سوز و گداز عشق الٰہی مین کہڑی ہوکے اشکباری کیا کرتی ہی **مثنوی** ز آب دیدہ دست از کون شستہ ٭ ز کنج فقر گنج فیض جستہ ٭ زدہ بر ہر دو عالم پشت پائے ٭ بخود بیگانہ با حق آشنائے ٭ افطار آب کاسی کرتی ہی اور خونریزی جانورونکی حرام جانتی ہے اوس سے زیادہ قاضی عادل اور نہ پاوگے اور وہ حکم کا اس قضیہ مین حکم براستی کریگی بہتر اس سے اور ہاتہ نہ آئیگا دونون اسبات پر راضی ہوکے گربہ کی طرف روانہ ہوئے مینے ازراہ شفقت کہا کہ ای عزیزو تمنے جو تقریر کی قابل اعتماد کے نہین غالب ہے کہ رای تمہاری خطا پر ہو بغور اسے سمجہو کہ گربہ کو تقوی سے کیا علاقہ کوئی اور تدبیر اپنے فیصلے کی کرو اور اس خیال محال سے درگزرو انہون نے اسمین مبالغہ کیا مینے کہا مصرعہ ہر کسے مصلحت خویش نکو میداند ٭ خیر بہتر ہے روانہ ہو لیکن مینے کہا کہ یہ قضیہ نوادر روزگار سے ہے تماشا اسکا دیکہا چاہیے کہ گربہ روزہ دار بین الخصمین کیا فیصلہ کرتی ہے مین بہی ان کے پیچہے پیچہے آکے ایک شاخ درخت پر بیٹہا انتظار کرتا تہا جبکہ دور سے گربہ نے دیکہا کہ دونون اسطرف آتے مین جلد کہڑے ہوکر نماز پڑہنے لگی اور تعدیل ارکان سے جیسا کہ چاہیے کوشش کرتی تہی **مثنوی** کلید در دوزخ است آن نماز ٭ کہ در چشم مردم گزاری دراز ٭ کبک اور تیہو کردار اور اذکار اوس مکارہ کے دیکہ کے متحیر اور زیادہ تر معتقد ہوئے اسکے بعد تامل اتنا کیا کہ نماز سے فارغ ہوئی ہر دونون سر نیاز زمین ادب پر رکہکر بولے کہ ہم دونون مین ایک قضیہ ہے بے توجہ آپکے فیصلہ دشوار ہی بعد انکار

تمام بولے کہ صورت حال بیان کرو دونون نے صورت قضیے کی عرض کی گربے نے کہا کہ اے صاحبو چرخ دوار زیان کار نے
غبار ضعف میرے ہر عضو مین پہنچایا ہے اور دست برد خزان روزگار نے آب طراوت اور تاب لطافت کو میرے بوستان حیات
سے سترد کر لیا ہے اور شب جوانی کہ سراسر قوت و پہلوانی تہی صبح پیری سے کہ مجمع جملہ عیوب حقیری ہے مبدل ہوگئی بینائی
اور شنوائی نے جواب دیا اب تمہارا چہرہ خوب نہین دیکہتی ہون اسلئے قضیہ تمہارا تہوڑا سنا اور اکثر بسبب ضعف سماعت
کے نہین سنا گیا بہتر یہ ہے کہ مجہے معاف کرو کہ چند انفاس کہ باقی ہین یاد خدا مین بسر کرون اور قضیہ دنیا کا کہ سراپا مجرب دین
اور مانع یاد الٰہی اور باعث نفرین ہی اس سے گربہ مسکین کو معاف رکہو کبک اور تیہو نے عرض کیا کہ حاجت روائی مخلوقات کے
باعث خوشنودی خالق ہی اگر یہ امر عبادت مین داخل نہونا تو انبیای کرام کبہی کسیکے حال کی سماعت فرماتے گربے نے کہا کہ تم اچہی
دلیل قوی لائے ہو کہ اب لامحالہ سننا پڑا لیکن مین اونچا سنتی ہون بہت نزدیک آکے باواز بلند دونون اپنا حال
بیان کرو البتہ بعد سماعت حکم شرعی کیا جائیگا مگر پہلے اس سے کہ قضیہ تمہارا سنا جائے ایک نصیحت دوستانہ کہ فوائد دینی و دنیا کے
اوسکے ضمن مین مندرج ہین تمسے بیان کرتی ہون اگر آج اوسی گوش دل سے نہ سنو گے تو فردا پشیمانی کہینچو گے اور اگر قبول
کرو گے تو اوسکا ثمرہ دنیا اور عقبیٰ مین ضرور پاؤ گے اتنا سمجہ لو کہ مال و متاع دنیا ہر دم معرض فنا مین ہی اسپر تمہارا مغرور
نہونا اور اس بے بقا سے کوئی چیز اگر مکر و غدر سے حاصل ہووے ہرگز قبول نہ کرنا کہ یہ مال ایکدن زندگی مین
خواہ موت کے بعد تمسے جدا ہونے والا ہے مگر وبال اوسکا دوام طوق گردن رہیگا ایسی ایسی زہر ہلاہل کو اپنی ہاتہہ
سے دیدہ و دانستہ اپنی حلق مین ڈالنا کام دانشمند کا نہین ہے اولیٰ تو یہ ہی کہ اسکی الفت بالکل دلسے اوٹہا کے چندے یاد الٰہی
مین مصروف ہو جیسا کہ مولف کہتا ہی **بیت** زبان چلتی ہی گویا آج کچہہ ذکر خدا کر لے جب اجل آئی تو پھر ہرگز نہ دیگی بات کی فرصت
اور اگر یہہ نہو سکے تو ناحق سے ضرور اجتناب کریں یہ دو کلمہ کہ حق حیوانیت تہا مینے ادا کر دیا اب جو کچہہ مطلب ہو اوسی
بیان کرو کبک نے عرض کیا کہ اے حاکم عادل اگر سب لوگونکو ہمت طلب حق کی ہوتی تو ہر ایک صفت دیانت و راستی کو
شعار اپنا کرتا اور احتیاج محاکمہ اور تصدیع حکام کی نہوتی اور رسم مرافعہ اور مدافعہ اور سوگند اور گواہ کے دفتر ایام سے اوٹہہ
جاتے چونکہ مدعی اور مدعا علیہ عالم کی آنکہین رمد غرض سے کور ہین اور راستی کی صورت انکی دیکہنے نہین آتی ہی اسواسطے وہ شخص
کہ جسکے چشم دل کحل الجواہر صدق سے پروردگار نے روشن کی ہی اور غبار ناحق کوشی کا اونکے آئینہ دل پر نہین بیٹہا ہی
اونکے ہم سب محتاج ہوتے ہین تا جمال صواب اونکی توسط سے دیکہنے مین آئے اے گربہ خدا شناس بعد الحمد کہ زنگار غرض نے
تیری آئینہ دل کو سیاہ نکیا ہے اور شومی رشوت سے تیرا دیدہ دیانت کور نہین ہوا ہے اس باعث سے یقین صادق
ہے کہ جو کچہہ حق ہے اوسپر تیرا حکم جاری ہوگا اور جسنے کہ فرمان تیری گردنکشی کی ہو کل عقوبت تیرا فوراً اوس کے

عه مستردو نعنی مم دریبایان کیس
دریغ کہ از
کرده شده ۱۲
عه مجرب بالسمع
شده
ویران کننده ۱۲

سرکو اوج و داد پر سرفرازی بخشیگا گربہ نے کہا کہ بات اچھی کہی تو نے حقیقت یہ ہی کہ تم دونون اپنے دلسے یہ سمجھو کہ حق تعالی
حق کیطرف ہے اور حق غالب ہے ہرچند ظاہر مین حقدار ضعیف اور ناتوان ہو پر باطن مین اوسیکو غلبہ ہے یعنی اگر آج
ایک بالادست زیردست پر جور کرے اول یہہ ہے کہ حاکم عادل ضرور جانب حق دار کا ہوگا پھر قوت باطل اوس ناحق
کوش کے کچھ کام نہ آئیگی اور بالفرض والتقدیر دنیا مین بچ گیا تو عاقبت مین کیونکر رستگاری پائیگا اور سوا اسکے اور دو کلمہ
کہ حال شفقت مین وہ بھی تمسے کہہ دیتی ہون للازم ہے کہ گوش دل سے سنو اور مجھے اپنا خیرخواہ سمجھو وہ یہہ ہے کہ کردار نیک کا
ذخیرہ اکٹھا کرو اور اس عمر بے بقا کو مانند ابر تابستان اور نزہت گلستان سمجھو اور اعتماد اسکا ہرگز نکرو اور خاص و عالم اور
دور و نزدیک عالم کو اپنے اعضا کے بدن کی مانند سمجھو یعنی جو کچھ اپنے اوپر روا نہ رکھو اونپر بھی جایز نہ رکھو کیونکہ مصرع
بنی آدم اعضای یکدیگر اند + غرضکہ یہہ احمق افسون اور دمدمے مین آگئے کہ انکو زیادہ تر انس پیدا ہوا اور مطلق اندیشہ نرہا
بیخوف و خطر گربہ کے نزدیک آ بیٹھے بس اودہر نزدیک ہونا تہا کہ اودہر ایک ہی حملے مین دونو کو پکڑ کے مطبخ معدہ کو انکے
گوشت لذیذ سے گرم کیا اور اثر نماز و روزہ اور صلاح و عفت کا خبث طبع ناپاک نے اتنے ہی طمع کے طمع مین برطرف
کردیا اور یہ مثل اسلیے کہی گئی ہے کہ تمہا معلوم ہو کہ عہد و پیمان پر بدسیرت کے ہرگز اعتماد نکرے اور قوم نفاق اندیش
اور غدر پیشہ بھی یہی علاج رکھتا ہے معائب اسکے بنہایت اور قبایح اسکے بے نہایت ہین اور عیوب اسکے جو بیان کیے
ہین جیسے قطرہ ہے دریاے بیکران سے او ذرہ ہی از روی فلک سپہر گردان کے اور اگر مبادا تمنے بہی یہی کام اختیار کیا کہ اوسی
تخت پر بٹھایا دیکھنا جسوقت کہ تاج شاہی اوسکے فرق تمبارک پر رکھا گیا بیشک سنگ ادبار اس دیار کے سرپر پڑیگا
اور جسدم کہ پایہ تخت حکومت اوسکے پاے شوم سے چہوگیا آتش غضب کرہ نکبت سے عالم عالم پر سیگی اور خس و خاشاک
اس دیار کا خاکستر کی طرح برباد فنا ہوجائیگا اس سبب سے کہ طینت اوسکی ناپاک اور جوہر اوسکا ناقابل ہے تربیت اور صلاح
کسی ناصح کی اوسپر کچھ کام نکریگی **بیت** گوہر پاک بباید کہ شود قابل فیض + زانکہ ہر سنگ و کلوخی دُر و مرجان نشود + جب
فرعون نے یہ داستان زاغ سے سنی اس کام سے انکار کیا اور ارادہ بوم کی متابعت کا بالکل دل سے اوٹھادیا بوم
پریشان روزگار سراسیمہ اور شرمسار گوشہ ادبار کی طرف روانہ ہوا اور چلتے چلتے زاغ سے کہا کہ اے سیاہ روے شرم و
حیا وہ فتنہ تونے میرے حق مین برپا کیا کہ سال تک اوسکا دفع ممکن نہین ہے اور وہ آتش فساد تو نے میرے حق مین
بہڑکائی ہے کہ دریاے محیط اوسے بجھا نہین سکتا ہے مین نہین جانتا ہون کہ کیا قصور مینے تیرا کیا تہا کہ جسکا عوض
تجھسے یہہ ہوا لیکن سمجھ لے کہ جراحت شمشیر البتہ التیام پاتا ہے مگر زخم زبان کا لاعلاج ہے کہ کسی مرہم سے اچھا نہین
ہوتا ہے **بیت** جراحتے کہ ز تیغ زبان رسد بردل + بہیچ مرہم راحت نکو نخواہد شد + پیکان

ناوک اگر سینے مین بیٹھا ہے تو نکالنا اوسکا ممکن ہے مگر جو تیرکہ زبان سے دلمین بیٹھا ہے اسکا نکالنا محال ہے اور جو ضرر
کہ تصور کیجاے دفع کرنا اسکا ممکن ہی مگر مدافعہ کینہ کا زنہار نہین ہوسکتا ہے مثلاً آتش اگرچہ کیسی تیز و تند ہو مگر اوسکی
حرارت پانی سے تسکین پاسکتی ہے اور شعلہ کینہ کا آب ہفت دریا سی تسکین نہین پائیگا اور زہر اگرچہ کشندہ ہے اوسکا
ضرر تریاق سے دفع ہوجاتا ہے مگر زہر کینہ کا کسی علاج سی دفع ہو نہین سکتا ہی اسکے بعد ہمارے اور تیرے قوم مین ایسی
ایسا درخت کینہ کا لگایا گیا کہ بیخ اسکی تحت الثری کو پہنچی اور شاخ اوسکی اوج سما سے گزر گئی اور بوم اس فصل کو بیان کرکے
آزردہ حال و شکستہ بال اپنی جگہ کو پہر گیا اور زاغ اپنی قال سے پشیمان ہوکر مکدر دور دراز مین پڑا اور با خود کہتا تہا کہ عجب
حرکت نالایم و دور از عقل کے مینے کی کہ جس سے سراسر ضرر متصور ہے اور اپنی قوم کیواسطے دشمن قوی برانگیختہ کی مینے بہلا ان
مرغون کی نصیحت سے مجہے کیا کام تہا جو اس گروہ کی مہتر تہی کچہہ اون سے بہتر مین نہ سمجہتا تہا اور بوم کے معائب وہ کیا
خود جانتی تہے اور اگر بالفرض نہ جانتے تہے تو مجہے اس سے کیا حاصل تہا وہ جانتی اور اونکا کام اونہون نے دانائی کی اور
بقول مَن صَمَتَ نَجیٰ کے کام کیا یعنی جسنے خاموشی اختیار کی نجات پائی اور مینے فضولی بیوجہ کرکے اپنی قوم کو معرض
زبان مین ڈالا سچ کہا ہے کہ زبان کو بشکل تیغ اسلئے پیدا کیا ہے کہ بے ضرورت اسی نیام دہن سے باہر نہ نکالے
جیسا کہ مرد شمشیر زن جبتک معرکہ کارزار نہو بطور بازی بیہودہ تیغ کو نہین نکالتے ہین اور جو کوئی کہ بضرورت ہردم
بازیکا طور سے شمشیر میان سے نکالا کریگا نگاہ مین خلق کے سبک اور ذلیل نظر آئیگا اسیطرح جو شمشیر زبان کو بے ضرورت
و بے احتیاط باہر نکالا کریگا ایکدن مبتلا کسی بلا کا ہوگا واقعی بڑی خطا کی مینے اور دشوار تر کو اختیار کیا کہ قوم
کے مواجہی مین یہہ سب کچہہ کہا کہ جسکا حیلہ بہی کچہہ بن نہین سکتا ہی مقرر کینہ بجدنے اونکی سینون مین جا پکڑی اور
حق بجانب اونکی ہے چنانچہ خردمندون نے کہا ہی اگرچہ اپنی شوکت اور قوت پر اعتماد تمام ہو مگر تو بہی کسی اونٰی کی
عداوت کو جائز نہ رکہی بلکہ لازم یہ ہے کہ دشمن سے بہی مدارا اور تملق مین کوئی دقیقہ فروگزاشت نکری جیسا کہ نظام الملک
والی حیدرآباد نے فرمایا ہے **بیت** بے دل بُرون عالم تملق اسباب کرے دم ٭ بشمشیر جو شیدم بیان گرمی کہ تپ کسعم ٭
اور دشمن انگیزی سے پرہیز کرے اگرچہ تریاق مجرب اور مالوا (؟) ادویہ مجرب رکہتا ہو پر اس اعتماد کو زہر ہلاہل کہانا سخت
ابلہی ہے **بیت** ہرچند کہ تریاق بدست ست ترا ٭ زنہار کہ تا زہر ہلاہل نخوری ٭ حکما اسپر متفق ہین کہ فعل کو
قول پر ترجیح ہے یعنی فعل نیک کہ اول مین کم ظاہر ہوتا ہے مگر انجام مین رونق پکڑتا ہی اور وہ شخص کہ قوت گفتار غالب
رکہتا ہے اور کلام اپنا حسن عبارت سی لوگون کی نظر مین چرب زبانی سی شیرین کر دکہلاتا ہے لیکن تہوڑے سے عرصے مین درطۂ
ندامت و ملامت مین پڑ جاتا ہے اور نتیجہ قول بیعمل کا سوا حسرت اور ندامت کے اور کچہہ نہین ہوتا ہی اور مین وہ ناجح قول الحد فاصر

ترکش یعنی تیر دان ۱۲ ٭ سما یعنی آسمان ۱۲ ٭ ترجمہ جو شخص چپ رہا نجات پائی اوسنے ۱۲ ٭ مواجہہ بالضم آمنے سامنے ہونا ۱۲ ٭ چرب زبان خوشامدی یا پلپلی کی باتون سے کسیکو فریب دینا ۱۲ ٭ ناجح [illegible] حالت اور قاصر کوتاہ

عمل ہوں کہ انجام کار پر نظر کرے اگر آج تاج خرد سے فرق حال میرا مزین ہوتا تو پہلے کسی عاقل سے مشورہ کر لیا ہوتا اسکے
بعد اس گفتگو مین جرأت کرتا تو سخن بے ضرر اور پاکیزہ کہتا اور بیہودہ گوئی سے احتراز کرتا ہین بقول شاعر **بیت**
سخن را سخت نا سنجیدہ گفتم ٭ در نا سفتنی بود انکہ سفتم ٭ افسوس کہ بے مشورت ناصحان عاقل اور خردمندان کامل بات
کہی ہینو اور بغیر ضرورت محض کلمات خصومت انگیز زبان پر لایا مین غالب ہے کہ مفسدون کے زمرے مین شمار کیا جاؤن اور
نادانی اور جہالت سے منسوب ہوں جنہوں نے سچ کہا ہے کہ بسیار گو بیہودہ گو ہوتا ہے بلکہ آدمیون اور بہائم مین کلام سے امتیاز کیا
جاتا ہے **بیت** جو کرے بات او سے چاہیے ہوش ٭ گر نہین ہوش تو بیٹھے خاموش ٭ القصہ زاغ اسی طرح بیقرار رہا اور آپکو
نفرین کرتا تہا اور اسکے بعد اپنے مسکن کیطرف پروانکی پس ہم مین اور قوم بوم مین سبب عداوت یہ ہوا بادشاہ نے کہا اے
کارشناس یہ حکایت فواید آموختنی ہینو اور حاصل حکایت کو سرمایۂ دل اور معین خرد کیا مینے بزرگون نے کہا ہے کہ خردمندونکو
مصاحب کرنا اور اونکی کلمات طیبات کو اپنا پیشوای کار بنانا نشانی ہے سعادت و اقبال اور حصول مرتبہ کمال کی اور حکما کا
اسپر اتفاق ہے کہ صحبت نیکونکی مشک کی مانند ہے کہ اوسکی فیض نسیم سے مغز جان کو قوت حاصل ہوتی ہے اور فعل نیکون کا
دلیل دانش ہے اور قول اونکا حکمت کیطرف راہبر ہے خانہ دل میرا تیرے بیان سے روشن ہوا اب تبا کہ تدارک دشمن کیجے
دفع کا کسطرح تدبیر کیا جائے کارشناس نے دعائے شاہانہ دی اور کہا کہ وزرای روشن رائے نے جنگ اور صلح اور اقرار و فرار اور
قبول باج و خراج سے جو کچھ کہ تجویز کیا ہے میرا ایک بہی امین پسند نہین ہے امید خدا سے رکہتا ہون کہ ایسا حیلہ بروی کار لاؤن
کہ جس سے خوشی اور کامیابی شہریار کو حاصل ہو چنانچہ زمانہ سابق مین بہت شخصون نے حیلے سے بیشتر مقصود اپنے حاصل کیے ہین
جیسا کہ طرار ولایت گرگانی گوسپند کو ایک ہی حیلہ مین زاہد کے ہاتھ سے لیگئے بادشاہ نے کہا کہ یہ قصہ کیونکر تھا ؛

حکایت طرار ولایت گرگانی کہا کہ ایک زاہد صاحب ورع قربانی کیواسطے ایک گوسپند فربہ خرید کر کے
اپنے صومعہ کو لیے جاتا تہا دل گروہ طرارونکا اوس گوسپند کو دیکھ کے لوٹ گیا اور چاہا کہ کسی فریب سے اس سے گوسپند
لیجیے صلاح کر کے راہ مین کہڑی ہو رہی جبکہ زاہد نزدیک آیا ایک بولا کہ یا شیخ یہ سگ کتنی کو لیا ہے دوسرا بولا کہ یہ شکار کا کتا کہان
لیجائیگا تیسرے نے کہا کہ ای شیخ مگر ارادہ شکار کا ہے کہ اس سگ کو ہاتھ مین لیا ہے ایک کہتا تہا کہ غایۂ شوق سے زاہد اللہ جانے
دوسرا طعنہ دیتا تہا کہ با وجود صلاح و تقوی کے سگ مردار کو ہاتھ مین لیا ہے کہ خانہ نمازی کو ناپاک کرے غرض اسی
طرح ہر ایک مکاری سے نئی طرح کا کلام کرتا تہا تا ہم نے دینین کہا کہ اتنے شخص کچھ اہی تو نہین ہین کہ گوسپند کو
سگ کہتے ہین مگر حقیقت مین یہ کتا ہی اور فروشندہ اسکا ساحر تہا اسلئے او مینے میری نگاہ مین اسے بکری کر کے دکھلایا ہے
اسکے بعد زاہد نے طرارونسے کہا کہ اگر اتنی مہربانی کرو کہ اسی جگہ کہڑے رہو تو مین اسکے فروشندے کو دوڑ کے پکڑ لاؤن

اور کتے کو اوسکے حوالے کرکے اپنے دام پھیر لون طراروں نے قبول کیا اور زاہد فروشند کیے پیچھے دوڑا اودہر زاہد روانہ
ہوا ادہر ایک طرار نے بکری کو اپنے گہر مین پہنچایا جب زاہد اوسے بکر ملا یا پوچھا کہ بکری کہان ہی طراروں نے کہا
کہ ای زاہد خداشناس بہت دور ہی کہ سگ درندہ تو ہمارے حوالے کرگیا تہا کہ تیرے جانیکے بعد وہ ہمین کاٹنے کو دوڑا
ہمنے خوف گزند سے چھوڑ دیا سو وہ اسطرف کو بہاگ گیا ہے زاہد نے ہر چند اونسے قضیہ کیا پر بکری نہ ملی اور دام بہی
فروشندہ سے پھیر نہ پائے آخر کار ناچار ہوکر اپنے گہر آیا اور طراروں نے اس حیلے سے کام حاصل کیا مقصود اس مثل سے یہہ ہی کہ
ایسے مواقع مین ایسے ہی مکر و فن سے کام نکلتا ہی چاہتا ہون کہ ایک حیلہ ایسا بروی کار لاؤن کہ جس سے یہہ مہم قوی سر ہو **بیت** گر نہ
دشمن پر تو غالب ہو سکے شمشیر سے ✽ زیر کرنا چاہیئے آخر اوسی تزویر سے ✽ بادشاہ بولا کہ جو کچھ دل مین رکہتا ہے زبان پر لا کارشناس
نے عرض کیا مین اپنی جان آرام بادشاہ کے واسطے فدا کرتا ہون کیونکہ ایک شخص کی موت اگر جماعت کثیر کے باعث حیات
ہو تو عقلاً اور نقلاً پسندیدہ ہی میرے نزدیک صلاح یہہ ہی کہ بادشاہ خلوت سے باہر تشریف لاکے بہ خشونت تمام
یون ارشاد فرمائے کہ یہہ کور نمک خیر خواہ بوم کا ہی سب پر و بال اسکے نوچ ڈالو اور اسی آشیانے مین چھوڑ دو
کہ تڑپ تڑپ کے بے آب و دانہ مر جائے اور مین ان وزراکے مشورے سے کہ میری خیر خواہ ہین جلا وطن اختیار کرونگا اسکے بعد میرے
پر و بال نوچ کے آپ مع لشکر چلے جائین اور کوئی یہان باقی نہ رہے اسکے بعد جو کچھ تدبیر مجہسے بن آئیگی اوسکو درست کرکے
اور وقت فرصت کے حاضر ہوکے عرض کرونگا اوس وقت جیسا کہ موقع ہوگا اوسی عمل مین لائیگا دیکہئے کہ پردۂ غیب سے
کیا لطیفہ بروے کار آتا ہی بادشاہ نے کہا کہ ای کارشناس تیری مفارقت از بس شاق ہی اور خصوصاً اس خواری سے تجھے
دشمن قوی کے منہہ مین چھوڑنا بہت مجہے ناگوار ہی لیکن کیا کرون کہ تیری راے صواب اندیش پر مجہے وثوق تمام ہے اسلئے تو
جو کہتا ہے ناچار وہی کرتا ہون بعد اس صلاح کے خلوت سے باہر آئے تمام دربار اور لشکری منتظر اسکے تہے کہ دیکہین شاہ و وزیر
کیا تدبیر دلپذیر ٹہراتے ہین جبکہ بادشاہ کو خشمگین اور وزیر کو چین بجبین دیکہا سب متحیر ہوئے کہ یہہ کیا سبب ہے کہ اسمین بادشاہ
نے کہا کہ یہہ کور نمک خیر خواہ بوم کا ہے اسکے بال و پر نوچ کر چھوڑ دو تا یہہ تڑپ تڑپ کے بے آب و دانہ اس آشیانے مین
مر رہے بموجب حکم بادشاہ کے بمنزلۂ غضب کے پر و بال نوچکے وہین چھوڑ دیا اور آپ مع تمام لشکر مقام معین کو روانہ ہوا
جب کہ شب ہوئی بومونکے بادشاہ نے باہم صلاح کی کہ زاغ ایک ہی شب خون مین خستہ اور بدحال ہوگئے ہین اگر دوسرا
شبخون مارا جائے تو انکی بنیاد برباد و فنا ہو جائے والا دشمن کو مار سیاہ کیطرح دم کوبیدہ چھوڑنا آپ کو معرض خدشہ غم مین ڈالنا ہی
اگر مہلت پاکے اور کوئی تدبیر معقول ٹہرا کے قصد ہمارا کرین تو عجب نہین کہ ضرر کلی پہنچائین اب دشمن نیم جان کو زندہ چھوڑنا رائے
دور اندیش کے خلاف ہی **بیت** جب عدو بیہوش ہو جائے اجل کہہ جاتے ہے ✽ ضرب پیچکی بزم عشرت تیغ گلفام سے

آخر بادشاہ معہ فوج ظفر موج روانہ ہوکر جبکہ زاغونکے مسکن تک پہنچا نشان زاغونکا ندیکھا متحیر ہوا کہ یہہ کہان گئے چارطرف جستجو کرتے تھے کہ کارشناس آشیانہ مین بیقراری کر رہا تہا اور آہستہ آہستہ آہ کہینچتا تہا ایک نے بادشاہ کو خبر اسکی دی اوسنے چند مقرب بہیجے کہ دریافت کرو یہہ کون ہے اور کیا حال ہے وہ سب اسکے نزدیک آئے اور حال پوچھا کارشناس نے کہا کہ مین بادشاہ ہی سے عرض کرونگا جبکہ بادشاہ کے نزدیک لائے اوسنے نام اور عہدہ وزارت اپنا بیان کیا بادشاہ نے کہا کہ نام تیرا اکثر سنا گیا ہے مگر بتا کہ یہہ حال تیرا کیونکر ہوا اور زاغ سب کہان گئے اوسنے کہا کہ میرا حال خود شاہد ہے کہ مین اونکے حال سے خبر نہین رکہتا ہون بوم نے پوچہا بادشاہ نے کہ شب آہنگ نام تہا پوچہا کہ تو تو وزیر اور مشیر اور مشار الیہ اوس گروہ کا تہا کیا خیانت تجہسے صادر ہوئی کہ مستحق ایسی سزا کا ہوا کارشناس نے کہا کہ بادشاہ مجہسے بدگمان ہوا اور حاسدون نے سخن سازی کرکے آتش فتنہ کو زیادہ تر افروختہ کیا اور وہ میری خدمت کے حقوق سب بہول گیا اون سبکا عوض یہہ ہوا جو حضور نے معاینہ فرمایا **بیت** بیمزد بود منت ہر خلقتے کہ کردم ٭ یارب مباد کس را مخدوم بیعنایت ٭ شب آہنگ نے پوچہا کہ بدگمانی کا کیا سبب تہا کہ تمہاری شب خون کے بعد بادشاہ نے وزرا جمع کرکے پوچہا کہ تدبیر حادثے کی کیا ہے ہر ایک نے اپنی اپنی راے کے موافق عرض کیا جبکہ میری نوبت آئی مینے عرض کیا کہ اول مقابلہ جنگ کیواسطے قوت اپنی دشمن سے زیادہ چاہیئے اگر یہہ نہو تو مقابلہ برابر کا ہو سو وہ بہی نہین ہی کہ اونکی شوکت اور جلادت زاغون سے بہت زیادہ ہی دوسرے صاحب اقبال سے نبرد جدال ملانا دلیل ہے نکبت اور پشیمانی کی اور خداوند اقبال روز افزون سے ارادہ جنگ کا کرنا نشانی ہے بربادی اور نادانی کی میری صلاح یہ ہے کہ سفیر قابل کو بہیجا چاہیئے اور تدبیر صلح کی اگر باج و خراج سے درست ہوجائے تو نہایت مناسب ہے کہ خزانہ واسطے حفظ جان اور عزت کے جمع کیا جاتا ہی **بیت** چو سر بایدت سر متاب از خراج ٭ وگرنہ نہ سر ماند تو نہ تاج ٭ بلبس سننے کے ساتہہ ہی بادشاہ نے متغیر ہوکے کہا کہ یہ کیا کہا تو نے اور جرأت اس بے ادبی کی کس چیز نے دلائی تجہے مگر تو مجہے جنگ بوم سے ڈراتا ہی اور پہر لشکر کو اونکے بالا خوانی کرکے ہراس دلاتا ہی **بیت** اگر دشمن از تیغ دارد ستیز ٭ مرا ہم زبان ستان تیز ٭ بہ چون آرزوی نبرد آورم ٭ دل دشمنان را بدرد آورم ٭ مینے از روی خیرخواہی مکرر عرض کیا کہ اے شہریار جادہ صواب سے انحراف نفرمایئے عصا اور رفقا بکار نیامد نہیں ہے تامل سے غور کرکے دشمن قوی سے بغیر لطف و مدارا کے نجات نہین ملتی ہی **بیت** آسایش دو گیتی تفسیر این دو حرفست ٭ با دوستان تلطف با دشمنان مدارا اور جنے کہ ایسے موقع مین متابعت نفس کی ہے مقرر سر جنگ اوٹہائے بہتر یہ ہے کہ میری نصیحت پر عمل فرمایئے اور کچہی کو بہیج تو مین بوم کے بادشاہ کو بہ سر صلح لاؤن بمجرد سننے کے غضبناک ہوا اور کہا وہ بات سچ نظر آتی ہی کہ لوگون نے مجہے خبر دی تہی کہ ہمارے رفقا بومون سے ملے ہوئے ہین سو واقعی اس مین کچہہ شک نہین ہے اسکے بعد حکم کیا کہ پر و بال اسکے نوچ کے چہوڑ دو تا بادی اور بجانے

یہ ہلاک ہو جاے پس یہ حال سیر کیا کہ تو شاہد فرماتا ہے پھر وہ سب کے سب ایکطرف روانہ ہوئی اور ارادہ اونکا محض
جنگ کا ہی قالو وقت کا پاکے ضرور جنگ کرینگی یہ سنکے شب آہنگ نے ایک وزیر سے پوچھا کہ اسکے حال کی حقیقت تیرے
خیال مین کیا گزرتی ہے وزیر نے کہا کہ اسبات مین حاجت فکر کی کچھہ نہین ہے یہ شخص بلا سے بے درمان ہی جلد اسکو شربت
مرگ چکھانا چاہیئے بعد مین اس اخگر نیم فسردہ مین آتش سوزاں دیکھتا ہون کہ شعلہ زن ہوگی تو بجھانا اوسکا محال ہو جائیگا
مصرعہ نعوذ باللہ ازین آتش اربر آرد سر ۞ اور جو کوئی فرصت پاکے ایسے دشمن کو چھوڑ دیگا سفر پشیمانی اوٹھائیگا۔ اور پھر
قالو نہ پائیگا اور جبکہ دشمن کو ضعیف پائے ہرگز کوتاہی نکرے والا دشمن ورطۂ ہلاک سے جسوقت نجات پاکے گا
قوت پکڑیگا قالو کے وقت کبھی کوتاہی نہ کریگا بموجب حکم اس رباعی کے عمل کرنا چاہیئے **رباعی** دشمن چو بجست از تو
از وی نرہی ۞ ور بند تو چون رست تو از وی نرہی ۞ خواہی کہ امان باشدت از آفت او ۞ در دست تو چون فتد
امانش ندہی ۞ ملے بادشاہ زنہار اسکی بات پر التفات نہ فرما اور اوسکے افسون جانگداز کو کانمین جگہ ندی بزرگون نے
تاکید کی ہے کہ دوست نا آزمودہ پر کبھی اعتماد نہ کرے تا بہ دشمن چہ رسد **بیت** درین زمانہ کہ با دوستان اعتمادی نیست
چگونہ غرہ توان شد بگفتن دشمن ۞ کارشناس یہ کلام وزیر کا سنکے درد دل سے رویا اور کہا کہ ای وزیر لیئن ہی دل دردمند
مجروح رکھتا ہون کیا زخم پر زخم لگا کے نمک ڈالتا ہی اوسکی فکر کرنی چاہیئے کہ جسکے اسباب زندگانی ہوا ور عاجز دلکے
جوانمردون نے کبھی عداوت نہین کی ہے اوس وزیر کی بات شب آہنگ کے دلمین چبھی اور منہ دوسرے وزیر کی طرف پھیر کے
پوچھا کہ تو اس مقدمہ مین کیا کہتا ہے اوسنے التماس کیا کہ مین اسکے قتل کی صلاح نہ دونگا کہ صاحب مروت اور بہادر جب
دشمن کو ضعیف اور بیچارہ پاتے ہین اوسکا تدارک بترحم فرماتے ہین یہ شخص اوج عزت سے گر کے آپکے جوار رحمت
مین آیا ہے اگر اسپر احسان اسوقت مین ہوگا تو اسکے عوض مین مقرر جانفشانی کریگا اور شخص کام کا کمتر پیدا ہوتا ہے
یہ شخص اپنی قوم مین بے نظیر اور نیکنام تہا اگر بادشاہ اسکا اپنی حماقت سی اسپر خشم نکرتا تو یہہ حال اسکا کیون ہوتا اسمین
گنجائش خدع کی نہین ہے یہ سرگردان اور پریشان روزگار ہے اور بادشاہ کا اقبال بلند ہے انکا تمام
لشکر ہاے اقبال عالی کی نہ لا سکا اس تنہا بیوستہ[له] وپا کی کیا طاقت ہی کہ بدی کریگا اور بعضی سبب ایسی ہین کہ دشمن
مہربان ہو جاتا ہے جیسا کہ خوف سے چور کے زن بازرگان اپنی شوہر پر مہربان ہوئی بادشاہ نے کہا کہ یہ کیونکر
تہا۔ **حکایت** کہاتے کہتے ہین کہ ایک سوداگر نہایت مالدار تہا مگر بد خواہ و زشت رو اور گران جان[عه] اور بدزبان اور بدسیرت
اور نامہربان اور اسکی ایک عورت تہی پاکیزہ سیرت اور زیبا صورت کہ چودہوین رات کا چاند اوسکے لمعہ رخسار سی اقتباس[عه]
نور کرتا تہا اور چراغ جہان افروز آفتاب آسکی شعاع عارض سی ضیا دام لیتا تہا اور یہ زشت رو ہر دم وصفخوانی اوسکے

له پیوسته دیا
کنایه از نسیم ۱۲
عه گران جان
کنایه از سخت جان
و بسیار بیهوده
بیمار ۱۲
عه اقتباس بکسر
چیدن ۱۲

حسن جہان تاب کی اس نظم سے کرتا تہا نظم آنکہہ آہو ہے مگر بے آہو ہے * زلف سنبل ہے مگر عنبر بو * رخ ہے وہ گل کہ نہین جسکو خزان * قد ہے شمشاد ولیکن ہے روان * ہے دہن غنچہ ولیکن گویا * تنگ اسکا کہن کی نہین جا شور ہزار دل ہے جو یا اسکے وصال کا تہا اور وہ کسی طرح اوسکی مایل نہ ہوتی تہی اور ہرچند دہمکی سے پیش آتا تہا مگر بیکارہ اور متنفر رہتی تہی اور کبہی اپنے وصل سے شاد کام نکرتی تہی ایکدن چور اسکے گہر مین آیا * عورت بیدار تہی دیکہتے ہی چور ڈر گئے اور مرد کے سینے سے چمٹ گئی جبکہ آنکہہ بازرگان کی کہلی دوست کو سینے سے چمٹا پایا خروش عاشقانہ زبان پر لایا اور غایت خوشی سے جوش مین آیا اور کہا بیت مجہسے لپٹ گیا ہے میرا یار خواب مین * خوابیدہ بخت ہوگئے بیدار خواب مین اور کہا کہ آج یہہ کیا شفقت ہے خلاف عادت ظہور مین آئی اور کون چیز اسکے باعث ہوئی عورت نے کہا کہ چور گہر مین آیا ہے کہ اوسکے خوف سے یہ حرکت مجہسے ہوئی ہے مرد نے کہا کہ اے دزد مبارک قدم جو کچہہ چاہ سو میرے مال سے اوٹہا کر لیجا کہ تیری برکت قدم سے یہ لطف مجہے حاصل ہوا دزد اسکے حال زار پر ترحم کرکے کچہہ نہ لیا اور خالی پہر گیا بازرگان نے یارکو اوس دم شاد پایا اور حال ہی سلا رہا یہ مثل اسلیئے عرض کیگئی کہ بعضی صورت مین ایسا ہوتا ہے کہ دشمن کے سبب سے حصول مطلب ہو جاتا ہے اور حال اس زاغ کا بہی اسی قبیل سے ہے بادشاہ نے وزیر سوم سے پوچہا کہ تیری رائے اس قضیے مین کیا حکم کرتی ہے اوسنے کہا کہ میرے نزدیک اولی یہ ہے کہ شہریار لباس حیات اس کے بدن سے نہ اوتارے بلکہ خلعت امان پہنا کے الطاف و پرورش سے دریغ نفرمایئے تا وہ اسکے مکافات مین خدمت بادشاہ کی اپنے اوپر واجب جانے اور امور نصیحت اور خلوص خیر خواہی مین عرق ریزی کرتا ہے دوسری یہ بات ہے کہ عقلا ہمیشہ سے اسمین کوشش کرتے ہی ہین کہ جماعت دشمن سے جتنے لوگ ٹوٹ آئین اور جتنے سنگ تفرقہ اوس گروہ پر پڑین موجب فراغ خاطر اور نظام کار اوسمین متصور ہے جیساکہ دزد اور دیو کا خلاف باعث جمعیت خاطر زاہد ہوا بادشاہ نے کہا کہ یہ قصہ کیونکر تہا

حکایت دزد و دیو کہا کہ ایک زاہد پاک طینت پاکیزہ سیرت کا نواحی بغداد مین صومعہ تہا اور فارغ صبح و شام عبادت ملک علام مین بسر کرتا تہا اور غبار تعلقات اپنے دامن ہمت سے جہاڑ ڈالتا تہا اور تصور کیا تہا کہ گوشہ مسرت بے منت حاصل ہین تو ہی اور نقد گنج غنا بغیر رنج و عنا ہاتہہ نہین آتا ہی ہے بہر واسطے چند انفاس نعمت کے اتنی بلاؤن کا خریدار ہونا بڑی حماقت ہے سبب ہاتہہ اوٹہا گل سے کرتا اندانہ پہنچے خار سے * مار ہوکر گنج کو پہر خوف کیا ہے مار سے * یہ سمجہکر زاویہ قناعت مین سر کہینچا تہا اور جو وظیفہ کہ عالم غیب سے عنایت ہوتا تہا اوسپر بہزار شکر راضی رہتا تہا ایک مرید صادق نے معلوم کیا شیخ ہمارا اکثر فقر و فاقہ مین بسر کرتا ہے ایک گاو میش شیر دار بہزار منت نذر کی اور کہا کہ یہہ حسبتہ للہ آپ کے نذر ہے کہ اکثر پریشانی روزی کی اوقات شریف کو مکدر کرتی ہے۔ وقت ضرورت اس سے رفع گرسنگی فرمایا کیجیے بلکہ وارد اور صادر بہی اس سے فیض پاوینگے۔

زاہد نے خیال کیا کہ یہ طلب اللہ نے اسی بہیجا ہے پس بحکم لاتَرُدُّوا لکَدَّ کے قبول کیا ایک چوپنے گاومیش شیردار دیکہہ
باخود کہا کہ اسے چرالے مال مفت ہی تہسکہ صومعہ زاہد کا ارادہ کیا اتفاقاً ایک دیو بہی بشکل آدمی بنکے دزد کے ساتھہ ہوا دزد نے
کہا کہ تو کون ہے اور کہان جائیگا اوسنے کہا کہ مین دیو ہون بشکل آدمی بنکر صومعہ زاہد کا مقصد رکہتا ہون کہ اکثر لوگ
اوسکی برکت تلقین سے طریقہ توبہ و تقوی مین کامل بنگئے ہین چاہتا ہون کہ اگر فرصت پاؤن تو اوسے قتل کرون تا سبیل
ہدایت مسدود ہو جائے یہہ ہی حال میرا جو سنا تو نے اب تو بتا کہ تو کون ہے اور تیرا کیا حال ہے دزد نے کہا کہ مین عیار
پیشہ ہون اور شب و روز اسی فکر مین پہرتا ہون کہ کسی کا مال پاؤن تو اوسے چرالیجاؤن اور داغ حسرت دل پر رکہون
بلکہ آج اسلیئے آیا ہون کہ زاہد کی بہینس کہ خوب شیردار ہی اوسے چرالیجاؤن اور صرف معاش کرون دیو نے کہا مصرعہ
ایجان جہان تو جان مائی ✤ الحمد للہ کہ رشتہ جنسیت کا تجھہ مین مجھہ مین مستحکم ہے اور میرا مشرب و تیرا ایک ہی ہے غرض دونون
صومعہ زاہد مین آئے زاہد عبادت کر کے سو رہا تہا دزد نے اندیشہ کیا کہ اگر دیو ارادہ زاہد کے مارنیکا کرے اور وہ فریاد
کرے اور مردم ہمسایہ دوڑ پڑین تو مطلب میرا فوت ہو جائیگا اور دیو نے خیال کیا کہ دزد جبکہ بہینس لیکے چلیگا تو دروازہ
کہولیگا اوسکی آہٹ سے اگر زاہد جاگ اوٹہا تو مارنا زاہد کا توقف مین پڑیگا دیو نے کہا کہ اے دزد تو ذرا تامل کر کہ مین
پہلے زاہد کو قتل کر لون اسکے بعد تو مطلب اپنا کر یا دزد نے کہا کہ مین پہلے گاومیش کو خانہ زاہد سے باہر لیجاؤن اسکے بعد
زاہد کو مارنا یہہ قصہ ان دونون مین پڑا آخر دونون کا مقال جدال کو پہنچا دزد نے اوس جہگڑے مین زاہد کو آواز دی کہ
اے زاہد غافل ہوشیار ہو کہ دیو تیرے مارنے پر مستعد ہی دیو نے کہا کہ یہہ دزد تیرے گاومیش چرانے کیلئے آیا تہا
زاہد ان کے عربدہ شور انگیز سے بیدار ہو کر چلایا مردم ہمسایہ دوڑے اور یہہ دونون بہاگ گئے نفس اور مال زاہد کا
دشمنون کے خلاف سے محفوظ رہا **بیت** چو در لشکر دشمن افتد خلاف ✤ تو بگذار شمشیر خود در غلاف ✤ جس وقت کہ
شہزادے وزیر نے بات تمام کی بہلا وزیر آشفتہ ہوا اور کہا کہ معلوم ہوتا ہے کہ یہہ داغ مکر و افسون سے تمہین فریفتہ کر کے
خراب کریگا زنہار غفلت نکرو اور پنبہ پندار و غفلت گوش ہوش سے نکال ڈالو حاقلون نے تاکید کی ہے کہ کلام دشمن پر
کبہی اعتماد نچاہیئے یہہ قاعدہ کلیہ ہے کہ عداوت جبلی ہرگز محو نہین ہوتی ہے دشمن ہزار رنگ سے دہوکا دینے کے واسطے
چاپلوسی سے پیش آئے مگر اوسے سراپا دغا اور فریب سمجہا چاہیئے طرفہ تر یہہ کہ مین سبکو اوسکے فریب مین گرویدہ پاتا ہون
حال تمہارا اوسکا درود گر کے مانند ہے کہ گرفتار زن بدکردار پر فریفتہ ہوا بادشاہ نے پوچہا کہ یہہ ماجرا کیا تہا

حکایت دُرودگر سراندیپ

کہا کہتے ہین کہ شہر سراندیپ مین درودگر تہا کہ خوبی کسب مین حد کمال کو
پہنچا تہا اور ایک عورت رکہتا تہا غایت حسن و جمال سے غیرت پری تہی **بیت** نگارے دل فریبے جان گدازے

پری پیکر بتے عاشق نوازی + درودگر از بس اوسکا مایل تھا لیکن وہ در پردہ درودگر سے کنارہ اور غیرون کے
تیر کی گھایل تھی اور اوسکے ہمسائے مین ایک شخص تہا کہ سرو رعنا ایسے ہی قد کی صفت ہے **نظم لمولفہ** دونون غدار
رشک ہین خورشید و ماہ کے + آہو تمام صید ہین چشم سیاہ کے + سب مرغ جان اسیر ہین زلفونکی دام مین + سب مرغ
دل شکار ہین تیر نگاہ کے + ایکدن نظر انکی باہم دوچار ہوئی یہ دونو آپس مین فریفتہ ہوئے القصہ نامہ و پیغام سے کار
بہ عیش و آرام پہنچا اور مدام اسی و تیرے پر داد عیش و نشاط دیتے تھے وہ لوگ کہ اسکی وصال کی تمنا مین مانند سیماب کے بیقراری کیا
کرتے تھے اور شبانہ روز اسکے ہر حال کی جاسوسی مین رہتے تھے آخر اس قصہ سے شرحاً آگاہ ہوے اور آتش رقابت کا اونکے
سینہ مین شعلہ زن ہوئی لہذا اس حال سے درودگر کو خبردار کیا ہر چند درودگر چندان غیرت دار نہ تہا مگر اس صدد
مین ہوا کہ اس بات کو دریافت کرے عورت سے کہا کہ مجھے ایک منزل پر کچھ کام ضرور ہے ہر چند دور نہین ہے مگر چند روز اوسی جا
رہونگا کچھ توشہ پکادے تو مین جاؤن عورت نے مکاری سے رو کر کہا کہ مجھے مفارقت ایکدم کی بہی گوارا نہین ہے لیکن
ضرورت سے مجبور ہون چند روٹیان پکا کر حوالے کین درودگر نے رخصت کے وقت کہہ دیا کہ شب کو دروازہ خوب بند کرنا اور اسباب
بہت محافظت سے رکہنا کہ مبادا میری غیبت مین کوئی چور دست برد کرے بقول شخصے فلیعد قبل قال السیار درودگر روانہ ہوا
اور اسنے فوراً یہ مژدہ بار کو پہنچا کہ آج گہر اغیار سے خالی ہے ❦ آج اس باغ مین سب گل ہین کوئی خار نہین + جلد آ
یار کہ اب نام کو اغیار نہین + جوان نے کہلا بہیجا کہ پہر رات کے بعد آؤنگا عورت نے اسباب مہمانی اور سامان عیش و شادمانی مہیا
کر رکہا تہا اور انتظار دوست کی بیٹھی درودگر سر شام گہر کے ایک کونے مین آ چہپا جبکہ وہ جوان آیا دیکہا اسنے کہ دونون ہم آغوش ہوئے
اور بوس و کنار بہزار ناز و نیاز اور کلمات تعشق اور عہد و پیمان وفاداری سوگند بیان کرتے ہین جبکہ بعد اختلاط کے دونون خواب گاہ
مین گئے درودگر آہستہ آہستہ اسلئے نزدیک آیا کہ تماشای بوس و کنار تو دیکھ چکا اب تماشای مباشرت معاینہ کرے ناگاہ نظر اوس
عورت کی اس درودگر کے پاؤن پر پڑی سمجہی کہ یہ جانا اسکا محض بہانہ تہا اپنے یار سے کہا کہ ماجرا یہ ہے اب تو یون کہنا اور
مین یون کہونگی اوسنے پوچھا کہ تو مجھے بہت چاہتی ہے یا اپنے شوہر کو اوسنے کہا کہ اے نادان اگر سچ پوچھتا ہے تو یہ ہی کہ
عورتونکو اکثر بجہت غلبۂ شہوت یا بواسطہ لہو و لعب یا بسبب کجی و زعلانے کے ایسا اتفاق ہو جاتا ہے لیکن جب حاجت روا
ہو چکتی ہے فی الحال پہر کچھ نسبت اوس آشناسی باقی نہین رہتی ہے اور شوہر بمنزلہ درج دل و جگر ہے اور عورتون کو جان و دل
سے شوہر زیادہ تر عزیز ہوتا ہے چنانچہ ایک مین ہون کہ وہ موجود اس جا نہین ہے اور مین جسکے دیکھنے سے اور جنکی
زعلانے سے تیری دام مین پہنسی اونکا خدا گواہ ہے کہ مین اوسکی پاپوش کے برابر بہی تجھے نہین سمجہتی ہون اور اس وقت اتنی پشیمان ہون
کہ مرجانے پر راضی ہون ہر چند اپنی عزت مینے برباد نہین کی ہے فقط زبانی چاری بوس و کنار تو نے کیا ہے لیکن اگر میری بغل مین

ہوتا تو مین راضی ہوتی پر تجہسی راضی نہین ہون اور اپنے شوہر کے بغیر بہ بستر مجہے آتش سوزان سے بدتر ہی مرد نے کہا کہ حق بجانب تیری ہے اور تو سچ کہتی ہے لیکن مین تو بدکار نہین ہون فقط تیری دیدار اور بوس و کنار کا خریدار ہون جسوقت درود گر بیغیرت بیعقل نے یہ حکایت عورت کی زبان سے سنی شفقت اور رافت او سپر غالب آئی اور دلمین کہا کہ نزدیک تہا کہ اس عورت سے بدی کرتا مگر خیر گذری کہ نزدیک اللہ کے گنہگار رہتا یہ کیا گمان بد تہا کہ مین اوسکی تحقیق کرتا تہا وہ بیچاری میرے عشق مین زار و بیقرار ہے اور اس محبت و جان نثاری کے ساتہ اگر کوئی خطا بہی اوس سے صادر ہوتی تو مضایقہ کیا تہا کہ کچہہ گہس لوٹ نجاتی اور اوسکے سوا کون آفریدہ جہان مین خطا و نسیان سے خالی ہے مصرع کسی کہاست کہ دامان او نیالودہ است ٭ مینے بیہودہ اتنا رنج اوٹہایا اب صلاح یہہ ہے کہ عیب اوسکا منغص نکرون اور اوسکی آبرو شخص غیر کے روبرو خاک مذلت مین نہ ملاؤن کہ عمل اوس سے بنا چاری ہوا ہے مجہے چاہیے کہ نظر اوسکی ہنر پر رکہون نہ عیب بموجب اس بیت کے

بیت گر ہنرے داری و ہفتاد عیب ٭ دوست نبیند بجز آن یک ہنر ٭ یہہ دلمین سمجہ کے اوسی تخت کے تلے دم بخود لیٹا رہا جسوقت کہ علم شب تار نگونسار ہوا اور آفتاب عالم افروز نے گوشہ مشرق سے پیش خیمہ نکالا مرد بیگانہ اپنے گہر کو گیا اور عورت نے بالائے تخت آپکو نگونسار سونے مین ڈالا درود گر باہستگی تخت کے تلے سے نکل کے عورت کے پاس آ بیٹہا اور بتلطف تمام غبار ملال اوسکی خاطر سے پاک کرنے لگا نرم نرم اپنے ہاتہ بکمال محبت اوسکے بدن پر پہیرتا تہا کہ زن پر فریب آنکہیں کہولین اور شوہر کو دیکہہ کے جلدی اوٹہی اور یہہ شعر گویا کا پڑہا قطعہ شب فراق مین دم بہر نہ مجہکو خواب آیا ٭ لبونپہ آہ تو آنکہون مین خون ناب آیا ٭ عجیب صبح مبارک نے اب کیا ہے طلوع ٭ کہ میرا ماہ بہی ہمراہ آفتاب آیا ٭ پوچہا کہ سلامتی سے کب تشریف لائے کہا کہ جسوقت اوس مرد بیگانے سے تو دست بغل تہی اور اوسکے بعد معلوم کیا مینے کہ یہ کام اپنے ارادے سے تو نے نہین کیا بلکہ بمجبوری فریب لوگونکے واقع ہوا ہے اور یہ بہی معلوم ہوا کہ تم دونونمین محبت پاک ہے اوسوقت رنج دینا مجہے انصاف و مروت سے بعید سمجہا مین اور جیسی کہ شفقت تیری بدل اپنے حال پر پائی اور اپنی دوستی مین تجہہ مستغرق دیکہا تب سے بہ یقین معلوم ہوا کہ تو اپنی زندگانی میرے لیئے اور بینائی میرے مشاہدہ جمال کیواسطے چاہتی ہے اور یہ حرکت تجہسے صادر ہوئی محض مکاری کے فریب ہوئی اس باعث سے تیری اور تیرے دوست کے آرام کا لحاظ مجہپر واجب ہوا اور تو دل خوش رکہہ اور کچہہ خوف و ہراس نکر اور مجہے معاف کر مینے اول تیری طرف گمان بد کیا تہا مگر الحمد للہ کہ خیال میرا باطل تہا اور تو ایسی تہی جیسا کہ میرا ظن تہا عورت مکارہ نے شرم و حیا سے معذرت اپنی بے اختیاری اور خطا کی چاہی اور اظہار شوق شوہر کرتی تہی اور نجار اپنی خطا معاف کرواتا تہا اور یہہ بیت تکرار کرتا تہا بیت کی تجہسے بدگمانی مینے بڑی خطا کی ٭ کر دی معاف ای بت تجہکو قسم خدا کی ٭ یہ مثل اسواسطے بیان کیگئی ہے کہ تم درود گر کے مانند کلام فریب آمیز پر اوسکے فریفتہ نہو

اور عیوب ظاہر کو ہنر سمجہتا ہی زاغ مکار کے کلام پر مت فریب کہاؤ اور اسکے مکر وشعبدہ پر بہول مت جاؤ کہ اس سے کوئی خون
مجہے آتی ہے اوسوقت اسکا فریب تمپر ظاہر ہوگا کہ چارۂ کار اختیار سے باہر ہوجائیگا بیت بقول خصم بد اندیش غرہ
متوان شد کہ بسیار کرد چنین عاقبت پشیمان شد ٭ اور دشمن دانا جبکہ دوری مسافت مین کچہ قابو نہین پاتا ہے کسی حیلے
سے آپ کو نزدیک پہنچاتا ہے اور نفاق ومدارا سے محرم راز بن جاتا ہی جسوقت کہ اونکی راز اور چارۂ کار پر مطلع
ہوتا ہے فرصت پاکے ایسا زخم کاری لگاتا ہے کہ صاعقہ آتش بار کیطرح دشمن کی خرمن ہستی کو جلا دیتا ہی زاغ نے
کہا کہ ای وزیر صاحب تدبیر چشم خرد بین سے دیکہو اور خواہش نفس سے ایسا ظلم نہ کر کہ خدا اور مردان خدا پسند نکرین
اور پہلا انصاف تو کر کوئی عاقل ایسا حیلہ اپنے حق مین پسند کریگا کہ مرتبہ وزارت سے قصداً اس ذلت مین پڑے
کہ پر و بال نچوا کے لشکر دشمن مین آپکو ڈلوائے اگر بادشاہ رحیم مزاج نہ ہوتا تو ابتک مجہے زندہ وسلامت نچہوڑتا اور اس سے مجہے کیا فائدہ تہا
کہ دیدہ ودانستہ امر موہوم کے واسطے ایسا حیلہ کہ پیش جائے یا نجائے کرکے اپنی ہلاکت سر دست قبول کرتا اور ایسا
بیٹہم اپنی حقیقت پر وار کہتا کہ غیر کی آسائش کیواسطے اپنی موت ہزار لت سے قبول کرتا تو مجہسے زیادہ کون احمق جہان مین ہوتا بلکہ طفل دہ سالہ
تا پیر صد سالہ کوئی ایسے حیلے کو پسند نکریگا سب زاغ جانتے ہین کہ یہ خواری باختیار مینے قبول نہین کی ہے اور کیا بادشاہ کے
جاسوسون نے خبر ندی ہوگی کہ تمام لشکر میرے واسطے متاسف اور روتا تہا کیونکہ مینے عمر بہر کسیکو رنج نہ پہنچایا ہی بلکہ ہمیشہ
بادشاہ سے جرائم مخلوقات کے عفو کروا تا رہا ہون اگر یہہ باعث خصومت آمیز کرتا تو تمام لشکر اور میرے اقربا کاہیکو گریہ وزاری کرتے
بلکہ سبکی تشفی ہوتی کہ حکمت عملی کیواسطے یہ امر کیا ہے ہرچند مینے اپنے بادشاہ کو خیرخواہی سے نصیحت کی تہی مگر اوسپر ثابت
ہوا کہ یہ خیرخواہ بومونکا ہے اور دوستی سازش رکہتا ہے اسلیئے میرا یہ حال کیا اور اگر مین جہوٹا ہوتا تو یہی کہتا کہ مینے تمہاری
خیرخواہی سے کہا تہا اور حاشا کہ مینے تمہاری خیرخواہی سے نہین کہا تہا مگر اوسنے یہی جانا کہ اس نوبت کو مجہے پہنچایا بلکہ اور
وزرا کہ میرے دشمن تہے سر عام اونہون نے یہی مشورہ دیا کہ اسے زندہ نہ چہوڑنا چاہیئے بادشاہ نے کہا کہ بہتر یہ ہے کہ تڑپ تڑپ کے
اپنے دوستون کے آگے مرے تو اچہا ہے لے وزیر کچہ خوف خدا کر اور انصاف سے نہ گذر اور بموجب اس رباعی کے عمل کر
رباعی گر بر سر نفس خود امیرے مردی ٭ ور بر دگرے خورده نگیرے مردی ٭ مردی نبود فتاده را پای زدن +
گر دست فتاده بگیری مردی ٭ وزیر نے کہا کہ ای زاغ مکار یہہ بات کچہ نئی نہین ہے جو تو نے کی ہے آگے بہی لوگون نے
ایسے کام بلکہ اس سے بہی زیادہ کئے ہین کہ ہلاک دشمن کے واسطے بڑی بڑی عقوبتین گوارا کی ہین اس تصور سے کہ ولینعمت کی
کار برآری مین جان بہی جاوے تو مضایقہ نہیں ہے کہ ایکدن مرنا ہے مگر نام حق گزاری کا جریدۂ روزگار پر باقی رہیگا حکایت
اوس شہید نے آپکو ہلاک کیا اور انتقام پایا بادشاہ نے پوچہا کہ یہ قصہ کیونکر تہا حکایت بوزینہ

اور خرسون کی کہا کہ گروہ بندرونکا ایک جزیرے مین کہ جہان میوہ تر و خشک بہت تہا اور ہوا سے
خوب اور مرغوب تہی رہا کرتا تہا ایکدن چند بزرگ اس قوم کے ایک درخت کے سایہ مین باہم بیٹھے حکایت ہر طرح کی کرتے
تہے کہ اتفاقاً ایک خرس اُس راہ سے گذرا اپنے دلمین کہا کہ یہہ بات روا نہین ہے کہ مین کوہ مین زیر سنگ با دل تنگ گذران
کرتا ہون اور ہزار محنت سے بیخ گیاہ حاصل کرکے شکم پروری کیا کرتا ہون اور بندر اس جزیرہ مین ایسی ہوا خوب میوہ زار
مین با دل شادان بسر کرتے ہین اور مین کہ انسے قوی تر اور بہتر ہون اس فراغت سے گذران کرتا ہون یہہ ہمت کے خلاف
ہے **بیت** رہنبان در بہار وصل دل بشگفتہ ہمچون گل ✤ چرا من در خزان ہجر بے برگ و نوا باشم ✤ اس تفکر کے بعد
خرس بے جماعت بوزینہ مین جا کر چاہا کہ سکو درہم و برہم کرکے اس جزیرہ سے بہگا دے اور فرصت ادنکا ہہالے دیکہتے ہی سب
بندر چلائے فوراً ہر طرف سے جوق جوق سب جمع ہوئے اور خرس کو بہیانتک کاٹا اور نوچا کہ زمین تا پا مجروح اور خون آلود
ہوکر خوار اور پشیمان کوہستان کو بہاگا اور وہان پہنچکے غوغا کیا خرس سب جمع ہوئے اور حال پوچھا خرس نے
صورت ماجرا بیان کی خرسون نے کہا کہ وا سے رسوائی کہ بوزینہ ضعیف الجثہ خرس قوی ہیکل کو یہہ ذلت دین کبھی ایسی
ذلت ہماری قوم کو نہین ہوئی تہی یہہ بدنامی قیامت تک اس قوم کے ذمے پہ باقی رہیگی آخر خرسونکی رگ غیرت و غرور
حرکت مین آئی اور بعد لاف و گزاف یہی مشورہ ٹہیرا کہ ہم سب جمع ہوگئے اوسپا شبخون مارین کہ ایک بندر سلامت نہ رہے
بیت مین عدو مانند روبہ شیر ہم ✤ ایک حملہ مین کرین گے زیر ہم ✤ جب کہ شب ہوئی لشکر خرسونکا جزیرہ بوزینہ پر متوجہ ہوا
قضارا بندرونکا بادشاہ اوس روز ایک اور صحرا کیطرف شکار کو گیا تہا اور شکوہ سے اوس جنگل مین قیام کیا تہا تہوڑے سے
بندر اوس جزیرہ مین آرام کرتے تہے جبکہ فوج خرسونکی مانند مور و ملخ کے وہان پہنچی اکثر بندر قتل ہو گئے کچہہ تہوڑے سے جو
خستہ اور مجروح باقی رہے جا بجا بہاگ گئے ریچہون نے جو جزیرہ دلچسپ اور میوہ دار خالی پایا اوسی جا قرار کیا اور اسی جرس
ستم رسیدہ کو اپنا امیر کیا بندرون نے جو میوہ کہ مدت دراز مین جمع کیا تہا ایکدم مین ریچہون نے کہا ڈالا جبکہ صبح ہوئی
بادشاہ بندرونکا اس حال سے غافل متوجہ اپنے جزیرہ کا ہوا بندر خستہ اور پریشان جو باقی رہے تہے راہ مین بادشاہ کو
ملے اور داد خواہی کی بادشاہ نے اس ماجرے سے اطلاع پاکے انگشت حیرت دانتونمین دابی اور کہا کہ ہائے ملک موروثی
مفت ہاتہہ سے گیا اور افسوس کہ بخت نے برگشتگی کی اور دولت نے بے عتباری منہہ پہیر لیا سچ کہا ہے کہ فریب باد دنیا پر اعتماد کرنا بیجا ہے
اور اسیطرح اور بندر بہی اپنے فوت مال و منال اور اہل و عیال پر گریہ و زاری کرتے تہے اون بندرون مین میمون نام ایک
بندر تہا کہ فضیلت حکمت مین نہایت آراستہ اور مرتبہ گیا ست مین سب گروہ سے برگزیدہ تہا اور بادشاہ ہمیشہ اوسکی مشورے
پر کام کرتا تہا **نظم** این روشندلے صاحب ضمیرے ✤ تدبیر درست اقلیم گیرے ✤ عطارد چاکرش درخامہ رانی ✤

زحل شاگرد او در نکتہ دانی ٭ میمون نے جبکہ بادشاہ کو حیران اور یارونکو سرگردان دیکھا نصیحت کی اور یہہ قطعہ پڑھا۔

قطعہ در بلا ہا جزع مکن کہ ازان ٭ دو زیانست گوش کن ازمن ٭ اولاً دوستان شوند ملول ٭ ثانیاً شادمان شود دشمن ٭ کہا کہ جزع کرنا بندۂ خدا کو صواب اندیشی سے محروم رکھتا ہے اور بے صبری اور سبکی ساتھ مشہور کرتا ہے اور ایسی مواقع مین دو چیز کے اور کسی مین فائدہ نہین ہے ایک صبر اور دوسرے ثبات کہ صبر و ثبات وہ درخت ہین کہ میوۂ مراد بار لاتے ہین بحکم الصبر مفتاح الفرج یعنی صبر کلید ہے ابواب نجات کی **نظم** کلید در گنج مقصود صبرست ٭ در بستہ آنکس کہ بکشود صبرست ٭ از آئینہ سینۂ دردمندان ٭ عبار ستم آنکہ بزدود صبرست ای بادشاہ رائے نیک اور تدبیر درست سے ہزار سالہ غم ایکساعت مین رفع ہوتا ہے **بیت** توان بمرہم تدبیر نیک و رای صواب ٭ جراحت دل صد پارہ را دوا کردن ٭ بادشاہ نے پوچھا کہ اس مہم کی تدبیر کیا ہے میمون نے خلوت چاہی اور اسکے بعد کہا کہ خرسون نے میری عزیز اور فرزند سب قتل کیے ہین اب مجھے انکی دیدار کے بغیر زندگی سے لذت اور نہ دولت سے راحت ہے بلکہ یہہ زندگی ہزار درجہ موت سے بدتر ہے آخر اس غم سے گھل گھل کے مرجاؤنگا چاہتا ہون کہ جتنا جلد تر اس مضیق تعلقات سے مخلصی پا کے راحت عقبی حاصل ہو اوتنا ہی بہتر ہے اسلئے چاہتا ہون کہ اپنی سبیل کرون کہ اس گروہ ناخدا ترس سے انتقام دوستون اور عزیزونکا اسطرح لون یہ نقش میرا جریدۂ روزگار پر تا قیام قیامت باقی رہے اور اگر اس تدبیر مین مارا بھی جاؤن تو بھی دو رحمتون سے خالی نہین ہے ایک یہہ کہ حق نمک پادشاہی سے سبکدوش ہون کہ جان نثاری سے بہتر نمکخوار کیلئے کوئی عمل نہین ہے اور دوسرے عزیزون اور فرزندونسے جلد ملنا ہوگا بادشاہ نے کہا کہ ای میمون لذت انتقام کی کام حیات کو البتہ شیرین کرتی ہے اور ذوق غلبے کا دشمن پر واسطے آسائش زندگانی کے مطلوب ہوتا ہے اگر تو نہوا تو تجہ ان صورتونسے کیا فائدہ ہے دوسرے تیرے بغیر تمام عالم میری آنکھون مین تیرہ ہو جائیگا اور مین تیری ایسا انتقام میری دلکو ہرگز خوش نہ کریگا وہ بات سوچ کہ جسمین تجھے مضرت نہ پہنچے بوسین المناک نہوان میمون نے عرض کیا کہ ای شہریار بنا مدار یہہ حال کہ مین رکھتا ہون اس صورتمین مجھکو لاکھ درجے حیات پر ترجیح ہے کسلئے کہ نور آنکھونکا فرزندون کے تماشاے جمال سے متعلق ہوتا ہے سو انہون نے اپنا منہ نقاب تراب مین چھپالیا اور خرمن جمعیت میرا تند باد دشمنا نے برباد کر دیا اور قوام معیشت کا کہ مال و منال سے تعلق رکھتا ہے تاراج دشمن مین تلف ہوا سو مال کا بھی اندیشہ کچھ نہ تھا جو فرزند اور عزیز سلامت رہتے اب بجز موت کوئی چیز میری دلکو آرام ندیگی اس سے بہتر ہے کہ حق گذاری ولی نعمت کی بجا لاؤن اور قوم دشمن سے کہ مجروح دل اور خستہ خاطر ہے مرہم انتقام دشمن سے انکے زخمونکو التیام دون اور نقد جان دیکے متاع نیکنامی خریدلون **بیت** بنام نکو مردنم آرزواست ٭ کزین جملہ مقصود نام نکوست ٭ بادشاہ کو چاہئے کہ میری موت سے دریغ نکرے بلکہ بزم عیش مین بیٹھے تو میری وفاداری کو یاد فرمائیے بادشاہ نے کہا کہ کون حیلہ ٹہیرایا ہے میمون نے کہا کہ انکو ایسے ریگستان مین ڈالونگا کہ باد سموم آتشبار وہان دراز ہوگی اور ایک قطرہ آب کسیطرح دستیاب نہوگا تڑپ تڑپ کر سب جان دینگے کہ نوع انکی ابس جلد مزاج ہوتی ہے تاب ادنی تشنگی کی نہین

لاسکتی ہے چہ جاۓکہ وہ گرمی اور لوکا چلنا اور پانی کا نہ ملنا غالب ہے کہ میری راۓ صواب سے نزدیک ہو اور یہ تدبیر بہت مراد پر
پوری بیٹھے اب صلاح یہ ہے کہ بادشاہ سب بندرونکو حکم دے کہ دونوں ران میری نوچ ڈالیں اور ہاتھ پاؤن توڑکے اوسیطرح اپنے
جزیرے کے قریب پھینکدیں اور بادشاہ اس جزیرے کے گرد و پیش سب بندرونکو پریشان کردے کہ مخفی رہیں دو روز
انتظار کیجیے تیسرے دن بفراغت تمام اپنے مسکن پر متمکن ہو جیے اور ہمین مطلقاً شبہ اور تردد نہ کیجیے کہ اونمین سے
ایک بھی زندہ و سلامت نرہیگا بادشاہ نے بموجب صلاح میمون کے حکم دیا وہ سب عمل مین لائے اور بادشاہ بندرون کو
منتشر کرکے آپ ایک گوشے مین چھپ رہا میمون نے تمام شب ایسے نالۂ جان خراش کیے کہ دل سنگ اوسکے اضطراب سے
آب ہوتا تہا اور کوہ اوسکی صداۓ الم ناک سے فریاد کرتا تہا جسوقت شاہ انجم نے تکیہ گاہ خاور سے سر برگردون پر قدم رکھا بادشاہ
خرسونکا خواب ناز سے اوٹھکر دیوان عام مین آیا اور وہ نالہ زار سنکے اوسکی طرف روانہ ہوا دیکھا کہ ایک خستہ حال ہے پوچھا
کہ کسکی جفا کا پامال ہے اوسنے اپنا احوال مشروحاً بیان کیا باوجودیکہ سخت دل تھا اوسپر بہی مہربان ہوا اور کمال شفقت سے
استفسار حال کرکے تاسف کرنے لگا میمون نے فراست سے پہچانا کہ بادشاہ ریچھونکا یہی ہے دعا و ثنا شروع کی بعد ادا ے مراسم بادشاہی
کہ لائق بادشاہان جلیل القدر کے ہوتی ہین عرض کیا کہ مین وزیر ہون بندرونکے بادشاہ کا اتفاقاً اون دنونمین بھی بادشاہ کے ساتھ
شکار کو گیا تہا اور وہ شب اوسی جنگل مین بسر ہوئی دوسرے دن لقمۃ السیف پہنچے اونہونے حال شبخون کا بیان کیا بادشاہ کو کہ ہمیشہ سے
میری تدبیر پر اعتماد تہا تدبیر اس مہم کی بھی مجہسے پوچھی مینے خیرخواہی سے عرض کیا کہ پہلے سرکار سے خطا صادر ہوئی کہ انسے بہتر اور جنگجو کو
ذلیل کیا یہ دور اندیشی سے بہت دور تہا بقول سعدی علیہ الرحمۃ ؎ ہرکہ با فولاد بازو پنجہ کرد ساعد سیمین خود را رنجہ کرد اور اسکے
سے جنگ مت بہ پائے سو حضور کے ملاحظے مین آئے اب صلاح یہی ہے کہ معذرت سے پیش آؤ اور کمر خدمتگذاری بہ صدق و صفا مستحکم باندہو تاتمام عمر آسایش سے
بسر کرو کہ جوانمرد عذر عاجز کا قبول کرتے ہین ورنہ اب بہی اونکی عداوت سے جان بری نہوگی کہ جہان سراغ تمہارا پائینگے
پہر یہی حال بنائینگے اور تم کسیطرح اونکے مرد میدان نہوسکوگے بادشاہ سخن میرا سنتے ہی آشفتہ ہوا اور حضور کی ثناء مین
زبان طعن کہولی کہ وہ کیا چیز ہے مین ایک تدبیر مین نام و نشان اس قوم بیخرد کا صفحہ ہستی سے مٹادونگا مینے دوسری بار
خیرخواہی سے منع کیا حکم دیا کہ اسکے کان کاٹ کے خستہ و مجروح ہاتھ پاؤن توڑکے اوسی جزیرے مین پھینکدو کہ جنکا
یہ ہواخواہ ہے وہین چلاجاۓ ہرچند مینے عذر کیا کہ ای بادشاہ مین تیرا ملازم اور خیرخواہ ہون مجہے اونسے کیا کام ہے محض
تیری خیرخواہی سے اتنا عرض کیا ہے کہا کہ تو مقرر اونہین کا ہواخواہ ہے کہ خیرخواہی کے پردے مین میری فوج کو ہراسان کرتا ہے
اب جا اور اونکو اپنا حامی بنا غرضکہ یہ حال میرا کیا کہ جو بادشاہ کے مشاہدے مین آیا غرضکہ عوض خدمتگذاری کا اس بادشاہ کے
نزدیک دل آزاری تہا سو مینے حاصل کیا یہ کہا اور گریہ دردناک شروع کیا بادشاہ ریچھون کا اگرچہ غلیظ القلب

تہا لیکن اتنا بر ستر رحم آیا کہ چند قطری آنسوؤن کے آنکہونسی باہر لایا بادشاہ نے پوچہا کہ اب لشکر بندرون کا کہان ہی کہا کہ ایک صحرا ہے کہ اوسے مردآزما کہتے ہین اوسمین پناہ لی ہے اور ہر طرف سی لشکر جمع کرتے ہین اور ساعت بساعت لشکر جرار خونخوار زیادہ ہوتا جاتا تہا بادشاہ یہ سنکر آشفتہ ہوا اور کہا کہ ای میمون اب صلاح کیا ہی مبادا انکی دشمنی آفت میری جماعت پر پہونچی میمون نے کہا کہ البتہ وہ کوتاہی نکرینگی لگرا دنکی تدبیر سہل ہے پر کیا کرون کہ میری پانون توڑ ڈالی ہین و الا علی الغفلت لشکر عالی کو اونکی سر پر لیجاتا اور سزا اون ناحق شناسونکا ایک آنہین نکلوا ڈالتا خرس نے کہا کہ جانتا ہون کہ انکی حال و مسکن سے خوب آگاہ ہی اگر میرے لشکر کو اون تک پہنچاوے تو کمال احسان تیرا اس گروہ پر ہوگا اور ہمیشہ تیرے خدمتگزار رہین کہ ہمارے فرقہ مین شیوہ بیوفائی کا نہین ہی اور جتنا تجہے آزار دیا ہے اوسکا انتقام تیری ہاتہونسے لون تب میرا دل خوش ہو میمون نے کہا کیا کرون کہ چلنا ان پاؤنسے متعذر ہے اور حرکت کرنا ان ہاتہونسے متعسر بادشاہ نے کہا کہ مین تیرے لیے چلنے کی تدبیر کرونگا حکم دیا کہ امرا اور مقربان درگاہ حاضر ہون جبکہ سب حاضر ہوئے صورت حال ظاہر کرکے کہا کہ آمادہ رہو کہ مین آج کی رات دشمن پر شبخون جاؤنگا آخر سبکو میمون کو ایک خرس کی پیٹہ پر باندہ کے اوسیکی نشاندہی پر روانہ ہوئی تمام شب اوس بیابان ہولناک مین چلے آخر کو وہان لیگیا کہ جہان فرسنگون بجز ریگ روان نام پانیکا نتہا کہ کبہی نہونے سے اوس دیار پہ ابر نگزرا تہا اور کوئی ذیحیات اس وادیمین کبہی وارد ہوا تہا اور موسم گرمی کا تہا اسطرحسی باد گرم چلتی تہی کہ بدن جہلسے جاتے تہے اور ریگ اوس جگہہ کی بہنگونکی ہی کیطرح شعلہ زن تہی اور کوئی گیاہ اوس مین شورہ زار مردم خوار مین روئیدہ نہوئی تہی **مثنوی** بیابان وسیع و بیر مخافت ٭ بہر گامے از و صدگونہ آفت ٭ ہوا اش آتش و آتش ہوا بود ٭ زمینش سنگ و سنگ آہن ربا بود میمون نے کہا کہ آفتاب برآمد ہونے پائے کہ کام بندرونکا تمام کرو خرس جلد سے اوس میدان مین در آئے اور جلد جلد آگے کو دوڑے جاتے تہے اور میمون کہتا تہا کہ جلدی کرو اور جلدی پہنچو کہ غفلت مین ہمکو مارین القصہ جبکہ آفتاب نکلا یہ دشت میدان مین پہنچے تمام رات کے چلے اور تہکے آخر ماندے ہو کے ایک جگہہ پر بیٹہ گئے اور بندرونکا کچہہ سراغ نہ ملا اور میمون شروع افسانے مین یہانتک انکو لگائے رہا کہ آفتاب بلند ہوا اور ہوا مین ایسی گرمی شروع ہوئی کہ آنکہ اوٹہا کر جو کوئی ہوا کیطرف دیکہتا تہا بینائی جاتی رہتی تہی اور جو کوئی قدم زمین پہ رکہتا تہا مانند موم کے پگہل جاتا تہا دمبدم سموم سوزندہ نے بڑہنا آغاز کیا اور ہر ایک بیتابی سے سر دہننے لگا خرسون کے بادشاہ نے میمون سے کہا کہ بندر کہان ہین اور یہ کونسا بیابان ہے کہ اسکی ہیبت سی زہرہ آب ہوا جاتا ہی اور یہ کونسی آتش ہے کہ دمبدم تیز و تند ہوتی جاتی ہی میمون نے کہا کہ ای ستمگار دل آزار یہ میدان اجل ہے اور یہ جو باد تیز و تند آتی ہے پیغام موت لاتی ہی بہت خاطر جمع رکہو کہ اگر ہزار جان رکہتی ہو تو ایک بہی سلامت نلیجاؤگے ابہی کیا دیکہا ہی

تمنے اب کوئی دم مین وہ ہوائے گرم آتی ہی کہ سبکو جلا کر خاکستر بناتی ہی یہہ بات تمام نہ ہوئی تہی کہ ایک جہونکا باد سموم کا ایسا
سوزندہ آیا کہ تمام خرسونکو مع ہمیون اور شاہ سپاہ ہلاک کرڈالا ایک بہی زندہ و سلامت اس میدان ہلاکت گاہ سی باہر نکلا
تیسرے دن حسب الایما ہمایون بادشاہ بندرونکا مع لشکر اس جزیرہ مین داخل ہوا اور مسکن غبار سی خالی اور مال اور اموال
سے بہرا پایا یہہ مثل اسلئے لایا ہون تا بادشاہ جانے کہ اہل کینہ نے انتقام کے واسطے اپنی جان تک دی ہے اور قضیہ اس زاغ کا
مجہے اسیطرح پر نظر آتا ہی اور بیشتر زاغونکی آزمایش ہوئی ہی کہ یہہ قوم فراست اور کیاست اور مکر و دغا مین ثانی اپنا نہین
رکہتے ہین اور مینے جب سے کہ بشرہ اسکا دیکہا اور تقریر سنی ہی یقین کامل ہوا کہ رائے اسکی صواب سے قریب ہے اور خطا سی بعید اور
جہانتک کہ گمان کیا جاتا خرد اسکی اُس سے زیادہ ہی اور اس سے جو کچہہ ظہور مین آئے اُسے تہوڑا جاننا چاہیے یہہ شخص آفت روزگار ہی اس سے
درنا لازم ہی بلکہ جلد اسے چاشنی مرگ چکہانا ضرور ہے اور اگر اسکے قتل مین تاخیر کی تو اپنی ہلاکت کے آمادہ ہو بوم کے بادشاہ نے یہہ
حکایت سنی چین بجبین ہوا اور کہا کہ یہہ کیا بیرحمی ہی کہ ایک فقیر کو ہماری ہواداری مین یہہ آزار پہنچا ہو اور ہم بہی اسکے آزار
و قتل کی تجویز کرین مگر یہہ شعر مترحم کا نہین سنا ہے بیت برا اُسکا ہوا جسنے کسیکا کچہہ برا چاہا ہمیشہ بیخبر رہتے
ہین ہم گردش مین گردونکو بعد اسکے حکم دیا کہ اس زاغ کو بآرام تمام اُٹہا لاؤ وزیر نے عرض کیا کہ اگر ظاہر یار میری بات پر
التفات نکیا اور نصیحت میری کہ سراپا حکمت اور محض صواب تہی اُسے ردی قبول سے پہیر لیا تونے لیکن اتنا اور عرض کرتا ہو
کہ اگر رکہنا ہی اس کا منظور ہی تو اس سے دشمنونکی طرح زندگانی کرنا چاہیے اور بغیر آزمایش مقرر واقعی ہونے اسکے مکر سی غافل نہو رہا جائے اور اتنا بہین
جانیے کہ یہہ ننگ لانا اسکا بوم کیلئے ضرور ہی اور زاغونکی صلاح کار سے خالی نہین ہے اور اگر پرورش ہی منظور ہے تو بطور نظر بند کے اپنے سی
دور رکہے اور چند شخص کار آزمودہ مخفی بہی تعین رکہے کہ ہر دم حرکات اور سکنات اسکے سے آگاہ رہین پہر حضور اقدس مین عرض کرتے
رہین بادشاہ کو بات وزیر مشفق کی مطلق پسند نہ آئی اور وہ جو ہونی تہی وہی ہو ملین سمائی یعنی بادشاہ کا رشناس نے اپنی
خدمت مین باکرام تمام مختار کیا یہہ تو ہمہ دان تہا اسطرح سے مراسم خدمتگزاری بجا لایا کہ کسی بوم کو ایسا سلیقہ نتہا بس حرم
خصوصین محرم راز اور مقرب درگاہ ہوا بادشاہ اسکو صحبت مین اتنا خوش کرتا تہا کہ روز بروز مرتبہ اسکا بلند ہوتا جاتا تہا القصہ
یہانتک نوبت پہنچی کہ وزیر اعظم ہوا اور اسکے صلاح بغیر کوئی کام خانگی اور ملکی جاری نہوتا تہا اعظم کار مشار الیہ سلطنت اور مدار المہام
کل ولایت کا ہوا ایکدن سر محفل بادشاہ سے کہنے لگا کہ زاغونے بادشاہ نے ہمیں جب سے آزار دیا ہے جبتک بدلا اسکا نلونگا اور
دست برد معقول اُس گروہ ناحق کوش پر نکرونگا زندگی مجہپر ناگوار رہیگی اور خواب و خور سے لذت نملیگی مگر مینے فکر کی کچہہ
تدبیر نہین بن آتی ہی کیونکر انتقام لون آخر الامر جانا مینے کہ جبتک مین زاغونکی صورت مین ہون مراد کو نہ پہونچونگا
اور حکیم دانا سے یہہ بات سنی ہی مینے کہ جسکو ستمگار بیدادگر سے رنج پہنچے اُسوقت اپنی موت پر راضی ہو اور مرد اپنے وقت

جو دعا مانگے سو قبول ہو اگر بادشاہ کی بہی صلاح ہو تو حکم کرے کہ میرے گرد انبار ہیزم کر کے آگ لگا دین جبکہ گرمی آتش کی
مجہے پہنچے اُسوقت دعا کرون کیا عجب کہ قادر توانا مجہے زاغ سے بشکل بوم کردے تو اسکے بعد ظالم سے انتقام قرار واقعی
لون اُسوقت مُوہ وزیر بہی کہ اسکے مکر و فریب پر یقین رکہتا تہا اُس نے کہا کہ اے بادشاہ یہہ اسکا دوسرا شعبدہ ہے جو شخص
کہ خبیث صورت اور کثیف سیرت ہو اگر آگ مین اسکو جلاوے یا آب سلسبیل سے دہووے تو بہی اسکی سیرت ناپاک اپنے طور پر برقرار رہیگی بیت
زبد اصل نیکی مدار ید امید ٭ کہ زنگی نگردد بشستن سفید ٭ اگر بفرض محال اسکی ذات خبیث صفت طاؤسی پیدا کرے اور عنصر ناپاک
اُسکا لباس سیمرغی پہنے لیکن یہہ اُسی طرح زاغونکی صحبت اور محبت کا مائل رہیگا اُس مادہ موش کیطرح کہ صورت انسانی
پائی تہی تو بہی اپنی اصل کی طرف مائل ہوئی بادشاہ نے کہا کہ یہہ قصہ کیونکر تہا **حکایت مادہ موش** کہلا کہتے ہین کہ زاہد
مستجاب الدعوات ایک چشمہ آب پر بیٹہا تہا ایک چیل چوہیا کو لئے جاتی تہی اتفاقاً اُسکے پنجہ سے چہٹکر زاہد کے پاس آگری
زاہد کو شفقت آئی اُٹہا کے دامن مین لپیٹ لیا اور گہر لو لیا کہ مانند اُسکی پرورش کرے پہر یہہ خیال مین گذرا کہ اگر یہہ جوان
ہوا اہل خانہ کو ضرر پہنچاوے تو اچہا نہین ہے اسلئے اللہ سے دعا کی فی الحال وہ لڑکی ہوگئی نہایت زیبا طلعت خوش قامت
شگفتہ رو آشفتہ مو **بیت** آنکہ بر سرو زند طعنہ بقامت این است ٭ آنکہ بر ماہ کشد خط غو است این است ٭ زاہد اُس دختر کو دیکہہ کے
مسرور ہوا اور ایک مرید کو سپرد کیا تا مانند فرزند و بچہ پرورش کرے مرید بموجب اشارہ پیر اُسکی پرورش مین سرگرم ہوا تہوڑی سی
مدت مین حد بلوغ کو پہنچی زاہد نے کہا کہ ایجان بابا اب جوان ہوئی تو چاہتا ہون کہ گوہر پاک تیرا رشتہ ازدواج مین منسلک
کرون یعنی تیرا نکاح تیرے برابر والے سے کردون مگر تیری اجازت کے بغیر نہین ہوسکتا ہے جسے کہ تو پسند کرے اُسکے سپرد تجہے کرون
دختر نے کہا کہ شوہر چاہتی ہون قادر اور توانا کہ انواع شوکت و قدرت اُسے حاصل ہو اور بزرگی مین درجہ رفیع اور مرتبہ بلند
رکہتا ہو زاہد نے کہا کہ یہہ سب صفتین سوا آفتاب کے اور مین جمع نہین ہین دختر نے کہا سچ ہے کہ وہ مغلوب کسی مخلوق کا
نہین ہے صبح کو جب آفتاب نے مطلع طلوع سے سر نکالا زاہد نے حضور تحمل اُس سے بیان کی کہ یہہ دختر نہایت نیک صورت
اور پاک سیرت ہے چاہتا ہون کہ تیرے ساتہہ جفت کرون کسلئے کہ شوہر توانا اور باشوکت طلب کرتی ہے آفتاب نے
کہا کہ مجہسے قوی تر ابر ہے کہ ایک نگاہ میں اُسکے مجہے چہپا لیتا ہے **بیت** آفتابی بدین بلندی را ٭ پارۂ ابر ناپدید کند ٭ زاہد نے ابر سے بہی
سوال کیا ابر نے کہا کہ اے زاہد قوت اور غلبہ میرا ہوا کے آگے کچہہ حقیقت نہین رکہتا ہے کہ اندک اشارہ مین جدہر چاہتی ہے
مجہے لیجاتی ہے زاہد نے جواب ابر کا مسلم جانا اور ہوا سے بہی یہی سوال کیا ہوا نے کہا کہ قوت میری کوہ کے آگے کیا وقعت رکہتی ہے کہ اگر
ہزار بار میری قوت ارادہ کرے تو اُسکی وقار کو جنبش نہین دیسکتی ہے زاہد نے کوہ کے نزدیک آکے بعد اظہار ماجرا خواستگاری
کی کوہ نے کہا کہ اے زاہد میری قوت موش کے آگے ہیچکارہ ہے کہ اُسکے ناخن اور دندان جگر خراش سے دل۔

اور سینہ جبر اشتباک اور ریش ہی اور کسی طرح اوسکی دفع پر قادر نہین ہو سکتا ہون یہ سنکر دختر نے کہا کہ یہ سچ ہی کہ موش کوہ پر غالب ہے
لیکن مجھے آدمی چاہیئے کیونکہ مین فی الحال آدمی ہون کہ بمقارن اس حال کے ایک موش پیدا ہوا جو کہ دختر کا رشتہ جنسیت اوسپر
منتہی ہونا تہا اسلیئے میل تمام اوس موش کیطرف پیدا ہوا اور زاہد سے کہا کہ مین مدت سے ارزومند ہم جنس کی ہون اب
دعا کیجیئے کہ مین آدمی سی پہر موش ہو جاؤن تا دست عشرت آغوش شوہر ہمجنس مین ڈالون زاہد نے جبکہ رغبت موش اور
دختر کی باہم بہ دست پائی دست مدعا اوٹھا ئی فی الحال دعا زاہد کی مستجاب ہوئی اور بحکم کُلُّ شَیْءٍ یَرْجِعُ اِلٰی اَصْلِہٖ کے
ظہور پکڑا یعنی وہ دختر پہر چوہیا ہو گئی اور زاہد نے موش کے حوالے کی بیت جان من ہر چیز را با اصل خود باشد رجوع
با چو از خاک بار از خاک بیا باید شد۔ ان ہ فائدہ اس مثل سے یہ ہے کہ جو کچھ کہ مقتضای طینت اصلی ہوتا ہی اگر کسی عارضی سے
اوسکا حال مبدل بھی ہو جائے آخر کو رجوع اپنی حالت اصلی پر کرتا ہی جبکہ وزیر سخندان معنی سنج نے اس مضمون کو تمام کیا
بو موش گیر بادشاہ نے اوسکی بات حسب پر محمول کی اور نظر عواقب امور پر نظر ثانی اور زاغ ہر روز حکایت دلپذیر اور ہر شب افسانہ
بے نظیر بادشاہ کو سناتا تہا اور مثلہای غریب اور نکتہ ہای عجیب ہر دم تقریر مین لاتا تہا یہان تک نوبت پہنچی کہ محرم اسرار
خاص ہوا ایکدن کارشناس سبکو دہوکا دیکے اپنے بادشاہ کے پاس آیا جبکہ پیروز نے کارشناس کو دیکھا ہزار جان سے
شاد ہوا بعد ادا ے مراسم محبت پوچھا کہ اے کارشناس کیا کام کر آیا اوسنے عرض کیا الحمد للہ جسواسطے کہ ہمت اختیار
کی تہی سو سب درست ہو چکا کہا کچھ اسکا بیان کر کارشناس نے عرضکیا کہ اوس کوہ مین ایک غار ہے دن کو بادموم
کے سبب سے گروہ بوم شوم کا اوسمین جمع ہوتا ہے اور اوس غار کے نزدیک ہیزم بیشمار خشک تر جمع ہے بادشاہ فلانے
دن دو پہر کے وقت سب زاغونکو حکم دے کہ جلد اوس جگہ سے تہنیکی ہیزم خشک اوس غار کے منہ پر آہستہ آہستہ جمع کرین اور اصلا کوئی
آواز منہ سے باہر نہ نکالے جبکہ جمع ہو چکین گے مین آگ اوسپر رکہدونگا اوسوقت زاغ ایکہی بار اپنی بازوؤن سے ہوا
دین تا وہ آگ بھڑک اوٹھے جبکہ آگ بہڑکے گی جو بوم کہ باہر نکلیگا جل جائیگا اور جو اندر رہیگا دہوئین سے گہٹ کر
مر جائیگا بادشاہ کو یہ تدبیر بہت خوش آئی کارشناس پہر جلد پیدا ہو موشین آملا اور پیروز بروز معین سب زاغون کو
لیکر کارشناس کے نشاندہی کے موافق وہی تدبیر عمل مین لایا اور کام سب بومونکا تمام کر کے بافتح و ظفر معہ کارشناس کے
پہر کر اپنی سلطنت پر تمکن ہوا اسکے بعد احترام اور اکرام کارشناس کا ہر روز ترقی کرنے لگا ایکدن بادشاہ نے کہا کہ
اے کارشناس اتنی مدت صحبت مین غیر جنس کے کیونکر بسر کی تو نے مصرعہ روح را صحبت ناجنس عذابیست الیم
کارشناس نے عرض کیا کہ یہ سچ ہے کہ دیدار ناملائم سبب نزول جہنم ہوتا ہے لیکن بے مخدوم کی فراغ خاطر کیواسطے جو
محنت کہ پیش آوے عاقل کو لازم ہی کر اوسپر استقلال کرلے اور صاحب ہمت کو چاہیئے کہ مشقت اور اندوہ کہ بغرض نیکو ہو مضطرب

نڈالی کیونکہ جو کام کہ عواقب اوسکا فتح اور نصرت سے نزدیک ہوا گر اوسکی مبادی مین کیسا ہی رنج ہو تحمل کری کہ کوئی گنج
بے رنج حاصل نہین ہوتا ہے اور گل بے خار ہاتھ آنا یہ نادر و اعتبار سے ساقط ہی لمؤلفہ بیت ہوتی ہی عزت مین
عزت پہ بڑی ابتدا کے بعد ٭ رنج اوٹھا کے کسقدر یوسف نے کنعان چھوڑ کر ٭ بادشاہ نے کہا کہ کچھ بیوقوفونکی دانشمندی کا
حال بیان کر وزیر نے کہا کہ کوئی دانا اوسمین نہ دیکھا الا ایک وزیر کہ سب سے عقل مین مبالغہ رکھتا تھا اور حکایت عقلی اور
نقلی برجستہ سے رہنمائی کرتا تھا مگر بادشاہ اور سب امرا اور سپاہ اوس وزیر کی بات بیوزن جانتے تھے اور کہنا اوسکا خبث
طینت اور حسد پہ محمول کرتے تھے اور یہ نہ سمجھے کہ یہ وہ شخص ہی کہ بادشاہ نے جسے سب زاغون مین ممتاز کیا تھا اور شہرہ
اوسکی عقل کا گوش زد سب کے تھا پس عجب کیا ہی کہ یہہ سب شعبدہ اوسکا مکر سے ہوا احمق نے بلا امتحان اپنا محرم راز دار کر دیا
آخر دیکھا جو کچھ کہ دیکھا اور یہ بات سب عقلا کے نزدیک مسلم الثبوت ہی کہ ہر کسیکو خاص بادشاہ کو چھپانا اسرار کا
ضرور ہے خصوصاً دوست ناامید اور دشمن ہراسان سے واجب تر ہے **قطعہ** دوستی کز تو ناامید بود ٭ محرم خود مساز در
ہمہ حال ٭ باعدو نیز کز تو ترسان ست ٭ نیست اظہار سر خویش حلال ٭ بادشاہ نے کہا کہ میری دانست مین بومونکی
ہلاکت کا سبب الوونکی ستمگاری ہوئی ہے کارشناس نے کہا کہ سچ ہے جس بادشاہ نے کہ طرح ظلم کی ڈالی غالب ہے
کہ بنیاد اوسکی دولت کی جلد منہدم ہوجائے کیونکہ بقا سلطنت کے ظلم کے ساتھ جمع نہین ہوتی ہے مثل عرب کی ہے اَلمُلکُ یَبقیٰ مَعَ
الکُفرِ وَلَا یَبقیٰ مَعَ الظُّلمِ اور حکما کا اسپر اتفاق ہے کہ جو کوئی چار کرے چار چیز کا امیدوار ہے پہلے جو کوئی کہ ستمگاری
اختیار کرے اپنی اور اپنی دولت کی ہلاکت کا امیدوار ہے دوسرے جو کوئی رنڈیونکی صحبت کا مریض ہو رسوائی کا آمادہ ہے تیسرے جو کہ
کہا نہین زیادتی کریگا بیماری کا منتظر رہیگا چوتھے جو کوئی کہ مشیران رکیک رای پر اعتماد کرتا ہے ملک اوسکا جلد قبضہ دشمن مین
جاتا ہے اور یہہ بھی حکما کا قول ہی کہ چھ شخص چھ چیز کی طمع نہ کہین پہلے بادشاہ ظالم امید دوستی یا بقا کی نہ رکھے دوسرے شخص
مغرور نیکنامی اور کسیکی دوست ہونیکی طمع نہ رکھے کہ اوس سے لوگ کبھی بدل دوستی نہ کرینگے بلکہ پیچھے اوسے بدی سے یاد کرینگے تیسرے
یہ ہے کہ شخص بدخلق کے کمتر دوست ہوتے ہین بلکہ متنفر رہتے ہین چوتھے خیرہ رو بے ادب مرتبہ جلیل کا امیدوار نہ رہے کہ
بے ادب ہمیشہ بےتمیزی کی بلا مین ذلیل رہتا ہی پانچوین بخیل کو نیک کرداری و نیکنامی نصیب نہین ہوتی بلکہ اسکی مذمت کا سزاوار ہوتا ہی چھٹے
حریص گناہ سے کم بچتا ہے کیونکہ حرص انسان کو گناہ اور بیعزتی کیطرف مائل کرتی ہی جسجگہ کہ حرص نے خیمہ اقامت برپا کیا امانت اور دیانت اوسجگہ سے
اوٹھ جاتی ہی اور بومونکی بادشاہ کو زاغونکا قتل یہانتک مرغوب تھا اسلیئے منہج راستی سے انحراف کر کے بادیہ حیران مین سرگردان ہوا اور جو
چاہ کہ اوسنے کسی واسطے کہودا تھا آپ ہی اوسمین گرا مصداق اس مثل کا ہوا کہ چاہ کن را چاہ در پیش ٭ فیروز نے کہا ہی کارشناس حق یہ ہے کہ تمنے کسی قوم بلا
وقتی یونہی ہی کہ جب بعد ہی بن بستان نکلا تو تمھین یہ تدبیر لشکر کا غم ہوگا تونے جان اپنی نثار کرکے زندگی بادشاہ و مال اس قوم کا

دشمن قوی سی بچالیا یہہ مصرع تیری ہی شان مین زیبا ہی مصرعہ اینکار از تو آید و مردان چنین کنند بکار شناس سے عرض
کیا کہ مرد اُسکو کہتے ہین کہ مصیبت کے وقت ثابت قدم رہے اور اس بندہ ناچیز کا کیا مقدور تہا کہ ایسا کام کرسکتا یہہ محض اقبال
شاہنشاہی سے وقوع مین آیا ہی مگر ثابت قدمی اور رای درست سے ہمیشہ کام نکلا ہی جیسا کہ سانپ نے اپنی مصلحت اسمین دیکھی کہ
مینڈک کی خدمتمین راضی ہوا بادشاہ نے کہا کہ یہہ قصہ کیونکر تہا **حکایت ۱۱** وزیر نے کہا کہتے ہین کہ مار کبیر السن پر پیری نے یہانتک
غلبہ کیا کہ شکار کی طاقت نرہی آخر بہوک کے مارے ہلاکت کو پہنچا اور اپنے دلمین کہا کہ اب افسوس جوانی کا اور فکر عود طاقت
کرنا گویا آتش سے رفع تشنگی کی امید کرنی ہے اور اسکے سوا اب جو یہہ حال پیری کا ہی کاش اسکو بہی قیام ہوتا سو بہی نہین بلکہ
دمبدم روبہ کمی ہی بس فکر ماضی فعل عبث ہے آگے کی کچہہ فکر کرنی چاہیے یعنی عوض فکر جوانی جو کچہہ تجربہ اس مدت عمر مین حاصل
کیا ہے بموجب اُسکے کچہہ تدبیر ضرور ہے تا قوام بدن اُس سے متصور ہو گو ذلت پیش آئے تو بہی مضایقہ نہین ہے مگر باقی ایام حیات دیدہ و دانستہ
برباد نکیا چاہیے پس اس تصور مین اُس چشمے پر گیا کہ جس مین مینڈک بہت تہے اور اُنمین بادشاہ و وزیر اور امیر بہی تہے سانپ نے اسجگہ
پہنچکے سینہ چاک اور اندوہناک بنکے خاک پر لوٹنا شروع کیا کہ ایک مینڈک اُسکے نزدیک گیا اور پوچہا کہ کیون اتنا غمناک ہے سانپ نے
کہا کہ آج مجہسے زیادہ کون سزاوار غم و الم کا ہوگا کیونکہ مادہ میرے حیات کا شکار مینڈک کا تہا آج وہ واقعہ پیش آیا کہ اُنکا
گوشت مجہپر حرام ہوا اور اگر قصد بہی شکار کا کرون تو کچہہ نہین کرسکتا ہون اُس مینڈک نے جاکے یہہ حال اپنے بادشاہ سے
کہا بادشاہ اسحال عجیب سے متعجب ہوا اور سانپ کے نزدیک آکے پوچہا کہ کیا حادثہ تجہپر وارد ہوا اور کس عمل کے مکافات مین
مبتلا اس بلا کا ہی سانپ نے یہہ بیت پڑہی بیت مجروح مین نہین ہوا قاتل کے ہاتہہ سے : جو کچہہ ہوا مجہپہ سو اس دل کے
ہاتہہ سے : اور کہا کہ اے بادشاہ حرص شوخ چشم نے دام بلا مین مجہے ڈالا اور طمع فتنہ انگیز نے دروازہ محنت و خواری کا میرے
منہہ پر کہولا تفصیل اسکی یہہ ہے کہ ایکدن ارادہ ایک مینڈک کے پکڑنیکا کیا مینڈک وہ بیچاری خوف جانسے ایک عارف زاہد بااللہ کے
گہر مین جا پہنچی مین گوشت کی طمع مین اُسکے پیچہے لگا گیا قضارا زاہد کا بیٹا ایک مکان تاریک مین سوتا تہا اُسکے پاؤنکا انگوٹہا
میرے منہ مین لگا مین سمجہا کہ مینڈک ہی ہے بہوک کے غلبے سے کچہہ تمیز نرہی مینے اُسپر دانت مارا فی الحال وہ مر ہو گیا زاہد یہہ
خبر پاکے مجہپر دوڑا مین گہر سے نکل کے صحرا کی طرف بہاگا زاہد میرے پیچہے دوڑا آتا تہا اور بددعا کرتا تہا کہ اے پروردگار اسے
خوار او بیمقدار کر اور اُسے مینڈکونکے بادشاہ کا مرکب بنادے اور کبہی مینڈک پکڑنے پر یہہ قادر نہو مگر صدقے کے طور سے
جو وہ بادشاہ اسے کچہہ دے وہ البتہ کہالیا کرے اسی ذلت مین مدت الحیات رہے یہہ دعا اُسکی قبول ہوئی
اب مین مطلق مینڈک پکڑنے پر قادر نہین ہوتا ہون آج اسیواسطے مین حاضر ہوا کہ بادشاہ مجہپر سوار ہوا کرے
اب جو کچہہ تقدیر الہی سے ہوا مین اُسپر راضی ہون کہ وہ پہرنے والی نہین ہے مینڈکونکا بادشاہ اس مین اپنا فخر سمجہا کہ

عود بالفتح باز گرفتن ۱۲

مکافات بالفعل کسی را بر کردار او سزا دادن و مانند یکدیگر شدن ۱۲

مین ایسا ہون کہ مار پہ سوار ہوتا ہون اس وقت اسپر سوار ہونے لگا اور اپنائے جنس مین مباہات کرتا تہا دنیکے بعد سانپ نے
کہا کہ بادشاہ کی عمر دراز ہو کہا نیکے بغیر زندگانی اور قوت سواری دینے کے نہین ہو سکتی ہے بادشاہ نے کہا کہ سچ ہے کہ مجہے
مرکب سے گریز نہین ہے اور مرکب کو بے قوت قوت سواری کی محال ہے اسی دنسے دو مینڈک اسکا راتب مقرر کیا سانپ وہی مینڈ
مینڈکونسے رفع گرسنگی کرتا تہا اور بے کوشش روزی پاتا تہا اور بقائے حیات کے لئے عار نکرتا تہا رباعی دستے کہ تا او دیدنش
سنگ آید ؛ در وقت ضرور بوسہ دادن شاید ؛ ہر کار کہ عار ست ملال افزاید ؛ در حالت احتیاج بد ننماید ؛ یہہ مثل اسواسطے
لایا ہون مین تا معلوم ہو کہ یہہ عار مانند مار کے اسلئے قبول کی مینے کہ ہلاک دشمنونکا اور فلاح دوستونکی اسکے ضمن مین
مندرج تہی چنانچہ یہہ بیت میرے حسب حال ہے بیت تلطف کن کہ ہر کاریکہ صعب است ؛ بنرمی و مدارا میتوان ساخت ؛ اسپواسطے
کہا ہے کہ شجاعت سے تدبیر بہتر ہے کیونکہ مرد جنگی کیساہی توانا ہو او اپنے دو چند بلکہ سہ چند سے برابری کرتا ہو تو بہی اسکے واسطے
ایک حد معین ہے اور مرد دانا ایک تدبیر صائب سے ملک کو پریشان کر دیتا ہے اور لشکر گران کو تہوڑی فکر مین بگاڑ ڈالتا ہے بموجب
اس بیت کے بیت بیک تدبیر نیکو آن توان کرد ؛ کہ نتوان با سپاہ بیکران کرد ؛ بادشاہ نے کہا کہ ای کارشناس تونے عجب طرح کی ظفر
پائی ہے اور کار نمایان کیا کہ ذکر اس کا تا حشر باقی رہیگا وزیر نے کہا کہ اس امر مین میری تدبیر سے کچہہ نہوتا یہہ محض فرشتے ہی
مددگاری کی کہ مین کامیاب ہوا حکما نے کہا ہے کہ مطلب ایک ہو اور بہت شخص ارادہ کرین کہ اس مہم مین ہم
جدا جدا کوشش کرکے مطلب کو حاصل کرین دیکہیے کون کامیاب ہوتا ہے سب کا اسپر اتفاق ہے کہ وہ انمین
سے مقصد کو پہنچیگا جو مروت مین مخصوص ہو کیونکہ خاصیت مروت کی یہہ ہے کہ کام صاحب مروت کا جلد روا ہوتا ہے
اور اگر مروت مین سب برابر ہین تو وہ مطلب حاصل کریگا جسکے یار و مددگار زیادہ ہون اور اگر اس باب مین مساوات رکہتے ہین
تو وہ شخص کامیاب ہوگا کہ ان سب ہنروں کے ساتہہ بخت و اقبال جسکی مددگاری کرینگے قطعہ کوکب بخت طالع شود از
اوج مراد ؛ انچہ مقصود بود زود میسر گردد ؛ مدد طالع اگر نیست مرنجان خود را ؛ کہ اگر رو بسوے بحر نہی بر گردد ؛ فیروز نے کہا
کہ بوم ہمین اس لایق نہ سمجہتے تہے کہ یہہ ہمسے انتقام لے سکینگے کیونکہ ہمین تہوڑا اور ضعیف جانتے تہے کارشناس نے کہا کہ چار چیزین ہین
کہ جو انکے تہوڑیکو بہت سمجہیگا خراب ہوگا ایک آگ کہ پہلے تہوڑی ہوتی ہے پہر بہڑک کے بہت ہوجاتی ہے دوسرے قرض کہ تقاضا
قرض خواہ اگرچہ ایکدرم کا ہو پہر ہزار برابر رنج دیتا ہے تیسرے بیماری کہ اگر تہوڑی کی احتیاط نکریگا او بہت کیا تو اس سے مدد نہ کریگا
تو قریب ہے کہ وہ زیادہ ہو کر مرتبہ ہلاکت کو پہنچائے چوتہے دشمن اگر کیساہی خوار او ذلیل ہو جب غافل پائیگا کام تمام کریگا
اسنے کبہی امین شہ ہے کہ کنجشک ضعیف الحال نے مار قوی ہیکل سے انتقام اپنا لیا بادشاہ نے کہا کہ یہہ کیونکر تہا حکایت
کنجشک و مار کہا کہتے ہین کہ کنجشک کے جوڑے نے ایک گہر مین گہونسلا ایک کے نیچے نکالے تہے دو بچے ان کے اور ایک گم

ونے تھے اور بچونکو پیار سے تھی لیکن نر کہین گیا تھا رات ہوگئی۔ زرا مادہ دوسرے دن شام کو آکے دیکھتا کیا ہے کہ مادہ فریاد و زاری کر رہی ہے کہا کہ ای جان مین باعث اتنی فریاد کا کیا ہی کہا بیت سخت دلی در سینہ ام خاری کہ میبارم سرشک از دل سوزان غمے دارم کہ آہی میکشم ٭ کیونکر زاری نکرون کہ تیرے جاتے بعد تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ ایک مار مہیب کو دیکھا کہ قصد میرے بچونکا کیا ہر چند منت کیا مینے بیت اگرچہ غالبی از دشمن ضعیف ترس ٭ کہ تیر آہ سحر بر نشانہ می آید مار نے کہا کہ یہ وہ سینہ نہین ہے کہ تیرا تیر مجمین اثر کرے کہا مینے جسوقت کہ مین اور باپ ان بچونکا گر اسکی انتقام پر باندہینگے تو تیری حق مین اچہا نہ ہوگا سانپ ہنسا اور کہا کہ مین وہ ہون کہ شیر کا زہرہ جس سے آب ہوتا ہے بہلا تم ایسو سے کیا اندیشہ کی جگہہ ہے اسکے بعد ہر چند چلائی کوئی میری فریاد کو نہ پہنچا آخر اوس ظالم ستمگار نے بچونکو کہا کے اسی آشیانے مین آرام کیا ہے - نر نے یہ ماجرا سنکر آہ سوزناک کہینچی اور صنعت تدبیر اس خردمین ڈالا اوسوقت کہ شام تھی صاحب خانہ چراغ جلانے مین مشغول تھا فتیلے کو جلا کر چراغ ہاتھ پر رکھا تھا کہ گنجشک نر جست کر کے فتیلے کو لے اوڑا اور اپنے آشیانے کے منہ پر دہر دیا صاحب خانہ سمجھا کہ اگر گہونسلا جلا تو سقف مین آگ لگیگی ہاے ہاے بام پر آکر آشیانکو چوب دستی سے گرانیلگا مار نے خواب غفلت سے بیدار ہو کر سر باہر نکالا صاحب خانہ نے مار مار کہکے وہی چوب دستی کہ ہاتھ مین تہی ماری کہ سر مار کا مانند حباب کے دو پارہ ہوگیا یہ مثل اسلیئے بیان مین آئی کہ سانپ اونکی دشمنی کو حقیر سمجھا تھا اور اوسکا نتیجہ یہ ہوا کہ سنگ انتقام سے سر اوس متکبر کا کچلا گیا بیت دشمن اگرچہ خوار بود از طریق حزم ٭ او را بزرگ دان و غم کار خویش خور ٭ بادشاہ نے کہا کہ مینے ہمیشہ جو کام کہ تیرے مشورہ پر کیا بخیر و خوبی اوسنے سر انجام پایا سچ یون ہی کہ جو کوئی کہ کام اپنا ناصح صواب اندیش کے مشورے پر رکہیگا دست ناکامی اوسکے دامن اقبال تک نہ پہنچیگا اور سب ہنرون سے زیادہ تر تیرا یہ ہنر تہا کہ مدت دراز تک دشمنون مین رہا پھر کبہی ایسا کلمہ تیری زبان پر نہ گذرا کہ کوئی خردہ گیری کرتا اور نہ ایسا تجسے عمل صادر ہوا کہ باعث اونکی نفرت و بدگمانی کا ہوتا کار شناس نے عرض کیا کہ یہ سب باعث حضور کے تربیت کا تھا اگر خانہ زاد کو شرف چرن برداری کا حاصل نہوتا تو اس ضعیف ناتوان غلام کی اس امر دشوار کی ہرگز عقدہ کشائی نکر سکتی للہ الحمد کہ ہمارے بادشاہ جمجاہ سی خوبی راے اور درستی تدبیر اور شوکت و ہیبت اور شجاعت و جمعیت کے ساتھ کوئی دقیقہ دقایق مہمات سے پوشیدہ اور باقی نہین رہا ہے اور تعجیل اور تانی اور خشم اور رحم اور حلم وحیا اپنے اپنے محل پر سب صرف ہوتے ہین خلاف وقت اور موقع کے کوئی کام عمل مین نہین آتا ہے اور ابتداے کار مین انتہاے مصلحت ملحوظ رہتی ہے اور کسیوقت مین مرتبہ احتیاط کا ہاتھ سے نہین جاتا ہے اور ناموس سلطنت اور رونق ریاست کی اور رعایت محسن کی مراتب اصلا فروگذاشت نہین ہونے پاتے مین پہر جو کوئی کہ ایسی بادشاہ سے دشمنی اختیار کرتا ہے گویا وہ اپنی موت کو ہزار کمند سے اپنی طرف کہینچتا ہے اور اپنی بیخ زندگانی اپنے ہاتھ سے

اوکہتے تاہی فیروز نے کہا کہ ای کارشناس جیسی تو مجہسے جدا ہوا لذت طعام و شراب حلاوت خواب و قرار مطلق نہین ملی ہیہ کارشناس نے عرض کیا کہ بجا ارشاد ہوا جو کوئی کہ بلای دشمن قوی دست مین مبتلا ہوتا ہی جبتک اوس سے چہٹکارا نہین پاتا ہے رات دن مین فرق نہین کرتا ہی اور بستر پا مین امتیاز نہین کرسکتا ہی اور حکما کا بہی قول یہی ہے کہ جبتک بیمار کو صحت کامل نہو کہانیکا مزا نہین ملتا ہے اور حمال جبتک گردن سی بوجہ نہ اوتارے آرام نہین پاتا ہے اور عاشق جبتک دولت وصال حاصل نہ کری اضطراب رفع نہین ہوتا ہی اور مرد ہراسان جبتک دشمن غالب سے امان نہین حاصل کرتا ہی دم آسایش سے نہین لیتا ہے اور بادشاہ غیور جبتک انتقام دشمن سے نلے بستر آرام پر سر نہین رکہتا ہے فیروز نے پوچہا کہ صورت اور تدبیر اونکی رزم و بزم کی کسطرح دیکہی تو نے وزیر نے کہا کہ سب صفات اونکی عجب و غرور و تن پروری سی متعلق تہے اور رای صواب سے کچہ نصیب رکہتے نہے اور رای راست در نکر خطا مین کچہ تمیز نہ کرتے تہی اور سب کے سب ایک حال رکہتے تہی الا وہ ایک وزیر کہ میرے قتل مین مبالغہ کرتا تہا حکیم تہا دانا دل اور بیدار مغز بادشاہ نے کہا کہ لائق اسکی عقل کے کیا ہین وزیر نے کہا اول دلیل یہ ہی کہ میرے قتل کا حکم کرتا تہا اور الحق کہ یہی سبب شفا اور رای اوسکی صواب پر تہی اگر اوسکی رای کو قبول کرتے تو کیون اسطرح برباد ہوتے دوسرے یہ کہ تادم واپسین وسی نصیحت سی ہاتھ نہ اوٹھایا اور نمک حلالی کے لحاظ سی ہرگز پاس ادب نکیا مگر طریق بے ادبی سے بہی بچاو کیئے جاتا تہا اگرچہ جانتا تہا کہ میری بات نہین سنتے ہین اور نہ سنین گے تیسرے بہی زبان بند نہ کی بادشاہ نے کہا کہ وہ آداب نصیحت شاہی کیا ہین کہ خیرخواہی کی جگہہ ادب بہی نکرے اور بے ادبی سے بہی بچتا رہے کہا کہ سخن درشت کو ایسی نرمی سے اور لطف تقریر سے ادا کرے کہ مطلق ناگوار طبع بادشاہ نہو اور جانب تعظیم بہی ہر بات مین رعایت رکہی بلکہ کسی کام مین گستاخی اور فضول گوئی نکرے اور اگر قول و فعل مین مخدوم کے خلل یا زلل مشاہدہ کرے تو اوسکی اطلاع کرنے مین عبارت نیک اور ملایم سے پیش آئے اور تعریضات شیرین اور نقلہای دلفریب اور دوراندیشی سے رہنمائی کری اور عادت غیروں کی اثنای حکایت مین جو مناسب اس حال کے ہون اونہین آئین مین تقریر کرین وزیر لوگونکا یہ سب صفتین رکہتا تہا اور کسی باب مین دقیقہ فرو گذاشت نکرتا تہا اور پادشاہی وہ مرتبہ عالی ہے کہ کوئی اگر چاہے کہ اپنی کوشش سی پائے تو پا نہین سکتا ہے بلکہ دست آنید وہی ہین یہ تک پہنچ نہین سکتا ہی مگر ہوشیاری اور مددگاری بخت سی حاصل ہوتا ہی اور اگر امداد غیبی سے یہ دولت نصیب ہو تو اوسی عزیز جانے سرسری نہ سمجہے ضبط قواعد اور حفظ مراسم عدل و داد مبالغہ ہر دم تمام پیش نظر رکہے نظم اے آنکہ بملک یافتی دست رسے دولت طلبی کم طلب آزار کسے بہ صد تیغ سیاست آن خرابی نکند کہ آہی کہ زمظلومے برآرد نفسے بہ لائق شان بادشاہی ہے کہ ہر کام مین غفلت سی اجتناب کری اور کسی مہم مین سہل انکاری نکرے کہ بقای ملک اور استحکام دولت چار چیز نکی

بغیر ممکن نہین ہی ایک یہہ کہ ذہن رئیس کا اتنا رسا ہو کہ امر استقبال کا کہ غیر موجود ہو ایسے موجود سے زیادہ تر دیدۂ دل سی مشاہدہ
کری اور دوسرے ارادہ جسکا بتا کری اُسے ہزار پہلو سے تحقیق کر لے جب یہہ یقین جانے کہ یہہ فتور اور قصور سے خالی ہی اُسوقت اُسے
عمل مین لاٰ تیسرے اتنی رای درست رکہتا ہو کہ خطا اور خلل کی طرف کبہی مائل نہو چوتہے شمشیر ایسی تیز و تند رکہتا ہو کہ مانند
برق جہان سوز کہ جب خرمن دشمن پر گرے خس و خاشاک اُسکی ہستی کا برباد فنا کر دے اگر سبزکوہ[۱] کو پناہ جہرہ[۲] کری تو مانند خیار تر کی
اسیر ہی اُسکے مراد یہہ ہے کہ بہادر ہو اور حکایت اور عذر اور مکائد[۳] دشمن پر اگرچہ کتنا ہی تضرع اور تذلل کرے فریفتہ نہو جیسا کہ
کہ ایک زاغ تنہا نے جب کہ دشمن کے دلمین جگہہ پائی باوجود تنہائی اور ضعف کے بومون سے دشمنان قوی دست کو ایک
آن مین ہلاک کر دیا اور اُنہون نے اپنی رکاکت[۴] طبع اور قلت فہم سی ایسی مالش قرار واقعی پائی کہ نام و نشان اُنکا صفحہ
ہستی سے محو ہو گیا اور اگر کچہہ بہی اُنہین عاقبت اندیشی ہوتی تو زاغ اس مراد کو نہ پہنچتی بلکہ چہرۂ ظفر کا خواب مین نہ دیکہتی عاقل کو
چاہیے کہ اس حال کو چشم عبرت سے دیکہے اور اس نصیحت کو گوش خرد سے سنے کہ دشمن کتنا ہی ضعیف ہو اُسے چشم کم سے دیکہے
اور اگر ہزار لاف دوستی مارے اور آثار دوستی کے بہی اُسمین پائے جائین تو بہی اعتماد نکرے اور کبہی اُس سے غافل نرہی۔
نظم دشمن اگر لاف مروت زند ٭ صاحب عقلش نشمارند دوست ٭ مار بہما نست بسیرت کہ ہست ٭ گرچہ بصورت
بدر آید ز پوست ٭ اور عمدہ فائدہ اس سے یہہ ہے کہ دوستان خالص اور ہواداران عاقل اور مخلص کا خواہان
رہے اور اُنکی خریداری کرے کہ نافع تر اس سے کوئی تجارت نہین ہے سنا تمنے کہ ایک کارشناس نے کہ مخلص خالص تہا زاغو نکے
حق مین اُسکی دوستی اور رای درست نے کیا نتیجہ بخشا کہ مہلکہ ہول و ہراس سی نکالکے سر منزل امن و امان کو پہنچا دیا بہلا جسکی
کہ بہت دوست ہونگے اُسکو کیا فائدہ پہنچیگا قس علی ہذا جو کوئی کہ دوست اور ہوادار و نکا خواہان رہے گا اور مخالفان
غدار کے غبار سی دامن اپنا آلودہ نہ کریگا کمال مراد اور نہایت آرزو کو مقرر پہنچیگا **بیت** با یار نکو خواہ بعشرت بنشین
و ز دشمن بد امن صحبت بر چین ٭ **باب پانچوان مضرت مین غفلت کرنیکے اور بسبب اُسکے**
مطلوب کے ہاتہہ سے کہونے مین ہے رای دابشلیم نے برہمن سے کہا کہ تو نے داستان
بیان کے فریب دشمن سے پرہیز کرنیکے اور اُنکے مکر و زور[۵] کی مضرت سے احتراز کرنیکے کہ پردہ دوستی مین
دشمنی کرتے ہین اُس سے بچنا واجب جانے اب التماس یہہ ہے کہ بیان فرما کہ اُسکی مثال کہ حصول
مدعا مین جہد کرے اور جب مطلب حاصل ہو تو اُسے غفلت سے ضایع کر دے برہمن نے زبان ثنا
کہولی اور یہہ بیتین مولف کی بادشاہ کی دعا مین پڑہین **نظم** الہی تا ہے قایم یہہ آسمان و زمین ٭ الہی
تا کہ ہے آفتاب و ماہ منیر ٭ فلک یہ تا ہین اختر زمین پہ آدم زاد ٭ الہی تا کہ ہے برق و رعد و ابر مطیر ٭ مژہ کو تیر کہین

[۱] خیار بالکسر بادرنگ و بیخ یعنی ککڑی ۱۲ م
[۲] چہرہ بمعنی کید جمع مکائد یعنی مکر و فریب ۱۲
[۳] تقرع بر درزن تلبیس زاری کردن ۱۲ م
[۴] رکاکت بفتح سست و ضعیف شدن ۱۲ م
[۵] زور بالضم فریب ۱۲

اور کمان ابرو کو: ہمیشہ یار کی زلفونکو تالکھین زنجیر: نگاہ یار ہو یا رب بلاے جان جبتک: سواد چشم پری تا ہو مسخر تسخیر: الہی شرق سے تا غرب تیرا حکم رہے: کہا کرین تجہی سب آفتاب عالمگیر: خاطر خطیر شاہنشاہی پر کہ مورد فیض نامتناہی ہے پوشیدہ نہین ہے کہ چیز کا حاصل کرنا آسان اور حفاظت اُسکی مشکل ہے کیونکہ بہت شخصونکو مساعدہ بخت کے باعث سے بے مشقت اور کلفت اور بے سعی اور بے رنج گنج مطلوب حاصل ہوا ہے مگر محافظت اُسکے سبب سے سُستی رائی کی نہین کر سکتے جو کوئی کہ تیر تا دور اندیشی سے بے نصیب ہے جو چیز کہ کسب سے یا بے کسب حاصل کریگا یقین ہے کہ تہوڑے سے عرصے مین وہ تلف و تاراج ہو جاتی جیسا کہ سنگ پشت کو بوزینہ سا محب با برکت بجد و جہد ہاتھ آیا او بے عقلی کے سبب ہاتھ سے کہو دیا اور پہر جہل و حماقت کے جراحت نے کسیطرح التیام نپایا راے نے پوچھا کہ یہہ حکایت کسطرح پر ہے برہمن نے کہا **حکایت سنگ پشت و بوزنہ** جزیرہ بحر اخضر مین ایک گروہ بندرونکا تہا اور نام انکے بادشاہ کا کاردانا تہا کہ اُسکی بنائے ریاست نے سیاست کامل سے استحکام پایا تہا اور بنیاد اُسکی سلطنت کی حکم نافذ اور عدل مناسب سے استوار تہی اور رعایا اُسکی بدل احسان کے بستر رفاہ پر امن و امان سے آرام کرتی تہی اور اُس دیار کے باشندے اُسکی بخشش کا شکر زبان پر کہتے تہے لمولفہ **بیت** سب عالم کی بسُ اُس سے بہبود تہی خدا راضی خلق اُس سے خوشنود تہی: ایک مدت دراز شادی و کامرانی سے بسر کی اور بہار جوانی کو خزان پیری اور ناتوانی تک پہنچایا اور آثار ضعف کے اعضا بدن پر ظاہر ہوے سر و دل سے اور توانائی آنکہونسے بطرف ہوا او نہال قوت کہ میوہ مراد دیتا تہا سموم عجز و بیچارگی سے پژمردگی لایا چراغ طرب باد تند آفت تعب سے بجھ گیا او بساط نشاط ہجوم امراض و عموم اعراض سے منطوی و پیچیدہ ہوئی **بیت** نشاط پیران مجوی: کہ آب روان باز نیاید بجوی: چو بر سر نشیند ز پیری غبار: دگر عیش صافی توقع مدار: اور عادت روزگار غدار کی یہی ہے کہ طراوت گلستان جوانی کو خارستان پیری سے مبدل کر دیتا ہے کہ پہر وہ راحت دل کبہی حاصل نہین ہوتی ہے اور ہوا صافی اُسکے غبار کدورت نا پیدا کرتی ہے **بیت** با شادی زمانہ غم بیشمار ہست: در جام روزگار می خوشگوار نیست: یک کس بنیر گلشن نیلوفری کہ دید: کز خون دیدہ عارض او لالہ زار نیست: موافق اس مضمون کے مولف نے خوب کہا ہے **بیت** فائدہ ہی یہا نکا نقصان ہے سنگ کہاتے ہین باردار درخت: وہ پیرزن شوہر کش کہ دنیا جسکا نام ہے عروسان نوجوان کے لباس مین اہل جہان کے جلوہ کرتی ہے او زینت ناپایدار اور زیور بے اعتبار سے دل بیخبرونکے اپنے دام محبت مین کہینچتی ہے **بیت** بازیچہ ایست طفل فریب این متاع دہر: بیعقل مردمان کہ برو مبتلا شدند: اور اپنی آرایش بے اصل اور جنس کاسد کو بازار خریداری مین سو سو بناوٹ سے لاتی ہے جس نے کہ اُسکی خریداری کی اور عقدہ ازدواج مین کہینچا دست مراد اُسکا آغوش آرزو تک پہنچا اور جس نے کہ اُسکو حبالہ وصال مین لیا ایک رات بہی حسب لخواہ کام دل اُس سے حاصل نہ کیا **بیت** جمیلہ ایست عروس جہان ولے میدان کہ این مخدرہ در عقد کس نمی آید: اور کودک مزاج اتنا بہی نہین سمجھتے ہین کہ اللہ تعالے فرماتا ہے

وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اِلَّا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ خلاصہ یہہ کہ کام حیات دنیا کا بجز لہو اور لعب کی اور نہین ہی اسپر بھی اپنی حماقت
سے اوس سراپا آفت کے دام بلا مین عمدًا پڑتے مین اور اوسکی صورت پر فریب سے دلبستگی کرتے ہین اور اوسکی خبث باطن اور
سستی عہد اور دنائت طبع اور ناپاکی سیرت سی بیخبر ہوتے ہین اور خردمند کہ دیدۂ دل جسکا کحل الجواہر معرفت سی روشن ہوتا
ہے وہ کبھی اوسکی مزخرفات فانی پر التفات نہین کرتے ہین اور دل کو طلب جاہ بیفائدہ مین پریشان نہین بناتے ہین
بلکہ روی طلب جستجوی دولت پایدار کیطرف رکہتی ہین آمدم برسر مطلب یعنی ذکر اوسکی پیری و ضعف کا افواہ خلق اللہ مین پڑا
اور حشمت او ہیبت پادشاہی مین نقصان فاش ظاہر ہوا اور انواع ضعیف اور فتور نے ارکان شوکت شہریاری
اور سطوت جباری مین راہ پائی **بیت** دولت اگر دولت جمشید لیست بہ موی سپید بیت نو مید لیست ✣ اور اوس خاندان
پادشاہی مین ایک جوان تازہ رو تہی کہ سعادت اوسکی پیشانی پر پیدا اور اطوار دولت اوسکی حرکات سے ہویدا تہی نشو و نما پائی ارکان
دولت نی استحقاق رتبہ شہریاری اور استعداد منزلت جہانداری اوسمین دیکھی اور استقلال اوسکا تقدیم امور سیاست ظالم گدازی اور تمہید
رعایت رعیت نوازی مین حسب کمال خوبی شاہد کیا ہر ایک کو اوس سے رجوع پیدا ہونے لگی اور بایکدیگر صلاح کرتے تہی اور کہتے تہے
کہ اس جوان کے نہال عمر نے کہ جویبار ادب سے نشو و نما پائی ہی قابلیت اسکی رکہتا ہے کہ گلشن ملک اسکی آبیاری عدل سی سرسبز اور
سیراب ہو تو بہتر ہے اور وہ جوان بہی سیلان سب کی اپنی طرف دیکھ کے ہر ایک کو امید وار نعمت و مزید مرتبت کرتا تہا آخر
ایکدن سب خاص و عام نے اتفاق کر کے اوس پیر فرتوت کو کنارے بٹھا کے کلید مالک مال اوس جوان کے قبضۂ اختیار مین سونپے ✣
بیت آسمان ہی تخت زرنیہ مین رفع ہو گیا ✣ پھر تابان سی سوا تاج مرصع ہو گیا ✣ بیچارہ کاردانا جب کہ اسطرح سے
معزول ہوا اس عار کو گوارا نکر سکا تہا جلا وطنی اختیار کیا اور ایک جزیرہ مین کہ چشمۂ آب اور میوۂ تر و خشک بہت تہا
منزوی ہو کبہی اپنی تنہائی اور بیکسی پر روتا تہا اور کبہی تسلی دل اس مصرع سے کرتا تہا **مصرع** ہر کہ قانع شد بخشک و تر شہ بحر و بر است
اور وہی بیشہ مین پیشہ قناعت کو اپنا پیشوا کر کے ریاضت عبادت معبود مین مشغول رہا کرتا تہا اور روز و شب تدارک اوقات
اوقات کو غرور و سلطنت مین برباد دیا کرتا تہا اور تدبیر توشۂ عقبیٰ توبہ و استغفار سے کرتا تہا اور جو زنگار کہ ظلمت
شب شباب مین آئینۂ سینہ پر بیٹھا تہا صیقل صبح پیری سے دفع کرتا تہا اور واسطے تنبیہ نفس غفلت شعار کی یہ شعر گویا کا
تکرار کرتا تہا **بیت** ہے بانہو گئے موی سیاہ غفلت چہوڑ ✣ ہوئی ہے صبح گئی دم چراغ ہستی ہے ✣ ایکدن کاردانا
انجیر کے درخت پر بیٹھا ہوا انجیر کہا رہا تہا کہ ناگاہ ایک انجیر ہاتھ سے چہوٹا اور اوس درخت کے تلے ایک چشمۂ پانی کا تہا
اوسمین گرا صدا اوسکی بندر کے کان مین آئی تو اوسی بہت بہائی اسلیے بار بار انجیر اوس پانی مین چہوڑتا تہا اور اوسکی
صدا سے محظوظ ہوتا تہا اتفاقًا ایک سنگ پشت دریا سے سیر کرتا ہوا اوس چشمے مین دو دن سے وارد تہا

ملا ترجمہ اور نہین ہی پہ زندگی دنیا کی مگر کہیل کود ۱۲ ملا و دنائت یعنی کمینہ کسی و ربون و پیچ نشدن ۱۲ عے و زخرفات یعنی و دنیم و ریخ مزخرف باطل در ارائش کرده ۱۲ عے منزوی یعنی منہ زدہ یعنی گوشہ گرفتن ۱۲ عے ماوقات

اور بوزینہ جو واسطے نماز و صدا کے تکبیر اوسمین گرا تا تھا تو سنگ پشت اوسے فتوح غیبی جان کے کہا تا جاتا تھا اور حمد خدا کرتا تھا کہ بیہ شفقت ایسی نعمت عظمی اللہ نے عنایت فرمائی اور دلمین ممنون ہوتا تھا کہ یہہ بندر مجھی مہمان جان کے بہ تکبیر گرا تا ہے سبحان اللہ کیا مرد سخی اور مہمان نواز ہے اور یہ خیال کیا کہ اس شخص نے بے سابقہ معرفت ایسی تقییں بہ مرحمت فرمائی ہے اگر واسطہ محبت اور وسیلہ مودت مستحکم ہو جاے تو کیا کچھ احسان اور مروت کریگا او قطع نظر فوایدِ دنیا سے مصاحبت ایسے شخص کی کہ مکارم اخلاق اور محاسن اشفاق جسکی طینت مین اسرار جبہ داخل ہین اور قلم کرم الہی نے آیین جوانمردی و فتوت اس کی تربیت کے صفحہ ہمت پر لکھی ہے پس ایسا شخص مغتنماتِ روزگار سے ہے ہر آئینہ اسکی مصقلہ محبت سے زنگ ملال باطن آئینہ دل سے محو ہو جائیگا اور ایسی خدا شناس کے نور سے ظلمت شب دیجور حوادث روزگار کو اپنی خاطر سے دور کرنا ضرور ہے مصرعہ ان خدا میطلبم صحبت روشن رائی ۔ اسکے بعد عزم محبت بالجزم کر کے زبان تحیۃ و دعا کھولی اور آرزو ملازمت لعبد النجا عرض کی بوزینہ نے جواب سلام آداب تمام سے دیکر کہا مصرعہ ای آمدنت باعثِ آبادی ما ۔ اور یہ کہا کہ مین بھی بدل و جان مشتاق تیری صحبت بابرکت کا ہون کیونکہ رغبت اختلاط رفیقان کامل اور خواہش صحبت یاران عاقل خصایل پسندیدہ اور صفات برگزیدہ سے ہے اور جو کوئی کہ دوست حقیقی اور برادر دینی رکہتا ہے دونون جہان مین باعث اسکی سرفرازی کا ہوتا ہے

نظم جسنے کہ سعید یار پایا ۔ کونین مین اقتدار پایا ۔ دولت کے حصول کی خوشی کیا ۔ خوش وہ ہے کہ جسنے یار پایا ۔

بوسنگ پشت نے کہا کہ مین حوصلہ دوستی اور ہمصحبتی کرتا ہون مگر یہ نہین جانتا ہون کہ قابلیت اسکی رکہتا ہون کہ نہین بوزینہ نے کہا کہ حکما نے باب دوستی مین ہزاران رکہی ہے یعنی لازم ہے کہ کوئی بے دوست نرہے مگر ہر کسیکو دوست ہی نجانے پر تین گروہ سے دوستی ضرور ہے ایک فرقہ علما و فقرا کہ انکی برکت صحبت سے سعادت دارین حاصل ہوتی ہے دوسرے اہل کرم اور اخلاق کہ دوستونکی خطا چھپانا انکی عادت ہو اور نیک سلوک بنانے مین دریغ نکرتے ہون تیسرے وہ لوگ کہ بغیر غرض اور بے طمع دنیا کے دوست ہون اور بنا انکی دوستی کی صدق و صفا اور مروت و وفا پر مستحکم ہو اور احتراز کرنا تین گروہ کی دوستی سے واجب ہے ایک فاسقوں اور فاجرو کہ ہمت اونکی نفس پرستی اور شیطان کی پیروی پر مصروف ہو کہ محبت ایسے لوگونکی دین و دنیا کی زحمت کا باعث ہوتی ہے دوسرے دروغگو اور نمام کہ صحبت انکی عذاب الیم اور معاشرت انکی بلائے عظیم لاتی ہے کہ ہمیشہ ایک کی باتین دوسرے سے ساختہ کہتے ہیں اور یہ پیغام وحشت انگیز اور فتنہ آمیز اور دونکی طرف سے خلاف راستی کے دوسرے کہتے ہین تیسرے ابلہ اور بیخرد کہ جلب منفعت اور دفع مضرت مین امتیاز نہین رکہتے ہین انپر اعتماد کرنا نہ چاہیے کسواسطے کہ اکثر ہوگا کہ انکی صلاح جسکو وہ عین خیر و نفع سمجھا جائیگا وہ محض شر اور ضرر ہوگا اسیواسطے یہ مثل مشہور ہے کہ دوست نادان بدتر دشمن دانا سے ہے کیونکہ دشمن عاقل دور اندیشی کے سبب سے جنگ فرصت و وقت کی کماحقہ پائیگا قدم آگے نہ بڑہائیگا

اور دوست نادان کہ دولت دانش سے بے بہرہ ہوتا ہے ہرچند کسی امر مین مددگاری کرے مفید مطلب نہین ہونیکی اور
اگر اسکی راے پر کوئی اعتماد کرے تو غالب ہے کہ اُسکی راے ناصواب مضیق خطر مین گرفتار کرے جیساکہ بندر کی دوستی پر بادشاہ
کشمیر نے اعتماد کیا اور گرداب ہلاکت مین پڑا اور دزد کہ دشمن دانا تھا اگر اُسوقت حفاظت نکرتا تو تدارک اس قضیے کا تدبیر
پذیر نہوتا سنگ پشت نے پوچھا کہ یہہ قصہ کسطرح پر تھا **حکایت بوزنہ و بادشاہ کشمیر و دزد** کاردانا نے کہا کہ ولایت
کشمیر مین بادشاہ تھا کہ ایک بندر کو بہت عزیز رکھتا تھا اور جانتا تھا کہ آفت کے وقت یہہ میرے کام آئیگا اسلیے اُسکی
پرورش مین زیادہ تر مصروف رہتا تھا اور اُسکا بھی یہہ حال تھا کہ تمام شب کٹار ہاتھہ مین سرہانے بادشاہ کے تا دم صبح
کھڑا رہتا تھا بلکہ تمام شب پلک سے پلک نہ لگاتا تھا قضارا ایک دزد دانا ولایت دوردست سے اُس شہر مین وارد ہوا
شب کو لباس عیاری پہن کے شہر مین گشت کرتا تھا کہ اور دزد بیخرد اور کم تجربہ بھی باشندہ اُسی شہر کا اسی فکر مین
گہر سے نکلا تھا اتفاقاً اُن دونون مین ملاقات ہوئی اور بسبب جنسیت کے باہم متفق ہوے دزد مسافر نے پوچھا کہ کسطرح
چلنا صلاح ہے اور کسکے گہر مین نقب دینا مناسب ہے دزد نادان نے کہا کہ رئیس شہر کے اصطبل مین ایک اسپ تیز رفتار
بادکردار ہے اور رئیس اُسکو نہایت عزیز رکھتا ہے اسلیے شب کو زنجیرین اُسکے پانو مین ڈالتے ہین اور چوکیدار بھی متعین رہتے ہین
اگر اُس اسپ کو پائین تو شیشہ گر کی دکان سے شیشہ گران قیمت چرائین اور اُسپر بار کرکے لو شہر مین لیجائین دزد دانا اس
بات کو سنکے متحیر ہوا چاہتا تھا کہ اس حال کو شرح وار پوچھے اور اعتراض کرے کہ ناگاہ کوتوال مع جمعیت سپاہ سامنے سے آیا دزد
دانا حیلے سے ایک کنارے ہوگیا اور دزد بیخرد گرفتار ہوا کوتوال نے پوچھا کہ تو کون ہے اور کہان جاتا تھا اُس نے جواب دیا کہ مین
چور ہون اور ارادہ یہہ تھا کہ گہوڑا رئیس کا چرا کے اور دکان شیشہ گر کی توڑ کے شیشہ گران قیمت اُسپر بار کرکے گہر کو لیجاؤن
کوتوال ہنسا اور کہا کہ اچھا چور ہے تو کہ ایسا عزیز گہوڑا کہ بادشاہ کے چوکیدار جسپر مقرر ہین اُسے چرا لے اور شیشہ کہ دو دانگ کو
بکتا ہے اُسپر بار کرکے اور آپکو معرض ہلاکت مین ڈالے شاید کہ شاعر نے یہہ مصرع تیری ہی شان مین کہا ہے مصرع عمر بزر بخرند
جانور ازان قدرش نمیدانی ۔ اگر ارتکاب ایسے مخاطرہ کا خزانہ بادشاہی کیواسطے کرتا تو البتہ سزاوار تھا یہہ کہکر ہاتھہ اُسکے
باندہے اور زندان کی طرف کہینچا دزد زیرک کو یہہ سب حکایت کوتوال اور چور کی سنکے تجربہ حاصل ہوا اور دل مین کہا کہ یہہ
چور دوست نادان تھا اور کوتوال دشمن دانا دوست احمق مجھے ورطہ ہلاکت مین ڈالتا تھا اگر یہہ دشمن دانا نہوتا تو کام ہاتھہ سے
جا چکا تھا اب جیسا کہ کوتوال کہہ گیا ہے ارادہ خزانہ بادشاہی کا مناسب ہے شاید مقصود کلی حاصل ہو اسکے بعد آہستہ آہستہ قصر
بادشاہی کے نزدیک آیا اور نقب دینا شروع کیا تمام شب امید خزانہ مین سنگ دیوار کو تیشہ فولاد سے کاٹا کیا ہنوز عیا شب سے آفتاب نے برج
شرق کے تل نقب نہین پہنچائی تہی کہ دزد زیرک کی نقب انتہا کو پہنچی اتفاقاً جو مقام کہ بادشاہ کے خوابگاہ کا تھا اُسی جگہہ نقب نکلی دیکھا

کہ بادشاہ تخت پر سوتا ہی اور سامان تجمل گران قیمت مسند شاہی پر کہا ہی اور شمعین کافوری روشن ہین جو بندر نے نظر غور سے دیکہا
کہ ایک بندر کٹار ہاتہہ مین لئی سرہانے بادشاہ کے ٹہلتا ہی اور چپ و راست بہوشیاری تمام دیکہہ رہا ہی چور یہہ حال دیکہکر متحیر ہوا اور کہا کہ یہہ
سانحہ اور ہی کہ بندر کٹار ہاتہہ مین لئے اس طرح پاسبانی کرتا ہی ہنوز اسی تحیر مین تہا کہ کچہہ چونٹیونکا جہت سے بادشاہ کے سینہ پر گرا
بادشاہ نے خواب غفلت سے ہاتہہ اپنے سینے پر مارا بوزینہ دوڑ کے نزدیک آیا دیکہا کہ چونٹیان بادشاہ کے سینے پر پہرتی ہین نہایت
غضبناک ہوا کہ مجسا پاسبان موجود ہے اور یہہ چونٹیان ایسی بے ادب ہین کہ انہون نے بادشاہ کے سینے پر پانو رکہا
اس حمیت سے رگ جاہلیت اسکی حرکت مین آئی چاہتا تہا کہ کٹار چونٹیون پر مارے پس اس صورت مین کام بادشاہ کا صفر
تمام ہو جاتا کہ چور چلایا کہ او احمق بے باک ہاتہہ کو تہام کہ جہان کو برباد کیا چاہتا ہی یہہ کہکر جست کرکے اور بندر کا
ہاتہہ مضبوط پکڑا بادشاہ نعرۂ دزد اور غرش بوزینہ سے جاگ پڑا اور یہہ حال مشاہدہ کیا چور سے پوچہا کہ تو کون ہے
چور نے کہا کہ تیرا دشمن و دانا ہون اور واسطے طلب مال کے آیا تہا مین اگر ایک لحظہ بہی تیری حفاظت مین اہمال کرتا تو ابہی نادان نے
جہان کو خون سے لال کر دیا ہوتا بادشاہ نے سجدۂ شکر ادا کیا اور کہا سچ ہی اگر عنایت ایزدی امداد نکرتی تو چور کیون مہربان ہوتا
اسکے بعد چور کو سرفراز کرکے اپنا مقرب کیا اور بوزینہ کو زنجیر مین باندہ کے اصطبل کو بہیجدیا اب اسکو قیاس کیا چاہیئے کہ چور نے
تمام شب اس امید پر کمر باندہی تہا کہ اگر قابو پائے تو خزانہ بادشاہی کو چورائے لیکن دانش جو اسکے برمین تہی اسلئے تاج دولت اسکی
سر پر رکہا گیا اور بندر کہ محرم اسرار اور باوقار تہا مگر جار نادانی کہ اسکے دامن سے الجہا ہوا تہا اسلئے لباس حرمت اسکے بدن سے اتارا
گیا فائدہ اس مثل کا یہہ ہے کہ مرد عاقل کو لازم ہی کہ دوستی دانشمند سے کرے اور صحبت نادان سے کوسون بہاگے سنگ پشت نے جو یہہ
حکایت کہ مشتمل فوائد بیشمار پر ہی سنی تو یہہ کہا کہ ای دریای دانش تو نے میرے کانونکو گوہر شاہوار حکمت سے زینت بخشی اب یہہ فرما
کہ دوست کئی طرح کے ہین کاردان نے کہا کہ حکما نے تین طرح کے دوست تحقیق کئے ہین بعضے غذا کے مانند ہین کہ انسے کسیطرح چہٹکارا
نہین ہے اور بے مشاہدہ انکے جمال کی شمع صحبت روشن نہین ہوتی ہی مصرعہ چراغ خانۂ دل روی یار ست ۔ اور بعضے مانند
۵۲
دوا کے ہین کہ انکی کہین احتیاج ہوتی ہی اور بعضے درد کے مانند ہین کہ رنج پہنچاتے ہین وہ لوگ ہین کہ اہل نفاق اور دورویہ
ہین کہ ادہر زبان سے دوستی کا دعوی کرتے ہین اور کبہی ظاہرداری کیلئے کچہہ کام بہی آتے ہین اور مطلب اس سے دہوکا دینا اور غافل
کرنا ہوتا ہی اور ادہر تمہارے مخالفون سے راہ و رسم رکہتے ہین اور ہر دم ایذا رسانی کی فکر مین رہتے ہین پس عاقل وہ ہے کہ ایسے
دشمنون سے کہ ظاہر مین دوست اور باطن مین دشمن ہین پرہیز و احتیاط تمام کرے اور دوستان خالص اور رفیقان مخلص کا
آرزومند ہے سنگ پشت نے کہا کہ رفیق خالص اور دوست مخلص کو کسطرح پہچانے بندر نے کہا کہ جسمین چہہ خصلتین پائی جاتی ہین
اسکی دوستی مین کوئی قصور نہوگا اول یہہ کہ اگر تیرا عیب دیکہے اسے کسی سے ظاہر کرے دوسرے یہہ کہ اگر تیرے ہنر سے آگاہ ہو اسے دردجیب

کرکے لوگون مین بیان کرے تیسرے یہ کہ تجھپر احسان کرے تو اوسے ظاہر مین زبان پر نہ لائے اور دلمین بہی
حساب کبہی جو تہے یہ کہ اگر تجھسے نفع پائے تو اوسی فراموش نکرے پانچوین یہ اگر دیا نا گوی قصور تجھ سے صادر ہوا تو بچشم
آلودا در از جا رفتہ نہو جائے چہٹے یہ کہ اگر تو عذر کرے اوسی قبول کرے جو کہ ان صفتون کیسا تہہ متصف نہو وہ
ہرگز دوستی کے لائق نہین ہے اور اس زمانے مین دوست باصفا حکم کیمیا رکہتا ہے اور محبت بیغرض کے عنقا
کیطرح چشم عالم سے نہان ہے سنگ پشت نے کہا کہ اگرچہ اپنی ثنا اپنے منہ سے نازیبا ہے لیکن گمان یہ ہی کہ اگر تو مجہی اپنی دوستی
مین سرفراز کرے اور طوق منت کا میری گردن مین ڈالے تو با دام الحیات با مراسم دوستی مین ثابت قدم رہون اور کوئی نکتہ آداب
محبت سے فروگزاشت نکرون بندر نے درخت سے نیچے اوترکر باہم معانقہ کیا اور عہد و پیمان آشنائی مستحکم باندہا اسکے بعد دونون
مسرور ہوئے اور وحشت غربت بندر کے دل سے کم ہوئی اور سنگ پشت بہی خورسند ہوا اور ہر روز نہال دوستی نشو و نما کرتا جاتا تہا اور
گلشن یاری دمبدم رونق و طراوت بصد تازگی پاتا تہا آخر یہانتک نوبت پہنچی کہ بندر ملک اور بادشاہی کا غم بہول گیا اور
سنگ پشت نے اہل و عیال اور مسکن و دیار اپنا فراموش کیا اور دونون یہ بیت مولف کی تکرار کرتے تہے بیت ابنہین حسرت
کوئی جو ملگئی ہم یار سی یہ کونسی دولت ہی بہتر دولت دیدار سے بہ جبکہ اس بات کو زیادہ عرصہ ہوا مادہ سنگ پشت کی
فراق یار سے بیقرار ہوئی اور سمجہی کہ شاید وہ ہلاک ہو گیا مطلق سراغ نہین پایا جاتا ہے نہایت بیتابی کرتی تہی اور رات
دن روتی تہی آخر یہ حکایت المناک اوسنی ایک ہمقوم سے بیان کی اور کہا کہ معلوم نہین کہ اوسپر کیا حادثہ ہوا اگر زندہ ہوتا
تو کیونکر بیٹہہ رہتا لیکن خبر مفصل معلوم ہو جاتی تو صبر آتا اوسنے کہا کہ ای خواہر مہربان اگر مجہے اس امر مین متہم اور رسوا
نکرے اور غماز نہ جانے تو حال مفصل تجہسے کہون اوسنے کہا کہ ای برادر قول تیرا کبہی تہمت سی آلودہ نہین ہوا ہے
اور نقد محبت و صدق و مروت تیرا بارہا محک امتحان پر آزمایا تو تمامی عیار کامل پایا ہے جو کچہہ تو کہیگا وہ مقرر سچ ہوگا اور راز
تیرا کسی پر ظاہر نہونے پائیگا اوسنے کہا کہ مینے تحقیق سنا ہے کہ شوہر تیرا ایک بندر کا یار ہوا ہی اور جان و مال اور اہل و عیال
سب اوسکی دوستی پر قربان کر چکا ہے اب وہ کسیکو اوسکی صحبت کے برابر عزیز نہین رکہتا ہے مادہ سنگ پشت کی اہانت
کے سنتی ہی آتش غیرت سی جل گئی اور جہانتک زبان نے یاری دی واویلا اور شکایت روزگار اور گلہ شوہر غدار کا کرتی تہی
اس سنگ پشت نے کہا کہ گریہ و زاری اور زبان درازی سے کیا حاصل کچہہ تدبیر کر کہ جس سے حصول مطلب مقصود ہو آخر بحکم اِنَّ کَیْدَکُنَّ
عَظِیْمٌ کے حیلہ و تدبیر سے کوشش کرنے لگے قول فیصل یہ قرار پایا کہ جبتک بوزنہ ہلاک نہ کیا جائیگا مقصود ہاتھ نہ آئیگا اُس
سنگ پشت کی صلاح سے مادہ سنگ پشت کی بیمار ہے اور پیغام سنگ پشت کے پاس بہیجا اور یہ کہا بیت یار داگر سر پریدن
نیست گو بیا خوش کہ ہنوز نفسی مے آید بہ سنگ پشت نے خبر ناتوانی اور نیم جانی مادہ کے سنکے بوزنہ سے

اجازت عیادت کی چاہی بندر نے کہا کہ ای یار مجبورانہ رخصت دیتا ہون مگر ایسا نہو کہ اپنے فراق سے مجھ ناتوان کو
شربت مرگ چکھائے تو کہ تیری صحبت کے بغیر میری زندگانی دشوار ہے سنگ پشت نے کہا کہ ای مونس جدائی تیری
الم کے عذاب صد سالہ سے مجھپر زیادہ ہے لیکن وہ کمبخت جان بلب ہے لوگ مجھ مطعون کرینگے کہ مرتے دم بھی اسنے پوچھا
البتہ اپنی قوم مین بدنام ہونگا سوا اسکے حال بھی خالی نہین ہے یا صحبت باقی ہے یا مرتے ہی بعد ان دونون صورتونکی مجھے
اپنی خدمتین بجا لاؤ دوست اور اقربا جمع ہوئے اور بانواع شکایت پیش آئے مادہ کو دیکھا کہ بستر ہلاکت پر پڑی ہے اسنے ہر چند
دلجوئی کی اور نرمی سے پیش آیا مادہ نے جواب نہ دیا اور آنکھ بلا کر نہ دیکھا وہ سنگ پشت کہ سب اندیشہ باندھے ہوئی
اوسکی تھی اوس سے اس سنگ پشت نے پوچھا کہ یہ بیمار کیون منہ سے نہین بولتی ہے اور رازِ ضمیر اپنا مجھ پریشان حال سے کیون نہین
کہتی اسنے آہ سرد کھینچی اور کہا کہ جو بیمار کہ زندگی سے مایوس ہو وہ بیشک دوا سے ناامید ہو خصوصاً ایک نفس کی کیونکر اوسسے
دشوار نہو اور کسکی قوت سے سامان گفت و شنید کا درست کرے سنگ پشت نے کہا کہ کونسی دوا ہے کہ اس دیار مین
پیدا نہین ہوسکتی ہے جلد بتا کہ مین اوسکی جستجو مین بحر و بر ایک کر کے پیدا کرون بیمار نے جواب دیا کہ یہ درد مخصوص واسطے عورات
کے ہے کہ رحم مین حادث ہوتا ہے کوئی دوا اسکی جہان مین نہین ہے الا بندر کا دل سنگ پشت نے کہا کہ یہ کہان سے پیدا
ہو مادہ نے کہا کہ مین آپ جانتی ہون کہ نہ یہ پیدا ہوگا اور نہ مین جیونگی کچھ مینے تجھے علاج کیواسطے نہین بلایا ہی
بلکہ دیدار واپسین کی آرزومند تھی کہ امید صحت بالکل منقطع ہی **بیت** بجز خون شربتے در خورد در خود نمی بینم * بجز
غم ہاتھی درد رونگا رخود نمی یابم مہ اسبات کو سنکے رنج سنگ پشت کا زیادہ ہوا اور از بس المناک ہو کر نالہ کیا اور دلمین
کہا کہ سوائے ہلاکت بوزنہ کے چارہ کار دشوار ہی اور عقل نصیحت کرتی تھی کہ ای سنگ پشت ایسی یار عزیز کو دغا سے ہلاک کرنا مروت
فتوت سے دور سنگون دو ہے حیف ہی کہ ایک زن خیرہ نفس کے واسطے ایسی نفس متلطف کو برباد کرنا خدا کی رحمت سے دور پڑنا ہے اور نفس
بد آموز بد راہ کرتا تھا کہ عورت سے آبادی گھر کی اور قوام معیشت اور سرانجام سنگار اور محافظت نقد و جنس کے متعلق ہے
پس اوس سے ہاتھ اوٹھانا ایک آشنائی چند روزہ کے واسطے کہ وہ بھی غیر جنس ہے خانہ بربادی کرنا سخت نادانی ہے **بیت** بکش
صحبت دیرین کہ خاک پا تقدیم * ہزار بار بہ از خون دوستان تو است * آخر الامر بعد تحمل و قال نفس اور عقل کے
اسپر قرار پایا کہ شیشہ وفا کو سنگ عیاری سے توڑے اور بلا ہنر ان ہواداری کو مکر و دغا سے شبک سنگ
کرے مگر احمق نے یہ نسمجھا کہ عیب بے وفائی کا وہ متفاوت ہے کہ داغ اوسکا سوائے پیشانی بید ولتون کے اور جگہ نہین دیا
جاتا ہے اور عیب پیمان شکنی کا وہ مذلت ہے کہ بجز لوح جبین خاک بہر فرنگی اور جگہ لکھا جاتا ہے اور جو کوئی کہ فریب
و نفاق سے منسوب ہے صاحبدل میل اوسکی صحبت کا کبھی نہین کرتے ہین اور سچ کہ بد عہدی اور بیوفائی مین مشہور

پائی وہ کبھی عزیز دل اور محل اعتماد نہین ہوتا ہی بلکہ اجتناب اُسکے قول و فعل اور ملاقات سی عاقل سمجھتے ہین بیت پیمان
شکن ہست کہ ز دانش خوش باد ۔ گفت پرہیز کن از صحبت پیمان شکنان ۔ سنگ پشت نے جبکہ ارادہ بندر کی ہلاکت کا مصمم کیا
سمجھا کہ تا اُسے مسکن پر نہ لاؤن گا مدعا حاصل نہوگا اس ارادہ پر بندر کے پاس آیا بندر از بسکہ متمنی اُسکی ملاقات کا تھا دیکھتے ہی
خوش ہوا اور بمبالغہ تمنای اشتیاق اپنا بصد زبان بیان کیا اور یہہ بیت تکرار کرتا تھا بیت جان بلب ہجر مین تھا شکر کہ
یار آیا ۔ ہوگئی مجکو شفا شربت دیدار آیا ۔ اور خبر زن و فرزند سی مجھے فرحت ہوتی اگر گونہ ہی صورت راحت کی پیش آتی تھی تو فوراً
یاد تیری مبدل برنج کر ڈالتی تھی باعث یہہ کہ خیال آتا تھا کہ اے بیمروت تو اس جگہ گلشن فراغت مین مسند عیش پر
بیٹھا ہی اور یار وفادار تیرا خارستان غربت مین خاک پر بستر رکھتا ہی مروت سے کتنا دور ہے اسلیے یہہ عرض کرنیکو آیا ہون کہ ۵۷
ایک تو اہل و عیال میرے تیرے قدم دیکھنے کے اشتیاق مین بیقرار ہین دوسرے عورت کی بیمارداری نکرون تو مطعون خویش و اقربا
ہوتا ہون اور اگر بغیر تیرے وہان ہون تو رہ نہین سکتا ہون پس اگر تو مجھے و میرے گھر کو اپنا سمجھتا ہے تو اپنے مقدم سے میرا
کلبۂ تاریک منور فرما اور عزیز اور اقربا میرے کہ وہ حقیقت مین تیرے اقربا ہین نہین اپنے دیدار سے سرفرازی بخش اور تیرے قدم کی
بدولت میرے بلکہ میری سب قوم کی عزت افزائی ہی ہوتی ہی اور میری قبول دعوت سے رتبہ تیرا کچھہ کم نہوگا بوزینہ نے کہا کہ
اس تکلفات سے درگذر کہ جب سلسلہ محبت کا باہم مستحکم ہوا رنج مہمانی اور مراسم میزبانی کی جیسا کہ اہل رسم کی
عادت ہے فضول ہین بدترین دوستون کے وہ ہین کہ جنکی جہت سے تکلف اور تکلیف کی نوبت پہنچے مصرع تکلف
گر نباشد خوش توان زیست ۔ اور مین تیری دوستی کو سرمایہ زندگانی جانتا ہون کہ مکارم اخلاق تیرے مجھے ہزار
نعمت سے زیادہ ہین کہ مین وطن و مسکن اور عشرت مملکت اور حشم و خدم سے دور پڑا تھا اور وحشت و خواری
اور ذلت تنہائی مین مبتلا تھا جامع المتفرقین نے تیرے یمن صحبت سے منت تازہ مجھہ پر رکھی کہ بلا رنج و محنت
رستگاری پاکے تیری نسبت سے فیضیاب ہوا اور سب کربت غربت میرے دل سے محو ہو گئی بموجب اس بیت کے بیت
یار ہو جب پاس ہر رنج غربت کا نہین ۔ ہو اگر غربت تو ہو پر رنج فرقت کا نہین ان مقدمات کے سبب سے حق تیرا میری
گردن پر بہت ہے اور یہہ رسمیات عرفی واسطے اُنکے مقرر ہین جو محبت دلی سے بہرہ نہ رکھتے ہین بیت بے تکلف دوست
مے باید کہ باشد زان دوست ۔ درمیان رسم تکلف گر نباشد گو مباش ۔ سنگ پشت نے کہا کہ اے
دوست بیریا غرض اس عرض سے فقط لوازم ضیافت کی رعایت منظور نہین ہے بلکہ مدعائے خاص
یہہ ہے کہ ویسی صورت قرار پائے کہ اس جگہہ خواہ اُس جگہہ ہو پر ایک دم کی جدائی اُس مین
متصور نہو بیت گھر ہو یا باغ ہو یا کوہ ہو یا صحرا ہو ۔ پر جدا مجھسے نہ تک آن وہ مسیحا ہو

بندر نے کہا کہ راہ محبت مین مرحلہ قرب و بعد نہین ہی اگر دوستون مین بعد المشرقین کا اتفاق ہو مگر تسلی باہم گر بکے یاد کیے بین
حاصل ہوتی ہی کہ راحت دل ایک کو دوسرے کے تصور جمال سے ملتی رہتی ہی پس دوری صوری خیالات معنوی سے مانع نہین
ہو سکتی ہی بیت قرب روحانی اگر ہست میان من و دوست * چہ تفاوت کند ار بعد مکانی باشد * سنگ پشت نے تضرع کرنا
شروع کیا کہ ای یار اگر یہہ عرض اس جان نثار کی قبول نفرمائی تو تونے تو عزت میری سب بنا ہی جنس کے آگے خاک مین ملجائیگی بندر نے
کہا کہ طلب رضاے دوست شریعت مروت مین واجب ہے اور مین خاطر شکنی تیری کسیطرح گوارا نکرونگا زیارت اور ملاقات
تیرے اقربا کی اسی تو انکی راحت جان ہی و لیکن گذرنا میرا اس دریاے بے پایان سے کہ مابین اس بیشہ کے اور تیرے جزیرے کے حائل ہے
بہت عسیر ہے سنگ پشت نے کہا خاطر جمع رکہہ کہ اپنی پشت پر تجہے سوار کرکے با سانی تمام لیجاؤنگا کہ اصلا کسیطرح کی تکلیف
نہ پہنچیگی ناچار بندر نے قبول کیا کہ مین حاضر ہون جسطرح چاہے لیچل سنگ پشت جلد اسی اپنی پشت پر سوار کرکے روانہ ہوا
جبکہ وسط دریا مین پہنچا اندیشہ کیا کہ مین ایسے آشناے بیریا سے یہہ کیا حرکت کرتا ہون کہ نتیجہ جسکا سواے بدنامی اور رسوائی
کے اور کچہہ نہین ہی اور ایک زن ناقص العقل کیواسطے دوست سراپا خرد سے دغا کرنا عادت ابرار سے بہت دور ہی شیطانکی
خوشنودی کیواسطے سر رشتہ رضاے رحمان ہاتہہ سے عمداً چہوڑنا سراپا عقل کا قصور ہے اس فکر مین جا بجا پانی مین کہڑا
ہوتا تہا اور نفس اور عقل سے بحث کرتا تہا اور آثار تردد و ضعف اسکے حرکات اور سکنات سے ظاہر ہوتے تہے بوزینہ سمجہا
کہ یہہ حال اسکا بے سبب نہین ہے پوچہا کہ اے دوست باعث تفکر کیا ہی سنگ پشت نے کہا کہ یہہ کیونکر سمجہا تو کہ مین متفکر ہون
بندر نے کہا کہ اے دوست تیرے تردد حرکات و سکنات اسپر گواہ ہین کہ تجہے اپنے نفس سے کچہہ بحث ہی لیکن تو تردد نکر اور اگر میری
دوستی پر تجہے اعتماد ہی تو بلا تکلف مجہسے فرما کہ اگر جان تک تیرے کام آئیگی تو بہی قصور نکرونگا سنگ پشت نے کہا مجہے تردد یہہ ہے کہ ضعف
کی بیماری کے سبب سے لوازم مہمانداری جیسا کہ چاہیے ادا نہو سکینگے تو کسقدر ندامت اٹہاؤنگا پس بموجب اس مصرع کے
اگر گناہ نبخشند شرمساری ہست * بوزینہ نے کہا کہ اگر مجہے دوست صادق جانتا ہی تو بیگانوں کی طرح رسمیات مہمانداری سے درگذر
کہ یہہ بات طریقہ آشنائی اور اتحاد کے منافی ہی بیت بیگانہ اند برسم تکلف کنند دوست * آنجا کہ دوستی ست تکلف چہ
حاجت ست * سنگ پشت اور تہوڑی دور چلا اور پہر کہڑا ہوا اور دل مین کہا کہ عورت مجکو پیمان شکنی پر آمادہ کرتی ہی اور عورت
ناصواب اندیش اور بیوفا کیش کی بات پر عمل کرنا روش خردمندی سے بہت بعید ہے اور صواب دید زنان بدلہ نامردی
اختیار کرنا ہے انت مین لعنت نزدیک اہل دین و دیانت کے بڑی بدعملی ہے بیت مباد اکس کہ از زن مہر جوید * کہ از
شورہ زمین گل ہا نروید * یہہ دلمین کہکر پہر توقف کیا بدگمانی بوزینہ کی اور زیادہ ہوئی اضطراب مین آیا اور دلمین کہا کہ جب
دوست کے دلمین شک آگیا تو تدبیر صائب کی پناہ مین جا یعنے رفق اور مدارا سے اسکو مخلوط رکہنا واجب جاننے اگر یہہ بدگمانی بیجا ہے

یقین کو پہنچے تو اوسکی بد اندیشی سے روبہ سلامت لیگیا اور اگر اس گمان مین خطا پڑی تو احتیاط کی راہ سے کوئی عیب
لاحق نہین ہوتا ہے **بیت** گراو یار است خوش امین بخفتی بدو گر کج باشد از مکرش ایمن نشستی پس اسکے بعد سنگ پشت سے کہا کہ ای یار
سچ بتا کہ یہ کیا ہی کہ ہر ساعت تو توسن خیال کو میدان فکر مین دوڑاتا ہی اور ہر دم غواص وہم تیرا دریای حیرت مین غوطہ مارتا ہی سنگ پشت
نے کہا کہ ای برادر معذور ہون کہ ناتوانی اور پریشانی نے زن و فرزند کے مجھے متفکر کر رکھا ہے بوزنہ نے کہا کہ تفکر تیرا بجا ہے
کہ بیمار ہونا آسان اور بیمارداری مشکل ہے بہلا یہ کہہ کہ بیماری اوسے کیا ہے اور معالجہ اسکا کس چیز سے قرار پایا ہے
کیونکہ ہر درد کے واسطے دوا معین ہے اور واسطے ہر رنج کے وجہ شفا کی حکیم مطلق نے قرار دی ہی اطبا سے چارہ کا رجوع
کرنا چاہیے جو کچھ وہ ایما کرین اوسکا تدارک کرنا لازم ہی سنگ پشت نے کہا کہ رجوع طبیب نفس سے ہے اور اوسنے دوا بہی بتائی
ہے مگر ہاتھ آنا اوسکا نہایت دشوار ہی بوزنہ نے کہا وہ کونسی دوا ہے کہ عطارون کی دوکان اور دوافروشون کے خریطہ مین نہین ہے
اگر تو بیان کرے اور شاید میری تلاش سے بہم پہونچے تو اچہا ہی سنگ پشت نے سادہ دلی سے کہا کہ وہ دوا کمیاب ہے جسکے باعث سے مین
گرداب تفکر مین گرفتار ہون یعنی وہ دل بوزنے کا ہی بس سنتے کے ساتہہ ہی دود سودا بوزنے کے دماغ مین پیدا ہوا اور آنکہون نے
تاریکی حال کی مگر قوت عقل سے پاے استقلال ثابت رکہا اور اپنے دل سے کہا کہ ای دل دیکہا تو نے ثمر من غفلت کی کہ کس ورطہ
مہیب ناک مین پڑا اور سہل انگاری اور بیخبری کی علت سے کس صحرای ہولناک کو پہنچا افسوس ہین وہ غافل ہون کہ فریب منافق بد قوم پر
فریفتہ ہوا اور بعض صاحب غرض کے شست فریب سے تیر آفت دل پر کہایا اب بجز تدبیر پیرائی اور عقل آرائی کے رستگاری نہین
اگر جزیرہ سنگ پشت مین پڑا پہر بجز موت کے اور کوئی صورت رہائی کی نہوگی جو کچھ خطا کی اوسکی سزا کا سزاوار ہوا اس کے بعد
سنگ پشت سے کہا کہ قصہ اس مستورہ کے علاج کا سنا مین نے اسکا تدارک بہت آسان ہے کچھ فکر نکر کہ ہماری ہی قوم کی عورتونکو یہ مرض
بیشتر ہوتا ہی اور دل بہی آنہین نکال لیتے ہین اور اوس سے ہمین کچھ رنج بہی نہین ہوتا ہے اور یہ بات ہمارے نزدیک آسان ہے کہ دلکو
سینے سے باہر نکالنا اور بعد کام لینے کے پہر سینہ مین رکہدینا اکثر ہوا کرتا ہی اور ہماری قوم بیدل بہی زندگانی کرسکتی ہی یہ ایک
کمتر تجربہ ہے دوستی سی ہرگز دریغ نکرونگا تو نے ناحق آپکو رنج مین ڈالا شاید میرے مرنیکا تجہے اندیشہ تہا اس فکر مین تو اتنا تشویش
الناک تہا یہ بہی منشاء محبت صادق کا ہے اگر مجہے اس سے ضرر پہنچتا تو بہی مین مضایقہ ایسی دوستی سے نکرتا چہ جائیکہ ضرر بہی
نہ پہونچے اور تیرا فائدہ ہو تو اس سے کیا بہتر ہے او حکما نے کہا ہی کہ چار طایفے سی چار چیزین دریغ کرنا نچاہیے اول بادشاہ عادل
سلاح خاص و عام کیواسطے کسی سے کوئی چیز طلب کرے تو دریغ اوس مین حرام ہی دوسرے جہد درویش مستحق خدمت کچھ حق اللہ جب سوال
کرے تو اوس سے منہہ نپہیرے تیسرے شاگرد نیاز مند جو استعداد حصول علم رکہتا ہو وہ اگر طلب علم کرے تو استاد کو واجب ہے کہ اوس
ہمدردی کرے چوتہے دوست یکرنگ کے واسطے جو بات بہتر ملکی ہو شرط دوستی مراعات سے مین ہرگز قاصر نہو اگر اوس جگہ یہ حال تو نے

کہا ہوتا تو مین دل کو ساتھ لیتا آتا ایک عرصہ دراز سے مینے اوسے نکال کے علحدہ کہدیا ہے وجہ اسکی یہ ہے کہ مین اوسی از بس تنگ آیا ہون کہ ہرگز اوسکی جانبین مجھے رنج نہین ہے بلکہ دو سبب سے راحت ہے ایک یہ کہ تیری زوجہ کو محنت اور تیرا آرام دل ہو یہ بلکہ بسرِ راحت میری روح کی ہے دوسرے یہ کہ وہ زیادہ از حد غم و اندوہ سے بہر گیا ہے اسلیئے کوئی چیز اوسکی صحبت سے دشوار تر مجھپر نہین ہے اگر ایسی جگہ صرف ہو کہ جس سے تجھے راحت اور مجھے رستگاری حاصل ہو تو عین رحمت اور سراپا فراغت ہے سنگ پشت نے کہا کہ دل تیرا کہان ہے اور اپنے ساتھ کیون نہ لایا بوزینہ نے کہا کہ گہر مین چھوڑ آیا ہون اسلیئے کہ ہماری قوم کی رسم ہے کہ جب کبھی دوستون کی ملاقات کو جاتے ہین تو دلکو ساتھ نہین لیجاتے ہین تا اونپر نحوست وارد نہو اور شگون بھی شامت مین نہ پڑین کہ دل اصل مین مجموعہ رنج و محنت اور منبع مشقت دائمی ہے اور ہر دم خیال غم ماضی مین عیش صافی کو مکدر کرتا رہتا ہے اور دل کا نام جو قلب کہا ہے وجہ یہ ہے کہ انقلاب اسکی خلقت مین رکھا ہے ہر ساعت مین میل اسکا خیر و شر کیطرف اور نفع سے ضر کیطرف رہتا ہے **بیت** دمبدم فکر نیا ذکر نیا دہیان نیا ۔ روز کا شانہ خاطر مین ہے مہمان نیا ۔ پس جبکہ قصہ یہی قرار پایا اور تیری اقربا کے دیدار کا کیا دلکو اوسی جگہ چھوڑ دیا تا بلا دغدغہ زیارت سبکی حاصل کرون مگر یہ تاسف بہت بڑی ہے کہ مین معلوم کرون کہ تیری اہلیہ کی یہ دوا ہے اور دلکو مکان پر چھوڑ آیا ہون اگر تیری جناب سے خاطر جمع ہے کہ تو میری صدق محبت کو خوب جانتا ہے لیکن اور لوگ مجھے مقام دوستی مین کتنا نا لایق جانینگے اور کیا کیا ملامت کرینگے اور تیری بہی اہانت سبکی ہے کہ کیون ایسے خود غرض کو آشنا کیا تھا پس حیف ہے مجھپر کہ دلکو ساتھ لیکر نہ جاؤن اور کبھی تم لاکھ سے قول کی تصدیق کریگا تو بہی تیری قوم اعتبار نکریگی بلکہ سب یہی کہینگے کہ دانستہ اوسنے دل چرایا اور گہر مین چھوڑ آیا اس رسم مذکور پر تمہارا یقین نہ لاینگے اور اتنا شکوہ تجہسے ہے کہ تو نے جان بوجھ کے تکلف کیا کہ میری چیز کو اپنی نہ سمجھا اگر ایک صورت سے تو بہی معذور ہے کہ تیری قوم مین اور بلکہ سب قوم مین شاید یہی قاعدہ ہے کہ اگر دل نہو تو زندہ نہین رہتی ہین پس یہ جان کہ تجہے منظور نہوا کہ میرا دوست ہلاک ہو جائیگا سو ایسا نہین ہے کہ ہماری خلقت خدا نے اسطرح پر کی کہ دل سے زندگانی کو کچھ علاقہ نہین ہے جیسا کہ خون فاسد بدن ہی مین پیدا ہوتا ہے اور اوسے نکال ڈالتے ہین تو راحت ہوتی ہے اسیطرح کہ دل کہ غم سے بہرا ہوا ہے اوسکے نکالنے سے ہمین فرحت ہوتی ہے پس ایسی صورت مین **مصرع** چہ خوش بود کہ بر آید بیک کرشمہ دو کار ۔ ایک میرا فراغ خاطر اور دوسرے تیری اقربا کی راحت اب مناسب ہے کہ اتنی تکلیف دوبارہ کا خیال نکر نا امید ہے یہین سے پہر چل کہ تا دلکو ساتھ لیکے چلون اور شرمندگی سے چہوٹون سنگ پشت فوراً پہرا اور بہت شاد اور خرم تھا کہ مراد بہی حاصل ہوئی اور کوئی بدنامی بہی عاید نہوئی اس خیال سے جلد کنارے پہ لے پہنچا بوزینہ جست کر کے درخت پر جا بیٹھا اور شکر خدا ہزار زبان سے ادا کیا ایک ساعت کے بعد سنگ پشت نے آواز دی کہ اے یار جلد چل کہ وقت تنگ اور عرصہ منزل کا بہت دور ہے بوزینہ نے خندہ دندان نما کیا اور کہا کہ مینے عمر اپنی جہانداری اور شہریاری مین بسر کی ہے اور گرم سرد زمانہ خوب چکھا ہے

ہر چند زمانے نے وفا اپنی مجھسے لی اور آسمان نے جو کچھ مجھے بخشا تھا سو پھیر لیا اور منکو بون اور خلاکت دونے زمین میں ڈالدیا لیکن
ابتک تنہا نہ خو ہونے نہیں ہوا ہون کہ فوائد اور نقصان تنہائی کو نہ سمجھون اور وفاق اور نفاق کو نہ پہنچانون اب اسی بات سے
درگذر جو امردونکی مجلس میں آ جسے قدم نہ کہنا اور پہر کبہی حسن وفا اور مروت میں دم نمارنا بیت مہر نلم وفا دم خوبان نہ
کہ کو از وفا دامی ندارے بیت اور یون تو جوانمردی اور وفاداری کا ہر کوئی دعوی کرتا ہی لیکن امتحان کے وقت حال سبکا کہل جاتا ہی بیت
خوش بود گر محک تجربہ آید بمیان تا سیہ روی شود ہر کہ در وغش باشد ◦ سنگ پشت نے فریاد کی کہ یہہ کیا گمان ہے کہ میری طرف کیا تو نے
حاشا کہ تیری رضا کے خلاف کوئی بات دل میں میرے گذری ہو یا کبہی اور فریب کا قصد نسبت تیرے میرے دل مین آیا ہو اگر صد ہزار
سنگ جفا میرے سر پر توڑیگا تو بہی تیری آشنائی سے گردن تابی نکرونگا اور اگر تیغ بے التفاتی سے سینہ میرا چاک کریگا
تو بہی تیرے آیندہ وصال سے دل نہ اُٹھاونگا بوزینہ نے کہا کہ وہ احمق میں وہ نہیں ہون کہ تیرے فریب میں پہر آ جاؤن
کیا مضمون حدیث شریف کا نہیں سنا ہی تو نے کہ صاحب ایمان ایک سوراخ میں دوبارہ کاٹا نہیں جاتا ہی معنے اسکے یہہ ہین
کہ صاحب ایمان احمق نہیں ہوتا ہی کہ دو بار کسی کا فریب کہائے کیا قصہ روباہ کا نہیں سنا تو نے کہ کہتی تہی کہ وہ گدہا
گوش و دل نہ رکہتا تہا اس نے پوچہا کہ یہہ ماجرا کیونکر تہا حکایت روباہ و شیر بوزنہ نے کہا کہ کہتے ہین کہ ایک شیر خارش کی
علت میں مبتلا ہوا باوجود تپ دائمی کے شدت خارش سے بہت مضطر تہا اور قوت بالکل ساقط ہو گئی بلکہ شکار کی بہی
طاقت نہ رہی اس شیر کی خدمت میں ایک روباہ تہی کہ فضلہ اسکے طعمہ کا جن کہاتی تہی پس یہی اُسکا قوت تہا جبکہ شیر شکار
سے درماندہ ہوا نوبت روباہ کی اضطرار کو پہنچی ایکدن غلبہ اشتہا اور تنگی معیشت سے شیر کو ملامت کرنے لگی کہ اے بادشاہ
درندونکے تیری بیماری نے اس بیشے کے جانورونکو ملول کر رکہا ہی اور ضعف تیرا جمیع رعایا کے دلمین سرایت کر گیا ہی بیماری کی دوا
کس لئے نہیں کرتا ہی اور اس درد دل خراش کی فکر سے کیون غافل ہی شیر نے آہ سرد کہینچی اور کہا مصرعہ مرا خار است
در دل کان بسوزن بر نمی آید ◦ اے روباہ مدت گذری ہے کہ اس رنج میں خون دل پیتا ہون اور روز بروز نکاہیدہ
ہوتا جاتا ہون نہیں جانتا ہون کہ اس درد کی کیا دوا ہے مگر ایک طبیب کہ جسکے قول پر مجہے اعتماد ہی اُسنے یہہ کہا ہی کہ گدہے کے
دل اور کان کہانیکے سوا اور کوئی علاج اسکا نہیں ہے اُسوقت سے میں اس اندیشے میں ہون کہ کس تدبیر سے گدہا ہاتہہ
آئے کہ میری دوا ہو روباہ نے عرض کیا کہ اگر حکم ہو تو یہہ ناچیز اسکی تدبیر کرے امید ہے کہ برکت اقبال سلطانی اور سعادت
دولت جاودانی سے مقصود حاصل ہو شیر نے کہا کہ کیا حیلہ کریگی اور دفتر مکر سے کیا افسون پڑہیگی اور مجہے اُس گدہے
پاس کس بہانے سے لیجلے گی روباہ نے کہا کہ اے بادشاہ تجکو اس صورت سے باہر آنا نچاہیئے کہ بدن پر کوئی بال باقی نہین
رہا ہی یہہ صورت شکوہ و شہامت بادشاہی کے منافی ہی اور کسر شان شاہنشاہی اس میں ہے کہ خویش و بیگانہ

اس شکل و شمایل سے بادشاہ کو دیکھین تعجب نہ مناسب ہے بلکہ صلاح یہہ ہے کہ مین گدہے کو کسی حیلے سے اس بیشے مین لگا لاؤن
اور بادشاہ اسکا شکار کر کے جو چاہے اُس مین سے تناول فرمائے شیر نے کہا کہ کہان سے اور کیونکر لائیگی روباہ جواب دیا کہ اس
جنگل کے قریب ایک چشمہ ہے وہان ہر روز ایک دہوبی کپڑے دہونیکو آتا ہے اور جو گدہا اُسکا کہ باربرداری مین چرا کرتا ہے اسکو کسی
فریب سے اس جنگل مین لے آون گی لیکن بادشاہ اُسکے کان و دل کہائے باقی ہم لوگونکو عنایت کرے بادشاہ نے اُسکی بات قبول کی
اور عہد کیا کہ باقی سب گوشت تم سبکو دونگا روباہ نے اس امید پر کہ بادشاہ فقط دل و کان کہائیگا باقی سب ہمین بچ
رہیگا اُس چشمے کیطرف روانہ ہوئی جبکہ گدہے کو دیکہا آداب تسلیمات بجا لائی اور نہایت ملایمت سے پیش آئے بہیت شیرین بانی
ولطف وخوشی ؛ توانی کہ پیلے بمو کشی ؛ اور بکمال شفقت کہا کہ اے برادر تجہے نزار اور بخور یابی ہون سبب کیا ہے اُسنے
کہا کہ یہہ گاذر ہمیشہ محنت لیتا ہے اور ہیں خبر گیری مین کوتاہی کرتا ہے لم یزد علف کی جان تلف ہوئی جاتی ہے اور اُسے مطلق میرا
غم نہین ہے اور قریب ہے کہ میرا خرمن عمر برباد فنا ہو جائے اور یہہ ابیات زبان پر لایا ابیات بہر خویش تیمارے ندیدم
زکاہ و جو ہمین نامے شنیدم ؛ خورم ہر روز خون در زیر این بار ؛ ہمہ شب خاک مے لیسم ز دیوار ؛ مکن عیبم اگر زار
و نزارم ؛ کہ غیر از خاک و خون خوردے ندارم ؛ روباہ نے کہا کہ اے سلیم الطبع اگر پاؤن مین طاقت رفتار ہے تو کسلیے
مبتلا اس بلا کا رہتا ہے گدہے نے کہا کہ مین بارکشی مین مشہور ہون پس جہان جاؤنگا یہہ بلا میرے واسطے موجود ہوگی
اور مین تنہا اس بلا مین کچہہ مخصوص نہین ہون بلکہ سب میرے ابنای جنس اسی آفت مین گرفتار ہین اسواسطے مین دل مین
سمجہہ لیا ہے کہ ہر جگہہ ہمین یہی بلا نوش کرنا ہے اور جامۂ جفا کا ہمارے واسطے قطع کیا گیا ہے پہر دربدر پہرنے سے ایک ہی
در پر مقیم رہنا بہتر ہے اور اسمین جو کچہہ پیش آئے اُسے پر راضی رہنا مناسب ہے روباہ نے کہا کہ غلط سمجہا ہے تو اللہ تعالی نے فرمایا ہے
ان ارضی واسعة یعنی بالتحقیق کہ زمین میری وسیع ہے اور منشور نے سیروا فی الارض کے مردان جفا کیش کیواسطے
نزول پایا گدہے نے کہا ہر چند کوئی تگا پو کرے زیادہ مقدر سے نہ ملیگا پہر حرص کو بڑہانا اور رنج اید سفر عمداً اپنے اوپر
زیادہ کرنا عقل دور اندیش سے دور ہے نظم مولوی معنوی رزق آید پیش ہر کو رزق جست ؛ رنج کوشش از بے
صبری تست ؛ جملہ را رزاق روزی میدہد ؛ قسمت ہر یک بپیشش مے نہد ؛ روباہ نے کہا کہ یہہ مرتبہ توکل کا ہے
اور طریق اہل توکل جدا ہے پس جو کوئی کہ اس مقام کو نہ پہنچا ہو اُسے چاہیے کہ بموجب حکم الہی کے عالم اسباب میں تنہا بیٹہ کر
غفلت نہ کرے اور ایک وسیلہ روزی کے واسطے ضرور پیدا کرے اسیواسطے اللہ کو مسبب الاسباب کہتے ہین جو
موافق حکم الہی کے تدبیر کریگا اُس کا سبب بدر یعنی کار درست کر کے کوئی راہ نکال دیگا کیا نہ مصرع گوش تو
تیرے نہین ہوا ہے مصرعہ بکسب کوش کہ کاسب بود حبیب اللہ ؛ اگر تو فرد یعنی ہو تو مین

اس مرغزار مین لیجاون کہ زمین اوسکی مانند کلبہ زمرد فروشان سرسبز اور آبدار ہے اور ہوا اوسکی مانند طبلہ عطار عطر
اور نسیم اوسکی مانند مشک خالص کے معنبر ہے **قطعہ** ہواے خوش و میوہ ہای فراغ ٭ درختان بار آور و سبز شاخ ٭ نسیم گل
ناز فاختہ ٭ چو یاران محرم بہم ساختہ ٭ اور اس سے پہلے ایک اور گدہا کہ زیادہ از حد تہا اتفاقاً اسی جنگل پر ادسی ہی ملاقات
ہوئی تہی دیکہا تو حال اوسکا تجہسی ہی لاغر زیادہ تر خراب اور قریب ہلاکت تہا مجہے اپنی عادت کے موافق اوسپر بہی رحم آیا
اور اسی مرغزار مین اوسی پہنچادیا اوسنے جو چند روز بہ فراغ خاطر اور دلخواہ اپنی کہایا اب بیان دیکہنے کے قابل ہی کہ اپنی ہمجنس
مین آج اوسکا ثانی فربہ اور مسرور الحال نہوگا تو بہی اگر چلے اور تم دونون باہم بے محنت و رنج اوقات بسر کرو تو
اس سے زیادہ کوئی راحت نہین ہے گویا زندہ در بہشت ہوتا ہے آگے اختیار ہے اور مجہی بجز شفقت بیریا (خالص ۱۲) اور کون کام تجہسی متعلق
ہے القصہ روباہ نے ایسا دمدمہ پر فریب دمہ کیا کہ خر ناشخص کی نان طمع تنور زرویر مین پختہ ہوئی لگروہ گدہا اس سے غافل تہا کہ یہ مکارہ
مجہے اجل کے در پے لئیے جاتی ہے کہا ای دوست بیریا خوب جانتا ہون کہ تجہسی سواے شفقت اور مجہسے کیا مطلب ہے پس السیت و
بغرض کی بات نہ ماننا صواب اندیشی کے خلاف ہے **مصرعہ** ہر چہ فرمائی بجان من بندہ فرمانبرم۔ القصہ روباہ شیر کے
پاس اوسی لے آئی شیر نے فوراً اوسپر چنگل مارا گدہا زخمی ہو کر بہاگا بہ سبب ضعف اور ناتوانی کے شیر سے تہم نہ سکا روباہ نے
شیر کی ضعف ناتوانی پر تعجب کیا اور ملامت آغاز کی کہ حرکت بیفائدہ کیا نتیجہ رکہتی تہی اور تعجیل کرنا اوس کام مین کہ جسکی فرصت باقی
ہو کیا ضرور تہا بلکہ عقل کے لائق یہ تہا کہ ضبط کرتا اور ثبات بادشاہی کی مناسب تہا کہ عنان تمکین ہاتہ سی نہ دیتا تا انجام کام کا
پشیمانی کو نہ پہنچتا **مصرعہ** از پشیمانی چہ سود اکنون کہ کار از دست رفت ٭ روباہ کی باتین شیر پر گران گزرین اور دل مین کہا کہ اگر کہتا ہون
کہ مین عمداً اہمال کیا تو بیخبری اور سستی رای سے منسوب ہوتا ہون اور اگر غلبہ نفس کا اقرار کرتا ہون تو حریصون اور ہوسکونمین شمار کیا
جاتا ہون اور اگر ضعف اور ناتوانی کا عذر درمیان لاتا ہون تو ملازمونکی نظرون مین حقیر ہوتا ہون صلاح یہ ہی کہ جواب روباہ کا
غضب اور غصہ سے دون اور ایسی گستاخی سے منع کرون اسکی بعد شیر نے غصے سے کہا کہ اے روباہ بادشاہونکی کام مین
ملازم کو دم مارنا اور راز کا پوچہنا بڑی بے ادبی ہی راز بادشاہونکا ہر چاکر پر روشن ہونا نچاہیئے اور جو بادشاہ سمجہتے
ہین اوسی راے رعایا کی نہین پہنچتی ہے مثل عرب کی ہے لَا یَحْمِلُ عَطَایَاہُمْ اِلَّا مَطَایَاہُمْ خلاصہ اسکا یہ ہی کہ بخشش
بادشاہونکی کوئی اوٹہا نہین سکتا مگر بار بردار بادشاہون کے اسی طرح راز بادشاہونکا رعیت نہین جانتی ہے مگر جو مشیر
لایق اسکے ہوتے ہین اے روباہ اس خیال اور قیل و قال سی درگزر اور ایسی تدبیر کر کہ گدہا پہر ہاتہ آئے اور اس خدمت
سے رسوخ تیرا زیادہ تر ہوجائے روباہ دوبارہ گدہے کی نزدیک آئی اور تملق تمام سے رسم سلام بجا لائی گدہے نے منہ
پہیر لیا اور کہا کہ ای مکار بدکار اول مجہسے وعدہ آزادی کا کیا اور بعد اسکے شیر کے پنجے مین ڈال دیا تونے

روباہ نے کہا کہ ای سلیم دل کیا خیال کیا تو نے کہ بمجرد دیکھنے طلسم کے بہاگ آیا اور سبزہ زار وگل مین تمیز نکی نہی کہ تماشای
گلزار سے کنارہ کر آیا یہہ جو تو نے دیکہا حکمانے اہل بیشہ کی تفریح طبع کیواسطے طلسم بنایا ہے یہ مرغزار وہ ہے کہ سوا ے
جنت کے اسکا نظیر عالم مین نہین ہے کہ سراپا میوہ وگل اور شادابی ہی اگر طلسم نہوتا تو جانور سب بیشونکی اسمین پہر آتی
اور رونق اور لطف اسکا برباد کر دیتے اسواسطی یہ تدبیر حکمانے کی ہی کہ سوا محرم کے غیر دخل نپائے اور جو کوئی اتفاقاً
آجائے سو اس طلسم سے ڈر کر بھاگ جای جیسا کہ تو بھاگ آیا بہلا تو نے یہ نجانا کہ مین تیرے ساتھ ہون پہلی جو کچہہ ہوتا
تو مجھ ضعیف پر ہوتا تو مجھ سے قوی ہے اگر شیر ہوتا تو کیونکر مجھے چھوڑتا کہ رات دن مین اپنی بیشہ مین پھرتی ہون اور تو
کہان سے ایسا قوی تہا کہ شیر کے پنجے مین چھوٹ جاتا بلکہ تو نے میری ہنسی یارون مین کروائی کہ سب کہینگی کہ اسی دوستکی عقل و
فراست کی مدح کرتے تھے کہ پہلے ہی طلسم کو دیکہہ کے ڈر گیا اور ہم اہل بیشہ حقیقت حال اس جگہہ کے سوای دوستدلی
کے اور سی ظاہر نہین کرتے ہین اور یہ جو تو نے دیکہا محض طلسم اور سحرکاری حکما کی ہے مینے پہلے چاہا تہا کہ تجھی آگاہ کر دون
کہ ایسی چیزون کو دیکہہ کے خوف نکرنا یہ سب طلسم ہے مگر تیرے اختلاط مین فراموش ہوگیا اب تو مجھی معلوم ہوگیا پھر میرے
ساتھہ چل کہ تا جو مینے کہا ہے اوسکا لطف دکھاؤن اور سب طلسمون سے تجھے جابجا آگاہ کرتے جاؤن خر بیخبر دوبارہ فریب
سحر آمیز پہ فریفتہ ہوکر روباہ کی ہمراہ ہوا روباہ نے چند قدم آگے بڑھ کے شیر کو اسکے آنیکا مژدہ دیا اور کہا کہ مطلق جنبش نکرنا
اور مانند نقش دیوار ساکت رہنا اگر تیرے برابر سے بہی نکلے تو جنبش نکرنا اور جب تک فرصت وافی اور قوت کافی نہ
پانا ارادہ نکرنا شیر نے روباہ کی بات قبول کی اسکے بعد جبکہ گدہا شیر کے نزدیک آیا روباہ نے کہا کہ دیکھ یہہ وہی
طلسم ہے گدہا شیر کے گرد چرتا تہا شیر مطلق حرکت نکرتا تہا جبکہ خاطر جمع ہوئی گدہا خوش خوش بیخوف وخطر گرد اگرد شیر کے
پھرنے لگا غرض کہ ایک مدت سی بھوکا تہا سبزہ نوادہ خاطر خواہ پاکے کشادہ پیشانی اور غفلت تمام سی مشغول چراگاہ ہوا
جبکہ خوب شکم سیر ہوا اوسی سبزہ پر بآرام تمام سو رہا شیر نے غافل پا کے جست لگائی اور پیٹ گدھی کا پہاڑ ڈالا اور
روباہ سے کہا کہ تو اسجگہہ بیٹھی رہ کہ مین غسل کرکے آؤن تو اسکے کان اور دل کہاؤن کہ حکیم نے یون ہی حکم کیا ہی
شیر غسل کو گیا روباہ نے دل اور کان گدھے کے نوش فرمائے شیر غسل سی فراغت کرکے آیا بہر چند گوش ودل کو ڈہونڈہا
ایک کو بھی نپایا روباہ سے کہا کہ دونو عضو کہ میرے علاج مین کیا ہوئے روباہ نے کہا بادشاہ کی بقا ہو یہہ گدہا نہ دل
رکہتا تہا نہ گوش اور دلیل اسکی یہ ہے کہ اگر دل ہوتا نہ دل عقل کی جگہ ہے اگر اسمین عقل ہوتی تو میرے فریب میں دوبارہ کیون آتا
اور اگر کان ہوتے تو کان سماعت کی جگہ ہے اور یہ صولت اور حملہ بادشاہ کا آنکھ سے دیکھ چکا تہا پھر میری بات نہ سنتا
اور اپنے پانون سے آپ گور مین نہ آتا بعد اوسکے سنگ پشت نے کہا کہ اس مثل کا حاصل یہ ہے کہ مین نے بہی کہ ظلم پیدا ہونے کا تہا

نہین ہون بالکہ تجہسے لگتونکو ہیسے تد ہا بنا ڈالا ہی فقط تقاضائی تہہلکی تہا کہ دل بہلانیکے واسطے تجہسے کمظرف اور بدقوم سے دوستی اختیار کی تہی سو اسکا عوض پا چکا تہا اگر پروردگار عالم نے عقل سلیم عطا نکی ہوتی تو تونے ایک زن ناپاک کیواسطے میری ہلاکت مین کچہہ باقی نرکہا تہا چنانچہ یہہ **بیت** حسب حال تیرے ہی **بیت** دنیا سے نام حیف محبت مٹا دیا ؛ تو قتل کرچکا تہا خدا نے بچا لیا ؛ اب اے ایسی آرزو اور یہہ توقع زنہار نرکہہ کہ مین تیرے ساتہہ چلون یا تجہسے کلام کرون اور یقین جان لے **بیت** گر ماہ شوی بآسمان کم نگرم ؛ ور سرو شوی ببوستان کم گذرم ؛ سنگ پشت نے کہا کہ سچ کہا تونے انکار اور اقرار میرا یکسان ہے مجہسے وہ زخم کاری تیرے دلکو پہنچا ہی کہ جسکا التیام تمام عمر ممکن نہین ہے اور داغ میری بدکاری اور جفا کا ایسا تیرے دلپر بیٹہا ہے کہ محو ہونا اسکا حیز امکان مین نہین آتا ہی اب پینے شربت تلخ فراق کے تجرع پر دلکو راضی کیا اور تن کو تیغ زہر آبدار ہجر انکا سپر بنایا یہہ کہا اور خجل اور شرمندہ اپنے جزیرہ کو پہر گیا اور تمام عمر مفارقت مین ایسے یار وفادار کے رہتا رہا یہہ ہے داستان اس شخص کی کہ جو ایسے دوست کو بے محنت و مشقت پاوے اور بسبب نادانی اور غفلت کے ہاتہہ سے کہووے اور ندامت جاوید مین گرفتار ہے اسکے بعد اگر ہزار بار سنگ سر سے اور سر سنگ سے مارے تو بہی مفید مطلب نہو اگر اہل خرد ہے تو اس حکایت کے مضمون کو اپنا پیشوا کرے اور اگر کوئی مطلب مرغوب یا کوئی صادق ہاتہہ آئے تو اسے عزیز رکہے چنانچہ یہہ قطعہ حاصل اس حکایت کا ہی **قطعہ** مطلوب چون بدست بود مغتنم شمار ؛ وانرا ز کف مدہ کہ پشیمانی آورد ؛ بسیار کس کہ گنج زر آسان دہد بباد ؛ وانگہ ز رنج بیدی غصہ ہا خورد ؛ از دست رفتہ ہیچ نیاید بہیچ حال ؛ چندانکہ او فغان کند و جامہ ادرد

باب چہٹا آفت مین تعجیل و شتاب کاری مین

داب‌شلیم نے رای برہمن روشن ضمیر کے آفرین کی اور کہا **بیت** نہے ضمیر تو از سر کن فکان واقف ؛ نہے بیان تو اسرار علم را کاشف ؛ بیان فرمائی تونے داستان ان لوگونکی کہ اپنی مراد پر قادر ہوئے اور اُسکی محافظت مین تغافل کیا اور بقدر اسکی نجانی اور مطلوب کو ہاتہہ سے کہو دیا اور تمام عمر اُسکا تاسف کیا اسکے بعد حسرت و اندوہ سے کچہہ فایدہ مرتب نہوا اب ارشاد فرما کہ ان لوگونکی مثل کہ جو عزیمت کار مین تعجیل کرتے ہین اور عواقب تدبیر اور فکر و تامل سے غافل رہتے ہین اُنکا خاتمہ حال کا کس طرح پر ہوتا ہے اور جو کوئی کہ تخم شتاب کاری کو مزرع دلمین بوتا ہے کیا چیز اُسکا پہل پاتا ہے برہمن نے دعا دی بعد کہا **نظم** اے بادشاہ تیرا مطیع آسمان رہے ؛ روی زمین پہ حکم ہمیشہ روان رہے ؛ تیری بہار سلطنت و عدل و جود سے ؛ مثل بہشت باغ جہان بیخزان رہے ؛ جس نے کہ بنا کار اپنی صبر و ثبات پر رکہی اور بنیاد کام کی خلاف وقار اور سکون کے برپا کی انجام اُسکا ملامت اور ندامت کو ضرور پہنچیگا اور خصلت پسندیدہ کہ آدمیون کے واسطے خلاق عالم نے مقرر فرمائی ہی اور اُسیکے سبب سے رتبہ تکریم انسان نے پایا ہے وہ حلم اور علم اور ثبات اور وقار ہے **بیت** بردباری خزینہ خرد است ؛ ہر کرا حلم نیست دیو و دد است ؛ یہہ نکتہ اسیواسطے [illegible]

حکما کا ہی کہ جب حلم کو مغلوب کرے یعنی الٹ ڈالے تو ظلم ہوتا ہی اور ملیح نمکین کو کہتے ہین اور نمک تلخ ہوتا ہی تو جب کوئی
شخص برعکس حلم کے کام کریگا مقر تلخی مین پریگا اگر طعام کیسا ہی خوب ہو جب نمک تلخ اسمین ڈالوگے کہانیکے قابل نہوگا
اسیطرح انسان کو کیسا ہی ہنر حاصل ہو جبکہ درشت خوئی اور بیہودہ گوئی شعار اپنا کریگا ہر کسیکو اس سے متنفر ہوگا اور اللہ
تعالی قرآن مجید مین فرماتا ہے ولو کنت فظا غلیظ القلب لانفضوا من حولک باوجود اس کمالات اور خلق کریم کے
کہ تمام کائنات کی نیکیان اور کمال اللہ تعالے نے ذات پاک سید عالم مین جمع کی تہین پہر خطاب فرماتا ہی کہ ای محمد اگر
تو درشت خو اور سخت دل اور خشمگین اور کینہ کش ہوتا تو ہر آئینہ تمام کواکب اصحاب کہ مانند ستارگان ثریا تیرے گرد
جمع ہین مثل بنات النعش متفرق ہو جاتے اس سے معلوم ہوا کہ سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت خوش خلق اور
رحیم دل اور ہنس مکہہ تھے اور دوسرے صاحب خلت اور پدر ملت ابراہیم علی نبینا وعلیہ صلوۃ الرحمن کو اس
صفت سے ستایش فرماتا ہی ان ابراہیم لاواہ حلیم خلاصہ اس آیہ کا یہہ ہے تحقیق کہ ابراہیم حلیم ہے اسواسطے کہ
حلیم محبوب قلوب ہوتا ہی اور دل سب خواص و عام کے اس صفت پر میل کرتے ہین بیت ستون خرد بردباری بود
سبک سر ہمیشہ بخواری بود: دانشمند کبہی شتابکاری نہین کرتے ہین حکیم کامل شتابی کو وسوسۂ شیطان جانتے
ہین التانی من الرحمن والعجلۃ من الشیطان اور اسی مضمون کو سلک نظم مین مولوی معنوی نے یون پرویا ہے
مثنوی مکر شیطان ست تعجیل و شتاب: لطف رحمان ست صبر و اجتناب: با تانی گشت موجود از خدا: تا بشش
روز این زمین و چرخہا: ورنہ قادر بود او کز کاف و نون: صد زمین در یکدم آوردی برون: این تانی از پی تعلیم تست
صبر کن در کار دیر آید درست: جوکوئی کہ باگ اختیار کی تعجیل کے ہاتہہ مین سپرد کریگا ہر آئینہ مرکب اسکے نفس کا منہ زور ہی
کرکے صحرائے ضلالت کیطرف کہینچ لیجائیگا اور خاتمہ اس امر کا حسرت اور تاسف پر ہوگا بیت ہر کہ بیفکر و تامل عملے
گیرد پیش: آخر الامر از آن کردہ پشیمان گردد: مناسب اس بات کے حکایات بسیار اور روایات بیشمار صحایف اخبار
مین مسطور ہین اور اول سب حکایتون مین سے حکایت اس زاہد کی کہ میدان تعجیل مین بے تامل قدم رکہا اور
اپنا سر کہویا لایق اس سیاق کے ہے رای دابشلیم نے پوچہا کہ تفصیل اسکی کیا ہی حکایت زاہد شتابکار برہمن نے
کہا کہ ایک زاہد نے بعد اختیار کمال تجرد چاہا کہ نکاح سنت موکدہ اور مشتمل ہے فائدہای بسیار ہے اسے اختیار کرے
چنانچہ اس بات مین ایک اور زاہد ہمراز سے مشورہ کیا اس نے کہا کہ فکر بہت مناسب کی تونے کہ کدخدائی صلاح
معیشت اور کمال صلاحیت اور بہت سے فواید دینی اسمین مندرج ہین اور محفوظ رہنا متاع خانہ کا اور حاصل ہونا
اولاد کا کہ بقائے نسل اور ذکر جمیل اس سے متصور ہے نظم مرد را ہرگز نگیرد چہرۂ دولت فروغ: تا بری زن نفروزد چراغ خاندان:

عمر درکمیہ تجرد نگزرانی دیگر کہ ہست بہ عشرت آباد تاہل روضہ امن و امان ہلاکن کوشش کرکہ رفیق شفیق ہاتھہ آ سکے کہ وہ راحت جان ہی اور مصاحب ناموافق سی پرہیز کر کہ وہ باعث بربادی عزت اور خرابی مال وجان ہے زاہد نے پوچھا کہ موافقت کس عورت سی کرنا چاہیے جواب دیا کہ پاک دہن ہو کہ شوہر کو بدل دوست رکھے اور خیانت اور خباثت سی پرہیز کرے ایسی عورت جہان جاتی ہے اوس گھر کی رشنی بڑھاتی ہے **بیت** صلاح ہر دو جہان است صحبت زن نیک ٭ زہی سعادت مردے کہ زن چنین دارد ٭ بلندنامی و راحت دلی توان دریافت ٭ کسیکہ طالع فرخندہ ہمنشین دارد ٭ زاہد نے کہا کہ کن عورتون سے پرہیز کرے دوسکر زاہد نے جواب دیا کہ تین قسم کی عورتون سی پرہیز واجب ہے حنانہ و منانہ و انانہ حنانہ اوسی کہتے ہین کہ جسکا پہلا خاوند مرگیا ہو یعنی بیوہ یا طلاقی اور اوسکی صحبت کا غم رکھتی ہو اور منانہ وہ ہے کہ جسے مال مین زیادہ ہو کہ اپنی مال سی تجھپر منت رکھی اور انانہ اوسے کہتے ہین کہ جب شوہر کو دیکھے آواز اپنی ضعیف کرلے اور بیمار بنجائے دیدار سے ایسی عورت کی ہر ساعت تاریکی موت کی نظر آتی ہے **نظم** زن بد در سرائے مرد نکو ٭ ہم درین عالم است دوزخ او ٭ دوسری بار پوچھا کہ زن کس سن کی اختیار کرنا چاہیے کہا کہ زن جوان و نو رسیدہ جائے کہ ہر پیرایے مین سوی راحت دکھاتی ہے اور زن عجوزہ طراوت رخسارہ لیجاتی ہے اور مباشرت اوسکی ضعیف اور سستی لاتی ہے **نظم** آن زنے را کہ پشت شد چو کمان ٭ بگذرش ہمچو تیر سے گردد ٭ صحبت دختر سے کہ جان بخشد ٭ زہر قاتل شود چو پیر شود ٭ اور عورت دس سال سی بیس سال تک موضع امن و امان اور محل امیدواری ہے اور بیس سے تیس سال تک آرام دل اور لذت جان طالبان ہوتی ہے اور تیس سے چالیس تک صاحب اولاد دکھی جاتی ہے اور چالیس سے پچاس تک سندوق و سالوں کے پابند رہتی ہی اور جبکہ پچاس سے گذری مار سیاہ اور آفت مال و جاہ اور گلشن خزان رسیدہ اور گرگ باران دیدہ اور چشمہ ناپاشتہ اور زمین ناکاشتہ اور اژدہا بے گنج اور معدن محنت و رنج اور کاملا بلا ہو جاتی ہے کما قال الشیخ ابو علی سینا النساء اذا بلغن الی العشر فهن کجنة للاعین واذا بلغن الی خمسة عشر فهن حور عین واذا بلغن الی عشرين فهن فی اعلی عليين واذا بلغن الی ثلثين فهن امهات البنات والبنين واذا بلغن الی اربعين فهن لحم وشحم سمين واذا بلغن الی خمسين فاقتلن بالسكين واذا بلغن الی ستين فلعنة الله والملائكة والناس عليهن اجمعين ٭ **بیت لمؤلفہ** عورت جہان ہوئی متجاوز پچاس سے لازم ہے پرہیز کو ہے اوسکے پاس ست ٭ زاہد نے کہا اس بیان سے حال سن و سال کا معلوم ہوا اگر حسن جمال اور پارسائی اور خوشخوی مین کیا کیا چاہیے اوسنے جواب دیا کہ کمال خوبی عورتون کی پارسائی اور خوشخوئی ہے اگر حسن بھی ساتھ اس کے

جنہیں پچاس کی برس ہار تو انکو چہری سے اور جب انہیں ساٹھ کو پہونچے تو لعنت خدا کی اور فرشتون کی اور آدمیون کی اون سب پر ۱۲

جمع ہو جائے تو نور علی نور کہا چاہیئے بلکہ بیت استاد اسکے حسب حال ہے **لمولفہ بیت** گل خوش رنگ ہے
خوشبو بھی ہے بنجا بھی ہے ٭ زن جو خوش رو بھی ہے خوشخو بھی ہے غمخوار بھی ہے ٭ اور اگر عورت نیک صورت بد سیر ہو تو
بلائے جان اور عذاب جاودان ہے اور زن نیک خصلت اگرچہ بد طلعت ہو یار مہربان اور رونق خانمان ہے اسباب مین
دو تین بیتین کہ نتایج افکار سعدی علیہ الرحمۃ کے ہین یاد رکہنا چاہیئے اور خلاصہ مزاج عورت کا یہی ہے **نظم**
زن خوب فرمانبر دارپارسا ٭ کند مرد درویش را پادشاہ ٭ ہمہ روز گر غم خوری غم مدار ٭ چو شب غمگسارت بود در کنار ٭ اگر پارسا
باشد و خوش سخن ٭ نظر در نکوئی و زشتی مکن ٭ بہ زندان قاضی گرفتار بہ ٭ چو در خانہ بینی بر ابرو گرہ ٭ تہی پای رفتن بہ از کفش تنگ
بلائے سفر بہ کہ در خانہ جنگ ٭ در خرمی بر سرا بستہ باد ٭ کہ بانگ زن از وی بر آید بلند ٭ زنا محرمان چشم زن کور باد
چو بیرون شد از خانہ در گور باد ٭ القصہ زاہد کو بعد تفحص فراوان اور تجسس بے پایان اور بخت مدد بلند اور ساعت طالع ارجمند سے
ایک عورت عالیجا نالمان ہاتھ آئی کہ اوسکا عکس رخسار طالع صبح کو رشک بخش تھا اور زلف تابدار اوسکی شب یلدا پر طعنہ
مارتی تھی اور دیدہ آسمان اوسکے عکس رخسار کو بغیر ذریعہ عینک آفتاب دیدہ نکر تا تھا اور نظر بند خیال اوسکے تمثال جمال کو سوائے
عالم خواب کے دیکہہ سکتا تہا باوجود اس خوبی صورت کے حسن سیرت مین بھی گوے سبقت خوبان جہان سے لیگئی تھی زاہد بلطیفہ طاعت
مین شکر اس نعمت کا کیا کرتا تہا اور وقت معاشرت اور مباشرت کے دعای فرزند مانگتا تہا اور جو کوئی کہ عاقل ہے وہ تزویج سے
فقط شہوت مراد نہین رکہتا ہے بلکہ مقصود اصلی اوسکا طلب فرزند صالح ہوتا ہے کہ حکم خیر جاری رکہتا ہے **بیت** غرض
زمحنت زن و جفا کشیدن مرد ٭ ہمین است فرح فرزند تا زمین باشد ٭ جبکہ عرصہ گذرا اور کوئی فرزند نہوا زاہد بالیوس ہوا اور بہ تضرع
خاک نیاز پیشانی پر ملکر حضور دل سے دعا مانگنا شروع کیا چونکہ زاہد محو رضای خدا تہا بحکم اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَیَکْشِفُ السُّوْٓءَ
تیر دعا ہدف اجابت پر بیٹہا اور دروازہ ناامیدی کا کلید رحمت سے کہلا یعنی زن زاہد حاملہ ہوئی زاہد اس مژدہ سے شادی
کرتا تہا اور تمام روز مدد فرزند سے دل خرسند رکہا کرتا تہا ایکروز عورت سے کہنے لگا کہ ای یار غمگسار خدا کرے کہ جلد گوہر شاہوار تیرے
صدف بطن سے ساحل ظہور پر جلوہ گر ہو تو نام اوسکا بہت نیک رکہون اور تربیت اور پرورش اوسکی بدرجہ اتم کرون تا کہ
احکام شریعت اور طریقہ آداب اور سبیل طریقت و حقیقت سے مرتبہ کمال اوسے حاصل ہو سعی سے ہاتھ نہ اوٹہاؤن ہر وقت خدا
سے کہ تہوڑے دنون مین بزرگ عالی مقام اور شیخ صاحب کرامت و الہام ہو جاوے اور اوسکے بعد ایک کریمہ جمیلہ سے اوسکا
عقد نکاح باندہون اور دوسرے اولاد نیک اور صالح حاصل ہو تو میری نسل اسکی برکت قدم سے قیامت تک باقی رہے **ابیات**
نماند نام مردود آن کسے را ٭ کہ فرزندی نباشد یادگارش ٭ ازان نام صدف در گوش ماندست ٭ کہ می بیند گہر شاہوار غرض
عورت نے کہا کہ ای رفیق شفیق اور ای شیخ صاحب طریق یہ باتین لایق سمجہ گردانی اور مناسب سجادہ نشینی کے نہین ہین اول تو

وجود فرزند ہنوز خالی ہی شاید کہ یہہ بیماری رجاکی ہو بیماری رجاکی اُسے کہتے ہین کہ ایام عورت کے مانند حاملہ کے نابند ہون
اور آثار حمل کے سب پائے جائین اور اپنے وقت پر شیر بہی نظر آئے اور جنین کے مانند کوئی چیز حرکت بہی کرے اور روز بروز پیٹ
بہی بڑہتا جائے بعد انقضائے ایام حمل یعنی نو مہینے کے بعد گہٹنا پیٹ کا شروع ہو اور خود بخود عورت لاغر اور زرد ہو جاتی اگر ایسی
صورت ہو تو وجود فرزند ایکطرف جان بچنا بہہ دشوار ہے اور اگر بالفرض حمل ہو اور پیدا بہی ہو ممکن ہے کہ لڑکا ہو لڑکی
ہو اور اگر فرزند بہی ہوا اور نہ جیا تو یہہ خیالات سب بیہودہ ہین حاصل کلام یہ کہ پایان کار معلوم نہین ہے اور تو خیال پر اور
نادانونکی طرح مرکب تمنا کو میدان آرزو مین دوڑاتا ہی اور انتہا اس میدان کی اور نشیب و فراز اس دشت کا مطلق نہین
جانتا ہی نظم یہ آرزو و ہوس رہ نمیتوان رفتن ؛ بلاف عربدہ کاری نمیتوان پرداخت ؛ ہزار کس ہمہ تمنا خام سوختہ شد ؛ کہ
روزگار یکی را بکام دل نہ نواخت ؛ آزاد مزاج تیرا اُس پارسا کے مانند ہی کہ شہد اور روغن کو منہ اور سر پر گرایا تہا زاہد نے پوچہا کہ یہہ قصہ
کیونکر تہا حکایت پارسا کہا کہتے ہین کہ مرد پارسا ایک تاجر کے ہمسایہ مین رہتا تہا اور تاجر شہد اور روغن کی تجارت میں
کیا کرتا تہا اور اُسکے منافع سے بخوبی اوقات بسر کرتا تہا اور خدمتگذاری فقراکی بہی اُسی منافع سے کیا کرتا تہا اور حاصل تونگری
یہی ہے کہ دل درویش کا ہاتہہ مین لائے اور مال فانی سے ذخیرہ باقی فراہم کرے بیت توانگرا دل درویش را بدست آور ؛
کہ مخزن زر و گنج گہر نخواہد ماند ؛ اور وہ تاجر اس خیر کو غنیمت سمجھ کے جو کچہہ بیع و شرا سے نفع حاصل کرتا تہا علی قدر حال منجملہ
اُس مال کے زاہد کو بہی کچہہ دیتا تہا اور زاہد کچہہ اُسمین سے خرچ کرتا تہا اور باقی شہد و روغن جمع کرتا جاتا تہا تہوڑے عرصے مین
وہ گہڑا کہ چہینکے پر لٹکا تہا بہر گیا ایکدن زاہد اُس گہڑے کو دیکہتا تہا کہ کسقدر روغن اس ظرف مین جمع ہوا ہے آخر تخمیناً
دس من تصور کیا اور کہا کہ دس درم کو بیچونگا اور اُس درم کی پانچ بکریان مول لونگا اور چہہ مہینے وہ دو دو بچے
دینگی تو سال بہر مین بچے ہونگے اور دو سال مین ایک گلہ معقول فراہم ہوگا اور مین متاع کثیر کا مالک ہو جاؤنگا اُنمین سے
تہوڑی سی بکریان بیچکے اسباب معقول درست کرونگا اور ایک عورت خاندان عالی سے نکاح مین لاؤنگا اور نو مہینے کے بعد
اُس سے فرزند پیدا ہوگا اور علم و ادب تہوڑی ہی عمر مین سیکہہ لیگا جبکہ اُسکا ضعف طفولیت قوت شباب سے متبدل ہوگا
اور وہ سرو ناز چمن خوبی مین خرام ناز جوانانہ کریگا غالب ہے کہ موافق رویہ اہل زمانہ کے میرا فرمانبردار نہو بلکہ سرکشی
کرے اس تقدیر مین اُسکی تادیب لازم پڑیگی تو یہی عصا کہ جو ہاتہہ مین ہی اُسی سے مارونگا اس تصویر مین ایسا مستغرق
تہا کہ پسر گردن کش کو موجود تصور کرکے وہی عصا جو ہاتہہ مین تہا اُس گہڑے پر مارا کہ چور چور ہو گیا اور شہد اور روغن
تمام سر و رو سے زاہد پر بہہ گیا اور سب بدن اور لباس زاہد کا آلودہ ہو گیا اور سارے خیال ایکدم مین دل سے جاتے رہے
یہہ مثل اسلئے بیان کی ہے تا جانے تو کہ بے یقین صادق خیالات واہی سے دل خوش کرنا کام

پیروہ مند ہو بلکہ ایسے امور مین فکر کرنا منع ہے اوسکے بعد مگر اوسکی تولد پر فریفتہ ہونا نچاہیئے اگر کوئی مدعا ہی اور اگر وہ مگر کو اپنا جفت کرے اور اوسے بچہ پیدا ہو تو چاہیئے کہ اُسکے نام کہے **بیت** اگر را بامگر تزویج کردند ٭ وز نیشان بچہ شد کا فسکے نام ٭ مرد عاقل کو چاہیئے کہ ہر کام کی بنیاد خیال پر نرکہے اور اندیشہ خام کو وسوسہ شیطان سے ہو دل مین راہ نہ دے **قطعہ** سالہا اندیشہ تخم دین دو سپہر کا رما آخر چنین یا آنچنان خواہد شدن ٭ یا بہ ہمنوال گنج سیم و زر خواہیم یافت ٭ یا دران اقلیم حلم ما وران خواہد شدن ٭ عاقبت معلوم شد کاین ہا خیالے بیش نیست ٭ ہر چہ خواہد حاکم مطلق ہمان خواہد شدن ٭

زاہد نے یہہ نصیحت گوش دل سے سنی اور ترک خیالات واہی کر کے پھر فضولی کی گفتگو نہ کی پہر اجبکہ مدت حمل کی بسر ہوئی پسر نیک صورت مقبول طلعت وجود مین آیا کہ علامات کرامات اُسکے ناصیہ احوال سے ساطع اور لامع تہی یعنی صبح امید زاہد کی مطلع تمنا سے نمایان ہوئی سجدہ شکر پروردگار عالم بجا لایا اور خوشی سے پیراہن مین نہ سماتا تہا اور یہہ اشعار مولف کے پڑہتا تہا **نظم** صبح سے نکلا ہے باہر آفتاب ٭ برج سے نکلا ہے یا مہر خوش آب ٭ یا کہ نکلا غنچہ گل شاخ سے ٭ یا کہ نکلا یوسف اپنے کاخ سے ٭ زاہد اُسکی پرورش اور تربیت مین رات دن مصروف تہا شفقت پدری سے کوئی دقیقہ فروگذاشت نکرتا تہا ایکدن عورت حمام کو چلی اور بیٹی کو زاہد کے سپرد کر کے احتیاط مین مبالغہ کر گئی اور زاہد بہی اُسکے تئین اہتمام تمام کرتا تہا تہوڑا عرصہ عورت کے جانیکو ہوا تہا کہ اُس دیار کے پادشاہ کا معتمد زاہد کے پاس نہایت مستعجل آیا کہ توقف اُس مین کر سکتا تہا زاہد بضرورت گہر سے باہر آیا مگر زاہد نے ایک راسو یعنی نیولا پالا تہا اور بسبب اُسکے سدہا یا تہا کہ جب گہر سے باہر جاتا تہا تو گہر سے سونپ جاتا تہا وہ نگہبانی مار و موش وغیرہ کی کیا کرتا تہا زاہد اُسوقت لڑکیکو بہی اُسے راسو کو سونپ کے باہر آیا ادہر زاہد نے قدم گہر سے باہر رکہا اور اُدہر ایک اژدہا نکل کے گہوارے کی طرف متوجہ ہوا راسو نے دیکہا کہ مار خونخوار نے ارادہ لڑکی کا کیا ہے جست کی اور اژدہے کا گلا پکڑ کے چبا ڈالا کہ کام اُسکا تمام ہو گیا اور لڑکا محفوظ رہا اُسیدم زاہد پہر کے گہر مین آیا راسو کو خون مین آلودہ دیکہا جانا کہ اسنے لڑکے کو ہلاک کیا ہے اور راسو اس امید پر کہ مجہسے کار نمایان ہوا ہے زاہد کیطرف خوش خوش دُم ہلاتا ہوا دوڑا زاہد کا حال اپنی بے شعوری سے تباہ اور عالم آنکہوں مین سیاہ تہا ایک بیٹا مدت العمر مین پیدا ہوا تہا اُسے بہی اس موذی نے ہلاک کیا اس غیظ مین بے تحقیق و تفتیش اس طرح سے عصا راسو کی پشت پر مارا کہ سب ہڈیان ریزہ ریزہ ہو گئین پہر جو نزدیک گہوارے کے آکے دیکہا تو لڑکا بآرام تمام سوتا ہے اور ایک مار سیاہ کہ حلقوم اُسکا پارہ پارہ اور خون نفشان ہے پڑا ہوا ہے بمجرد معاینہ اس حال کے دود حسرت زاہد کے دل سے اُٹہا اور سنگ حسرت سینے پر مارنا شروع کیا اور فریاد و نالہ کرتا تہا اور کہتا تہا افسوس کہ اس حادثے کی آتش دلسوز کسی طرح تسکین نپایئگی اور اس عمل جانگداز کی خجالت اور ندامت سے بہی نہو سکیگی یہہ کیا حرکت نامناسب اور کار نالایق مجہسے صادر ہوا کاش یہہ فرزند عدم سے

وجود مین نہ آتا و یا مجھے اوس سے الفت ہوتی تا یہہ خون ناحق میرے ہاتھ سے ہوتا اب جب بیٹے اپنی ہمخانے کو بلا قصور ہلاک
کیا اور پاسبان محلسرا اور نگہبانی اپنی محسن کو بے سبب تصور تلف کیا خالق کو کیا جواب دونگا اور خلایق سے کیا
عذر پیش کرونگا ہاے افسوس اسکی بعد طوق ملامت میری گردن سے کسیطرح نہ اوتریگا اور داغ بدنامی میری صفحہ احوال سے
محو ہووےگا زاہد اس بیان دردناک سے زار زار رو رہا تھا کہ اودہر سے زن زاہد حمام سے آئی اور یہہ حال اسکو مشاہدہ
کرکے زبان ملامت زاہد پہ کہولی کہ مین تجہے ایسا بیمہر بے وفا نجانتی تہی شاید کہ شکر اس نعمت کا کہ خدا نے تجھے
فرزند دیا اور مار کے گزند سے بہی بچا لیا یہی تہا کہ اسکو احسان کے عوض ہلاک کیا زاہد نے کہا کہ اے یار دلنواز یہہ
باتین نکر **مصرع** کہ از سوال ملولیم و از جواب خجل یہہ بہی جانتا ہون کہ اداے شکر الہی مین قصور ہوا مجہسے اور منہج شکیبائی
سے کہ راہ سالکان حقیقت ہے انحراف کیا ہون اب بسبب بے صبری اور ناشکری کے نہ جریدہ صابرون مین ذکر کیا جاویگا اور نہ
شاکرون کے دفتر مین میرا نام لکھا جائیگا اور اب ملامت کرنا تیرا اس حالمین نیش پر نیش مارنا اور جراحت پر نمک چھڑکنا ہے
بیت ملامت بر دل بیچارہ عاشق بدان ماند کہ با شد زخم شمشیر و بدوزند ش بسوزن هم عورت نے کہا کہ سچ کہا تو نے کہ
اب ملامت سے کچھہ فائدہ نہیں ہے یہہ کام تجہسے ناسزا ہوا ہے نتیجہ شتاب کاری کا ہے کہ حاصل اوسکا سبکی اور پشیمانی ہے
تعجیل کرنیوالا اکثر مقصود کو نہیں پہونچتا ہے **بیت** شتاب و بدکار آہرمن است بہ بیت ہاتی جان و رنج تن است بہ
اور تو نے تا کچھہ اس قدر عقل نہیں پڑتے بلکہ اس سے پہلے ایسے واقعات بہت حادثے ہوئے ہین سنا ہے مینے کہ ایک
بادشاہ نے اپنا باز بے قصور مار ڈالا اور بعد اوسکے بہ ندامت سے افروختہ اور آتش حسرت سے سینہ سوختہ رہا زاہد نے پوچھا
کہ یہہ قصہ کیونکر تہا **حکایت بادشاہ باملش** کہا کہتے ہین کہ زمانہ قدیم مین ایک بادشاہ شکار دوست تہا
ایک اوسکا باز تہا کہ ایک پرندا زمین سیمرغ کو قلہ قاف سے پکڑ لاتا تہا اور اوسکے خوف چنگال سے نسر طایر آشیانہ
سپہر مین چھپا رہتا تہا اور بادشاہ اوسکو بہت عزیز اور ہمیشہ اپنے ہاتہہ پر رکہتا تہا اتفاقاً ایکدن بادشاہ اوسے
ہاتھہ مین لیکے شکار کو گیا ایک آہو سوار کے آگے دوڑا بادشاہ نے سب بادیا ہوکے پیچھے ڈالا کئی فرسخ تنہا
نکل گیا لیکن آہو کو نہ پایا اور حشم و خدم بادشاہ کا سب پیچھے رہگیا اس حالمین تشنگی بادشاہ پر غالب ہوئی تلاش آب مین
ہر طرف گہوڑا دوڑایا آخر پیچھے ایک پہاڑ کے پہنچا دیکھا کہ اوپر سے پانی قطرہ قطرہ ٹپکتا ہے بادشاہ نے جام نکال کے
وہ قطرات اوسمین جمع کرنے شروع کئے جبکہ جام بہر گیا بادشاہ نے چاہا پیئے کہ باز نے پر مارا کہ سب پانی گر گیا دوسری
بار اوسیطرح یہہ جام بہا اور باز نے وہی حرکت پہر کی بادشاہ نے تشنگی کے اضطراب مین باز کو زمین پر دے ٹپکا کہ ہلاک
ہوگیا اس حال کے تماشا سے رکابدار بادشاہ کا پہنچا باز کو مردہ اور شاہ کو افسردہ دیکھا فی الحال شکیزہ فتراک سے

کھولا اور جام ہو کے چاہا کہ بادشاہ کو پانی دے پادشاہ نے کہا کہ یہ آب زلال کیونکر قطرہ قطرہ سی ٹپکتا ہے اسپر ملال خاطر زیادہ ہوئی وجہ یہہ ہے کہ یہ بہت سرد ہوگا اور صبر تنا نہیں کہتا ہون کہ قطرہ قطرہ جمع ہو تو مین پیون اب تو جلد بالا کوہ جا سکے اسکو منبع سے جام بھر لا رکابدار کوہ پر کہ جہان چشمۂ آب تھا پہونچا دیکھا کہ ایک اژدہا لب پر چشمہ کے مواہوا پڑا ہی اور حرارت آفتاب سے لعاب زہر آمیز اوسکا اوس پانی مین ملکر قطرہ قطرہ ٹپکتا ہے دہشت نے رکابدار پر غلبہ کیا اور سراسیمہ ہوکر کوہ سے نیچے اترا اور یہہ حال بادشاہ سے عرض کیا اور شکیزہ سے جام بھر کے بادشاہ کو دیا بادشاہ نے جام لب پر رکھکر رونا شروع کیا رکابدار نے عرض کیا کہ بادشاہ کی عمر دراز ہو سبب رونیکا کیا ہے بادشاہ نے وہ قصہ بیان کیا کہ اس باز کے ہلاک ہونے سے سخت متاسف ہون کہ بے تفحص ایسی جانور عزیز اور خیر خواہ کو ہلاک کیا پینے رکابدار نے عرض کیا اونچی اس باز نے بلائی عظیم بادشاہ کے سر سے دفع کی بلکہ احسان اسکا سب اہل سلطنت پر ثابت ہی اور اگر شہریار نے اسکے ہلاک کرنے مین تعجیل کی ہوتی اور آتش غضب کو آب حلم سے تسکین دی ہوتی اور باگ توسن نفس کے خونت پر دباتی سے روکی ہوتی تو خاطر اقدس غبار رنج و ملال سے کیون آلودہ ہوتی بادشاہ نے کہا کہ مین اس حرکت نامناسب سے ہی پشیمان ہون لیکن اب پشیمانی میری فائدہ نہیں کرتی ہی اور زخم اس ملامت کا کسی مرہم سے التیام نہ پائیگا جبتک زندہ ہون یہ داغ حسرت میرے سینے سے نہ مٹیگا اور چہرۂ حال کا ناخن ملامت سے مدۃ العمر تراشیدہ رہیگا مصرع چون کم خود کرده ام خود کرده را تدبیر نیست ﴿ اور یہ مثل اسلیئے بیان کی ہے تا معلوم ہو کہ ایسی صورتیں بہت ہوتی ہین کہ اکثر اشخاص شامت تعجیل سے ورطۂ ندامت مین پڑے ہین بیت هر که تعجیل بر آورد دو دست ﴿ سنگ جفا پایہ قدرش شکست ﴿ زاہد نے کہا کہ ای مونس وقت حالت بیقراری مین اس حکایت سے تسلی دی تو نی اور اس پیرانہ سالی مین مرہم پند سے زخم دلپر رکھا ہی تو نے مگر معلوم ہوا کہ اس گناہ اور خیانت مین بہت سے شریک رکھتا ہون جیسا کہ حکایات اون لوگون کے جریدۂ ایام پر لکھی گئی ہین قضیہ نامرضیہ میرا بھی لکھا جائیگا اور یہ معلوم ہوا کہ جو کوئی کسی کام مین تعجیل کریگا تا عمر وفا رسی سے بیبہرہ رہیگا یہ ہے داستان اون لوگون کی کہ بے تامل عزم کسی کام کا کر بیٹھتے ہین اور بغیر دریافت کسی بات پر عمل کرتے ہین خردمند وہ ہے کہ تجربے کو ہر کام کا پیشوا کرے اور آئینہ خرد کو نصیحت غفلات سے صیقل کرتا ہی اور ہر وقت مین جانب تامل کو نگاہ رکھے اور طریق تعجیل سے انحراف کرتا ہے تا افزونی دولت اور ترقی اقبال ہر دم ہوتی جائے قطعہ زمام عمل بکف صبر و گر تو بابد ﴿ کہ گوی عیش بچوگان جہد بربایی ﴿ متاز توسن غفلت بعرصۂ تعجیل ﴿ کہ آخر افگند بزمین رسوائی ﴿ شتاب منخطر سے نگند کہ گر صد سال ﴿ تو دست و پا زنی زان خطر برون نایی ﴿ بلکہ تنی تاب در بین حلم شتاب مکن کہ غیر صبر سکون نیست زہم دانائی ﴿ باب سابع تواریخ اختلاط و تدبیر کرنے مین بلا دشمنونسے اور کہ اس بلا سے نجات پانے مین

رای دابشلیم نے کہا سنی مینے داستان اُن لوگونکی کہ بے فکر و تامل دنیا کی حیرت و ندامت مین پڑے اور بے صبر
وتحمل دام پشیمانی مین گرفتار ہوے اب امیدوار ہون کہ ساتوین وصیت کا مضمون بتفصیل بیان فرما اور داستان اُن
لوگونکے کہ اس مین دشمنونکے گرفتار ہوئے اور دشمنان قوی دست مین چپ و راست سے گہر گئے اور سوا اسکے اور خلاف
بہی بہت سے واقع ہوے اور وہ غلبہ کر کے سب طرف سے غالب آئے اور یہہ شخص سمجھے کہ مین ورطۂ ہلاکت مین پڑا اُس وقت
یہہ تدبیر کرے کہ اُن دشمنون سے بعض کو تملق اور مدارا سے دوست بنائے اور اُنکی شرکت کی برکت سے اُن بلاؤن سے بچ جائے اب اسکا
بیان فرما کہ اسکو کس طرح سے عمل مین لائے اور جس دشمن کی مدد سے کہ مخلصی پائے اور اُس سے جو عہد و پیمان کیا ہو
اُسے کس طرح وفا کرے برہمن نے جواب دیا کہ ہر جگہہ دوستی اور دشمنی کیواسطے دوام اور ثبات نہین ہے کیونکہ اگر
دشمنی اور دوستی عارضی ہے تو جلد زائل ہو جائیگی اور یہہ صورت حکم ابر بہار کا رکہتی ہے کہ کبہی کبہی برستا ہے اور جلد
موقوف ہو جاتا ہے اور اُسکے واسطے دوام اور ثبات نہین ہے اور مہر اور کینہ اہل زمانہ کا بے اعتبار ہے مین جمال خوبان
اور تقرب بادشاہان اور خوش آوازی طفلان اور وفای زنان اور تلطف دیوانگان اور سخاوت مستان اور عقیدہ
عالمیان اور غریب دشمنان سچیز کے مانند ہے کہ انمین سے ایک بہی اعتماد کے لایق نہین ہے اکثر دوستی دیکہی ہے کہ کمال
اتحاد و یگانگی کو پہنچی ہے اور بنیاد خصوص اور خصوصیت کی اوج سپہر کو پہنچی ہے اور اسکے بعد تہوڑے سے سبب سے وہ محبت
عین عداوت ہو گئی ہے اور بعض دشمنی دیرینہ اور نزاع موروثی اندک لطف مین موقوف ہوئی صورت دوستی کی
پیدا ہوئی ہے اور اسیواسطے خردمند دشمنونسے بہی تلطف اور مدارا فروگذاشت نہین کرتے ہین لازم ہے کہ طمع دوستی
دفعۃً منقطع نکر ڈالے اور نہ کسی کی دوستی پر بغیر امتحان کامل اعتماد کلی کر کے غفلت کرے قطعہ دوستی آنچنان مکن
کہ نگنجد میان دران موئے ۞ دشمنی ہم بدان صفت خوش نیست ۞ کہ زیارے نباشدش بوئے ۞ ہر دو جانب نگاہ خواہد داشت
ہر کراہست معتدل خوئے ۞ جبکہ معلوم ہوا کہ دوستی اہل زمانہ کی بے اعتبار ہے تو چاہیے کہ دانا عاقبت اندیش
التماس مصلحت آمیز دشمن کو بہی کہ متضمن دفع مضرت اور جاذب منفعت ہو فروگذاشت نکرے اور جس مین کہ کام
سرانجام پائے مصلحت وقت اقتضا کرے عمل مین لائے کہ دوربینی اور صلاح اندیشی کلید قفل دولت ہے اور اسکے بعد
کہ امداد سے دشمن کے اپنا مطلب پائے اور اُس سے جو عہد کیا ہو اُسے اس طرح پر وفا کرے کہ نقض عہد بہی نہونے
پائے اور ایسا تقدم بالحفظ کرے کہ اُسکی مضرت سے بہی محفوظ رہے اور نظیر اس صورت کا کہ جسکا بیان ہو چکا حکایت
موش اور گربہ کی ہے رای نے پوچھا کہ یہہ ماجرا کیونکر تہا حکایت کہا کہتے ہین کہ صحرا مین ایک
درخت کے نیچے ایک چوہے کا سوراخ تہا اور وہ ایسا تیز فہم اور دور اندیش تہا کہ ایک تامل

مین ہزار عقدے مالاینحل حل کرتا تہا اور ایک لحظے مین سو حیلے ایک خیال سے پیدا کرتا تہا بیت
فسون گر بود موش چاره اندیش ٭ که دیدی حیلهٔ صد ساله در پیش ٭ اور اُس درخت کے نزدیک ایک
بلّی کا بہی مسکن تہا اور اس نواحی مین صیاد بہی اکثر شکار کیا کرتے تہے ایک دن صیاد نے دام لگایا اور
تہوڑا گوشت اُس دام مین باندہ دیا گربۂ حریص دام فریب سے غافل گوشت کے شوق مین بلا تامل دام مین چلی آئی ہنوز
دانت گوشت تک نہ پہنچا تہا کہ بستۂ دام بلا ہوئی **نظم** حرص ست که جمله را بدام اندازد ٭ واند طلب مال حرام اندازد
حرص ست که جمله خلق را ز آسایش ٭ باز آرد و در رنج مدام اندازد ٭ القصه چوہا بہی طلب مین دانے کے سوراخ سے باہر
آ کے اور چند قدم چلکے احتیاط سے ہر طرف آنکہہ اُٹہاتا تہا اور یمین و یسار اور تحت و فوق دیکہتا تہا کہ ناگاہ نگاہ اُسکی بلّی پر
پڑی بس دیکہتے ہی بلّی کی آنکہہ تاریک ہوگئی لیکن جب خوب نگاہ کی تو بلّی کو بستۂ دام بلا دیکہا صیاد کو دعا دی اور
قید پر بلّی کے شکر خدا بجالایا دوسرے جانب جو نگاہ کی تو راسو یعنی نیولے کو دیکہا کہ کمین گاہ مین قریب اسکے سوراخ کے بیٹہا ہے
اراده کیا بالاے درخت پناه لون دیکہا تو درخت پر ایک کوا ہی که وه بہی اسکی فکر مین بیٹہا ہی دہشت اور وحشت نے چوہے پر غلبہ کیا
پہر اسنے اندیشہ کیا کہ اگر آگے جاؤن تو بلّی پکڑتی ہی اور اگر چپ و راست جاؤن تو نیولے سے بچونگا اور اگر درخت پر
جاؤن تو کوا پنجے مین لیتا ہی اب ان بلاؤن مین کیا کرون اور اس آفت کو کس حیلے سے دفع کرون اور یہہ حال اپنا کس سے
کہون اور دوا اس بیدرمانی کی سواے حکیم حقیقی کے کس سے مانگون **بیت** ندارم ہمدمی کز وے صلاح کار خود پرسم ٭ نه غمخواری
کز و حال دل افگار خود پرسم ٭ اب دروازه بلا کا کہلا ہی اور منزل عافیت کی دور ہے اور بہت سی آفتون نے منہہ کہولا اور
راه گریز کی مسدود ہے پر دلمین کہا کہ با اینہمہ دل کو قایم رکہا چاہیے اور ہمت ہارنی نہ چاہیے کبہی ساقی روزگار شربت مراد پلاتا ہی
اور کبہی زہر ہلاہل شربت راحت مین ملاتا ہی بہر کیف نظر بخدا کر کے پاے ثبات کو لغزش نه دیا چاہیے اگر فیاض روح القدس
مدد فرمایگا تو یہہ سب آسان ہوجائیگا اور مرد ثابت قدم وہ ہے کہ اگر خلعت دولت اسکے دوش پر ڈالین تو از بہار فتہ ہو کے
خندہ دندان نما نکرے اور اگر جرعۂ محنت پلائین تو دیدۂ اندوہ سے اشکباری نکرے بموجب بیت کے **بیت** ز رنج و
راحت گیتی مرنجان دل مشو خرم ٭ که آئین جهان گاہی چنین گاہی چنان باشد ٭ اب اس تابش الم مین کوئی پناه بجز
فضل الہی کے سایۂ عقل سے بہتر نہین ہے اور اگر کوئی دستگیر مشفق استاد خرد سے زیاده نہین ہے مناسب اسکے
صورت یہہ ہے کہ دہشت کو اپنے دلمین راہ نہ دون اور وحشت کو نزدیک دماغ کے نپہونچنے دون کہ خرد مند دانا آدمی عقلا کے
دریا کے مانند ہوتا ہی کہ اندازه اُسکے ظرف کا حصر مین نہین آسکتا ہی اور بے غواص فکر عالی اور ذہن رسا اسکی تہا کو
کوئی نہین پاتا ہی اور جو کچہہ اُسمین گرتا ہی پہر پایا نہین جاتا ہے اور کتنے ہی کوئی دست و پا مارے پانے اُس کا

ملک نہین ہوتا ہی اب وقت تدبیر کا ہے اور ہراس اور دہشت کرنے مین ہلاکت [illegible] اور کچھ حاصل نہوگا **نظم**
مرد ثابت قدم آنست کہ از جا نرود ؞ گرچہ گشتہ شود و گرز بن مہیو فلک ؞ [illegible] طوفان نبرد از جا بیش ؞ نہ چو
گنجشک کہ افتد بدم از باد تفنگ ؞ جبکہ اسطرح دلکو سمجھا کے مضبوط کیا خود [illegible] بہتر نہین ہے کہ بلی سے مصلح کرون
کہ اسوقت مین بلا مین وہ میری مدد کی محتاج ہے اور مجھے بہی اسوقت [illegible] مین ان آفتون سے مخلصی مقصود ہے
اور وہ بہی میری بابت نجات پائیگی اگر بلی عاقل ہے تو میرے صدق گفتار پر اعتماد کریگی اور نفاق اور حیلے کا گمان
نکریگی تو برکت [illegible] دوستی اور موافقت کی ہم دونونکو ان بلاؤنسے نجات حاصل ہوگی اور دشمن طمع منقطع کرکے اپنی
راہ لینگے آخر کار چوہا بلی کے نزدیک آیا اور پوچھا کہ حال کیا ہی بلی نے آواز حزین سے یہ بیت پڑھی **بیت** درسینہ غم
سید ہزار سوز درون ؞ بہ بین خشک لب تشنہ و چشم تر ما ؞ اور کہا کہ ای برادر تن ہبر البتہ نید شفقت اور دل سوختہ آتش
نیج محنت ؞ چوہے نے کہا کہ ایک نکتہ رکھتا ہون دلمین مگر وقت تنگ ہے اور مجال سخن کم مگر یہ سنے تعلق سے کہا
جو خاطر مین گزرے وہ فرما اور توقف جائز نرکھ چوہے نے کہا کہ مینے کبہی جہوٹی بات نہین کہے اور سخن دروغکو فروغ بہی
نہین ہوتا ہے سچ یہ ہے کہ ہمیشہ مین تیرے غم پر شادی کرتا تہا اور تیری ناکامی کو اپنی شادکامی جانتا تہا اور آرزو
میری یہ ہے کہ تجہ کو مضرت پہنچے کیونکہ تیری قوم میری قوم کی دشمن ہے لیکن مین آج اس بلا مین تیرا شریک ہون اور خلاصی تیری
اور مخلصی اپنی آپس کی دوستی مین دیکھتا ہون اور اسی مطلب کے واسطے سلسلہ دوستی کو جنبش دیتا ہون اور یہ میری دوستی
مشتمل بغرض ہے [illegible] غرض کیا دونون دونونکا نفع ہے نہ ضرر اور اگر تو عاقل ہے تو معلوم کیا ہوگا کہ مینے سچ کہا ہے اور
اسنا بتہین کوئی صورت خیانت اور بداندیشی کی نہین ہے اور اپنے صدق مدعا پر دو گواہ بہی رکہتا ہون ایک نیولا کہ
میرے پیچھے کہ [illegible] بیٹھا ہے اور دوسرا زاغ کہ درخت پر ہے یہ ہی ہلاکت کا قصد ہی اب جو تجہسے نزدیک ہوا مین تو طمع
ان دونونکی مجہسے منقطع ہوجائیگی اور اگر تو مجہے [illegible] ان کی بابت کہ میرا اطمینان ہو تو میرا مطلب برآتا ہی اور تیری بھی مراد حاصل ہوتی
ہے کہ یہ پہندے جال کے جو تیرے [illegible] پڑی ہین انہین جلد کاٹ ڈالونگا اور مین بہی راسو اور زاغ سے نجات
پاؤنگا جبکہ بلی نے باتین [illegible] دریائے اندیشہ مین مستغرق ہوئی چاہا کہ اس حکایات کی اطراف و جوانب کو قدم فکر سے پیمائش
کرے اور عیار اندیشہ کو [illegible] چوہے نے دیکہا کہ وقت تنگ ہی اور بلی دریائے اندیشہ مین غواصی کرتی ہی
کہا کہ اے بلی میری بات کا یقین کہا اور تاخیر مکر کہ اسی وقت مین عاقل تو توقف جائز نہین رکہتے مین جبکہ مین تیری بقا پر دل خوش
کرتا ہون تو تو بہی میری حیات سے شاد ہو کہ ہمارا ہم دونونکا ایکدوسرے کی امداد سے متعلق ہی اور میری مثل اور تیری کشتی اور ملاح
کی مانند ہے کہ کشتی ملاح کی سعی سے کنارے پہنچتی ہے اور کشتیبان کشتی کی پشتی سے کام اپنا کرتا ہے اور میرا

حال بعد آزمایش کے معلوم ہوگا اور میری تعجیل کا سبب یہ ہے کہ فرصت وقت کی بہت کم ہی اور اتنا تونے بھی جانا
ہوگا کہ کردار بہ از گفتار بہت ترجیح رکھتا ہے اور جو عہد دوستی کا مین کرتا ہوں اوسمین وفا کرونگا اب جو منظور ہو سو جلد
زبان پر لا س فرا اشارۂ نیک دو چشم امید وار ← بر گوشہای آن خم ابرو نہادہ ایم + بلی چوہے کی حکایت سنکے اور درستی کا
یقین کر کے خرسند ہوئی اور کہا کہ تیری باتیں سچ معلوم ہوتی ہے اور یہ محوای کلام تیرا بوی صدق دیتا ہی اب مینے اس
مصلحت کو قبول کیا بحکم اللہ تعالی کا الصلح خیر ہے گوش جان سے سنا مینے اس بات سے تجاوز نکرونگی اور امید غالب ہے
کہ اس باہم کی دوستی سے خلاصی ہم دونونکی ہوجائیگی اور شکر اس منت کا تا دام الحیات اپنی ذمے پر لازم کیا مینے اور امید یہ ہے کہ
تو بھی اپنے عہد سے پر قائم رہیگا اب بتا کہ کیا کیا چاہیئے چوہے نے کہا کہ مین تیری پاس آتا ہوں اور تو اکرام تمام سے میری
تعظیم بجالا تو دشمن تو اعادہ دوستی سے ہمارے بیچ کے واقف ہو کے راہ اپنی لین اور مین بفراغ خاطر تیری بند کاٹوں
بلی نے اس بات کو قبول کیا اور چوہا نزدیک آیا اوسنے اہتمام تمام سے رسم تعظیم ادا کی اور نہایت ملائمت اور دلجوئی
اور نوازش بھی مہربانی فرمائی جبکہ راسو اور زاغ نے یہ حال مشاہدہ کیا شکار موش سے مایوس ہوکر راہ اپنی لی
جبکہ موش نے حمایت سے گربہ کی ان بلاؤن سے نجات پائی اگر گربہ اس دام سے رہائی پائے اور وفای عہد کری
تو تو بھی اس عہد کا البتہ موجود ہوا اوس واسطے بہت دام کے کاٹنے شروع کیے لیکن موش اندیشہ دور و دراز مین پڑا
کہ ان دو بلاؤن کے اصطرحسے نجات پائی بند کاٹنے مین آہستگی کرنے لگا گربہ نے فراست سے سمجھا کہ موش دور اندیشی مین پڑا کہا کہ ای
موش تونے میری نزدیکی کے سبب سے دشمنوں سے نجات پائی اور اب حسن وفا مین کاہلی کرتا ہی اور مین تو پہلے ہی جانتی تھی کہ وفا وہ
دوا ہی کہ طبلہ عطار روزگار مین نہین پائی جاتی ہے اور حسن عہد وہ جوہر ہے کہ خزانہ زمانہ مین موجود نہین ہے اور وفا وہ
سیمرغ ہے کہ نام کے سوا اسکا نشان پایا نہین جاتا ہی اور نیک عہد وہ کیمیا ہی کہ اوسکی حقیقت بجز حکایت کسی نے پائی نہین ہے
س وفای مجو زکس ور نمی کنی باور ← بشہر خود طلب سیمرغ و کیمیا مباش موش نے کہا کہ حاشا مین اپنا چہرہ حال داغ بیوفائی
سے آلودہ کرون اور نام نیک کہ مدت مدید مین حاصل کیا ہی جریدہ بدعہدی پر ثبت کرون اور مین جانتا ہون کہ وفا کمند ارادت
ہی اور تو شہراہ سعادت اور وہ کیمیا ہی کہ خاک تیرہ کو زر کرتی ہے اور وہ طوطیا ہی کہ دیدۂ خرد کو بینا بناتی ہی اور جسکے مشام
جان نے بوی وفا نہین پائی ہے اوسکو ریاحین محاسن صفات سے کچھ نصیب نہوا اور جسکے دیدۂ دل نے نور وفا نہین دیکھا ہی
مشاہدہ انوار مکارم اخلاق سے بے بہرہ رہیگا ع ای خاک بران سر کہ در و مغز وفا نیست + گربہ نے کہا کہ اگر جانتا ہی تو
کر ذائقہ مایہ سعادت کمال اور جمال خسارہ حسن جمیلہ پر ہی تو اپنے رخسارہ کا رنگ گلگونی سے کیون آرایش نہین دیتا ہی اور وہ
گلزار کہ حسین حمیلہ وفا نہین ہے کہ کوئی مرغ دل اوسکے ساتھ محبت پیدا ند ساز نہین ہوتا ہی اور جو رخسار کہ خال کرم سے خالی ہے

کوئی صاحب نظر التفات اُسپر نہین کرتا ہو اور اسیواسطے مولف نے کہا ہو **نظم** وہ چہرہ کیا اگر کوئی خال وفا نہین ؛؛
وہ باغ کیا کہ جسمین نہال وفا نہین ؛؛ بہتر وفا سے شی نہین کوئی جہان مین ؛؛ وہ دل ہو سنگ جسکو خیال وفا نہین
اور جو کوئی کہ لباس وفا سے عاری ہوگا اور جو عہد کہ باندھیگا اُسے ادا نکریگا اُسے وہ پہنچیگا جو اُس زن دہقان کو پہنچا
موش نے پوچھا کہ یہہ کیونکر تہا گربے نے کہا **حکایت دہقان** لکھا ہو کہ فارس کے ایک قریہ مین دہقان تہا تجربہ کار اور
صاحب فہم جام روزگار سے بہت تلخ و شیرین چکھا تہا اور نشیب و فراز زمانہ سے دشواری اور آسانی دیکھی تہی ۱ جہان
بیہودہ و بسیار دانے ؛؛ ظریفے زیرکے شیرین زبانے ؛؛ اور اُس دہقان کی ایک عورت تہی کہ رخسار اسکے شمع شبستان
حسن پرستان اور لعل شیرین شکریزی مین نقل مے پرستان محبت تہی پیر دہقان باوجود ہنرمندی کے فقر و
فاقہ سے گذران کرتا تہا اور تخم توکل افوض امری الی الله مین بویا تہا اور دستور روزگار غدار کا اکثر یہی ہے کہ
ارباب ہنر کو فواید دنیوی سے محروم رکھتا ہو اور بے ہنران نامستعد کو اوج کامگاری پر سرفرازی دیتا ہو **قطعہ**
کجروان را دہند خرمنہا ؛؛ برگ کاہی براستان ندہند ؛؛ ناکسان را دہند شہد و شکر ؛؛ ہمایان جز استخوان ندہند ؛؛ باوجودیکہ
دہقان ہنر زراعت کا بخوبی جانتا تہا چونکہ اسباب اسکا نرکہتا تہا اسواسطے بیکاری اور تنگدستی مین گذران
کرتا تہا ایکدن عورت نہایت تنگدستی سے عاجز آکے طعنہ دینے لگی کہ گوشہ کاشانہ مین بیٹھہ کے عمر عزیز کو
کبتک اس ضیق مین بسر کریگا حرکت کہ موجب برکت ہی کیون نہین اختیار کرتا ہو اگرچہ الله تعالے نے رزق
سبکا معین کر رکہا ہی یعنی دیوانخانہ کرم سے برات الرزق علی الله کے ہر کسیکیواسطے مقرر کردی ہو لیکن طغرای الکاسب
حبیب الله بہی اُسکے گوشہ پر لکہا ہو گواہی لازم ہو کہ کسب کو سبب رزق کا سمجھے اور نزدیک میرے صلاح حال اسمین
ہے کہ طریق کسب کو بسیط جا اگرچہ وہ سبب رزق کا ہو دہقان نے کہا کہ اے یار عزیز جو تو نے کہا سچ ہو لیکن مجھے
ایک مدت اس قریہ مین سرداری کی ہو اور اکثر دہقان اس قریہ کے میرے مزدور رہے ہین مدہینو لاکہ اسباب زراعت
کچھ باقی نرہا اب مزدوری کے سوا چارہ نہین ہے اور مزدوری ان لوگونکی دل گوارا نہین کرتا ہی اور اگر یہی بات
منظور ہو تو اس موضع سے اور طرف چلنا بہتر ہو کہ غیر وطن مین شماتت ہمسایہ کی نہین ہو اور دوسرے ملک مین
جو کچھہ پیش آویگا اُسے گوارا کرونگا عورت بہی کہ فقر اور فاقہ سے تنگ آئی تہی جلا وطن پر راضی ہوئے اور اُس جگہ سے
نواح بغداد کی طرف منہہ کیا ایکدن اثنای راہ مین کوفتہ ہو کے ایک درخت کے سایہ مین پناہ لی اور دفع
ملال کیواسطے ہر طرحکی باتین کرتی تہی دہقان نے کہا کہ ای یار گرامی محنت غربت کی اختیار کی ہمنے اور عزم اُس ولایت
کیا کہ وہان کوئی ہمین پہچانتا نہین ہے اور لوگ اُس ولایت کے بہت جابر ہین مبادا کہ افسون و افسانے سے تیرا ارادہ کرین

۱ ترجمہ سونپتا ہون مین کام اپنا خدا کی جانب ۱۲
۲ یعنی کسب کرنیوالا دوست خدا کا ہے ۱۲

اور تو بھی غرور جوانی اور امید کامگاری پر مائل اتنے ہو کے مجھسے کنارہ کرے اور اس پیرانہ سالی مین آتش فراق سے
مجھے جلاے عیاذاً باللہ اگر یہہ صورت پیش آے پہر امکان میری زیست کا نہین ہے بیت ز مرگ باک ندارم ولے از ان ترسم
کہ من بمیرم و تو جان دیگران باشی ۞ عورت نے کہا کہ یہہ کیا بات ہے کہ تیری زبان پر آئی اور یہہ کیا خطرہ ہے کہ تیری
خاطر مین خطور کیا بیت کنیزی میکنم تا زندہ باشم ۞ بمیرم ہمچنانت بندہ باشم ۞ اور ہا اگر یہی خیال ہوتا تو مسافر
اختیار نکرتی اور داغ جدائی وطن اپنے دل کو ندیتی جو عہد کہ روز اول تجھے کیا ہے امیدوار خدا سے ہون کہ زندگانی
اُس پر ثابت رہون اور اگر اسمین شک ہے تو از سر نو تجھسے پہر عہد کرتی ہون بیت زیست بہر تجھسے ہی مہر و وفا ہے
بعد ازین خاک میری بہی نہو گی تری قدمون سے جدا ۞ دہقان اس بیت سے خوش ہو کے بخاطر جمع تمام سر اُسکے زانو پر رکھکے
سو رہا مقارن اس حال کے ایک شخص پیدا ہوا مرکب تازی پر سوار اور لباس شاہانہ در بر با ہزار کر و فر عورت نے نگاہ کی
ایک جوان کو دیکھا کہ از سر تا پا شعلۂ نور ہے گویا یہہ شعر مولف کا اُسکے حسب حال ہے بیت چہٹ گئی ہاتہہ سے عنان شکیب
جبسے اُس شہسوار کو دیکھا ۞ غرضکہ اُن دونون کی آنکھین دو چار ہوتے ہی ایک دوسرے کا فریفتہ ہوا اور وہ جوان
اُس دیار کے بادشاہ کا بیٹا تہا کہ بارادۂ شکار سوار ہوا تہا اور ملازمون سے دور پڑ گیا تہا جبکہ اُسکی آنکھہ اُس ہوش صید
افگن فتنہ آشوب پر پڑی اُس کا تیر نگاہ دلدوز شاہزادے کے سینے پر ایسا بیٹہا کہ ارادہ شکار کا رکھتا تہا یا خود شکار
ہو گیا کہا کہ اے رشک پری و اے نہیلۂ بتان آزری تو کون ہے اور کیونکر یہان آئی ہے عورت نے آہ سرد دل پر درد سے کہینچی
اور کہا کہ اے دولت بیدار حال بخت خفتہ اور قصۂ دیدۂ بخواب میر طولانی ہے بیت سر دارم کہ سامان نیست اورا
بدل دردے کہ درمان نیست اورا ۞ اے جوان عالم مونس روزگار میرا یہہ پیر کہن سال ہے اور دل بیقرار میرا اسکی [illegible]
ملال اور بنیاد انسیت کی یہہ ہے کہ دیکھی تو نے اور سرانجام کار یہہ ہے کہ مشاہدہ کیا تو نے ایک عمر ہے سختی مین بسر کی
ہے اور زندگانی سے کچھہ لذت نہین پائی ہے جوان نے کہا کہ اے مراد دل غمزدگان و اے انیس دل گم گشتگان حیف ہے
کہ تجھسا محبوب اسیر دام کرب و بلا ہے محنت و غربت ہو اور یہہ بات روا نہین ہے کہ تو اس حسن و جمال پر مصاحبت پیر
فرتوت کی اختیار کرے اور ایسی حسن و سیرت بر فقر و فاقہ سے گذران کرے جلد آ کہ مین تجھے تخت عزت پر بٹھاؤن اور ملکۂ
عالم بناؤن جبکہ عورت نے خوشخبری شاہزادے کے وصال کی سنی عہد تازہ کہ دہقان سے باندہتا تہا بھول گئی اور پیمانہ
عہد و پیمان کا سنگ بیوفائی سے توڑا جبکہ جوان نے اُس عورت کو اپنا مائل دیکھا کہا کہ اے جان جہان جلد میرے
پاس آ کہ تجھے سوار کر کے چلون اور جبتک کہ دہقان اُٹھے دور نکلے پہنچون عورت نے سر دہقان کا زانو سے اُتار کے
خاک پر رکھا اور جست کرکے جوان کے ساتہہ گہوڑے پر سوار ہوئی کہ اس عرصہ مین آنکھہ دہقان کی

کہلی دیکھا کہ ایک جوان کے پیچھے گھوڑے پر بیٹھ کے روانہ ہوئی کہا کہ ای بیوفا یہ کیا بدعہدی ہے کہ تو عمل مین لائی عورت
نے کہا کہ افسانہ بیہودہ نکمہ ہو سبز و لیونسی حسن عہد طلب کرنا سہیل کو ثریا کے ساتھ جمع کرنا ہے اور جفا پیشو نسلی سے وفا
رکہنا گویا کہ نہال گل آتش گلخن مین بونا ہے پیر دہقان نے کہا کہ حد انصاف سے پاؤن باہر رکھ اور خدا سے ڈر کہ مکافات
پیمان شکنی کی اور شامت بدعہدی کی جلد ملتی ہے اور تو بہت جلد پشیمان ہوگی عورت نے اوسکی بات پر کچھ التفات
نکیا اور جوان سے کہا کہ اب جلدی کر کہ صحرای فراق سے مخلصی پا کے سر منزل وصال کو پہنچین شہزادے نے
مرکب تیز رفتار راہ مون نورد کو پاشنہ مارا کہ پلک مارتے مین دہقان کی نظر سے غائب ہوگیا بیچارہ باوجود
ذلت غربت اور اذیت مفارقت پیچھے اونکے روانہ ہوا اور اپنے دلمین کہا کہ عہد و پیمان عورتون کا مطلق وفا نہین
رکہتا ہے مینے عبث اوسکی بات پر اعتماد کرکے ترک وطن اختیار کیا اب نہ جانیکی اور نہ رہنے کی باز گشت کا باقی رہا دیکھیے
کہ انجام کار میرا کیا ہو یہ کہتا تھا اور زار زار روتا تھا اور بہ رحم خدای کریم کو بعظمت و جبروت یاد کرتا تھا اب اونکا حال سننا
چاہیے جبکہ وہ دونون چند فرسنگ راہ طے کرکے ایک پانی کے چشمے پہ پہنچے کہ گرد اوسکے درخت سایہ دار بیشمار تھے
یہ عورت اس سبب کہ عادت سواری کی نرکہتی تھی تھک گئی اور جوان بھی کوفتہ تھا کہا کہ یہ مقام خوب ہے ایک ساعت یہان
آرام کرین اسکے بعد آگے روانہ ہون گھوڑے سے اوترکے اوسی سایہ مین بیٹھ کلام باہم کرتے تھے اور جوان اوسکی حسن و جمال
اور خال و زلف حیرت افزا پر نگاہ کرتا تھا اور متحیر ہوتا تھا عورت نے کہا کہ دل چاہتا ہے کہ مین اس چشمے مین نہالون کہ گرد
راہ سے بدن خارش کرتا ہے جوان نے اجازت دی وہ بیحیا چشم حیا کے باعث اوس جگہہ سے اتنی دور گئے کہ جوان کی نگاہ سے
غائب ہو گئے وہان پہنچ کے چاہتی تھی کہ تدبیر غسل کرے کہ ایک شیر شرزہ پیدا ہوا اور اوس عورت کو گوشہ مین لیکے جنگل کی
طرف روانہ ہوا شاہزادہ آواز شیر کی سنکے گھوڑے پر سوار ہوا نزدیک جاکے دیکھا کہ معشوقہ شیر کے منہ مین ہے جوان نے اوسکی ہیبت سے
سراسیمہ ہوکے اور مرکب کو تازیانہ کرکے راہ اپنی لی اوس عورت نے جو تخم بیوفائی کہ مزرع عہد و پیمان مین بویا تھا
آخر دست کاٹا دہقان کہ افتان و خیزان اوسکے پیچھے آتا تھا اوس چشمے پر پہنچا دیکھا کہ اوس بیوفا کو شیر نے کھالیا ہے
اور اوسکا لیس خوردہ پڑا ہے سمجھا کہ یہ وہی شومی بیوفائی کی ہے کہ اوسے پہنچی تھوڑی دیر تک چشم عبرت سے دیکھتا رہا بعد اسکے
روانہ ہوا یہ مثل اسواسطے بیان کی ہے کہ جو کوئی سررشتہ وفا کا ہاتھ سے چھوڑیگا طوق بلا مقرر اوسکی گردن مین پڑیگا بیت
بیوفائی ہر کجا رخت افگند ؛ عاقبت آنجاے را ویران کند ؛ موش نے کہا کہ مین جانتا ہون کہ نفاق اور مکر کرنیکی اخلاق حمیدہ سے تیری
کی عادت سے بہت دور ہے اور منافع مودت کے اور فوائد تیری صحبت کے اسوقت مجھکو پہنچے اور دشمنون کے ہاتھ سے تیری دوستی کے
سبب پناہ بہی لی اوسکا عوض اب میرے اوپر واجب ہے ضرور بنیت ہے کہ تو انکا مگر مجھے ایک اندیشہ ہے جبتک کہ اوسکا دغدغہ

رفع نہو گا تب تک سنت بند کاٹنے مین تامل کرونگا گربہ نے کہا کہ معلوم ہوتا ہی کہ میری طرف سی تجہی کچہہ خدشہ باقی ہے اور میرا حال یہ ہے کہ جو عہد کہ تجہسی کیا ہی اوسمین فرق نہین کیا ہے اور نکرونگی مگر تجہی بہی لازم ہی کہ وحشت قدیم کو دل سے دور کرکہ موافقت جدید نے مخالفت قدیم کو میری دل سی اوٹھا یا ہی اب تو مجہی بچشم انصاف دیکہہ کہ فائدہ میری دوستی کا تو حاصل کرچکا ایسی لازم ہے کہ تو بہی ایفای وعدہ کر اور اپنا آیینہ دل غبار بدعہدیسی مکدر نکر جو لوگ نیک سیرت ہین ایک لطف اگر کسی سے دیکہتے ہین تو علم دوستی اور شکر گزاری کو اوج آسمان پر پہنچاتے ہین اور بوجہ صحت ثابت ہی کہ شامت بیوفائی اور سوگند دروغ کی بنیاد جان و مال کو برباد کرتی ہی اور وبال خلاف عہد بکاہ اساس زندگانی کو ہنوز ہسی فرصت مین ہدم کردیتا ہی لازم ہی کہ تو حق وفاداری فروگزاشت نفرما اور جو عہد کہ کیا ہے اوسی بلا اندیشہ ادا کر موش نے کہا کہ مجہو ایک خلجان باعث ملال ہے ورنہ جو عہد کہ تجہسی کیا ہے اوسکی وفا مین زنہار فرق نکرونگا تو خاطر جمع رکھہ مین سبے تیری کاٹ دونگا گربہ نے کہا کہ مضمون خاطر اپنا صاف صاف بیان فرما تا مین بہی نظر تحقیق سے اوسی دیکہون اور مایہ خرد اور اندازہ دانش تیرا معلوم کرون موش نے کہا کہ مجہی اندیشہ یہ ہے کہ دوست دو طرح کے ہوتے ہین اول وہ ہین سا تصدق کامل اور صفای باطن اور بے شائبہ غرض کے دوستی رکہتے ہین اور دوسرے وہ لوگ ہین کہ وقت اضطرار کے بطریق طمع اور غرض کے طرح محبت کی ڈالتے ہین گروہ اول وہی ہر حال مین اعتماد کے لایق ہی اور اون لوگوسی جتنا بیم ہے خلاف عقل نہین ہے **قطعہ** دوست وہ ہی دوستکے عیبونکو جو جانے ہنر بد ہو خرف گر دوست کا جانے اوسی دل سے گہر بد دوست وہ ہی جو خطای دوست کو نسے حای صواب بد روی زشت دوست کو سمجہے بہ از شمس و قمر بد اور وہ لوگ کہ حمایت دوستی سے اپنا دفع ضرر کرتے ہین حال انکا ایک قرار پر نہین رہتا ہی کبہی بساط انبساط بچہاتے ہین اور کبہی خیال ملال دلمین لاتی ہین گاہی اختلاط کرتے ہین مانند شیر و شکر کی اور کبہی دشمنی کرتے ہین مثل زہر کے اور جو لوگ کہ دانا ہین وہ باگ اعتماد کی ایسی لوگونکی ہاتہہ مین نہین دیتے ہین اور اونکی اجرای کار مین تا مصلحت وقت توقف کرتے ہین اور تدبیر سمجہہ سمجہہ کے اوسی سرانجام دیتے ہین اور اپنا بچاؤ بہی ہر حال مین مدنظر رکہتے ہین کہ حفاظت اپنی ذات کی واجب ہی اور جو لوگ کہ اس روش پر چلتی ہین وہی صاحب فراست اور دانشمند ہین اور مینے جو کچہہ کہا ہے تجہسی اوسی پر میرا عمل ہی پس جو کچہہ کہ تجہسی وعدہ کیا ہی اوسمین کبہی فرق نکرونگا لیکن اپنی حفاظت مین بہی مبالغہ رکہتا ہون کیونکہ تیرا خوف مجہی حد سی زیادہ ہے الغرض مین بہی اوسی گروہ مین سی ہون کہ دفع ضرر کیواسطے تجہسی صلاح کی ہے اور تیری طرف سے جو ملاطفت ہوئی ہے وہ بہی اپنی دفع مضرت کیواسطے ہوگی کہ اس وقت مین حال میرا تیرا یکسان ہے اب مجہپر فرض ہی کہ اپنی حفاظت اور تیری خلاصی کرون **بیت** در استحکام کار خویش میکوش بد مکن قانون حکمت را فراموش بد کسی کو کار بے بنیاد سازند بنای فعل را برباد سازند گربہ نے کہا کہ ای موش تو بہت دانا ہی اور تیرا تابہ حزم مین اسقدر نجانتی تہی مجہکو ان باتوسی بہ پسند کیا تو نے

اور کلیہ تجربہ اور ہنر تیرے ہاتہہ مین دی تو نے اب یہہ فرمایا کہ کونسی صورت ہی کہ بند میرے کہلین اور تو بہی سلامت رہے موش
ہنسا اور یہہ مصرعہ پڑہا مصرع ہر کجا دردیست درمانش مقرر کردہ اند ۔ اور کہا کہ خیال مجہے یہہ ہے کہ اور سب بند کاٹون مگر
ایک بند کہ وہ اصل سب بندونکا ہی اپنی حفاظت جان کیواسطے باقی رکہون جسوقت کہ وہ حالت پیش آوے کہ تجہے اپنی بچاؤ کی
فکر پڑے اور مجہے رنج نہ پہنچا سکے اسوقت اسکو بہی کاٹ دون کہ تجہے بندی اور مجہے گزند سے نجات ملے گربے نے جانا کہ موش
اپنے کام مین کامل ہے کسیکے فسانے اور فریب سے نہ بہکے گا آخرکار موش نے اور سب بند گربہ کے کاٹے اور جو بند کہ
سب مین استوار تہا اسے برقرار رکہا اور وہ باقی رات فسانہ وحکایات مین بسر کی جسوقت کہ عنقاے سحر نے آشیانہ
مشرق سے بلند پروازی کی اور شب تیرہ دامن اٹہا کر گوشہ مغرب کو بہاگ گئے اور سپیدۂ صبح کا چار دانگ عالم مین جلوہ گر
ہوا صیاد دور سے نظر آیا موش نے کہا کہ اب یہہ وہی وقت ہی کہ اپنے عہدہ عہد کو بجا لاؤن اور جسکا کہ ضامن ہوا ہون اسے بکلی ادا
کرون گربے نے جو صیاد کو دیکہا یقین ہوا کہ میرا قتل نزدیک ہے مشوش اور مضطر تہی کہ موش نے اس عقدہ باقی کو بہی
کاٹا گربے نے ہول جان سے موش کو چہوڑ کے پاکشان بہاگ کے درخت پر چڑہ گئے اور موش بہی اس بلا آفت سے نجات پا کے سوراخ
مین در آیا صیاد نے دام ٹوٹا اور پہندے کٹے دیکہے حیرت اسپر غالب ہوئی اسباب دام کا اٹہا کے ناامید پہرا تہوڑے عرصے کے
بعد موش نے سر سوراخ سے نکال کے گربہ کو دور سے دیکہا اور ڈرا گربے نے آواز دی اور یہہ مصرعہ پڑہا مصرعہ نادیدہ ملک کہ
دیدہ باشی مارا ۔ کیا نہین جانتا ہی تو کہ دوست عزیز کو ہاتہہ مین لانا اپنے اوپر آفت پانے کے واسطے ذخیرہ نفیس حاصل کرنا
ہے اور تو نے جو مروت کہ میرے ساتہہ کی ہے شکر اس اشفاق کا ہزار زبان سے ادا نہین کر سکتی ہون موش کو گربہ کی صحبت
سے سخت کارہ تہا یہہ قطعہ پڑہا قطعہ روزگاریست کہ از غایت بیداد درو ۔ نیست ممکن کہ کسی سر بسامان باشد ۔
چشم نیکی ز کہ داریم بعہدیکہ درو ۔ گر کسے بد نکند غایت احسان باشد ۔ اور کہا کہ اب میری خاطر مین آتا ہی کہ یہہ زمانہ خلوت تنہائی
اور روزگار فراغت کا ہے اسکے بعد کسی سے صحبت اور رسم محبت نہ رکہون گربے نے کہا کہ اے یار دیدار عجیبی دریغ نہ رکہہ اور حق دوستی
ضائع نکر جو شخص کہ بہت محنت سے دوستی پیدا کرتا ہی اور بموجب دائرہ محبت سے قدم باہر رکہتا ہی نتیجہ یاری سے محروم رہتا ہی اور سب
دوست اسے ناامید ہو کر ترک محبت کرتے ہین بیت بدکسی دان کہ دوست کم دارد ۔ بدتر آن کو گرفت و بگذارد ۔ اور
مجہپر تیرا احسان جان بخشی ثابت ہی اور تیری برکت شفقت سے نعمت زندگانی حاصل ہوئی ہی اور جو کہ عہد محبت میرے
تجہسے باندہا ہی اسمین مضرت کا اندیشہ زنہار نکرنا ۔ توان شنید نسیم وفا و عہد قدیم ۔ ز مہر گلے کہ مدتا قیامت از گل یا ہنگ ۔ اور
میری عمر باقی ہے حقوق تیرے سے فراموش نکرونگی اور عوض تیرے احسانکا جہانتک کہ میری استطاعت مین ہے بجا لاؤنگی ہر چند
کہ گربے نے اسطرح کی باتین بہت سی کین موش نے ایک بہی قبول نہ کی اور جواب دیا کہ جو عداوت عارضی

ہوتی تو ایک یکجہتگی مین رفع ہو جاتی اور جبکہ دشمنی ذاتی ہو اگرچہ بظاہر مین بنای دوستی مضبوط نظر آتی اسپر اعتماد نکرے
کہ اسکی مضرت بہت اور منفعت کم ہی اور ہم تم مین نسبت جنسیت کچھہ نہین ہے بہتر یہہ ہی کہ تو میری صحبت سے دل اٹھا لے
وہ اسقدر جو ہو چکا محض ضرورت سے تہا اب زنہار اسکی امید نرکہنا اور جو کوئی کہ غیر جنس سے آمیزش کریگا اسی طرح پہنچیگا جو اس
مینڈک کو پہنچا گربہ نے پوچھا کہ یہہ حکایت کیونکر ہے **حکایت موش و مینڈک** کہا کہ ایک موش کنارہ چشمہ آب ایک
درخت کے تلے رہتا تہا اور اس چشمہ مین ایک مینڈک تہا کہ کبھی کبھی کسب ہوا کو باہر آیا کرتا تہا ایکدن لب چشمہ آکے نغمہ
خوش آہنگ سے صدا کر رہا تہا اسوقت موش بہی اپنے سوراخ مین زمزمہ آرا تہا جبکہ نعرہ مینڈک کا سنا متحیر ہوکر باہر آیا اور
نغمات مینڈک کے سنکے ہاتہہ پر ہاتہہ مارتا تہا اور خوش ہو ہوکے سر ہلاتا تہا مینڈک کو حرکات اور اطوار موش کے خوش آئے
اسلیے طرح آشنائی کی ڈالی لاکن عقل منع کرتی تہی کہ ناجنس سے آشنائی کرنا نچاہیے اور خوش طبعی دوستی پر تحریص
کرتی تہی آخرکار خواہش طبع غالب آئی اور باہم دوستی پیدا ہوئی اکثر حکایات خوش اور روایات دلکش باہم کہا کرتے تہے
موش نے ایکدن مینڈک سے کہا کہ کسیوقت مجہکو کوئی ضرورت ہوتی ہی اور تو اسوقت پانی مین ہوتا ہی اور مین خشکی مین یہہ
بات کیونکر ہو کہ ہر چند آواز دیتا ہون تو غوغا سی اور مینڈکو تجہے نہین سنتا ہی لہذا کوئی تدبیر ایسی کیا چاہیے کہ تجہے مین چشمہ کے
کنارے آواز دون سکے کہ مین چلا آؤن تو باہر چلا آئے مینڈک نے کہا کہ سچ کہتا ہی تو مین بہی اسی خیال مین پڑا ہون کہ میرا یار
جسوقت لب آب کے کنارے مین آجایا کرون اور اسے انتظار کرنا نہ پڑے اور کبہی ایسا ہوتا ہی کہ مین تیرے سوراخ پر آتا ہون
اور تو اور جگہہ گیا ہوتا ہی بہت انتظار کرنا پڑتا ہی بارہا مینے چاہا کہ اسبات کو تجہسے بیان کرون مگر تونے خود اپنے کشف اور صفائے
باطن سے میرا مکنون ضمیر معلوم کیا اب تدبیر اس قضیہ کی تیری رای عالی پر ہے **فکر** سی غور سے ایسی کرو تدبیر کوئی ◦ کہ نہ ہم دونون
مین فرقت سی ہو دلگیر کوئی ◦ موش نے کہا کہ مجہکو سر رشتہ ہاتہہ آیا ہی بہتر یہہ ہی کہ ایک رشتہ دراز پیدا کر کے ایک
سرا اس کا تیرے پاؤن مین باندون اور ایک اپنے پاؤن مین جب کہ مین لب آب آؤن اور اس رشتہ کو
ہلاؤن بلا تامل تو میرے پاس چلا آئے پکارنا اور چلانا نہ پڑے اور جسوقت تو میرے سوراخ پر تشریف
لائے اور اس رشتہ کو ہلائے مجہے خبر ہو جائے دونون نے اس بات کو پسند کیا اور عمل مین لائے
اور ہمیشہ اسیطرح کیا کرتے تہے ایک دن موش لب چشمہ آیا چاہتا تہا کہ مینڈک کو بلائے کہ ناگاہ
زاغ کی نگاہ اسپر پڑی جست کر کے موش کو منقار مین اٹہا لیا اور ہوا پر اڑا وہ رشتہ کہ دونون کے
پاؤن مین باہم بستہ تہا مینڈک پانی سے کہچا اور لٹکتا ہوا موش کے ساتہہ چلا جبکہ لوگونکی نگاہ پڑی تعجب سے
کہا کہ مینڈک شکار زاغ کا نہین ہے یہہ کیا تماشا ہے کہ نظر آتا ہی مینڈک نے کہا کہ ابہی مینڈک شکار زاغ کا

نہین ہی یہ شوخی موش کی مصاحبت کی ہی اگر مین غیر جنس سے مصاحبت نکرتا تو اس بلا مین نپڑتا اور حاصل اس مثل سے یہ ہے کہ کوئی نا جنس سے دوستی نکری نا مینڈک کیطرح رشتہ بلا مین لٹکایا نہ جاوے اور مجھے داعیہ یہ ہی کہ اپنی جنس سے آمیزش کرون اور غیر جنس کا نو کیا دخل ہے گربہ نے کہا کہ اگر میری صحبت کا ارادہ نتہا تو پہلے اتنا تملق کیوں کیا تھا کہ اس تملق سے مجھے اپنا فریفتہ کیا اور جبکہ مین دام دوستی کی پابند ہوئی تو اب رشتہ مواصلت کو قطع کرتا ہے موش نے کہا کہ مجھے اوسوقت تجھسی احتیاج تہی عاقل جسوقت کہ رنج مین پڑے اور اوسکی مخلصی دشمن کی دوستی پر موقوف ہو تو ضرور ہے کہ اوس سے دوستی پیدا کرے اور بعد رفع حاجت کے ضرر اوس سے منظور ہو تو اوسکی صحبت سے پرہیز کرے اور یہ بات ازروی عداوت اور شقاوت کے نہین جیسا کہ بچے چارپایون کے شیر کے واسطے اپنے ماون کے پیچھے پھرتے ہین اور جب ایام شیرخوارگی کے نہین رہتی ہین پھر کچھ الفت انکو نہین اور مائونکے نہین رہتا ہے کوئی عاقل اسکو عداوت پر حمل نکریگا اسیطرح محل مین جب فائدہ منقطع ہو جاوے تو ترک ملاقات بہتر ہے دوسرا عمدہ سبب یہ ہے کہ تیری اصل خلقت میری دشمنی پر ہوئی ہی ایسے مقام مین اگر بضرورت دوستی کے صورت بھی پیدا ہووے تو وہ اعتماد کے لایق نہین ہوتی ہے جبکہ غرض درمیان سے اوٹھ گئی پھر طبیعت ہر ایک کی اپنی اصل کیطرف رجوع کرتی ہے جیسا کہ پانی جبتک آگ پر ہی گرم رہیگا اور جب آگ سے جدا کرینگے سرد ہو جائیگا اور یہ سب جانتے ہین کہ کوئی دشمن موش کا گربہ سے زیادہ نہین ہے اور مین تیری مہربانی کا کچھ سبب نہین پاتا سوا اسکے کہ ایکدن مجھے نوش فرمائے اور کوئی دلیل ایسی نہین ہے کہ مین تیرا فریفتہ ہون اور تیری بات کا بالیقین اعتبار کرون گربہ نے کہا کہ تو یہ باتین ازروی عداوت کرتا ہی بالفعل الامرمین یا ہزل مطائبہ سے کہتا ہے موش نے کہا کہ جانبازی مین جگہہ بازیکی نہین ہے یہ بات ازروی تحقیق کے کہی ہے اور اسپر یقین واثق ہے مجھے کہ سلامتی میری اسی مین ہے کہ تجھسی زبردست سے پرہیز کرون اور جو شخص کہ عاجز ہو اور دشمن قوی سے پرہیز نکرے اوسی ایسا زخم پہنچتا ہے کہ کسی مرہم سے التیام نہین پاتا ہے بیت ہر آن کہتر کہ با مہتر ستیزد ٭ چنان افتد کہ ہرگز برنخیزد اب مصلحت یہی ہے کہ مین تجھسی پرہیز کرون تو صیاد سے ڈرتی ہی اور میری تیری ملاقات روحانی اور معرفت خیالی بہتر ہے نہ ظاہری اور فقط اسی لیے کہ تو نے میری باعث اور مین تیرے باعث سے دشمنونسی نجات پائی عوض اسکا فقط معرفت خیالی کفایت کرتی ہے مضمون اس بیت کا کافی ہے بیت غم نہین ہیجان اگر ظاہر مین فرقت ہے مجھے ٭ دیدہ باطن سے انتظار و کفایت ہے مجھے مدعا یہ مختصر ہے کہ اجتماع میرا تیرا محال اور نقطہ اتصال کا دایرہ قیل و قال سے خارج ہی بس کلمہ پر خاتمہ ہوا اور دونون اپنی منزلگاہ کو روانہ ہوئے خردمند دانشمند بادشاہ کو اس حکایت سے فائدہ یہ ہے کہ دشمن کے ساتھ حاجت کیوقت صورت صلح کی ضرور سمجھی اور حصول مدعا کے بعد عایت اور محافظت جان و تن کی واجب جانے فسبحان اللہ ابک موش کو

کہین عجز و ضعف اتنی آفات محیط ہین تو تمنا ان غالب نے گہیر لیا اور اونہین سی ایک دشمن کو دوست بنا کی اور اوسکے
وسیلہ محبت سے سب دشمنون سے نجات پائی اور اوسکے بعد عہدہ وفاداری کو بھی بجا لایا اور گربہ سے اپنی حفاظت بھی کی
اگر ارباب خرد اور فراست اس تجربے کو اپنا دستور العمل بنا لین اور مہم کے وقت ایسی اشارات کو اپنا مقتدا ٹہرا
کرین تو کیونکر انکے کام استحکام کو نہ پہنچین اور کسطرح سعادت اور کرامت سے محروم رہین **قطعہ** ہر انکسی کہ کند پیروی
اہل خرد بہیچ وجہ ملالے بحال او نرسد ٭ آب تجربہ چون گرد فتنہ بنشاند ٭ غبار نقص بروی کمال او نرسد ٭ بنای
رفعت اگر بر اساس خرد نہد ٭ خلل برتبہ جاہ و جلال او نرسد ٭ **باب آٹھوان** ہی احتراز کرنیمین ارباب
حقد سے اور اونکے تملق و اخلاق پر اعتماد نکرنے مین رای داشلیم نے حکیم سے کہا ٭
اے جو صبح آخرین ستارہ با صدق و صفا ٭ وے جو عقل اولین پا تا بہ سر فضل و ہنر ٭ وہ تقریر کہ عیب سے مبرا اور
وہ توجیہ کہ شک و ریب سے مبرا ہی بیان فرمائی تو نے اوسکے حق مین کہ دشمن جابر متوجہ اوسکے ہوے اور کسیطرف سے
راہ گریز باقی نرہے اور اونہین سے ایک سی دوستی پیدا کرکے اور راہ صلح کی نکال کے مدد سے اوسکی محبت
کی اور انکی مضرت سی بچا اور جو عہد کہ اوس دشمن سے اوس حادثہ مین باندھا تہا اوسے وفا کیا اور ذات کو بہی
اوسکے ضرر سے محفوظ رکھا اور بدولت احتیاط کے گرداب آفات سی ساحل نجات پر پہونچا اب التماس ہی کہ داستان
اہل مکر و عداوت کی بیان کیجیے کہ احتراز اور اجتناب انسی بہتر ہے یا انبساط اور اختلاط اور اگر اونہین سے کوئی
ارادہ ملایمت اور التفات کا کری تو اوسکے ساتھ کیا معاملہ کرے برہمن نے کہا **بیت** اے چو وہم از افتتاح
آزمایش دور بین ٭ وی چو عقل از ابتدای آفرینش کاردان ٭ جسنے کہ فیض روح القدس سی بہرہ پایا اور عقل کل
کی مدد سے متمسک ہوا ہر آئینہ سب کام مین احتیاط واجب جانیگا اور موضع خیر و شر اور نفع و ضرر کو خوب پہچانے گا اور
اوسپر یہ بات پوشیدہ نرہیگی کہ دوست آزردہ کہ جسنے عقوبت تجربہ پایا ہو اوسنے پہلو تہی کرنا یہ سلامتی سے نزدیک ہے
اور کینہ کوشون کے مکر سے اور جو فروشون گندم نما کے غائلہ غدر سے پرہیز کرنا باعث ہے امن و امان کا خصوصاً
وہ لوگ کہ تغیر جنکے باطن کا اور تفاوت اعتقاد کا چشم خرد سے معاینہ مین آیا ہو اور خدشہ اور دغدغہ انکی دلون کا نظر
بصیرت سے مشاہدہ کیا ہو اونسے اجتناب واجب جانے **مثنوی** یاد رکھ جو تجہے ایذا پہنچائے گا ٭ وہ ضرر اکدن
تجہے پہنچائیگا ٭ اپنے دشمن کو جلا دیگا اگر ٭ تو وہان بنکر نجہو رلوائیگا ٭ اور جو کوئی کینہ سے علامت عداوت کی
کچھ بہی دیکہی اوسکی چرب زبانی اور تلطف پر ہرگز فریفتہ نہووے اور جانب ہشیاری اور عاقبت اندیشی کی فروگذاشت
نکرے اگر اس سے غفلت کریگا تو قابو کے وقت تیر اوسکی تدبیر کا ہدف جان پر ایسا بیٹہیگا کہ پہر مدافعہ اوسکا امکان سے

باہر ہو جائیگا بیت امنی از خصم محنت ہای بسیار آوردہ تخم غفلت ہر کہ کار رنج وغم بار آوردہ اور اس بات مین بہتی
حکایتین ہین انہین سی یہہ حکایت کہ جو دانشمندونکی دفتر خاطر پر لکہی گئی ہے حکایت ابن مدین بادشاہ اور قبرہ جانور کی
ہے کہ عربی مین قبرہ اور فارسی مین چکاوک اور ترکی مین قرلاق کہتے ہین اور کہا اُسکا درد قولنج کیواسطے مفید ہے بادشاہ
پوچہا کہ یہہ حکایت کیونکر ہے حکایت چنڈول اور ابن مدین بادشاہ کی کہا کہتے ہین کہ ایک بادشاہ تہا کہ
اُسکو ابن مدین کہتے تہے ہمت عالی اور رای روشن رکہتا تہا اور قصر رفیع المقدار اُسکی سلطنت کا سعی معمار شوکت سے
قبہ آسمان تک پہنچا تہا اور اُسکی بنائے باوسعت فضا مہندس حشمت کی مدد سے ذروہ افلاک تا افلاک سے گذری تہی ایک
مرغ سی کہ اُسکو قبرہ کہتے ہین اُنس تمام کہتا تہا اور وہ مرغ حسن کامل اور نطق دلکشا اور صورت مطبوع اور سیرت
زیبا سے خلق کیا گیا تہا ہمیشہ بادشاہ اُس سے باتین کیا کرتا تہا اور وہ جواب شیرین اور نطق دلکشا اور مقال رنگین سے
بادشاہ کو خوش کیا کرتا تہا قضارا قبرہ کے جوڑے نے بادشاہ کے محل مین انڈے دیے اور ایک بچہ پیدا ہوا بادشاہ
بغایت سرور اُسے اپنے حرم سرا مین لایا اور ملازمان حرم سرا کو حکم دیا کہ اس بچے کی پرورش مین کوشش بلیغ
کرین اور اُسی دن بادشاہ کے بہی فرزند پیدا ہوا کہ انوار نجابت اُسکی پیشانی سے عیان اور آثار سعادت اُسکی
حال سے نمایان تہے بادشاہ اُسکے بچے کو مبارک قدم سمجہکے زیادہ تر عزیز رکہتا تہا بچہ قبرہ کا اور شاہزادہ ایک ہی
جگہہ پرورش اور نشو ونما پاتے تہے اور اُن دونوں باہم الفت عظیم پیدا ہوئی شاہزادہ اتفاق سے اس بچہ سے کہیلا
کرتا تہا اور قبرہ جنگل سے دو پہل میوے کے ہر روز لاتا تہا کہ اُسے کوئی نہین پہچانتا تہا ایک اپنے بچے کو کہلاتا تہا اور
ایک شاہزادے کو دیتا تہا یہہ دونون کمال ذوق سے کہاتے تہے اور اُسکی منفعت سے ہر دم ترقی پاتے تہے اور اُس
خدمت کے وسیلے سے ہر روز قدر ومنزلت قبرہ کی بڑہتی جاتی تہی ایک عرصہ دراز اسی طرح گذرا اور زمانے بہت سے
اوراق سیاہ وسپید لیل ونہار کے اُلٹے کہ ایکدن قبرہ غائب تہا اور اُسکا بچہ شاہزادے کے ہاتہہ پر بیٹہا تہا کہ اتفاقاً
اُس نے جست کی اور ناخونکی خشونت سے شاہزادے کا ہاتہہ چہل گیا تہا شاہزادے نے غصے مین آکر دونون پاؤن
اُسکے پکڑ لیے اور پہر اُسے زمین پر مارا کہ استخوان ریزہ ریزہ ہو گئے جبکہ قبرہ آیا اور اپنے بچے کو ہلاک پایا قریب تہا کہ
اُسکا مرغ روح قفس قالب سے پرواز کرے اور اُس واقعہ ہائلہ جانکاہ سے نزدیک تہا کہ ہلاک ہو جائے زیادہ از حد
فریاد کرتا تہا اور یہہ اشعار مولف کے پڑہتا تہا اشعار فلک نے مجکو دیا داغ نوجوان افسوس ÷ مہ دو ہفتہ
ہوا خاک مین نہان افسوس ÷ بہلا ہو خاک مری زیست جب نہان ہو جائے ÷ انیس جان ودل
آرام وشکستہ دلان افسوس ÷ ملایا خاک مین اُس رشک ماہ تابان کو ÷ زمین پہ گر نہ پڑا کیون یہہ آسمان افسوس

١ قبرہ بضم قاف وتشدید بای موحدہ مفتوحہ نام جانوری کہ بعربی چنڈول نامند کذا فی النفائس ۱۲
۲ خشونت بضم شین معجمہ درشت شدن ۱۲

بعد جزع بسیار اور فزع بیشمار اپنے دلمین کہا کہ یہہ آتش بلا تیری ہی افروختہ کی ہوئی ہے تجہے کیا کام تہا کہ سر دیوار
بادشاہ تو نے آشیانہ کیا اگر سر خار پر کہین گہر بناتا اور کسی گوشے مین قناعت کرتا تو مبتلا اس بلا کا نہوتا حکیمون نے کہا
ہے کہ بیچارہ وہ شخص ہے کہ صحبت جباروں کی اختیار کرے کہ باگ انکے توسن قول و قرار کی سخت سست ہوتی ہے اور
بنا انکی وفا کی بہت ضعیف ہمیشہ انکا خسارہ مروت آسیب جفا سے خراشیدہ رہتا ہے اور سرچشمہ جوانمردی کا خاک
نا انصافی سے بہار رہتا ہے اخلاص اور محبت کی انکے آگے کچہہ عزت نہین ہے اور انکا سابقہ خدمت اور رابطہ محبت قدر
نہ رکہتا ہے اور نہ قیمت بیت حق خدمت جو نہ سمجہے اسکی خدمت عبث ہے؛ جو شجر ہے بے ثمر او سپر مشقت عبث ہے اور
گناہونکا عفو کرنا کہ صفت ہے جوانمردونکی مذہب انتقام مین یہہ ناروا و حرام سمجہتے ہین اور حق ناشناسی کہ کام اہل
کفران کا ہے شرع غرور مین جائز اور حلال سمجہتے ہین اور اس گروہ کی صحبت سے کہ جو خدمت مخلصونکو فراموش کرتے ہین اجتناب
واجب تہا اور اس گروہ کی ملازمت سے کہ رابطہ محبت بیغرض کو بہلا دالتے ہین کنارہ کرنا فرض تہا بیت حق صحبت
جسکو ہے ملحوظ بس انسان ہے وہ؛ جو نہ سمجہے حق صحبت بدتر از حیوان ہے وہ؛ اور بینے اس قوم سے آمیزش کی کہ اپنے
گناہونکو تہوڑا جانتے ہین اور غیر کے تہوڑے سہو کو بڑا گناہ جانتے ہین لیکن مین فرصت ڈہونڈہونگا جبتک کہ انتقام
پہنچے کا اس ظالم بیرحم سے کہ اپنے ہمنشین اور مونس کو بموجب قتل کیا اور اپنے ہمخانہ کو بلا سبب ہلاک کیا ہوگا
یہہ کہا اور جست کر کے بادشاہ کے بیٹے کی پنجونسے آنکہین نکال لے گیا یہہ خبر بادشاہ کو پہنچی زار زار رویا اور اپنے دلمین
کہا کہ کسی حیلہ سے اس مرغکو دام فریب مین لا کے قفس بلا مین محبوس کرون اور جو سزا کہ چاہیے اسے انتہا کو پہنچاؤن
اسکے بعد بادشاہ دیوار کے قریب آیا اور قبرہ سے کہا کہ اے مونس روزگار دیوار کے نیچے آ کہ تجکو امان ہے جو کچہہ ہوا سو ہوا
اب صحبت میری برہم نکر اور نہال عیش میرا پژمردہ نہ بنا قبرہ نے کہا کہ اے بادشاہ تیری متابعت اب ضرور نہین ہے
بینے ایک مدت مین تامل کر کے تیری قربت اختیار کی تہی اور دلمین عہد کیا تہا کہ قبلہ امن اور کعبہ امان اپنا سوائے
درگاہ بادشاہ کے اور نہ بناؤنگا اور مرکب اپنی ہمت کا سوائے میدان ملازمت شاہ کے اور جگہہ نہ دوڑاؤنگا گمان
یہہ تہا کہ تیرے سایہ عنایت مین مانند کبوتران حرم کے مرفہ الحال اور فارغ البال ہونگا اب کہ خون میرے
بچے کا حریم حرم بادشاہی مین بز قربانی کے مانند حلال رکہا گیا ہے کیونکر مجہے آرزو اس گہر کے طواف کی باقی رہے
اور اگر مین جانتا کہ جان شیرین کا عوض ہے تو لیتک نان احرام باندہتا لیکن بیت مرغیکہ رسیدہ گرد دانہ دام
مین بعد ازان نہ کشود دام؛ اور مرد زیرک ایک بات کو دوبار نہین آزماتا ہے اور زخم دندان مار دو دفعہ ایک سوراخ مین
نہین کہاتا ہے بیت آزمودہ کا مکرر آزمانا قہر ہے؛ جس غذا سے ہو ضرر پہر اسکا کہانا زہر ہے ایضاً جانور ایک بہ جہت کردام

دین آتا نہین * پہر فریب انصیاد وہ کہاتا نہین * **بیت** نشنودین حکایت کارباب عقل گفتند * من جرب
المجرب حلت بہ الندامۃ * اور یہ بہی ضمیر منیر بادشاہ پر از روی اخبار حکما روشن ہوگا کہ گنہگار کو نڈر رہنا نہ چاہیے
اور جو کوئی کہ غفلت کریگا عذاب الیم مین مبتلا ہوگا اور اگر اتفاقاً وہ بذات خود بچ رہیگا تو اوسکی اولاد بلا مین گرفتار ہوگی کیونکہ
طبیعت عالم کی اسی طرح پر خلق ہوئی ہے جبکہ بادشاہ کی بیٹی نے بیر بچے سے دعا کی اور بیٹے بے اختیاری تملق سے
اوسے الم پہنچایا اب مطمئن ہونا عقل و دوربینی سے دور ہے اور یہ ممکن نہین ہے کہ کوئی شخص ساغر ستمگاری سے جرعہ نوش
کرے اور خمار بلا مین گرفتار نہو بادشاہ نے یہ حکایت دانا دل اور چور ونکی کیا نہین سنی ہے اور چورونکو مکافات
کا ملنا کیا سمع شریف مین نہین پہنچا ہے بادشاہ نے پوچھا کہ یہ قصہ کیونکر ہے **حکایت درویش دانا** کہا
کہتے ہین کہ شہر رقہ مین ایک درویش تھا اخلاق پسندیدہ اور آداب ستودہ سے آراستہ اور اقوال اور افعال اوسکے مکارم
اوصاف سے پیراستہ تھے اور دل حقایق معرفت سے دانا رکہتا تھا اسلیئے اوسے دانا دل کہتے تھے اور عمائد شہر سب اوسکے معتقد
تھے ایکدن وہ متوجہ بیت اللہ کی زیارت کا بے رفیق و ہمراہ ہوا ناگاہ راہ مین ایک گروہ قزاقون کا اوسے ملا
گمان اونکو تہا کہ یہ بہت مالدار ہے ارادہ قتل کا کیا دانا دل نے کہا کہ میرے پاس مال دنیا سوا اسے توشہ حج
اور نہین ہے اگر غرض تمہاری وہ مال ہے تو لیجاو اور مجہے چھوڑ دو مین بطریق توکل چلا جاؤنگا اون بے رحمون نے
اوسکی بات پر التفات نکیا اور تلوار کہینچی بیچارہ متحیر ہر طرف دیکہتا تہا اور مددگار ڈہونڈہتا رہتا تہا اوس میدان
دہشت ناک اور صحرای ہمگین مین کوئی متنفس نظر نہ آیا اوپر دیکہا کہ ایک جوق کلنگونکا اوڑ رہا ہے دانا دل نے
آواز دی کہ ای کلنگو مین اس بیابان مین ان ستمگارونکے ہاتہہ پڑا ہون اور سوا حضرت عالم الخفیات کے کوئی میرے حال سے
آگاہ نہین ہے تم انتقام میرے خون کا اس جماعت نا خدا ترس سے اگر ہو سکے تو لینا قزاق ہنسے اور کہا کہ کیا نام ہے تیرا اوسنے
کہا کہ مجہے دانا دل کہتے ہین قزاقون نے کہا کہ تیرا دل دانائی سے بیخبر ہے بلکہ تو سخت بیعقل ہے اور جو کہ بیعقل ہو اوسکے
ہاتہہ مین کچہہ وبال نہین ہے یہ کہکر اوسے قتل کیا اور مال سب لے گئے جبکہ یہ خبر اہل شہر کو پہنچی تاسف کیا اور سب اسی فکر مین
ہوئے کہ اسکے کشندے کسیطرح معلوم ہون بعد ایکمدت کے اکثر اہل شہر عید کے دن عیدگاہ مین حاضر تھے اور قاتل
دانا دل کی بہی اوس مجمع مین بیٹہے تھے کہ ایک فوج کلنگون کی ہوا پر پیدا ہوئی اور کلنگین قزاقون کے سر پر اوڑنے
لگین اور اتنا شور کرتی تہین کہ لوگ آواز ایک دوسرے کی نہ سنتے تھے ایک قزاق نے ہنس کے اپنے یار سے کہا
کہ کلنگین وہی تو نہین کہ دانا دل کے قتل کیوقت حاضر تہین اتفاقاً ایک شخص کہ جو اونکے نزدیک بیٹہا تہا اوسنے یہ بات
سنی اور اوسنے دوسرے سے کہا آخر شدہ شدہ حاکم تک خبر پہنچی اونکو گرفتار کیا اور تہوڑے سے مطالبے مین اونہون نے

اقرار کیا فوراً قصاص کیا گیا اور مکافات خون ناحق کی پائی **قطعہ** اگر دو دہر عالم گمان ظلم برہ * کہ تیر لعنت جاوید را
نشانہ نشد * کہ در زمانہ بے اعتبار طرح ستم * خیال ببند کہ خود عبرت زمانہ نشد * اور یہ مثل اسواسطے لایا ہون تا بادشاہ
معلوم کرے کہ میری جرأت شاہزادے پر بسبب تقاضائے مکافات تھی ورنہ مجھ مرغ شکستہ بال کو یہ قوت کہان تھی
جو یہ جو ریت مجھ سے وقوع میں آئی اب حکم حاکم خرد کا یہ ہے کہ تیرے فرمانے پر چلون اور تیرے فریب مطبوع پر اعتماد کرکے
کنوے مین نکرونگا بلکہ واجب ہے کہ مین تیری صحبت سے حذر کرون بادشاہ نے کہا کہ جو کچھ کہ تو نے کیا عین حکمت اور سراپا صدق
ہے لیکن گناہ ابتدا کرنے والے پر ہوتا ہے نہ قصاص کرنیوالے پر بلکہ یہ گناہ میرے بیٹے کا تھا کہ بیگناہ تیرے بچے کو قتل
کیا اور تو نے جو کیا وہ حکم عدل کے موافق کیا بلکہ احسان کیا تو نے کہ تیرا بچہ قتل ہوا اور تو نے فقط اوسکی آنکھون پر گزند
پہنچایا اس صورت مین تجھپر کراہت متوجہ ہوتی ہے اور نہ مجھے آزار رسانی لازم ہے اور تو میری بات پر اعتماد کر اور ارادہ جدا
ہونیکا نکر اور مین اپنے نزدیک عوض سے عفو کو بہتر جانتا ہون کہ بہتر جوانمردون کا یہی ہے لہذا مین ہرگز دست پریشانی
بہیر نہ مارونگا اور ترے قبول عیب کے جانب لاؤنگا بلکہ مدعا میرا یہ ہے کہ مکافات بدی کی نیکی کرون اور مجھے اگر کوئی ضرر پہنچائے تو اوسکو
مین نفع پہنچاؤن **رباعی** ما عادت خود بہانہ جوئی نکنیم * جز نیکی و خیر و نیکخوئی نکنیم - آنہا کہ بجای ما بدیہا کردند * گر دست
دہد بجز نکوئی نکنیم * قبرہ نے کہا کہ میرے نزدیک میرا پھر آنا ممکن نہین ہے کہ خردمند مصاحب وحشتناک سے
پہلو تہی کرتے آئے ہین اور دفتر قواعد پر فواید مین بزرگون نے لکھا ہے کہ مردم دانا آزردہ خاطر کی جتنی کوئی
دلجوئی کرے اوتنی انکی بدگمانی اور نفرت زیادہ ہوجاتی ہے اور ہرگز اوسکی غفلت نہیں کرتے ہین **نظم** عزیزی مین
جو آزردہ ہو کسے راہ مراعاتش مکن تا میتوانی * کہ ہر چند از تو خدمت بیش بیند * مراو را بیش گردد بدگمانی * بادشاہ نے
کہا کہ اے قبرہ تجھے مین بجائے فرزندون اور عزیزون کے جانتا ہون بلکہ عزیز و اقربا سے اتنی الفت نہین ہے
جو تجھسے ہے پھر کوئی اپنے عزیزون اور مخصوصون سے بدی کرتا ہے قبرہ نے کہا کہ حکما نے حال اقربا کا تفصیل
بیان کیا ہے کہ ماں اور باپ دوستون کی مانند ہیں اور بھائی رفیقون کے مانند ہین اور ماموں اور چچا آشنا دونکے مرتبہ مین
ہین اور عورت مقام میں مصاحبون کے ہے اور لڑکیان دشمنون کی مانند ہیں اور خویش و اقربا بیگانون کے مرتبہ مین
ہین مگر بیٹا بقای ذکر کیواسطے ہے اور اپنے ذات کی مانند حساب کیا جاتا ہے اور عزت و حرمت مین بیٹے کا
کوئی شریک نہین ہے اور مین ہرگز بیٹے کے برابر تجھے عزیز نہونگا اور بر تقدیر اگر تو مجھے فرزند کے برابر جانے
لیکن جبکہ بلا نازل ہوگی اور ہجوم آفت ہوگا اوسوقت تو مجھے چھوڑ دیگا اور ہر چند کوئی کسیکو دوست رکھتا ہو اور
کہتا ہو کہ یہ جان تجھپر فدا کرونگا لیکن جبکہ فتنہ حادث ہوتا ہے اور کام اس حد کو پہنچتا ہے کہ جان جانیکی جگہہ آتی ہے تو بے شبہ اپنی

جان ہرگز نثار نہین کرتا ہی شاید کہ بادشاہ نے حکایت اُس بُڑہیا اور مہستی کی نہین سنی ہی بادشاہ نے کہا کہ یہہ قصہ کسطرح پر ہے

حکایت مہستی دختر پیرزال

کہا کہتے ہین کہ ایک عورت کہن سال فرسودہ حال ایک بیٹی رکہتی تہی مہستی نام کہ ماہ تمام اُسکے رخسارہ درخشان پر رشک کرتا تہا اور آفتاب جہان افروز اُسکے عکس عارض سے خجل ہوتا تہا بیت رونق ز شکر فروش ببرد ۔ شیرین سخنی کہ ہوش ببرد ۔ ناگاہ چشم زخم روزگار سے وہ بیمار ہوئی اور سر بالین رنجوری پر رکہا اُسکے گلشن جمال نے گل ارغوان کی جا شاخ زعفران پیدا کی اور سمن تازہ تاب حرارت سے بے آب و سنبل پر شکن تپ محرق سی تاب مین ہوا پیرزن اُسکے گرد پہرتی تہی اور زار زار ابر بہار کے مانند روتی تہی اور کہتی تہی کہ ایجان مادر مین ہم جان اپنی جان تجہپر قربان کرتی ہون اور تو سلامت ہے اور ہر سحرگاہ نالہ و آہ سی کہتی تہی کہ اے خدا اس جوان جہان نادیدہ کو بخشدے اور اس پیر فرتوت کو کہ اپنی عمر سے بیزار ہے اسپر تصدق کردے اور یہہ ابیات پڑہتی تہی ابیات

از عمر من آنچہ ہست بر جائے ۔ بستان و بعمر او بیفزای ۔ گرچہ شدہ ام چو موے از غم ۔ یک موے مباد از سرش کم ۔

القصہ جو کچہ کہ مہر مادر بچے لایق تہا وہ پیرزن کہتی اور اپنی جان ہر روز اُسکو بخشتی تہی اتفاقا ایک مادہ گاؤ رات کو چوہے کے مطبخ مین آئی اور کہانیکی بو سے دیگ مین منہہ ڈالا اسکے بعد چاہا کہ سر نکالے سینگ اُسکی دیگ مین اٹک گئے مادہ گاؤ دیگ کو سر پر لیکے باورچیخانہ سے باہر آئی اور گہر مین ادہر سے اُدہر دوڑتی پہرتی تہی اور اُس بڑہیا کو یہہ قضیہ معلوم نہتہا آنکہہ جو اُسکی کہلی گاؤ کو اُس شکل و شمایل سے دیکہا متحیر ہوئی کہ ایسی چیز کبہی نہ دیکہی تہی اُس سیاہی شب مین یقین ہوا کہ یہی ملک الموت ہی مین جو ہر روز اپنی موت مانگتی تہی شاید وہ دعا قبول ہوئی اسلیئے یہہ آیا ہے یا مہستی کی جان قبض کریگا یا میری تب بڑہیا نے کہا جیسا ملا جامی علیہ الرحمۃ فرماتے ہین

مثنوی

ملک الموت من نہ مہستی ام ۔ من یکے پیرزال محنتی ام ۔ گر تو خواہی کہ جانش بستانی ۔ اندرون خانہ ہست تا دانی ۔ گر ترا مہستی ست اندر کار ۔ اینک او را ببر مرا بگذار ۔ بے بلا نازنین شمرد او را ۔ چون بلا دید در سپرد او را ۔ تا بدانی کہ نیست در خطرے ۔ ہیچکس راز خود عزیز تری ۔

اے بادشاہ آج مین علایق سی مجرد ہون اور علایق سے پاک اور مینے تجسے اتنا فیض پایا ہی کہ میری گردن گرانبار ہے اب زیادہ اس سے بوجہہ اُٹہانیکی طاقت نہین ہے اے شہریار انصاف کر کون ایسا جانور ہے کہ اُسے طاقت ہو کہ اسکا جگر گوشہ آتش بیداد پر کباب کیا جاے اور میوہ دل باد ظلم سی تاراج کیا جاے اور اُسکی آنکہون سے روشنائی ظلمت قتل سے سیاہ کیجائے اور اُسکی راحت جان آگے سی اُٹہہ جاے یعنی جگر گوشہ اُسکا بیگناہ اور بے سبب قتل کیا جاے کیونکر اُسکو صبر اور اعتماد آئے اور دریائے تاسف موج مارکے کشتی صبر کو گرداب اضطراب مین کیونکر نہ ڈبا دے اور شعلہ آتش دلی متاع شکیبائی کو کس طرح نہ جلائے بادشاہ نے کہا

که یهه بات جو تجهسے وقوع مین آئی اگر ابتدا تجهسے هوتی تو البته پرهیز اور خوف تجهے لازم تها تونے تو بر سبیل قصاص کام کیا بلکه جو کام که میرے فرزند نے کیا اُتنا تو نے نهین کیا که تیری آنکهه سے تیرا بچه بالکل معدوم هو گیا اور تو نے فقط آنکهین اُسکی نکالی هین بهلا مین کسے تو دیکهونگا اور اُسکی باتین تو سنونگا یهه تیرا احسان هی جیسا که چاهیے ویسا تو نے قصاص نهین لیا اب اس صورت مین تجهے اندیشه کیا هی اور مجهسے مفارقت کیون کرتا هے که تو اس فرزند ناخلف کے پیدا هونے سے پهلے میرا انیس تها اب ایسا نکر که باقی عمر مین غمگین هون اور بملال و کلال مین بسر کردن اور یهه تیری مثل اُس مطرب کی مثل هے قبره نے پوچها که یهه کس طرح پر هے **حکایت مطرب و غلام و بادشاه** کها که ایک بادشاه تها که ایک مطرب شیرین نوا اور خوش گلو اور دلفریب اُسکا ملازم تها که اُسے خوشگوتر بیان اور الحان مین فلک ارغنون ساز نے دوسرا شخص بردهٔ زمین پر نه دیکها تها بادشاه اُسکے نغمهٔ دلاویز سنکے خوش هوتا تها اور اُس مطرب کا ایک غلام که نهایت ذکی تها اور یهه اُسکو سازندگی اور نوازندگی مین تعلیم مشفقانه دیا کرتا تها تهوڑے سے عرصه مین غلام اُستاد سے زیاده هو گیا جبکه بادشاه کو حال اُس غلام کا معلوم هوا بلاکے اسکا بجانا سُنا اور نهایت التفات کیا تا بحدیکه ندیم بادشاه کا هوا اور بادشاه اُسکے نغمات مسیحادم سنا کرتا تها اور محظوظ هوتا تها اور هر روز قدر افزائی اُسکی اقران سے کرتا جاتا تها اس سبب سے مطرب کے دل مین رگ حسرت حرکت کرنے لگی آخر غلبهٔ خباثت سے غلام کو مار ڈالا یهه خبر بادشاه کو پهنچی حکم کیا که مطرب کو حاضر کرین جبکه مطرب حاضر هوا بادشاه نے به عتاب کها که نجانتا تها تو که مین نشاط دوست هون اور میری نشاط دو قسم پر تهی ایک نوازندگی تیری جلوت مین اور دوسری سازندگی غلام کے خلوت مین یهه دونون هی باعث سرور تهے تو نے کیا سمجهه کے بیگناه کا خون کیا اور آدهی نشاط میری باطل کردی سچ بتا که تو نے غلام کو کسطرح مارا کر اب وهی شربت اجل جو تو نے غلام کو پلایا هی تجهے بهی پلاؤن که باعث عبرت هو تا یهه ایسی حرکت کا کوئی اراده نکرے مطرب نے بادشاه کے قول کو دلیل پکڑکے عرض کیا که ای شهریار واقعی مینے بد کیا که آدهی نشاط بادشاه کی باطل کی اب شهریار مجهے مار کے تمام نشاط اپنی کیون باطل کرتا هی بادشاه کو یهه بات خوش آئی اور اُسکے قتل سے درگذرا ای قبره غرض اس مثل سے یهه هی که نشاط میری دو طرح پر هے ایک دیدار فرزند ارجمند کا دوسرے کلمه درکار مع سعادتمند کا سو نصف تو هاتهه سے جا چکی اب دوسری نصف کیون کهوتا هے اور میری جمعیت خاطر کو کیون پریشان کرتا هی **بیت** خود مکن بیگانگی بارے چو میدانی که چرخ ؛ آشنایان را ز یکدیگر جدا می میکند ؛ قبره نے کها که کینه زادهٔ سینه مین ایسا چهپا رهتا هی که کسیکو اُس پر اطلاع نهین هوتی هی پس جو کچهه که زبان کهی اعتماد اُسپر نچاهیے کسواسطے که زبان اس بات مین که جو مضمون دل مین بغلی کے سبب سے چهپا هی اُسے سچ ادا نهین کرسکتی هے اور ایک آنکهه هے که

نہان خانہ دل مین پوشیدہ مخفی ہے اسلیئے دل ایک کا دوسرے کے رازدلکو خوب دیکھتا ہی بحکم اسکے اَلقُلُوبُ تَشَاهُدُ یعنی دل لوگونکی معاملات رازمین باہم گواہ ہوتے ہین اور زبانین اُس سے محروم نہین ہوتی ہین اور یہ بیت اسپر گواہ ہے **بیت** پیچ مثل ہے دلکو دلسی راہ ہے ٭ رازدل سے کب زبان ہے ٭ زبان جو کچھ کہے وہ اکثر اہل زمانہ کے دل کیموافق نہین ہوتا ہے اور دلمین جو ہے زبان اوسکی بیان کرنیمین صادق نہین ہوتی ہے کیونکہ وہ لوگ کمتر ہین کہ زبان و دل جنکا یکسان ہوتا ہی بادشاہ مین تیری صولت صعوبت خوب جانتا ہون اور تیری سیاست سے بہت باخبر ہون اور مین پہلے ہی تیرے اطوار جباری سے غافل نتھا اور اب تو کسیوقت اور کسی طرح تیری ہیبت سے نڈر نہونگا اور تیرے سطوت کا خوف مجھی ایکدم آرام نہ لینے دیگا اور مین ای بادشاہ مین اُن لوگون مین نہین ہون کہ طبیب نے ادسی کہا کہ درد شکم سے پہلے تیری آنکھ کی دوا مناسب ہے بادشاہ نے کہا کہ یہ قصہ کیونکر ہے **حکایت** ۵ بترہ نے کہا کہ ایک شخص درد شکم سے بیتجر تھا طبیب کے پاس گیا اور زمین پر لوٹنے لگا اور صعوبت الم سے زارزار روتا تھا اور یہ مصرعہ پڑہتا تھا **مصرعہ** ای طبیب آخر علاجی کن کہ جان از دست رفت ٭ طبیب نے قانون حکمت کیموافق علامات مرض کے نبض اور قارورے سے دریافت کرکے پوچھا کہ تونے کیا کہایا تھا مردہ سادہ دل نے کہا کہ ایک ٹکڑا جلی روٹی کا کہ کوئلے کی مانند تھی تو شکم سیر اُس سی بھرا تھا طبیب نے اپنی ملازم سی کہا کہ وہ دوا کہ جس سے روشنی چشم کی بڑہتی ہے لے آ تا اسکی آنکہوںمیں لگاؤن اُسنے کہا کہ یہ وقت ہزل اور بازی کا نہین ہے بلکہ اجل اور جانگدازیکا ہی ای طبیب ہنسی کرتی ہے درد شکم سے روتا ہون اور تو سرمہ میری آنکھ مین دیتا ہے آنکھ کی دوا سے اور درد شکم سے کیا مناسبت ہی طبیب نے کہا کہ مین دانستہ کہتا ہون کہ آنکھیں تیری روشن ہو جائین تا سپید اور سیاہ مین تمیز کرے اور دوسری بار زبان سوختہ کو خوراک انسان نہین ہے نہ کھائے اسلیئے تیری آنکھ کا علاج شکم سے مقدم تر ہے غرض میری اس مثل سے یہ ہے کہ بادشاہ یہ جانے کہ مین اُن لوگون مین نہین ہون کہ سوختہ اور ساختہ کو نہ پہچانون اور خام و پختہ اور سیاہ او سفید مین فرق نہ کرون **بیت** بحمد اللہ کہ در دانش چنانم کہ خیر از شر جدا کردن توانم ٭ بادشاہ نے کہا کہ اسطرح کا ماجرا مجھ مین تجھمین واقع ہوا آگے بھی ایسے معاملے بہت ہوئے ہین لیکن جو کوئی کہ نور عقل سے آراستہ ہین وہ نایرہ غضب کو آب حلم سی بجھاتے ہین اور انتقام سے عفو کو بہتر جانتے ہین جلاب اگرچہ بدذائقہ ہوتا ہے اور تلخی اور سمیت رکھتا ہے لیکن اُسکا فائدہ تریاق سے زیادہ ہے فترہ نے کہا کہ اکثر دیکھا ہے کہ کسی نے آسانی کو اختیار کیا ہی اور دشوار ہوا ہے اور یہ کام تو بہت دشوار ہے کیونکر آسان ہوگا اور عاقل کو امر مشکل مین نہاون نہ چاہیئے اور مینے اپنی عمر شطرنج بازی چرخ شعبدہ انگیز کے نظارے مین بسر کی ہے اور اوقات اپنی عجائب روزگار کے تماشے مین گزرانے ہی محکو نشیب فراز عالم کے تجربے بہت حاصل ہوئے ہیں اور کسب کیاست اور

سرمایۂ فہم و فراست سی فائدہ کثیر حاصل ہوئی ہین مین حقیقت انکی خوب جانتا ہون کہ گروہ مکارونکا نخوت اور سطوت اور تقاضای جباری سے حرف وفاداریکا اپنی لوح سینے سے محو کر ڈالتے ہین اب یہی بہتر ہے کہ مین خواب خرگوش سے بیدار ہو کے پلنگ کے نزدیک سی آہوی ہراسان کی مانند راہ بیابان کی لون کہ خصم ضعیف کو دشمن قوی سے دوری واجب ہے جیسا کہ اُس بادشاہ نے اپنی دشمن کیواسطے اسبات مین مثل بیان کی ہے بادشاہ نے پوچھا کہ یہ کیونکر تھا **حکایت بادشاہ ترکستان** کہا کہتے ہین کہ دیار ترکستان مین ایک بادشاہ تھا بجمیع صفات شریفہ موصوف ایک نے ارکان دولت شاہی سے روگردان ہو کر اور ارادہ کو رنمکی کا کر کے ایک دشمن کو آمادہ کر کے بادشاہ کی مخاصمت پر مستعد کیا جبکہ بادشاہ نے جانا کہ اوسنے روی اطاعت قبلۂ انقیاد سے پھیرا اور وسوسۂ عصیان اور دغدغۂ طغیان نے اوسکی بنیاد اعتقاد مین راہ پائی اور سودای سرداری اور خیال محال سروری اپنے دماغ مین پکاتا ہے اور دل پر کینہ اُسکا کدورت ہاے دیرینہ سے تمنای کامگاری اور بہ تربیین ہوس بلند پروازی رکہتا ہے بتقاضای شفقت سروری ایک نامہ کہ مشتمل تہا مواعظ ملوکانہ کمال نشیب و فراز کے ساتھ اوسکی پاس بہیجا اوس مغرور نے کہ نخوت بیجا دماغ مین رکہتا تہا اور ہر سردار فوج بادشاہی کو اپنے تصور مین ورغلانے کے سبب اپنا مطیع جانتا تہا اُسپر التفات نکیا جبکہ بادشاہ نے دیکہا کہ تو شدارو ملائمت سے اسکے مزاج کثیف کو اعتدال حقیقی سے منحرف ہوا ہی اصلاح نہو سکیگی اسطرحکا پیغام دیا کہ ای نادان مثال میری اور تیری اُسکے مانند ہے کہ اگر شیشے کو سنگ پر مارے یا سنگ شیشی پر پس دونون حالین شیشی ہی کا نقصان ہے اب یہی بہتر ہے کہ اس ارادہ فاسدسے باز رہ والا خراب ہوگا اس مثل سی فائدہ یہ ہی کہ مین بہی حکم شیشے کا رکہتا ہون اور قہر سلطانی مانند سنگ پایدار شیشہ شکن ہے اب ملاقات میری تجسے سخت دشوار ہے **بیت** بہ تیان آہنی دل نشوی ولا مقابل ٭ کہ تو آبگینہ مانی نشوی حریف سندان ٭ اور ہر چند بادشاہ تمام ملاطفت مین ہے اور جانتا ہی کہ سکنجبین غذر سے میرِ صفرای وحشت کو تسکین دی ولیکن مذہب مین اطبای خرد کے قبول کرنا غذ اہل مکر کا حرام ہے اور ارباب عداوت سے انکار صلح واجب **بیت** ز دوستان سخندان شنیدہ ام سخنے ٭ کہ بر ملایمت دشمن اعتماد مکن ٭ مناسب اسکے شعر نے **بیت** کیا یہ پند و وعظ مین مصرع موزون گرم ہی ٭ ہو جیو غافل نہ اس سی تو جو دشمن نرم ہے ٭ بادشاہ نے کہا کہ فقط گمان پر منقطع کرنا صحبت دوستان قدیم کا شرع مروت مین روا نہین ہے اور البتہ ملتفت رشتۂ کہ جسمین وہم المناک پیدا ہوا اور رفیق کو سوز فراق مین ڈالے نچاہیئے اور معرفت قدیم اور صحبت مستقیم کو اندک بدگمانی مین طرف کرنا اور یاری اور پیمان دوستداری ہنوز لیسے خدشی مین توڑ دینا طریق اہل تحقیق سے بعید ہی کیون تو میدان بیوفائی سے قدم باہر نہین رکہتا ہی اور جو پیمان محبت کا کہ مجسی باندہا ہے اوسی پایان کو نہین پہنچاتا ہے **لمولفہ بیت** بیجا ہے نقص عہد بجا ہی دعا کہ ہو انسان کیا پسند خدا ہے وفاے عہد ٭ قبرہ نے کہا کیونکر بنیاد وفا کی قایم رہے کہ بادشاہ کی طرف سی آثار بدعہدی کے

خفی اور جلی بیشمار پائے جاتے ہین اور آثار نیک عہدی کے بالکل معدوم ہین اور یہہ امکان نہین ہے کہ موجبات خواہش نفس کے
بادشاہ فروگذاشت کرے اور اسوقت کسیطرح سے تو مجہپر قادر نہین ہے پس اسلئے چاہتا ہے کہ مکر اور حیلے سے مجہے قبضہ انتظام مین
کہینچے ورنہ یہہ عقل کب قبول کریگی کہ تو بیٹے کا غم بہول گیا ہے اور میری جدائی کا غم اسقدر کرتا ہے اور مین اس مین مجبور
ہون کہ عقلا کی اسمین تاکید ہے کہ جو کینہ کہ بادشاہون کے دلمین متمکن ہوتا ہے اُس سے اجتناب واجب جانے کیونکہ یہہ لوگ
نخوت سلطنت سے باب انتقام مین متعصب ہوتے ہین اور جب قابو پاتے ہین تو نخوت سلطنت سے کسیطرح مجال حجت کی اور فرصت
عذر خواہی کی نہین دیتے ہین اور جو کینہ کہ انکے سینہ مین ہے وہ مانند چنگاری کے ہے کہ راکہہ مین دبی رہتی ہے اگرچہ بظاہر معلوم
نہین ہوتی ہے لیکن جبکہ باد قہر اُسپر لطمہ مارتی ہے تو ایسی فروختہ ہوتی ہے کہ شعلہ اُسکا ایک جہان کو جلا دیتا ہے بیت
ناصح آتش خصم سے جلجاتے ہین اکثر تر و خشک ۔ بیشک وہ آگ کہ ہین اسکو برابر تر و خشک ۔ بادشاہ نے کہا کہ عجب حال
ہے کہ اسباب مین تو نے ایکطرف پکڑ لی ہے اور دوسری طرف سے بالکل کنارہ کیا ہے مقدمات وحشت کو الفت کے ساتہہ کیون
مبدل نہین کرتا ہے قبرہ نے کہا کہ جب کسی شخص کی نیت مین یہہ ہو کہ مراعات دوستی کی بجالائے اور حصول منافع اور
دفع مضار کو واجب جانے تو ممکن ہے کہ وہ وحشت درمیان سے اُٹہہ جائے اور عوض کینے کے صفائی حاصل ہو جائے اور جو چیز
کہ کینہ کو زائل کرے مین اُسپہ قادر نہین ہون بلکہ اُس سے عاجز ہون اگر مین خدمتمین حضور کے ہی حاضر ہون اور مصلحت چند
میرے قتل مین آپ تامل ہی فرمائین مگر مین تو ہمیشہ ہراس اور خوف مین زندگانی بسر کرونگا اور ہر وقت مرگ تازہ مشاہدہ کرتا
رہونگا تو اس صورت مین مراجعت سے ہزار بار مفارقت اولی ہے بادشاہ نے کہا کہ کوئی شخص کسیکے ضرر پر بے ارادہ خدا
جل علاکے قادر نہین ہو سکتا ہے اور جو چیز کہ وجود مین آتی ہے بے تقدیر الٰہی کے نہین آسکتی ہے جیسا کہ ہاتہہ مخلوق کا پیدا کرنے مین
قاصر ہے ویسے ہی حیات اور ممات مین بہی معذور ہے ایسے ہی سمجہہ کہ عمل میرے بیٹے کا اور جزا تیرے ہاتہہ سے کہ ظہور مین آئے
یہ بعض قضائے ربانی اور مشیت یزدانی تہی اور تم دونون درمیان مین محض سبب تہے جب یہہ ثابت ہوا کہ سبب تقدیر
یزدانی ہوا تو تقدیر الٰہی پہ سرزنش کرنا طرفین سے بیجا ہے پس مین بہی قضاے الٰہی پر صبر کرون اور تو بہی اسپر راضی ہو
بیت بجز رضا بقضا نمی شاید ۔ بغیر صبر بوقت بلا نمی شاید ۔ ازانچہ رفت قلم سر مکش وگرنہ بیا ۔ برون ز دائرہ خط
اگر ہزار نمی شاید ۔ اور مناسب اسکے مضمون حدیث قدسی کا ہے من لم یصبر علی بلائی ولم یرض بقضائی فلیخرج من
تحت سمائی ولیطلب ربا سوائی قبرہ نے کہا کہ یہہ بات سچ ہے کہ بیچارگی بندگان خدا کی دفع قضائے پروردگار مین
ظاہر ہے کہ خیر اور شر اور نفع اور ضرر موافق ارادہ خدا کے ہوتا ہے اور جہد اور کوشش خلق کی رفع اور منع اسکا اور
تقدیم اور تاخیر اسمین نہین کرسکتی ہے لیکن باوجود اسکے سب علما کا اسپر اتفاق ہے کہ جانب احتیاط اور بہہ اور محافظت

نفس کی چہوڑنی بلکہ تاکید کی ہی کہ اہتمام ہر چیز کا موافق تدبیر کے کرتا رہے اور تمام اُسکا مسبب الاسباب پر تفویض کرے اور یہہ نکتہ قبول عقلا کا ہی عقل و توکل یعنی عقل کر اور توکل کر جناب مولوی قدس سرہ فرماتے ہین مصرعہ بر توکل زانوے اشتر ببند ❊ بادشاہ نے کہا کہ یہہ باتین تیری اسپر دلالت کرتی ہین کہ مین خواہان تیری صحبت کا ہون اور اشتیاق میرا تیری جانب ہے مگر تیری طرف سے سواے ملال اور وحشت کے اور کچہہ ظہور مین نہ آیگا بیت تو ملولی زما و ما مشتاق دل بدل میرود چہ حال ست این ❊ قبرہ نے کہا کہ اشتیاق میرا انکو اسلیے ہی کہ اپنے دلکو میرے قتل سے راحت دے لیکن نفس میرا شربت اجل کی رغبت اور لباس فنا کی خواہش نہین رکہتا ہی جبکہ باگ اختیار کی میرے ہاتہہ مین ہے البتہ منہہ مرگ حیات کا طرف موت کے عمداً نہ پہیرونگا بلکہ احتراز اُس سے عین صواب جانتا ہون میرا سر کچہہ درخت کے مانند نہین ہے کہ کٹے اور بار بار سبز ہو اور مین جو اپنے دل سے استصواب کرتا ہون تو وہ کہتا ہی کہ اگر آج قدرت اور استطاعت ملے تو بادشاہ کی بیٹی کو بغیر ہلاکت نچہوڑون اسیطرح بادشاہ بہی اپنے فرزند کی جہت سے میری ہلاکت کا خواہان ہے اور اے بادشاہ مصیبت زدہ نے مکنون ضمیر سے وہ شخص واقف ہوتا ہی کہ آتش غم سے دل جسکا کباب ہوتا ہی اور نیز اُس شربت تلخ سے جرعہ پیا ہی کہ مدعی اُسکے مزے سے غافل ہے اور نازپروردگان راحت کے آنکہین اُس سے نابینا ہین بیت آثار رنج پاے شکستہ کی دانی کہ چیست ❊ حال شیر از کہ شمشیر بلا بر سر خورند ❊ اور مین چشم خرد سے صاف دیکہتا ہون کہ جسوقت بادشاہ کو اپنے فرزند کی یاد آیگی اور مین بہی اپنے نور دیدہ کو یاد کرونگا بہت سا تفاوت باطن مین ہمدیگر کے راہ پائیگا قیاس فرمائیگا کہ اُس سے کیا پیدا ہوگا اور مغلوب کے واسطے ایسے موقع مین کیسا اندیشہ ہولناک درپیش آئیگا پس ایسی مواصلت سے ہزار بار مفارقت اولی ہی بادشاہ نے کہا کہ کون ایسا شقی ہوگا کہ دوستون کے گناہ سے درگذر نکریگا اور جوانمرد باوجود قدرت کے قصورات زیردستون کے عفو کرتے ہین اور کبہی گناہگارونکی مکافات کی طرف رجوع نہین لاتے ہین اور اگر کسیوقت اُنکے دلپر خیال انتقام کا ہی آتا ہی تو اُسے استغفار کرتے ہین اور بدترین بد ونکا وہ ہے کہ عذر کسیکا قبول نکرے اور کینہ عذرخواہ کا دلمین رکہے اور جو کچہہ کہا مینے میرا دل اُسمین صاف ہے اور صورت خشم اور حدت کی اور خیال غضب و انتقام کا اپنی خاطر مین اصلا نہین پاتا ہون اور تو خوب جانتا ہی کہ مین جانب عفو کو عقوبت پر ترجیح دیتا رہا ہون اور یہہ بات میرے دلمین نقش ہے کہ ہر چند گناہ بزرگ ہو صفت عفو کی اُس سے بزرگ تر ہے بیت گر عظیم ست از فرودستان گناہ ❊ از بزرگان عفو کردن اعظم ست ❊ قبرہ نے کہا کہ ارشاد بادشاہ کا درست ہے مگر مین گناہگار زیردست ہون اور مجرم کو ہمیشہ خوفناک رہنا لازم ہے اور یہہ مثل اسکے مانند ہے کہ جسکے پانو مین زخم ہون اور بقوت طبع بیابان کی سیر کرے شب تیرہ سنگستان مین دوا دوش کرے تو اُسکا زخم مقرر ترقی کرے گا بلکہ پانو بیکار ہو جائین گے

اور آخر کو خاک نرم پر بھی چلنا دشوار ہو جائیگا اب نزدیکی میری بادشاہ کیخدمت میں یہی حال کہتی ہی اور طریق شرع اور قانون ملت میں اجتناب میرا آپکی خدمت سے فرض عین ہی اور کیونکہ حکم الٰہی سے خلاف کرون کہ وہ فرماتا ہی لَا تُلقُوا بِاَیدِیکُمْ اِلَی التَّھلُکَةِ یعنی نہ ڈالو ہاتھ اپنے تم طرف ہلاکت کے اور حکمانے بھی کہا ہے کہ تین شخص روش حکمت سے دور ہیں اور راہ دانش سے کنارے اول وہ شخص کہ اپنی قوت ذات پر اعتماد کرکے اپنی اندازہ طاقت کو حد سے زیادہ جانے ضرور ایسا شخص آپکو مہلکے میں ڈالتا ہے دوسرے وہ شخص کہ اندازہ خورد و نوش کا نہین پہچانتا ہے اور اتنا کہا جاتا ہے کہ معدہ اوسکا ہضم سے عاجز آتا ہے پس ایسا شخص بے شبہ دشمن اپنی جان کا ہی تیسرے وہ شخص کہ گفتار اور فریب دشمن سے غافل رہے بے شبہ انجام کار اوسکا ندامت اور پریشانی کو پہنچیگا بادشاہ نے کہا کہ اے قبرہ ہرچند میں دروازہ ملاطفت سے پیش آتا ہون اور راہ صواب و نصیحتہائے دوستانہ سے دریغ نہیں کرتا ہون مگر تو اوسی طرح دامن قبول کو استماع مواعظ دور کھینچتا ہے اور جو شخص کہ نصیحت کسی کی قبول نکرے اوسے کہنا بیفائدہ ہے جیسا کہ اوس زاہد نے گرگ کو نصیحت بیفائدہ کی تہی قبرہ نے پوچھا کہ یہ ماجرا کیونکر تھا **حکایت زاہد ناصح گرگ** بادشاہ نے کہا کہ ایک مرد زاہد نیک سیرت کہ اپنی اوقات شریف سوائے وظائف اور پند خلق خدا کے اور کام میں صرف نکرتا تہا ایکدن صحرا مین جاتا تھا دیکھا کہ ایک گرگ بارادہ شکار چپ و راست خیال کرتا جاتا ہی زاہد نے کہا کہ او گرگ خبردار لوگونکے گوسپندونکا ارادہ نکرنا اور قصد بیچارونکا اور ستم کرنا مظلومونپر آخر عقوبت الٰہی مین گرفتار کرتا ہے **مثنوی** ہر کہ آئین ظلم پیش نہاد * بند بر دست و پائے خویش نہاد * چند روزے اگر سرافراز دبو * در پش آخر ز پا بیندازد * ہرچند زاہد نے نصیحت میں مبالغہ کیا گرگ نے جواب دیا کہ وعظ کم کر کہ تیری پیٹھ کے پیچھے رمہ گوسپند کا چرتا ہے ڈرتا ہون کہ تیری نصائح سننے مین شکار ہاتھ سے نجائے غرض اس مثل سے یہ ہے کہ ہرچند زاہد نے گرگ کو نصیحت کی لیکن مطلق اوسپر اثر نکیا وہی حال تیرا ہی کہ ہرچند تجھے پند دیتا ہون مگر تو وہ ہے ایک حال پر ہی اور مطلق التفات ہمارے کلام پر نہیں کرتا ہے اب ایسا نکر کہ اہل مروت سخن شنو تجھے ہیں اور تو باوجود اتنے ہنرون کے اور باوصف ایسے فضل و علم کے زیادہ تر جاہلون سے دل سخت اور عہد سست رکھتا ہے ڈرتا ہون کہ لوگ نکہین کہ یہ مصرعہ سودا کا قبرہ کے حسب حال ہے یعنی **مصرعہ** احمق کو ایک بات وہی یاد ہی سو ہے * قبرہ نے کہا کہ مینے بہت نصیحتین سنی ہیں اور وعظ خردمند دل کے میرے کانون میں بھری ہوئے ہیں عاقل اوسی جانتا ہون کہ ہمیشہ حذر ناک رہی اور تجربے کو ہاتھ سے ندی اب اسوقت میں پرواز پر آمادہ ہون اور چپ و راست دیکھتا ہون کہ کوئی غفلت مین مجھے گرفتار نہ کرے اسواسطے یہانسے جلد رحلت کرنا ضرور ہی اور زیادہ اسی رہنا مناسب حال نہیں ہے بادشاہ نے کہا کہ اسجگہہ اسباب معیشت آمادہ اور دروازہ فراغت کا روی دل پر کشادہ رہکر اسصورت مین مشقت سفر کی اختیار کرنا اور انتظام معاش مین متردد ہونا عقل سے

دور ہے قبرہ نے کہا کہ جو کوئی پانچ خصلتین اختیار کرے جہان جائے اُسکا مطلب حاصل ہے اور جدھر توجہ کرے رفقا اور مصاحب اوسکے موجود ہین اول بدکرداری سے دور رہنا دوسرے نیکوکاری شعار اپنا کرنا تیسرے موقع تہمت سے آپکو بچانا چوتھے خلق کو عادت کرنا پانچوین آداب صحبت ہر وقت نگاہ رکھنا جسمین کہ یہ پانچ خصلتین جمع ہونگی وہ کسی جگہہ غریب اور تنہا نرہیگا جہان جائیگا اوسی عزیز رکھینگے اور جو عاقل کہ اپنے وطن مین خوفناک ہوا سے ضرور ہے کہ فراق دوستون اور متعلقونکا اختیار کرے کیونکہ ان سبکا عوض ممکن ہے اور جان کا عوض کسیطرح نہوسکیگا جبکہ بادشاہ تقریر مین عاجز آیا کہا کہ کب تک جائیگا اور کتنا توقف تیرے جانے مین ہے اور پھر کب آئیگا قبرہ نے کہا کہ ای بادشاہ جانا اور پھر آنا میرا یہ عقل سے دور ہے اور یہ سوال و جواب حکایت عرب و نان بائی سے نزدیک ہے بادشاہ نے پوچھا کہ یہ کیونکر ہے **حکایت عرب بیابان نشین** کہا کہ ایک عرب بیابان نشین شہر بغداد مین آیا نان بائی کی دکان پر گذرا دیکھا کہ نان تازہ کا بنا ہے اور خوشبو روٹی کی دماغ مین اُس فاقہ کش کے آئی بیتاب ہوگیا اور نان بائی سے کہا کہ اے برادر مین پیٹ بھر روٹی کھاؤن اسکی کیا قیمت لیگا نان بائی نے اسکے قد و قامت سے تجویز کیا کہ دو سیر نہایت تین سیر اس سے زیادہ نہ کھائیگا کہا کہ آدھا دینار دے اور پیٹ بھر روٹی کھالے عرب نے آدھا دینار اوسکے حوالے کیا اور زیر دکان کہ لب دجلہ واقع تھی بیٹھ کے روٹی پانی مین بھگو بھگو کے کھانا شروع کیا نانبائی دیکھتا تھا کہ چہار چند قیمت سے کھا چکا اور اب تک ویسا ہی کھانے مین سرگرم ہے نانبائی نے کہا کہ ای عرب تجھے قسم ہے اُس خدا کی کہ جسنے تجھے اتنی بھوک دی ہے سچ کہہ کہ کہانتک کھائیگا عرب نے جواب دیا کہ ای خواجہ بے صبری نکر جبتک کہ اُس دجلہ مین پانی ہے مین بھی روٹی کھائے جاؤنگا غرض اس مثل سے یہ ہے کہ بادشاہ معلوم فرمائے کہ جبتک کہ آبحیات چشمہ بدن مین جاری ہے کھانا کھانے اور سیر اس کرنے مین بے اختیاری ہی اور تیرے مائدہ وصال سے فائدہ اوٹھانا مفتی خرد کے نزدیک مجھپر حرام ہے اور مجھمین تجھمین وہ سبب مفارقت کا عارض ہوا ہے کہ موہلت کو کسیطرح گنجائش نہین رہی اور اگر بادشاہ کے دریافت حال کا شوق دلپر غلبہ کریگا تو اخبار بادشاہ کا قاصد نسیم سحر سے پوچھ لونگا اور کبھی ہوس جمال باکمال کی ہوگی تو آئینہ خیال مین دیکھ لونگا **بیت**

گر وصال یار نبود با خیالش ہمخوشم ۔ کلبہ درویش را شمعے بہ از مہتاب نیست ۔

بادشاہ نے رونا شروع کیا اور جانا کہ قبرہ زینہار دام مین نہ آئیگا اور داعیہ انتقام کا خیال خام تھا کہ میری حدت رائے اُسکو پختہ نکرسکے اسکے بعد اوسی حیلون پر چلا قبرہ نے کہا کہ بادشاہ جوان بخت اگرچہ ہزار تضرع اور تمہید سے تو عہد و پیمان کو مضبوط کریگا مگر مین غاشیہ ملازمت تیرا زنہار اپنے دوش پر نہ رکھونگا اور بات اپنی کیون ضائع کرتا ہے جو کہ خیال عالی ہے بلکہ ہے چشم فراست سے خوب مشاہدہ کرچکا ہون چاہئے کہ کسی حیلہ سے تیرا عذر قبول کرون یہ ممکن نہین ہے بادشاہ نے جانا کہ تیر شست سے نکلا ہوا زور بازو کی تدبیر سے پھر نہ آئیگا کہا کہ ای قبرہ جانا ہمین کہ اب وصال میرا اور تیرا اس عالم مین

ممکن نہیں ہی مگر بسبیل یادگار روشن کلمہ کہ آثار سعادت آسے پیدا ہوں اور صیقل نصیحت دوستانہ سے زنگار غفلت کہ میرے آئینہ خاطر پر بیٹھا ہے صفا پائی وہ بیان کر **بیت** زبہر ما سخنے یادگار خویش گوی ٭ کہ بہتر سخن خوب یادگار سے نیست ٭ قبرہ نے کہا کہ ای بادشاہ کام جہان کا موافق تقدیر کے ہوتا ہی اور اُسکی زیادت و نقصان اور تاخیر و تقدیم میں کسیکو مجال تصرف نہیں ہی اور کوئی نہیں جانتا ہے کہ منشور سعادت کا کسکے نام پر لکھا گیا ہی اور جریدہ اہل شقاوت میں کسکو داخل کیا ہے سب پر واجب ہی کہ اپنا کام رائے صائب کے موافق کریں اور رعایت احتیاط کی ہر امر میں بجا لائیں اگر تدبیر موافق تقدیر کے ہوئی تو سریر اقبال اور مسند جاہ و جلال پر متمکن ہوا اور اگر قضیہ منعکس ہوا تو دوستونکو عذر کی جگہہ ہوئی اور دشمنوں کو گنجایش طعن اور تشنیع کی نرہی **نظم** حکیم گفت کہ تقدیر سابق ست ولے ٭ بہیچ حال تو تدبیر خود فرو مگذار ٭ کہ گر موافق حکم خداست تدبیرت ٭ بکام دل شدی از کار خویش برخوردار ٭ وگر مخالف آنست وارد ت معذور ٭ کسی کہ دارد ازو انوار عقل استظہار ٭ اور دور کر یہ جاننا چاہیے کہ منائع ترین باتونکا وہ ہی کہ جس سے کسیکو انتفاع نہو اور غافل ترین بادشاہونکا وہ ہے کہ ملک کی حفاظت اور ضبط و ربط رعیت میں اہتمام نکرے اور بدترین دوستونکا وہ ہی کہ شدت اور نکبت کیوقت دوست کی طرفداری میں کوتاہی کرے اور بدکارترین عورتونکی وہ ہی کہ اپنے خاوند سے بدل راضی نہو اور خیالات خباثت میں مصروف ہے اور بدبخت ترین فرزندونکا وہ ہے کہ اطاعت ماں باپ کی نکرے اور ویران ترین شہرونکا وہ ہے کہ جسمیں بندا نی امن و امان خلق اللہ نہو اور ناخوشترین صحبتوں میں وہ صحبت ہی کہ مصاحبونکے دل آپسمیں صاف نہوں اور جو شائبہ اندیشیکا میرے اور بادشاہ کی صحبت میں حادث ہوا ہے اُسکی اصلاح دایرہ امکان سے باہر ہی اب سواے ترک اور جدائی کے کوئی راہ صواب نزدیک نہیں ہے **رباعی** رفتیم و وداع ما ز دل باید کرد ٭ وز آب دو دیدہ خاک گل باید کرد ٭ گر بد دیدی ہمہ ز ما باید گفت ٭ ور نیک بود بحل باید کرد ٭ بس اس کلمہ پر اختتام کیا اور بلندی الوا میں پرواز کر کے راہ صحرا کی لی بادشاہ نے انگشت تحیر دندان حسرت سے کاٹی اور ساتھ ملال بیقیاس اور اندوہ بیشمار کے اپنے گھر میں گیا اور یہ شعر مولف کا پڑھتا تھا **بیت** درد پہلو میں رہا کرتا ہے جیسے تو نہیں ٭ ہجر میں ہی ایکدم خالی میرا پہلو نہیں ٭ یہ ہے داستان حذر کہ ارباب حقد اور کینہ سے احتراز کرنا اور تضرع اور نیاز مکر آمیز اعدا پر اعتماد نکرنا اور خدع اور فریب طلب انتقام کیواسطے کرتے ہیں اُس سے اپنی حفاظت کرنا اور غرض اس بیان سے یہ ہی کہ بنای کار کو عقل اور تدبیر پر رکھے اور کسیطرح دشمن پر بلکہ دوست آزردہ پر اعتماد نکرے اور اُنکی آفت حیلہ و مخالفت مکر سے نڈر نرہے **رباعی** خواہی کہ نباشی بغم و رنج قرین ٭ بشنو سخنی پاک تر از در ثمین ٭ از دشمن آزردہ تغافل منمای ٭ وز صاحب کبر و کینہ ایمن منشین ٭

باب نوان ہے فضیلت میں عفو کے کہ بادشاہونکے واسطے بہترین صفات سے اور اہل اللہ کے

لئے خوشترین ملکات سے ہے دابشلیم نے برہمن سلیم سے کہا کہ سُنی بینے مثال اسکی کہ استمالت دشمن کینہ کوش سے دل آسکا رام ہوا اور جو آثار عداوت کے اوسکے باطن میں مشاہدہ کئے تھے ہر چند دشمن نے ملاطفت میں مبالغہ کیا مگر اوسنے احتراز میں قصور نکیا اب ثمرہ اشتیاق یہ اشتعال دیتا ہے کہ وہ حکایت بیان فرما کہ مشتمل ہو بادشاہوں کے عفو پر کہ جو بادشاہ اپنے مقربوں سے خطا دیکھے تو ایک دو بار اُس سے اغماض کرے اور اُس گروہ کی بے اعتمادی نکرے بلکہ اونکے منصب کو تازہ اور زیادہ کرے یہ احتیاط سے نزدیک ہے یا دور بید پا برہمن نے نطق دلکشا سے جواب دیا کہ اگر بادشاہ عفو اور رحمت کا دروازہ بند کریں اور جس سے کہ تھوڑی سی بھی خیانت دیکھیں اوسکے حق میں عقوبت کا حکم فرمائیں تو نزدیکوں کا اعتقاد صافی نرہے اور اس حال سے دو علتیں پیدا ہوں ایک یہ کہ اکثر کام مہمل اور معطل رہیں دوسرے یہ کہ مجرم لوگ عفو سے بے نصیب ہوں اور منصب عفو کا بے سود اور بیکار ہو جائے چنانچہ ایک بادشاہ ذیشان نے فرمایا ہے کہ چاشنی عفو سے کام جان ہمارا جسقدر کہ لذت پاتا ہے اور ہم اُس سے محظوظ ہوتے ہیں اگر خلق خدا تفصیل اُس سے آگاہ ہو تو سوای جرم اور خیانت کے اور ہدیہ ہمارے حضور میں نہ لائیں اور یہ بھی یہ ہے کہ سلاطین کی قامت پر کوئی پیرہن عفو سے زیادہ تر زیبا نہیں ہے اور مضمون کلام معجز نظام حضرت سید انام علیہ افضل التحیۃ والسلام کا یہ ہے کہ اَلَا اُنَبِّئُکُمْ بِاَشَدِّکُمْ مَنْ مَلَکَ نَفْسَہٗ عِنْدَ الْغَضَبِ اشارت لطیف ہے کہ قوت آدمی کی شعلہ خشم کے فرو کرنے سے دریافت ہوتی ہے اور حال انسان کی مردانگی کا شربت ناگوار غضب کے پینے سے کھلتا ہے **بیت** مردی گمان مبر کہ بزورست و پُردلی ٭ باخشم گر برآئی دانم کہ کاملی ٭ اور پسندیدہ ترین خصلت بادشاہوں کی یہ ہے کہ عقل ارجمند اور عدل خدا پسند کو حوادث میں اپنا حاکم کریں اور ہر وقت میں عادت اپنے لطف اور عنف سے آشنا رکھیں مگر لطف اسطرح پر ہو کہ سمت ضعف کی نہ رکھتا ہو اور عنف اسطرح چاہیئے کہ ظلم سے خالی ہو تا کہ کام سلطنت کا جمال اور جلال کے ساتھ آراستہ رہے اور مدار اہل سلطنت کا اشارت خوف و رجا پر دایر رہے نہ مخلص عنایت بیکران سے ناامید رہیں اور نہ بعض حرف سیاست سے میدان جرات میں قدم رکھیں **بیت** داشتی قوم خویش را جمشید ٭ دایم اندر میان بیم و امید ٭ اور حکمای اسلام کی کلام معجز نظام سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو وعظ قرآنی اور نصیحت فرقانی کے موافق مکارم اخلاق کی تاکید فرماتا ہے اور عادت ستودہ اور صفات پسندیدہ پر تحریص دیتا ہے جسکی کہ سعادت ازلی یار اور مددگار ہو اور کفایت ابدی امداد اور اعانت کرے تو قرآن کو اپنا قبلۂ جان اور کعبۂ ایمان بنائے اور ہمیشہ دل و جان کو متوجہ اُس امر کا رکھے اور منجملہ ان سب نصیحتوں کی ایک نصیحت عمدہ یہ ہے کہ اصل اور سرشت مقصود کو نکالتا ہے یعنی فرماتا ہے اللہ جل و علا وَالْکَاظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ایک پیر طریقت نے زبان حقیقت سے خلاصہ معنی اس آیت کے اس طرح پر کہا ہے

که عفو و درگذر کرنا یہ ہے کہ عقوبت مین مبالغہ نکرے اور عفو وہ ہے کہ اثر کراہت صفحہ دل پر باقی نرکھے اور احسان اوسے کہتے ہیں کہ جو
دوست گناہ کرکے عذر کرے تو اوسکو دل سے بھلا دے اور پھر اوسکا خیال کبھی دل مین نہ لائے اور حاصل اس آیت کا یہ ہے کہ
بنا ہر کام کی لطف اور مروت پر رکھے اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ اگر لطف کو ایک پیکر مین تصور کرے تو روشنی
اوسکے جمال کی ایسی درخشان ہو کہ کوئی آنکھ بھر کے اوسے دیکھ نسکے کسی بزرگ نے اس قطعہ کے بیتون مین یہ سب نکتے ادا کیے
ہین **قطعہ** چو قدرت دادت ایزد بر گنہگار ٭ بعفوش بند کن تا بندہ گردد ٭ کہ مجرم گشتہ افعال خویش است ٭ چو بوئے عفو
یابد زندہ گردد ٭ اگر صورت پذیرد پیکر عفو ٭ چو مہر و مشتری تابندہ گردد ٭ شرف انسان کا عفو اور احسان سے
ترقی پاتا ہے اگر ہر گناہ کے مقابلے مین عقوبت جاری کیجائے تو مضرت کلی مہمات ملکی اور مالی مین سرایت کرے **مثنوی**
بہ تندی سبک دست بردن بہ تیغ ٭ بدندان گزد پشت دست دریغ ٭ سرے کز تحمل بماند تہی ٭ حرامش بود تاج فرماندہی ٭ اور
بادشاہ کو چاہیے کہ نصیحت اور اخلاق اوس شخص کا نیک نجانے کہ جو موضع تہمت مین پہلے پڑ چکا ہو اگر وہ شخص ایسا ہو کہ مصالح
ملک کے اور اعانت ریاست کی اوسکی تدبیر پر منحصر ہون یا وقایع زمانے کی اوسکی مدد و تدبیر پر موقوف اور ثانی اوسکا پیدا نہو تو
اوسکے اعتقاد بڑہانے مین ایسی سعی کرے کہ اعتبار اوسکا عہدۂ سابق پر قرار پائے اور ریب اور فریب اور تہمت سے خلائق کے
نزدیک پاک ہو جائے کیونکہ آدمی کام کے کمتر ہاتھ آتے ہین اور کام ملک کے بے نہایت ہیں اور بادشاہون کو معتبران
عاقل اور عاملان امین کہ استحقاق محرمیت اسرار رکھتے مین بابت بیشتر ہوتی ہے پس شرط جہانداری یہ ہے کہ
ایسے لوگون کو کہ کمال صلاح عفت اور دیانت اور امانت مین ممتاز ہون اونہین زینت اعتبار بخشے اور اسے خیال کرے
کہ کون شخص کس کام کے لایق ہے اور فراخور اہلیت اور اندازۂ عقل و شجاعت ہر ایک کا دریافت کرکے جو جس کام کے سزاوار
ہو اوسی او سپہ مقرر کرے اور اگر باوجود بہت ہنرون کے ایک عیب بہی رکہتا ہو تو اوسکا بالفعل خیال نکرے مگر نظر مین رکہے
اور ہوش سے غافل نرہے کہ مخلوق بے عیب نہین ہوتی ہین **مصرعہ** یار بے عیب مجو تا کہ نمانی بے یار ٭ اور اگر سہواً یا عمداً کبہی کسی
سے کچھ تہوڑی سی خیانت ایکبار صادر ہو تو اوس سے درگذر اولی ہے اما اگر کوئی دیدہ و دانستہ شیوۂ خیانت اختیار کرے اوسے
ضرور اپنی سرکار سے دور کرے اور اگر کوئی اہلکار اتنی کفایت کرے کہ جس سے مقدمہ برہم ہو جائے اوس شخص سے بہی احتراز کرے
کہ اتنی کفایت خیر خواہی نہیں ہے بلکہ بدخواہی ہی کفایت وہ ہے کہ صرف بیجا سے احتراز کرے اور جو کام کہ ضرور ہے وہ
یا جو شخص کہ مستحق بخشش و عطا کا ہو اوسمین دریغ کو راہ ندے ہر چند کفایت مین نقصان کا سبب کم ہوتا ہے لیکن تاکید
اسواسطے ہے تا معلوم ہو کہ جب اصحاب ہنر اور ارباب کفایت کا بہی ترک کرنا حسب ضرورت جایز ہے پس ارباب جہل سے
اور ضلالت سے دوری کرنا صواب سے کتنا نزدیک ہوگا اور یہ بات بادشاہ پر فرض ہے کہ تجسس احوال

اور تفحص اشتغال کہ جو اپنے عاملوں اور نائبوں کو سپرد کیا ہے کرتا ہے تا تغیر اور تبدیل احوال ملک و مال کے چھپے نہ رہیں اس ہوشیاری میں رئیس کے فوائد کلی منصور ہیں ایک یہ کہ معلوم ہو کہ کون عامل رعیت پرور اور کون جفا گستر ہے جو کہ رعیت کی کرے اوسکی استمالت اور پرورش بہت کرتا ہے اور جو کہ غم زیر دستونکا نہ کھاتا ہو نام اُس کا جریدہ عمل سے محو کر کے دفتر معزولی دائمی میں لکھ دے چنانچہ سعدی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں **ابیات** خدا ترس را بر رعیت گمار + کہ معمار ملک است پرہیزگار + بد اندیش تست آنکہ خونخوار خلق + کہ نفع تو جوید در آزار خلق + ریاست بدست کسانے خطا ست + کہ نکوکار ہرگز نہ بیند بدی + چو بد پروری خصم جان خودی + اور دوسرا یہ ہے کہ جب یہ سب کو معلوم ہو چکیگا کہ بادشاہ ثمرہ نکوکاری کا نیک عطا کرتا ہے اور خاطیوں کو گناہ کے موافق تنبیہ واقعی دیتا ہے اس صورت میں جو کہ اہل صلاح ہیں وہ اس امید پر جانب نکوکاری زیادہ تر اختیار کرینگے اور مفسد خوفناک اور ہراسان ہو کے فساد اور مردم آزاری میں دلیری اور بیباکی نکرینگے اور وہ حکایت کہ ان مقدموں کے لائق ہے وہ داستان شیر و شغال کی ہے رائے دابشلیم نے پوچھا کہ اُسکی تفصیل فرمائیے برہمن نے کہا **حکایت شیر و شغال** کہ زمین ہند میں ایک شغال تھا فرسیہ نام منہ دنیا ہی دنی سے پھیر کے لپشت پا تعلق بے حاصل پر ماری تھی یعنی گوشت کا کھانا اور خونریزی اور ایذا جانوروں کی بالکل ترک کی تھی یاروں نے مناظرہ اور مباحثہ یہانتک کیا کہ نوبت نزاع اور جدال کو پہنچی کہ ہم تیری اس خصلت سے راضی نہیں اور تیری رائے اس جہان میں خطا پر ہے لازم ہے کہ ہماری صحبت سے کنارہ نہ کر عادت اور سیرت میں ہمسے موافقت رکھ کیوں عمر عزیز کو برباد دیتا ہے اور تمتع دنیا سے بے نصیب رہتا ہے اور اکل و شرب کہ قوام ہے مادہ حیات کا اُس سے احتراز کرتا ہے اور فرمان کُلُوا وَاشْرَبُوا سے کیوں بے نصیب ہوتا ہے آگے جو ہوا سو ہوا پر اب بہی کہنا ہمارا مان لے اور یہ سمجھ کہ نعمت ہائے غذا کو باوجود میسر ہونیکے رد کرنا کفران نعمت ہے پس دیدہ و دانستہ آپکو کافر نعمت نہ بنا **بیت** بیا یکتا زمان امروز خوش باشیم در خلوت + کہ در عالم نمے داند کسے احوال فردا را + فرسیہ نے جواب دیا کہ دنیا کو مزرع آخرت اسلیے کہا ہے کہ جو آج بوؤ گے کل کاٹنا پڑیگا یعنی جو عمل کہ دنیا میں کرو گے آخرت میں اجر اوسکا ملیگا بموجب رباعی استاد **رباعی** شاہان جہان کہ این جہان داشتہ اند + بنگر کہ ازین جہان چہ برداشتہ اند + در زیر زمین بدست خود می سوند + ہر تخم کہ بالائے زمین کاشتہ اند + اور کھانے اور پینے سے بجز شکم پروری اور کچھ حاصل نہیں ہے اور یہ کام بہائم کا ہے اور بندہ خاص وہ ہے کہ عمر اپنی بندگی میں صرف کرے اور نفوس کشی کے درپے ہو کہ کام نفس کا اکل و شرب اور خدا سے غافل کرتا ہے بندۂ خدا کو چاہیے کہ وہ کسب ہنر کرے جس سے توشہ عقبی حاصل ہو خوش گفت اونکہ گفت **بیت** آن طلب امروز بہر گوشہ + کز پے فردات بود توشہ + دنیا اگرچہ سراسر عیب ہے پاری یہ ہنر رکہتی ہے کہ مزرع آخرت ہی جو تخم کہ آج بوئے گا کل وہی کاٹے گا زَرَّاعْ یَوْمِكَ حَصَّادُ غَدِكَ یعنی کاشتن امروز تو درودن

فرداے لست **مثنوی** بکوش امروز تاتخمی بپاشی ✤ کہ فردا برخورش قادر نباشی ✤ اگر این کشت ورزی را نورزی ✤
دران خرمن بہ نیم ارزان نیرزی ✤ مرد عاقل کو چاہیے کہ اپنی ہمت ثواب آخرت پر مصروف رکھے اور دلسے دولت باقی
و نعمت جاودانی پر متوجہ رہے اور یہ بات بغیر ترک تعلقات عالم غدار کے میسر نہین ہوتی ہی بلکہ اشعار گویا کہ حسب حال اس
مطلب کے ہیں **رباعی** سکیشی کرتی ہی کل تو ناکبندی آج کر ✤ آرزو برآئی گی کل ستمندی آج کر ✤ یار شیرین آئیں گے
کل ہے مناسب انتظار ✤ مثل نخل بار آور سربلندی آج کر ✤ آج کہ قوت اسکی رہتی ہو مرکب ریاضت کو میدان مجاہدے مین
دوڑاو اور ثمرات حیات یعنی باقیات صالحات کو ممات کیواسطے ذخیرہ کرو اور سرمایہ جوانی کو کساد بازار سپیدیکے واسطے
ہاتھ مین لاؤ اور فائدہ زندگانی سے سفر فنا کی توشت حاصل کرو چنانچہ ایک بزرگ نے نیکتہ کہاہی کہ آج کرسکتی ہو اور
نہیں جانتے ہو اور کل جاوگے اور کچھ کر نسکوگے **بیت** چون توانستم ندانستم چہ سود ✤ چون بدانستم توانستم نبود ✤ ایضاً
خواجہ میر درد علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں **رباعی** آیا وجود دمین سو معدوم ہوا ✤ بے فہمی ہے سب جو کچھ کہ مفہوم ہوا ✤ سمجھا اتنا
کہ کچھ نہ سمجھے افسوس ✤ معلوم ہوا کہ کچھ نہ معلوم ہوا ✤ چونکہ راحت دنیائی مثال برق کے چمک کی بے ثبات ہی اور اسکے
رونق پر مالوف ہونا خامی خیال ہے چاہیے کہ نہ ایسی سریع الزوال کے شدائد سے المناک ہو اور نہ اسکی راحت پر
زیادہ انداز سے شادی کرے حاصل سخن یہ کہ ایسی عملکدے مین آکے سرور اور غافل رہنا عاقلی اور عالی ہمتی سے
دور اور گذرگاہ سیل فنا پہ عمارت بنانا ہے چونکہ یہ منزل عاریتہ چھوٹنی والی ہی پس اس سے دلبستگی کرنا کام اہل خرد کا نہین
ہے سنیے کہا کہ ای فریبیہ تو ہمین ترا نعمت دنیا کو فرماتا ہی اور حال یہ ہے کہ نعمتیں اس جہان کی اس لئے پیدا کی ہین تا
خلق خدا اس سی فائدہ اوٹھائے اور نکتہ والله رزقناهم من الطيبات گواہ اس مدعا کا ہی فریبیہ نے کہا کہ نعمت دنیا مراد
اکل و شرب سے نہیں ہے بلکہ نیکنامی اور ذکر باقی کا حاصل کرنا اور زاد راہ معاد اوسکے واسطے سے ہاتھ مین لانا ہی بحکم نعم
المال الصالح کے سبب حسن اعمال کا ہو اگر تمکو سعادت دوجہانی مقصود ہی تو یہ بات صبر کا نمین کہو کہ طعمہ لذیذ کے
واسطے کہ ہنوز حلق سے فرو نہین ہوتا ہے کہ لذت اسکی فانی ہو جاتی ہے پس ایسی لذت بے بقا کیواسطے ہلاک کرنا
نفوس کا بڑے حیف کی بات ہی اور جو چیز کہ بے آزار بے ایذای خلق الله ہاتھ آئے اسپر قانع اور شاکر رہو اور وہ بھی
اوسی مقدار اختیار کرو کہ بقائے جثہ اور قوام بدن اس سی قایم رہے اور جو کہ خلاف شرع و عقل ہے او سمین مجبی موافقت
نہوگی میرے اور تمہارے انی صحبت ظاہری بھی برہم نہو جائے اور موافقت افعال ناپسندیدہ کہ موجب عذاب ہے مجھے امید
نرکھو اور اگر ایسے ہی تکلیف دینا منظور ہی تو اجازت دو تا ترک صحبت تم سے کر کے بلاد دور دست کی راہ لون اور باقی انفاس
گوشہ عزلت مین بسر کرون جبکہ بار زنانے فریبیہ کو بساط ورع پہ ثابت قدم دیکھا معتقد ہوئی اور اس کلمات سے عذر

اور استغنا کیا فریبہ تھوڑے سے عرصے میں منزل تقوی کا منتہی ہوا اور گوشہ نشین اس پایہ کے اوسکی ہمت باطن سے دریوزہ گری کرنے لگے اور گرم رو بادیہ مجاہدہ اوسکے نظر التفات سے استمداد کرتے تھے تھوڑے سی فرصت میں شہرہ اوس کے زہد و دیانت کا نواحی ہر صحرا اور بیشہ میں شایع ہوا فریبہ کے منزل کے نزدیک ایک بیشہ تھا نہایت شاداب اور میوہ دار اوس میں سباع و وحوش بسبب وسعت و فضا اور لطایف ہوا کے جمع تھے اور بادشاہ اون سبکا ایک شیر تھا کہ ہول دل ہیبت اور قوت و شوکت میں کوئی مثل و ہمسر اسکا نتھا باشندے اوس بیشے کے حلقہ اس کی اطاعت کا گوش فرمانبرداری مین رکہتے تھے اور لقب اوسکا کامجو تھا ایک دن اپنے ارکان دولت اور ارباب صحبت سے سرگرم مقالات تھا اثنای کلام مین ایک نے حکایت فریبہ کی ساتھ صفت کمال اور حسن صلاحیت کے سمع بادشاہ میں پہنچائے بادشاہ باشتیاق تمام جویای صحبت فریبہ ہوا القصہ کامجو نے معرفت ایک شخص کے فریبہ کو طلب کیا فریبہ موافق حکم بادشاہ کے کہ اغماض کرنا بادشاہ کے حکم سے بغاوت کا رکہتا ہے اور بغاوت حرام ہے لہذا بپاس تقوی درگاہ سلطانی مین بلا عذر حاضر ہوا بادشاہ نے عزت تمام سے اپنی مجلس میں جگہ دی اور فرمایا کہ مین چاہتا ہوں کہ آداب طریقت تجہسے حاصل کروں اسکے بعد بادشاہ نے ہر طرح کی گفتگو کی تو فریبہ کو ایک بحر بے پایان پایا اور معرفت کمالات نفسانی مین ایک گنج بے بہا دیکہا اور چشم دوربین سے نتیجہ اور قطعہ طریق کارسازی اور مہم پردازی اور تدبیر و تقریر فریبہ کی امتحان فرمائے تو تمام نقد حال اسکا محک قبول پر عیار کامل فرمایا المولف **بیت**

عاشق کامل کو خوف امتحان ہوتا نہیں ÷ چرخ سے خالص طلا کا کچہ زیان ہوتا نہیں ÷ کامجو کو صحبت اوسکی بہت خوش آئی بعد چندے خلوت میں فرمایا کہ ای فریبہ میری مملکت بہت وسیع ہے اور کام اس سلطنت کے بیشمار ہیں اور خبر تیرے زہد کی میرے سمع جلال میں پہلے پہنچی تھی اور اب جو دیکھا تو سننے سے زیادہ پایا **بیت** شنیدہ ام کہ در آفاق نیست ثانی تو ÷ چو دیدمت بحقیقت ہزار چندانی ÷ اب تجہپر اعتماد تمام مجھے ہوا اور ملک و مال اپنا تجھے سپرد کرتا ہوں چاہتا ہوں جیسا کہ منزل المتقین تونے رتبہ عالی پایا ہے ویسا ہی مقام امارت میں بھی درجہ رفیع کو پہنچے اور زمرہ خواص اور مقربان با اختصاص میں داخل ہو اور برکت عنایت اور حسن عاطفت ہمارا اقران اور اخوان بلکہ ابنای روزگار پہ تجھے شرف اقتدار بخشے

بیت بر آستان دولت ما ہر کہ سر نہاد ÷ نگذشتہ ہفتہ کہ زاہل سریر شد ÷ فریبہ نے جواب دیا کہ سلاطین کو لازم ہے کہ کفایت کار ملکی اور مالی اونکے واسطے کہ لیاقت اسکی رکہتے ہوں تجویز کریں اور وہ لوگ خواہان بھی اس خدمت کے ہوں اور وہ اشخاص کہ جو اسکے کارہ ہوں اور اسکے ضبط اور ربط پر قادر نہوں اور اس عہدہ کی شرطیں بواقعی اونسے ادا نہوں تو اس بار کو اون کی گردن پر ڈالنا وبال اس نقصان اور گناہ کا بادشاہ کی طرف رجوع کریگا غرض اس غرض سے یہ ہے کہ میں کار بادشاہی سے بدل کارہ ہوں اور واقفیت اور تجربہ بھی اس کا

نہین رکہتا ہون اور تو بادشاہ صاحب شوکت اور سلطان عالی منزلت ہی اور تیری خاطر تمین وحوش اور سباع بہت ہین اور قوت اور شجاعت مین آراستہ اور صفت امانت و دیانت مین مشہور اور بیپروا نہ اور طالب ان کامونکے بھی ہین اگر انکے حق مین عنایت فرمائے تو خاطر مبارک سب دغدغون سے فارغ رہے اور کام بھی خوب بن آئے کامجو نے کہا کہ انکار سے میرے کلام سے تجھے کیا فائدہ دیگا اور اس سے پہلو تہی کرنے مین کیا حال دیکھا ہے تو نے اور معاف نہ کرونگا مین تجھے اور طوعا او کرہا طوق اس عہد کا تیرے گلے مین ڈالونگا فریبے نے کہا کہ کلام بادشاہ کا مناسب دو شخصون کے ہوتا ہے ایک غافل سخت رو کہ زبان درازی اور بیمروتی سے غرض اپنی حاصل کرے اور زبر کی اور حیلہ سے پیش رفت کیجائے اور نشانہ مخالف کے تیر تعرض کا ہی بنے اور دوسرا غافل بے حمیت کہ کانٹون پر کہینچنے کا خوگر ہو اور بے ناموسی او لطف نام و ننگ کی پروا نہ رکہتا ہو پس ایسا شخص حرص سے نہیں آتا ہی اور دشمن اوسکے کمتر تیرے ہیں ان دو طبقون سے نہیں ہون حرص غالب کہتا ہون کہ خیانت کی بدنامی سے پروا کرون اور طمع خسیس کہتا ہون کہ بار ذلت اوٹھانا گوارا کرون **قطعہ** بخدای کہ آفرین کردست بہ عاقلان عقل بجز نشستن داری بہ کہ بہر زر و سیم بر در ہمت ملک ہر دو جہان بیک غزاری بد اوفتہ **ایضاً** لخت دل کھائے سدا خون جگر پیٹے پیا بہر یک نان کبھی منت کش دونان نہوا بادشاہ اس امر کو زبان پر نہ لائے اور مجھ کو تحمل بار مشقت سے معاف فرمائے مت ہوئی کہ مینے دیدہ طمع و شوخ چشم کو سوزن قناعت سے سیا ہی اور متاع بے اعتبار حرص کو شعلہ آتش ریاضت سے جلا دیا ہی اگر بادشاہ دوسری بار علائق دنیا مین آلودہ کریگا تو مجھے وہ پہنچیگا کہ جو ان مکھیون کو پہنچا کہ طبق شہد مین بیٹھی تھیں شیر نے پوچھا کہ یہ قصہ کیونکر تھا

حکایت درویش و حلوائی

کہاکتے ہین کہ ایک فقیر صاف دم کہ طریق طریقت میں ثابت قدم تھا بازار میں گذرا ایک حلوائی نے کہ حلاوت فقر سے کچھ چاشنی رکہتا تھا فقیر سے التماس کیا کہ ایکدم میری دوکان پر ٹھہریے تو مین بندہ نوازی ہے مرد عارف بمقتضای خلق اور دلنوازی کی بیٹھ گیا حلوائی نے بطور پیشکش طشت شہد سے بھرا ہوا روبرو درویش کے رکھدیا مکھیان اپنی عادت کے موافق غوغا کرتان او سپر بیٹھ گئین ہر چند انکے اوڑانے مین سعی کی پر باز نہ آئیں ایکبار طشت پر گر ہی پڑیں حلوائی نے جبکہ ہجوم انکا دیکھا پنکھا بزور ہلانے لگا جو کنارہ طشت کی تھیں اوڑ گئیں اور جو کہ شہد پر بیٹھیں تھیں پابند ہو گئین جبکہ اوڑنیکو چاہا پر و بال بھی شہد مین پھنس گئے اور ہلاکت مین مبتلا ہوئیں وہ درویش مشاہدہ اس حال کا کر کے جوش مستانہ سے نعرہ زن ہوا جبکہ وہ ولولہ اور تموج دریائے وجد و حال فرو ہوا حلوائی نے کہا اے عزیز مینے صورت حلوے کی تجھسے دریغ نہیں کی ہے تو بھی معنی اس حال کے کہ تجھپر حل ہوئی ہوان مجھسے دریغ نہ فرما درویش نے فرمایا کہ صال دنیا اور اسکے حریصونکا اس شہد کے طشت سے مجھپر کھل گیا اور ملہم غیبی نے کہا کہ اس طشت کو دنیا جان اور یہ عسل اسکی نعمت ہے اور یہ مگس نعمت خوار اس دنیا کی ہین کہ کنارے پر اور درمیان مین بیٹھی ہین وہ جو کنارے طشت کے ہیں وہ بے حرص ہین کہ کنارے رہ کے بقدر ضرورت کچھ حاصل کر لیتے ہیں۔ اور قدر

ضرورت سے زیادہ کی و سپے نہین ہوتے ہین جو فنت کہ عزرائیل علیہ السلام مروحہ رحیل بلائین گے یعنی جنبش سلسلہ
موت کو دین گے جو کنارے طشت کے ہین وہ باسانی اوڑجاینگے یعنی نزع اور قبض روح اونکا باسانی ہوگا کہ کوئی غم و غصہ
علایق دنیا سے کاہش روح اونکا نہوگا اور آشیانہ فِی مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِیْکٍ مُّقْتَدِرٍ مین بازگشت کرینگے
یعنی ارواح صالحین کو جگہہ آرام کے بعد قبض کے اللہ کریم نزدیک اپنی عنایت کرتا ہی اور وہ مکھیان کہ طشت کے بیچ مین بیٹھی ہین
یہ مثل حریصان دنیا کی ہے کہ دنیا کو زیادہ ایمان عزیز سے رکھتی ہیں جتنا کہ حضرت عزرائیل بادکش ال سی حرکت زیادہ کرینگے
بال و پر انکے شہد مین زیادہ پہنستے جاینگے یعنی تشدد اور تشتت تمام سی انکی روح قبض ہوگی اور بمقتضای ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ
سَافِلِیْنَ کے یعنی جانب پستی کے روکی جاینگے کہ ہر جگہہ سے وہ جگہہ بدتر ہے اسفل سافلین اون لوگونکی ارواح کا مقام ہی کہ
شقاوت ابدی پر جنکا انجام ہوگا فربہ نے کہا کہ اس مثل کے ایراد سے یہ غرض ہے کہ بادشاہ بے پر و بال شہد دنیا سی آلودہ
نکرین کہ جب امانت روح کی استرداد کا وقت پہنچے تو چلنا آخرت کی راہ کا بسہولت میسر آئے بیت جہان وقتی بدست آرد زمانہ
کہ گر گو ببند رو گردی روانہ بد کا مجو نے کہا کہ جسکی نظر حق پر ہے اور روش عدالت پر مستقیم ہے اور کوئی دقیقہ راستی کا فروگذاشت
نہین کرتا ہی اور مظلومونکی ضرر کو ستمگارون سے بازخواست کرتا ہے اور محنت کشیدونکی بات خوشدلی اور تازہ روئی سے
سنتا ہے وہ ہر آئینہ دنیا مین معزز رہیگا اور عقبی مین شرف کرامت سے بہرہ مندی پائیگا فربہ نے کہا کہ کام سلطنت کے بشرایط
مناسب اگر کوئی سرانجام دی تو خوشبو نجات کی اوسکی مشام جان کو البتہ پہنچیگی لیکن دنیا مین کام کسیکا دوام پذیر نہین ہوتا ہی
اور کسیکی مدت عمل کو ثبات و قرار تا آخر عمر کمتر دیکھا ہے اور جو کوئی تقرب بادشاہ سے سرفراز ہوتا ہے پہلے اوسکے
دوست بسبب حسد کے اوس سے روگردان ہوتے ہین اور دشمن اوسکی جانکو تیر بلا کا نشانہ بناتے ہین جبکہ سب کا اجماع ایک
شخص کی عداوت پر منعقد ہوا تو امین رہنا اوسکا خلاف قیاس ہے اگرچہ بالفرض اوس شخص کا آسمان پر ہو تو بہی سر کو سلامت
نہ لیجائیگا شیر نے کہا جبکہ مین تجہسی عقیدت رکہتا ہون بداندیش کیا کر سکتے ہین ایک گوشمال ہی سے اونکی کید کی بند کرونگا
اور تجہے نہایت مرحمت اور غایت ابنست کو پہنچاؤنگا کیا مصرع یہ نہین سنا ہے تو نے مصرع چہ غم ز حیلہ دشمن کہ دوست
جانب ماست بد فربہ نے کہا کہ بادشاہ کے یہ الطاف محض میری پرورش کے واسطے ہین ورنہ کونسی حاجت بادشاہ کی
مجہہ موقوف ہی مگر کمال عنایت میرے حال کے لایق یہی ہے کہ بادشاہ مجہی میرے حال پر چہوڑ دی کہ مین اس صحرا مین بفراغت
زندگانی بسر کرون اور نعمت دنیا سی فقط آب و گاہ پر صبر کرون اور مضرت حسد دشمن سی کنارے رہون اگر تہوڑی سی عمر کسیکا امن
راحت اور فراغ صحت مین گذری تو اوسی بہتر ہے کہ بہت سی زندگانی خوف و وحشت مین بسر ہو بیت دمی فراغت دل بہتر ست
انان کہ کسے بہ ہزار سال کہ بر فوق از و بزید بد کا مجو نے کہا کہ اب غدغہ خوف کو خاطر سے دور کر اور مجہہ سے نزدیک ہو کے

مہمات سلطنت کو اپنے ذمے مین لے فریبہ نے کہا اگر حال اس منوال پر ہی کہ عذر اور انکار میرا کچھ فائدہ نہین کرتا ہی تو بادشاہ مجھے اپنی امان میں لے کہ جب مین نے کام اختیار کیا تو زیردست میری منزلت پر حسد اور زبردست اپنے بیم زوال مراتب سے بری عداوت پر نفاق کرینگے تو بادشاہ اونکے دمدمے پر مجہسے متغیر ہو اور بہہ قضیے بین کلام حاسدونکا سماعت نفرمائے اور جو کچھ کہ کوئی عرض کرے اُسمین بچشم انصاف نظر فرمائے تو البتہ مین خدمت اختیار کرون **مصرع** پہر تہمت نمی باید زیاد خاطر گران کردن شیر نے اُس سے عہد و پیمان کیا اور کنجیان سب ملک و مال کی اُسکو سپرد کین اور تمامی اتباع اور لواحق کو حکم دیا کہ اُسکے فرمانبردار رہین القصہ تہوڑے سے عرصے مین اُس اعتماد کو پہنچا کہ بادشاہ اُسکی سوا کسیسے مشورہ نکرتا تھا اور اسرار مملکت بجز اسکے دوسرے سے اظہار نفرماتا تھا ہر روز اعتقاد شیر کا زیادہ ہوتا جاتا تھا اور قرب اور مرتبہ فریبہ کا بڑہتا جاتا تھا آخر نوبت اخلاص و اتحاد کی پہنچی کہ ایک دم کی جدائی ہزار سال کے برابر سمجھتے تھے اور سچ ہے اگر دوستی نہایت کو پہنچی ہے تو یہی حال ہوتا ہے آخر کار یہ حال مصاحبان شیر کو گران ہوا اور ارکان دولت نے کمر مخالفت فریبہ پر باندہی اور آپسمین اتفاق کیا کہ ایسی خیانت سے منسوب کیا چاہیے کہ شیر کا مزاج منحرف کرکے فریبہ پایہ اقتدار سے گرا دین القصہ بصلاح آپسکے یہ قرار ہوا کہ ایک درندہ کو سب نے تعلیم کیا کہ قدرے گوشت شیر کی چاشت کیواسطے رکہا جاتا ہے اوسی حجرا کے فریبہ کے حجرہ مین رکھ دے اور اُسپر بندشین فتنہ انگیز کرکے شیر کو برہم کرین آخر یہی کیا جبکہ شیر روز جنگ کے نام سے باہر آیا امرا اور وزرا موافق عادت کے بارگاہ میں بادشاہ کی حاضر ہوئے اور فریبہ تدارک کار مہم کار کیواسطے کسیطرف گیا تہا تب اوسکے انتظار مین بیٹھا تہا عادت اوسکی یہی کہ سوا اوسکے کسیسے بات کسی کام کی نکرتا تہا اور دوسرے چاشت کیوقت اشتہا نے شیر پر غلبہ کیا جو گوشت کہ چاشت کا مقرر تھا ڈہونڈہا نہ پایا شیر نہایت آشفتہ ہوا او سوفت کہ فریبہ غایب اور دشمن حاضر تھے دیکھا کہ آتش جوع اور حرارت غضب باہم جمع ہین خمیر فساد گوندہنا شروع کیا اور تنور شر و شور کو گرم کرکے نان مطلب یون لگانے لگی ایکنے کہا کہ چارہ اسکی سوا نہین ہے کہ ہم بادشاہ کو آگاہ کرین اوسمین کہ نفع اور ضرر حضرت کا جانین اوسکے عرض کرنے مین دریغ نکرین کا مجوز اسکے کہا کہ ملازمان بادشاہی کو چاہیے کہ جو شرط نمکحلالی کی ہے اوسمین دریغ نکرکے بلاتامل عرض کرین **بیت** کسانی حق شناس حق گزارند کہ حال از بادشہ پنہان ندارند اور جو کچھ کہ سنا ہی اور دیکہا ہی اوسی کیون نہین عرض کرتے ہوا ایک شیطان سیرت نے جواب دیا کہ مینے یون سنا ہے کہ فریبہ اس گوشت کو اپنے ڈیرے کیطرف لیگیا تہا دوسرے نے دہوکا دینے کیواسطے کہا کہ مجھے یقین نہین آتا ہے کہ وہ جانور ہی کم آزار اور امانت دار شیر نے کہا کہ ایسی باتون میں احتیاط کرنا چاہیے کہ ہر کسیکے دوست اور دشمن ہوتے ہین اور اپنی غرض کیواسطے باتین جھوٹ بناتے ہین اور کوئی شخص پہچانا نہین جاتا ہی اور اسرار خلایق کے آسانی سے نہین معلوم ہوتے ہین ایک مدت کے بعد کہلتا ہی کہ نیک کار کون اور بدکار کون ہے چوتھے نے کہا کہ واقعی کسیکے دل کا مال جلدی نہین معلوم ہوتا ہی

ناکہان ناگاہ ۱۲ بیشہ کردن در بنیاد مانند ۱۲ جوع بمعنی گرسنگی ۱۲ بمعنی نان در خمیر ۱۲

لیکن یہ بات کچھ مطلب نہیں ہے اگر گوشت اوسکی مکان میں پایا جائے تو یہ افواہ کہ خاص و عام میں ہے اور سب خرد و
بزرگ اپنی اپنی جگہہ کہتے ہیں کہ فلسیہ بڑا دغا باز ہے پھر یہ سب سچ ہے کہ اس سے زیادہ کون گواہ ہوگا اور اگر اسکی منزل میں
گوشت نکلے تو یہ سب سزا کے قابل ہیں تا بار دیگر کوئی برگزیدۂ سلطانی پر تہمت نکرے اور یہ جو خبر نویس اہل بیشہ میں ہے سو
کہ وہ بڑا غدار ہے تو یہ جانتا ہوں کہ ایسی بادشاہ جبار کا کا زندہ اگر غدار ہو تو زنہار جان سلامت نلیجائیگا لیکن بادشاہ جب تک
کہ مطلع نہو مجبور ہے دوسرا بولا کہ ہم بھی یہ بات تو سنتے ہیں مگر یقین کے قابل تھی اب جو یہ بات سنی گئی کہ گوشت بادشاہ کی چاشتگاہ کا
اسنے چرالیا اگر یہ سچ ہے تو بادشاہ کے ملک و مال کا کیا حال ہوا ہوگا تیسرا بولا کہ خیر اور مکر اسکا پیشتر میرے گوش زد تھا
اور فلانے فلانے گواہ شرعی بھی موجود ہیں انھوں نے بارہا گواہی بحلف دی کہ اس امیر ریائی کا مدار کار غدر او حیلہ پر ہے مجھکو یقین
کامل ہوا اسلیئے عرض کرنا مناسب نجانا کہ شہریار کو مبادا گمان میبر حسد کا ہو تو لینے کے دینے پڑیں اگر یہ شخص غدار ہے تو غدر
او شبیہ نہیں ہونا ہی عنقریب ظاہر ہوجائیگا اور سزا اپنے کردار کی پائیگا کہ ہر عمل کیواسطے منتقم حقیقی نے جزا مقرر کی ہے اور
بادشاہونکی بھی رحمت اور سیاست کے دو نو پلے برابر ہوتے ہیں جو شخص جتنی بلندی پیدا کریگا اتنا ہی صدمہ زیادہ پائیگا مگر دنیا میں
معلوم ہوتا ہے کہ وہ وقت پہنچا ہے کسیکی غیبت کرنیکی حاجت نہیں ہے کہ بادشاہ خود روشن ضمیر ہے لیکن باوجود دعوی فقر و پاک طینتی اور خرقہ
صوفیانہ اور نیک نیتی کے جو کوئی کہ حیا نکرے اور خیانت فاحش سے نشرمائے تو لازم ہے کہ یہ بیت اپنی حال کیموافق تکرار کرے
خرقہ پوشی من از غایت دینداری نیست ❊ خرقہ بر سر صد عیب نہان می پوشم ❊ دوسرا دروازہ معقول گوئی سے در آیا اور کہا
کہ اس پاکیزہ روزگار متقی و دیندار کے کلام سے ہمیشہ یہ تراوش کرتا تھا کہ اسکا نقد جان ہر مصیبت و بلا اور محنت و عنا میں مصروف
رضائے بادشاہی ہے باینہمہ اگر ایسی خیانت ظاہر اس سے سرزد ہوئی تو حیرت کا محل ہے اور کسیطرح سے یقین نہیں آتا ہے باقی نعیب اللہ
دو سے نے کہا کہ جبکہ ایسی قلیل چیز کہ بادشاہ کے چاشت کا وظیفہ تھا اسنے اسپر آنکھہ اپنی سیاہ کی ہو تو قیاس کیا چاہیئے کہ متاع کلی
میں کسقدر کی خیانت کی ہوگی اور مال بادشاہی سے کیا کچھہ تصرف میں لایا ہوگا جو صیاد کہ بیضۂ کنجشک سے درگذر نکرے وہ تیہو اور
کبک پر قادر ہوکے کب درگذر کریگا جبکہ امرا اور وزرا نے میدان خالی پاکے اپنے حسب دلخواہ بدگوئی میں زبان آوری کی اور کار جو کا
دل عیار زر دستے خوب بہم اسکے بعد ایک نے انمیں سے کہا اگر یہ بات سچ نکلے تو یہ فقط خیانت نہیں ہے بلکہ دلیل ہے کافر نعمتی اور
حق ناشناسی کی اور حقارت بادشاہ کی بھی اسمیں متصور ہے کیونکہ دشمن کہینگے کہ بادشاہ نے کیا سمجھہ کے ایسی خائن پر اعتماد کیا تھا
دوسرا وزیر بولا کہ اے یارو ایسی کلمات زبان پر نہ لاؤ اور اپنا نامۂ اعمال سیاہ نکرو اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْہِ مَیْتًا
خلاصہ معنی آیت یہ ہیں کیا دوست رکھتا ہے تم میں سے کوئی یہ کہ کھائے گوشت اپنی برادر مردہ کا لازم ہے کہ بابت اپنی بھائی
گوشت میں نہ مارو اگر قضیہ خیانت کا واقع ہو تو تم سب گنہگار ہوگئے اگر بادشاہ اسی ساعت فرمائے تو مکان اسکا ڈھونڈھا جائے

اور اشتباہ رفع ہو جائے اگر گوشت اوسکے مکان مین نکلا تو بہی گواہی اوسکی خیانت کی اور گمان خاص و عام کا بجا ہے اور اگر گوشت اوسکے پاس نہین نکلا تو افترای صریح ہے پھر سبکو واجب ہے کہ استغفار کرین اور فربیسے گناہ اپنے بخشواوین دوسرے نے کہا کہ اگر احتیاط منظور ہے تو اوسکی تحقیق بین جلدی کیجائے ورنہ جاسوس اس صحبت مین بہت ہین ساعت بساعت خبر پہنچاتے ہین جبکہ وہ مطلع ہو جائیگا تو اوسکا تدارک جو کہ چاہیے سو کریگا پہر بن بات کا کہلنا دشوار ہو جائیگا آخر ایک ندیم نے گستاخانہ عرض کیا کہ اس واقعی کے تفحص سے فائدہ کیا ہی اگر گناہ بہی اوس خائن نامتدین کا ثابت ہوا تو ایسا شعبدہ کریگا کہ بادشاہ کو اس مکافات سے منحرف کر کے سب خیر خواہوں پر غضبناک کر دیگا ایک تو اوسوقت حال شیر کا بھوک سے متغیر تھا اور دشمنوں لوگون نے بہا فتنک مفسدہ کیا کہ کراہت فربیہ کی طرف سے شیر کے دلمین آہی گئی لیکن تسپر بھی کا مجوز عقل سلیم کو دخل دیا اور سبسے کہا کہ اس قضیہ نے مجھے سخت متردد کیا ہی جب غور کرتا ہون کہ وضیع شریف ارکان دولت فربیہ کے خیانت پر متفق ہین اور ایسا اتفاق کمتر ہوتا ہی بلکہ نہین سنا ہی کہ سبکے سب ایمان چھوڑ دین اور ناحق ایک بیگناہ کو حسد سے قتل کراوین اور مطلق خوف خدا اور شرم خلق اللہ نکرین اور ندیم کاملی کہ باعث آرام بادشاہ اور موجب فلاح سلطنت ہو اوسکی ہلاکت پر راضی ہون اور جسوقت کہ نظر تامل سے دیکھتا ہون تو زنہار یقین نہین ہوتا ہے کہ ایسا زاہد و عابد کہ سب عالم جسکی امانت و دیانت پر گواہ ہے اور مینے بہی اس مدت مدید مین کبہی شائبہ خیانت اوسکے اقوال و افعال سے پایا نہین ہے پہر ایسی خیانت ادنی کیونکر ہوئے ہو گی ان دونون صورتونمین عجب طرح کا تردد عظیم میرے لاحق حال ہے مگر بعد تامل بسیار عقل سلیم کہتی ہے کہ یہ سب سباع کہ فربیسے مرتبے مین کمتر ہین وہ سب گوشت کے محتاج نہین ہین بلکہ بقدر احتیاج اوسکی ہاتھ سے سبکو ہر روز پہنچتا ہی پس فربیہ کو گوشت کی کیا کمی تہی کہ ہمارے چاشت کا گوشت چرا لیتا اور پہر چرانے کے بعد اوسے کہاتا بہی نہین اور دریاس مین رکھ چھوڑتا تا کہ تم اوسے نکال لاتے لہذا جواب اس بات کا کہ جبتک دلیل کافی سے ملاؤ گے قابل اعتبار کے نہین ہے سیاہ گوش نے عرض کیا کہ جواب شافی اسکا موقوف ہے ایک حکایت پر اور وہ حکایت ہی زن گدائی پیشہ کی کہ ایک بادشاہ کی منظور نظر ہوئی تہی کا مجو نے پوچھا کہ حکایت اوسکی کیا ہے

حکایت زن گدائے پیشہ

کہا کہ ایک عورت کم سن متناسب اعضا اور رنگ و روغن اور آنکھ ناک سی بہت درست تہی کہ جسنے نک سک سے ٹہیک ٹہاک کہتی ہین کوچہ و بازار مین گدائی کرتی پھرتی تہی لیکن بسبب خواری اور مذلت کے کہ میلے کچیلے اور خاک آلودہ اور لاغر تہی اسلیے حسن جمال اوسکا کسیکے خیال مین نہ آتا تہا اتفاقاً ایک دن سواری بادشاہ کی شہر بازار گزری اور آسپر نظر پڑی اندنون کہ نیر اقبال اوسکا حضیض تنگدستی سے نکل کے اوج ترقی پر درخشانی کر رہا تہا اسلیے بادشاہ کی نظر مین حور پری سی بہتر دکہلائی دی حکم کیا کہ اسے سوار کر کے لے آؤ فوراً خدام سلطانی نے تخلیے مین بٹہا کے در دولت پر حاضر کیا حکم ہوا کہ محل شاہی مین داخل کر دو اور محلدار سے کہو کہ جلد حمام

کرواکے اور پوشاک نفیس پہناکے مشاطہ سے کہو کہ آج سے آراستہ کرکے چوکی مین لگائے جبکہ بعد آرائش تمام شب کو بادشاہ کے روبرو آئی دیکھتے ہی ہزار جان سے مفتون ہوگیا اور تمام شب بوس و کنار اور اختلاط مین بسر کی روز بروز غلبہ عشق کا بادشاہ کو زیادہ تر شیدا کرتا جاتا تہا حتی کہ افضل النسا اور ملکہ جہان خطاب ہوا اور بادشاہ کا کھانا اور سونا بسر اسیکے ساتھ تھا باوجودیکہ اُس خواری اور ذلت سے نکل کے اس عیش و آرام مین رہتی تہی مگر روز بروز لاغر اور نزار ہوتی جاتی تہی ایکدن بادشاہ نے پوچھا کہ حال اپنا بتا کہ اس راحت عشرت مین کیون لاغر ہوتی جاتی ہے جو بیماری ہو تو معالجہ کیا جائے اور اگر کوئی رنج روحانی ہے تو اوسکا تدارک ہو اوسنے کہا کہ اے بادشاہ نہ مجھکو کوئی رنج بدنی ہے نہ روحانی مگر بادشاہ اپنے ساتھ مجھے کھانا نہ کھلائے اور حکم دے کہ میرا کھانا جدا آئے اور سب سے علٰحدہ کھایا کرون اوسکے بعد مین ہرگز لاغر نہونگی بادشاہ نے اوسی دم حکم کیا اور کھانا اوسکا علیحدہ آنے لگا اوسکے بعد روز بروز فربہ اور سرخ و سپید ہونے لگی بادشاہ نے خدام محل سے پوچھا کہ یہ جدا کھانے مین کیا کرتی ہے اُنہون نے عرض کیا کہ کنیزونکو مطلق علم اسکا نہین ہے اسقدر معلوم ہے کہ جب خاصہ آتا ہے تو یہ طاقونمین جو اوسکے پردے کہلوا دیتی ہے اوسکے بعد معلوم نہین کہ اندر کیا کرتی ہے اور کسطرح کھاتی ہے ایکدن جبکہ مشغول کھانیکی ہوئی بادشاہ مخفی آگے پردیکے گوشے سے جہانکنے لگا دیکھتا کیا ہے یہ روبرو طاق کے آتی ہے اور کہتی ہے کہ خدا کی راہ پر ایک ٹکڑا دو پہر اوسمین سے لیکے ایک لقمہ کہا لیتی ہے پہر دوسرے طاق کے آگے جاکے کہتی ہے کہ اللہ کے نام پر ایک نوالہ دو اسمین سے بہی ایک لقمہ لیکر کہا لیتی ہے اسیطرح سب طاقون سے مانگتی پہرتی ہے جب سیر ہوجاتی تو کنیزونکو آواز دیتی ہے اور کھانا اوٹھا دیتی ہے اور ہاتھ منہ دہوکے آرام کرتی ہے جبکہ بادشاہ نے یہ حال مشاہدہ کیا سمجھا کہ علت دہوئے سے البتہ جاتی ہے مگر عادت نہین جاتی ہے اُسیدن بادشاہ نے اوسے محل سے نکالدیا اور اوسکے بعد پہر اوسکا نام لیا اے بادشاہ یہ قرلبہ بہی اسی طرحسے مرد گدا پیشہ اور خائن اور مکار تہا انہونے دفعتہ بلا امتحان اسے وزیر اعظم کردیا گو اس رتبے کو پہنچا مگر عادت خیانت اور گدائی کی اسسے کب جاتی ہے والا سچ ہے کہ اسے گوشت کیسے یا کسی چیز کی تیری بدولت کیا کمی ہے مگر عادت خبث سے مجبور ہے کہ چوری اور خیانت کی نسبت اُسکی نہاد مین رکہی گئی ہے اوسے چین اور قرار نہین آتا ہے جبکہ یہ دلیل روشن اور مثال حسب حال سیہ گوش کے زبان سے کامجو نے سنی یقین ہوا کہ یہ امر بے سبب نہین ہے حکم دیا کہ دیکہو اسکے دیباس مین گوشت کا کچہہ اثر ہے یا نہین فوراً ایک درندہ اوٹھا اور وہان جاکے آدہا گوشت زمین مین گاڑ دیا اور آدہا اوٹھا لایا کامجو نے کہا کہ ایک حیرت مجھے یہ ہے کہ اگر گوشت اوسکے کہانیکے واسطے لیا تہا تو رکھہ کیون چہوڑا اسیاہ گوش نے عرض کیا کہ اے شہنشاہ بغور دیکہیے کہ سب گوشت تیری چاشت کا اتنا ہی تہا اوسنے یقینہ نصف تہا اپنی کہا لیا ہے اور جو باقی رہا اوسے رات کیلیے رکہہ چہوڑا ہے اس گفتگو کے بعد کامجو کو یقین کامل ہوا اور درمیان کے حاضر کرنیکا حکم دیا وہ بیچارہ ان غداروں کے مکر سے بیخبر اور دامن اوس کا لوث خیانت سے پاک تہا بیباکانہ بشیر کی

خدمت میں حاضر ہوا شیر نے پوچھا کہ گوشت میری چاشت کا کہان ہے اوسنے کہا کہ مینے باورچی خانہ مین پہنچا کے تاکید
کی تھی کہ چاشت کے وقت بادشاہ کے آگے لیجانا چونکہ اہل مطبخ بھی شریک حال اونہین دشمنونکے تھے انکار کیا کہ ہم ہرگز گوشت
واقف نہیں ہین اورکسی نے ہمین سونپا نتھا بادشاہ نے وہ سب حکایت کہ جو تحقیق کرچکا تہا بیان کی اورکہا مجھے کسیطرح تسکین تیری
خیانت مین باقی نہیں رہا ہے اگر جوابِ شافی تجہسے سرانجام ہوا توخیر ورنہ دیکھیگا جو دیکھیگا فریبیہ سمجہا کہ دشمنون نے کام اپنا
کیا اور جو مہم کہ مدتسے مدنظر تھی اور رشتہ اسکی مدت کا بٹ رہی تھی آج درست کیا اوردلمین سمجہ کے یہ اشعار گویا کے
حسب حال اپنے پڑھے **بیت** کون ہین وہ جو کیا کرتے ہیں حیوان کو قتل ۞ جسے سیماب بھی کشتہ کسی عنوان نہ ہوا ۞
ہاتھ مین سبحہ تو زنّار رہا گردن مین ۞ ہمسے آزردہ دل گبر و مسلمان نہوا ۞ مین تو ای شہ تیرے صحرا کو سمجھ دارشفا ۞ یہان ہی آیا تو
مرے درد کا درمان نہوا ۞ بادشاہ کے دربیرون مین ایک بھیڑیا تھا کہ مدت سے فریبیہ کی ترقی پر ناز رکھتا تھا بولا کہ ای بادشاہ
خیانت ماسبق کر کار گنہگار کی روشن ہوئی اور احتیاج گواہ اور شاہد کی کچھ باقی نہیں ہی اب مناسب ہے کہ سیاست مین تاخیر ہو ور
اگر یہ امر مہمل رہا تو بے شک خائن اور گنہگار ساعت بساعت اپنے افعال مین دلیری کرینگے اور حکما کا اسپر اتفاق ہے
کہ اگر بادشاہ ہر محل پر اپنی سیاست اور مرحمت کو عمل مین نہ لائیگا اور قصور فرمائیگا تو امورِ سلطنت کے عنقریب برہم اور درہم ہوجائینگے
ایک سیاہ گوش کہ بادشاہ کا مخصوص تھا اسنے یون عرض کیا کہ بادشاہ عالم پناہ کے وہ رای روشن ہے کہ آفتاب اسکی پرتو سے اکتساب نور کرتا
اور شمع شبستان سپہر اسکی حمایت حرارت سے چہرہ اپنا روشن بناتی ہے مین اس تعجب مین ہون کہ خیانت اس غدار کی اور خیانت اس
واہی مکار کی کیونکر رائے عالی سے پوشیدہ رہی اور خبث اسکے ضمیر پاک پر باوجود طبع حیلہ انگیز کا کسطرح اتنی مدت مخفی رہا بادجود
ایسے گناہ عظیم اور فعل قبیح کے قتل اوسکا شہریار نے کیون توقف مین ڈالا ہی اور شمشیر سیاست کو بیخ نہال دانش کرتا نہ
رکھتا ہے کیون جاری نہیں کرتا ہے کامجو نے فرمایا کہ تیرا مطلب کیا ہے اوسنے جواب دیا کہ ای بادشاہ حکیمون نے کہا ہے مَن حَسُنَت
سِیَاسَتُہٗ دَامَتْ رِیَاسَتُہٗ نظام سیاست باعث دوام ریاست ہی جسنے کہ تیغ سیاست نیام انتقام سے
کہینچی وہ تیر فتنہ اعدا کی سپر سہم نہ پہنچا سکیگا اور جسنے کہ بنیاد فساد کو منہدم نہ کیا نہال گلشن امان اسکا باغ زمانہ مین نشو و نما
نہ پائیگا **بیت** آئین سیاست ار برافتد ۞ بنیاد امان ز پا درافتد ۞ جو کوئی کہ صلاح ملک کیا چاہتا ہے سیاست میں تاخیر نگرے اگر
مونس دل اور مقبول خاطر ہو اسپر بھی التفات نکرے جیسا کہ بادشاہ بغداد نے مصلحت عالم کیواسطے اپنا محبوب خاص ہلاک کیا تہ
کامجو نے پوچھا کہ یہ قصہ کیونکر تھا **حکایت بادشاہ بغداد** کہا کہتے ہیں کہ ملک خراسان مین ایک بادشاہ تھا کہ اداے قانون
عدالت جمشید وار سے جام جہان نما عقل کو آئینہ روزگار بنایا تھا اور بملاحظہ قاعدہ سکندری چشمہ حیات کا ہمیشہ طالب تھا یعنی عدل
آب حیات ہی کہ عادل اسکا نام نیک کے سبب سے کبھی نہیں مرتا ہے اور اسکا ایک بیٹا تہا نیکو زیبا ورکہ بلطافت تمام دل خلق اللہ

کھینچتا تہا اور دانۂ احسان و اکرام سے مرغ جان خاص و عام کو دام محبت مین لایا تھا اُس شاہزادیکو از رہ طواف خانۂ کعبہ اور عزیمت ادای ارکان حج مصمم ہوئے بعد قیل و قال بسیار باپ سے اجازت پا کے تری کی راہ سے متوجہ سفر کا ہوا و بلوازم ہونیکے گروہ کے ساتھ مرکب کشتی پر سوار ہو کے عنان اختیار باد سبک رفتار کے ہاتھ مین دی **بیت** چشم فتّان ہوئی گرداب بلا دریا مین ☆ بے خطر موج کے مانند چلا وہ بہا مین ☆ قطع مسافت کر کے مکۂ معظمہ کو پہنچا بعد ادائے لوازم ارکان حج متوجہ آستانہ بوسی حضرت سلطان رسالت اور خاقان بارگاہ جلالت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ہوا آخر شرف سعادت آستانہ بوسی سے مشرف ہو کر قافلۂ خراسان کے ساتھ بغداد کی جانب آیا بادشاہ بغداد حال شہزادیکا سنکے پیشوائی کو باہر آیا اور قاعدہ مہمانداری بہ ترتیب بادشاہانہ بجا لا کے استدعا کی کہ چند روز یہین توقف فرمائیے بموجب درخواست بادشاہ بغداد کے چند مقام کئے جبکہ رنج سفر سے آسودہ ہوا اجازت وطن کی چاہی سلطان بغداد نے بہت عذر کیا لیکن اُسنے شکر گذاری کے بعد رخصت مین اصرار کیا اور ایک کنیز چینی کہ لعبت چین اُس سے عبارت ہی ہدیہ کے طور پر بادشاہ بغداد کو نذر کر کے آپ راہی خراسان کا ہوا شاہزادیکے رخصت ہونیکے بعد سلطان بغداد نے کنیز کو حرم سرا مین بلایا ایسی صورت دیکھی کہ نقاش فطرت نے زیبائی مین لوح وجود پر ایسا نقش کم تر کھینچا تھا اور دیدۂ مصور نادرۂ رعنائی و دلفریبی مین جریدۂ خیال پر ایسا جمال نہ دیکھا تھا اور اُسکی زلف شکین نے کمند فتنہ مین ایک عالم کو جکڑا تھا اور ماہ جہان تاب اُسکے قدمون پر پیشانی ملتا تھا بادشاہ بغداد دیکھتے ہی حسن و جمال اُس پری تمثال کا فریفتہ ہو گیا اور کہتا تھا کہ یہ شعر گویا کا میرے ہی حسب حال ہے **بیت** سامنے آتا ہے جو یوسف جمال بد اُسکے ہاتھون مفت بکجاتے ہیں ہم ☆ مگر حاکم خرد منع کرتا تھا کہ دل اُس سے نہ لگائے پر فائدہ نہ کرتا تہا اور کار فرمائی عقل ہر چند آب نصیحت آتش عشق پر چھڑکتا تہا مگر شعلہ اُسکا منطفی نہوتا تہا اور یہ شعر گویا کا ہر دم زبان پر رہتا تہا **بیت** آپ جاتا نہیں ہوں اُس ستمگر کی طرف ☆ خود بخود گردن کھنچی جاتی ہے خنجر کی طرف ☆ القصہ یہانتک طرح معاشرت کی کنیز سے پڑی کہ بالکل ملک و مال کی خبر نہ رہی اور یہ دستور ہے کہ جب بادشاہ لہو و لعب اور عیش و طرب مین مشغول ہو کے مظلومونکے حال سے بہی غفلت کریگا ہنوز تہیسے عرصے مین ہرج و مرج سلطنت مین پیدا ہوگا اور آشوب فساد یہانتک ترقی پائیگا کہ کام خلائق کا اضطرار اور اضطراب کو پہنچیگا **نظم نل سنج** شاہد پرست جبکہ کوئی بادشاہ ہوا ☆ آیا زوال شمس فراست گیا وقوف ☆ جب نیر آفتاب ہوئی جائے ماہتاب ☆ قول منجمین ہے کہ بس ہو گیا کسوف ☆ جبکہ چند روز اسی طرح گذرے ارکان دولت نے بادشاہ کی بے پروائی سے حال ولایت کا خراب دیکھا ہر ایک نے دست نیاز گوشہ نشینونکی جانب دراز کیا اور درویشان پاکیزہ نفس کی جانب سے دریوزۂ دعا کا صلاح حال بادشاہ کے واسطے کرنا شروع کیا آخر مضطر لونکا تیر دعا ہدف اجابت پر بیٹھا بادشاہ نے رات کو

ملہ فتّان بروزن ستان فتنہ انگیز ☆ ۱۱ بلا برنج و زن بمعنی اختلاط و اضطراب مستعمل شد ۱۲

خواب مین دیکھا کہ ایک شخص کہتا ہے کہ تجھے کیا ہوا ہے کہ مظلومون کے کام سے تو نے ہاتھ کھینچا ہے قریب ہے کہ یہ دولت تیرے ہاتھ سے جاتی رہے کیون اپنے ہاتھ سے تیشہ اپنے پاؤن پر مارتا ہے بادشاہ نے ہیبت خوابسے بیدار ہوکے اور غسل کرکے زبان اعتذار و استغفار کہولی اور تدارک مافات سے مشغول ہوا اور حکم دیا کہ یہ کنیز آج سے میرے پاس نہ آنے پائے اگرچہ اوسکے بغیر آرام نتھا اور دل اوسکے مشاہدہ جمال کے بغیر قرار نپاتا تہا اور یہ شعر گویا کا تکرار کرتا تھا بیت یہ جنون جہاڑکے بیچ مجھے چھٹا ہی کہ بس یہ کبھی دامن جو چھڑایا تو گریبان نہوا لیکن خوف الٰہی اور بیم زوال بادشاہی سے یہ حکم کیا تھا کہ یہ میرے پاس نہ آنے پائے اور کنیزک نے دو دن صبر کیا اوسکے بعد بادشاہ کے پاس بیجا با چلی آئی اور یہ شعر مولف کا زبان پر لائی بیت کچھ تو فرماؤ کہ مکدر کیون ہو بد کیا گنہ کیا ہے خطا کیا باعث پھر جو بادشاہ نے اوسکا جمال دیکھا ہوش جاتا رہا جنون عشق نے متاع عقل اور فہم کو تاراج کیا اور یہ شعر مولف کا پڑھنے لگا بیت اندنون پھر بیقراری کا اثر ہونیلگا پھر وا ہین میرے اشکون سے تر ہونیلگا پھر اسکے بعد اوسیطرح چند روز اوسکا شیفتہ جمال اور فریفتہ زلف و خال ہوکے عشرت مین بسر کی دوسری بار پھر جاسوس عالم الغیب نے اشارت لاریب بادشاہ کو ہوش آیا اپنے دلمین کہا کہ اس فتنہ کے دفعہ کرنیکے سوا اور تدبیر درد کی دوا نہوگی اور بیاسکے کہ یہ بلا بکلی دفع ہو جاے کام سامان کو نہ پہنچیگا بعد ازین ایک جلاد کو حکم دیا کہ اس کنیز نے نافرمانی کی ہے کہ بغیر بلائے میرے پاس چلی آئی اسکی سزا یہ ہے کہ اسے لیجاکے دریائے دجلہ مین ڈبو دے جلاد بموجب حکم کے کنیز کو باہر لایا اور اپنے دلمین سوچا کہ اگر بادشاہ کل پشیمان ہوکر مجھسے طلب کرے اور وہ جو ہلاک ہوگئی تو مین کیا تدارک کرونگا اس واسطے اوس نے اپنے گھر مین چھپا رکھا بادشاہ اس حرکت کے بعد بہت ملول ہوا جبکہ جلوت سے خلوت مین آتا تھا تو آرزوی دیدار یار غلبہ کرتی تہی اور بہت مضطرب ہوتا تہا اور پھر اپنے آپ کو ملامت کرتا تہا اور دلائل عقلی سے دلکو تسکین دیتا تھا ایکدن دفع ملال کے واسطے بادہ ناب کے چند جام نوش کیئے جبکہ سرور اس پر مستولی ہوا اور صبح عقل کا دماغ سے اوڑھ گیا خیال یار غریب بیتشکیب ہوا اور جلاد کو طلب کرکے پوچھا اور تہدید تمام سے کہا کہ اگر آج کی رات اوسی حاضر نکیا تو تجھے دار پر کھینچونگا ہر چند جلاد نے عذر کیا کہ جو کچھ کیا سو بادشاہ کے حکم سے کیا میرا کیا قصور ہے لیکن بادشاہ کو جو نشہ شراب مین بیخود کر رکھا تھا عذر واہی سیاف کا نہ سنتا ہو ناچار ہوکر ہیبت سلطانی سے ڈرا اور اوس کنیز کو حاضر کر دیا بادشاہ نے بہر نہی سرسے بنیاد نشاط کو تازہ کیا اور اسباب عیش پر آمادہ ہوا القصہ اسیطرح تین بار بادشاہ نے اوسکے قتل کا حکم دیا اور سیاف نے خوف جان سے اوسی بچا رکھا تھا اور طلب کے وقت پھر حاضر کر دیتا تھا ایکدن بادشاہ سوچا کہ چارہ اس کام کا اپنے ہاتھ کے سوا سر انجام نپائیگا اور دفع اس بلا کا اور کے ہاتھ سے نہ ہوسکیگا کیونکہ ایکدن بادشاہ لب بام کھڑا ہوا دجلے کی سیر کرتا تہا اور وہ کنیز بھی کھڑی تہی بادشاہ نے خیال کیا اگرچہ یہ کنیز بیگناہ ہے مگر اسکے سبب سے بہا تک از خود رفتہ ہون کہ کام خلق اللہ کا تباہ ہوا جاتا ہے اور داد نہ دینا مظلومونکی بڑا گناہ ہے پس یہ بہتر ہے

که جب آدمی دو بلاؤن مین مبتلا ہو تو جو آسان ہو اوسے اختیار کرے بقول عرب مَنِ ابْتُلِیَ بِبَلِیَّتَیْنِ فَاخْتَارَ اَهْوَنَهُمَا اب بہتر یہ ہے کہ اس کنیز سے اور اپنی آرام جان سے ہاتھ اوٹھاؤن اور داد مظلومونکی ترک نکرون اس کے بعد بادشاہ نے اوسکا ہاتھ پکڑ کے دفعتہً دجلے مین پھینکدیا اور حکم دیا کہ اسی نکالو آخر دریا سے نکال کے دفن کر دیا ہرچند کہ الم اوسکی ہلاکت کا زیادہ از حد کھینچا کہ گویا وہ اب مرگیا لیکن صلاح ملک اور مظلومونکی داد کیواسطے اپنی معشوق کو اپنے ہاتھ سے ہلاک کیا اور یہ مثل اسواسطے کہی گئی ہے تا بادشاہ جانے کہ صلاح مملکت کی رعایت کرنا واجب ہے اور شخص خائن کو زنہار اپنا انیس نکرے اور ایک شخص کو کہ جسسے مضرت ہو کلی کو پہنچے اور فائدہ عالم کو نہو اوسے دفع کرے بادشاہ اس مدعی سے دم مین اونکی آگے سخت غضبناک ہوا اور فریبہ کو پیغام دیا کہ اس گناہ کا اگر کوئی عذر ہو تو پیش کرے ورنہ دیکھیگا جو دیکھیگا مثل مشہور ہے کہ جسکا ہاتھ کوتاہ ہوتا ہے اوسکی زبان دراز ہوتی ہے اسکے مناسب مؤلف کا یہ شعر ہے **بیت** ترک مطلب نے کیا ہے بے نیاز ✽ ہاتھ کھینچا پانون پھیلاتے ہین ہم. فریبہ نے کہ بیگناہ تھا جواب درشتی آمیز دیا سنتے ہی جواب سخت کے غصہ کامجو کا دوبالا ہوا اور عہد اور پیمان کو برطرف کر کے فریبہ کے قتل کا حکم دیا یہ خبر مادر شیر کو پہنچی کہ شیر نے تعجیل کی اور حلم اور بردباری کو چھوڑ کے خفت اور سبکساری کا مائل ہوا دلمین کہا کہ جلد پہنچنا مناسب ہے کہ اپنے فرزند کو وسوسہ شیطان سے باز رکھون معمول ہے کہ جب بادشاہ پر غصہ غالب ہوتا ہے شیطان اوسوقت مزاج اوسکی پر زیادہ تر تسلط پاتا ہے اور خلاف صواب کے راہ تباہ تاہی **بیت** غضب از شعلہای شیطانی ہست ✽ عاقبتش موجب پشیمانی ہست ✽ پہلے ایک شخص کو جلاد کے پاس بھیجا کہ فریبہ کے قتل پر توقف کرنا مین شیر سے کلام کرلون اور آپ کامجو کے پاس آئی اور کہا کہ ای فرزند مینے سنا ہے کہ تونے فریبہ کے قتل کا حکم دیا ہے گناہ اوسکا کیا ہی شیر نے صورتحال بیان کی مادر شیر نے کہا کہ ای فرزند آپ کو بادیہ ضلالت مین سرگردان نکر اور شربت عفو اور احسان سے بے بہرہ نہو کہ بزرگون نے کہا ہے کہ آٹھ چیزین دل کی ساتھ ہی ہوتی ہیں حرمت عورت کی شوہر سے اور پرورش فرزند کی والدین سے اور دانش افزائی شاگرد کی استاد سے اور قوت بادشاہ کی فوج اور شیران کامل سے اور کرامت زاہدونکی تقوی سے اور امنی رعیت کی بادشاہ بیدار مغز سے اور نظام کار بادشاہی عدل و داد سے اور رونق عدل کی عقل سے اور عمدہ سیاست مین دو چیزین ہیں ایک یہ کہ پہچاننا اپنے رفیقونکا ہر ایک کے مرتبہ کیموافق اور رعایت کرنا ہر ایک سی مقدار اوسکے ہنر کی اور دوسرے معمول ہے کہ مقربان درگاہ باہم نزاع دلی رکھتے ہین کہ سوا فنا اور ہلاکت کے عداوت انکی جاتی نہیں ہے اگر بادشاہ بدگوئی ایک کی دوسرے کے حق مین سنے تو ایک بھی لایق اعتماد کے نرہے کیونکہ ان کا دستور ہے کہ کیسا ہی مخلص نیکخواہ ہے اوسے معرض تہمت مین لاتے ہیں اور خیانت کو لباس امانت مین جلوہ دیتے ہین اگر بادشاہ سست خرد ہو تو بیگناہ گرداب بلا مین پڑینگی اور مجرم قوت فریب سے ساحل نجات پر سلامت پہنچین گے **بیت** بیگنہ دل شکستہ در زندان ✽ مجرم از رو زخرم و خندان ✽

اور لاشک نتیجہ اس کلام کا یہ ہی کہ حاضرین قبول عمل سے امتناع کرتے ہیں اور غائب حاضر ہونیمین ہیز رکہتے ہیں اور ہزار خلل ارکان شاہی ہیں راہ پاتے ہیں اور مضرتیں اسکی حد سے باہر اور قیاس سے افزون ہیں **قطعہ** منہ گوش بر قول اہل غرض ٭ کز ایشان رسد ملک و دین را شکست ٭ غرض جو اگر از تو شد سر بلند ٭ شود پایہ قدر و جاہ تو پست ٭ اگر با حسود ان شدی ہمرکاب ٭ عنان بزرگی بیداری بدست ٭ شیر نے کہا کہ مینے کسیکے کہنے پر عمل فرسیکے قتل کو حکم نہیں دیا ہے بلکہ جب اسکی خیانت خود بخود ظاہر ہوئی ہے تب میرا مزاج متغیر ہوا ہے شیر کی مان نے کہا کہ تغیر بادشاہوں کے مزاج کا بے یقین صادق خصوصاً اہل اعتماد کے حق مین داناؤں سے بعید ہے اور یہ جو کہا تو نے کہ اسکی خیانت خود بخود ظاہر ہوئی ہی یہ غلط ہے ثبوت خیانت کا ہنوز شبہ مین ہے جس وقت کہ پردہ روی کار سے اوٹھیگا تو حقیقت معلوم ہو جائیگی کہ راست کیا اور دروغ کیا ہی لازم یہ تہا کہ پہلے اسکی خدمتین یا خاطر رکہتیں جو خیر خواہیان کہ اس سے صادر ہو چکی ہیں وہ لوح ضمیر منیر سے محو نہوتین اور باتین بے ہنران نا آزمودہ کی ہنرمندان کامل کے حقمین مسموع نکیجاتیں کہ بے ہنر دنکا دستور ہے کہ سو حیلے اوٹھاتے ہین تا ہنرمند تر دد مین پڑین ای فرزند عقل دور اندیش اور رائے عالم آرا کے مناسب یہ ہے کہ جو صورت حادثہ کی پیش آئے اسکو فکر عادل اور تمیز کامل سے پہچاننا چاہئیے کہ ہر شخص کے جوہر کا شرف صفائی سے خرد ارجمندی کی ہوتا ہی **بیت** عقل ست کہ بنیاد شرف محکم ازوست ٭ افزونی حرمت بنی آدم ازوست ٭ فرسیہ تیرے دولت سے مرتبہ بلند اور درجہ ارجمند کو پہنچا اور اکثر مجلسون میں تو نے اسکی ثنا و صفت کی اور بارہا اس سے مشورے کئے اب لازم ہے کہ اسکی اپنے قول کی ظاہر نکر اور جس بنا کو کہ اپنے ہاتھ سے اوٹھایا ہی اسے بے سبب گرانا آپکو شماتت اعدا میں ڈالنا ہے اور جو بات کہ فراخور ثبات و وقار نہیں ہی اس سے احتیاط واجب ہے تا عقلا کے نزدیک متہم نہو انصاف کر کہ یہ نسبت کہ فرسیہ کیطرف دشمنون نے کی کسقدر عقل سے دور ہی کہ ایک شی محقر کہ کوئی شخص ادنی بھی اوسپر آنکھ سیاہ نکریگا پس جلیل القدر کہ اوسکی تیری بدولت کسی چیز کی کمی نہیں ہے وہ کیونکر ایسی بے حقیقت چیز پر بے دیانتی کرتا اور اوصاف جسکے ورع اور تقوی کے اہل زمین و آسمان کے زبان پر جاری ہیں اوسکو ایسی شے محقر کیونکر مغلوب کرتی اور اس سے پیشتر کہ فرسیہ ملازم سرکار تہا گوشت کو ترک کر کے زاویہ نشین تھا تو نے جبکہ طلب کیا کسیطرح اس ثروت و خدمت کو قبول نکرتا تہا اور بہزار رقت و عظمت شاہانہ مجبور ہو کے بصد کراہیت یہ خدمت قبول کی اور جیسے کہ ملازم آستانہ دولت ہوا کبھی اسنے گوشت نکھایا کیا تیرے بدولت اسے میسر تھا اور ادنے ترین ملازم سرکار سب گوشت کہاتے ہیں اسے کون مانع تھا اور تو نے اتنا خیال نکیا کہ آج اسے کیا سودا ہوا تہا کہ تیری چاشت کا گوشت چرا کے لیجاتا اور مطلب اس چوری سے تو یہ تھا کہ اس کو کھا لیتا اور جو کھا نہیں سکتا اسے دور پھینک دیتا رکھ کیوں چھوڑ تا کہ اعدا اسیر گرفت کر کے یہ صاف فریب اور بندش دشمنونکی ہے اسکو رای صواب اندیش سے ملاحظہ کر اور سخن بیہودہ کو کان میں جگہہ ندی اور گمان غالب یہ ہے کہ دشمنون نے گوشت

این تحقیق فہم وقت علے حلی و تشدید ذات مفتوح خواندہ شدہ ۱۲

اس کے منزل میں رکھدیا ہے کہ اس حیلے سے اُسی تہمت کریں اور یہ بات کچھ حاسدونکی خباثت سے دور نہیں ہے بلکہ بعضیں از ہیں غیر کی
آزار پہنچانیکے واسطے بعضوں نے اپنے نفس کو قتل کروایا ہی جیسا کہ اُس خواجہ نے غلام کو اپنے قتل کا حکم دیا تہا شیر نے پوچھا
کہ یہ قصہ کیونکر تھا اسے بیان فرمائیے **حکایت خواجہ حاسد و غلام قاتل**۔ کہا کہ شہر بغداد مین
ایک حاسد تھا اُسکے ہمسایہ ایک مرد صالح متدین باخدا رہتا تہا **بیت** شمع محبت ز دل افروختہ ٭ ہر چہ
بجز حق ہمہ را سوختہ ٭ مردم بغداد اُس زاہد سے اعتقاد تمام رکھتے تھے اور ہر محفل اور مجلس میں اوسکا ذکر خیر کیا
کرتے تھے اور بطریق تحفہ اور ہدیہ کے اکثر نقد و جنس بہیجا کرتے تھے اور مرد حاسد اس حال کے مشاہدے سے شبانہ روز
آتش حسد میں جلتا تہا اور ہمیشہ اس تدبیر میں رہتا تہا کہ کسطرح اُسے گزند پہنچائے مگر کوئی تدبیر ایسی نکلتی تھی
کہ جس سے اُسکا مقصد بر آئے یعنی وہ زاہد نظر سے خلق اللہ کے گر جائے آخر بہت تنگ آیا اور اسی نیت سے ایک غلام
خرید کیا اور اوسکی تربیت اور پرورش میں مبالغہ کرتا تہا اور بارہا اُس سے کہتا تہا کہ تجھے مینے اسیواسطے خرید لیا ہے
اور پرورش کرتا ہوں کہ اپنا حق تجھپر خوب ثابت کر کے اسکے عوض میں ایسا کام تجھسے لوں تا بسبب میرا احسان اُس کی
خدمت کے بدلے تیرے سر سے اُتر جائے سن ای فرزند میں تجھسے یہ امیدوار ہوں کہ جو رنج میری خاطر پر ان دنوں مستولی
ہے اُس سے مجھے فارغ کردے جب ایسی گفتگو چند بار مجمل ہوئی ایکدن غلام نے کہا کہ بہت مرحمت اس بیچارہ کی حقیقت میں آپنے
فرمائی ہی کہ شرح اوسکی زبان سے ادا نہیں ہو سکتی ہے اور اقسام نوازش سے اس بندہ سر افگندہ کو اختصاص دیا ہے
کہ اگر ہمہ تن زبان شکر ہو جاؤں تو بھی اس عہدہ سے باہر آنا ممکن نہیں ہے چاہتا ہوں کہ خواجہ اپنا مکنون خاطر بتفصیل
ارشاد فرمائے تو مقابلے میں ان احسانوں کی جان نثاری کروں خواجہ نے دیکھا کہ غلام دعوی حق گزاری اور سپاس
ہوا داری بدل رکھتا ہی اسلیئے پردہ روے کار سے اوٹھایا اور کہا کہ آگاہ ہو کہ میں اس ہمسایہ کے ہاتھ سے تنگ آیا ہوں
چاہتا ہوں کہ کسی طرح اوسے ذلیل کروں اور بارہا مینے تدبیریں کیں مگر تیر تدبیر ہدف مراد کو نہ پہنچا اور آتش حسد
ہر دم کانوں سینہ میں شعلہ زن اور زندگانی منغص ہے کہ اوسکے رنج سے لذت حیات مجھپر تلخ ہے اور عمر عزیز سے بیزار ہوں اور
تجھے مینے اسی مطلب کے واسطے پرورش کیا ہے کہ آجکی رات مجھے اس ہمسایہ کے بام پر ذبح کر کے چھوڑ دے اور یہ بدرہ تجھے دیتا ہوں اسے
لیجاکے اور کسی ملک میں لیجاکے اپنی عمر بسر کر اس رنج سے تو میرے حق سے ادا ہوتا ہے جبکہ اُس جگہہ مجھ کو لوگ کشتہ دیکھینگے زاہد کو
گرفتار کر کے اُسکی عزت اور مال سب تاراج اور خراب کرینگے اور یہ رتبہ اُسکا نرہیگا اور سب وضیع و شریف کہ اُسکا حلقہ اعتقاد
گردن جان میں ڈالے ہیں منحرف ہو کے زبان لعن و طعن کہولینگے بس تمام ہے مطلب میرا اس صورت میں غلام نے کہا کہ ای خواجہ اس
فکر نامعقول سے درگذر اور چارہ اس کام کا اور طرح سے تجویز کر اگر تیری مراد اُسکا دفع کرنا ہی تو میں اُسی کو قتل کر کے تیرا دل حسد سے خالی کردوں

خواجہ نے کہا کہ یہ اندیشہ دور و دراز ہے شاید کہ تدبیر قتل کے عرصہ کھینچے اور مجھے طاقت صبر کی نہین ہے جو کچھ ہو سو آج ہو جیسے کہا ہے ابھی بجا لا اور اسمین چون و چرا نکر اور روح میری خوش کر غلام نے کہا کہ کوئی عاقل یہ تجویز نکریگا جو تو کرتا ہی اور جسکی کہ تو بھی خبر نہوگی وہ بھی ایسا اندیشہ دل مین نہ لائیگا سوا جنون کے اور تدبیر اسکی نہین بن سکتی ہے کیونکہ ذلت دشمن کی اپنی حیات مین مطلوب ہوتی ہے جبکہ آپ مرگئے تو دشمن کی مرگ اور ذلت سے کیا لذت اور کون فائدہ متصور ہے ہرچند غلام نے اسطرح کی بہت تقریر کی کچھ مفید نہ پڑی جبکہ خواجہ نے اسمین اصرار تمام کیا غلام نے سر اوسکا بام ہمسایہ پر کاٹا اور تن اوسی جگہہ چھوڑ دیا اور بدرہ زر لیکر راہ اصفہان کی لی اور اوسی دار الامان مین جا کر قرار پکڑا جبکہ اس بدبخت کو نیک مرد کی بام پر کشتہ دیکھا کوتوال شہر زاہد بیگناہ کو زندان میں لیگیا اور کوئی عذر اوسکا نسنا جو کہ تمام اہل بغداد اوسکی عفت اور سلامت نفس پر گواہ تھے اور جو کوئی وجہ شرعی ثبوت کی بنائی نہ تھی کہ زاہد نے اپنے ہاتھ سے اوسے قتل کیا ہے یا نہین لہذا اوسکا قتل تجویز نکیا جاتا تھا اگر محبوس تھا قضارا مدت مدید کے بعد ایک سوداگر نے اوس غلام کو اصفہان مین دیکھا احوال پوچھا اوسنے حقیقت موبمو بیان کی سوداگر نے کہا کہ وہ مرد پارسا مبتلائے حبس و رنج و عنا ہے غلام نے کہا کہ اوس بیگناہ پر ستم ناحق واقع ہوا ہے اور سچ یہ ہے کہ موجب حکم خواجہ کے یہ فعل مجھسے صادر ہوا ہرچند مین نے انکار کیا اوسنے نمانا ایک بدرہ زر دیکے کہا کہ مجھے قتل کرکے اصفہان کی راہ لی اسلیے اوسکی حکم کیموافق مین عمل مین لایا زاہد بیچارہ اس امر سے آگاہ بھی نہیں ہے تاجر نے بہت محلے کے لوگونکو گواہ کیا اور بغداد مین آکے صورت ماجرا بیان کیا اور گواہ گزرانے اوس زاہد نے رہائی پائی اور مقتول لعنت کے تیرونکا نشانہ ہوا سچ کہا ہے کہ چاہ کن را چاہ در پیش ؎ آخر نتیجہ حسد کا یہ ہے کہ جان و ایمان دونون برباد ہوئے اور نتیجہ نیک نیتی کا یہ ہے کہ ظاہر کوئی تدبیر اوسکی مخلصی کی عقلاً و نقلاً نہتی مگر اللہ تعالیٰ راستی کا معین ہے کہانسے کہان تک پہنچائی اور پھر اپنے فضل و کرم سے اوسے رہائی دلائی اور نیکنام بھی رکھا اور انجام بخیر کیا اور یہ مثل اسلیے بیان مین آئی تا بادشاہ معلوم کرے کہ اہل حسد نے کیا کیا کام کئے ہین بالغرض اگر فیروز قتل ہوا پھر اسکے بعد ان بداندیشونکے ہاتھ سے باقی لوگ کہ تیرے متوسل اور قریب ہے ہر صفت مین کم ہین بچ سکا رکے انہین سلامت چھوڑینگے جبکہ یہ سمجھے کہ ہمنے بادشاہ کو اپنی رائے کا مغلوب کرلیا کہ ایسے مین جلیل القدر کو ایک حیلے مین ہلاک کروا دیا تو اور کی کیا حقیقت ہے پھر کتنی جرأت بڑھ جائیگی اور عجب نہیں ہے کہ جب تجھے تنہا پاوینگے بیدل ہونگے تو اور شہر کوئی تیرا استقبال پیدا کرکے اور اوسکے شریک ہوکے تیری سلطنت کو برہم کردین گے تو تنہا کیا کریگا اس کام مین غور کامل کر اور شتابکاری کو خاطر سے دور فرما جو مہم کہ پیش آئے اوسے تحمل اور وقار سے کیا کر اگر کام سمجھ کے کریگا تو فرصت باقی ہے اگر خواہی نخواہی وہ لایق سزا کے ہوا اور اپنی تحقیق خاص سے اس امر کو دریافت کرلیا اوسکے بعد عفو یا سزا جو مناسب جانا سو عمل مین لانا اور اگر جلدی کی اور ہلاک کے بعد دریافت کیا کہ مجھسے خطا صادر ہوئی پھر ندامت و بدنامی اور طعن خلایق کے سوا کیا حاصل ہوگا بلکہ روز جزا کو قاضی قضا کی خون ناحق کے بازپرس مین پڑیگا اسبات میں کسی حکیم نے بیت فرمائی ہے بیت توان کشت زندہ لیکن

کشتہ را باز زندہ تواں کرد بہ شیرو نے نصیحت ماں کی سنی اور بہزاراں خرد میں خوب تولی اور جانا کہ نصیحت ماں کی غرض سے مبرّا اور محض
شفقت اور صرف خیر خواہی سے مملا ہے سیاست موقوف رکھی اور حکم کیا کہ فریبہ کو حاضر کریں جبکہ فریبہ آیا خلوت میں لیگیا اور کہا کہ
بیٹے جو اتنا کہا محض امتحان ان حاسدوں کا منظور تھا والا میں تجھے بارہا ہر امر میں آزما چکا ہوں اور تیرے اوصاف سے خوب آگاہ
ہوں کہ سراسر پسندیدہ ہیں اور میرے نزدیک تو ہر طرح مقبول ہے مگر ان حاسدوں کا حال جو دریافت کرنا منظور تھا سو بخوبی
معلوم ہو چکا اب تو بھی کام میں مشغول رہ اور اس گفتگو سے بیدل نہو فریبہ نے کہا اگرچہ شہریار نے سایہ عاطفت اور عنایت
میرے سر پر ڈالا ہے اور جو کچھ عنایت سلاطین کے ملازم پر چاہیے اسمیں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا ہے مگر میں اس تہمت کی
کلفت سے جانبر نہونگا جبتک بادشاہ بواقعی اسکا تدارک نفرمائیگا مجھے کچھ نہوگا مصرعہ یک شیشہ بود بشکست پہلوی من قلب نیست
اور میں جسقدر کہ نزدیک شہ کے پاک ہوں جسقدر زیادہ تحقیق ہوتی جائیگی میرا وثوق زیادہ ظاہر ہوتا جائیگا کامجو نے کہا کیونکر
تفحص کروں فریبہ نے عرض کیا کہ جس جاء پیتے کہ میری خیانت پر اتفاق کیا ہے انمیں ہر فرد کو تنہا بلا کے بقسم تمامی پوچھیے اور
کہیے کہ اگر راست راست ظاہر کروگے تو امیدوار عفو قصور و مترصد خلعت اور مرحمت کے رہو ورنہ بہت خرابی دیکھوگے
یقین ہے کہ اس طرح سے حال مفصل واضح ہو جائیگا انصاف فرمائیے کہ بیتے سالہا سال گزری کہ گوشت ترک کیا ہے اور جو شخص کہ
بے گوشت ایک ساعت بسر نہیں کر سکتے وہ تو خیانت گوشت کی نکریں اور میں جو بادشاہ کی لت بدو سیکڑوں من گوشت
جسے چاہوں اوسے بخشدوں سو میں بادشاہ کی چاشت کا گوشت چرالیتا اور پھر اوسے صرف بھی نکرتا رکھ چھوڑتا تاکہ
دشمن اوسے ڈھونڈھ لیجانے اسے کبھی عاقل یقین کریگا یقین ہے کہ جب بادشاہ اسی طرح کہ جو میں عرض کیا تفحص فرمائیگا تو یہ اچھپا
نرہیگا بادشاہ نے کہا کہ البتہ نہ پوشیدہ رہیگا پر پوچھا جائیگا مگر ان لوگوں کو کہ منہ پر تیرے محرم اور میں کو متہم کیا امیدوار رحمت کا نکرونگا
فریبہ نے کہا کہ جو عفو کہ کمال قدرت کے ساتھ کیا جاتا ہے انتہا ہمت کا عفو عند القدرۃ یہ بہت بڑا کام ہے اور ہر انعام الٰہی کیواسطے شکر
مقرر ہے اور دشمن پر قدرت پانا بڑی نعمت ہے اور شکر اس نعمت کا عفو کے سوا اور نہیں ہے بیت بر گنہگار چوں شوی قادر بہ عفو
شکر نعمت خود ساز * پس تحقیق کے بعد اگر شہریار ان حاسدوں پر رحمت عفو کی ارزانی فرمائی تو مناسب شان بادشاہی ہے جبکہ
کامجو نے یہ کلام فریبہ کا سنا آثار صدق و صفا ہر بات سے ثابت ہوئے اسکے بعد اس گروہ فتنہ انگیز سے ایک ایک کو جدا جدا
بلا کے استفسار حال میں مبالغہ تمام کیا اور کہا کہ اگر راست راست بیان کروگی تو تمہارے جرائم عفو کرونگا بلکہ نوازش خسروانہ سے انعام و
خلعت پاؤگی آخر کار بعضوں نے حقیقت حال کی بیان کی جبکہ پردہ روے کار سے اوٹھ چکا اسکے بعد کہ سب معترف اپنے قصوروں کے ہوئے تو
آفتاب امانت فریبہ کا ابر سے نکلے سب کی آنکھ میں روشنی بخش ہوا مصرعہ مولف امتحان از بس آئے حال سبکا کھلگیا * شیر کی ماں نے کہا کہ اے فرزند ہر جا وقت کے
ارادہ دیکھا کرو اور پھر نا اس سے مناسب نہیں ہے لیکن تو تجربہ سبکا کر چکا اب آیندہ عہد چاہیے کہ اسکے بعد گوش سماعت کسی چغلخور کی کہنے پر نرکھنا بیجا

کسیطرحکا تردد باقی نرہے تب تک زنہار اوسپر عمل نکرنا بلکہ بعد ثبوت کے بھی چندروز توقف کرنا اور مفسدہ اگرچہ تھوڑا بھی ہو اوسی بہت سمجھنا آخرکو انجام اوسکا رفتہ رفتہ اُس حدکو پہنچتا ہے کہ تدارک اُسکا غیر امکان مین نہین آتا ہی اور مثال اسکی دریاے بزرگ کے ہے کہ اصل اسکی مختصر ہوتی ہی لیکن اور چھوٹی چھوٹی نہرونکی مدد سے اُس مرتبہ کو پہنچتا ہے کہ عبور اُس سے بے کشتی نہین ہوسکتا ہے اسیطرح بدگوئی لوگونکے تھوڑی ہو خواہ بہت اُسکی تاویل اپنی راے روشن سے کرکے جب تلک کہ دلیل ظاہر ہاتھ آوے اُس سے اجتناب فرمانا ورالا انجام اُسکا مفسدۂ عظیم پردا پیر ہوگا اور بجھنا آتش فساد کا دشوار ہوجائیگا **بیت**

لمولفہ ناچیز مت شرر کو سمجھ کیا خیال ہی ٭ جب مشتعل ہوا تو بجھانا محال ہے ٭ کامجو نے کہا کہ اس نصیحت کو قبول کیا مینے یہ ہی کہ بیدلیل روشن کسی پر سیاست کرنا اچھا نہین ہے شیر کی ماننے کہا کہ ای بادشاہ جو کوئی کہ بے سبب ظالم دوست سے رنجیدہ ہو تو وہ منجملہ اون آٹھ گروہ کے ہی کہ بزرگون نے جنکی صحبت سے پرہیز کا حکم کیا ہی کامجو نے کہا کہ تفصیل اُن سب کی فرمایئے کہا کہ حکمانی اوراق صحائف وصایا پر ثبت کیا ہی کہ آٹھ گروہ کی مصاحبت سے پرہیز کرنا لازم ہی اور آٹھ گروہ سے ہمنشینی اور آمیزش واجب ہے وہ آٹھ گروہ کہ موافقت سے پرہیز چاہیئے اول تو وہ ہی کہ صاحب انعام کا حق نعمت نہ پہچانے اور کفران نعمت سے نڈر ہو دوسرے وہ کہ بے سبب غصہ کرے اور غصہ بھی کیسا کہ حلم پر غالب ہو تیسرے وہ کہ عمر کو بھولکا ئے اور دولت بے بقا پر مغرور ہو اور رعایت حق خالق نہ پہچانے چوتھے وہ جو کہ بنا مے کار اونکی مکر و فریب پر ہو اور فریب و مکر کو ہنر جانتے ہون پانچوین وہ لوگ کہ دروغ اور خیانت کو شعار اپنا کیا ہو اور راستی اور امانت اونکے نزدیک بدتر از دروغ و خیانت ہی چھٹے وہ کہ دروازہ شہوتکا اپنے منہ پر کھولدیا ہے اور حرص و ہوا کو کعبۂ مقصود کیا ہی ساتوین وہ کہ بیحیا اور بے ادب ہون آٹھوین وہ لوگ کہ بے سبب لوگونکے حق میں بدگمانی کرتے ہیں اور بے علت اہل خرد کو رنج پہنچاتے ہیں اور وہ آٹھ کہ صحبت جنکی ضروری ہی اول تو وہ ہیں کہ شکر احسان خالق و خلایق اپنے ذمے پر واجب جانتے ہین دوسرے وہ کہ عہد محبت اونکا کسی حادثہ انقلاب سے ٹوٹ نہ جائے تیسرے وہ کہ دوستی صاحب علم اور فضل کی لازم جانتے ہین چوتھے وہ کہ فسق و فجور اور نخوت اور غرور سے پرہیز رکھتے ہیں پانچوین وہ کہ عین حالت غصہ میں اوسکی ضبط پر قادر ہوتے ہین چھٹے وہ کہ دروازہ سخاوتکا محتاجونکے منہ پر کھلا رکھتے ہیں اور صاحب غرض کی حاجت روائی میں تامقدور کوشش کرتے ہیں ساتوین وہ شرم اور حیا میں کبھی قصور نہیں کرتے ہیں اور کسیوقت میں طریق ادب سے پانون باہر نہین رکھتے ہیں آٹھوین وہ کہ بالطبع دوست صلحا اور اہل عفت کے ہیں اور ارباب فسق اور بدعت سے نفرت کرتے ہیں جو لوگ کہ اس جماعت سے اتفاق رکھتے ہیں تو اور وہ لوگ کہ پہلے مذکور جنکا ہو چکا اونسے احتراز رکھتے ہیں تو یقین غالب ہے کہ انکی صحبت کی برکت سے مزاج حال اُن شخصونکا اعتدال حقیقی سے نزدیک ہو جائے کیونکہ سرکہ باوجود حدت اور ترشی کے جب شہد کی آمیزش پاتا ہے تو اپنی حدت اور خشونت سے ... مردہ ... کے کتنی علتون کے دفع کا باعث ہوتا ہی **نظم** جو سرکہ گر ترشی رو بانگبین آمیز ٭ کہ دافع مرض و راحت روان گردی ٭ مبا غر

له بجز بغتہ طاء حطی و کسر یاء ۱۲ تحتانی مشدد
له کرانہ بضم جیم و ہا بلکان و تخفیف و سکون
له بار بروزن آبرده ۱۲ م
له صحائف جمع صحیفہ یعنی کتاب ۱۲
له کفران نعمت ناسپاسی کرنا ۱۲

دل ہمدرد سخنان نگریں بدکار از مصاحبت جان تو نیز جان گردی بجبکہ شیر گو شفقت سے ماکی تدبیر اس حادثہ کی دفع کے
حاصل ہوئی بعد ادائے شکر گزاری عرض کیا کہ برکت نصیحت ملکہ زمان سے راہ تاریک روشن ہوئی اور کار دشوار مجھپر آسان ہوا اور بہت
کامل اور کاردان کافی ورطہ ہلاکت سے بچ گیا اور ہر ایک ملازم کے حال سے بھی میں مطلع ہوا اور ہر ایک سے سلوک کرنیکا طریق اور رد و قبول کلام
ہر ایک کا کہ اس شخص خصوصی کیا معاملہ کیا چاہیے یہ بھی مینے بخوبی دریافت کیا اگر ہمہ تن زبان ہو کر شکر آپکی شفقت کا بیان کرون
تو ہزار میں سے ایک بھی ادا نہیں کر سکتا ہون اسکے بعد فریبہ کیطرف متوجہ ہوا اور بہت معذرت اور ملاطفت کی اور کہا کہ یہ تہمت
تیری مزید اعتماد کا باعث ہوئی اور تیمار جن کا مونکا کہ تیرے سپرد تھا وہ بھی اپنے عہدہ پر برقرار رہا خاطر جمع رکھ
فریبہ نے کہا کہ اس بات سے کچھ کام نہیں نکلتا ہے اور یہ لطف تیرا میرے عقدہ دشوار کا گرہ کشا ہو نہیں سکتا ہے پہلے اور نیز تیری
عہد دشمنونکے تھوڑے سے فریب میں برہم ہوگئے اب کیونکر میرا دل پریشان اطمینان پائے بادشاہ نے کہا کہ ایسا تکو اب دلسے اٹھا دے
کہ مجسے کچھ تقصیر نہوئی تھی اور نہ میری عنایت میں قصور ہوا تھا فقط حال ان لوگون کا مجکو دریافت کرنا منظور تھا سو معلوم
ہوچکا فریبہ نے جواب دیا کہ ہر روز میرے واسطے نیا سر رشتہ کہانسے آئیگا ایکبار عنایت ملکہ سے مخلصی پائی لیکن جہان
حاسد ولئیم خالی نہیں ہوتا ہے اور جب تک عنایت بادشاہ کی مجھپر باقی ہے حسد بداندیشونکا بھی برقرار رہیگا اور بادشاہ نے
جو ایکبار ایسے سبب مفتریونکی سماعت فرمائی تو اب دشمنونکو معلوم ہوگیا کہ مزاج بادشاہ کا باسانی ہاتھ آسکتا ہے جب ہم چاہینگے تھوڑے سے تشنیع و
فریب میں مزاج بادشاہ کا برہم کردینگے اور جس بادشاہ نے کہ بات جعل فتنہ انگیز کی سنی اور اسکے مکر و شعبدہ پر التفات کیا اسکی خدمت سے
کنارہ نکرنا اور اسکے کام پر جانبازی کرنا کام عاقلونکا نہیں ہے اور جان کسیکی کاہ کی مانند نہیں ہے کہ ہر روز کاٹی جاوے اور تازہ
پیدا ہو اور اگر بادشاہ کہے تو میں ایک بات میں خاطر اقدس کی تسلی کردوں بادشاہ نے کہا بیان کر فریبہ نے کہا اگرچہ بادشاہ نے اس حادثہ میں مجھپر
ترحم کیا اور اعتماد میرا زیادہ بڑھایا اور اسکو میں نے انعام عظیم سمجھا لیکن بے ثبوت قصور جو میرے قتل میں اتنی تعجیل فرمائی اسی سے میں
بادشاہ کی طرف سے بدگمان ہوچکا ہون اور عواطف خسروانہ سے ناامید ہون پھر بادشاہ اپنی عنایت کیون باطل کرتا ہے
اور سابقہ میری خدمتکا بیہودہ بتاتا ہے کہ ایک تہمت حقیر پر کہ اگرچہ ثابت بھی ہوتی تو چندان حقیقت نرکھتی تھی اسکے عوض
میں عقوبت عظیم تجویز کی گئی بادشاہ ایسا کریم النفس چاہیے کہ خیانت بزرگ کو مشرب عفو سے محو کر ڈالے جیسا
بادشاہ یمن نے باوجود گناہ بزرگ کے حاجب رسوا نکیا بلکہ پردہ کرم کا اسکے گناہ پر ڈالدیا کامجو نے پوچھا کہ یہ کیونکر تھا
حکایت فریبہ نے کہا کہ ملک یمن میں ایک بادشاہ تھا فروغ صبح عدالت اسکی جبین جبین سے نمایاں اور خورشید عقل اسکے چہرہ احوال اور
اصیبہ اعمال سے تابان تھا ایکدن دربان پر متغیر ہوا اور گھر اسکا اسیر زندان کردیا بیچارہ حاجب تاب بادشاہ کے غضب کی نرکھتا تھا اور
شہر کی بھی نجا سکتا تھا بناچاری گوشہ کاشانہ میں بیٹھ کے کبھی اپنی خرابی حال پر روتا تھا اور کبھی عجائب روزگار پر ہنستا تھا

گویا اپنے حسب حال سمجھ کے پڑھتا تھا بیت آسمان ہنستا ہی اوسکے حال پر ٭ جو کہ میری حال پر روتا نہیں ٭ آخر قلت
مال و کثرت عیال سے پریشان احوال اور بے پر و بال ہو کے بہ تنگ آیا اور اپنے دل میں کہا کہ اسی طرح بادشاہ کی پیش نظر پہنچا
چاہیے یا گردن زیر تیغ پہنچے یا سر افسر قبول سے مزین ہو ایکدن بادشاہ نے جشن عام کیا تھا حاجب نے ایک دوست سے پوشاک
اور گھوڑا العاریت منگوایا اور سوار ہو کے دربار میں بادشاہ کے بیباکانہ چلا آیا سب دربان اور حاجب سمجھے کہ اسطرح اسکا
آنا بے سبب نہیں ہی شاید کہ بادشاہ نے گھوڑا اور لباس عنایت فرمایا ہے اس خیال سے کسی نے منع نکیا حاجب دلیرانہ دربار میں آکے
اور آداب بجا لا کے بجائے لایق استادہ ہوا اسدم بادشاہ بزم نشاط میں پیمائی کر رہا تھا جبکہ حاجب کو دیکھا آتش غضب کا لون سینہ
میں شعلہ زن ہوئی چاہتا تھا کہ حکم سیاست دے لیکن بچایا اور تامل کیا کہ مجلس عشرت کو منغص کرے اور نشاط بادۂ خوشگوار کو اندوہ
رنج سے مبدل فرمائے بلکہ کرم جبلی نے عفو گناہ پر سبقت کی اور سخاوت طبعی نے گناہ اسکا ناکردہ سمجھ کے نحر لطف بخشش و انعام
کی دی جبکہ حاجب نے بشرہ شاہ کا دیکھا اور طراوت تازہ روئی کی اوسکی جبین مبین سے ظاہر پائی کمر خدمت استوار کر کے حلقۂ غلام
کے آگے آتا تھا اور میں بلا تامل ہاتھ ڈالتا تھا اس تشبیب فراز اور دار و گیر میں فرصت پاکے ایک طبق زرین کہ وزن اوسکا ہزار مثقال
تھا زیر قبا چھپا لیا بادشاہ نے گوشۂ چشم سے دیکھکے جانا کہ ضیق معاش اس جرأت کے باعث ہوئی ہے حلم نے پردۂ عیب
پوشی کا اوسکے گناہ پر ڈالدیا جبکہ مجلس تمام ہوئی اور سب اپنے مقام کو گئے طبقچی اس جستجو میں پڑے کہ ایک طبق زرین گم ہوا ہے اسکو بجبر
تعذیب ہر ایک سے دریافت کرتے تھے بادشاہ نے طبقچیوں کے داروغہ سے کہا کہ کیوں بیہودہ کسیکو رنج دیتا ہے جسنے لیا ہے
وہ پھیر نہ دیگا اور جسنے دیکھا ہے وہ پردہ فاش نکریگا اور یہ شعر گویا کا پڑھا بیت عیب عالم کا نہ دیکھا میری آنکھوں نے کبھی ٭ کبھی
آلودۂ عیش دہن پاک ان نہوا ٭ اسکے بعد حاجب نے ایکسال اس سے بخوبی معیشت کی اور دوسرے سال اسی جشن میں پھر حاضر ہوا
بادشاہ نے دیکھکے اور نزدیک بلا کے آہستہ سے کہا کہ وہ طبق کیا تمام خرچ ہوگیا حاجب نے روی تضرع زمین نیاز پر رکھکے عرض کیا
بیت کا منگار اچشم بد از شاہ روشن دور باد ٭ خانۂ دور تو با نور آباد معمور باد ٭ یعنی یہ حرکت اس خیال سے کی تھی کہ بادشاہ
یا اور کوئی حاضرین میں سے میری اس خیانت کو دیکھ کے اگر مجھے قتل کرے تو میں مر کے رنج گرسنگی سے رہائی پاؤں اور شبانہ روز یہ جو واویلا سے
اہل و عیال کے سنوں اور اگر کاش یہ راز چھپ گیا تو قوت چند روزہ ہاتھ آیا تو بھی بآسانی چندے گزران کرونگا حال یہ تھا جو عرض کیا یعنی
اور یقین ہے کہ صدق مقال غلام کا آئینۂ ضمیر انور سے پوشیدہ نرہے بیت دارد آن شمع دل افروز آگہی از سوز ما ٭ اندریں معنی گواہ
ضمیر پاک اوست ٭ بادشاہ نے کہا کہ سچ کہا تو نے اور تیرا حال لائق ترحم کے ہے پھر اسی سرفراز فرمایا اور عہدۂ قدیم پر اسکے کیا
حاصل اس مثل کا یہ ہے کہ بادشاہ کا دل مانند دریا ہے امواج کے چاہیے کہ خس و خاشاک بد گوئی سے تیرہ نہو جائے اور حلم اوسکا مانند
کوہ با شکوہ کے مقام ثبات میں قائم رہے اور تند باد غضب اوسی حرکت میں نہ لاسکے شیر نے کہا کہ تیری بات راست اور

درست ہے مگر تلخ اور درشت ہی اور چاہیئے کہ نوشدارو ئی نصیحت خوش مزہ ہو تا مریض بہ کھانا اوسکا آسان ہو اور یہ
بات ممکن ہے کہ طبیعت بیمار کی دارو ناخوشگوار سے اگرچہ جانتا ہے کہ میری صحت کا باعث ہی پر اوس سے انکار کرے اور اوس انکار
کے سبب نعمت صحت کلی سے محروم ہے تو اچھی بات نہیں ہے بیت کسیکہ از لشکر خندہ مل تواند سرد * جواب تلخ چرا گو بہ انجنان د مبد
فرزیے کہا کہ بادشاہ کا دل جو باطل کیطرف متوجہ تہا وہ میری بات سے درشت تر تہا اور تعزیر حق البتہ درشت ہوتی ہے کہ سرور عالم نے
فرمایا الحق مُر گیں یہ تلخی میری بات کی کہ نزدیک حدیث شریف کا ہی ایسی تلخ نہ جانا چاہیئے اور نفوس سلیم بیچ تلخی حق کو نبات انگبیں سے
شیرین تر سمجہتے ہین اور میری اس بات کو دلیری اور درشت گوئی پر حمل نفرمایئے کہ یہ درشتی اور صاف گوئی میرے دو فائدونکو
شامل ہے اول یہ کہ استغاثہ کے سننے سی مظلومونکو خرسندی حاصل ہوتی ہی اور کدورت اور غبار ظلم اونکی دلونسے دور ہوتا ہی پس بہتر
یہ ہے کہ جو رطب و یابس مہر دلمین ہے وہ سب بادشاہ پر ظاہر کردون تا بادشاہ کو غیبت و حضور میں یکسان ہو جائے دوسرے یہ جانتا ہون
کہ عقل سینہا اور دل جہان آرا بادشاہ کا حاکم اس قضیہ کا ہو کہ جاری کرنا حکم کا مظلوم کے حال سننے کے بعد ہوتا ہی اسلیئے ضرور پڑا ہی کہ صورت
اپنے درد کی طبیب علالت بادشاہی سی موبمو ظاہر کردون بادشاہ نے کہا کہ تو نے جو کہا سو سچ ہے لیکن تیری مخلصی اس بحر غرقاب سے یہ محض میری
عنایت ہے اور بعد حکم سیاست کی رہائی دینا ورطہ ہلاکت سی شائع ترین احسانو نکا اور کامل ترین انعامونکا ہی فرزیے کہا کہ تمام عمر
بادشاہ کے الطاف کا شکر ادا نہیں کر سکتا ہون مدتون عہدہ مکارم شاہنشاہی سی باہر نہیں آسکتا ہون اور یہ
سچ ہے کہ بعد اجرائے حکم عقوبت پہر عفو کرنا سب نعمتونسے بہتر ترجیح رکہتا ہے کہ یہ نعمت سبب سے حفاظت جان کا اور عکس اسکا بہی خالی فائدہ
نہتا کہ دولت شہادت حاصل ہوتی تہی لیکن پہلے بادشاہ کیطرفسے خاطر جمع رکہا اور اب البتہ اندیشہ پیدا ہوا ہی مگر میں اسوقت
جو عرض کرتا ہون اسواسطے نہیں ہے کہ معاذ اللہ بادشاہ پر خطا ثابت کرتا ہون بلکہ جانتا ہون کہ فعل حکیم خالی حکمت سے نہیں ہوتا
ہے مگر البتہ یہ جانتا ہون کہ شہر بار کی تدبیر سے باب حسد کا مسدود ہو جائے کیونکہ کوئی گل فضل و ہنر کا بیخار حسد نہیں ہوتا ہی اگر
بادشاہ عالم پناہ اسکا سد باب فرمائیگا تو آیندہ بہت سے مفاسد سلطنت میں راہ پائینگے کاجونے کہا کہ دشمنون کے حسد سے اور مفسدونکی مکر سے
کیا باک ہی کہ سخن دروغکو فروغ نہیں ہوتا ہے اور حیلہ بے ہنرونکا ہنرمندونکی مقابل میں ہمیشہ بے حقیقت رہا ہے اور حاسدونکے
کہتا نے سی رونق خردمندونکی نہین گہٹتی ہے اور بدگویونکی عیب لگانے سی پر پاک کا دامن آلودہ نہین ہوتا ہی نظم گر بدی گفت ترا
دشمن دون باک نیست * من نہ آنستم کہ او مرتبہ ز شکند * طعن خفاش کجا رونق خورشید برد * سنگ بد اصل کجا قیمت گوہر شکند *
اور تو اسکے بعد حاسدونکے فتنون سے بیخوف رہ کہ مجہے حقیقت انکی قول غرض آمیز کی خوب معلوم ہو چکی ہے اور اسکے سد باب میں جو
تدبیر مناسب کے اصلاح تیرے قرار پائیگی اوسمین اہتمام تمام عمل میں آئیگا فرزیے کہا کہ جب سطرحسے عاجز ہونگے تو وہ مفسد
یہ کہینگے کہ عقوبت کا حکم فرمایا تو نے اسلیئے فرزیے کے دل میں وحشت حادث ہوتی ہے اور جسکہ اہلکار متوحش ہوتا ہے

تو انجام اسکا بیشتر فساد کیطرح رجوع کرتا ہے اور اوسکے دماغ مین نخوت بھی بڑھ گئی اسبب یہ ہے کہ تیری عنایت پہلے سے
بہی اب اوسپر زیادہ ہوتی ہے اس صورتمین وہ مغرور اور بدگمان ہی اور کار زندی بدگمانیہ غافل اعتماد نہین کرنے مین مصرع المولفہ
ادس سے غفلت ابلہی ہے جسکو آزردہ کیا ۔ اس جیسے شہریار کے مزاج مین خلل پا مین گئے اور غالب ہے کہ صورتمین بادشاہی مجسہ
بدگمان ہو اور حق بھی یہی ہے کہ بندہ جفا دیدہ سی بادشاہ کو نڈر رہنا چاہیئے یا اوس شخص سی کہ اوج منزلت سے گر کے یا بیعزتمین مبتلا
ہوا ہو یا ایسا شخص کم رتبہ ہوا اور اب بادشاہ اسی نہ عالی پر تقدم بخشی بسبب صورتمین مراد دونکی توحش اور بدباطنی کی مین
اور بادشاہ کو ایسی لوگونسی غافل رہنا مناسب نہین ہے کاہجو نے کہا کہ علاج اس واقعہ کا کیونکر کیا چاہیئے اور دروازہ انکی دل میں
کا کس تدبیر سے بند کرنا چاہیئے دمنہ نے جوابدیا کہ تدبیر اوسکی یہ ہے کہ اگر مخدوم کے دلمین ملازم کیطرف سے کچھہ کراہیت آئی تو اوسکی تقصیر کے
لایق اور مناسب اوسکے حال کے اوسی گوشمال دی اس صورتمین شک اوسکا زایل ہو جائیگا اور یہ سمجھیگا کہ باوجود قدرت کے مخدوم نے
دلبستہ درگذر کی کہ اندک زجر پر کفایت کی اتنی معلوم ہوا کہ بس اتنا ہی قیاس تھا کہ جسکی چشم نمائی ہو چکی اب بندہ گنجایش اندیشہ
خوفناک کی نہی اور دوسرے اس عادت کو اتنا ظاہر کری کہ لوگ یقین جانین کہ بادشاہ تقصیرات تمام پر کبھی التفات نہین فرماتا
ہے اس صورتمین ملازم خوف بلا سے دلکو فارغ کرینگے شیر نے پوچھا کہ بدگمانی اور بیدلی چاکرونکی کتنی صورتونمین ہوتی ہے
جواب دیا کہ تین صورتمین ایک یہ ہی مخدوم کے الطاف میں آگے سی اب کمی پائی جائے دوسرے یہ کہ بسبب کم توجہی رئیس کے دشمن
اسپر غلبہ کرے اور رئیس کو جنبہ اوسکے دشمن کا منظور ہو تیسرے یہ کہ مال واسباب جو جمع کیا ہو مخدوم کی ایسی بے التفاتی سے وہ
برباد ہو جائے اور مخدوم اوسکا تدارک بھی کچھ نکرے کاہجو نے کہا کہ اسکا تدارک کس طرح کیا چاہیئے دمنہ نے کہا کہ اسکی تدبیر یہ ہے
کہ مخدوم کی رضامندی حاصل ہو اور اوسکا اعتقاد پھر از سر نو تازہ ہو اور جاہ بخت ہاتھ آئے اور جو دشمن غالب ہوئے ہین وہ
گوشمال پاوین اور مال کہ تلف ہوتا ہے پھر ہاتھ آئے یا رئیس نئے پاس سے عنایت کرے کیونکہ ہر چیز کا عوض جانکے سوا سلاطین
پر آسان ہی جبکہ رئیس نے تدارک ملازم کے حال کا فرمایا اوسوقت ضرور رضامندی حاصل ہوگی لیکن اوسطرح یہ الطاف کری
کہ ملازم کو امید غالب ہو کہ اب تمام عمر بادشاہ مجھے معذور رکھیگا اور بار دگر کبھی شکنجہ بلا مین نکھینچیگا لیکن منبہ کے حق مین اگر یہ سب
صورتین حاصل بھی ہون تو بھی غلام امیدوار اسکا ہی کہ بادشاہ مجھے مطلق العنان چھوڑ دے کہ اس بیابانمین آزادانہ ایمن اور
فارغ البال پھرون اور وظیفہ دعا و ثنا کا صدق عقیدت سے جناب الہی مین ادا کرتا رہون شیر نے کہا کہ تو ایسا رفیق نہین ہے کہ
تیری حقمین کسیکی بات سماعت کیجائیگی مجھے سینے حقیقت مین پہچانا ہے کہ سچ مین تو صفت صبر سی موصوف ہی اور غیرتمین
اور نشانے سے معروف اور جو کچھ کہ فتوت اور مروت کے خلاف ہی تو اوسکو مکروہ جانتا ہی اور غایت دیانت اور امانت سی حکام بادشاہی
بجا لاتا ہی پس تو قوی دل رہ کہ مین تجکو بوجہ حسن پہچان چکا ہون اور اسکے بعد دشمن کی بات تیرے حق مین زنہار شرف

(حاشیہ:) ہو تو زن بخم ... اطل در معہودہ نظم ... یعنی جین ۱۲ ... عہ مطلق العنان ... امید ... یعنی بہار و دروازہ ... ۵۲ ... یعنی بخوف و خطر ۱۲ ... عہ فتوت یعنی ... ۱۲ ...

قبول بنا ئیگی اور جو رنگ آمیزی دشمن کی تیرے حق مین ہمارے پیش نظر آئیگی وہ دست بدا ئیگی بیت زین لبس سخنان فتنہ انگیز عشوہ ٭ در بارہ دوستان نخواہیم شنود ٭ فریبنے کہا کہ شہریار نے اسقدر دلنوازی فرمائے کہ اب بصورت اطمینان کلی خانہ زاد کا ہوا یہ عرض کیا اور بعد اسکے اپنے کام مین سرگرم ہوا اور ہر روز اوسکا پادشاہ کے نزدیک مرتبہ بڑھتا جاتا تھا حتی کہ وفور صلاح سے محل اعتماد کلی ہوا اور محرم اسرار ملکی اور مالی اور ملکہ خود بمنزلہ مالک الملک کے ہوا بیت نہالش بدانگونہ شد سر بلند ٭ کہ از آسمان سایہ برتر فگند ٭ یہ بھی دستان پادشاہو نکی کہ جب امین اور فرمانبردار ہمین خلاف حاشا ہوتا ہے اور بعد اظہار کراہیت پھر بمقام رضا اور ملایمت ہاتھہ آتا ہے اور عاقل کو تنبہ نر ہے کہ مثالون اور حکایتون کے لانے مین بہت فائدہ ہین اور جو کوئی کہ تائید آسمانی سے مخصوص اور سعادت سرمدی سے امداد کیا جاتا ہے اوسکی تمام ہمت اسرار حکما اور کشف رموز علما پہ مصروف رہتی ہے اور طبیبان دار الشفاے طریقت سے معجون مفرح غم تراش طلب کرتے رہنے مین یا برکت سی معالجات حکماے روحانی کے علت خطر آمیز جہالت و نادانی سی صحت پائین نظم دارو تربیت از پیر طریقت بستان ٭ کادمی را بتر از علت نادانی نیست ٭ بہر سوے چند پری چہرہ و زیبا باشد ٭ نتوان دید در آئینہ کہ نورانی نیست عابد و زاہد و صوفی ہمہ اطفال رہ اند ٭ مرد اگر ہست بجز عالم ربانی نیست ٭

باب دسوان جزای اعمال مین بطریق مکافات کے

راے دابشلیم نے از روی تعلیم حکیم کو دعا دی اور کہا کہ سنی مینے داستان مرتبہ اور کام جوئی کہ وہ مثل ہے مخصوص خردمندونکے واسطے کہ خود پادشاہ ہوئین اور اونکے ملازمونمین واقع ہوا از راہ خلاف اور خیانت اور عقوبت کے اور پھر نامخدوم کا اوسنے مزید عنایت کے ساتھہ اور مردم امین کی عقیدت کا زیادہ ہونا اور کفایت کرنا انتظام ملک کے واسطے اور علو نکرنا باطل کیطرف اور اعتراف کرنا سخن حق اور صواب کا چونکہ فوائد اس حکایت کے حد حساب سے باہر تھا اسکو سنکے تسکین پائی مینے اب بیان فرما داستان اون شخصونکی کہ اپنے صیانت حال اور رعایت نفس کیواسطے ایذا اورونکی روا رکہتی ہین اور غیرونکی مضرت سی بازنہ رہ کے فائدہ اپنا غیرونکے ضرر مین ڈہونڈہتے ہین اور نصیحت خردمندونکی نہین سنتے ہین اور آخرکو اپنے کردار کے مانند اوسکی پاداش مین گرفتار ہوتے ہین حکیم نے فرمایا کہ غیر کی ایذا کا ارادہ نہین کرتے ہین مگر وہ جاہل کہ میان نور و ظلمت اور خیر و شر اور فائدہ نفع اور غائلہ ضرر مین فرق نہین کر سکتے ہین اور ظلمات جہالت سے صحراے ضلالت مین اور عواقب اعمال سی غافل رہتے ہین اور اونکی نظر حقیقت امور سی قاصر رہتی ہی اور کنہ مکافاتکو نہین پہنچ سکتی ہے لیکن وہ لوگ کہ آنکہہ جنکی کحل الجواہر توفیق ازل سی منور ہے اور گلشن دل اونکا ریاحین عنایت لم یزل سے معطر ہے جو کچھہ کہ وہ اپنے واسطے نہین پسند کرتے ہین غیر کے لیے بھی روا نہین رکھتے ہین لہذا بیت جو نہ بہی پسند خود بای بار غیر کے بہی بپسند مکن ٭ اور حکما کا اسپر اتفاق ہی کہ ہر کردار کیواسطے جزا مقرر ہے اور اگر اوسکی جزا مین تاخیر ہو تو مغرور ہوا جاہیے

کہ بفحوای یُمْهِلُ وَلَا یُهْمِلُ یعنے اللہ تعالی مہلت دیتا ہے اور چھوڑ نہین دیتا ہے شاید کہ مہلت ہو لیکن بالکل اہمال نہوگا اگر مہلت دو سہ روز ہوئی تو کیا مگر یہ خیال نہ کرنا کہ سزا اور جزا نہ ملیگی یہ باطل ہی کہ جو تخم مزرع عمل مین بویا جائیگا بہت دن گزرین گے کہ اوسے کاٹنا پڑیگا پس جو کوئی طلبگار نیکی کا ہو چاہیئے کہ سوائے تخم نیکی اور کچھہ نہ بوئیے اور کوئی اگر چاہے کہ اپنی بدکرداریکو مکر اور تلبیس سے پوشیدہ کرے اور فریب سے شعبدیکو نیک کاروں کے لباس مین جلوہ دے یہانتک کہ لوگ اوسکی ثنا کرین اور ذکر اوس کے محامد کا اقطار آفاق مین اتنا دائر ہو کہ ہر دور و نزدیک کو پہنچے بالفرض اگر یہ بہی ہو تو بہی اس سیلے سے وہ فعل اسکا نیکی سے بدلا نجائیگا اور ثمرات خبث باطن اور ناپاکی اوسکے دل سے ہرگز زائل نہوگی مثلاً دہقان بیخ اندراین کی زمین مین ڈالے اور خاک کے تلے چھپائے اور خیال کرے کہ بیخ نیشکر بوئی ہے اور اعتقاد کرے کہ نیشکر ہی پیدا ہوگی تو یہ خیال باطل اوسکا محض ہذیان ہے وہی اندراین کہ جو بویا ہے برگ و بار لائیگا جو شخص کہ حقیقت مکافات کو سمجھیگا اور شرائط مَن یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْرًا یَّرَهٗ وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا یَّرَهٗ کو نے جبکہ دل مین سرایت کی ہوگی بدی سے کنارہ کر کے نیکی کیطرف آئیگا اور ستمگاری اور دل آزاری سے توبہ کر کے راہ شفقت اور مرحمت کی اختیار کریگا چنانچہ مثال اس کلمات کی داستان شیر صف شکن اور مرد تیر افگن کی بہت خوب ہے رائے دابشلیم نے پوچھا کہ یہ کیونکر ہے **حکایت** کہا کہتے ہین کہ ولایت حلب مین ایک جنگل تھا کہ اوسمین مرغزار کی کثرت تہی اور اوسمین ایک شیر تھا ہژبر جنگ پیل تن کہ بہرام فلک گور کی مانند اوسکا شکار تھا اور شیر سپہر نے اوسکے شکوہ باصولت سے مانند گاو زمین کے تحت الثری مین قرار پکڑا تھا ہمیشہ وہ شیر جانوروں کی خونریزی مین گرم تھا اور کبھی اس سے ندامت نہ کرتا تھا ایک سیہ گوش نے کہ اسکا ملازم تھا جبکہ صورت حال اس منوال پر دیکھی نتیجہ ستمگاری اور ثمرہ خونخواری سے ڈرا اور اس وعید سے مَنْ اَعَانَ ظَالِمًا فَهُوَ ظَالِمٌ یعنی جسنے کہ مدد کی ظالم کی پس وہ شخص بہی ظالم ہو اندیشہ کیا کہ ایسی ظالم کی صحبت کا ترک کرنا بہتر ہے **بیت** بترس از صحبت آنکس کہ خلقے بیازارد * چو آتش ہر کہ شد نزدیک نیم سوختن دارد * اس فکر مین ایک گوشہ صحرا کی طرف گیا دیکھتا کیا ہے کہ ایک موش تمام جہد سے بیخ ایک درخت کی کاٹ رہا ہے اور دندان ارہ صفت سے اجزا اس بیخ کے جدا کر رہا ہے اور وہ درخت زبان حال سے کہتا ہے کہ اے ستمگار دل آزار کس واسطے تیشہ آزار سے بنیاد میرے حیات کی برباد کرتا ہے اور میرا رشتہ جان کہ عبارت ہے رگ و ریشہ سے تیغ بیداد سے قطع کرتا ہے اور مخلوقات کو میرے سایہ کی راحت سے اور میوہ کی منفعت سے محروم رکھتا ہے **بیت** مکن بدی کہ بدی را جزا بدی باشد * بکیش اہل مروت بدی دوی باشد * موش نے درخت کی زاری پر التفات نہ کیا اور اسی جفا کاری پر کہ جو تہا سرگرم رہا ناگاہ ایک مار سیاہ کمین گاہ سے نکلا اور ایکدم مین موش کو نگل گیا سیہ گوش نے یہ صورت تجربہ کے مشاہدہ کی اور جانا کہ آزار دینے والا جلد سزا پاتا ہے اور بونے والا خار کا گل مراد

کانہین چنتا ہے بدی کرکے نیکی کی طمع رکہنا محض خیال خام ہے کہ جزا بدی کی بد ہے اوسی حال مین کہ سانپ موش کے کہانیسے فارغ
ہوکے ایکدرخت کے سایہ مین کنڈلی مارکے بیٹھا تہا کہ خارپشت آپہونچا اور سانپ کے دم منہہ مین پکڑکے اپنا سر اپنے پیرون مین
چھپالیا سانپ نے نہایت اضطراب سے اپنا سر خارپشت پر یہانتک دے مارا کہ نوک خار سے تمام سر وہین اوسکا مشبک ہوکے
مردار ہوگیا سیاہ گوش نے ورق اعتبار سے ایک فصل اور مشاہدہ کی خارپشت کوہ کیطرف روانہ ہوا سیاہ گوش مترصد
خارپشت کے حال کا تہا کہ یہ کیا کیفر اپنے کردار کی پاتا ہے کہ ناگاہ ایک روباہ گرسنہ پیدا ہوئی خارپشت کو اوسکا
لقمہ بنانا چاہا کہ کام اسکا تمام کرے لیکن خارپشت اپنا سر اپنے پیرون مین چھپا کر بیٹھ رہا روباہ نے تصور کیا کہ حیلے کی سوا
کشود کار مشکل ہے خارپشت کو پس پشت اوس کے اور ٹکی اوسکے شکم پر پیشاب کیا خارپشت سمجھا کہ مینہہ برستا ہے اپنا سر پیرون سے
باہر نکالا روباہ نے جست کی اور اوسکا حلق پکڑکے سر کو تن سے جدا کرکے کہالیا سواے پوست اور استخوان اور سر پیرون کے
سوا کچھہ باقی نرہا ہنوز روباہ کو فراغت کلی اس سے حاصل نہوئی تہی کہ ایک سگ جہندہ گرگ روندہ کی مانند پیدا ہوا اور روباہ
کو ٹکڑے کرڈالا سیاہ گوش کو اس عجائب کے دیکہنے سے کہ دلیل روشن نہی تحقیق مکافات مین یقین واثق اور بہی بڑہا اور منتظر
اسکے حال کا تہا کہ تہا شخانہ قضا سے کیا سزا اسکی ہوتی ہے کہ جان بیگناہ کی اسکے ظلم سے برباد ہوئی کہ یکایک ناگاہ ایک پلنگ کو
دیکھا کہ گوشہ بیشہ سے باہر آیا اور ایک جست مین کام سگ کا تمام کیا قضارا پلنگ کمینگاہ صیاد سے بھگ آیا تہا اور شکار اس کتے کا
کیا تہا کہ وہی صیاد تیر او رکمان ہاتھہ مین لیکے تعاقب مین اسکی چلا آیا تہا کہ پلنگ جسوقت مشغول سگ کا تہا ایک خدنگ دلدوز
کمانکی زہ سے آشنا کرکے ایسا راستا اوسکی پہینکا کہ جانب چپ بیٹھا اور جانب راست سے نکل گیا **بیت** فلک گفت
خوش است آن قبضہ و شست ، زمین گفت آفرین باد ایران دست ، **ایضاً للمولف** کمان وہ کہ کمان سپہر سے بہتر ،
وہ تیر جسپہ کہ تیر شہاب بہی کہتر ، وہ شست جسپہ کہ بہرام آسمان کو ہو حجل ، وہ زور جسپہ کہ رستم کی داستان باطل ہو ،
پلنگ کے تن سے روح نے مفارقت نکی تہی کہ صیاد سبکدستی سے اوسکا پوست اتارا کہنچ کے چاہتا ہے کہ روانہ ہوا کہ ایک سوار
شتر بر پست اوسجگہ پہنچا اور وہ پوست پلنگ کا کہ نہایت نقش دار اور رنگین تہا طالب ہوکر کے صیاد سے طلب کیا اوسنے انکار کیا
آخر نوبت مخاصمت سے مقاتلے کو پہنچی انتہای حرب و ضرب مین سوار نے تلوار گردن صیاد پر لگائی کہ مانند خیار تر کی دو ٹکڑے ہو گئے
اور پوست پلنگ کا ہاتھہ مین لیکے روانہ ہوا ہنوز سو گام نگیا تہا کہ گہوڑے نے ٹہوکر لی سوار زمین پر گر پڑا اور گردن ٹوٹ گئی
اور کام اسکا بہی تمام ہوا القصہ زمانے نے دو ساعت بہی کسیکو مہلت ندی کہ ہر ایک اپنی جزاے عمل کو پہنچا **بموجب مصرع**
مولف کہ بس دم سنا کرنیکی زمانے نے ندی فرصت ، سیاہ گوش نے یہ سب ماجرا دیکہا اور یقین واثق ہوا کہ جزا اعمال
کی اگر ایک ذرہ بہی ہو تو بے پہنچے نہین رہتی ہے اوسیدم شیر کے پاس آکے اجازت چاہی کہ امر مشی سے مجھے ہجرت واجب ہے

شیر نے کہا کہ بدولت تیرے آسایش پاتا ہی اور خوان احسان سے بہرہ مند ہوتا ہی پھر جانیکا سبب اس منزل سے کیا ہے اور عہد
قدیم کو ترک کرنیکا کونسی چیز باعث ہوتی ہی سیہ گوش نے جواب دیا کہ ای شہریار مجھے ایک تصور بندہا ہی کہ اوسکے چھپانے مین اندیشہ
ہے کہ دل موم کی مانند حرارت خیال سے گداختہ ہو جائی اور اوسکے کہنے مین اندیشہ سر جانیکا موجود ہی چنانچہ یہ شعر سوز نہان
غافل کا حسب حال تیرے ہے **بیت** جو ہم خاموش رہتے ہین تو دم رکتا ہی ای غافل * کلیجہ منہ کو آتا ہی اگر فریاد کرتا ہون * اگر بادشاہ
عہد مضبوط فرمائے کہ اوسکے ٹوٹنے کا کسی طرح شک نہو تو مین راز دل اور صورت حال سر بسر براست عرض کردون شیر نے
اوسے اپنے زینہار مین لیا اور امان دی اور اوس عہد کو سوگند سے موکد کیا سیہ گوش نے کہا کہ مین دیکھتا ہون کہ
نیت تیری خلق کی امنیت سے بالکل اوٹھ گئی اور عنان قدرت بیگناہونکی ایذا کیطرف پھری ہے کہ دل عالم کا
تیری جفا سے زخمی ہے اور سینہ داغ جفا سے مجروح لازم ہی کہ تو اس ستم کا کرا اور عمل ندامت سے ڈرا اور مین اس صورت سے ترسان
ہون کہ کوئی بلای آسمانی متوجہ اس سلطنت کی ہو کہ چارہ اوسکا بجز ندامت کے کچھ نہو سکے شیر نے کہ اوس سے اوسیوقت
عہد کیا تھا اسلئے سخن سخت کا تحمل ہوا اور کہا کہ تجھپر کوئی ستم نہین ہوا ہے تجھے اور کسیکے غصہ سے کیا کام سیہ گوش نے کہا کہ اسکی
دو وجہین ہین کہ اوس سے بیقرار ہوتا ہون ایک یہ کہ کوئی صاحب دل تہ ظلم نہ کھینچے کی اور طاقت مظلوم کے نالے سننے کی نہین رکھتا ہی
دوسرے یہ کہ مبادا شومی اس افعال کے تجھے پہنچے اور مین بھی تیری مصاحبت کے سبب آتش عقوبت مین جل جاؤن شیر نے
کہا کہ تو نے شامت فعل بد کی کہانسے جانا اور برکت عمل نیک کی کس سے سنی ہے سیہ گوش نے جواب دیا کہ خوشبو گلزار خرد کی جسکے مشام جان
تک پہنچی ہی وہ جانتا ہے کہ جو شخص تخم آزار بوئیگا سو ثمرہ مضرت اور پھل بلا پائیگا اور جو کوئی کہ درخت نفع کا لگائیگا میوہ
آسایش کا کھائیگا یہ جہان کہ دار مکافات ہے اسے پہاڑ سے تشبیہ ہی کہ جو نیک و بد کوئی پہاڑ پر آواز بلند کرتا ہی وہی جواب
اسکی صدا سے اوسکو پہنچتا ہے **مثنوی مولانا علیہ الرحمۃ** این جہان کوہ است و فعل ما ندا * سوی ما آید ندا ہا را صدا * گرچہ دیوار افگند سایہ
دراز * باز گردد سوی او آن سایہ باز * اور مینے آج عین الیقین سے مشاہدہ کیا ہی کہ مکافات عمل کی خالی نہین جاتی ہی اوسکی تفصیل موش اور
سانپ اور خارپشت اور روباہ اور سگ اور پلنگ اور صیاد اور سوار کا جسطرح کہ دیکھا تھا مو بمو بیان کیا کہ ای بادشاہ موش نے
بیخ درخت کاٹی طعمہ مار کا ہوا اور مار نے کہ موش کو آزار پہنچایا خارپشت کی بلا مین پڑا اور خارپشت نے کہ مار کو مارا دام حیلہ
روباہ مین گرفتار ہوا اور روباہ نے کہ ناحق خونریزی کی سگ نے مغز اوسکا خاک مین ملایا اور سگ اوس بیداد کے سبب سے پلنگ کے
شکنجہ پنجہ مین کھینچا گیا اور پلنگ اوسکی شامت ایذا سے نشانہ تیر صیاد ہوا اور صیاد اپنے کیفر کردار مین سوار کے ہاتھ سے مارا گیا
اور سوار خون ناحق کی شامت سے وخستہ اور گردن شکستہ ہوا ای بادشاہ فعل ان سبکا جبر یا ظلم تھا جزا مین مضرت کے
مبتلا ہوا ایسی بجوف ہونا اور بد و لسنی کنارہ کرنا عاقلونکو لازم ہی اور کام اپنا صلاح پر لانا اور نیت اچھی کا مدنظر رکھنا

بیت نخستین نشان خرد آن بود * کز بد ہمہ عمر ترسان بود * شیر کو نخوت غرور اور شوکت قہر مین غلبہ کہتا تھا سیاہ
گوش کی نصیحت کو افسانہ سمجھا سیہ گوش نے دیکھا کہ میری نصیحت شیر کی دل پر ایسی ہے جیسا کہ چیونٹی فولاد پر دانت مارے اور اوس کے
سینے پر اتنا اثر کہتی ہے جیسا کہ نوک خار جوشن خارا پر بیت ناسخ سر کوہ پر تیغ کا کیا اثر * رگ سنگ مین کیا چبہی نیشتر *
سیہ گوش یہ سمجھا اور شیر کو چہوڑ کے ایک گوشہ جنگل کو روانہ ہوا اور جا کے ایک ہجوم خارستان مین چھپ رہا شیر بھی اسکے
پیچھے روانہ ہوا اور اوس سے گذر کے ایکطرف چلا آگے بڑھ کے دیکہتا کیا ہے کہ دو آہو نیرے فضا صحرا مین چرتے
مین اور ہا اونکی نگہبانی نکے طور سے اونکے حال پر متوجہ ہے شیر نے ارادہ کیا کہ آہو بچونکو شکار کرے ہرنی چلائی کہ ای
بادشاہ صید کرنا سیر ہوان نو نور دیدونکا عبث ہے کہ انکے کہانیسے تیرا کچھ کام نہ نکلے گا کیون میری آنکہونکو فراق مین ان
نور دیدونکے رولاتا ہے اور میرا دل ان جگر گوشونکی آتش ہجر سے کباب کرتا ہے آخر تیرے بہی دو فرزند مین اوسی دن
کہ صیاد اونکا بہی یہی حال ہو جیسی وہ نگر لا پنے اوپر پسند نکر کسی نے کیا کہنا یا اور یہ شعر مولف کا کہ تنبیہ الغافلین ہے پڑھا بیت
ہے آہ بیکسانکی رسائی خدا تلک * چڑھ جائیے فلک پہ دلا اس کمند سے * ہر چند ہرنی نے اسطرح داد بیداد کی مگر شیر کب اسکی
بات سنتا تہا اور اپنی ارادہ مین جیسا کہ تہا ویسا ہی مصروف رہا ادہر وہان صیاد نے شیر کے بچونکی واسطے دام لگایا تہا ادہر تو
شیر نے ہرنی کے بچونکا شکار کیا اور اودہر دونون بچے شیر کے دام صیاد مین گرفتار ہوے صیاد نے شمشیر بران سے سر ان دونونکا کاٹ کے
اور پوست کہینچ کے راہ اپنی لی ریح یہ ہے کہ وہ شخص دشمن اپنی خاندانکا ہے جو اور سکے خاندانسے بدی کرتا ہے بقول سعدی علیہ الرحمۃ
بیت مگر دشمن خاندان خودی * کہ با خاندانہا پسندی بدی * ہرنی ہلاکت بچونکی دیکہکر دیوانہ وار ہر طرف دوڑتی پہرتی تہی
کہ ناگاہ وہی سیہ گوش پہنچا اور کیفیت حال سے مطلع ہو کر ہرنی کی زاری پر زار زار رویا اور ہرنی کی تسلی کرتا تہا کہ صبر کر کہ
تہوڑے سے عرصے مین یہ ظالم سزا پائیگا بیت شمع پروانہ را بسوخت و لے * زود بریان شود بروغن خویش * اور شیر کہ اودہر شکم سیر ہو کر
اپنے مسکن کو پہنچا دیکہا کہ دونون بچے اوسکے سر بریدہ اور پوست کشیدہ پڑے مین نالہ و فریاد کو قبہ آسمان تک پہنچایا غرضکہ اس
درجہ خروش و فغان دردناک کیا کہ وحوش اوس بیشہ کے وحشت مین پڑے ہمسایہ اوسکے ایک شغال رہتا تہا کہ دامن کو
تعلقات دنیا سے کہینچا تہا اور تکیہ مَنْ قَنَعَ لِشَیْءٍ عَزَّ کا لوح توکل سے پڑھا تہا بیت فارس میدان توکل شدہ *
خیمہ بصحرای قناعت زدہ * وہ برسم تعزیت شیر کے پاس آیا اور کہا کہ موجب اس فریاد و فغان کا کیا ہے شیر نے صورت حال بیان کی
یہہ شعر مولف کا پڑھا بیت آتش غم سے پہک گیا ہیہات * دل کی حالت کباب کی سی ہے * شغال نے کہا کہ صبر کر کہ گلشن
عالم مین کسی مشام نے بے رنج زکام بوی وفا نہین سونگہی ہے اور کسی منہہ نے ساقی ایام سے شراب حسرت بے چاشنی جراحت نہین چکہی ہے
کیا یہہ شعر مولف کا تو نے نہین سنا ہے بیت مثل حباب آنکہہ جو کہولی تو کیا کہلا * بنیاد کچہہ نہین ہے جہان خراب کی * الغرض

نظم فارسی از دہر جفا پیشہ وفائے نتوان یافت * وز گردش ایام صفائے نتوان یافت * زخم دل مجروح جگر سوختگان را[۱] ساز ندہ تر از صبر دوائے نتوان یافت * تھوڑا سا ہوش پکڑ اور گوش ہیدا کر تو دو تین باتین اور نکتے کہ دفتر حکمت سے سینے پڑھے ہیں تجسے کہدون کہ حقیقت کاروبار دنیای غدار مجھ سے تجھکو واضح ہو جائے اسی سُنکے دریائے باطن شیر کا جوش و خروش سے باز رہا اور سمع قبول سے متوجہ نصائح شغال ہوا شغال نے سخن دلپذیر آغاز کیا کہ ای بادشاہ ہر ابتدا کے واسطے انتہا مقرر ہے اور ہر آغاز کے واسطے انجام مقدر جبکہ مدت عمر کی تمام ہوتی ہے اور ہنگام اجل آ پہنچتا ہے بحکم **اِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ** * کے ایک چشم زدن کی فرصت نہیں ملتی ہے کیا خوب مؤلف نے کہا ہے **بیت** زبان چلتی ہے گویا آج کچھ ذکر خدا کر لے * اجل آئے تو پھر ہرگز زندگی باقی فرصت[۲] اور عوض ہر غم کے شادی کی امید رکھنا چاہئیے اور بعد ہر سوز کے توقع سازی کی رکھنا مناسب ہے **بیت** سالہا دل چون صبا طوفان ریاض و ہر کرد * در فضائے او گلے گر یافت بخاری نیافت * ہر حالین قضائے یزدانی پر راضی ہونا چاہئیے اور جزع اور فزع سے کچھ فائدہ نہیں کہتا ہی تو قضا مین ڈالنا چاہئیے * **بیت** جان بسر کن چرا کہ تیر قضا * یک سر مو خطا نخواہد کرد * شیر نے کہا کہ یہ بلا میرے بچون کو کہان سے پہنچی کہ بموجب شعر مولف کے حالت مجھ پر طاری ہے **بیت** پڑے سایہ جو میرا مرغ آتش خوار جل جائے * سمندر ہیں سے سوز دل کے آگے پانی پانی ہے * شغال نے کہا کہ یہ تجھی سے تجھکو پہنچی ہے کیونکہ جو کچھ کہ تیر انداز قضا نے تجھسے کیا ہے اوسکا عوض ہے[۳] کہ تیرے تیر ظلم نے دلدوز بہا مظلومون کی اس سے پہلے کی تھی پس یہ مکافات تیرے عمل کی ہے کہ تیری طرف منہ لائی ہے کما تُدِیْنُ تُدَانُ اور یہ شعر گویا تیری حسب حال ہے **بیت** خدا کو بھول گیا محو خود پرستی ہے * تو اور کام مین بھی سوت تجھ یہ ہستی ہے. خلاصہ یہ ہے کہ جیسا عمل کریگا جزا پائیگا اور بہت قریب ہے تیرا قصہ ہیزم فروش سے کہ وہ کہتا تھا کہ آتش کہان سے میری انبار ہیزم مین پڑی شیر نے پوچھا کہ قصہ اوسکا کسطرح پر ہے **حکایت ہیزم فروش ظالم** کہا کہتے ہین کہ زمانہ پیشین مین ایک ستمگار تھا کہ ہیزم درویشون کی کمال ستم سے مول لیتا تھا اور نہایت درجے قیمت کم کرتا تھا سو وہ بھی بہزار دشواری دیتا تھا اور زمستان[۴] مین تونگرون کے ہاتھ دہ چند اور چہار چند کو بیچتا تھا درویش اوسکے ستم سے از بس تنگ اور تونگر اوسکے جفای گران فروشی سے ضیق[۵] مین تھے اور سب یہ شعر گویا کا تکرار کرتے تھے **بیت** اوس ستمگر کے ستم سے گھر جو ہے غمخانہ ہے * خانۂ عیش آگے جو تھا اب وہ ماتم خانہ ہے * ایکدن ہیزم ایک درویش کی بزور چھین لی اور آدھی قیمت مقرر کر کے وہ بھی نہ دی درویش نے دست دعا آسمان کی طرف اُٹھایا اور روئے نیاز جانب درگاہ آلہی با خضوع[۶] و خشوع لایا **بیت لمؤلفہ** حذر واجب ہے ظالم تجھکو مظلومون کی رونے سے * بہلا کیا حاصل اپنے سر کھے عالم کے ڈبونے سے * اس حال مین ایک صاحبدل پہنچا اور اوسکے ظلم پر واقف ہو کر زبان ملامت ظالم پر کہولی اور کہا ترجمہ گویا

---

[۱] ترجمہ جب آتی ہے اجل اونکی نہین تاخیر کر سکتے ہیں ایک ساعت اور نہ تقدیم کر سکتے ہیں ۱۲

[۲] طوفان بالفتح گرد باد اور ریاض بالکسر جمع روضہ یعنی باغ فضا بفتح صحن و میدان اور جزع اور فزع بفتحتین بے صبری اور رونا ۱۲

[۳] ترجمہ جیسا کہ کام کریگا ویسا عوض دیا جائیگا ۱۲

[۴] زمستان جاڑے کی فصل کو کہتے ہیں اور یہ لفظ مرکب ہے زم سے معنی سردی کے اور ستان سے معنی جگہ کے

[۵] ضیق بکسر تنگی ۱۲

[۶] تضرع اور خشوع بالضم یعنی عاجزی ۱۲

پڑھا **بیت** آہ ضعیف تیر بلا کی زیادہ ہی ہے پُر زور قوین چرخ سے بہی یہ کیا دہ ہے ٭ اور کہان ان بیچارونپر کہ سوا درگاہ آلہی کی
پناہ نہین رکہتے ہین ایسا ظلم نکر اور یہ وہ دردمند کہ تمام شب مانند شمع کے سوز دل سے اشکباری کرتے ہین اون کے حق مین ایسا
ستم روا نرکہہ غریبون کے خانۂ سینہ کو آسیب بیداد سے ویران نہ بنا اور خون دل یتیمون کا بجائے شراب لعل کہ کل خمار بیہوشی لائے نہ
پیے اور گویا کے اس شعر پر عمل فرما **شعر** جو چاہے رحمت حق عجز کو شعار اپنا ٭ خرید کر کہ نہایت یہ جنس ہے سستی ٭ وہ ستمگر پر غرور
اس غریب کی بات کو کب سنتا تھا اور حمیت جاہلیت سے منہ اپنا پہیر کے کہا کہ جا اے شیخ سر میرا نہ پہرا کہ مین ایسی واہیات
نہین سنتا ہون درویش آزردہ دل پہرا اور اپنے گوشے مین جا بیٹھا قضارا اوسی شب آگ انبار ہیزم کو لگی اور اسجگہ سے اوسکے
گہر تک پہنچی جمیع مال اور متاع اوسکا خاکستر کر دیا کوئی چیز باقی نرہی وہ بیدادگر بستر نرم سے خاکستر گرم پر بیٹھا اتفاقاً
وہی عزیز کہ روز گزشتہ نصیحت کرتا تھا آیا سنا اوسنے کہ وہ ظالم اور اوسکے سب متعلق روتے ہین اور مویہ کرتے ہین
کہ یہ آگ کہان سے ہمارے گہر اور انبار ہیزم مین لگی اُس درویش نے کہا کہ یہ دود دل دردمندان اور آتش جگر سوختگان
ہے کہ تیرے خرمن جمعیت کو جلا دیا بلکہ یقین غالب ہے کہ اسی آگ سے تیرا ذخیرہ آخرت بہی جلجائے **بیت لمولفہ**
دود نالۂ دل پر اضطراب سے ٭ برسے گی آگ پائیگی جا اس سحاب سے ٭ ظالم نے سر جہکا لیا اور اپنے دلمین کہا کہ تمام نصائح
سے درگزرا چاہیئے کہ وہ تخم جفا کہ مینے بویا تہا اُسکا پہل یہی تہا کہ جو مینے پایا اسکے بعد شغال نے شیر سے کہا کہ یہ مثل اسواسطے
لایا ہون مین تا جانے تو کہ یہ جو تیرے فرزندونکو پہنچا یہ بدلا ہے اوکے بچونکا تو نے جو فریاد اوس پرنکی نہ سُنی اور رحم نکیا
اب کسواسطے جزع کرتا ہے اور امیدوار ترحم آلہی ہوتا ہے اب لازم ہے کہ تو صبر کر جیسیکہ تیرے ظلم پر اورون نے صبر کیا تہا شیر نے کہا سات
مین حجت اور برہان سے میری خاطرنشان کر شغال نے کہا کہ تیری عمر کتنی ہے شیر نے کہا چالیس برس کی شغال نے کہا کہ اس مدت مین
تیری غذا کیا تہی کہا گوشت وحوش اور آدمیونکا شغال نے کہا کہ وہ جانور اور آدمی تو نے چالیس برس کے کہائے اور شکار کیئے
اور اُنکے گوشت سے تن پروری کی آیا وہ ماں اور باپ نرکہتے تہے اور اُنکے عزیزون کو سوز مفارقت اور مہاجرت جزع اور فزع
مین ملایا ہوگا اگر پہلے سے عاقبت اندیشی کرتا اور خونریزی سے پرہیز رکہتا تو اسوقت مین فرزندونکے درد فراق سے جگر
تیرا کیون کباب ہوتا اگر یہی صفت خونخواری اور سیرت جفاکاری رکہیگا تو آمادہ رہ کہ اس سے بہی زیادہ دیکہیگا جب خلق خدا تجسے خلاص
ہوگی بوئی آسایش و امان سونگہیگا تو اب بہی کچہ وقت باقی ہے توبہ کر اور اپنا اخلاق رفق اور تقوی اور مرحمت آراستہ کر اور دریچہ اپکے
دل پر جبر سے کنارہ کر کہ آزار دینے والا منہ راحت کا نہین دیکہتا ہے اور بیدادگر ہرگز مقصد کو نہین پہنچتا ہے شیر نے جبکہ یہ بات
سُنی سمجہا کہ انجام کام کی آزار اور ظلم پر ہوتی ہے سواے ناکامی اوس سے اور نتیجہ حاصل نہین ہوتا ہے اور دلمین کہا کہ بہار
عمر جوانی سے متعلق ہے وہ خزان پیری اور ناتوانی سے مبدل ہوئی اور ہر دم راہ فنا مین قدم پڑتا ہے اور سفر دور دراز پیش آئے

بہتر یہہ ہے کہ فکر زاد معاد کرون اور ترک دل آزاری اور جفا کاری کرکے تہوڑی سی قوت پر قناعت کرون اور بیش و کم کا غم نکرے کہ فکر سہت و نیست سے درگذرون **بیت لمولفہ** کیا انفعال ہوگا اگر کاتب عمل ٭ رکھ دینگے میرے ساتھ دفتر زمین حساب کی ٭ آخر شیر نے گوشت کہانے اور ایذا رسانی سے توبہ کرکے میوہ صحرائی پر قناعت کی شغال کہ مدت سے تائب اور فقط میوہ صحرائی سے قانع تہا دیکہا کہ شیر ہماری غذا ایک سال کی دو دن مین کہا گیا مضطرب ہوکر شیر کے پاس آن کر کہا کہ شہریار اب کیا کام کرتا ہے کہا کہ مین فقط میوہ پر قانع ہون اور ایذا مخلوق سے تائب شغال نے کہا کہ ایسا نہیں ہے بلکہ ایذا مخلوق کی آگے سے بہی زیادہ تر ہے شیر نے کہا کہ مجہکو کسیکو کیا ضرر پہنچتا ہی کہ نہ منہ کسیکے خون سے آلودہ کرتا ہون اور نہ پنجہ کسیکے آزار پر کہولتا ہون شغال نے کہا کہ اپنے حق سے البتہ تو باز رہا مگر رزق اورونکا کہ ایک برس اوس پر بسر کرتے تہے تو دو دن مین کہا لیتا ہے پس روزی جنکی اس سے متعلق ہے وہ یقین ہی کہ جلد ہلاک ہو جاینگے اور اسکا وبال تیرے بارگردن پر ہوا اور اسی جہان مین مکافات اوسکی تجہی پہنچیگی اور مجہے ڈر ہے کہ تیرا حال اوس خوک کی طرح نہو کہ جو بوزنیہ کے مقابلہ مین ہوا شیر نے پوچہا کہ بیان اوسکا کر **حکایت خوک و بوزنیہ** کہا کہتے ہین کہ ایک بوزنیہ نے مدد توفیق نیک سے اپنی قوم کو چہوڑ کے اور ترک تعلق کر کے راہ صحرا کی لی اور ایک بیشہ انجیر مین پہنچکے متمکن ہوا اور خیال کیا کہ ذیحیات کو اکل و شرب سے گزیر نہین ہے اور جبکہ موسم انجیر کا نر ہا تو اور غذا ملنا اس صحرا مین معلوم ہے پس یہ بہتر ہے کہ انجیر کا ذخیرہ کیجیے تا غیر موسم مین بے برگ و نوا نر ہیے اسلیے ہر روز ایک درخت کے انجیر پہلے کہا تا تہا اسکے بعد بالکل جہاڑ لیتا تہا اور خشک کر کے ایک گوشے مین ذخیرہ کرتا تہا ایک روز موافق قاعدہ مستمرہ کے ایکدرخت پر بیٹہا کچہہ کہاتا تہا اور ذخیرہ کے لیے کچہ نیچے گراتا تہا کہ ناگاہ ایک خوک پیدا ہوا اور اوسی درخت کے تلے کہ جسپر بوزنیہ چڑہا ہوا تہا آیا جبکہ بوزنیہ کے اوسپر نظر پڑی خدا سے پناہ مانگی کہ خوک نے سلام کیا اور کہا کہ مہمان کا بہی کچہہ حق ہے بوزنیہ نے بہی جواب مستقعانہ بہ لفاظ دیا **مصرعہ** مرحبا[1] مرحبا تعال تعال ہد اور کہا کہ اگر پیشتر سے جناب کی تشریف فرمائی کی خبر معلوم ہوتی تو فراخور[2] حال شکستہ بال کے سامان مہمانی مہیا کر رکہتا اور اب بہی جو کچہہ کہ ہو سکیگا اوسمین دریغ نہوگا خوک نے کہا کہ مین دور سے آتا ہون اور اشتہا کمال رکہتا ہون جو کچہہ کہ حاضر ہو اسوقت مہربانی کر بوزنیہ نے اوس درخت کی انجیر گرانے شروع کیے خوک بکمال رغبت کہاتا تہا حتی کہ ایک دانہ اوس درخت مین باقی نر ہا خوک نے کہا کہ ای عزیز گرامی ہنوز نفس حریص غذا کی خواہش مین بیقرار ہے درخت دوسرا جہاڑ اور مجہے رہین منت کر بوزنیہ نے طوعاً و کرہاً دوسرا درخت جہاڑا مگر اوسمین بہی خوک کی سیری نہوئی اشارہ اور درخت کیطرف کیا بوزنیہ نے کہا کہ آیار عزیز انصاف ہاتہہ سے ندے میرا ایک مہینے کا قوت تو نے ایکدم مین کہا لیا اب مجہی مقدور نہین ہے کہ زیادہ اس سے متواضع ہون خوک برہم ہوا

[1] خوش آمدی خوش آمدی بیا بیا ۱۲

[2] فراخور لائق و سزاوار

اور کہا کہ ایک مدت یہ جنگل تیرے تصرف مین رہا آج سے میری ملک ہوا تو اب یہانسے راہ لے بوزینے نے کہا کہ کیسا کہ چھین لینا
بڑا ظلم ہے خیال جفا کا چھوڑ دے کہ ظلم اچھا نہین ہوتا ہے اور آزردہ کرنا مظلومونکا بہت مضرت رکھتا ہے خوک ایسی جوابسے زیادہ
آزردہ ہوا اور کہا کہ ابھی تجھے اس درخت سے نیچے گرا کے سزائی قرار واقعی دیتا ہون یہ کہا اور جنبش کرکے شاخ درخت کو ہلایا شاخ
بار خوک سے ٹوٹ گئی اور وہ ایسا سرنگون گرا کہ مہرہ گردن ٹوٹ کے واصل جہنم ہوا ای شیر یہ مثل اسواسطے بیان کی ہے کہ تو بھی اسیطرح
حق غیرونکا کہاتا ہے جبکہ یہ گروہ غربا بہوک سے مرجائیگا اقربا اور عزیزان کے تمام عمر تجھے بددعا دینگے اور پہلے کام ترا خلق
آزاری اور خونریزی تہا اور اب حالت زہد مین رزق مظلومونکا غصب کرتا ہے غرضکہ ہر حال مین تیری ہاتھ سے عالم کو آرام
نہین ملتا ہے اور جانورونکو کسیطرح تیری جور سے مخلصی نہین ملتی ہے تیرے ظلم کا وہ حال تہا کہ زہد اور صلاح کا یہ حال ہے مناسب ہے
کہ لذت تن پروری سے درگذر اور لذت روحانی کی فکر کر **بیت** اسیر لذت تن ماندۂ وگرنہ ترا ✲ چہ عیشہاست کہ در ملک جان مہیا نیست ✲
شیر نے جبکہ شغال سے یہ نصایح سنے میوونکو بھی ترک کرکے فقط آب و گیاہ پر قناعت کی اور طاعت خدا مین مشغول ہوا اور کبھی
کبھی ان بیتونکو پڑہتا تہا **نظم** ایدل از جہان دل آزار درگذر ✲ وز تنگنائے گنبد دوار درگذر ✲ کا جہان نہ لایق اہل
بصیرت است ✲ مردانہ وار از سر این کار درگذر ✲ چون میتوان بگلشن روحانیان رسید ✲ سبحی نما و زین رہ پرخار درگذر ✲ وز بحر
حرص نفس چو غواص شوخ چشم ✲ غوطہ مخور ز گوہر شہوار درگذر ✲ یہ ہی داستان بعضے بدکردار ونکی کہ لوگونکو اپنے عذاب مین مبتلا
کرتے رہتے ہین اور عاقبت کا کچھہ اندیشہ نہین کہتی ہین آخر کو اوسیطرح کی بلا مین کہ جو اور کے حق مین روا رکہتے ہین خود مبتلا
ہوتے ہین اسکے بعد راہ راست پہچانتے ہین جیسا کہ شیر نے جب تک اپنی جگر گوشونکو آتش بیداد صیاد سے کباب ہوتے نہ دیکھ
لیا خونخواری اور بدکرداری سے دل نہ اوٹھایا اور جب تجربہ اوسے حاصل ہوا پھر اس عالم غدار سے کنارہ کیا اور اسکی آرایش بے اصل
کیطرف التفات نکیا اور پھر کسی طرحسے عشوہ اس بیوفائی جادو وش کا خریدار نکیا **بیت** نوشتہ اند بر ایوان جنت الماویٰ ✲ کہ ہر کہ
عشوۂ دنیا خرید وای بوی ✲ اور جو کہ خردمند ہین وہ زیادہ تر اسکے سزاوار ہین کہ اس اشارتکو سمجھین اور ان تجربونکو اپنی حال
اور مال کا پیشوا کرین اور بنائے کار دنیا اور آخرت اسی ایک قصہ کافی پر رکہین جلا اپنے اور اپنے فرزندونکے حق مین پسند نکرین
اور کے واسطے بھی روا نہ رکہین تاکہ ذکر جمیل انکا حالت حیات اور ممات مین شہرۂ آفاق رہے **نظم** گویا یہ جہان صحرای وحشت
خیز ہے ✲ یا کوئی دریائے آفت خیز ہے ✲ تہے جو نادان آسمین آکر گہر گئے ✲ تہے جو دانا وہ کنارہ کر گئے **باب گیارہوان**
حضرت افزون طلبی اور اپنی کام سے باز رہنی مین رای دابشلیم نے داستان پسندیدہ سننے کے بعد فرمایا کہ ای فقیر صاحب
تدبیر ہماکن شنیدہ دلیل و واضح مثال بیان بدکردارنا عاقبت اندیشکے کہ عالم کے ایذا پہنچانیمین مبالغہ کرتا تہا اور جیسے اوس درندگی
طرح آپ بھی اس بلا مین مبتلا ہوا ہو تو توبہ کی پناہ میں آیا بیان فرمائی تو سنا اب التماس یہ ہے کہ وہ داستان کہ گیارہوین حصے سے تعلق

رکھتی ہے یعنی حقیقت اوس شخص کے کہ غیر کے کام پر مائل ہوا اور وہ کام اوسکے طور کے موافق اور حال کے مناسب نہو بیان فرما
حکیم کامل نے اوس عبارتمین کہ صفا اور لطافت مین آبحیات کے برابر اور شیرینی اور حلاوت مین ہمسر شربت نبات ہتی بیان کی اور
دعا دی **بیت لمولفہ** رہے مدام تو با بخت و تاج و جاہ و حشم ٭ کہا کرے تجہی خلقت یہ شاہ شاہان ہے ٭ اور کہا کہ بادشاہ
عالم پناہ بزرگون نے فرمایا ہے لِکُلِّ عَمَلٍ جَزَاءٌ وَّلِکُلِّ مَقَامٍ مَقَالٌ یعنی واسطے ہر عمل کے جزا ہے اور واسطے ہر مقام کے مقال ہے
اور جامہ خانہ غیب سے لباس خاص ہر ایک کے بالای والا پر جدا جدا ایسا ہی اور خلعت خانہ بخشش سے ہر شخص کے قامت کے لائق
خلعت عطا فرمایا ہے ہر فرد سے ہر کام بن نہین آتا ہے اور ہر مرد ہر عمل کے لائق نہین ہوتا ہے **نظم** زغن را بہر طاؤس نزاد نہ
نگس را پر عنقاے ندادند ٭ زسر کا آرزوی گل نشاید ٭ نسیم گل زخاری خوش نیاید ٭ ساقی الطاف نے خمخانہ کُلُّ حِزْبٍ بِمَا
لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ سے ہر کسیکو فراخور حال ساغر سرور دیا ہی اور شربت عنایت اور سرچشمہ رعایت سے کسیکو محروم نہین کیا ہے
کس نیست کہ نیست بہرہ مند از تو ٭ و لیک اندر خور خود بجرعہ یا جامے ٭ پس ہر شخص کو چاہیے کہ جو صفت کہ صانع ازل نے اوسکو
دی ہے اُسیکا شغل رکہے اور ایسا کرے کہ اُس کام کو تدریج مرتبہ کمال کو پہنچاوے اور جو کوئی کہ پیشہ اپنا چھوڑ کے اُس طرف
کہ اوسکے مناسب حال نہین ہے رجوع کریگا بیشک مقام تردد اور حیرت مین گرفتار ہوگا پس ضرور ہے کہ جو راہ اختیار کی ہے پس
اُسی سے منزل کو پہنچے اور اگر اُس سے پہریگا تو سراسیمہ اور سرگردان رہیگا مخلوق کو چاہیے کہ اپنے طریق عمل پر ثابت رہے
اور ہر طرف کو دست ہوس دراز نکرے اور افزون طلبی کو شعار اپنا نہ بناوے اور جو کام کہ اسکا پیشہ ہے اوسمین مشغول رہے
جیساکہ مولوی معنوی فرماتے ہین **بیت** انجیر فروش را چہ بہتر ٭ کانجیر فروشد اے برادر ٭ اور اس محل کے مناسب حکایت
زاہد عبری زبان کی ہے کہ مہمان ہوس پیشہ نے ارادہ لغت عبری کے سیکہنے کا کیا اور اپنی بہی زبان بہول گیا رائے دابشلیم
نے پوچھا کہ یہ قصہ کیونکر تہا اوسنے کہا **حکایت زاہد عبری** کہتے ہین کہ زمین قنوج مین ایک مرد صالح پرہیزگار دیندار
عبادت شعار تہا کہ پاکیزگی فطرت سے کدورت علائق کو زائل کرکے پردہ ظلمت کا پیش نظر سے اُٹھا ڈالا اور غاشیہ اُسکی سجادہ کا
فتوحات غیبی سے ہر اہل اللہ کی دوش پر رہتا تہا تمام ہمت اُسکی احیای رسوم شرع پر مصروف ہتی اور مرغ محبت الٰہی نے اُسکے
سینہ بے کینہ مین آشیانہ بنایا تہا اور اوسکے خورشید ضمیر نے ایک عالم تیرہ کو روشن کر دیا تہا اور باوجود اس بے برگی کے
جو کچھ کہ خزانہ غیب سے اوسکے ہاتھ آتا تہا مہمانون کو کہلا دیتا تہا ایکدن مسافر اوسکے مکان مین وارد ہوا زاہد نہایت
خوش ہوا اور جو کچھ کہ تعظیم و تکریم مہمانداری کی چاہیے بجا لایا بعد الفراغ طعام زاہد نے پوچھا کہ کہان سے تشریف لاتا ہے
اور ارادہ کس دیار کا ہے مہمان نے جواب دیا کہ قضیہ ما مرضیہ میرا دور و دراز ہے اگر خاطر عاطر اوسکے طول سے ملول نہو تو بیان
کرون مین زاہد نے کہا کہ جو کوئی گوش ہوش سے تنوار کہتا ہے ہر قصہ سے حصہ اپنا حاصل کر لیتا ہے اور قطرہ مجازی دریای حقیقت مین در آتا ہے

بیت زہر بازیچہ رمزے میتوان خواندن ٭ زہر افسانہ فیضے میتوان یافت ٭ تو بے دہشت سرگزشت اپنی کہا اور جو منفعت اور مضرت اس سفر مین دریافت کیے ہو اوسے مشرحاً بیان کر مہمان نے کہا کہ اے زاہد زمانہ اصل میری دیار فرنگ سے ہے اور پیشہ میرا نان بائی تہا اور ایک دہقان تہا کہ اوسی مجہسے دوستی تہی اور اکثر میری اوسکی صحبت رہتی تہی اور از راہ یاری وہ مددگاری میری غلے سے کیا کرتا تہا اور قیمت اوسکی آہستہ آہستہ ایک زمانہ دراز مین بقدر آمدنی مجہسے لیتا تہا اور بسبب اوسکی مہلت اور فرصت کے کام میرا بآسانی بسر ہوتا تہا ایک روز مجہے مہمان کرکے اپنے باغ مین لیگیا اور شرائط میزبانی جیسا کہ قاعدہ ارباب ہمت کا ہے بخوبی بجا لایا اور بعد اکل و شرب کے باہم کلام مین مشغول ہوئے فیمابین کلام کے پوچہا اوسنے کہ منفعت تیری کسب کی کسقدر ہے کہا مینے کہ صرف میری دکان کا آٹھ خروار غلہ ہے اور اوسکی نفع جو اوسپر متفرع ہوتا ہے وہ اسقدر ہے کہ اہل و عیال کی خورش کو وفا کرے بس انتہا یہ کہ دس کے بارہ ہوتے ہین **بیت** جو زین تر نفع ترکاری ندارم ٭ برین دستور روزے میگذارم ٭ دہقان نے کہا کہ تیرا نفع کچہ بہی نہین مجہے خیال تہا کہ دسکا افادہ بیس کا اور حاصل بیشمار ہوگا مینے پوچہا کہ اے خواجہ تیرا نفع کشتکاری میں کسقدر ہے کہا کہ یہ میرے کام کا تہوڑا ہے اور منافع بہت کہ دس سے سو تک بہی قناعت نہین کرتا ہون بلکہ اس سے بہی زیادہ کا طلبگار رہتا ہون متحیر ہوکر کہا مینے کہ اے خواجہ یہ دور از قیاس ہے دہقان نے کہا کہ تعجب کر اس سے بہی زیادہ اسمین منفعت ہے مین تیری تسکین کردون ایسی قیاس کر کہ ایک دانہ خشخاش کا کہ سب دانون سے چہوٹا ہے جبکہ اوسکو زمین پر ڈالا وہ سبز ہوا ایک دانے سے قریب ہزار کے تیر نکلتے ہین اور زیادہ بہی ممکن اور ہر تیر پر ایک قبہ ہوتا ہے اور ہر قبہ مین اتنے دانے ہوتے ہین کہ شمار اونکا کسی سے نہین ہوسکتا ہے اب خیال کر کہ نفع زراعت کا کسقدر ہوا اور حکماے زراعت نے کہا ہے کہ زرع کے تین حرف ہین دو حرف اول کے زر ہین اور حرف آخر کو عین ہے وہ بہی نام زر کا ہے پس یہ پیشہ زر بر زر ہے **بیت** دو حرف زرع زرست و یکے کہ میماند ٭ ہم آن زرست پس اینجا زرست بر سر زر ٭ یہ اشارہ زراعت کیطرف ہے اور دہقانیت کے مہوسونکا یون اعتقاد ہے کہ کبریت احمر یہ ہے کما قیل **بیت** جستن گوگرد احمر عمر ضائع کرتم ٭ روے بر خاک سیہ آور کہ اکسیر کیمیاست جبکہ یہ باتین زبان سے دہقان کے سنین سودا دہقانیت کا دماغ مین پیدا ہوا اور دروازہ دکان کا بند کرکے زراعت کے اسباب مہیا کرکے نہین مشغول ہوا مین اور میرے محلے مین ایک درویش تہا صاحب کمال پاک نفس اور نیک خصال جبکہ اوسی معلوم ہوا کہ مین اپنی حرفت کو ترک کرکے اور کے کام مین مشغول ہوتا ہون اوسنے براہ شفقت مجہے بلایا اور کہا کہ اے کاریگر جو کچہ کارخانہ ربانی سے تیرے حوالے ہوا ہے اوسپر راضی رہ اور طلب افزونی نکر کہ شومی حرص کی بہت بد ہے جو شخص کہ نقد قناعت مین رکہتا ہے پادشاہ اپنی وقت کا ہے اور جبکہ ذلت حرص مین گرفتار ہوتا ہے مرتبہ دیو و دد مین شمار کیا جاتا ہے **بیت** حرص جو بین می شکن مے شکیب ٭ تا نخوری گندم آدم فریب ٭ کہا مینے کہ اے شیخ اپنی کام مین چندان فائدہ نہین دیکہتا ہون اور فائدہ دہقانیت کا بہت ہے ارادہ اوسکا کرتا ہون

کہ شاید اس شغل کے منافع سے میری اہل و عیال بآسودگی بسر کرین اور معاش میری آرام تمام سے بسر ہو زاہد نے کہا کہ مدت
متمادی ہے تیر اسباب معیشت اپنی حرفت سے مہیا ہوا کیا اور مشرب زندگانی اس پیشے کے بدولت خس و خاشاک تردد سے
مصفا رہا اور یہ عمل کہ اب اختیار کرتا ہی شاید کہ تو اوسکے لوازمات پر قیام نکر سکے اور عہدہ اوسکی ریسمانت کا جیسا کہ
چاہیئے تجسے سر انجام نہ پاسکے اور جو کچھ کہ نہانخانہ آرزو سے تیرے خاطر پر خطور ہوا ہے شاید مطابق آرزو کے نہو پھر بجز
ندامت کچھ حاصل نہوگا فضولی نکر اور کام اپنا نچھوڑ اور جسنے کہ اپنا پیشہ چھوڑا اور وہ کام کہ لائق اپنے نہین ہی یا آپ اوسکی
لائق نہین ہے اختیار کیا تو اوسی وہ پہنچتا ہی جو اوس کلنگ کو پہنچا میٹنے پوچھا کہ یہ کیونکر تھا **حکایت کلنگ و گاذر** درویش
نے کہا کہ ایک گاذر دریا کے کنارے اپنے کام مین مشغول رہتا تہا اور ہر روز ایک کلنگ کو دیکھتا تہا کہ اوس چشمے کے کنارے
بیٹھ کے جو کرم کہ اوس چشمے مین پاتا تہا اوسی کو کہاتا تہا اور اوسی پر قناعت کرکے اپنے آشیانے مین بسر کرتا تھا
ایکدن باشۂ تیز پران پیدا ہوا اور ایک تیہو[له] کو صید کرکے پیٹ بھر کہا لیا اور باقی چھوڑ دیا کلنگ نے خیال کیا
کہ یہ باشہ اس جثہ حقیر پر جانور بزرگ کو صید کرتا ہے اور مین اس ہیکل عظیم پر ایک محقر پر قناعت کرتا ہون ہر آئینہ
یہ صورت میری دنائت[عہ] ہمت پر دلیل ہے لائق ہمت عالی کا یہ ہے کہ آج سے صید حقیر پر نظر نکرون اور کمند ارادہ
کو کنگرۂ آسمان کے سوا اور جگہ نہ پہنکون اسکے بعد اوسنے ترک شکار کرم کیا اور مترصد صید کبوتر اور تیہو کا ہوا اس ہونی
دور سے تماشا پایا اور تیہو کا دیکھا تہا جبکہ حیرت کلنگ کے حال پر مستولی پائی اور کرم کے پکڑنیکے شغل سے باز رہا گاذر نے
دانستہ سے دریافت کیا کہ جیسے کلنگ نے شکار باشے کا دیکھا ہی اپنے شکار سے ہاتھ اوٹھا لیا ہی یہ امر بے سبب نہین ہی اسواسطے
منتشر نظر گاذر کی کلنگ کی طرف رہتی تہی قضارا ایک کبوتر اوسکے قریب آ نکلا کلنگ نے اوڑنے کا اور کبوتر کا ارادہ کیا کبوتر نے پرواز کی
اور پانی سے گذر کے راہ خشکی کی لی کلنگ کہ اوسکے پیچھے آتا تہا کنارے پر دریا کے گر پڑا اتفاقاً اوس جگہ گل و لا بہت
تھے کہ پانو ہر ایک کا پہنس جاتا ہی اتفاقاً کلنگ کے پانو بہی اوسمین در آئے جسقدر جہد زیادہ کی زیادہ تر پہنستا گیا دہوبی نے
کلنگ کو پکڑ کے گہر کی راہ لی ایک دوست راہ مین ملا پوچھا کہ یہ کیا ہی گاذر نے کہا کہ یہ کلنگ ہی چاہتا تہا کہ کام باشے کا سیکھے
وہ تو نہو سکا پر اپنی جان برباد کی اور یہ مثل اسواسطے لایا ہون کہ تا معلوم کرے تو کہ ہر کسیکو ایک کام کیواسطے پیدا کیا ہی چاہیئے
کہ اوسی کام پر قیام کرے اور جو حرفت کہ خلاف اوسکے پیشے کے ہی اوسی چھوڑ دے جبکہ اوس درویش نے یہ مثل فرمائی دغدغہ
میری حرص کا اور زیادہ ہوا اور کان میرے کہ محض حرص ہو اسنے بھرے ہوئے تھے زاہد کی بات نے اونمین راہ نپائی
اور پیشہ نان بائی کا ترک کرکے تہوڑی سی پونجی سے اسباب زراعت کا درست کیا اور تخم ریزی کرکے دیدۂ انتظار راہ
حصول محصول پر رکھا ہے بیٹے اس حال مین معیشت عیال مجہ پر وبال ہوگی سبب کہ نان فروشی سے ہر روز جسقدر حاصل

له تیہو بروزن میوہ پرندہ ایست شبیہ بکلنگ لیکن از کبک کوچکتر و سوب ازان تیہو ۱۲ ب
عہ دنائت بالفتح کمینگی ۱۲ ک

ہو رہنا تہا کہ اہل و عیال کے شب و روز بسر ہو جاتی تہی اور زراعت مین انتظار ایک سال کا چاہیئے تا فائدہ اوسکا حاصل ہو
اسکے بعد بیٹے دلمین کہا کہ غلطی کی تو نے کہ بات بزرگونکی نسنی اب مصارف روز مرہ سے درماندگی ہی اور کسیطرح یہ تکلیف
رفع نہین ہوتی ہے اب صلاح یہ ہے کہ کچھ روپے قرض لیکے دوکان نان فروشی کی پھر جاری کرون کہ اہل و عیال
ہلاک نہو جائین کہ موسم زراعت کٹنے کا آجائے بعد اسکے ایک تاجر شہر سی مبلغ چند قرض لیکے دوسری بار دوکان
جاری کی اور اپنی ایک ملازم کو اوس دکان پر مقرر کیا کبھی خبر گیری زراعت کی کرتا تہا مین اور کبھی دکان کے انتظام کیواسطے
بازار میں آتا تہا جبکہ دو تین مہینے گذرے اوس نوکر نے یہانتک خیانت کی کہ دکان مین کچھ باقی نرہا اور زراعت
مین بھی آفتین پہنچین کہ جو خرچ ہوا تہا دسوان حصہ بہی اوسکا ہاتھہ نہ آیا جبکہ یہ صورت پیش آئی اوس درویش سے
اپنا حال بتفصیل بیان کیا بیٹے پہر عابد ہنسا اور کہا کہ تیرا حال اوس مرد کے مانند ہی کہ داڑھی اوسکی دو موئیہ تہی اور دو زنون
عورتونکے ہاتھہ سی برباد ہوئی بیٹے پوچھا کہ یہ قصہ کیونکر تہا **حکایت دو زن میانہ سال و نوجوان** درویش نے
کہا کہ ایک شخص کی دو عورتین تہین ایک ادھیڑ اور دوسری نوجوان اور آپ بھی ادھیڑ اور دو موئیہ تہا کہ جیسے کہچڑی داڑھی
کہتے ہین اور دونون عورتونکو دوست رکہتا تہا ایک شبانہ روز ایک کے گہر رہتا تہا اور دوسرے دن دوسری کے گھر اور عادت اسکی
یون تہی کہ عورت کے زانو پر سر رکھ کے سویا کرتا تہا ایکدن اوس ادھیڑ کی باری تہی اور اوسکی زانو پر سر رکہی سوتا تہا اوسنے خیال
کیا کہ جتنے بال اسکی داڑھی مین سیاہ ہین اگر یہ نہون تو اوس جوان عورتکو تمام بال سفید دیکھکے اس سے نفرت ہوگی جس وقت
یہ سمجھیگا کہ اسکے تمام حرکات و سکنات سے نفرت پائی جاتی ہی اوسوقت اسکے بہی طبیعت اوس سی متنفر ہوگی بضرور میری طرف
کو رغبت تمام پیدا کریگا اس خیال مین جسقدر کہ ہو سکا اوس سے عرصۂ خواب تک سیاہ بال چنتی رہی اور اوس بیخبر کو کچھہ
اسکی خبر نہ تہی مصرع ** برکنده به آن ریش که در دست زن است ** دوسرے دن اوس نوجوانکی باری تھی اپنی عادت کی موافق
اوسکے زانو پر سر رکھ کے سو گیا تہا قضارا اوسکی بہی خیال مین آیا کہ یہ بال سفید اسکے اگر باقی نرہین اور جبکہ یہ اپنی داڑھی
آئینہ مین سیاہ دیکھیگا مقرر ادھیڑ عورت کی صحبت سے نفرت کر کے میری طرف کو لا محالہ رغبت کریگا یہی تصور کر کے جسقدر
فرصت وقت کی تھی بال سفید چنتی رہی جبکہ اسیطرح چند روز گذری کہ ایکدن سیاہ اور ایکدن سفید چنے جاتے تھے
آخر کار ایک بال بہی داڑھی مین باقی نرہا اس مرد غافل نے ایکدن آئینہ مین دیکھا کہ منہہ خواجہ سرا کے مانند ہے آہ
کھینچی اور کہا کہ یہ میرا کیا حال ہوا ایک شخص نے لطیفہ گوئی سے کہا کہ جس مرد کی داڑھی عورتونکے ہاتھہ مین ہوگی داڑھی تو
کیا اگر اس مرد کی ناک اور کان بھی باقی رہین تو عجب ہے ایک شخص نے کہا کہ یہ مصرعہ غنی کا تیرے حال کے مصداق ہے مصرع بیتری وہ
ہوئی ای ضعف زلّی الذی نہ اولی الذی ** درویش نے کہا کہ تیرا حال اوسی مرد دو موئیہ کے مانند ہی کہ کچھ لو بھی تو نقصان اپنی کی دوکا

صرف کی اور باقی دستیابیت کے کام مین تلف کی اور تو آج دیکھتا ہے کہ نہ تنور معیشت مین روٹی ہی اور نہ مزرع زندگانی مین
خوشہ اور یہ دو شعر مؤلف کے تیرے ہی حسب حال ہین **ابیات** نہ تو مٹنہ کوہ الم اوٹھا اور زار یہ ہوں تنکا نہ ہلا٭ مجہی تو سنا آئے
کاہ ربا یہ بہی نہوا وہ بہی نہوا٭ زاہد نے طوف حرم کا کیا ہندو نے بت کو کیا سجدہ٭ ناکام وہ ہوں مجہی گویا یہ بہی نہوا وہ بہی نہوا
جبکہ حکایت اُسکی سمجہا مین کہ پیر عابد نے جو کچھ کہا تہا وہ سچ ہوا اب مجھے سوائے ندامت کے کچھ حاصل نہین ہے اگر تمام اثاث البیت
حوالے کرون تو بہی ایک شخص کے قرض سے چہوٹنا دشوار ہے یہ خیال کرکے شہر سے بہاگا مین منزل بمنزل ترسان اور ہراسان
چلا جاتا تہا کہ اُثنا راہ مین سنا ہے کہ میرے عیال سب ہلاک ہو گئے اور املاک قرضخواہ لے گئے **مصرعہ لمؤلفہ** جو
دزد سے بچا اُسے رہزن لے گیا ٭ اب بہی وطن کے جانیکی امید نہین کہ منزل پیمائی کرتا ہوں اور یہ بیت گویا کہ اپنے وردِ زبان کئے ہوئے
ہوں **بیت** بُرا ہو زلیخا کا کیا کیا الم دکہاتی ہے٭ چہٹو وہ رنج سے پیوند جو زمین کے ہوئے٭ اور دوا اور درد دل کی کسی صاحبدل سے
چاہتا ہوں اور جراحت اندوہ پر لفافۂ اہل اللہ سے مرہم رکہتا پہرتا ہوں شاید کہ اسمین التیام پائے جیسا کہ مؤلف
نے کہا ہی **بیت** مین دیوانہ ہوں مرہم فائدہ مجکو نہ بخشیگا٭ اگر اچہی بہی ہونگے زخم تو سنگ جراحت سے٭ اب
اس ساعت کہ میرا آئینۂ دل آپکے مصقلۂ زیارت سے مصفا ہوا ہے اور شربت عیش شیرینی کلام شکر بار سے مہیا ہے
اگرچہ رنج بہت اوٹھائے ہین مگر امید ہے کہ آپ کی برکت زیارت سے مقصود کو پہنچوں یہ ہے شمہ میری سرگزشت کا کہ جو بیان
مین آیا **مصرعہ** سرگزشتم را چہ پرسی سرگزشت از سر گزشت٭ زاہد نے فرمایا کہ جو کچھ کہا تو نے اُسکے صدق پر میرے دل نے
گواہی دی اگرچہ زحمت مہاجرت اور مشقت مسافرت بہت کہینچی تو نے لیکن تجربے بہی خوب حاصل کئے اب یہ زندگانی
دور روزہ بہر کیف آزادانہ بسر ہو جائیگی غم بود و نابود دنیا کا ایک قلم دل سے محو کر ڈالنا مناسب ہے اور واسطے تسکین کے گوشہ
کا شیوہ کفایت کرتا ہے **بیت** دیکھ کہدیتے ہین مت ہاتھ سے کہو دولتِ فقر٭ شاہ کہتے ہین اُسے جو کہ گدا ہوتا ہے٭ مہمان
اور میزبان دونون باہم خوش ہوئے اور ایک نے دوسرے کے صحبت غنیمت سمجہی اور یہ زاہد ایک مرد تہا قوم بنی اسرائیل سے اور زبان عبری
بہت فصاحت سے بولتا تہا اگرچہ اور علم اور زبانون میں بہی دستگاہ رکہتا تہا لیکن لغت عبری میں فصیح اور سلیس بانکا تہا اور اکثر اپنی
خواص سے زبان عبری مین کلام کیا کرتا تہا یہ مہمان فرنگی حقیقت لغت عبری سے مطلق آشنا نہ تہا لیکن کلام زاہد کا اُس باتین سی بہت
بہاتا تہا جبکہ عرصہ زیادہ گزرا اور وہ فرنگی زاہد سے بے تکلف ہوا عرض کیا کہ بہت امیدوار ہوں کہ یہ زبان مجہے تعلیم کر اور دریغ نفرما
کہ بے سابقۂ معرفت اعزاز و کرم میرا کیا اور تکلف ضیافت مین اتنی رعایت کی کہ رابطۂ محبت قدیم مین کوئی اتنا نہ کر سکے اب
اس زبان مین بہی مجہے اپنا شاگرد کر کہ اسکا شوق مجہے ہردم بیقرار رکہتا ہے اگر یہ باتین تیری تعلیم سے مجہے دستگاہ ہوگی تو مین
تیرا بندۂ احسان تمام عمر رہونگا زاہد نے کہا کہ مجہے اسمین کیا مضائقہ ہی کہ ایک شخص کو حضیض جہالت سے اوج دانش پر ترقی دون مگر

له اثاث بالفتح رخت خانہ و قماش خانہ چنانچہ دیگ و تابہ و دیبر و جز آن و بیز کالا و مال از ہر جنس کہ باشد ۱۲ ئه لفافہ بالکسر بیرون ۱۲ سه بالکسر پیوستن ۱۲ ئه بکسر میم و سکون صاد و فتح قاف آلہ زر صیقل ۱۲ شه بہان یعنی کرپ از مرد یعنی سخن و ماننی یعنی باز ۱۲ شه عبری بالکسر نام زبانی است ۱۲ شه مبالغہ یعنی بخشیدستی ۱۲ شه دستگاہ یعنی قدرت و سامان و طاقت و یار ۱۲ ئه حضیض بفتح حاے حطی پستی ۱۲

خیال مین یون آتا ہے کہ لغت عبری اور زبان فرنگی مین مغایرت بسیار در مباینت بشیار واقع ہے مبادا اُسکی تعلیم سے
کلفت تیری خاطر کو پہنچے اور اُسپر بہی سبب تجہے اُس سے بہرہ حاصل نہو اور آزمانا بہی خطای فاحش ہے کہ ایکبار تو نے اپنی حرفت کو چھوڑ کے
اور غیر کی حرفت اختیار کر کے جان و مال برباد کیا اور ابتک بیکسی اور غربت مین گرفتار ہے مہمان نے کہا کہ حرفت اور چیز ہے اور طلب
علم کی امر آخر ہے اور بار ہا دیکہا ہے کہ جو کوئی کسی کام مین ثابت قدم رہا ہے مطلب کو پہنچا ہے اور جسنے کہ علم کی طلب مین
مشقت کی ہے آخر راحت پائی ہے اور تحصیل اور تعلیم کسیطرح ضایع نہین ہوتا ہے جیسا کہ اُس صیاد نے تہوڑی زحمت کہ علم کی جہت سے
اُٹھائی تہی اور اندک خدمت علما کی بجا لایا تہا لغت کلی اوسکے ہاتھ آئی اور مضیق احتیاج سے نجات پا کی وسعت آباد عیش کو
پہنچا زاہد نے پوچھا کہ یہ قصہ کیونکر تہا **حکایت صیاد اور طالب علمونکی** کہا اُسنے کہ ایک مرد درویش صیاد پیشہ شکار
مرغ و ماہی سے گزران اہل و عیال کی کرتا تہا ایکدن دام بچہائے ہوئے بیٹہا تہا بہر انتظار تین مرغ دام نزدیک آئی قریب تہا کہ
پہنسی جائین اس اثنا مین آواز تند جدال آمیز آنے لگی صیاد ڈرا کہ مبادا اس آواز سے یہ مرغ وحشتناک اُڑ جائین تو تمام اہل
و عیال آج فاقہ سے رہین اسی اندیشہ مین ٹٹی کی آڑ سے باہر آیا دیکہا کہ دو طالب علم مسئلہ فقہ مین بحث کرتے ہین اور مقال انکا
جدال کو پہنچا ہے صیاد نے اونسے سماجت کی کہ تم شور نکرو تا شکار میرا ضایع نہو جائے اُنہون نے کہا کہ اگر ہمین اس شکار مین شریک کر
دینی فی کس ایک مرغ ہمین بہی دے تو ہم مجود ہو جائین صیاد نے کہا کہ ای عزیزو مین فقیر صاحب عیال ہون اور قوت کتنے شخصون کا
انہین مرغون پر موقوف ہے اگر تم دو مرغ انمین سے لے جاؤ تو مین ایک مرغ سے دس آدمیونکی کیونکر تسلی کرونگا اونہون نے جواب دیا کہ تو
ہر روز یہی کام کرتا ہے اور ہمنے مدتسے گوشت نہین کہایا ہے یہ ممکن نہین ہے کہ ہم دو مرغ نلیں والا ہم اتنا شور کرینگے کہ مرغ اُڑ
جائینگے نہین تو ہمسے شرط کر کہ دو مرغ ہمین دیگا تا ہم طلبہ اور مدرس کی مہمانی کرین صیاد نے ہر چند معاذرت کی اور کہا کہ تمہارے
مدرس نے میرا جال نہین بنا یا ہے اور نہ تمہارے طلبہ نے میری رسی کو بٹا ہے اور نہ مدرس نے دانہ جال مین ڈالا ہے بلکہ ہنوز مین وقف
مین جال لگایا ہے بہلا یہ کب شرع مین درست ہے کہ میرا شکار دو ثلث تم لیلو تو جبکہ طلبہ نے کوئی عذر صیاد کا نہ سنا ناچار
ہو کے وعدہ کیا اور وہ تینون مرغ پکڑے اسکے بعد بہی صیاد نے اُنسے بہت عذر کیا کہ مجہپر رحم کرو اور یہ مرغ مجہسے نلو اُنہون نے
کہا کہ یہ بیفائدہ گفتگو ہے شرط کیموافق دو ہمارے حوالے کرنا ضروری ہے صیاد نے مرغ اُنکے حوالے کیے اور کہا کہ مینے یہ رنج اپنے اوپر گوارا
کیا اور تحفہ مین گزرانا مگر وہ لفظ کہ تم جسمین بحث کرتے تہے مجہے بہی سکہا دو کہ مجہے اُنکی ورزش سے فائدہ حاصل ہو کہ جیسے
انہیں الفاظ کی بدولت دو مرغ تمہارے ہاتہ آئے اُنہون نے کہا کہ ہم خنثی کی میراث اور لفظ مین بحث کرتے تہے صیاد نے کہا کہ خنثی کے کیا معنی ہین اُنہون نے
کہا کہ معنی یہ ہین کہ خنثی کو نہ مرد کہینگے اور نہ عورت صیاد اُس لفظ کو یاد رکہا اور بکمال ملال و کلال اپنے گہر آیا اور صورت حال اپنی عیال سے بیان کی اور
رات ایک ہی مرغ کے گوشت پر بسبب کاٹی دوسرے دن کہ مرغ زرین جناح سپہر آشیانہ چرخ چہارم کے کنگرہ آسمان دنیا پر جلوہ گر ہوا صیاد اوٹہا

اور دام پہینکا قضارا ایک ماہی دام مین آئی کہ ایسی مچھلی کسی نے نہ دیکھی نہ سُنی تھی کہ مانند لو ملمع کے رنگ اوسکے حساب سے باہر تھے
صیاد اوسکے شکل و شمایل سے متحیر ہوا اور دلمین کہا کہ کبھی ایسی مچھلی کسینے نہین دیکھی ہے بہتر یہ ہے کہ اسے زندہ بادشاہ کے
پاس لیجاؤن اگر بادشاہ کے پسند آئی تو یہ کلفت میری مٹجائے ایکطرف مین پانی بھرکے اور اُس مچھلی کو رکھ کے در دولت بادشاہی
لایا قضارا بادشاہ اوس باغمین بیٹھا تھا کہ اوسکے آگے سنگ خام کا ایک حوض بنایا تہا اور مچھلیان رنگارنگ کی اوسمین چھٹی ہوئی
تھین اور تماشا اونکا دیکھتا تہا کہ ناگاہ صیاد نے اوس مچھلی کو پیشکش کیا بادشاہ نے ایسی مچھلی کبھی دیکھی نہ تھی دیکھ کے
بہت خوش ہوا اور حکم کیا کہ ہزار دینار اسے انعام دو ایک وزیر بادشاہ کیند ہمتین گستاخ تھا اوسنے آہستہ بادشاہ سے عرض کیا
کہ صیاد اور دریا بہت ہین اور مچھلیان بیشمار اگر اسطرح بادشاہ انعام دیا کریگا تو غالب ہے کہ خزانے مین کچھ باقی نہ رہے صیاد کو
انعام فراخور استحقاق چاہیئے نہ ہزار دینار بادشاہ نے کہا کہ اب مین ہزار دینار بزبان سے کہہ چکا ہون کیونکر اوس سے پھرون وزیر نے
کہا کہ حضور ایک ایسا حیلہ فرمائین کہ خلاف حکم بھی نہو اور ہزار دینار بھی بر باد نجا دین وہ یہ ہے کہ بادشاہ اوس سے سوال کرے
کہ یہ مچھلی نر ہی یا مادہ اگر وہ کہے کہ نر ہے کہیو کہ مادہ اسکی لا اور اگر کہے کہ مادہ ہی تو نر کی طلب فرمائیے اور یہ ارشاد ہو کہ اسکے بعد
ہزار دینار تجہے ملینگے بادشاہ نے یہی سوال صیاد سے کیا صیاد مرد پیر بینا اور تجربہ کار تھا دریافت کیا کہ وزیر نے بادشاہ کو ایسا
کچھ تعلیم کیا ہی کہ اس سوال مین کچھ سر ہے آخر اسی وہی لفظ یاد آیا کہ جو روز گذشتہ طلبہ سے سیکھا تھا عرض کیا کہ ای بادشاہ
یہ مچھلی نہ مذکر ہے نہ مؤنث بلکہ خنثی ہے بادشاہ کو یہ جواب اسکا بہت پسند آیا اور وزیر پر زجر فرمایا اور اوسے دو ہزار دینار اور
انعام دیئے اور اپنا ندیم کیا فائدہ اس مثل سے یہ ہی کہ عباد دو مرغ علما کے دینے سے اور ایک لفظ کے یاد کرنے سے دو ہزار دینار
پائے اور عنایت سلطانی سے سرفراز ہوکے مخصوص بارگاہ ہوا پس خیال کیا چاہیئے کہ رنج کشی علم کی اور خدمت علما کی کیونکر فائدہ
نبخشی گی **نظم ناسخ** ترقی اگر اپنی چاہے بشر ٭ تو لازم ہی تحصیل علم و ہنر ٭ کہ عالم و ہنر سے بشر کی ہے قدر ٭ جہان مین
نہین بے ہنر کی کہے قدر ٭ جگہہ ہوسکیگی جو صفِ نعال ٭ تو پہنچا نے ناصدر اوسکو کمال ٭ زاہد نے کہا کہ اگرچہ مقدور سعی بلیغ کرتا ہون
تو مین بہی تیری تعلیم مین کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہین کرونگا آخر ایک مدت تک تعلیم لغت عبری اوس مہمان فرنگی کو کرتا رہا
لیکن کسی طرح زبان اُسکی اوس لغت سے آشنا نہوئی اور جہد و کوشش کچھ کام نہ آئی **بیت للمولفہ** نہو جس امر مین امداد تقدیر ٭
تو ہرگز کارگر ہو گی نہ تدبیر ٭ ایکدن زاہد نے اُس سے کہا کہ دشوار گری اختیار کی اور رنج عظیم گوارا کیا تو بہی تیری لسان اس
زبان سے آشنا نہین ہوتی ہے بہتر یہ ہے کہ اب اسکو ترک کر اور اتنا سمجھ کہ جو میدان تیری جولان کے لائق نہین ہی اوسمین قدم نرکھ
یعنی زبان اپنی اسلاف[1] کی نہ چھوڑ اور لغت اور حرفت خلاف آبا و اجداد کے اختیار کرنا عقل سے دور ہی مہمان نے کہا کہ
ضلالت اور جہالت مین آبا و اجداد کے پیروی کرنا اسکو تقلید[2] حماقت کہتی ہین اور مین تقلید نہ کرونگا اس امر مین کی اوسکا اجر

[1] اسلاف جمع سلف بفتحتین گزشتگان ۱۲
[2] تقلید پیروی کرنا ۱۲

روش تحقیق کو نہ چھوڑونگا کہ تقلید کنندہ شیاطین کی اور تحقیق نیک ہادی ہے صدق ویقین کی زاہد نے کہا کہ مینے
از راہ نصیحت اتنا تجھسے کہدیا آیندہ تجھے اختیار ہی مگر اندیشہ یہہ کرتا ہون کہ تو زبان عبری در پے ہی ایسا نہو کہ اپنی زبان
بہی بہولجائے اور زبان عبری بہی یاد نہ آسکے تو حال تیرا اوس زاغ کے مشابہ ہو کہ چال کبک کی سیکہتا تہا اپنی بہی
چال بہول گیا مہمان نے پوچھا کہ یہہ قصہ کیونکر تہا **حکایت زاغ مقلد کبک** کہا کہتے ہین کہ ایک زاغ نے پرواز
مین دیکھا کہ ایک کبک عرصۂ زمین پر قہقہہ کنان خرامان ہی اور رفتار زیبا سے دل عالم کو صید کرتا ہی یہ دو بیتین گویا کہ
اوسکے حسب حال تھین پڑہنے لگا **ابیات** دیکھکر رفتار ظالم ہوئی جاتی ہی خلق ✤ کم نہین تلوار کے چلنے سے عالم چال کا ✤ مرے
جی اوٹہتے ہین سنکر ہی یہ طرز گفتگو ✤ ایک عالم جیسے مرتا ہی وہ عالم قال کا ✤ زاغ کو خرام کبک خوش آیا اور اوسکے مناسب حرکات اور چستی
اور چالاکی رفتار سے متحیر ہوا اور ارادہ کیا کہ خرام اس کبک کا سیکہا چاہیے اسلیے ملازمت کبک اختیار کی اور اوسکے رفتار کے
سیکہنے مین خواب و خور بہول گیا ایکدن کبک نے کہا کہ ای زاغ مین دیکھتا ہون کہ تو ہمیشہ میرے پیچھے پھرتا ہی اور ترصد میرے حرکات و
سکنات سیکہنے کا رہتا ہی کیا یہ خیال خام ہی زاغ نے کہا کہ ای زیبا خو خندان رو تیری رفتار میرا دل ہاتھ سے لیگئی ہی اور تماشا تیری
روش کا ہر دم خیال مین رہتا ہے سواسطے تیری خدمتمین حاضر رہتا ہون کہ اس رفتار کو سیکہ کے پای افتخار ہمسرونکے سر پر رکہون کبک
نے قہقہہ مارا اور کہا کہ ای نادان کہان تو اور کہان مین سیر خرام یہ امر ذاتی اور تیری رفتار وہ بہی تیری صفت جبلی ہی
اوسے زایل کرنا اور اسے سیکہنا یہ دونون قبیل اجتماع ضدین ہی اور امر جبلی زایل نہین ہوتا ہے اور مقتضائے فطرت
تکلف سے تغیر نہین پاتا ہی تیری وضع اور ہی اور میری روش اور **مصرع** ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا ✤ اس خیال سے
درگذر اور اس اندیشے سے ہاتہ اوٹہا اور یہ گمان تیرا محض باطل ہی زاغ نے جواب دیا کہ جو ارادہ مینے کیا ہی اوسی ترک نکرونگا
بیت کشتی صبر بدریای غم انداختہ ایم ✤ یا بمیرم مدد یا بکف آید گہرے ✤ آخر زاغ ایک مدت تک کبک کے پیچھے پھرتا
رہا مگر روش اوسکی تو نہ سیکہ سکا بلکہ رفتار اپنی بہول گیا پھر چاہتا تہا کہ اپنی رفتار یاد آئے سو وہ بہی یاد نہ آئی یہ مصرعہ
جرأت کا اسکے حسب حال ہی **مصرعہ** کہ بہولی اپنی بہی کوا چلے جو ہنس کی چال ✤ یہ مثل اسواسطے بیان کی ہی تا جانے
تو کہ سعی بیہودہ و سعی بیفائدہ کرنا مناسب نہین حکمانے کہا ہی کہ جاہل ترین خلایق کا وہ ہی کہ ایسے کام مین ہاتھ ڈالے
کہ لایق اوسکے نصیب نہو اور یہ قصہ اوسکی مانند ہی کہ تو نانبائی پن چھوڑکے زراعت مین مشغول ہوا آخر الامر سررشتہ
دونونکا برباد کیا **بیت** آرزو تھی وصل ہو تو دون تصدق جان تک ✤ جان بہی کہوئی مگر پہنچا نہ اس انجان تک ✤ مہمان نے
نصیحت زاہد کی قبول نکی اور تحصیل لغت عبری مین مشغول رہا تہوڑے سے عرصہ مین زبان قدیم بہی فراموش کی اور زبان
عبری بہی یاد نہ آئی یہہ ہی داستان اوس شخص کی جو حرفت اپنی چھوڑ کے اس کام کو کہ اوسکے لایق نہو اختیار کرے اور یہ بات

بادشاہون کیواسطے مفیدتر ہے کہ رعیت اور دوستونکی تربیت اور دشمنونکی استیصال کو اپنی اوپر لازم کرین اور نااہل اور بدگوہر کو مردم اصیل اور پاک طینت کے ساتھہ برابری مین نہ لائین کیونکہ مردم کم مایہ تہوڑیسی ثروت مین آپکو شہسواران فتوت اور شجاعت سے ہمعنان سمجھتے ہین اور یہ صورت آخر کو منجر بفساد ہوتی ہے رئیس کو چاہیئے کہ گوہر شناس کی مانند سنگ جواہر مین فرق کرے والا قدر اور قیمت مین جواہر کے فساد راہ پائیگا پس لازم و شایستہ یہ ہے کہ مرتبہ قوانین سیاست کو سمجھ کے اپنے اپنے محل پر صرف کرے اور اگر عیاذاً باللہ تفاوت مراتب درمیان سے اوٹھ جاوے اور اعلے اور ادنی ایک ہی جگہ ہوجائین تو ہیبت جہانداری برہم ہوجائے اور خلل اور اضطراب امور کلی مین راہ پائے

بیت ہر مرتبہ از وجود حکمی دارد ٭ گر فرق مراتب نکنی زندیقی ٭

اسیواسطے سلاطین حکمت شعار روا نہین رکہتے ہین کہ مردم بداصل علم اور خط سیکہین یا مسائل فقہی اور قوانین اداب مین دخل پائین کیونکہ جبتک یہ رسم جاری ہو کہ ارباب حرفت روش اصحاب دولت کی سیکہین اور ارباب دولت کام اہل حرفت کا اختیار کرین تو ہر آئینہ مفسدت شائع ظہور کرے اور اسباب معیشت خاص و عام کے خلل پذیر ہون اور اس جہت سے اہمال ہر کام مین نمایان ہو اور ثمرہ اوسکا ہر مرد و زن مین سرایت کرے خردمند وہ ہے کہ محافظت قول حکما اور نصیحت اور موعظت علما کو واجب جانے تا فوائد اوسکے اور ثمرات تجربے کے اوس سے حاصل ہون اور مضرت عیب ریب سے محفوظ رہے

نظم کسی را گوئی در گیتی خردمند ٭ کہ دل بر نکتہ دارد گوش بر پند ٭

باب بارہوان فضیلت میں وقار اور ثبات اور قرار کی

دوسری بار شہریار کامگار متوجہ طرف حکیم نامدار کے ہوا اور زبان شکر بارسے ثنا کی اور کہا کہ ای بیر یگانہ دوران یکتای زمانہ بیان کی تونے داستان اوس شخص کی کہ حرفت اور لغت اجداد سے انحراف کرکے اوس چیز کے درپی ہوا کہ اوسکے حال کے موافق اور اطوار کے لائق نہتی اسلئے مطلوب کو دیدۂ ارادت سے محجوب کیا اور پہر کار اصلی پر بہی قادر نہوسکا اب ارشاد کر کہ بادشاہ کے واسطے کونسی خصلت ستودہ تر ہی اور مصالح ملک اور ثبات دولت اور استقامت امور اور استمالت قلوب کیواسطے کونسی چیز بہتر ہے اور مینے بارہوین وصیت مین دیکہا ہے کہ سلاطین کو چاہیئے کہ حلم کو پیرایۂ روزگار اور ربردباری کو سرمایہ کار اپنا کرین مگر مجہو اسمین تردد ہی کہ بادشاہونکیواسطے حلم بہتر ہے یا سخاوت و شجاعت غرض عمدہ سے عقدہ کشائی اور صواب نمائی اس امر کی کر اور بہید اس مسئلہ دقیق بہت واضح طرح سے بیان فرما حکیم دانادل نے کہا کہ ای بادشاہ زمانہ جان تو کہ بہتر صفت اور پسندیدہ خصلت بادشاہ کیواسطے یہ ہے کہ لشکر اور رعیت اوسکا شکر کرین وہ کیا ہی کہ حلم اور حسن خلق چنانچہ کلام سے سلطان سریر نبوت اور ممالک مملکت رسالت علیہ افضل الصلوات واکمل التحیات کے ایسا مفہوم ہوتا ہی کہ سعادت دنیوی اور فلاح اخروی حلم اور نیکوخوئی پر مقرر کیگئی ہے کما قال النبی صلعم جیسا کہ کہا ہے مِنْ سَعَادَةِ الْمَرْءِ حُسْنُ الْخُلُقِ تینون آئتین کہ بادشاہونکو ضرور چاہیئے اور فضیلت ایک کی دوسری صفت پر معلوم کرنا بہی واجب ہے کہ تینون آپسمین ایک فرق رکہتی ہین یعنی شجاعت ہمیشہ کام نہین آتی ہے

گاہ گاہ احتیاج اوسکی ہوتی ہے اور سخاوت اور حلم دونون در کار ہین اسلیے حلم اور سخاوت شجاعت سے بہتر ہین اور فائدہ
سخاوت کا مخصوص محتاجون کے واسطے ہے مگر حاجت حلم کی سبکو ہے اور منافع خوشخوئی کے خاص و عام اور رعیت وسپاہ کو
شامل ہین اسواسطے حلم اون دونون صفتون پر فضیلت رکہتا ہے **نظم** خلق رکہنا ہے جسکی طینت مین ٭ وہی انسان ہے حقیقت مین
حسن خلق ہر کا گوہو اہوا ٭ حسن وہی جو ہووے بہتر زین ٭ ایک بزرگ نے کہاہی کہ اگر مجہمین اور تمام عالم مین ایک تار ہو اور سب اتفاق اسکی
توڑنیکا کرین امکان نہین کہ توڑ سکین یعنی اگر وہ ڈہیل دینگے تو مین کہینچونگا اور وہ کہینچین گے تو مین ڈہیل دونگا
یعنی کمال حلم اور وسعت عفو میری ایسی ہے کہ تمام اہل عالم کے ساتھ مین بآسانی اور زندگانی بسر کرونگا کسی طرح سے شکستگی راہ
نپائیگی **بیت** من بکبند آورم دادِ مرا و خوشتین ٭ او نرود بطبع من من نروم بخوبی او ٭ اب اتنا اور جاننا چاہیئے کہ حلم اور تامل
نیک ترین خصائل سے ہے خلق اللہ کیواسطے خصوصاً بادشاہون کے واسطے اور ثبات و وقار سلطنت کا خلق اللہ کی دوستی کے
سبب سے ہوتا ہے اور احکام ونکی اہل جہان کے مال اور خون پر اسی سبب سے نافذ ہوتے ہین اور امر و نہی انکا اعلی اور ادنی پر بلاقید
اسی سبب سے جاری رہتا ہے پس اگر اپنا اخلاق موافق دیانت اور امانت کے آراستہ نرکہین تو ممکن ہے کہ درشت خوئی کے سبب سے
اہل اقلیم نفرت کرین اور خفت اور سبک وضعی اونکی ایک عالم کو آزردہ کردے اور بہت سی جانین اور اموال معرض ہلاکت اور تفرقہ مین پڑین
رباعی ناسخ غضب سے ہے حکم سلطان پے تامل ٭ بہ لازم ہے کرے پہلے تامل ٭ تامل سے اگر غافل رہیگا ٭ بہت سے ملک مین ہوگا تخلل ٭
اگر بادشاہ آب سخاوت سے گرد احتیاج روے خلق اللہ دہو ڈالے یا آتش شجاعت سے خرمن حیات دشمن جلا ڈالے اگر سرمایہ حلم سے بے بہرہ ہے
تو ایک درشت خوئی مین خیمہ سخاوت کا گندہ ہو جائیگا اور ایک سخت گوئی مین ہزار دشمن جانی پیدا ہونگے اور اگر سخاوت مین قصور
اور شجاعت مین فتور ہی ہو تو مدارا اور دلجوئی اور حلم و خوشخوئی سے رعیت اور اہل لشکر کو شاکر اپنا کر سکتا ہے اور خلق اللہ کو
قید ہوا داری اور سلسلہ خدمتگزاری مین کہینچ سکتا ہے **بیت ناسخ** گو ترا ای رشک گل ہے روی خوش ٭ لطف تب اسکا
ہے جب ہوئی خوئے خوش ٭ اگر ثبات و وقار نہوگا تو حلم بہی ضائع اور بیکارہ ہو جائیگا کہ یہ تینون آپسمین لازم و ملزوم ہین
بیت باش ثابت در طریق بردباری ہمچو کوہ ٭ ہر کہ تمکین بیش دارد بیشتر دارد شکوہ ٭ بادشاہ کو چاہیئے کہ حلم کی جگہہ متابعت
نفس کی نکرے اور غصے کیحالت مین اطاعت شیطان کی روا نرکہے کہ غضب ایک شعلہ ہے آتش شیطانی کا کہ بستان خیر و صلاح
کو جلا ڈالتا ہے اور غصہ وہ درخت ہے کہ سوا ملال اور پشیمانی کے اور پہل نہین لاتا ہے اور حلم پیغمبرون کے اخلاق مین سے
ہے اور اہل تحقیق اور ارباب تصدیق کے نزدیک مقرر ہے جبتک کوئی غضب پر غالب نہین ہوتا ہے صدیقون کے زمرہ مین شامل نہین ہوتا
ہے اور کلمات حکما مین لکہا ہے کہ ایک بزرگ سے التماس کیا کہ منفعت خلق کی اور مضرت غضب کے بیان فرما دیجیے فرمایا کہ اقسام حسن خلق
کے بہت ہین اور ایسے مشہور و معروف ہین کہ محتاج بیان کے نہین ہین اور اقسام مضرت کے بہی علی ہذا القیاس کثرت سے ہین اگر دو ہی

کلمو نہین ادا کرتا ہون گوش ہوش سے سُن نیہہ ہی کہ ترک کرنا غضب کا جامع ہی جمیع مکارم اخلاق اور محاسن خصال کا اور
جسنے کہ غضب کو اپنی طبیعت پر غالب کہا لیس جمع کرنیوالا ہے تمام قبایح اعمال اور فضایح افعال کا **نظم** خشم وکین
وصف سباع و دوان بود ہر کرا خشم ست کین ہست ازبدان باصل خشم از دوزخ ست کین تو جزو آن کل ست خصم دین تو بد
چون تو جزو دوزخی لس ہوشدار جزو سوی کل خود گیرد قرار اور دوسرا اس بات کو جاننا چاہیئے کہ بادشاہ کو وزیر ناصح کامل اور
خردمند کی احتیاج اس جہت سے ہوتی ہے کہ اگر غرور جباری اور نخوت شہریاری اوسکو حلم وبردباری سے منحرف کرے تو وزیر حسب
تدبیر بطریق نصیحت اوسے راہ راست پر لاوے اور جادۂ ثبات و وقار پر ثابت قدم رکہے اور مزاج اوسکا کہ عدالت سے
منحرف ہوگیا اعتدال و استقامت کیطرف مایل کرے تا عنایت پروردگار اور برکت حلم و وقار سے جسطرف کہ
منہ کرے فتح اور نصرت رفیق اور قرین اور اقبال و دولت ناصر و معین اوسکے رہین اور اگر کبہی نفس امارہ اپنی
خواہش نفس کیواسطے کرے تو صلاح با فلاح وزیر خوش تدبیر کی اوسکا ضرر زایل کردے جیسا کہ خصوصیت مین شادہ
منہ کے اور برامہ کے ہوا راے نے پوچھا کہ یہ حکایت کیونکر ہے **حکایت** کہا کہتے ہین کہ بلاد ہند مین ایک بادشاہ تھا
بہلار نام دفاین بیکران اور خزاین بے پایان کا مالک تھا اور سلاطین روزگار مین برگزیدہ تھا دو بیٹے رکہتا تہا کہ مہر درخشان اونکے
چہرۂ رخشان سے روشنی قرض لیتا تہا اور ماہ تابان اونکی زیبائی رخسار اور رنازکی عذار سے میدان سپہر مین گوی کے مانند
غلطان و سرگشتہ تہا حاصل کلام یہ ہی کہ از سرتا پا اگر حسن مجسم کہیئے تو بجا ہی چنانچہ یہ بیت مولف کی اونہین کے حسب حال ہی **بیت**
چلو تلوار رکہکر دوش پر تو اور چلو صاحب یہ پری کی سی ہی صورت صاف پانی پر لگا ناہی ایک کو سہیل کہتے تھے اور دوسرے کو
اونہین اور اونکی ماں کا ایران دخت نام تہا کہ اوسکے رشک رخسار سے عروس آفتاب حجاب سحاب مین منہ چھپاتی تھی اور گیسوے عنبر بو اوسکے
سنبل کو شرم سے پیچ و تاب مین رکہتے تھے بس یہ شعر گویا کہ اوسکے حرکات کا تتبع ہی **شعر** مردے جی اوٹھتی ہین سنکر ہی یہہ طرز گفتگو
ایک عالم جسپہ مرتا ہے وہ عالم حال کا ہے دل بادشاہ کا اوس گوہر یکتا کے اور اون دونون فرزندون کے عشق ومحبت و الفت اور شیدا تہا
اور اونکی دیدار کے بغیر آرام جان اور سرور دل حاصل نہوتا تہا اور ایک وزیر تہا کہ اوسے بلار کہتے تھے اونکی لغت مین معنی بلار
کے یہ ہین یعنی مبارک رو اور وہ وزیر دیانت اور عقل مین مشہور تہا اور اوسکی رای صایب ہر مشورے مین بے خطا تھی
اور کیاست اور کاردانی اور فراست و مہربانی ہر حال مین اوسکے اقوال و افعال سے تراوش کرتی تھی اور یہ بیت گویا کی موافق
ہے **بیت** ہوا وہ تیر سا نشانے پہ جو نہ تہا نہا کہلا ہی ناخن ابروسے عقدۂ تقدیر اور دبیر خاص اوسکا کہ کمال نام رکہتا تہا
نویسندہ تہا کہ عطارد سپہر اوسکے کمان بیان و تحریر کو نہ کہینچ سکتا تہا اور منشی فلک قدم تا بہم سے اوسکے صنایع کی مدارج کو نہ پہنچ سکتا
تہا زبان کلک لطافت شعار اوسکے مخزن اسرار فصاحت تہی اور اوسکی صریر خامہ ظرافت آثار مطلع انوار بلاغت تھی جو در معنی کہ رشتۂ فکر مین

واسطے رونق بخش ہوتا تھا اور جو نقد حقایق کہ میزان عدالت میں تولتا تہا تمام عالم اوسکو پسند کرتا تھا اور ایک فیل سپید رکہتا تہا کہ میدان جنگ میں باد جہان پیما کے دشت پیمائی کرتا تھا یہ قطعہ گویا کا اسکی شان میں ہی **قطعہ** جو دیکہوں فیل فلک رتبہ کو تیرے تو کہوں ۔ ہے برنگ کوہ بپای خسرو جہان بان ہی ۔ نہیں ہین دانت یہ فرہاد کے ہین دست دراز ۔ نہیں ہے سونڈ یہ شیرین کی زلف پیچان ہی ۔ اور دو فیل سیاہ رنگ تنومند اور عظمت اعضا میں مانند کوہ الوند کے میدان وغا میں گردن کشونکے سر پائمال کرتے تھے یہ قطعہ گویا کا اونہیں کی ثنا میں ہی **قطعہ** یہ جلد رو ہیں کہ پل میں نظر سے غائب ہوں ۔ اگرچہ ڈیل میں وہ مثل چرخ گردان ہیں ۔ کرینگا نفی عدو کے تیرے یہ ثابت ہی ۔ کہ دونوں دانت انہوں ایک شکل لا نمایان ہی اور دو شتر بچے کوہ کوہان ہاموں نورد رکہتا تہا کہ ایک شب میں اقلیم کو طے کرتے تھے اور وقت لو کے یہ دونوں سے میدان تیزگامی میں گوی سبقت لیجاتے تھے **بیت** ہاموں نورد کو تن و دل برتحمل کردہ خوش ۔ تا روز ہر شب بارکش ہر روز تا شب خارکش ۔ اور ایک سمند تہا تند رو تیزگام سیمین سم زرین لگام کہ عنان گردش میں باد جہان پیما سے سبقت لیجاتا تہا اور صبا گیتی نورد اوسکی گرد کو نہ پہنچ سکتی تہی یہ قطعہ گویا کا اوسکے مناسب حال ہے **قطعہ** ہے سپ فلک سبز زا غیرت خورشید ۔ ڈانٹے تو اگر اوسکو تو بس ہانکے برابر ۔ جاوے کبہی شرق کبہی مغرب وہ چھلاوا ۔ بجلی سا کبہی گنبد گردانکے برابر ۔ اوٹہیں اگر کبہی تو وہ تیرک پری ہے خصلت کو جو دیکہو تو ہی انسان کے برابر ۔ اور ایک تیغ کمر تہی کہ ملیاری میں جواہر اور لآلی قیمتی سی آراستہ اور پیراستہ تہی اور اسکے جوہر ذاتی ایسے تہے کہ جیسے صفحہ الماس پہ یا مور نمودار ہوں و یا تختہ مینا پر مگس نے پر افشانی کی ہے ابر کی اسے اسواسطے کہتے تہے کہ خون افشانی میں ابر بہار پہ ترجیح رکہتی تہے اور چمک میں برق کی چشم اعدا کو خیرہ کرتی تہی **ابیات**

تلوار تیری روز وغا برق نظر آئے ۔ سر دشمنوں کے قطرہ باران کے برابر ۔ گر کاٹ سنا دوں میں تیری تیغ دو دم کا ۔ ہو ملک عدو شہر خموشان کے برابر ۔ ہی دوست کو تلوار سے تیرے نوح کی کشتی ۔ اور ذات عدو کے لیے طوفان کے برابر ۔ بادشاہان سب کہ مذکور جنکا ہو چکا بہت عزت رکہتا تہا اور سلاطین ہفت اقلیم پر ان سب کے سبب سے مباہات کرتا تہا اور اوسکے ولایت میں ایک گروہ برہمنہ تہا کہ اونہیں سی ایک شخص کو سب برہمنوں نے برگزیدہ کرکے اوسکی پیغمبری کے معترف تہے اور وہ راہ حق سی سبکو منحرف کرکے اپنی دین ایجادی کی تعلیم دیتا تہا اور ضلالت جہالت میں اوس گروہ کو سرگردان اور گمراہ کر رکھا تہا ہر چند پادشاہ اوسکو اضلال اور اغوای خلایق سی منع کرتا تہا مگر وہ اپنی عادت کو ترک نکرتا تہا آخر بادشاہ نے تعصب دین اور حمیت ملت متین سی ہزار آدمی اونہیں سی مع برہمن ابلیس خصلت کے قتل کیے اور گہر اور مال اونکا لوٹ کی زن و فرزند انکی اسیر کیے بعد اسکے چار سو برہمن اوس جماعت کے کہ فنون علم میں آراستہ اور انواع دانش سی بہرہ مند اور ظاہر اوس دین سی بہی تائب ہو گئے تہے واسطے تعلیم کے ملازم پایہ سریر اعلی کی تہے اور بنفاق اطاعت کرتے تہے اور فرصت انتقام مرتفع کینہ خواہی کے منتظر تہے قضارا ایک شب بادشاہ سریر عشرت پر استراحت کرتا تہا کہ ناگاہ ستاوازین مہیب پے در پے خواب میں سنیں

ہول سے بیدار ہوا اور متفکر تھا کہ یہ کیا چیز تھی اسی خیال مین بار دیگر سو گیا دیکھتا کیا ہے کہ دو مچھلیان سرخ کہ اونکی شعاع سے دیدۂ
نظارگیان خیرہ ہوتے تھے دم سے کھڑے ہین اور مرحبا کہتے ہین بادشاہ دوسری بار بیدار ہوا اور اندیشہ دور و دراز مین پڑا
تیسری بار پھر سو گیا دیکھا کہ ایک تاز اور دو بطخین رنگین اور بزرگ اوسکے پیچھے سے اڑین اور آگے آکے اونرین اور بادشاہ
کو دعا دینا شروع کیا پھر بادشاہ پر ربودگی غالب آئی اور دیکھا کہ ایک سانپ سبز رنگ پر خال زرد اور سفید ہین بادشاہ کے
پانوٴ سے لپٹ گیا بادشاہ اوسکے خوف سے بیدار ہوا اور یہ تماشا کہ پردۂ خیال سے ملاحظہ کیا اندوہگین تھا اسکے بعد پھر موکل خواب
اوسکو کشان کشان عالم مثال مین لیگئے اس بار دیکھتا کیا ہے کہ سرتا پا شاخ مرجان کی مانند خون مین آلودہ ہے بادشاہ بیدار ہوا
اور نہایت مضطرب ہو کے چاہا کہ محرمان حرم سرا کو آواز دے کہ ناگاہ پھر نیند غالب ہوئی تو پھر دیکھتا کیا ہے کہ اشتر سپید راہوار کہ برق
جہندہ کی مانند کوہ گزار اور عمر گرامی کیطرح خوش رفتار ہے اوسپر بادشاہ سوار ہے اور مشرق کیطرف جاتا ہے اور ہر چند نگاہ کرتا ہے
کہ کسی ملازم کو سواد و فروش پیادے کے نہین دیکھتا ہے پھر خواب سے بیدار ہوا اور چھٹی بار پھر سو گیا دیکھا کہ ایک آگ اوسکے سر پر [illegible]
اور اسکی روشنی اوسکے اطراف اور جوانب کو گھیرے ہے اس صورت کے مشاہدے سے ہراسان ہوکے بیدار ہوا ساتوین بار پھر غافل
ہو گیا دیکھا کہ ایک مرغ اوسکے سر پر بیٹھا ہو پیشانی پر منقار مارتا ہے اس بار بادشاہ نے خوفناک ہوکے البالغہ نعرہ مارا کہ سب
ملازم کہ گرد بادشاہ کے خفتہ و بیدار تھے سراسیمہ ہو کر دوڑے بادشاہ نے سبکو تسکین دی اور کہا کہ خیریت ہے اپنی اپنی
جگہ جا کے پھر اور اس خواب ہولناک کی ہیبت سے مانند مار دم بریدہ اور مردم مار گزیدہ کی پیچ و تاب کھاتا تھا اور با خود کہتا تھا کہ
کیا نقش گوناگون تھا کہ کلک قدرت نے دکھایا اور کیا لشکر فساد انگیز تھا کہ پے درپے آیا **بیت** نشستن یکی عربدہ آشوب نگر خاست
نا رفتہ یکی فتنہ بلای دگر آمد بعد اس تصدیع تھا کہ یہ صورت واقعہ کی کس سے کہون اور حل اس مشکل کے کس عالی فہم سے طلب کرون اور محرم
اس اسرار کا کسی کو بناؤن اور بنزاد اس قصہ کے کس سے کہون **مصرع** این درد کرا گویم و درمان ز کہ جویم ٭ القصہ شب بہزار رنج
بسر کی جبکہ عارض صبح روشن نے گیسوے زلف شب تار سے درخشندہ ہوا اور نقاب ظلمت دن کے آگے سے اٹھایا گیا بادشاہ
اوٹھا اور برہمنونکو کہ حلال ہر مشکل اور علم تعبیر مین کامل جانتا تھا بلایا اور تعجیل کہ بادشاہونکو منع ہے عمل مین لایا یعنی غلبۂ اضطرار
مین بلا تامل تمامی حالات خواب کے جسطرح دیکھے تھے اون سے بیان کیے برہمنون نے واقعات ہولناک سنکے اور اثر خوف و ہراس کا
ناصیۂ شاہ پر دیکھ کے کہا کہ یہ خواب بہت سنگین ہے اور تمام عمر ایسا خواب ہولناک ہماری کانون نے کبھی نہ سنا تھا
اور کوئی معبر بلا تامل تعبیر اسکی کر نہین سکتا ہے اگر بادشاہ اجازت فرمائے تو ہم غلام با یکدیگر اتفاق کر کے وہ کتابین
کہ فن تعبیر مین رکھتے ہین انہی رجوع کرین اور تامل تام جو کچھ کہ دریافت کرین اور وہ تعبیر جسمین شائبہ شبہ و شک کا نہ ہے
اوسے عرض کرین اور اوسکے دفع ضرر کی راہ ڈھونڈین بادشاہ نے اجازت دی یہ وہان سے باہر آئے اور

خلوت کی اور خبیث ضمیر اور ناپاکی سیرت سے سلسلۂ انتظام کو تحریک دیکر بالیدیگر کہا کہ اس ظالم جفا کار نے تھوڑے دن ہوئے ہین کہ ہماری قوم کے ہزار آدمی قتل کیے ہین اور مال و متاع ہمارا تاراج کیا ہی آج سررشتہ انتقام کا ہاتھ آیا ہے کہ اس سیلے سے کینہ ہمارا حاصل ہوگا اور اب جو اوسنے اس حادثے مین ہمین اپنا محرم کیا اور ہماری تعبیر اور تقریر پر اعتماد کیا ہے اب فرصت کو فوت نکیا چاہیے اور کینۂ دیرینہ کی لینے مین تاخیر نہ کیجیے کہ پھر ایسا موقع نہ ملیگا **بیت للمولفہ** آتش غم سے جل رہا ہے عدو ٭ آب شمشیر سے بجھائے آب ٭ راہ صواب یہی ہی کہ اس بات مین ہمکلام بے محابا کرین اور نہایت تہدید سے اوسی ڈرائین اور کہین یہ سب خواب مخاطرۂ عظیم پر دلیل ہے کہ ہر ایک اوسمین سے ہیم جان کے مقتضی ہی اور دفع اوسکی مضرت کا یہ ہی کہ خواص ارکان دولت اور اعیان حضرت اپنی جان تصدق کرنے پر راضی ہون اور گھوڑا کہ وہ خاصہ بادشاہ کا ہی اور تینون فیل اور دونون شتر اور شمشیر گوہر نگار سے قتل کیے جائین اور ان سبکا لہو حوض مین بھر جاے اور بادشاہ ایک ساعت اوسمین بیٹھے اور ہم افسون اوسپر دم کرین اور وہ خون بادشاہ کے بدن پر ملین اور بعد اسکے آب خالص سے بدن بادشاہ کا دہوئین اسکے بعد بادشاہ نادر اور فارغ بیٹھے اگر بادشاہ اسی قبول کرے اور عزیز اور مقرب بادشاہ کے اس حیلے سے ہلاک ہو جائین اور وہ تنہا رہجائے تو تھوڑے عرصہ مین اوسکی ہی ذات کی تدبیر کرسکتا آسان ہے ہمارا دل کہ اوسکے خار آزار سے مجروح ہے اس صورت مین گل مراد تھام آتا ہے اور دشمن قوی جبکہ ضعیف ہوگیا تھوڑے سعی مین ہلاک ہو سکتا ہے **بیت** دل اگر خار جفا دیدہ است امیدکہ باز ٭ گل امید بچیند ز گلستان مراد ٭ غرضکہ اس غدر و خیانت سی کفران نعمت پہ اتفاق کرکے بادشاہ کے پاس آئے اور کہا کہ بادشاہ کی عمر دراز ہو تعبیر اس خواب کی سوائے ہجوم رنج و بلا اور محنت و عنا اور کچھہ نہین پائی جاتی ہے اور دفع بلا کے لئے تدبیر از روے علم نجوم صحیح یون ٹھہرتی ہے جو بادشاہ ہماری بات کہ عین نیک اندیشی و محض خیر خواہی ہی سمع رضا سے قبول فرمائے تو جو ہجوم بلا کہ ان خوابونکی تدبیر سے پایا جاتا ہے اور اسمین کسیطرحکا شبہ و شک نہین ہی لومقرر دفع ہو جاے اور اگر ہماری غرض پذیرا نہوگی تو بلای عظیم کے منتظر اور زوال بادشاہی اور قطع زندگانی کے منتظر رہے بادشاہ اس بات کے سننے سی ڈرا اور دریای حیرت مین پڑکے از خود رفتہ ہوگیا اور بعد تامل کے پوچھا کہ تفصیل اس اجمال کی بیان کرو برہمنونے کہا کہ گویم مشکل و گرنہ گویم مشکل یعنی اگر کہتے ہین تو تمام سلطنت آزردہ ہوتی ہین اور اگر نہین کہتے ہین تو خدا آزردہ ہوتا ہی اور ہم کور نمکی سے منسوب ہوتے ہین یہ سنکر بادشاہ زیادہ تر گھبرایا اور مبالغہ کیا کہ جلد تفصیل اسکی بیان کرو آخران منحرفون نے قیل و قال حد کو پہنچا کی عرض کیا کہ وہ دو ماہی کہ دم پر کھڑے ہین وہ دونون فرزند بادشاہ کے ہین اور وہ سانپ کہ بادشاہ کے پانون مین لپٹ گیا تہا وہ ایران رخت شاہزادی ہی اور وہ دو بطین نگین دو پیلان سیاہ ہین اور وہ قاز بزرگ پیل سپید ہی اور وہ شتر اہوا اور سمند خوش رفتار شہر یار ہی اور وہ دو فراش پیادہ شتران بختی ہین اور وہ آتش کہ فرق بادشاہ پر روشن تھے

کہ نقد زندگی ÷ خاص از بہر تماشا صحبت احباب ہے ÷ ہر پی سیر تماشا گلشن عمر عزیز ÷ بر بہ محتاج بہار صحبت احباب ہے ÷ حضرت
سلیمان علیہ السلام نے بات اسکی پسند فرمائی اور شربت زہر آمیز فراق سے کہ نام اوسکا آبحیات تہا اجتناب کیا **بیت** ہر چہ احباب
جدائی دہ ہست ÷ دور شو ز مار کہ دوری بہ است ÷ بادشاہ نے کہا کہ یہ مثل اسواسطے لایا ہون کہ تم جانو اے براہمہ کہ مین زندگانی
اپنی بغیر اس جماعت کے نہین چاہتا ہون اور اپنی موت اور انکی موت کو برابر جانتا ہون ہر آئینہ ملک صدد زوال اور
انتقال مین ہے اور یہ راہ خطرناک ہی طی کرنا ہے اور وحشت خانہ لحد مین سونا ہی علم ہے پہر عمر دو روزہ کیواسطے کیون الیسے امر
نالایم پہ جرأت کرون اور اپنے ہاتھ سے بنیاد دولت وعشرت اور نام ونشان کو برباد کرون اگر ہوسکے تو کوئی اور تدبیر کرو
اور چارہ اسکا بوجہ احسن نکالو ورنہ یہ کام مجھسے زنہار نہ ہوسکیگا براہمہ نے کہا کہ پادشاہ کی بقا ہو سخن حق تلخ اور نصیحت
بے خیانت درشت معلوم ہوتی ہی مگر حتی الوسع ہم خیر اندیشی سے زبانین بند نہ کرینگے ہمین بادشاہ کی راے سے تعجب ہے
کہ اور ونکو اپنی ذات کے برابر کرتا ہے اور اور ونکی بقا کیواسطے اپنی جان عزیز اور ملک موروثی سے کنارہ کرتا ہے
اور نصیحت مشفقانہ نہین سنتا ہے اور خیر خواہونکی بات پر اعتماد نہین کرتا ہے اور اس کام مین کہ موجب فرح تمام اور
سبب آسایش خاص وعام ہے قبول نہین فرماتا ہے اور خردمند اور ونکو اپنی ذات کے واسطے البتہ چاہتی ہین نہ غیر ونکیواسطے اپنی
ذات کو برباد کرتے ہین اور پادشاہ پر پوشیدہ نہین ہے کہ آدمی رنج بسیار درجۂ استقلال کو پہنچتا ہے اور کلید خزانہ ملک کو
کوشش بسیار سے ہاتھ آتی ہے اسکو کہونا اور عمداً ترک زندگانی کرنا اور سریر دولت اور کامرانی کو دیدہ ودانستہ چہوڑنا
روش خرد سے فرسنگون دور ہے اگر ذات پادشاہ کی باقی ہے تو زن وفرزند بہت ہو رہینگے اور جو ملک برقرار رہیگا
تو اسباب تجمل اور ملازمان کافی با دیانت بہت جمع ہوجائینگے پادشاہ نے جبکہ فضولی انکی گوش زد کی اور انکی دمدمی
اور سحر بیانی سے متردد اور متالم ہوا اور بارگاہ سے اوٹھکے خلوت مین آیا اور رو نیاز زمین خاک پر ملتا تہا اور آب حسرت دیدۂ
اشکبار سے برساتا تہا اور آتش ناامیدی سے خرمن صبر وسکون کو جلاتا تہا اور کہتا تہا کہ یہ ابر فتنہ ناکہ باران بلا کا برستا ہی کہانسے پیدا
ہوا اور یہ لشکر غم کہ متاع حیات کے سوا اور کچہ نہین لوٹتا ہے کہانسے وارد ہوا **بیت** من بعدم وگنجی وحریصی وسرد دے ÷
غم را کہ نشان داد وبلا را کہ خبر کرد ÷ بہلا عزیزون کے مرگ کو کسطرح گوارا کرون اور بے ہمدمونکے کیونکر زندگانی بسر کرون اور
فرزندونکے بغیر کہ روشنائی چشم اور قوت دل ہین اور حالت حیات مین امیدواری اور بعد موت کے بجائے جبر نتیجہ شہر یاری ہین کسطرح
انکی موت پہ راضی ہون بہ قول فردوسی فخر شاعران کے **بیت** ندارد بدیہیچ بائستہ تر ÷ ز فرزند شائستہ تر ÷
ایضاً مشہور زمانے مین یہ مصرع ہے سلف کے ÷ بہتر نہین کچہ بادگار فرزند خلف سے ÷ اور ایران دخت کہ چشمۂ خورشید تابان
رشحہ اوسکی چاہ زنخدان کا ہے اور مطلع ماہ درخشان پرتو اوسکے عکس روے درخشان کا ہے اور منظر اوسکا ایام دولت کی مانند تازہ

و خرم اور زلفین لیالی فراق کیطرح درہم اور صحبت اوسکی دلربا اور مصاحبت اوسکی راحت افزا ہے اوسکی بغیر زندگانی سے
کیا لطف پاؤنگا اور بلا وزیر کہ اوسکی رای روشن شبہای حادثات کو آفتاب کی طرح سوز کرتی ہے اور بپرتو اوسکی شمع ضمیر کا نور ہے
ظلمت زدا بغیر اوسکی رونق ملک و مال اور افزونی خزانہ اور حصول اموال اسطرح سے کون کر سکیگا اور کمال دبیر کہ انشا پرداز بمین تفقیش
سپہر بلند اوسکا ثناگر ہے اور الفاظ اوسکی مانند لآلی دلکشا ہین اور حسن خط اوسکا طرب افزا ہے اگر وہ نہوا تو مصالح ملک اور
حوادث شکون مین نگاری کریگا اور احوال اعدا سے اور اندیشون کے دشمنی سے کون مجہکو ہر وقت اطلاع دیگا جس وقت کہ دونون
ناصح کہ مانند دست و پا اور دیدۂ بینا تمام ملک کے ہین اگر غرور لقای خط فنا کہینچا جائیگا تو ہر آئینہ فوائد نصیحت اور آثار کفایت
منقطع ہو جائینگے اور وہ پیل سپید کہ جسم اوسکا مانند جرم ماہ اور چرخ دوار کے سربلند اور سریع السیر ہے اگر وہ نہو تو معرکہ
کارزار مین کسپر سوار ہونگا اور وہ پیل سیاہ کہ عرصہ ہیجا مین خرطوم سے صف دشمن کو زبر و زبر کر ڈالتا ہے ہنگام نبرد مخالف
کو کیونکر برہم کرونگا اور اگر وہ دو اشتر کہ پیک صبا کی طرح سریع السیر ہین نہونگے تو ضرورت کے وقت کس سے خبر منگواونگا
اور فرمان اپنا ممالک محروسہ کو اس شتابی سے کیونکر بہیجونگا اور وہ سمند دوندہ صرصر تک پولاد رگ باد کردار صبا رفتار
کے سوا کہ رخشندگی مین آتش حسرت سے دل خرمن ستم مین افروختہ کرتا ہے اور سرعت اوسکی دیدۂ شبدیز خسرو سے اشک
گلگون بہاتی ہے کیونکر عزم رزم اور ارادہ ملک ستانی اور عنان گردی کرونگا اور گوی طرب جو گان ستم سے کیونکر لیجاونگا
اور شمشیر بران کہ آتش فتنہ اوسکی آبداری سے ہیبت بکلی افسردہ ہو گئی ہے اور آبرو اوسکی آبرو ملک ہے بغیر اوسکے کسطرح سے قبضہ
جنگ کی خاطر جمع کرونگا جبکہ اس بات سے بے بہرہ ہوا اور جماعت متعلقون کی اپنے ہاتھ سے برہم کی مینے پھر ملک سے کیا تمتع اور عمر
سے کیا لذت حاصل ہوگی بقول مولف کے **بیت** تو نہین آنکھون کے جب آگے تو دل خرم نہین ٭ جنبش مژگان کف افسوس سے
کچھ کم نہین ٭ القصہ بادشاہ نے ایک شبانہ روز دریای فکر مین غوطہ کی نگروہ گوہر تدبیر کہ جس سے سر رشتہ امید کا ہاتھ آئے نہ آیا آخر
یہ راز ارکان دولت پر شایع ہوا کہ بادشاہ فکر عظیم مین پڑا ہے بلا وزیر نے اندیشہ کیا کہ اگر بادشاہ کچھ اشارہ نہ کرے اور استکشاف
مین اس راز کے مبادرت کرون تو یہ جرأت ادب سے دور ہے اور اگر توقف کرتا ہون تو مراسم اخلاص اور آئین اختصاص کے منافی
ہوتا ہے آخر ایران دخت کے پاس آیا اور یہ رباعی ثنا یہ مولف کے پڑھی **رباعی** اور ہے ہی ازل سے تو ردای عفت ٭
دیکھا نہ سنا تو نے سوا عفت بہ عفت تیرے واسطے ہوئی ہے پیدا پیدا مخلوق ہوئی ہے تو برای عفت ٭ بعد اور عرض کیا کہ
رای عالی پر مخفی نہین ہے کہ بندی نے حسرو زسے کہ خدام بارگاہ سپہر احتشام میں شرف انتظام پایا ہے کوئی راز سر کار کا مجہ
سے مخفی نرہا ہے اور کسی مشورہ مین بادشاہ نے میری بغیر عمل نہین فرمایا ہے کل سے دو بار برہمہ کو بلاکر مشورت کی ہے اور آج بہی خلوت
اون سے کرکے متفکر اور رنجور بیٹھا ہے اور تو ملکہ روزگار اور مونس شہریار ہے اور رعیت اور لشکر سب تیری عنایت کے

اسید وار ہین اور بہی اکثر امور مین بادشاہ کا ثانی جانتے ہین مناسب یہ ہے کہ تو شہریار کی پاس جا کے صورتحال دریافت فرما تا اوسکے تدارک مین ہم سب مشغول ہون ورنہ بہ براہمہ عذر پیشہ بد اندیشہ ہین مبادا کہ خباثت ذاتی سے کوئی فریب کے بادشاہ کو اوس کام پہ حریص کرین کہ انجام اوسکا حسرت اور ندامت کو نکلے اور جب بات ہاتہہ سے جاتی رہتی ہے تو تاسف کچہہ کام نہین آتا ہی **مصرعہ** علاج واقعہ پیش از وقوع باید کرد ایران دخت نے جواب دیا کہ چند روز سے مجہین اور پادشاہ مین شکررنجی ہی اوس دلیے کنایہ و اشارہ مین گاہ گاہ کچہہ بات ہو جاتی ہی اسکی مجہے شرم آتی ہی کہ بادشاہ کے خلوت مین بے طلب چلی جاؤن اور بے محابا استفسار حال کرون وزیر نے کہا کہ ای ملکہ جہان اسی ہدیۃ الاحباب کہتے ہین یہ خفگی نہین ہے بلکہ سبب رسوخ بنای محبت اور موجب ثبات قاعدہ مودت ہی **بیت لمولفہ** آپکو ناز چاہیے مجکو نیاز چاہیے ٭ سچ ہی برای دوستی ناز و نیاز چاہیے اس محل مین تکلف کو برطرف رکھا چاہیے کہ بادشاہ فکر عظیم اور اندیشۂ دور دراز مین پریشان خاطر ہی اور خدمتگار اسی محل مین گستاخی نہین کر سکتے ہین اور بغیر تیرے کلید صلاح کی اور کوئی اس قفل مشکل کو کہول نہین سکتا ہی اور ہمنے بارہا یہ بادشاہ سے سنا ہی کہ جب ایران دخت میرے آگے آتی ہی اگرچہ اندوہگین بہی ہوتا ہون تو خوش ہو جاتا ہون اور اوسکے دیدار ہمایون سے میرا غم اور ملال سب دور ہو جاتا ہے اب تو تشریف لیجا اور دریافت کر اوسکا ذ خدام پر منت رکہہ ایران دخت بادشاہ کے پاس آئی اور کہا **بیت** غمت مباد وگزندت مباد و رنج مباد ٭ کہ راحت دل و آرام جان و دفع غمی ٭ اسکے بعد عرض کیا کہ موجب فکر اور سبب حیرت کا کیا ہے اگر براہمہ سے کچہہ سنا ہی اور وہ لائق کرنیکے ہی تو خدام کو بہی اوسی مطلع کیجیے تا بموجب اوسکی موافقت کرکے شرائط خدمتگذاری سب بجا لاوین بادشاہ نے کہا کہ سوال اوس چیز کا نکیا چاہیے کہ جواب جسکا موجب رنج و ملال ہو **لَا تَسْـَٔلُوا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ** یعنی سوال نکرو تم اون چیزون سے کہ اگر ظاہر کیجاوین واسطے تمہارے وہی چیزین تو برائی مین ڈالے تمکو یعنی رنج مین ڈالین تمہین ایران دخت نے کہا کہ یہ رنج اگر ہستی متعلقان کی طرف رجوع کرے تو غم نہین ہی کہ سلامتی ذات مبارک تدارک جمیع آفات کا ہی **مصرعہ** ہزار جان گرامی فدای جان تو باد اور اگر عیاذا باللہ وہ فقط نفس نفیس عالی سے متعلق ہی تو اوسمین اضطراب فرمانا اور غمناک بیٹہنا نچاہیے **مصرعہ** مرد باید قدم آہستہ کہ از جا نرود ٭ بلکہ عزیمت مردانہ کی مناسب ہے کہ یہ عزیمت نشان ہی صبر و ثبات کا کہ عمدہ صفات سلاطین سے ہے اور جزع اور فزع رنج کو زیادہ کرتا ہی اور بے صبری دشمن کو خوشوقت اور دوست کو رنجور کرتی ہی اور جو حادثہ آدمی پر آئی اوسمین مضبوطی سے صبر کی ہاتہہ مین لے تو آخر کار چہرۂ مراد پیش نظر آتا ہی اور بہتر مطالب کا جبہی ہاتہہ آتا ہی کہ قضای الٰہی پر راضی ہو **بیت لمولفہ** صبر ہی آفات مین لازم کہ ہو انجام خوب ٭ ہی زمانہ مین صبوری برابر کام خوب ٭ پادشاہ کی لائق یہ ہی کہ جو کام کہ حادث ہو طریق اوسکی تلافی کا کہا گیا سنا اور ضرور فرست اور نہایت ثبات اور قایم مزاجی سے کرے کہ وہ امر پیشتر مشتبہ اور پوشیدہ نہ رہے خصوصاً

ملہ کان جنتید یزدانہ ۱۲۰۵ ملہ ترجمہ نہ پوچھو ان چیزون سے کہ اگر ظاہر کی جاوین وہ چیزین تمہارے برا لگے تمکو ۱۲

وہ بات کہ اختیار اوسمین نہو زیادہ تر اوسمین ثابت قدم ہی اور مضطر نہ ہو بلکہ طبیعت کو خوش رکھے کہ وہ محض پروردگار
پہ موقوف ہی پس کریم جو کچھ کرتا ہے خصوص صابرونکی واسطے وہ بہتر ہے اور دوسرے خوبی اس امر مین اور ہی کہ انسان اوسمین
کسیطرح ملزم نہین ہوتا ہے اور جسمین کہ کچھ اللہ تعالے نے آدمی کو اختیار بخشا ہے اوسمین خطا کا بھی احتمال ہے اور خطا الزام
وملال کا باعث ہوتی ہے اگر وہ امر ایسا ہی کہ بجز دعا چارہ تدبیر سے باہر ہی تو سب بندگان تباہی بیان جان دعا راحت سلطان
مین شبانہ روز مصروف ہونگے اور اگر قابل تدارک کے ہی تو ان بیتونکے موافق عمل فرمائے **نظم** ہم گنج داری ہم خدم ٭ ہم
ملک داری ہم حشم ٭ بیرون نہ از خلوت قدم ٭ بر باب عالم زن علم ٭ رخ جانب مقصود کن ٭ اندوہ را نابود کن ٭ احباب را
خوشنود کن ٭ بردار از دل بار غم ٭ بادشاہ نے کہا کہ جو کچھ براہمہ نے کہا ہی اگر ایک حرف اوسمین سے گوش کوہ مین کہدون
تو اطراف اوسکے مانند طور کے برہم و درہم ہوجائین اور اگر ایک جز اوسکے روز روشن پر ظاہر کرون تو مانند شب کے تیرہ و
تار ہوجاے اے ایران دخت اوسکی تفتیش مین مبالغہ تو کرتی ہے مگر سننے کی تو تاب لا سکے گی ایران دخت نے پھر مبالغہ کیا
بادشاہ نے اوسکے پاس خاطر سے حال ظاہر کیا کہ مینے کل رات یہ خواب ہولناک دیکھی ہین اور اوسکی تاویل اور تعبیر براہمہ سے
پوچھی تھی اون ملعونون نے یہ تعبیر دی کہ تجھ دلدار اور دو لون فرزندان عالیمقدار اور وزیر صافی ضمیر اور دبیر خوش تحریر اور پیل سفید
مردافگن اور اون دو لون پیلان کوہ پیکر صف شکن اور دو لون شتر خارا فرسا ہنجار کن اور سمند صرصر رفتار کو شمشیر گوہر نگار سے
قتل کرکے اور رکھیار اس شمشیر کو بھی توڑ ڈالا چاہیئے تب اوس خواب کا ضرر دفع ہو ایران دخت نے جبکہ یہہ کلام بادشاہ کا سنا
دود اندوہ آتشکدۂ دل سے اوٹھا اور روزن دماغ سے باہر نکل گیا نزدیک تھا کہ چشمۂ چشم سے قلزم محیط جوش زن
ہو لیکن از بس کیاست اور بردباری مین موصوف تھی دل کو تھانبا اور کہا **بیت للمولفہ** تو رہے باقی بلا سے گو فنا
ہوجائین ہم ٭ سب بلا تیری ٹلی ہمپر فدا ہو جائین ہم ٭ بادشاہ کو اس بات سے اندوہگین ہونا نچاہیئے اگر جائین خانہ زادونکی
بادشاہ کی ذات پر فدا نہ ہونگے تو اور کس کام آوینگے اگر ذات بادشاہ کی باقی ہی تو اولاد اور بھی ہونا ممکن ہے اور خدمتگذار
اور اسباب تجمل کے کم ہونیسے کوئی نقصان سلطنت مین نہین آتا ہے اور خدا کرے کہ ضرر خوابکا دفع ہوجائے اور بادشاہ کا
دل اس رنج سے فارغ ہو مگر اس طائفہ غدار پر اعتماد زنہار نہین چاہیئے کہ یہ دشمن دوست نما ہین اور بادشاہ کے نزدیک اگر قتل
کرنا اس گروہ کا ضرور ہی ٹھیرے تو بھی بلا تامل اور بغیر غور کے جی اور مجھے ایسی امر دشوار مین جلدی نظر آتی ہے کہ خونریزی کا
دشوار ہے اور جانوران بیگناہ اور نادر الوجود کی اساس حیات کو منہدم کرنا بلاے ایمان اور گناہ بے پایان ہے اور اگر
نعوذ باللہ بے سوچے اور سمجھے خون ناحق جلدی مین ہوجاے تو عذاب ابدی پڑا ہے پھر تاسف اور پشیمانی فائدہ نہ بخشیگی اور
حسرت اور افسوس کچھ کام نہ آئیگا کہ مردہ کو زندہ کرنا دائرہ قدرت بشر سے باہر ہے ان براہمہ کو کبھی دوست نہ جانے

اور حکمای دین اسپر متفق ہین کہ بدگوہر لئیم ہیرا یہ راستی اختیار نہین کرتا ہی اور علم و دولت اُسی زیور دوما سے آراستہ
نہین بنا تا ہی اگر طوق مرصع کتے کی گردن مین پڑے ناپاکی اُسکی متغیر نہوگی اور خوک کو اگر ہزار بار آبحیات سے شست و شو
کیجیئے تو نجاست اُسکی طہارت سے تبدیل نہ پائیگی البسون ہی کے علم کے حق مین یہ اشارہ ہی کَمَثَلِ الحِمَارِ یَحمِلُ اَسفَاراً
اور مولوی معنوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہین **بیت** علم گرہر دل زنی یارے بود ٭ علم گر بر تن زنی مارے بود ٭ اور علم تیغ کی مانند
ہے کہ اوس سے ہر کسیکو مار سکتے ہین وہ لوگ کہ پاک طینت اور پاکیزہ سرشت ہین نفس بد اور شہوت کو اوسی شمشیر علم سے
قتل کرتے ہین اور وہ کہ بے حمیت اور ناپاک سیرت ہین خرد اور روح کہ انسان اُس سے مرتبۂ شرف پہنچتا ہے اوسی تیغ سے
ذبح کرتے ہین اور جو آلہ کہ دشمنون کے دفع کیواسطے ہی کہ اُس سے دوستونکو آزار پہنچاتے ہین ایک محقق کامل نے اسی معنی مین
اشعار موزون کیئے ہین **ابیات** بدگہر را علم و فن آموختن ٭ دادن تیغ بدست راہزن ٭ تیغ دادن در کف
زنگی مست ٭ بہ کہ آید علم ناکس را بدست ٭ حیلہ آموزان جگر ہا سوختہ ٭ دغلہا و مکرہا آموختہ ٭ ای شہریاران برہمنونکی
غرض تعبیر سے یہ ہے کہ فرصت انتقام کی فوت نہ ہو اور بہت سی زخم کہ سیاست سلطانی سے اُنکی دلمین موجود ہین چاہتے
ہین کہ اس صلاح زہر آمیز سے کہ قانون شفا جسکا نام رکھا ہے اُنپر مرہم رکھین یعنی پہلے فرزند کہ قوت روح اور بجائے
ذات شریف کے ہین وہ نظر سے پادشاہ کی خدانخواستہ اُٹھ جائین تا بادشاہ دل شکستہ اور بے ارادہ ہو جائے اسکے بعد حکما
اور وزرا اور امرا شفیق کہ ارکان دولت ہین اور آبادی ملک اور افزونی خزانے کی اُنکی کفالت اور کوشش سے متعلق ہے
ضائع کرین تا بادشاہ کو سراسیمہ و مضطر دیکھ کے رعیت اور دلیر اور لشکری ناامید ہون اسکے بعد اسباب حشم اور خدم اور جہاندار
مانند اسپ و پیل اور شتر اور شمشیر کے برباد کرین تا بادشاہ تنہا بے سر و سامان رہجائے جبکہ شہریار کو دل شکستہ اور
تنہا کر پائین تو چند روز مین جو داعیہ کہ سالہای دراز سے مکنون خاطر رکھتے ہین اوسی قوت سے فعل مین لائین آجتک
مجبور بیدم نمر نہین مار سکتے ہین جبکہ امکان قدرت دیکھین آشوب فتنہ برپا کرین اس صورت مین کہ خدا ناکردہ فرزند اور رفیق اور
سامان جہانداری باقی نرہے تو دشمنون کو چہار طرف سے برانگیختہ کرین لیکن بادشاہ کو چاہیئے کہ دشمنون کے فریب سے کسی حال
مین غفلت نکرے **نظم** دشمن غدار سے ایمن نہو ٭ مار سے آزار سے ایمن نہو ٭ دوستی مین جب وہ قابو پائیگا ٭ تب کمال دشمنی
دکھلائیگا ٭ اور باینہمہ اگر قول برابہمہ کا بادشاہ کی نزدیک اولی ہے تو تاخیر نفرمائے اور اگر توقف مناسب ہے تو ایک تدبیر اور
بھی ہے اگر ارشاد ہو تو عرض کرون بادشاہ نے کہا جو کچھ کہ تو نے بیان کیا میری بھی اعتقاد مین یہی ہے اور جو کچھ
کہنا ہے اوسی جلد کہہ ایراندخت نے عرض کیا اس کام مین مشورہ کار بدون حکیم کا ضرور ہے کہ وہ سالک مسالک اخلاق بطرز نفقت
اور محرم اسرار حقیقت ہی اور کوہ خضرا سے گوشۂ غار مین منزوی ہے اور پاس انفاس ایکدم فروگذاشت نہین کرتا ہی بلکہ اس عمر پر گویا کے

اوسکا عمل ہے شعر زبان کے بند ہر جانب سے روزن کھل گئے دل کے ✣ نظر کی بندہ پردہ اُٹھ گیا پس حایل کا ✣ اگرچہ
اصل مین ان براہمہ سے نزدیک ہے مگر صدق وصفا اور دیانت ووفا مین بہت دور ہے مشورہ اوس اہد کا نہایت مناسب ہے
بادشاہ کو یہ بات پسند آئی اور فی الحال سوار ہوکے کارندون کے پاس آیا اور دیدار حکیم سے کہ مجمع فیوض نامتناہی تھا مستفیض
ہوا حکیم بھی شرط تعظیم بجالایا اور کہا کہ میرا کلبۂ احزان مقدم شہریاری سے منور ہوا لیکن سبب تکلیف فرمائی کا کیا ہے اور تغیر بشرۂ مبارک
کس باعث سے ہے اور نشان غم کا ناصیۂ ہمایونی سے پایا جاتا ہے کون چیز اسکا باعث ہوتی ہے بادشاہ نے کیفیت خواب اور برہمنون کی
تعبیر تفصیل سے بیان کی کارندون نے انگشت تعجب بدندان تفکر و تاسف سے کاٹی اور کہا کہ بادشاہ نے غلطی کی جو یہ خواب اون طائفہ
غدار سے کہا اور یہ مکار اہلیت اسکی نہین رکھتے ہین کہ یہ خواب انسے بیان کیا جاتا جہت یہ ہے کہ نہ عقل رہنما رکھتے ہین اور نہ
دیانت برجا اور بادشاہ کو اوس خواب بشارت آمود پر شادی کرنا چاہیے اور اسکے شکرانے مین صدقات بیکران مستحقون کو دینا لازم ہے
اور دلائل سعادت اور شواہد عزت اور عظمت تعبیر سے اوس خواب کے پیدا اور ہویدا ہین دمبدم اجرای امور خواہش کے موافق ہونگی اور
ساعت بساعت مہم دولت انتظام پائینگے دوران تابع اور گردون غلام اور ملک داعی اور فلک بکام رہیگا اور تعیین
تعبیر ہر خواب کی یہ تفصیل عرض کرکے کید اون بدسگالون کا دفع کرتا ہون **مصرع** گر دست تو خدنگ است اہم سر سینہ ✣ اول وہ
دو ماہی سرخ کہ دم پر کہڑی کیے ہین وہ دونون قاصد ہین کہ بادشاہ سراندیپ کی طرف سے آئین گے اور دو بیل قوی ہیکل اور
چار سو رطل یاقوت رمانی کہ انار اوسکی رشک رنگ سے پر خون ہو جائے اور جرم آتش اونکی شعاع کی غیرت سے نہان خانۂ سنگ مین
منہ چہپائے وہ بادشاہ کو پیشکش گزرانین گے اور وہ دو بطین اور ایک قاز کہ پیچھے سے اڑکے روبرو بادشاہ کے
آئین تھین وہ ایک شتر اور دو گھوڑے ایسی ہونگے کہ رعد خروش برق جوش تیز ہوش سخت کوش کہ بادشاہ دہلی کا بطریق ہدیہ
حضرت کو بھیجیگا اور وہ سانپ کہ بادشاہ کے پاؤن سے لپٹا تہا وہ تلوار ہے ایسی آبدار کہ روز جنگ کسی نرم سخت پر نہ اٹکی اگر خود
دشمن کے پڑے تو تنگ مرکب سے مانند برق کے گزر جائے اوسکی مدح مین یہ بیت مؤلف کے واقع ہے **بیت** ہے دوستا کو تلوار تیری کا
نوح کی کشتی ہے اور آپ عدو کی لیے طوفان کے برابر ہے وہ بہی بطریق ہدیہ بادشاہ دہلی پیشکش کریگا اور وہ خون کہ بادشاہ نے اپنی جسم
مبارک کو اوس سے آلودہ دیکھا ہے وہ خلعت ہے ارغوانی رنگ مکلل بجواہر کہ دار السلطنت غزنین سے بطریق ہدیہ جامہ خانہ بادشاہ
مین آئیگا اور وہ اشتر سپید کہ بادشاہ اوسپر سوار تہا سپید ہاتھی ہے کہ سلطان بیجانگر کا بادشاہ کیندمتعین بھیجیگا اور بادشاہ
اوسپر سواری فرمائیگا اور وہ آگ کہ بادشاہ کی سر پر چمکتی ہے وہ تاج ہے کہ سیلان کا بادشاہ ہدیہ بھیجیگا ۔ اور وہ تاج ایسا
ہوگا کہ کنگرہ اوسکی قدر کا کنگرہ قصر مینا رنگ سے برابری کریگا اور اوسکی گوہر فشانی سے ہر سو بادشاہ کے سرکا رشتہ گوہر کی مانند
درخشان ہوگا اور جو مرغ کہ بادشاہ کے سر پر منقار مارتا ہے اسمین تہوڑا سا اندیشہ کراہیت کا ہے ۔ لیکن

چندان ضرر اوسمین نہین ہی نہایت اوسکی یہ ہی کہ چند روز کیواسطے کسی دوست اور یار مہربان پر اعتراضی ہوگی اور مال اوسکا
صلاح اور فلاح پر انجام پائیگا یہ ہی تاویل اور تعبیر بادشاہ کے خواب کی کہ ساتھ بار رسول بادشاہونکی درگاہ عالی مین
حاضر ہوکے ہدیہ گذرانینگی اور بادشاہ اون ہدیونسے شادکام اور تازہ دل ہوگا اور ثبات دولت اور دوام عمر سے برخورداری
پائیگا لیکن لازم یہ ہے کہ شہنشاہ بار دیگر نا اہلونکو اپنا محرم اسرار نکرے اور بغیر دوستی کبھی مشورہ نہ فرمائے اور لایق دانشمندی
یہ ہے کہ مردم بیباک ناپاک بدگوہر زشت سیرت کے مشورتسے پرہیز کرنا فرض جانے اور اپنی نفس نفیس کو کہ گوہر قیمتی ہے
مردم سفلہ دون ہمت لئیم منشر کے سلک مین منسلک نکرے جبکہ اوس پیر مبارک نفس مسیحا دم نے بادشاہ کے دل مردہ کو
حیات تازہ اور سینہ پژمردہ کو نشاط بے اندازہ بخشی سجدات شکر ادا کیئے اور کہا کہ عنایت یزدانی میری مددگار تھی
کہ اس جناب حکمت مآب مین رہنمونی کی کہ مین بسبب برکت انفاس متبرکہ کے اس شدائد غمسے رہائی پاکے شادکام ہوا اور یہ
اشعار گویا کے شکریہ مین پڑہے **ابیات** مین آتش غمسے جل رہا تھا ٭ تن سے مراجی نکل رہا تہا ٭ مسیحا ہی خدائی آب رحمت
غم کی ہوئی برطرف حرارت ٭ صد شکر کہ مل گیا مسیحا ٭ مرکو کیا ہی زندہ گویا ٭ الحمد للہ دایماً ابداً ابداً اسکے بادشاہ
بادل شاد مستقر دولت کو آیا بعد سات روز کے متواتر رسول ہدیہ اور تحفے کے ساتھ جسطرحسے کہ حکیم نے کہا تھا دربار مین
آنے لگے ساتوین دن بادشاہ نے دونون بیٹون اور بلار وزیر اور ایران دخت اور دبیر کو خلوت مین بلایا اور کہا کہ
عجب خطا کی مینے کہ خواب اپنا دشمنون سے بیان کیا اگر رحمت الہی متوجہ میرے حال پر نہوتی اور ایران دخت راہ تدارک نبتاتی تو ملاعین
ان ملاعین کی مجھپر اور تمام میرے اقربا اور اتباع کو ہلاک کرچکے تھے اور حسب ہے کہ سعادت جسکی یاری کرے وسکو چاہیے کہ مشفقون
کی نصیحت کو عزیز رکہے اور ہر کام مین تامل فرمائے اور احتیاط کو ہاتھ سے نہ دے اور مینے اسکے خلاف عمل کیا تہا **مصرع**
ہر کہ بیتہ بہ کاری کرد سامانے نیافت ٭ اسکے بعد فرمایا کہ عزیزونکی خاطر اس واقعہ سے خالی ملال اور ملال ہوگی لازم ہے کہ
یہ ہدیہ ان پر تقسیم کرون خصوصاً ایران دخت کہ وہ اس حادثے کی تلافی کے باعث ہوئی ہی اور بلار وزیر نے کہ ایران دخت کی
اس تدارک کی صلاح بتائی ہے مقدم ہین بلار نے کہا کہ غلام اسواسطے ہوتے ہین کہ حوادث مین اپنے سینے کو سپر بلا کرین کونسا
بڑا کام ہی **مصرع** ہر کہ بہ نمودار دیپروای سر ندارد ٭ اور خادم کہ ولی نعمت پر اپنی جان نثار کیکا دعوی رکھتے ہین اگر ایسی موقع مین
وہ توقع بخشش و انعام کی رکھین تو وہ جان نثار نہین ہین مگر ملکہ زمان نے اس حالت مین البتہ بہت سعی کی ہی اگر اس ترکات
مین سے تاج مرصع یا جامہ ارغوانی انمین سے ایک چیز جو ملکہ پسند کرے اور حضور عنایت فرمائین تو بجا ہی بادشاہ نے حکم کیا کہ ان دونون
چیزون کو حجرۂ خاص مین لیجائین اور پیچھے سے بادشاہ بہی مع بلار وزیر اوس حجرہ مین تشریف لایا اور حرم بادشاہ مین ایک کنیز بزم افروز
نام تہی کہ بادشاہ کی منظور نظر تہی از بسکہ خوش طلعت کہ خورشید غادری اوسکے ترسے سی پردۂ غربی مین چھپتا تہا بادشاہ اوسکا بہت مایل تھا

باوجودیکہ ایران دخت حسن و طلعت مین فتنہ جہان اور لطافت مین آشوب زمان تھی تو بھی بادشاہ بزم افروز کو اوسکے ساتھ نوبت مین برابری دیتا تھا یعنی ایک شب روز ایران دخت کے پاس اور ایک شبانہ روز بزم افروز کے ساتھ رہتا تھا بادشاہ نے اس حجرہ مین دونو نکو بلاکے کہا کہ پہلے اسمین سے ایک کو ایران دخت پسند کرلے اور وہ باقی دوسرا حصہ بزم افروز کا ہے ایران دخت کو میل تاج کیطرف بہت تھا اوسنے بلار وزیر کیطرف دیکھا یعنی بلار جسکی طرف اشارہ کردے اوسکو مین لون بلار نے اشارہ طرف جامہ کے کیا کہ بادشاہ کی نظر بلار کے اشارے پر جا پڑی ایران دخت نے دلمین کہا کہ اگر مین جامہ لیتی ہون تو بادشاہ اس اشارے کو دیکھ چکا ہے خدا جانے کیا بدگمانی کرے اسیواسطے اوسنے تاج اوٹھا لیا اور بلار بھی ڈرا اور اوسنے اپنی آنکھ اوسطرح کہ جسسے اشارہ کیا تھا کھلی اور کج رکھی تا بادشاہ اشارے پر مطلع نہوا اور اسکے بعد چالیس برس بادشاہ کی خدمت مین حاضر رہا جب بادشاہ کے پاس آتا تھا آنکھ کو کج کرلیتا تھا تا بادشاہ کو اوس اشارے کی بدگمانی نرہے اگر دونو آن یہ دانشمندی نکی ہوتی تو دونو کی جان مقرر برباد جاتی **بیت** ہرکس کہ مدار کار بر عقل نہاد ✱ بیشبہ شد از بند بلا ہا آزاد ✱ جبکہ ایران دخت نے تاج سے سرفرازی پائی اور بزم افروز کی بھی خلعت ارغوانی سے عزت افزائی ہوئی اسکے بعد بادشاہ ایک رات بزم افروز سے اور ایک شب ایران دخت سے بسر کرتا تھا ایکدن کہ نوبت ایران دخت کی تھی بادشاہ معمول کے موافق ایران دخت کے حجرہ مین آیا اور ایران دخت باروے عالم افروز اور زلف دل آویز تاج مرصع بر سر کاسہ زرین پر از شیر و شکر ہاتھہ مین لئے ہوئے بادشاہ کے آگے کھڑے تھے اور بادشاہ اوس کاسے سے جرعہ نوشی فرماتا تھا اور نظارہ جمال ایران دخت سے دل و دیدہ خوش کررہا تھا اوسی حالت مین بزم افروز وہی جامہ ارغوانی پہنے ہوئے سامنے سے گذری بادشاہ نے جبکہ اوس عذار شگفتہ اور خسار ماہ دوہفتہ پر نگاہ کی کہانے سے ہاتھہ کھینچا اور یہانتک شوق غلبہ کیا کہ بے تحاشا طرف بزم افروز کے متوجہ ہوا اور ایران دخت سے بطور مطایبہ کی کہا کہ یہہ تاج بزم افروز کے سر کے لایق تھا کہ تو نے اوٹھا لیا ایران دخت مارے غیرت کے بیخود ہوگئی اور وہی کاسہ شیر بادشاہ کے سر پر ڈال دیا کہ ڈاڑھی اور بدن بادشاہ کا آلودہ ہوگیا اور وہ تعبیر کہ حکیم نے کہی تھی ظہور اوسکا متحقق ہوگیا یعنی بادشاہ آتش غضب سے شعلہ بنگیا اور بلار وزیر کو بلاکے یہ احوال بیان کیا اور کہا کہ اس گیسو بریدہ نادان کو میرے آگے سے لیجاکے گردن اوتار تا خلق جانے کہ جو بادشاہ سے بے ادبی کرتا ہے یہ سزا اوسکی ہوتی ہے اور مین اس حکم سے ہرگز نہ پھرونگا ناچار بلار ملکہ کو باہر لایا اور اپنے دلمین کہا کہ اس کام مین متابعت بادشاہ کی نہ چاہیئے کہ یہ عورت فصاحت و بلاغت مین بے مثل اور کیاست و فراست مین بے بدل ہے اور بادشاہ بغیر اسکے دیدار کے صبر نہ کرسکیگا اور اسکے نفس پاک اور رای روشن کی برکت سے کتنے لوگ ورطہ ہلاکت سے بچے ہین اس کام مین جلدی بکار نہین ہے بہتر یہ ہے کہ تامل کرون ایسا نہو کہ سوال کیوقت جواب سے منفعل ہون بہرکیف دو تین دن توقف کرنا مناسب ہے اگر بادشاہ اس حکم سے پشیمانی کھینچے تو حیات اوسکی اولی ہے اور اگر اسکے قتل پر اصرار اور مبالغہ کرے تو قتل اسکا بعد اسکے

کچھہ دشوار نہوگا مجھے اس تا خیر مین فائدہ کئی موجود ہین اول یہ کہ قائم رہنا ایک شخص کی ذات کا دوسری رضامندی بادشاہ کی
کہ اگر اوسکے قتل سے نادم ہوا اور اوسی زندہ پائے تو کتنا خوش ہو تیسرے اسبات کا احسان تمام سلطنت پر ہی کہ ملکہ نے فرزند
اور اقربا اور ارکان دولت بادشاہی قتل سی بچائیے ہین یہ احسان سبکو شامل ہے اسلیئے لعبد ایران دخت کو اون محرمونکے
ساتھہ کہ بادشاہ کیطرفسے حرم سرا مین خدمت کرتی ہتین ایک مکان محفوظ مین چھپا کے رکہا اور مبالغہ کیا کہ ملکہ کی تعظیم اور
تکریم مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نکرین اور آپ شمشیر خون آلودہ ہاتھہ مین لیکے اور غمگین صورت بناکے بادشاہ کی روبرو آیا
اور کہا کہ مین حکم بادشاہ کا بجالایا اور اوسکی سزا کو پہنچایا بادشاہ کی صولت غضب اسوقت فی الجملہ کم ہوئی تہی سنتی ہی اس
بات کے اوسکے جمال و کمال اور حسن عقل اور صلاح کو جو یاد کیا بہت رنجور ہوا اور اثر ندامت کا ہرچند چاہتا تہا کہ چہرہ پر ظاہر نہو
تو بہتر ہے مگر اپنے دلمین آپکو ملامت کرنا شروع کیا کیا یعنی کہ حلم اور تاملی کو ہر طرف کیا اور اپنی محبوب دلنواز کو تہوڑی سی خطا پر کہ
جو بجانب اوسکے تہا تلف کیا لازم تہا کہ ایسا حکم نکرتا اور آب حلم سے آتش خشم کو بجہاتا جب وزیر نے علامت ندامت بادشاہ کی
چہرہ پر مشاہدہ کی کہا کہ بادشاہ کو غمناک ہونا نہ چاہیئے کہ تیر شست سی نکلا ہوا پہر نہین آتا ہے اور مردہ زندہ نہین ہوتا ہی
اندوہ بیفائدہ کرنا جسم کو نزار اور دل کو بیقرار کرتا ہے اور حاصل اس سے دوستونکی اذیت اور دشمنونکی راحت کی سوا اور کچھہ نہین
ہوتا ہے اور جو کوئی سنیگا کہ بادشاہ نے ایسا حکم فرمایا اور اوسکے بعد پشیمان ہوا تو وقار اور ثبات بادشاہی مین بدگمانی کریگا
لازم تو یہ تہا کہ بادشاہ اس قضیے مین ملائمت فرماتا اور سختی اور خشونت سے منحرف رہتا تو آج ندامت پیش نہ آتی اگر بادشاہ
فرمائے تو مین قصہ بادشاہ یمن کا عرض کرون بادشاہ نے فرمایا کہ بیان کر **حکایت بادشاہ یمن** وزیر نے
عرض کیا کہ ملک یمن مین ایک بادشاہ تہا رای پیر اور بخت جوان رکہتا تہا دیدہ گردون نے اس سرعت گردش پر مدت مدید مین
مین ایسا آفتاب آسمان سلطنت پر نہ دیکہا تہا اور گوش روزگار نے صفحہ جہاندار مین ایسا جہاندار نہ سنا تہا **بیت**
بزم مین تہا روی تابان آفتاب ✽ رزم مین دشمن کو تہا مہر سحاب ✽ داد و دہش سے رام تہا سارا جہان ✽ شاکر انعام تہا سارا جہان ✽
اور یہ بادشاہ شکار دوست بہی تہا ایکدن شکارگاہ مین مرکب اپنا چپ و راست دوڑایا اور نظر تامل سی ہر جانب دیکہا مگر وحوش و
طیور سے کوئی صید نظر نہ آیا ایک جگہ ایستادہ ہوکر متحیر ہر طرف نگران تہا قضارا ایک خارکش پوست آہو کا نہایت خلاس سے
اوڑھے ہوئے اوس جنگل بیابان مین خارکشی سے تعب اوٹھا کے ایک پتہر کو تکیہ کئے ہوئے بیٹہا تہا بادشاہ دور سے سمجہا کہ یہ آہوی ایک خدنگ
دل شکاف اسپر مارا **ابیات** شعلہ تیری کہ در آورد عرق ✽ جست بر آن سوختہ خرمن چو برق ✽ فتنہ محابا ی بلاے نکرد ✽ بلکہ خطای
و خطای نکرد ✽ القصہ بادشاہ نے جبکہ تیر مارا اور اوسکے نزدیک پہنچا اوس مسکین کو باسینہ مجروح اور تن پر خون دیکہا سخت غمناک
ہوا اور ناخن ملامت سی چہرہ ندامت کو نوچتا تہا اور اوس جلدی کرنے سی ہزار خجالت اور حسرت کرتا تہا لیکن خارکش زندہ تہا

پادشاہ نے اوس سے عذر بہت کیا اور مرہم پٹی کے واسطے ہزار دینار سرخ اوسی عطا کیئے اور گہر تک پہنچا دیا اور عنان انفعال طرف
دار السلطنت کے پھیری اور ایک زاہد کے صومعہ مین آیا کہ وہ عفت اور عبادت مین اس شہر مین مشہور تھا اور یہ استدعا کی کہ
ایسی نصیحت مجھے فرما کہ دنیا مین باعث مزید جاہ اور آخرت مین شفیع گناہ ہو زاہد نے بطریق کشف و کرامت کے کہا کہ ای بادشاہ
وہ خصلت کہ دولت دنیا اور سعادت عقبی کو جامع ہو یہ ہے کہ غلبہ غضب کیوقت غصے کو فرو کرے اور کسی امر مین جلدی نکرے
اور جو کام کہ کرے سو حلم اور تامل کے ساتھ کرے **ابیات** کسے کہ بر فروزد آتش خشم ۞ مدارا ز وی طریق مردمی چشم ۞
غضب چون اسپ توسن کند گرم ۞ عنان کش ور کش تا شود نرم ۞ بادشاہ نے کہا جانتا ہون مین کہ چاشنی شربت زہر آمیز
بردباری کام عقل مین ذائقہ تمام رکھتی ہے لیکن غصہ کیوقت اپنی نفس پر حاکم نہین ہو سکتا ہون اور جسوقت کہ آتش غضب
مشتعل ہوتی ہے فرو کرنے پر قادر نہین ہوتا ہون زاہد نے فرمایا کہ مین تجھے تین رقعے لکھے دیتا ہون تو اونہین ایک معتمد خاص صاف
اخلاص ملازم باش کو سپرد کر اور کہدے کہ جب غصے کی علامت تیری پیشانی پر مشاہدہ کرے اونہین سے ایک رقعہ تجھے دکھا دے
یقین ہے کہ تیری نفس کو تسکین ہو جائے اور اگر اسپر بھی آتش غضب منطفی نہو تو دوسرا رقعہ دکھاوے اور اگر اسپر بھی نفس سرکش رام
نہو تیسرا رقعہ پیش کرے امید خدا سے ہے کہ وہ غصہ تیرا شفقت اور ملائمیت سے مبدل ہو جائے بادشاہ اس بات سے خوش ہوا
اور زاہد نے تین رقعہ لکھ کے ایک ملازم معتمد شاہی کو سپرد کیئے مضمون اُس پہلے کا یہ تہا کہ اقتدار کیوقت باگ اختیار کی نفس
امارہ کے قبضے مین دے کہ تجھے ورطہ ہلاکت ابدی مین ڈالیگا اور دوسرے رقعہ کا مضمون یہ تہا کہ غصے کے وقت زیردستو پر رحم کیا
تا جزا کیوقت وہ بادشاہ کہ جو تجھسے بھی زبردست ہے مہربانی فرمائے بلکہ مضمون اس حدیث شریف کا یاد رکھ کہ ارحم
ترحم یعنے رحم کر کہ تجھپر بھی رحم کیا جائے اور خلاصہ تیسرے رقعہ کا یہ ہے کہ حکم کر نہین حد شرع سے تجاوز نکرنا اور کسی
حال مین انصاف سے نگذر **نظم** اگرچہ دی ہے خدا نے تجھے جہانداری ۞ مگر نہ کیجیو زنہار مردم آزاری ۞ نہ ناز کر جو ہے مانند برق خندہ بلند
کہ تو ابہر کی بنیاد ناگزیر سمجھ لے عاریتاً کارخانہ عالم ۞ اگر تو دانش و فرہنگ سے نہین عاری ۞ بادشاہ زاہد سے رخصت ہو کے اپنے مکان مین
آیا اور ہمیشہ حلم کو دوست رکھتا تہا اور غصے کیوقت یہ تینون رقعے اسے دکھا دیتے تھے اسی واسطے لقب اس بادشاہ کا ذو الرقاع یعنی صاحب
رقعونکا تہا اور انہین رقعون کے باعث ساتھ اس لفظ کے ملقب ہوا تہا اور ایک بادشاہ کی کنیز تہی کہ نہایت خوبرو پاکیزہ خو قند
لب ماہ لقا یاقوت لب سیمین غبغب کبک رفتار طوطی گفتار **بیت** ماہ رو مشکین موئی دلکشی ۞ جانفزائے دلفریبے مہوشے ۞
نرگس بیمار زہر لفیتہ اوسکی چشم مخمور کے تہی اور دل عقیق یمانی اوسکے رشک لعل شکربار سے پُرخون تہا اور خوبرویان خطا و ختا
اوسکی چین زلف مین اسیر اور عشوہ فروشان کشمیر خواہش سلسلہ جعد پُرتاب مین پا بزنجیر تہی **بیت** دیکھے گر خورشید
رخ کو غش کرے ۞ ماہ جو دیکھے جبین غش غش کرے ۞ او جمال حال اُسکا پاکدامنی سے شین اور تمامتر زیور عفت اور پارسائی سے

مزین تھا بادشاہ کا دل اوسکی شمایل پر اسدرجہ مایل تھا کہ ملکہ حرم خاص اور صاحب احسان باختصاص سے کنارہ کرتا تہا اور عروس بادشاہ
کی ہمشیرہ غیرت حسرت سے خوناب روتی تہی اور واسطے اوسکے دفع کے ہزاروں حیلے ڈہونڈہاتی تہی القصہ ایکدن اپنا غم و غصہ
مشاطہ حرم سرا سے ظاہر کیا اور قتل بادشاہ اور دفع کنیز کے لیئے مددگاری چاہی مشاطہ نے کہا تو اتنا بتا کہ بادشاہ اوسکی کونسی عضو
پر زیادہ راغب ہے ملکہ نے کہا کہ بیشتر مینے خلوتمین دیکھا ہی کہ بادشاہ اوسکے سیب غبغب پر منھہ رکھ کے بوسی لیتا ہی اور اوس
حالمین یہہ شعر گویا کا پڑہتا ہی **بیت لمولفہ** جنت سیب ہوگیا آنکھونمین انکا بھل بد خلد مین جب مجکو وہ سیب ذقن یاد آگیا پہر مشاطہ
نے کہا کہ طریق آسان تیرا اختیار مین ہے کہ بادشاہ جلد تر اوس سے ہلاک ہوجائیگا وہ یہہ ہی کہ تہوڑی زہر ہلاہل مجکو دے کہ اوسکو
نیل مین ملا کے اور سحر مین کنیز کے جا کے ایک خال اوس نیل سے اوسکی سیب ذقن پر بنا دون جبکہ بادشاہ حالت مستی مین اوسپر منھہ رکھیگا
فی الفور ہلاک ہوجائیگا اور تو اوس رنج سے فراغت پائیگی غا تو اس بات سے خوش ہوئی اور زہر ہلاہل اوسی منگا دیا مشاطہ نے
اوسیطرح کہ ذکر اوسکا ہوچکا نیل کو ملا کے کنیز کے پاس گئی اور حالت آرایش مین اپنی سیاہ کا ایسی خال اوسکی ذقن پر بنا آئی
بادشاہ کا ایک غلام تہا کہ حرم سرا مین محرمیت رکھتا تہا اتفاقا پس پردہ خاتون اور مشاطہ کے کلام کو سنتا تہا اور مشاطہ کا جانا
کنیز کے پاس اور اسکے زنخدان پر خال کا بنانا دیکھتا تہا داعیہ وفاداری اور حق گذاری اوسی اسپر لایا کہ کنیز اور بادشاہ کو اس حال سی
خبر دے لیکن کسیطرح فرصت نہ پائی اور اون تک پہنچ نہ سکا آخر بادشاہ بستر کنیز پر حالت مستی مین سو گیا غلام پر شفقت حق شناس
غالب ہوئی آہستہ آہستہ سرہانے کنیز کے آکر گوشہ آستین سے اثر نیل کا اوسکی ذقن سی پاک کرنے لگا کہ اسی حالتمین بادشاہ
بیدار ہوا دیکھا کہ غلام نے ہاتھہ زنخدان کنیز پر دراز کیا ہی حرارت حمیت بادشاہ کو غضب پر لائی اور تلوار لیکر غلام کے
مارنیکا قصد کیا غلام خلوت سے باہر بھاگا بادشاہ اوسکے پیچھے تلوار کھینچے نکل آیا وہی خط خاص دروازہ پر کہڑا تہا جبکہ بادشاہ
کو غضبناک دیکھا ایک رقعہ بادشاہ کو دکھایا دریای خشم بادشاہ موج زنی سی موقوف ہوا دوسرا رقعہ دکھایا اسپر بھی آتش ٹہرنے
تسکین نہ پائی جبکہ تیسرا رقعہ دیکھا تو بادشاہ کو نہ ہوش مین آیا اور شربت ناگوار غضب کے گھونٹ پینے لگا جبکہ اوسکے غضب
سے تسکین ہوئی غلام کو بلا کے کہا کہ یہ بے ادبی کس راہ سی تو نے کی سچ بیان کر غلام نے حال مو بمو بیان کیا بادشاہ نے
ملکہ کو بلایا اور اسکی تفتیش مین مبالغہ کیا ملکہ نے انکار کیا اور کہا کہ غلام جہوٹھہ کہتا ہے مینے بارہا دیکھا ہے کہ یہ فاجر اوس
کنیز سے افعال کی مانند اکثر کام کیا کرتا تہا اور مین شرم کے مارے اور اس اندیشے سے اسکے ظاہر کرنیمین جرأت نکرتی تہی کہ گمان کہو
کہ یہ رشک کے سبب سے تہمت کرتی ہی الحمد للہ کہ بادشاہ نے آنکھہ اپنی سی دیکھہ لیا اب اس مفسد کے قتل کرنیمین توقف کرنا سیاست سلطانی
کو زیان رکھتا ہے اور غفلت جب موقع بیجا واقع ہو تو وہ مراتب علم سی بہتر ہے **بیت** خار کز بہر خلق باید ٭ دگر پیانی تنگ آید
بادشاہ نے غلام کیطرف دیکھا غلام نے عرض کیا کہ ای بادشاہ کامران اور عشا ان زمان ممکن ہے کہ اتبک بقیہ اس نیل کا مشاطہ کی بیان

ہو اگر آپنے حضور اسیدم پادشاہ اوسے طلب فرمائے تو یہ شبہہ زائل ہو جائے پادشاہ نے اوسیدم مشاطہ کو مع ڈبیا
طلب کیا اور قدرے نیل کہ اوسمین باقی تہا اوسمین سے ایک کتے کو تہوڑا سا کہلایا بس اودہر کہانا اور ادہر مرنا اوسکا جبکہ
حقیقت حال پادشاہ پر منکشف ہوئی ملکہ کو قید اور مشاطہ کو قتل اور غلام کو آزاد کیا اور سرداری ایک مملکت کی اوس غلام کے
سپرد کی اور اوس پادشاہ نے جو حلم کیا تو مضرت مشاطہ سے بچ رہا اور برکت بردباری اوسکی بیگناہی نے کچہ ضرر نہ پہنچایا اور
اتنا بڑا بہید اوسپر ظاہر ہوگیا اور دوست اور دشمن کہل گئے اور یہ مثل اسواسطے عرض کی میں نے کہ پادشاہونکو کسی کام مین
تعجیل نہ چاہیئے کیونکہ **نظم لمولفہ** حکم سلطان برنگ آتش و آب ٭ دم مین کردے خراب عالم کو ٭ حکم مین شہ نہ اضطراب کرے ٭ کہ نہو
اضطراب عالم کو ٭ پادشاہ نے کہا کہ مجہسے واقعی اس حکم مین غصہ کے سبب سے خطا ہوئی بارے تجہے ازراہ خیرخواہی یہ لازم تھا کہ اوس
بجا کہتا بلکہ یہ بات تجہسے بہت تعجب کی ہوئی کہ ایسی شخص بے نظیر کو ایک ہی حکم مین ہلاک کیا اور نہ آپ تامل کیا اور نہ
مجہسے کچہ کہا وزیر نے عرض کیا کہ پادشاہ کو ایک عورت کیواسطے اتنی فکر نچاہیئے اور لوگ کہ حرم سرائے پادشاہی مین مین
اونکی صحبت سے باز رہیے **بیت** گر سر برفت نارون ہست ٭ ور لالہ نماند یاسمن ہست ٭ پادشاہ کو مخوای کلام وزیر سے الہام مفہوم ہوا
کہ ایران دخت مقرر قتل ہوگئی آہ سرد دل پر درد سے بر لایا اور گرداب اندوہ مین زیادہ تر مبتلا ہوا اور یہ اشعار مولف ذکر کرتا تہا
ابیات بہلا ہو خاک میری زیست جب جدا ہو جائے ٭ انیس جان و دل آرام و نکتہ دان افسوس ٭ ملایا خاک میں اوس رشک ماہ تاباں کو
زمیں پہ گر پڑا کیوں نہ آسمان افسوس ٭ اور یہ کہتا تہا کہ صد افسوس وہ رونق گلزار گل کے مانند تہوڑی سی زندگی رکہتی تھی۔
اور دریغ ہے کہ وہ نہال ریاض کامرانی آفت خزان سے ٭ بے برگ و نوا ہوگیا پہر منہ طرف وزیر کے کیا کہ مین سخت اندوہناک ہون
ایران دخت کی ہلاکت سے وزیر نے کہا کہ تین شخص ہمیشہ اسیر اندوہ اور بستہ بند غم رہتے ہین ایک وہ کہ بدکاری پر ہمیشہ ہمت مصروف
رکہے دوسرے وہ کہ حالت قدرت مین نیکاری اختیار نکرے اور تیسرے وہ کہ بغیر خوب سمجہے کام کرے اور انجام پر نگاہ نکرے تو
ضرور ندامت کہینچیگا پادشاہ نے کہا کہ ای بلا رنونی خون ایران دخت مین کیون توقف نکیا بس تیری فہمید باطل ہے اوسکو
ہلاک کیا وزیر نے عرض کیا کہ تین شخص کی فہمید باطل ہے ایک وہ کہ جامہ سپید پہنکے شیشہ گری کرے کہ کپڑے میرے سپید ہین گے
دوسرے گاذر کہ لباس مکلف پہنکے پانی مین کہڑا ہو کے کپڑے دہوئے اور تیسرے جو سوداگر کہ زن خوبصورت پائے
اور اوسی وطن مین تنہا چہوڑ کے دور دست اختیار کرے اور میں جو نین ملکہ کے سعی نہین کی ہے بلکہ فرمان پادشاہ کا بجا لایا ہون
اسبات مین میری طرف ملامت عاید نہین ہوتی ہے وہ شخص کہ اوسکی نظر عواقب امور مین محیط نہو اور ایسی متوقع ہے اوروں
سے بلا حظہ نکرے اور فکر صائب سے تا بیر نفرمائی اوسکا یہی حال ہوتا ہے **بیت** مثل جہاں ستی کرے از رو خرد کبود دہ ار از خرد کبود چنین بار رونمود سے ٭
پادشاہ نے کہا کہ اس بات سے در گذر اور اوسکی فکر کر کہ جسکے فراق نے مجہے اندوہگین کر رکہا ہے وزیر نے کہا کہ دست تدارک کا اوسکی سے

نہ پہنچیگا اور اس قضیے مین پشیمانی کچھہ فائدہ نکریگی اور ایسی موقع مین جو کوئی کہ خوض کری اور وہ کام کہ ندامت اُسمین نفع نہ دے
اوسپر عمل کرے اوسی وہ پہنچتا ہے کہ جو اُس کبوتر کو پہنچا بادشاہ نے پوچھا کہ یہ قصہ کیونکر تھا **حکایت کبوتر** کہا کہتے
ہین کہ ایک کبوتر کے جوڑے نے اوّل تابستان مین کچھہ دانے زمستان کیواسطے ذخیرہ کیئے تھے اور وہ دانے اندکی نمی رکھتے تھے
جبکہ گرمی آخر ہوئی اور وہ دانے حرارت سے خشک ہوگئی جو کہ اول بہن آمادہ نظر آتے تھے اب کم نظر آنے لگا اور کبوتر اُس عرصے مین غائب
تھا جبکہ آشیانے مین پھر آیا اور ان دانونکو تھوڑا سا پایا اپنی مادہ کو ملامت کیا اور کہا کہ یہ دانے ہمنے قوت زمستانی کیواسطی فراہم
کیئے تھے کہ جب شدت سرمایہ مین برفباری کے سبب سے صحرا مین دانہ نرہیگا تو ہم اُس سے اپنی اوقات گزاری کرینگے سو وقت
کہ کوہ و دشت مین دانہ بہت ہی تونے کسواسطی اُس ذخیرہ کو کہا ڈالا اور طریق احتیاط کو ملحوظ نرکھا کیا تونے یہ بیت نہین سُنی
تھی کہ **بیت** کنون کہ برگ نوئیت ہست جہد سے کن بذخیرہ بنہ از بہر بینوائی خویش ٭ مادہ نے جواب دیا کہ مینے ان دانون
مین سے ایک دانا بھی نہیں کھایا ہی کبوتر جو دانے کم دیکھتا تہا باور نکرتا تہا اور اُسے مارتا تہا آخر کار وہ بتنگ ہو کر چلی گئی جبکہ فصل
جہاڑونکی آئی اور برفباری ہونے لگی اور رطوبت در و دیوار مین ظاہر ہوئی اور دانے نم ہو کے پھر زیادہ نظر آنے لگے اُسوقت
کبوتر سمجھا کہ سبب دانونکے کم ہونیکا گرمی اور خشکی تہی کبوتری نے نہین کھائے تھے بعد اسکے پشیمان ہو کر گریہ وزاری کرتا تہا اور کہتا تھا
کہ جدائی دوستکی بہی بہت سخت چیز ہے فائدہ اس مثل سی یہ ہی کہ مرد عاقل کام مین شتابی نکرے تا مانند کبوتر کے سوز جدائی
مین مبتلا نہو بادشاہ نے کہا کہ اگر مینے قول مین جلدی کی تو تونے فعل مین جلدی کی اور مجھے اس رنج مین ڈالا یہ کہا اور یہ شعر
مؤلف کا پڑھا **بیت** بتنگ ایسا غم فرقت سے ہون ہمدم وہ بہی مرتا ٭ بنا دیتی قضا گر گھاٹ مجکو تیغ قاتل کا ٭ وزیر نے
کہا کہ تین شخص اپنے آپ کو رنج مین ڈالتے ہین ایک وہ کہ لڑائی مین اپنے ذات سی غافل ہی اور چپ و راست کی خبر نرکھے وہ آخر زخم کاری
اوٹھاتا ہے دوسرے وہ کہ وارث نہین کہتا ہے اور مال حرام کا جمع کرتا ہی وہ مال تاراج حوادث سی برباد ہو جاتا ہے اور
وبال اُسکی گردن پر علی الدوام باقی رہتا ہے تیسرے پیر مرد کہ عورت نوجوان نکاح مین لاتا ہے اور اُسپر فریفتہ ہوتا ہی
اور وہ عورت ہر روز اُسکی موت خدا سے مانگتی ہے بادشاہ نے کہا کہ اس امر سے نافہمی تیری بہت ثابت ہوتی ہے وزیر نے
کہا کہ نافہمی دو قسم کے لوگونکی حرکات و سکنات سی ظاہر ہوتی ہی ایک وہ کہ اپنا مال دوسرے کی پاس امانت رکھتے ہین اور امتحان اُسکی
دیانت کا پہلے نہین کر لیتے دوسرے وہ کہ اپنے اور دشمن کے قضیے مین احمق کو وکیل اور حاکم کرتے ہین اور مینے اس کام مین نافہمی
نہین کی ہی نہایت یہ ہے کہ متابعت حکم بادشاہ مین دیر نہین کی ہے بادشاہ نے کہا کہ مجھے ایران دخت کا بہت غم ہی
وزیر نے کہا کہ پانچ عورتون کیواسطے غم کرنا روا ہی ایک وہ کہ اصل کریم اور ذات شریف اور جمال زیبا اور عقب کامل رکھتی ہو
دوسری وہ کہ دانا اور بردبار اور مخلص اور ایکدل اور بیکرو ہو تیسری وہ کہ ہر کام مین نصیحت کرے اور خفگی کیوقت بہی مشفق اور

شفیق نہیں ہے اور چوتھے وہ کہ نیک اور بد اور خیر و شر میں موافقت اور متابعت کو شعار اپنا کرے پانچوین وہ کہ خجستہ فال اور مبارک
نفس اور اپنے شوہر کے حق مین نیک قدم ہو اور لیران دخت ان سب صفتون سے آراستہ تہی غم کرنا اوسکے واسطے بجا ہے
اور بادشاہ اوسکی اسطے جتنا اظہار ملال کرے لائق ہے کیونکہ بے یار وفادار زندگی سے لذت ہی اور نہ زندگانی سی راحت
بادشاہ نے کہا کہ اے بلار تو گفتگو مین دلیری اور رمز کنایہ مین حد ادب سے تجاوز کرتا ہی مین ایسا دیکھتا ہون کہ تجسے دوری کرنا پڑا لازم
وزیر نے کہا کہ تین شخصون سے دوری بہتر ہے ایک وہ کہ نیکی اور بدی اوسکی نزدیک یکسان ہو اور ثواب اور عذاب اور خدا ستگزار یکو
نابود سمجھتا ہو دوسرے وہ شخص کہ ظاہر کو ملاہی سے اور باطن کو مناہی سے پاک نرکہے بادشاہ نے کہا کہ مین تیری آنکھون مین حقیر نظر آتا ہون
کہ ایسی بے ادبی کے کلام کرتا ہی وزیر نے کہا تین گروہ بزرگونکی آنکھون مین ہمیشہ حقیر نظر آتے ہین اول بندہ گستاخ کہ ہمیشہ آقا کے ساتھ
ہمنشین ہو اور خواجہ بہی گاہ گاہ اوسی ہزل کہے اور فحش دوست بہی ہو دوسرے مرد خائن کہ خواجہ کے مال کی مختاری پاوے اور اوس مال مین
خیانت کثیر کرے کہ چند مدت مین آقا سے بہی زیادہ مالدار ہو جاوے اور اوس مال پر نازش کرے اور آقا سے آپکو بہتر جانے تیسرے
وہ بندہ کہ بغیر استحقاق کے محل اعتماد آقا کا ہو جاوے اور خواجہ کے اسرار پر مطلع ہو کر زیادہ حد سے تجاوز کرے بادشاہ نے کہا کہ تو
نا آزمودہ بہتر تہا اور مینے تجہے آزمایا یہ صبر کیا وزیر نے جواب دیا کہ آٹھ شخصونکو آزمانا چاہیئے مگر آٹھ جگہ پر آزمائی تو
مضائقہ نہین ہے ایک یہ کہ مرد شجاع کو جنگ مین اور مزارع کو زراعت مین اور بزرگون اور رئیسونکو وقت غضب کے اور سوداگر کو
وقت حساب کے اور صاحب دولت کو وقت حاجت کے اور مرد اصیل اور اشراف کو وقت نکبت کے اور زاہد کو کوشش
ثواب آخرت مین اور عالم کو تقریر اور مباحثہ کیوقت غرضکہ بادشاہ کلام لینت سے جتنا پیش آتا وزیر جواب اسکا تیغ آبدار سے تیز تر
دیتا تہا اور حدت جواب اسکی مانند شمشیر تیز کی گلوی شاہ پر اترتی تہی اور بادشاہ حلم اور تحمل کرکے اس تہرا نا گوار کو نوش
فرماتا تہا **رباعی** تحمل کند ہر کرا عقل ہست ٭ نہ غفلے کہ خشمش کند زیردست ٭ تحمل چو زہرت نماید نخست ٭ ولے
شہد گردد بطبع درست ٭ جبکہ وزیر نے دیکھا کہ بے ادبی میری اور تحمل بادشاہ کا حد در گزر سے اسکے بعد وزیر نے زبان ثنا
کہولی اور کہا کہ سایۂ دولت ظل اللہ مفارق اہل عالم پر پاینیدہ رہے اور آفتاب اقبال اوج شرف و رفعت عظمت سے
تابندہ کہ مین طریقہ بے ادبی مین جرأت کرتا تہا اور امتحان ذات ستودہ صفات کیواسطے اور عالی ہمتی کی تصدیق کیلیئے قدم کرتا
تہا اور میری پہونچ تا ایسی موقع مین کہ ایسا اتفاق کمتر ہوتا ہے مبلغ حلم اور بردباری اور خرد گزر شاہنشاہی کو یہ کلی دریافت
کر دونکا الا کیا طاقت کہ علام ناچیز حرف پیلے دل کا تا جدار عالم سے زبان پر لاتا بادے المنۃ للہ اگر خرد چراغ دانش ہاتھ
مین لیکے شبیہ شہریار کو ڈہونڈہے تو زنہار اس عالم مین نہ دیکہے سبحان اللہ کیا ذات پاک ہی حلم اور تمکنت سے
آراستہ اور کیا نفس نفیس ہے تربیت صبر و وقار سے پیراستہ بزرگی ایسی ذات بابرکات کیواسطے زیبا ہے اور بزرگواری او

تاجداری الیسی ہے ذات قدسی صفات کے لئے سزاوار ہی پادشاہ نے کہاکہ ای بلار تو خوب جانتا ہی کہ مینے بنای سلطنت
مرحمت اور رافت پر رکھی ہے اور بنیاد شہر یاری شفقت اور کم آزاری پر قایم کی ہی اور کبھی اُس گروہ کی تادیب واسطے کہ از راہ بخوت
تمرد اختیار کرتے ہیں اور بمقام معارضہ اور موازنے میں قدم رکھتے ہیں تو کوئی اشارت بمصلحۃ کرتا ہوں کہ وہ آداب جہانداری اور
تمہید قواعد شہر یاری کے واسطے ضرور اور لازم ہوتی ہی ورنہ دریاے ہمت ہمارا الیسی بات پر موج خشم کو کب اُٹھنے دیتا ہے قطرہ
میں نہیں خاک ہوا خوار کری جو دُردُرد میں نہیں آگ جو پہنچے مجھے بانی ضرر نہیں حباب جو ہوا گسی مجکو بر ہیز میں نہیں آب
کہ در جو کرے خاکستر مگر میں حکم قتل ایران دخت میں کثرت غضب سے بے اختیار تھا جیسا کہ اسپ تیز رو عراقی سکندر سی
بھی کھاجاتا ہے مگر یہ عادت اُسکی نہیں ہوتی ہے وزیر نے کہاکہ اسطرح حکم نادر ہی اور اَلنَّادِرُ کَالْمَعْدُوْمِ مشہور ہے لیکن کسی
تاریخ میں دیکھا نہیں ہے کہ پادشاہ کامگار اور رئیس صاحب اقتدار باشمشیر براں در حکمراں مسند حکومت پر بیٹھا ہوا اور غلام گنہگار
روبرو کھڑا ہو کلام نے ادبی کے الیسی بے محابا کرے اور وہ حلم عظیم اور عفو عمیم سے درگذر فرماے پادشاہ نے کہاکہ جب گنہگار اور فرمانبردار
اپنے گناہ کا قائل ہو اور اعتراف کرے تو اس صورت میں مرد کریم کو قبول عذر سے چارہ نہیں ہوتا ہی اَلْعُذْرُ عِنْدَ کِرَامِ النَّاسِ
مَقْبُوْلٌ وزیر نے کہاکہ میں اپنے گناہ کا معترف ہوں اور بڑا گناہ یہ ہے کہ پادشاہ عالیجاہ کے حکم میں تاخیر کی مینے یعنے
ایران دخت کے قتل میں تاخیر جایز رکھی معہذا اس گناہ کے ہول سے کہ قتل ایران دخت میں کیوں تعجیل نہ کی مینے اپنے کو زندہ درگور
جانتا ہوں اب جو حکم کہ پادشاہ کا ہو اوسکا سزاوار ہوں ۔ جب پادشاہ نے مژدہ ایران دخت کی حیات کا سنا فرحت بے
اندازہ حاصل ہوئی اور شکر پروردگار ہزار زبان سے کرنے لگا اور سجدات شکر الٰہی غیر متناہی ادا کئے اور نعرۂ شادی سپہر برین
پر پہنچایا اور کہاکہ میں اسمیں سخت متحیر تھا کہ تیرا کلام سراسر قتل پر ایران دخت کے دلالت کرتا تھا اور تیری فراست اور
کیاست سے بیقین کامل تھا کہ تو ایسے کام میں مقرر توقف کریگا کہ تجھسے زیادہ میرا کوئی مزاج داں نہیں ہے کہ میں شدت سوز
غضب میں یہ حکم دی بیٹھا تھا ورالا ایران دخت تو میرے لوازم اسباب زندگانی سے ہے وزیر نے کہاکہ تکرار اور
حجت میری اسواسطے تھی کہ حقیقت مزاج پادشاہ کو بواقعی دریافت کروں کہ حضرت اوس حکم سے نادم ہیں یا نہیں اگر پادشاہ
کے مزاج کو اوسیطرح سے مصر پاتا تو قتل ایران دخت میں اختیار باقی تھا پھر کچھہ تاخیر نکرتا جبکہ سمجھا میں کہ خاطر مبارک اوسکی بقا پر
مائل ہے اسلئے گناہ اپنا اظہار کیا جب پادشاہ نے کہاکہ رسائی تیری فہم کی انتہا رکھتی نہ آج مجھے متحقق ہوئی اور آج سے خوب
سمجھا ہوں کہ تجھسے زیادہ دانا اور حکیم دانا دل کسی پادشاہ کو میسر نہوا ہوگا اس خدمت بے پایاں کا ثمرہ تجھے جلد پہنچیگا اب جا
اور ایران دخت سے میری طرف سے معذرت کر کے التماس کر کہ اپنے شکوہ اور غصہ دل سے کم کرے اور عذر میرا قبول کر کے تشریف
لائے اور اپنے شربت وصال سے جان تازہ مجھے بخشے اور یہ اشعار مولف کے میری طرف سے پڑھیو ابیات ایک عمر آتی

نہیں تیرے بغیر ٭ لاکھ شکلیں دلکو دکھلاتے ہیں ہم ٭ ہجر میں جز غم تکہایا ہنے کچھ ٭ یار کھانیکی قسم کھاتے ہیں ہم ٭ آتش غم سے تیرے خورشید رو ٭ شمع سان اب تو جلے جاتے ہیں ہم ٭ ہجر کی شب ہمکو نیند آتی نہیں ٭ زلف شبگوں کی قسم کھاتے ہیں ہم ٭ بلار وزیر ایران دخت کے پاس آیا اور اشارت نجات اور بشارت حیات پہنچائی ایران دخت بجز دعا کے وزیر بادشاہ کے پاس چلے آئے اور شرط بندگی و آداب بجالائی اور ہزار زبان سے بعد اظہار قصور منت داری اور شکر گذاری ادا کی بادشاہ نے کہا کہ یہ احسان بلار کا ہے کہ وہ شرط دانشمندی بجالایا اور اس حکم میں تامل کیا ورنہ میں تو آپ اپنے گلے پر چھری پھیر چکا تھا وزیر نے کہا کہ حکم اور رافت خسروانہ اور فرط کرم شاہنشاہی پر مجھے وثوق تمام تھا اُس سبب سے یہ توقف ہوا تھا والا غلام کو حکم ہونے میں کیا مجال تامل تھی بادشاہ نے کہا اے بلار دل قوی رکھ کہ تیرا ہاتھ میرے ملکت میں کشادہ ہے اور تیرے حکم نے میرے حکم سے برابری پائی جو کچھ کہیگا یا کریگا اُسمیں اغماض نہ پائیگا بلار نے کہا کہ پہلے احسان بادشاہ کے اتنے ہیں اگر ہزار سال شکر ادا کیا کروں تو ایک تنکا بھی شکر ادا نہ ہوسکیگا اور یہ اشعار مولف کے میرے حسب حال ہیں **اشعار**

گر سو ہوں اعضا میرے مثل گل صد برگ ٭ ہو شکر نہ تیرے کل احسان کے برابر ٭ گویا کی زبان ہے تیرے اوصاف میں قاصر ٭ ہے گرچہ سخندانی میں حسان کے برابر ٭ لیکن غلام کی اتنی عرض ہے کہ ایسے کاموں میں شہریار تعجیل نہ فرمایا کریں تا صفای عاقبت کدورت ندامت سے سالم رہے بادشاہ نے کہا کہ اس نصیحت کو سمع قبول سے سنا میں نے اور آیندہ بغیر مشورے کے کسی امر میں جرات نکرونگا اسکے بعد وزیر اور ایران دخت کو خلعت گرانبہا سے سرفراز کیا اور آپ کلبۂ مفارقت سے کلبہ مواصلت میں تشریف لایا اور مجلس طرب کو آراستہ کیا ساقی زیبا رو ساغر زریں سے صفا دوستونکا کام دہن بھر ڈالتا تھا اور باغبان گلشن نشاط نہال سرور کو جویبار مستی سے آب دیتا تھا **بیت** جندا بادۂ نشاط انگیز ٭ بازار عیش عشرت تیز ٭ مطرب خوش آواز آہنگ نوای رود و ساز سے مرغ دل کو تھرا زمین لاتا تھا و نغمات دل آویز عیش و شادمانی کیطرف ہر دم تاکید ترغیب کرتی تھی اور آہنگ عود و بلبل ہزار دستان کیطرح نغمہ سرائی کر رہی تھی اور نالہای دلکش چنگ آئینہ سینہ سے زنگ غم کو دور کرتی تھی **ابیات مولف** مطرب مانند زہرہ خوش گو ٭ ساقی مانند ماہ خوشرو ٭ وہ نغمہ کہ تن میں جس سے جان آئے ٭ وہ مے کہ بدن میں جس سے جان آئے ٭ ہر نغمہ دم عیسی کی مانند ٭ مے آب حیات سے بھی دہ چند ٭ وہ مے کہ پلا دیا اُن پائے وہ بادہ بدن میں جس سے جان آئے ٭ غرضکہ وہ تمام روز عیش و عشرت میں بسر کیا جبکہ دوسرا دن ہوا بادشاہ برآمد ہو کے تخت عدالت پر بیٹھا اور دربار عام کیا اوسوقت بلار وزیر نے اصالتاً اپنی طرف سے اور وکالتاً بادشاہ کے عزیزوں اور متعلقوں کی جانب سے براہمہ کی فتنہ انگیزیکی داد چاہی اور کہا کہ ان بیگناہونکی خون ریزی کے واسطے تعبیر خواب کی جو ان مفسدوں نے تجویز کی تھی یاد رکھنا خدا شناس پر واجب ہے کہ اس کا انصاف فرمائے بادشاہ نے حکم کیا کہ حکیم کاریدون کو

باعزاز تمام لائین جبکہ حکیم حاضر ہوا حکم اس قصیئی کا حکیم کو کیا حکیم نے حکم دیا کہ بعضونکو دار پر کہینچوا اور باقیون کو ہاتہیونکے
پانؤکے تلے پامال کروا اور کہا کہ سزا خائنون اور بد اندیشونکی یہی ہے **رباعی مؤلف** آسمانکی جو تعدی سے
جہان گردشین ہے بد راندن اسکے عوض مین آسمان گردش مین ہے ✤ پہر خونریزی کیا کرتی ہے تلوار ونکو تیز ✤
انتقام اسکا جو ہے ہردم زمانہ گردش مین سہے ✤ جبکہ یہ حال برا ہمہ کا ہوا بادشاہ نے حکومت تمام مملکت کی
وزیر کو سپرد کی اور ایران دخت کیساتھ عشرت مین بیٹھ کے تمام عمر بسر کی اور اس بیت کو اکثر تکرار کرتا تھا **بیت** شب عشرت
غنیمت دان و داد خوشدلی بستان ✤ کہ در عالم کسے احوال فردا را نمی داند ✤ یہ ہے داستان حلم اور ثبات کی اور ترجیح اسکی
بہت اخلاق سے اور فائدہ اس بیان سے سننے والون کو یہ ہے کہ نصیحت علماء اور حکماء کو ہر حال مین اپنا دستور کرین اور
بنائے کار دنیا و دین کو قانون حکمت اور قاعدہ کیاست پر رکہین اور تعجیل اور سبک وضعی سے منحرف ہو کے وفاداری
اور بردباری کی جانب میل کرین اور جس سے کہ عنایت ربانی سے اختصاص ہو ہر آئینہ تاج تواضع سے سر اوسکا سرفرازی
پائیگا کیونکہ تواضع اور حلم سے دشمن بہی دوست بنجاتے ہین بلکہ دوست مرتبہ اقربا سے زیادہ تر ہو جاتے ہین **قطعہ لمؤلفہ**
اگر ہو حلم سے تیرا سروکار ✤ تو سب اغیار ہو جائین ترے یار ✤ برائی تو کریگا گر کسی سے ✤ مقرر تجکو بہی پہنچیگا آزار

باب تیرہوان قول غدار اور خیانت شعار سے ملوک کے اجتناب کرنیمین

جبکہ دابشلیم نے یہ داستان حکیم بیدپا سے سنی بہت ثنا کی اور کہا کہ میری عقل نے تیرے فیض بیان سے
روشنی پائی اور حل مشکل کے طاقت میرے ادراک کو حاصل ہوئی اور سنی میں نے صفت حلم و بردباری کی اور دریافت کی
مضرت خفت اور سبکساری کی اور معلوم کی فضیلت ثبات اور وفاداری کی اور بہت سے منافع اوسکے ضمن مین
بسبب حکایات اخلاق بادشاہونکی واضح ہوئی اب بیان فرما یہ داستان کہ بادشاہ شخص امین اور معتمد کے ملازم رکہنی مین کیا
کرے اور یہ بیان فرما کہ کون گروہ قدر تعلیم اور پرورش کے خوب جانتا ہے اور شکر نعمت کا کامل وجہ سے ادا کرتا ہے **بیت لمؤلفہ** حکیم کہین
نیک بد آزما ✤ ہوا اسطرح سے وہ دستان سرا ✤ کہ ای بادشاہ جو تحفہ دولت کہ کا خانہ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيبٌ سے ظہور پکڑے
اور جو عطیہ سعادت کہ منصہ وَمَا النَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِندِ اللّٰهِ پر جلوہ دکہاے جناب سلطنت قباب کے واسطے مخصوص ہے اور
یہ اشعار مؤلف کے پڑہے **نظم** جبتک کہ دہر سے شبنم گلزار سحر ✤ رخسار لالہ و گل نسرین و ارغوان ✤ گلزار جاہ و دولت و حشمت ترا رہے ✤ یارب بیرنگ
گلشن فردوس بیخزان ✤ اور قوی تر رکن اسکا کہ جو بادشاہ نے فرمایا پہچاننا اہل ہنر کا ہے اور بادشاہ کو چاہیئے کہ نقد نیت ملازمونکا
بواقعی محک امتحان پر آزمائش کرے اور عیار عقل سے نصیحت اور اخلاص ہر ایک کا بخوبی دریافت فرمائے اور حقیقت حال اونکی بواقعی
معلوم کرے اسکے بعد اعتماد اونکی پرہیزگاری و دینداری اور صلاحیت اور دیانت کے لائق کرتا رہے کیونکہ سرمایہ خدمت

سلاطین راستی ہی اور سداستی بغیر خدا ترسی اور دیانت کے اسکا وجود نہین پکڑتی ہی اور سرشت دانشورونکا خوف اور خشیت ہے
إِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ اور جو ملازم پادشاہ کا کہ خدا ترس ہو لیس پادشاہ کے اعتماد کے لائق ہوتا ہی اور عیب کو
بہی امیدواری ایسی ہی شخص سی ہوتی ہے اسواسطے حکیم سخندان سعدی علیہ الرحمۃ نے یہ مضمون نظم کیا ہی **نظم** خدا ترس را
بر رعیت گمارد کہ معمار ملک است پرہیزگار ؛ وزیر از خدا یا بد اندیشناک نبود از خوف سلطان ندیم ؛ ہلاک اور جو شخص کہ وابستہ دروغگوئی ہے
سانپ کی مانند قول و فعل اسکا زہرناک ہی پس ایسی شخص کو محرم راز نہ کرنا چاہیے اور اسرار ملک و مال مین مجال مداخلت اوسی نہ دینا کہ ایسی
شخص سے بہت خلل پیدا ہوتے ہین اور اشتہار اسکے ضرر کا بہت دنون مین ظاہر ہوتا ہی **بیت سعدی** حکومت بمردان بادانا رواست
کہ از دوستان دوست یا بر خداست ؛ رای دابشلیم نے کہا کہ یہ بات تفصیل کی محتاج ہے کیونکہ مردم فرومایہ صفت نیک سے بظاہر آراستہ ہوتے
ہین اور آخر کو حال اونکا کہانا ہے اور ایسا شخص رئیس کی ندامت کا باعث ہوتا ہی **بیت** ناپاک اصل اگرچہ در اول وفا کنند آخر از آن
بگردد و عزم جفا کنند ؛ برہمن نے کہا کہ تفصیل اسکی یہ ہے کہ رئیس کے خدمتگزار کو تین صفتین لازم ہین پہلے امانت کہ مرد مین پسندیدہ
اخلاق اور خلق ہوتا ہی اور محرمیت اسرار ایسی ہی شخص کو سزاوار ہی دوسرے راستی کہ صفت اسکی سعدی علیہ الرحمۃ نے دو مصرعون مین ادا کی ہے
بیت راستی موجب رضاے خداست ؛ کس ندیدم کہ گم شد از رہ راست ؛ اور جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ارشاد ہی اَلصِّدْقُ
یُنْجِیْ وَالْکِذْبُ یُهْلِکُ اور دروغگوئی عیب عظیم ہے پادشاہونکو دروغگوئی سے احتراز فرض ہے تیسرے اصل پاک اور ہمت عالی
رکھتا ہو کہ مرد شریف راہ بیوفائی مین قدم نہین رکھتا ہی اور فرومایہ اور بے ہمت انعام و احسان کی قدر نہین جانتا ہی اور بلکہ جدھر کو ہوا
پہری دیکھیگا ادہر ہی پہر جائیگا اور مطلق شرم نکریگا **بیت** در طریق دوستی ثابت قدم چون کوہ باش ؛ چون صبا تا چند ہر دم بر
کوے دگر ؛ پادشاہ کو چاہیے کہ ملازمونکی نیک اخلاقی پر نگاہ رکہے اور اونکی عقل کا حال دریافت کرتا رہے کہ خوبی
اس گروہ کی دانش ہی سے ہے لیکن اقسام دانش کا اتنا خیال مین رکہے کہ عاقل دو طرح کے ہوتے ہین ایک وہ ہے کہ رائے جسکی
ہر حال مین اصلاح اور رفاہ کیطرف مایل ہے اور دوسرا وہ کہ انتقال ذہن سے دور دور پہونچتا ہی مگر بیشتر مد نظر اسکی فساد
کیجانب رہتی ہے تو لازم ہے کہ اس مفسد کو کبہی غافل نہ جانے کہ انجام مفسد کی رائے کا کبہی بخیر نہین ہوتا ہی اس سے اجتناب واجب ہے پس
عاقل وہی ہے جو سلیم الطبع ہی ایسی راہ اختیار کرے کہ انجام اسکی راہ کا بخیر ہوتا ہے پہر جو کوئی کہ اس صفت سے موصوف ہو پادشاہ اسکی
پرورش اور عزت افزائی مین اہتمام رکہے اور آہستگی اور تدریج اوسی مراتب ترقی کو پہونچائے تا حرمت اور ہیبت اسکی سب کے دلون مین
رفتہ رفتہ متمکن ہوتی جائے حکمانے کہا ہے کہ رئیس چاکرونکی تربیت مین طبیب حاذق کی مانند ہو جبتک حال بیماری اور مدت
ملال اور کیفیت علت اور اسکے اسباب اور علامات کو بتکشاف تمام اور استفسار تمام سے دریافت نہین کرتا ہی اور تا کلیات اور جزئیات
عوارض اور دلائل نبض و قارورہ پر وقوف کامل اور حصول شناسائی حاصل نہین رکھتا ہے تب تک اسکی معالجے مین شروع نہین کرتا ہے

اسی طرح بادشاہ کو بھی چاہیئے کہ چاکرونکے حال کا تعرف از جزئی وکلی جب تک حاصل کرے اور اندازہ کردار او مقدار گفتار اور طریقہ ہنجار اور سلیقہ کاروبار ہر ایک کا خوب پہچان نہ لے تب تک آغاز تربیت اور پرورش نکرے اور بے سمجھی کسی پر اعتماد نکرے نا باعث حسرت اور ندامت نہو اور اصل اللباب یہ ہے کہ ملازم رئیس کا ایسا امین اور کاردان ہو کہ ملک و مال اور عزت و سپاہ بسبب اوسکے صیانت کی جمیع اضرار و اشرار سے محفوظ رہیں اگر مقرب رئیس کا بدنفس ہے اور اوسکی بات رئیس کے نزدیک مقبول ہے تو ممکن نہیں ہے کہ بیگناہ معرض تلف اور سینق بیش پڑیں اور باعث بدنامی اور خرابی عاقبت رئیس کیواسطے نہو اور اوس کلمات کے مانند حکایت زرگر اور سیاح کی بہت چسپاں ہے راے دابشلیم نے پوچھا کہ یہ قصہ کیونکر تھا **حکایت زرگر و سیاح** برہمن نے کہا کہ ملک حلب میں بادشاہ نامدار تھا اکثر سلاطین اوسی خراج و باج دیتے تھے اور بادشاہ کی ایک لڑکی تھی ماہ پیکر مہر طلعت زہبار و مشکین مو کہ بوے مشکبار اوسکی مشام عالم کو معطر کر رہی تھی **بیت** غضب چتون عجب مکھڑا قیامت قد و بالا تھا ❊ خدا نے سر سے پاؤں تلک سانچے میں ڈھالا تھا ❊ بادشاہ اوس در بے بہا کو دیدۂ اغیار سے درج عصمت میں نہاں رکھتا تھا اور مانند گوہر شاہوار صدف ستر و صلاح میں پرورش دیتا تھا ایکدن اوس دختر کیواسطے زیور زیبا نا منظور ہوا اور ایک زرگر کاریگر کی احتیاج ہوئی اوسی شہر میں ایک زرگر کہ فنون صنعتکاری میں یگانہ روزگار تھا بادشاہ نے اوسکی استادی کا شہرہ سنکے بلایا اور طریق زیور سازی کا پوچھنے لگا زرگر زبس ظریف اور شیرین زبان تھا بادشاہ کو کلام اوسکا خوش آیا فرمایا کہ ہمیشہ حاضر رہا کرے وہ حاضر رہتا تھا اور روز بروز سخنان عجیب اور ہنرہاے غریب سے بادشاہ کو شیفتہ اپنا کرتا تھا اور ساعت بساعت بادشاہ اوسکی عزت افزائی فرماتا جاتا تھا حتی کہ محرم حرم سلطنت ہوا اور شاہزادی نے کہ آفتاب اور ماہتاب بھی اوسکے سر سایہ کو نگران ہوتی تھی اوسکو پس پردہ راہ دی اور اوس بادشاہ کا ایک وزیر تھا از بس فہیم و صاحب سلیم لعل النشار جہانکشا اوسکی فتحنامہ ہفت اقلیم اور فکر عالم آرا اوسکی حافظ تخت و دیہیم تھی جبکہ وزیر نے دیکھا کہ بادشاہ عزت افزائی میں زرگر کے سرحد اعتدال سے تجاوز کرتا ہے اور مبالغہ اوسکے انعام و اکرام کا حد حساب سے گذر گیا محض خیرخواہی سے عرض کیا کہ سلاطین سابق نے اہل حرفہ کو مقام اہل مکنت میں کبھی جگہہ نہیں دی ہے ❊ غلام کے خیال میں یوں آتا ہے کہ یہ شخص اصل کریم و نسل پاک سے نہیں ہے کیونکہ اوسکی طبیعت ہمیشہ مردم آزاری اور جفاکاری پر مائل رہتی ہے اور یہ عادت مردم شریف کی نہیں ہوتی ہے ایسے شخص سے رسم وفاداری اور آئین حق گذاری کی توقع نہ رکھنا چاہیئے **بیت** ہر کہ از ناکس طمع دارد وفا ❊ از درخت بید می جوید ثمر ❊ اور اکثر مشاہدہ کیا ہے کہ جب شہریار اپنی عادت کے موافق کسیکو کچھ عطا فرماتے ہیں یہ سفلہ بداصل یہانتک ملال کرتا ہے کہ اپنی سمجھانے پر تیغ زنی ہوا ہے اور حکما کا اسپر اتفاق ہے کہ یہ علامت اراذل کی ہے کہ نہ انعام و اکرام دیکھنے کی تاب نہیں رکھتے ہیں کہ کوئی کسیکو کچھ دے یا کسی پر لطف و کرم کرے اسکے مناسب حال شعر مولف کا ہے **بیت** وہ نفس سفلہ وہ مردود حق ہے ❊ جو کہ نیکی کسیکا برا چاہتا ہے ❊ بلکہ بادشاہ

کیواسطے وہ لوگ سزاوار ہین کہ اصالت نسب اور شرافت فضیلت اونہین جمع ہو اور مخالطت جاہل بدکردار کی لایق شان بادشاہو نکے نہین ہے کیونکہ صحبت ایسے شخصونکی بہت خلل پیدا کرتی ہے اور جسمین کہ خست ذات و خیانت بہت موجود ہے وہ کبھی لحاظ امانت اور دیانت نہین کرینگا پس ایسے شخص سے خیر کی توقع زنہار نچاہیئے۔ **مثنوی** کسی از ذات نادار د نصیب * اگر بد کند زو دانہ دے غریب * خیانت زہر فعل بد بدترست * تمامی بدیہا در و مضمر ست * بادشاہ نے کہا کہ یہ جوان صورت نیک کہتا ہے اور صورت نیک دلیل سیرت خوب کی ہے عرب کہتے ہیں **الظاہر عنوان الباطن** یعنی ظاہر خبر دینے والا باطن کا ہے اور بزرگوں نے کہا ہے کہ حسن عنوان یعنی آغاز نامیکا لطافت مضمون کی خبر دیتا ہے **بیت لمولفہ** جانتے ہین حال دل عاقل قیافہ دیکھکر * خط کا مضمون جان لیتے ہیں لفافہ دیکھکر * اور جناب رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے **اطلبوا الخیر عند حسان الوجوہ** اور ایک نسخہ مین عند حسان الوجوہ بھی لکھا ہے خلاصہ معنی حدیث شریف کا یہ ہے کہ طلب کرو اپنی احتیاج نیکصورت اور شگفتہ رو شخصونسے نکتہ اسمین یہ ہے کہ حسن صورت نمونہ ہے لطافت معنی کا **بیت** آنکہ اخلاق ظاہرش خلق * نیک بینی کمان بدبرش * وزیر نے عرض کیا کہ دبیرستان حکمت مین نیکصورت کو نیک سیرت پر قیاس کرنیکی تعلیم نہیں دیتے ہین اور حقیقت نیکخوئی کی بجز اوصاف پسندیدہ ثابت نہیں جانتے ہیں کیونکہ بہت صورتیں زیبا اور دلکش دیکھی ہیں کہ خالی معانی سے ہوتے ہیں چنانچہ تاریخ میں لکھا ہے کہ ایک حکیم نے جوان خوبصورت کو دیکھا اور دل حکیم کا اوسکی مصاحبت پر مایل ہوا جبکہ امتحان کیا عیب کثیر کے سوا کوئی خبر اور ہنر نپایا حکیم نے اوس سے دوری اور پرہیز اختیار کیا اور کہا کہ خانہ خوب تھا اگر اہل خانہ بھی نیک ہوتا تو کیا خوب ہوتا یعنی صورت خوب ہے اگر سیرت بھی خوب ہوتی تو بہتر تھا **بیت** رہ معنی ہر کہ در صورت وفائی ماندہیم * از یکے خیر دستگیر ان یک زہر لوریاست * چنانچہ بیشتر زن رقص پیشہ اور نغمہ بازاری کو دیکھا ہے کہ جتنا زیادہ حسین ہوتی ہے زیادہ تر فسق و فجور میں مبتلا ہوتی ہے پہ کلیہ صورت پہ موقوف نہیں بلکہ حسان الوجوہ سے مراد یہ ہے کہ خوش خلق اور خندہ رو ہو بادشاہ نے کہا کہ لطافت صورت کی اعتدال مزاج پر دلیل ہے اور صاحب مزاج معتدل مین قبول تاثیر کی استعداد ہوتی ہے اور جو اسنے بسبب بری ہونیکے تربیت نپائی ہے تو کیا عجب ہے کہ بعضے اخلاق حمیدہ اوسکے راہ اعتدال سے منحرف ہوگئے ہوں اب جو ہم اسکی تربیت پر متوجہ ہیں یقین ہے کہ تھوڑے سے عرصہ مین کہتساب اوصاف ستودہ کرکے مرتبہ کمال کو پہنچے کیونکہ آفتاب اپنی اثر صلاحیت سے سنگ خارا کو لعل آبدار بناتا ہے اور تقویت صفائی آب ہوا سے خون سیاہ مشک تاتار اور قطرہ باران اثر موسم سے گوہر یکتا شاہوار ہوتا ہے **رباعی ناسخ** تربیت سے ہی آدمیت ناسخ پیچ ہے آتش و آب و خاک و باد مل بشر اللہ بار سے ہر چی ہوئی آہن موزر * دلت کو ہو تربیت تو نجابی بنجر * وزیر نے جواب دیا کہ اے بادشاہ وہ شخص کہ جوہر اصلی رکھتا ہے اسکو تربیت کرنا لایق ہے کیونکہ ہر سنگ جوہر نہین ہوتا ہے اور ہر خون مشک نہیں بنتا ہے

توقع خیر کی اُس سے رکھنا چاہئے لئیم کو اگر سو بار تغیر و تبدیل دیجائے اُسکا جوہر اصلی اپنی حال سے متغیر نہین ہونیکا اسی باب مین ایک عزیز نے قطعہ لکھاہے **قطعہ** بر آنکس کہ اصل اُفتادہ است بہ تقالیب بہر کس نشودبہ سگ نکس اگر کنی مقلوب بہ قلب بہ غیر سگ نکس نشود بہ جبکہ یہ بات متحقق ہو چکی تو چاہئے کہ کوئی ایسی ناپاک سے اختلاط نکرے تا درطۂ مذلت مین گرفتار نہو جیسا کہ وہ ملکزادہ کفشگر کی صحبت سے سر حد وادی ہلاکت کو پہنچا شاہ نے کہا کہ اسکا قصہ کیونکر تھا **حکایت ملکزادہ و کفشگر** کہا کہتے ہین کہ بلاد فارس مین بادشاہ تھا نیک سیرت عدل دوست کہ بنیاد جہانداری کی عاطفت اور رعیت پروری پر رکھی تھی اور ہر سر سلطنت کو بساط عدل و داد سے تمکین کیا تھا **بیت** کشادہ رحمت او دست عدل بر عالم بہ کشیدہ ہمت او پائے ظلم در زنجیر بہ اور اسکی شان مین رعایا و برایا اُس مملکت کی یہ اشعار گویا کے ورد زبان کہتی تھے **ابیات** ترے کرم سی شہا ملک عیش و راحت مین بہ دل کشادہ و طبع شگفتہ ارزان ہے بہ جلا کے خاک کرے چاہے پھر کرے سر سبز بہ غضب مین برق ہے تو اور کرم باران ہے بہ اُسکو رب العالمین نے ایک فرزند دیا کہ آثار رشد و نجابت اسکی پیشانی پر پیدا اور انوار جہان آرائی اسکی طلعت سی ہویدا تہی اور اس فرزند کے کتف پر ایک داغ سیاہ تہا کہ جسی ہندی مین لہسن کہتی ہین بادشاہ اُس داغ سیاہ کے دیکھنے سے متغیر ہوا اور حکمائے زمان سی خواص اُس داغ کے پوچھے اُنہون نے کہا کہ ہمنے کتب نجوم مین دیکھا ہے کہ جو کوئی ایسا نشان رکھتاہی مخاطرہ مین پڑتاہے مگر آخر کو کشور گیر اور مالک تاج و سریر ہوتاہی بادشاہ اس مژدہ سی خوشدل ہوا اور اس فرزند کی پرورش مین مبالغہ تام کرنے لگا اور بادشاہ کے ہمسایہ مین ایک کفشگر رہتا تہا بے احتیاط و ناپاک بادشاہ بسبب رعایت ہمسایگی کچھہ وظیفہ مقرر کر دیا تھا کہ ہمیشہ اُس سے بسر اوقات کرتا تہا شاہزادہ جبکہ چار سال کا ہوا اور طبیعت لہو و لعب پر مصروف ہوئی اکثر حجرے مین کفشگر کے آکر کھیلا کرتا تہا وزیر اس حال سے آگاہ ہوا اور اُسکے حجرے مین جانے سے شاہزادہ کو منع کیا اور بادشاہ سے عرض کیا کہ لڑکے کا نہال طبیعت نہایت نازکی رکھتاہی جسطرف کہ جہکائین اوسی طرف کو جہک جاتا ہے اور بعد مدت دراز کے پہر اُسی دستور پر باقی رہتاہے صلاح یہ ہی کہ بادشاہ شاہزادہ کو کفشگر کی صحبت سے باز رکہے تا اُسکے اخلاق مذموم شاہزادے کی طبیعت سرایت نکرین اور معاذ اللہ اسکی اس کوکب سلطنت کو حضیض مذلت مین نڈالے اور بہت سی نقصان اسمین متصور ہین کہ ایسی صحبت مین خبث نفس کے سوا اور کچھہ پیدا نہیں ہوتاہی بادشاہ نے کہا کہ وہ لڑکا کفشگر سے مانوس ہو گیا ہے ممکن ہے کہ اگر اوسکی صحبت سی منع کرون تو ملول ہو اور اسکا ملال خاطر میرے اندوہ افزائی کا باعث ہی اسلئے خیال کرتاہی کہ چندی تامل کرون جبکہ ہوشیار ہو جائیگا اوسوقت تہوڑے سی منع کرنے سے مان جائیگا اور بسبب فہمیدگی ملول نہین ہونیکا کہ اوسوقت مین امتیاز نیک و بد کا حاصل ہوگا وزیر سُنکے سمجھا کہ مزاج بادشاہ کا از بس اُسکے حال پر مصروف ہے کہنا میرا فائدہ نہ بخشیگا البتہ اسکو اختیار کیا اور بادشاہ نے کفشگر کو بلا کے کہا کہ تو ہمارا ہمسایہ ہے اور میرا جگر گوشہ تجھسی مالوف ہوا ہے چاہئے

کو ہر دم انیس اور رفیق اوسکا رہا کرو اور ہر بات مین محافظت کیا کر کفشگر نے زمین ادب کو چوم کر کہا **بیت** گل طلع شد
بو گل آفتاب بہ خزان ہو نہ اس باغ مین باریاب ۔ اس بندہ ناچیز کو اس منصب جلیل کی قابلیت کہان ہے اور استحقاق
خدمت عالی کا اپنے مین مشاہدہ نہین کرتا ہون لیکن شہریار نامدار کی نظر وہ کیمیا اثر ہے کہ خاک کو زر صافی بنا دیتی ہے اور سنگ
ناقص سے لعل آبدار پیدا کرتی ہے **بیت للمولفہ** ہوا بہی اکسیر گر تو بانور کہی خاک پر ۔ خرمن گل ہوا اگر گزرے خس و خاشاک پر
القصہ بعد قیل و قال بسیار خدمت ملک زادہ کی قبول کی اور اسکے بعد بلا دہشت شاہزادیکو اپنے گھر اوٹھا لاتا تہا اور کبھی اوسکو
بارگاہ شاہی مین آتا تہا اور جسقدر شاہزادہ اوس سے زیادہ مانوس ہوتا تہا بادشاہ کفشگر سے زیادہ تر خوش ہوتا تہا اور کفشگر بہی
طریقہ شاہزادہ کی خدمت کا بطور شایستہ ادا کرتا تہا کہ روز بروز خدمت مین بادشاہ کی قریب ہوتا جاتا تہا آخرکار شاہزادیکا انیس کار کا
ہوا اور دن بہر شاہزادہ کو سیر باغ و بوستان دکہاتا اور شب کو تماشای رقص و سرود مین مشغول رکہتا تہا اور گاہ تمام شب باغ مین
بسر کرتا تہا حتی کہ ہر کام شاہزادہ عالیمقام کا بجز اوس بدانجام کے منحصر ہوا اتفاقاً بادشاہ کو سفر ضروری درپیش آیا کفشگر
کو بلا کے مجدداً شاہزادیکو اسکے سپرد کیا اور انواع تاکیدات کرکے امیدوار انعامات فراوان کا فرمایا کفشگر نے بجان و دل فرمان شاہ
قبول کیا اور کہا کہ ای شہنشاہ خاطر جمع رکھ کہ میری جان شاہزادہ پر نثار ہونیکو خلق ہوئی ہے جبتک یہ باقی رہیگی شاہزادیکی
سپرد بلا رہیگی آخر بادشاہ روانہ ہوا اور کفشگر شاہزادیکی خدمت گزاری مین مصروف رہا اور نواحی شہر مین ایک باغ
بادشاہی کہ نمونہ خلد برین تہا شاہزادہ بیشتر اوس باغ مین سیر کو جاتا تہا بادشاہ کے جانیکے بعد شاہزادے نے ایکدن کہا
کہ آج اوس باغکو چلو کفشگر مع چند غلام اور پرستار کہ ہمیشہ خدمت مین شاہزادے کے معین تھے روانہ اوس باغکو ہوا اور شاہزادہ بہی
تاج مرصع سر پر اور جامہ مکلل در بر پہنے ہوئے باغ مین آیا کفشگر نے دیکہا کہ آج شاہزادہ تاج مکلل بہ جواہر بر سر اور
جامہ مرصع در بر رکہتا ہے کہ خراج ہفت اقلیم اوسکی قیمت ارزان ہے اسلیئے اوسکی سرشت لئیم نے خیانت کی تحریص
کی اور دلمین کہا کہ یہ تاج اور جامہ مالیت سو ہزار دینار کا بلکہ اوس سے سوا مال ہزار دریا اور کانون کا ہے اور دریں ولا بادشاہ بہی دور ہے
اور جان اوسکی میری طرف سے مطمئن ہے صلاح یہ ہے کہ اس لڑکی کو کسی شہر دور دست مین لیجاؤن اور مع اسباب فروخت
کرکے تمام عمر باسایش بسر کرون **بیت للمولفہ** مطلب اپنا ہاتھ آتا ہے نہ چہوڑنا چاہیئے ۔ آج موقع ہے کہ سارے
عہد توڑنا چاہیئے ۔ آخر اوس بدکردار غدار نے آتش پر فتنہ برانگیختہ کی اور آبروی امانت اور دیانت کی خاک مین ملائی یعنی
اپنے غلام رازدار سے مشورہ کرکے شاہزادہ کو مع جمیع خدام داروے بیہوشی پلائی جبکہ سب بیہوش ہوگئے شاہزادیکو
صندوق مین بند کرکے پشت پر اونٹ کی باندہا اور آپ بہی ایک سمند باد پیما پر سوار ہوکے اور اوس غلام کو بہی ایک گہوڑی
تیزرو پر سوار کرکے اور دو گہوڑے اور ایک اونٹ کوتل ہمراہ لیکے روانہ ہوا صبح کے ہوتے ہی منزل

ہ ور و دراز طے کر گیا راہ میں تہوڑا سا وقفہ کرکے پہر سوار ہو کے یلغار روانہ ہوا حتی کہ اس بادشاہ کی حد عمل سے گذر کے
اور بادشاہ کے شہر میں جا پہنچا اب اُدہر کا حال سنا چاہیئے کہ خادم جو ہمراہ شاہزادیکے تھے دو پہر دن کے بعد جب داروغہ
باغ نے بیہوش دیکھے روغن بادام سرکہ کہنہ میں حل کرکے انکی دماغ میں پہونچا جبکہ سب ہوش میں آئے اور ڈہونڈہا تو
شاہزادے اور کفشگر کا نشان نہ پایا آخر شہر میں آکے ملکہ کو خبر دی کہ آپکے فرزند کو کفشگر لے بہاگا ملکہ گریان و نالان
باغ میں آئی اور بیتابانہ اوس باغ کا ڈہونڈہا سراغ نپایا اور آہ دردناک کہینچی اور ہر طرف لوگ دوڑائے وکیل تمام
شب گریہ و زاری میں بسر کی صبح ہوتے ہی فرمان پروردگار پہنچا اِرْجِعِي إِلَى رَبِّكِ یعنی شمع حیات اوسکی تند باد كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ سے
فانی ہو گئی آخر اس حادثہ کی خبر بادشاہ کو پہنچی بادشاہ پہر کے دار الامارۃ کو آیا اور فراق زن و فرزند میں جزع اور فزع کرنے لگا
آخر بجز صبر چارہ نہ تہا شکیبائی اختیار کی **بیت** مرگیا جب دوست پہر تدبیر کا یارہ نہیں ٭ آدمی کو غیر استرجاع کچھ چارہ نہیں
کفشگر شاہزادیکو ملک شام میں لیگیا اور بردہ کیا شاہزادیکو مع جواہر ایک سوداگر کے ہاتھ بیچا دو سال سوداگر کی صحبت میں شاہزادے نے
نشو و نما پائی اسطرحکا حسن و جمال نکلا کہ یوسف ثانی کہنا اوسکی ذات کو زیبا تہا جو وقت کہ وہ سرو ناز پرور گھر سے باہر آتا تھا ایک عالم جان نثاری
مستعد ہوتا تہا اور ہر کوئی اوس سہی قامت کی درازی عمر کیواسطے دست دعا اوٹہاتا تہا **بیت** بہر طرف کہ گذشتی برای دیدہ بد ٭
ہزار دست دعا آستین بجنباندے ٭ بازرگان کہ ایک مرد جہاندیدہ تہا اپنے دلمیں کہتا تہا کہ اس غلام کا رہنا میرے پاس مصلحت
نہیں ہے کیونکہ اگر میں مخفی رکہون تو وجود اور عدم اسکا برابر ہے اور اگر گھر سے باہر لاتا ہوں تو آتش فتنہ مشتعل ہوتی ہے اور کوئی
طاقت اسکے دیکہنے کی نہیں رکہتا ہے بہتر یہ ہے کہ اس تحفہ کو بادشاہ پارس کے پاس لیجاؤں کہ وہ کریم النفس ہے یقین ہے کہ دو چند
اسکی قیمت سے مجہے انعام ملے پس سوداگر اوسے پارس میں لایا اور بسبیل تحفہ بادشاہ کو گذرانا دس برس ہوئے تھے کہ وہ بادشاہ
سے جدا ہوا تہا اور اب چودہ سال کو پہنچکے مانند ماہ تمام اپنی منزل کو آیا **بیت** وہ مہ چاردہ سالہ ہے میرا راحت جان ٭ مثل ہالہ ہوں
مہ چاردہ جسپر قربان ٭ بادشاہ فرزند کے حال سے غافل تھا بطور ہدیہ کے اس غلام کو قبول کرکے حلقۂ غلامان خاص میں داخل کیا روز
بروز پرورش اُسکی زیادہ کرتا تہا کہ تمام غلاموں میں اُسنے امتیاز پایا اور وہ جوہری کہ خزانہ پادشاہی اُسکے سپرد تھا اُس سے
شاہزادیکو انس پیدا ہوا ہمیشہ اُسپر عنایت کرتا تہا اور جو تحفہ کہ بادشاہ اوسے دیتا تھا وہ جوہریکو شریک حصہ کرتا تہا اور
جوہری بہی علی ہذا القیاس اسطرح پیش آتا تہا جب کہ جوہریکو یقین ہوا کہ یہ میرا فریفتہ ہو چکا ہے اور اُسکے گوہر لئیم نے طمع
خام کا خیال کیا اور دلمیں کہا کہ غلام کو فریب دیکے انگشتری بادشاہ کی مجہے لا دے کہ اُسکی مہر سے کاغذ درست کرکے خزانہ
بادشاہ کا ویران کروں اور ذخیرہ وافر اور مال نفیس اپنے گھر لیجاؤں اسکے بعد غلام سے کہا کہ ای نازنین ہمیشہ تو اس کمینہ کی حق میں الطاف
فرماتا ہے اسلیئے میں بہی چاہتا ہوں کہ ایک خدمت پسندیدہ تیری ایسی کروں کہ عوض تیرے احسان کا ادا ہو جائے سو یہ ہے کہ بادشاہ کی انگوٹہی پر

اُس نقش کو اپنے نگین انگشتری پر کھدوائے بادشاہ ہوجائے گویا وہ مُہر مُہر سلیمان ہی کہ نقش اُسکی خاتم کا جو کوئی اپنے پاس
رکھے عالم اُسکا مطیع اور فرمانبردار ہوجائے اگر تو متحمل اس محنت کا ہو کہ بادشاہ جسوقت خواب غفلت میں مستغرق ہو انگوٹھی کو
اوسکی اُنگلی سے نکال کے میرے پاس لے آ تو اُس نقش کو ایک اور نگین پر کندہ کر کے تیری انگشتری پر رکھوں شرط یہ ہے کہ
وزارت اپنی مجھے عنایت فرمائیے بیت خوان پائے تو مجھکو کوئی نوالہ دینا * باغ ہاتھ آئے تو کوئی گل لالہ دینا * شاہزادہ نیکو
یہ فریب مکی اُسپر اثر کیا شاہزادہ بیچارہ نا تجربہ کار اُس مکار کے فریب میں آگیا شب کو جب بادشاہ سوگیا اُسنے دست جرأت
بڑھا کے آہستہ انگشت بادشاہ سے انگشتری کھینچی بادشاہ بیدار ہوا اور غلام کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا کہ یہ حرکت تو نے کیوں
کی اور اس انگوٹھی سے تجھے کیا کام تھا شاہزادے نے جوہری کا نام نہ لیا اور تقریر میں عاجز ہوا بادشاہ نے غضب میں
آکے سیاف کو اُسکے قتل کا حکم کیا جلاد نے دستور کے موافق جامہ اُسکے بدن کا دور کیا بادشاہ نے خال سیاہ غلام کے شانے پر دیکھا
بس دیکھتے ہی بیہوش ہوگیا جلاد سانحے کو دیکھ کے متحیر ہوا اور قتل میں تامل کیا جبکہ بادشاہ ہوش میں آیا اور بلحاظ اول خطرہ
خال فرزند کے دیکھے اور یہ نشان کہ جسکے خواص حکمانے بیان کیئے تھے اوسنے مشاہدہ کر کے پہچانا کہ یہ میرا وہی فرزند گم
گشتہ ہے اسکے بعد سر و چشم چومنے لگا اور کہا کہ ای فرزند صحبت کفشگر مکار سے فراق تیرا حاصل ہوا مجھے اُسوقت شاہزادے نے
اپنا حال گذشتہ اور یہ حال تازہ کہ جوہری نے مجھے اس بے ادبی پر تحریص دی تھی والا میں ایسی بے ادبی کیوں کرتا ہو بہو بیان
کیا اور بادشاہ نے جوہری کو سزاے معقول دی اور بیٹے کو نصیحت کی کہ آیندہ ناکسونکی صحبت سے پرہیز کر تا ان چورونکی شامت
پھر کسی حادثے میں گرفتار نہو فائدہ اس مثل کا یہ ہی کہ خاطر اشرف بادشاہ پر ظاہر ہو کہ بداصلونکی صحبت شاہ کو بندہ اور
بندہ کو سرافگندہ کرتی ہے اور یہ زرگر بھی اُنہیں لوگوں میں سے ہے محافظت اور احتراز اس سے ضرور چاہیے اور حال یہ ہی کہ حضرت
اُسکی پرورش میں سر حد افراط سے درگذری ہیں مصلحت یہ ہی کہ اوسکے تقرب میں جانب اعتدال ملحوظ رہی کہ خلل کلی پیدا نہو کہ
اُسکا تدارک حد امکان سے باہر ہوجائے بادشاہ نے وزیر کی بات پر کچھ التفات نکیا اور کہا کہ سلاطین با تمکین بغیر تلقین خرد کسی کام
میں شروع نہیں کرتے ہیں اور بے مدد الہام غیب کسی امر میں قدم نہیں رکھتے ہیں حق میں انسان کے شرف ذات اور کمال صفات
میں نسبت عالی اور خاندان قدیم کو کچھ دخل نہیں ہے بزرگی اور اکرام انسان کا فضل و ادب ہے نہ اصل و نسب پر کیا نہیں سنا ہے
تو نے اللہ تعالی فرماتا ہی اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ خلاصہ یہ ہی کہ اکرام تمہارا کون ہی کہ نزدیک اللہ کے متقی ہو تم میں سے نظم
خویش کشا سینہ را * با یکن نسبت دیرینہ را * آب گہرہای کہن را مجوی * در جو کہن گشت بود زر دری * اور شریف اور بزرگوار وہ شخص
ہے کہ بادشاہ وقت اُسے برگزیدہ کرے ایک بادشاہ عالی قدر نے کہا ہی کہ جسکو ہم اوٹھاتے ہیں اُسکا فرق فرقدان سے گذر جاتا ہی اور جسکو
کہ ہم گراتے ہیں کوکب اوسکا نجت کا حضیض نکبت میں گر پڑتا ہی نظم ہمارا لطف کی اگر سنورہ ذرا ہیں بھی وزن ہو تو وہ

رشک گلستان ارم ہو جائی اور اگر برق قہر بادشاہی ہماری آتش فشان ہو تو خرمن مملکت ایکدم مین جلجائے **رباعی** آتش خشم
سے شہ کے زمانہ مین جسکو مردود ہو روسیہ ہوتا ہی برباد وہین صورت دود ہو جسنے اگر خار کو مقبول کرے تو دم مین ہو رشک گلزار
جسنے صورت نار نمرود ہو اور ہمنے اس جوان کو اوٹھایا ہی اور اوسکا سر حسرت ذرہ وہ رفعت کو پہنچایا ہے یقین ہمارا یہ ہی کہ کبھی
نہ خط غلط اکیطرف کہینچے وزیر نے دیکھا کہ پادشاہ کو اوسکی طرف رغبت تام ہے خاموش ہو رہا اور کبھی پھر اوسکا ذکر نہ کیا جبکہ
چند روز گزری اور زرگر نے اپنے دست اختیار کو دراز یا جادۂ اعتدال سے پانو باہر رکھا یعنی امید و بیم اور وعدہ و وعید سے
خلق کے مال مین تصرف شروع کیا ایکدن شاہزادی کی زیور کیواسطے جواہر کی احتیاج ہوئی وسینہ کا جواہر مطلوب تھا خزانہ شاہی
مین نہ پایا اور نہ جوہری بازار مین ہاتھ آیا زرگر کو کسی اوسکی دشمن نے خبر دی کہ فلانے جوہری کے دفتر کے پاس ایسے جواہر ہین مگر
زرگر نے آدمی بھیجی جوہری بچے نے انکار کیا کہ ہرگز ایسے جواہر میرے پاس نہین ہین ہر چند اوسنے عذر کیا زرگر نے نہ مانا القصہ زرگر نے
دختر شاہ سے کہا کہ مینے سنا ہی کہ اس سوداگر بچے کے پاس ایسا در شہوار ہے کہ جوہری فلک نے ایک دانہ کبھی آنکھ سے نہین
دیکھا ہی اور حسب کہ دریا نے دریتیم کو مہد صدف مین پرورش کیا ہے غواص نظر نے نظر اوس گوہر یکدانہ کا کبھی مشاہدہ نکیا
ہے **بیت** نہ زہرہ مین ہے یہ درخشندگی ہو نہ ہی چاند مین ایسی رخشندگی ہو اور وہ یاقوت خوش آب اوسکے پاس ہین کہ شکم
کان مین ربوبیت خورشید بصد خون جگر اونکی پرورش ہوئی ہے اور چند پارہ زمرد ہین کہ اسطرح کا رنگ اور سنگ اور
ڈہنگ رکھتی ہین کہ دیکھنے والی کی آنکھین اونکی چمک اور دمک سے خیرگی کرتے ہین اور مردم دیدہ کی اونکی مشاہدے سے روشنی پہنچی
ہے **بیت** ز نور بصر فزود معلوم شد ہو کہ سبزہ سود روشنی چشم فزون ہو اور چند دانے لعل کے ہین کہ گلنار فارسی کی طرح
نظر مین مبصرون کی آتش افروزی کرتے ہین اور چند فیروزے صاف اور خوش رنگ ہین کہ مینای سپہر اونکی لطافت و صفائی
رنگ سے رشک کرتا ہے **بیت** یاقوت برنگ لعل خندان ہو فیروزہ مین مثل خط جانان ہو یہ ترغیب دیکی کہا کہ ملکہ کیسکو حکم دی تا اوس
جوہری بچے کو ساتھ اوس سب جواہر کے حاضر کرے اگر بہ قیمت مناسب بیچے تو بہتر ہے والا بہ تکلیف و تشدید اوس سے لیئے جاوین ملکہ نے
جوہری بچے کو بلایا اور کہا اوسنے سوگند کہائی کہ اسطرحکے جواہر مینے خواب مین بھی نہین دیکھے ہین اور جو کچھ میرے پاس ہین سو سب
حاضر ہین یہ کہا اور سب جواہر جو اوسکے پاس تھی روبرو رکھدیئے زرگر نے وہ پسند نہ کیئے اور ملکہ کو کہا کہ یہ بد سرشت جبتک کہ سزا
نہ پائیگی نہ بتائیگی شاہزادی کہ جام جہالت سے مست اور بیہوش تھی اور وسوسہ فریب اوس دیو سیرت کا شامل ہوا اور تسیرے نخوت
سلطنت و شیطان نے مددگاری کی اوس عاجز بیگناہ کو شکنجہ عذاب سخت مین کہینچا وہ ضعیفہ اوس عذاب الیم کی کب متحمل ہو سکتی تھی
بس ادہر آلہ کہینچی اور اودہر جان حق تسلیم کی جبکہ یہ حال گزرا وزیر نے پادشاہ کو آگاہ کیا پادشاہ عادل مزاج کب تحمل ایسی ستم کا
رکہتا تہا غیرت عدل سے آفتاب اوسکی آنکھون مین سیاہ ہوگیا اور اوسکے وارثون کو بلواکے نہایت دلجوئی کی اور بہت انعام دیا

له فرمان مہر غالب عالم پناه ۱۸۵

اور بہار ارا اور الطاف بیش آیا کہ اندوہ انکا برطرف ہوگیا اور اُس لئیم بدکردار کی مصاحبت سی شاہزادے پایۂ اعتبار سے ساقط
ہوگئی اور عتاب قہر سلطانی مین گرفتار ہوئے اور زرگر کو بہی سزا کیواسطے طلب کیا وہ شیطان سیرت پہلے ہی سے روپوش
ہوگیا تہا اور شاہزادیکی ملنے بیٹی کو شہر سے باہر ایک باغ مین بہیجدیا اس خیال کہ جب قہر سلطانی کم ہو دیکہا تو بلالونگی زرگر اُسی
شہر مین چند روز مخفی رہا جب سنا کہ ملکہ چار باغ مین فروکش ہے زرگر چہپکر شاہزادیکی پاس آیا شاہزادی نے زرگر کو دیکہکر
کہا کہ ای بدبخت شوم جو بوم بدا پہر آیا تو کیا اور کوئی فتنۂ خوابیدہ کو بیدار کریگا دور دفع ہو کہ بار دیگر یہان آیا تیرا وبال جان
ہوجائیگا زرگر مایوس ہوکر پہر گیا اور سر بصحرا پہرتا تہا اتفاقاً ایک بیشہ مین رات ہوگئی شکاریون نے درندونکی گرفتاری کے واسطے اُس
جنگل مین گڑہا کہودا تہا اور ایک بندر اور ایک سانپ اور ایک ببر یہ سب پہلے سی اُس گڑہے مین گر چکے تہے یہ زرگر بہی ہمیشہ
اورونکی راہ مین کنوان کہودا کرتا تہا قضارا اُسی کنوئین مین گرا **بیت لمؤلفه** ظلم کرتا ہے زبان جا دین یہ جاہ کہودتا ہے
اپنی راہ مین یہ جماعت گڑہے مین اکیجا ہوئے اپنے اپنے رنج سے اورونکی ایذا پر متوجہ نہوتے تہے چندروز اسی طرح گذرے
تہے ایک سیاح رحم دل شہر سے بارادہ سفر نکلا اتفاقاً اوسی گڑہے پر آیا حال انکا دیکہکے پریشان خاطر ہوا اور دلمین کہا کہ یہ
شخص بنی آدم مین سے ہے اور اس بلا مین بڑا ہی قریب ہے کہ ہلاک ہوجائے مروت سے دور ہی کہ اسی ورطۂ ہلاکت مین چہوڑدون
جسطرح ہوسکے اسے نکالون اور ثواب اس عمل کا اُسکے نکلنے کے واسطے کہ لا ینفع مال ولا بنون ذخیرہ کرون آخر اُسنے رسی اُس
گڑہے مین لٹکادی پہلے اوس رسی مین بندر چمٹ گیا اُسی باہر کہینچ لیا دوسری بار رسی ڈالی سانپ لپٹ گیا اوسی بہی
باہر کہینچا تیسری بار شیر نے بہی رسی مین ڈالا وہ بہی باہر آیا جبکہ یہ تینون باہر نکلے سیاح کو دعا دی اور کہا کہ تونے احسان عظیم ہم پر کیا اسوقت
ہم کوئی عوض اسکا نہیں کرسکتے مین بوزنہ نے کہا کہ یہ پہاڑ کہ شہر کے متصل ہے اسمین میرا مسکن ہے اگر وہان تک قدم رنجہ فرمائی
تو کچہہ طریق بندگی میری وسعت اختیار مین ہے سو بجالاؤن ببر نے کہا مین فلانے بیشے مین رہتا ہون اگر مجہے سرفراز کرے تو غلامونکی مانند تیری
بندگی کرون سانپ نے کہا کہ بارہی شہر مین مسکن رکہتا ہون اگر اسجگہہ تشریف فرما ہو تو جو کچہہ کہ ہوسکے خدمت بجالاؤن اور کہا کہ
ایک نصیحت اور کرتا ہون کہ سننا اور عمل کرنا اوسکا فرض ہی وہ یہ ہی کہ اس شخص کو کہ کوئین مین ہی اسی نکال کہ ادمی اکثر بدعہد ہوتے ہین پاداش
نیکی کی بدی کرتے ہین ان کے جمال ظاہر پر فریفتہ ہونا نچاہیئے اور انکی قبیح باطن اور ناپاکی طینت سے اجتناب واجب ہی
بیت بگذر از صورت و بنگر بصفا وار از آنکہ ۔ نہ آدمی شکل بود گوبتر از دد باشد ۔ اکثر اہل روزگار آرایش صورت پر مالوف
ہین اور اصلاح معنی سے غافل **مصرعه** دیدہ را یوسف اندود ل را گرگ ۔ علی الخصوص یہ شخص چند روز کہ ہمارے ساتھ رہا ہی
اُسکی خصلت اور خو کو مین خوب پہچانتا ہی اور اسکے بشرے سے علامات بیمروتی اور بیوفائی کی پائی جاتی ہے **بیت** وفا مجو ز خوبان
کہ ہیچکس نشنیدہ ۔ بہیچ دور زگلزار مہر بوی وفا ۔ اور اگر میرے کہنے پر عمل نکریگا تو ایکدن اسکی ہاتہہ سے پشیمانی کہینچیگا +

سیاح نے سانپ کے کہنے پر عمل نکیا اور رسی کو ڈال کے زرگر کو نکال لیا زرگر نے بعد شکرگذاری شمہ حال تباہ بادشاہ کی بے التفاتیکا
اور اپنی خواری اور ذلت کا بیان کیا اور یہ التماس کیا کہ اگر کبھی مجھے سرفراز کیجیے تو جو کچھ خدمتگذاری ہو سکے تو وہ میری سعادت
ہے سیاح نے کہا کہ مینے مدت سے ترک تعلق کیا ہے اب چند روز سیاحی کرونگا اور تماشا عالم کا دیکھونگا لیکن اگر موت نے امان دی
اور زندہ آیا تو البتہ تا مقدور ارادہ ملاقات کا کرونگا یہ کہا اور سبکو وداع کر کے روانہ ہوا ہر ایک اپنی اپنی جگہہ کو گیا اور
زرگر شہر میں آ کے ایک گوشے میں چھپکر بیٹھا اور بادشاہ وزیر کی فضیحت نہ سننے سے منفعل تھا اور بیٹے کیطرف التفات نکرتا
تھا اور کسی کی سفارش اوسکے حقمیں نہ سنتا تھا اس قصہ میں ایک سال گذرا سیاح نے اکثر بلاد اور ولایت کا تماشا دیکھا
اور چند صد دینار سرخ بھی ہاتھ آئے آخر ارادہ وطن کا کیا اور خیال کیا کہ ہر چند سفر مجھے وسیلہ الظفر ہوا ہی کہ فلاح ساعت
بساعت پیش آتی ہی اور سعادت دارین منھہ دکھاتی ہی یعنی مال و زر بھی ہاتھ آیا اور کار ثواب بھی حاصل ہوئی لیکن وطن کی
ہوس نہایت سازگار اور چشمہ وطن خوشگوار ہی آخر طرف وطن کے روانہ ہوا ایک دن نزدیک اوس کوہ کے کہ جسپر نیدر کا مسکن تھا
شام ہو گئی اوسجگہہ مجبوری ٹھیرا کہ دو دزد خونریز فتنہ انگیز کہ مریخ خنجر گذار جنکی تیر سینہ شگاف سی حذر کرتا تھا اور سیہ دل فلک
اونکی تیغ کے ہولسی سپرہ اپنی منھہ پر رکہتا تہا بالین سیاح پر آئے اور نقد و جنس جو کہ اسکے پاس تھا سب لے لیا اور ہاتھہ اور پانو اوس بیچارے کے کمند سے
باندھکے ایک خطرناک ٹیلے کے تلے کہ شاہراہ سے بہت دور تھا چھوڑ دیا سیاح دل سی کہتا تہا کہ الہی زبان جلتی ہے شکر کیون نہیں
کرتا ہے غرضکہ تمام شب ہاتھہ پانو بند سے اور زبان شکر کھلی تھی جبکہ صبح ہوئی اور طاقت درد کے تحمل کی نرہی فریاد آغاز کی
بیت بیہ رسد گر کند دلم فریاد ❊ لیک فریاد رس نمی بینم ❊ اشک حسرت آنکھوں سے جاری تھی اور سوز سینہ سے فریاد کرتا تھا اور کہتا
تھا کہ افسوس مہلکہ میں کوئی میرے حال سے خبردار نہوا اور عبث بیابان مرگ ہوا **بیت لمولفہ** کس سے اظہار کروں حال
پریشاں اپنا ❊ کوئی دلسوز نہیں جز دل نالاں اپنا ❊ صبح کو نیدر بھی تلاش معاش میں اپنے مسکن سے باہر آیا تھا اور اوس
ٹیلے کے حوالی میں پھرتا تہا آواز دردناک کان میں آئی اور اوس آواز سے بوے آشنا آتی تھی اوس آواز پر ٹیلے کے قریب
آیا جبکہ سیاح کے سر پر پہنچا اور پہچانا اور اپنے محسن کو بستہ بند بلا دیکھا سیلاب خون آنکھوں سے جاری ہوا اور کہا کہ اے
دوست اس جگہہ کیوں پڑا ہے اور حال تیرا کیا ہے سیاح نے کہا کہ ای یار مہربان اس محنت آباد دنیا میں کوئی راحت
بے جراحت حاصل نہیں ہوتی ہے اور خزانہ روزگار غدار میں کوئی گنج بے لطافت بے زخم اژدہای رنج و آفت ہاتھہ نہیں آتا ہی
بیت لمولفہ فائدہ بھی یہاں تو نقصان ہے ❊ سنگ کھاتے ہیں باردار درخت ❊ اور جو کوئی کہ اس نکتہ سی آگاہ ہوا اسکو نہ
کاوش خار آزار گیتی سے مانند ابر خزاں کے اشک حسرت گرانا مناسب ہے اور نہ جلوہ گلہاے تازہ بر موسم بہار کی تماشا کی
طرب کی غوغا انا الابی ہے کیونکہ اوس غم کو ثبات اور نہ اوس شادی کو قرار ہی **ابیات** گویا ہی یہ نفر عارفان است ❊ نہ غم بینت جو نہ

نہ شادی ہست ٭ آسمان جسکو سیر کرتا ہی ٭ ہیضے میں وہ تو پیرتا ہے ٭ جسکو پانی سے سیر آسنی کیا ٭ ہو گیا آخر اوسکو استسقا ٭
کس سے اس کمجادا نے نیکی کی ٭ کہ نہ ساتھ اوسکے اک بدی بھی کی ٭ اسکے بعد قصہ چورونکا اور مال لیجانیکا اور اپنے باندہ کے
ڈالجانیکا یہ تفصیل بیان کیا بندر نے کہا کہ دل خوش رکھہ کہ ٭ **بیت** در نومیدی بسے امید ست ٭ پایان شب سیہ
سپید ست ٭ اور میں بقدر طاقت تدارک اسکا کرتا ہوں اور مقدم یہ ہی کہ تیری رہائی ہو اسکے بعد سیاح کے دست و پا کے
بند کاٹے اور اوسجگہہ کہ اپنا گھر خس و خاشاک سے بنایا تہا لیگیا اور جو میوہ تر و خشک موجود تھا حاضر کر کے التماس کیا کہ
آج کے دن اس مکان سے پانو باہر رکھنا اور فراغ خاطر سی بستر آسایش پر آرام کرنا اور میں ایک کام کیواسطے جاتا ہوں یہ
کہا اور روانہ ہوا چورونکی نشان پا پر جاتا تھا اور چور کہ تمام اسباب اور زر لیکے ساری رات چلے تھی صبحکو کوفتہ ہو کے
ایک چشمے پر سو رہی تھے اور اسباب کھول کے رکھدیا تہا اور بادل امین اور خاطر مطمئن آرام کیا تہا چاشت کیوقت بندر بھی جا
پہنچا اور انکو غافل پا کے فرصت غنیمت جانی اور ستاری کو بہاڑ کے اسا نیکالا پہلے خریطہ زر کا اوٹھا کے ایک گوشے میں
گڈھا کھود کے دفن کر دیا اور دوسری بار باقی اسباب لیجا کے دوسری جانب میں دفن کیا یہانتک کہ اسباب چوروں کا بھی
باقی نرہا اور آپ ایک درخت پر جا بیٹھا اور منتظر اونکی بیداری کا تھا جبکہ چور بیدار ہوئے اور زر اور اسباب میں سے کوئی چیز نہ دیکھی حیران
ہو کے ہر طرف دوڑتے پھرتے تھے ایک انمیں کہ عاقل تھا اوسنے کہا کہ ای برادران چشمے پر آمد و شد آدمیونکی نہیں ہے اور دوسرے
آدمی کے قدم کا نشان نہیں پایا جاتا ہی یہ کام کسیطرح آدمی سی نہیں ہوا ہے غالب ہی کہ یہ چشمہ جگہہ دیووں اور پریونکی ہو اور ہم
گستاخانہ اس جگہہ آئے اور دست و پا دراز کر کے سو رہے اسلیئے یہ حرکت اوس قسم سی ہوئی ہی اور یہ ہی جگہہ شکر کی ہے کہ انہوں نے
ہمیں قتل نہیں کیا اب بہتر یہ ہی کہ یہانسے بہاگیں اور نیم جان کہ باقی رہی ہی اسی سلامت لیجائیں اس کے بعد با دل تنگ اور
ترسناک بہاگے اور بندر اونکی معاودت سے خاطر جمع کر کے اپنے گھر آیا اور صورت حال یار سے کہی اور اس شب سیاح کو اپنے
گھر میں رکھا جب کہ دن ہوا بندر سیاح کو چشمے پر لایا اور جو کچھہ کہ زر اور لباس اوسکا چور لیگئے تھے سپرد اوسکے کیا سیاح نے
اپنا مال لے لیا اور جو رخت کہ چورونکا ہاتھہ آیا تہا اوسنے نہ لیا اور شکر گذاری کر کے بندر کو رخصت کیا اور آپ روانہ ہوا اور چند
فرسخ راہ گیا تہا کہ اتفاقاً گذر اوسکا ببر کے مسکن پر ہوا جبکہ ببر مانند شیر ژیان کے نمودار ہوا سیاح نے دوڑکر چاہا کہ بھاگے
ببر نے آواز دی کہ خوف نکر کہ مجھے حق تیرے احسانکا بھولا نہیں ہے اسکے بعد نزدیک آکے کمال محبت سی پیش آیا اور التماس کیا
کہ ایکساعت توقف فرما سیاح اوسکی رضا مندی کیواسطے متوقف ہوا ببر تلاش میں تحفیکے کہ مہمان کے لایق ہو ہر طرف دوڑتا
پھرتا تہا کہ گذر اوسکا اوسی چار باغ میں کہ بادشاہ کی بیٹی رہتی تہی ہوا دیکھا کہ شاہزادی لب حوض زیور قیمتی پہنے بیٹھی ہے
ببر نے ایک پنجے میں کام اوسکا تمام کیا اور سب زیور لیکے سیاح کے آگے دہرا اور بہ منت کہا کہ آپ کی نذر ہے سیاح نے

زیورلیکی شکرگزاری کی اور شہر مین آیا اور اپنے دلمین کہا کہ حبیب ہیا ثم اور مبلع سے حسن عہد رست پایا زرگر تو انسان ہے کہانتک
میرے احسانونکا عوض نکریگا اور وہی جواہر شناسی مین بہی مہارت ہے یہ جواہر اوسکی معرفت خوب بکیگا اس خیال مین
زرگر کے پاس آیا اور ماجرا مو بمو بیان کیا زرگر باعزاز تمام پیش آیا اور اُسدن بادشاہ کی دختر کے قتل کا شہرہ تمام شہر مین
ہو رہا تہا زرگر نے کہا کہ وہ جواہر کہان ہے دیکہون سیاح نے زیور مرصع نگار نکال کے آگے رکہا دیکہتے ہی زرگر نے
پہچانا اور دلمین کہا کہ یہ زیور تو شاہزادیکا ہے خوش ہوا اور کہا کہ یہ زیور ایک سلطنت کے خراج کی قیمت کہتا ہے ای سیاح دل خوش رکہ
کہ تجہے احتیاج سے فارغ کئے دیتا ہون ورنہ خود کہا کہ آج وقت ہے اور موقع تاخیر کا نہین ہے یہ خوب وسیلہ بادشاہ سے صفائی کا ہاتھ
آیا کہ وہ بیٹی کے غم مین مبتلا ہے اور تلاش قاتل مین بیٹہا ہی اگر نشان اسکے زیور کا پائیگا تو اوسکی جلد مین پہر ہی مرتبہ میرا کر دیگا اور
سیاح کو قتل کریگا زرگر نے کہا کہ تو خاطر جمع سے بیٹہ مین یہ زیور لیکے جوہریونکے پاس جاتا ہون اور اسکے بعد مع زیور در دولت بادشاہی پہنچا اور کہا کہ
ملکہ کے قاتل کو مع زیور مین نے گرفتار کیا ہی بادشاہ نے اسے بلایا اور زیور کو دیکہا لیکہ سیاح کو لاؤ زندگی سیاح کو بادشاہ کے روبرو لیگیا بادشاہ نے
حکم دیا کہ اسے آج تمام شہر کے گرد پہرائین اور رات کو قید کرین کل اسے قتل کرونگا بیچارہ سیاح بے گناہ آہ آہ کرتا تہا اور کہتا تہا کہ اے
زرگر جو تونے دوستی مین کیا کوئی دشمنی میں ایسا نکریگا عوض احسانکا یہی تہا سانپ کا کہنا اس نے نہ مانا وہی ندامت اوٹہائی اگر
ہر چند اسکی سزا اور جزا مجہے ملے تو بہی تہوڑی ہی مگر بادشاہ کو یقین ہوا کہ کلام اوسکا مکاری سے ہے وہ گنہگار یہی ہے بموجب
حکم کے اسے تمام شہر مین پہرا لئے تہی اور وہ سانپ بار بار ہمرکے وہ اسے دیکہتا تہا آخر اوسنے پہچانا کہ یہ وہی شخص ہے کہ جس نے
گڑہے سے مجہے نکالا تہا غمگین ہو منتظر فرصت کا تہا کہ شب ہوئی اور سیاح کو زندان مین لیگئے جبکہ رات کو فرصت پائی سانپ
پاس اسکے آیا اور کہا کہ مینے نکہا تہا کہ انسان بدگوہر وفادار نہین ہوتا ہی اور احسانکے عوض مین بدی کرتا ہے اور تونے جو
نصیحت میری نمانی اور زرگر بداصل کو کنوئین سے نکالا مین اسیدن سمجہا تہا کہ تیرا انجام ندامت پر ہوگا بیت من ہمان روز
ز فرہاد طمع ببریدم کہ عنان دل شیدا بکف شیرین داد سیاح نے کہا کہ ای دوست مہربان تجلی کر نیشہ نمک ملامت دل کے
جراحت پر چہڑکتا ہے اس سے سوز دل اضطرار خاطر کے سوا اور کچہ حاصل نہین ہوتا ہی اور مجہے یہ رنج کیا کم ہے کہ تیری نصیحت نمانی سکے سوا
جہان اور بیشمار انبوہ جان ہوا اب صلاح بتا کہ اس بلا مین گرفتار ہون سانپ نے کہا کہ تدبیر یہ ہے کہ مین جا کے بادشاہ کی مانکو
کاٹتا ہون ایک خلقت عاجز آئیگی پر وہ صحت نپائیگی یہ بوٹی لے اور بادشاہ کی مان کو پلا دینا فی الفور صحت
پائیگی شاید کہ اس جلدی مین تیری رہائی ہوجائے سیاح نے شکرگزاری کی اور سانپ بوٹی دیکے روانہ ہوا اور جاکر بادشاہ
کی مانکو کاٹا اور بادشاہ تمام شب سرہانے مان کے بیٹہا رہا اور معالجہ مار گزیدہ اطبا سے پوچہتا تہا طبیب بہی
جو کچہ کہ تریاق وغیرہ آنکی دوائین مقرر ہین دیتی تہی کچہ فائدہ نہوتا تہا جبکہ صبح کاذب ہوئی سانپ نے بام پر آکر

آواز دی کہ علاج مارگزیدہ کے نہایت مجرب سیاح بیگناہ کے پاس کہ زندان مین محبوس ہے موجود ہی پادشاہ نے کہا کہ دیکھو تم یہ کون
شخص ہے ہر چند کو ڈھونڈھے پر لوگون نے ڈھونڈھا نہ ان کسو کا نہ پایا یقین ہوا کہ ہاتف غیب نے آواز دی ہی سیاح کو زندان سے بلایا اور دوا کی
درخواست کی سیاح نے کہا **بیت** ہمیشہ در عدل و کمال احسانت + چو کعبہ مقصد حاجات اہل عالم باد + علاج اس مرض کا میرے پاس ہے
اور امید خدا سے رکہتا ہون کہ ملکہ جہان اسی دم صحت پائے لاکن امیدوار ہون کہ اول پادشاہ میری پریشانی کا حال
سن لے اور عدل شاہی کی یہی بندہ ہے کہ گوش ہوش مظلومونکی فریاد پر لگا رکہے اور جو بادشاہ کہ شنوائی حال مظلومونکی
نہین کرتا ہے وہ جہانبانی کے سزاوار نہین ہوتا ہی سخن راست سیاح کا پادشاہ کے دل پر اثر کر گیا اور بطریق لطف کہا کہ حال اپنا
از ابتدا تا انتہا بلا دہشت بیان کر سیاح نے سب حال اپنا بہ سبب اس جرأت کے کہ راست گویونکو ہوتی ہے دلیرانہ ادا شرح کا
بیان کیا پادشاہ کو یقین ہوا کہ یہ بیگناہ ہی اسکے بعد سیاح نے بوٹی جو دودھ مین گہول کے بادشاہ کی رانکو پلائی فی الحال اسمی شفا پائی پادشاہ
نے سیاح کو ندامت کر بہا اور انعام کثیر سے سرفراز کیا اور زرگر غدار مکار ناحق شناس کو دار پر کہینچا آخر اپنے کردار کو پہنچا **نظم** درین الملکات دا
آنکہ بد کرد و بہ نہ بر حال کسان + با حال خود کرد ہمہ اگر خواہی نکو باشی نکو باش + ہمیشہ راست کار و راست گو باش + شکل یہی بادشاہونکی
فائدی کیواسطے کہ ان شخصونکو مصاحب اپنا کرین اور متعلق انکے حال کا تفحص کرتے ہین اگر پادشاہ ملک کا اس بد اصل بے ادب کی پرورش نکرتا
تو بیٹی بادشاہ کے قصور عظیم مین مبتلا نہ ہوتی اور بطریق جزا کے پنجہ شیر سے جان اپنی نہ کہوتی اور اگر پادشاہ قول مظلوم ستم دیدہ
کا نہ سنتا تو حق باطل سے اور راست دروغ سے جدا نہ ہوتا پادشاہ کو لازم ہے کہ بغیر تحقیق واقعی کے پرورش نا اہل کی نکرے اور
سیاست کیوقت ترحم اور نیکی کے موقع پر بدی تجویز نہ فرمائے اور فرائض متضلنے کہ بارگاہ دولت انکے لیئے استادہ کیا ہی اور
کارفرمائی مدبر نے کہ نوبت جہانداری واسطے انکی بجائی ہے تو لازم ہے کہ ایسی سعی کرین کہ وہ کام ایسی ظہور پائے کہ باعث نیکنامی
دنیا اور سبب نجات عقبی ہو **قطعہ** ہر ہستے نظر بجسے کے گنبد سپہر + ہر نوبتے زمین بکسی کی دہد زمان + چون کار ما جاودان حق صنو
خرم کسی کہ ماند ازو نام جاودان + **باب چودہوان مشتمل ہے عدم التفات اور انقلاب زمانے پر مبنے**
بنائے کار کو قضا و قدر پر رکہنا بہتر ہے جبکہ رائے کشور آرا نے بیان بستان کے فائدہ جس سے خزانہ بیکران ہے حکیم پر
فنون سے بجان و دل ممنون ہوا اور کہا **قطعہ** ای تشنگان بادیہ شوق یافتند + از بحر طبع روشنت آب زلال علم + بر داشت
ضمیر منیرت بدست فکر + روزی ہزار بار نقاب از جمال علم + کہ تصیح جناب حکمت مآب کے زیادہ حد سے گذری اور تکلیف ہی
اسطرف سے حد بے ادبی کو پہنچی اور نزدیک ہے کہ طناب اطناب کی قطع ہو جائے مگر از راہ تلطف تیرہوین وصیت سے فیضیاب
فرمایا تو نے اور داستان ملوک اور تربیت ندما اور متعلقون کی سنی اور جو خلل کہ ارزال کی صحبت اور سفلونکی مصاحبت
سے پیدا ہوتا تہا اس سے مطلع ہوا اب عنایت فرما کے مضمون وصیت آخری کا کہ چودہوین ہے مفصل بیان فرمائیے حکایت

بھی شہرۂ آگاہی پاکے تیرا بندۂ احسان ہوں اول یہ فرماکہ کریم مزاج اور عاقل کامل کیوں بستہ بند بلا اور خستۂ رنج و عنا ہوتے
ہیں اور لئیم اور جاہل اور نادان فارغ کس سبب سے بہ فراغت و رفاہیت زندگانی بسر کرتے ہیں وجہ اسکی اور سبب جلب
منفعت اور دفع مضرت کیا ہے اور کس تدبیر سے محفوظ رہنا اور کونسی تدبیر سے مقصود کو پہنچنا ہوسکتا ہے برہمن نے جواب دیا
کہ اے بادشاہ دولت اور سعادت کے واسطے مقدمات اور اسباب بہت ہیں جو کوئی کہ اسی حاصل کرکے اس راہ پر چلے سزاوار جاہ
و حشمت اور شائستہ عزت و رفعت ہوتا ہے مگر اسکے نتیجے اور ثمرات تقدیر آلہی سے متعلق ہیں اور اصل ان سبکی تقدیر ہے اور اسکے بعد
حکم بادشاہ ہی کیونکہ بغیر مشیت ایزدی کے سب حیلے باطل ہو جاتے ہیں بلکہ بارہا دیکھا ہے کہ بہت سے دانا نان شبینہ کو محتاج پھرتے
ہیں اور اکثر جاہل اور نادان کہ ہرگز لیاقت شوکت کی نہیں رکھتے ہیں اور تقدیر انکو سلطنت پر بٹھاتی ہے **قطعہ** گنج شاہی دہند و مرد نادان را
بہ ہنر پیشہ نیم نان ندہند ✽ سفلہ بر صدر و اہل دانش را ✽ بہ غلط رہ بر آستان ندہند **ایضاً لناسخ** آیا ہے نظر عجب طرح کا
یہ باغ ✽ ہر پھول اسیر رنج کانٹوں کو فراغ ✽ دیکھو ہے عجب ہوا یہاں کی الٹی ✽ بلبل ہے قفس میں بند آزاد ہے زاغ ✽ غرضکہ یہ سب
حکم یزدانی ہے ہر چند کسیکی خرد کامل ہو کہ اُس سے وجہ معاش سر انجام کر سکتا ہو مثلاً حرفت کہ نزدیک عقلا کے آسان ہے یا جمال زیبا کہ
دلونکو صید کرتا ہے وہ بھی سبب نافع کا ہوتا ہے لاکن جبتک قضای آلہی انکی یار نہو یہ سب ہیچ ہے اور کوئی ثمرہ ان سے مترتب
نہو سکیگا لاکن جو کہ پسندیدۂ عقل ہے مآل کار اسکا بخیر ہوتا ہے اور ثمرہ نادانیکا بیشتر پشیمانی کو کھینچتا ہے چنانچہ ایک بادشاہزادے کی
یہ حکایت شہر نستور کے دروازے پر لکھی تھی یادگار اور اثبات کیواسطے ایک داستان رنگین اور قصۂ شیریں ہے راے نے پوچھا کہ یہ قصہ کیونکر
تھا **حکایت پادشاہزادہ نستور** کہا کہتے ہیں کہ ولایت روم میں ایک بادشاہ تھا کامگار اُسکے دو فرزند تھے نہایت فضل و ہنر
سے آراستہ جبکہ اُس بادشاہ نے داعی اجل کو لبیک کہا بڑے بھائی نے باپکے خزانے پر قبضہ کیا اور ارکان دولت کو نہایت شیریں زبانی
اور چاپلوسی سے مائل اپنا بنایا اور تخت سلطنت پر جلوہ افروز ہو کر آئین پدر کو جاری کیا جبکہ چھوٹے بھائی نے دیکھا کہ
ہماے سلطنت بڑے بھائی کے سر پر سایہ افگن ہوا سمجھا کہ مبادا بھائی مجھے شریک سلطنت جان کے ضرر پہنچائے اسی غرض سے
غربت اختیار کی **بیت** زشہر خویش بملک سفر دارم ✽ بجز غم تو ندارم چہ توشہ بردارم ✽ شاہزادے نے راہ دور و
دراز تنہا اختیار کی سرشام حد منزل کو پہنچا اور اپنی تنہائی اور غریبی پر روتا تھا اور کہتا تھا کہ پہلی ہی منزل میں یہ کرب و بلا ہے
تو انجام میں کیا ہوگا القصہ وہ شب تنہائی میں کاٹی دوسرے دن کہ خورشید تابان نے تتق افق سے سر نکالا کہ شاہزادے
نے چلنے کا ارادہ کیا ناگاہ ایک جوان خوشرو پیچیدہ مو ہمراہ ہوا شاہزادے نے دیکھا کہ ایک محبوب ہے کہ قبلے
کمال حسن اوسکے قامت پر دوختہ اور دل آفتاب اُسکے رشک شمع جمال سے سوختہ ہے جبکہ شاہزادے نے بغور وہ خط دلکش
اور رخسار ماہ وش مشاہدہ کیا دلمیں کہا کہ الحمد للہ محنت سفر کی اسی جوان کی راحت موافقت سے آسان ہو جائیگی بلکہ

اوس شخص کی آوارگی گھر سے بہتر ہے کہ جسکے ہمراہ ایسا محبوب ہو اسکے بعد وہ دو یاسمن جوانی اور وہ دو نہال جو بیابان زندگانی
باہم کی ملاقات سے اسقدر خوش ہوئے کہ بیابان الم کو گلستان ارم تصور کرتے اور خار مغیلان مشقت کو سامان حشم و خدم سمجھتے
تھے **رباعی** گر دو خم زلف تو در چنگ آید ✤ از حال بہشتیان مرا ننگ آید ✤ در بے تو بہ صحرای بہشتم خوانند ✤ صحرای بہشت
بر دلم تنگ آید ✤ اور دوسری منزل میں ایک سوداگر بچہ نہایت ہوشیار کاردان صاحب ہنر دور اندیش تمام خرد کہ ہنگام تربیت
کامل سے رشتہ شب کو گردن روز پر باندھتا تھا اور وقت ضرورت فکر رسا سے جنس خورشید کو چار بازار فلک سے
ارزان خرید کرتا تھا **بیت** حریفے چابکے شیریں زبانے ✤ لطیفے ہوشیارے کاردانے ✤ وہ بھی ان کے ہمراہ ہوا
یعنی سعادت سے اس شکل مثلث میں ظہور کیا جیسے دہقان زادہ زور آور کہ ابواب زراعت میں بصارت شامل اور انتظام
کشتکاری میں مہارت کامل رکھتا تھا اور علم فلاحت میں صناع بے بدل تھا کہ اگر چوب خشک کو زمین سخت میں گاڑ دیتا تو
تھوڑے سے عرصے میں نہال اسکا کمال کو پہنچ کے میوہ افشانی کرتا تھا اور فن دہقانیت میں برکت قدم اسکی یہ اثر رکھتی تھی
کہ جس خاک پر پانو رکھتا تھا بے اسکے کہ تخم اسمیں بویا جائے زراعت بار ور ہو کر لہلہاتی تھی وہ مصاحب انکا ہوا جبکہ یہ چار رکن
رکین یکجا ہوئے دوستی بدرجہ اتم انمیں پیدا ہوئی اور مضمون خیر الرفقاء اربعة نے ظہور پایا اور یہ آپس کی مصاحبت سے
باہم ایسے خوش تھے کہ عزیز و اقربا اور یار و دیار کو فراموش کرکے منزل پیمائی کرتے تھے اور کربت سفر سے مطلق ملول نہوتے
تھے بلکہ ملاقات اور اختلاط سے آپس کے خرم و مسرور رہتے تھے القصہ بعد قطع مسافت شہر لکھنؤ میں پہنچے اور کنارے شہر کے
واسطے آسائش کے ایک جگہ بہتر سمجھ کے ٹھہرے لیکن کسیکے پاس کچھ زاد راہ اور کوئی دینار و درم باقی نرہا تھا ایکنے
ان یاروں میں سے کہا کہ وقت یہ ہے کہ ہر ایک اپنا ہنر دکھائے اور جد و جہد سے کچھ حاصل کرے تاکہ چند روز اس شہر میں بسر کریں اور محتاج
ارزوقہ کے نہوں شاہزادہ نے کہا کہ کام عالم کا تقدیر الٰہی پر موقوف ہے اور کوشش اور جہد اور سستی اور کاہلی اوسمیں زیادتی اور نقصان
نہیں کر سکتی ہے پس چاہیے کہ عاقل طلب دنیا میں فکر نکرے اور عمر عزیز کو ایسے مردار کے پیچھے کہ باوجود ناپائداری کے دشمن خیز
اور بیوفا بھی ہے رایگان نکرے **نظم** اینجہان بر مثال مردار یست ✤ کرگسان گرد او ہزار ہزار ✤ این مر آن را ہمی زند مخلب ✤
وان مر این را ہمی زند منقار ✤ آخر الامر بہ پرند ہمہ ✤ وز ہمہ باز ماند این مردار ✤ اور کم و زیادہ اوسمیں نہیں ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے نحن قسمنا بینہم معیشتہم یعنی ہمنے تقسیم کیا ہے رزق کو اونمیں یعنی مخلوق میں پس تقسیم خدا کو کسکی مجال ہے
جو کم و بیش کر سکے اور دوسرے یہ ہے کہ حریص کا انجام کار وبال و نکال پر ہوتا ہے **ابیات** گرچہ بے نقد بدست آوریم
بیشتر از روزی خود کے خوریم ✤ پس زپے آنکہ نہ روزی ہست ✤ این ہمہ تشویش کشیدن چراست ✤ راہ رضا گیر بہ ہر دو
شو ✤ حرص بہ مکینہ و خرسند شو ✤ اسکے بعد جوان بیابانی نے کہا کہ حصول زر کے واسطے حسن ایک سبب ہے ستنبر حسن جگہ

که جیم جمال جلوہ آرا ہوا غالب ہے که مال کی وہان کمی نہوا جیسا که دانی ظرافت ظہور پکڑے رافت اور مہربانی ہر طرف سے منفعت کہائے
سوداگر نے کہا که سرمایہ حسن ہزار معاملات مین ایک نقد ہے مگر بہت کم تہا که اندک عارضے سے زائل ہو جاتا ہی مگر حصول
دولت اور نعمت کیواسطے رائے درست اور تدبیر صائب اور کارشناسی سے ایسی بہتر کوئی چیز نہین ہے اور جسکا پایہ معیشت یعنی
جگہ سے لغزش کریگا سوائے پنجہ عقل اور فکر درست کے اور کوئی اوسکی دستگیری نکرسکیگا بیت کریگا عقل سے کوئی اگر کام نہو دیر
دنیا مین وہ ناکام ہے دہقان زادہ نے کہا که عقل اور تدبیر ہر جگہہ کام نہین آتی ہے اور ہر وقت اوسکے فائدہ سے مترتب نہین ہوتے
ہین کسواسطے که اگر دانش دولت کی حاصل کرنیکی سبب ہوتی تو جو کوئی که دانائی مین سب سے بیش اور رای درست مین سب سے بیشتر
ہوتا تو لوای دولت میدان سلطنت مین وہی بلند کرتا سو ایسا نہین ہوتا ہے اور مینے بہت عاقلونکو دیکہا ہی که زندان
احتیاج مین گرفتار ہین اور وہ لوگ عقل سے بہرہ نہین رکہتے ہین بوستان تنعم اور مالداری مین خوش گزران کرتے ہین بیت
فلک بمردم نادان دہد زمام مراد ۔ تو اہل فضلی و دانش ہمین گناہت بس ۔ بلکہ برکات کسب سے بہی آدمی کامگار ہی اور سرشتہ پہونچایا
ہے اور حیلہ ہنر و فائدہ حرفت سے زیور شادکامی اور بہجت سے آراستہ ہوتا ہی نظم ناسخ کسب کر زر اسی سے پائیگا ۔ عقل
سے کچہہ نہ ہاتہ آئیگا ۔ گرچہ مین بادشاہ عقلا ہون ۔ زر اہل کسب کے محتاج ۔ جبکہ نوبت کلام تمام ہوئی پہر سب نے شاہزادے سے
التماس کیا که اب کوئی نکتہ بیان فرمائیے شاہزادہ نے کہا که مین کسی مذہب پر ہون که پہلے سے شمہ اوسکی تقریر کا بیان کیا
تہا اور تم رفیقونکی بات بہی درست ہے که سرمایہ حسن اور سرمایہ عقل اور کسب سے کچہہ حاصل ہوتا ہی اسکا بہی منکر نہین ہون مگر مدعا
یہ ہے کہ اگر جمال کو حکم قضا پردے کے پیچہے سے جلوہ نہ دکہائی تو ستارہ حسن افق اقبال سے طلوع نکرے اور جبتک کہ گزار قدر
دروازہ دکان شیمت نہ کہولتا ہے متاع عقل و دانش بازار قبول مین رواج نہین پاتا ہے اور فائدہ کسب کا ایک نوالہ ہے که
حوالہ کرنے سے تقدیر ازلی کے نصیب ہر مستمند کے ہوتا ہی اور نفع زراعت کا ایک توشہ ہی که خرمن ارادت لم یزلی سے مزارعان
دہقنت کو پہنچتا ہے اور بے مقتضائے حکم ربانی جو خط که اندیشہ رنگ آمیزی سے لوح خیال پر کہینچا جاتا ہے اور مضمون عزیمت کا
که بے امداد تقدیر و رفق تدبیر سے پڑہا جاتا ہی انجام اسکا ایک افسانہ لاحاصل ہو جاتا ہی بیت چہ نقشہا که بر انگیختم و سود نداشت
فسون ما بر گشتہ ست افسانہ ۔ پس ثابت ہوا که اگر اللہ تعالی چاہی تو مقصود ہر کسیکا بے محنت اور تعب بہی حاصل ہوا ہی اور اگر
اللہ تعالی کا ارادہ اسکے حصول پر نہو تو کوشش کچہہ کام نہین آتی ہی پس گردن کو حکم الٰہی پر اور سر تسلیم کو تقدیر ربانی کی نیچی رکہنا
چاہیے ورنہ خسر الدنیا و الاخرۃ موجود ہی مصرع دران نا رضا بقضا دادن است و بس ۔ جیسا که اس پیر دہقان نے اپنا کام
عنایت الٰہی کے سپرد کیا اور تہوڑے دنون مین مطالب حاصل کر کے قید محنت سے آزاد ہو گیا تینون یارون نے پوچہا ہے که یہ قصہ کیونکر
تہا حکایت پیر دہقان کہا کہتے ہین که شہر سراندیپ مین ایک دہقان تہا که ہاتہ اوسکا کشادہ اور اسباب

زراعت سبب آمادہ تھا چنانچہ چند روز مین تین سو دینار سرخ اوسنی جمع کیے اُس مال سے خوش رہتا تھا اور اُسمین سے کچھ
صرف نکرتا تھا ہر روز اُنہین کھول کے آگے رکھتا تھا اور شمار کرتا تھا اور اُس عفران زرا سطرب افزا سے لب عیش کو خندان
کرتا تھا ایکدن عادت مستمرہ کے موافق گن کے چاہتا تھا کہ تھیلی مین رکھے کہ ایک آشنای قدیم نے دروازے پر آواز دی دہقان نے بحکم
استر ذہبک اس خوف سے کہ آشنا کو علم اسکا نہو جلدی سے اشرفیونکو ایک سبو مین ڈالدیا اور جلد باہر آکے اُس آشنا کی کسی
کام کے واسطے ایک قریہ کو گیا اور جاتے وقت اپنی زوجہ سے تاکید کر گیا کہ کہانا پکا رکھنا جبکہ دہقان گیا عورت نے چاہا
کہ اُس پکانے کو گھڑے کو خالی سمجھ کے گھر سے باہر لیکے آئی اور منتظر تھی کہ کوئی آشنا صورت نظر آئے تو اُس سے پانی منگاوے
قضارا ایک قصاب گائے کی خریداری کے واسطے اس قریہ مین شہر سے آیا تھا اوسطرف اتفاقاً اوسکا گذر ہوا زن
دہقان نے کہ اُس سے تعارف رکھتی تھی کہا کہ اتنی تکلیف کر کہ یہ گھڑا مجھے کنوئین سے بھر لادے رستائی نے قبول کیا اور وہ گھڑا اُسکے
ہاتھ سے لیلیا اور اُس عورت کو یہ علم نہ تھا کہ اسمین اشرفیان ہین قصاب گھڑے کو اپنی پشت پر رکھ کے کنوئین کیطرف چلا
راہ مین اسے معلوم ہوا کہ کوئی چیز اوس گھڑے مین کھڑکتی ہے جبکہ گھڑے مین ہاتھ ڈال کے دیکھا تو توڑا اشرفیونکا پایا خوش ہو کے
چھپا لیا اور کہا **بیت** دولت آنست کہ بیخون دل آید بکنار ، ورنہ با سعی و عمل باغ جنان اینہمہ نیست ، اور ستایش اور منت حضرت
اللہ تعالے شانہ کی بجالا کے کہتا تھا کہ بے شائبہ محنت اور مشقت اور بے مقابلہ رنج و اذیت یہ نعمت بیبہا بینا اور دولت بیغایت مجھے
عنایت فرمائی اب شکرگذاری اس نعمت غیر مترقب کی واجب ہے اور حرفت بہی چہوڑنا مناسب نہین ہے اور اُس کو برای وقت
احتیاج ذخیرہ رکھنا چاہیے **اسکے بعد** اُس قصاب نے زر کی خوشی مین پانی اور گھڑا سب بہولا اور اپنی زر سے کہ ہمراہ لایا تھا ایک گاو
فربہ خرید کر کے گھر کی راہ لی جبکہ اُس قریہ سے نکلا اور شام ہوئی دلمین اندیشہ کیا کہ یہ زر میرے پاس ہے اور اُس خطرناک سے
کیونکر امان ملیگی اور اگر دفن کرتا ہون تو مبادا نشان اُس مکان کا بہول جاؤن اور اگر کسیکے پاس قریہ مین امانت رکھتا ہون تو
رسم امانت داری کی اس زمانے سے اوٹھ گئی ہے صلاح یہ ہے کہ ان دینارونکو کسی حیلے سے گاؤ کے حلق سے اتار دون جبکہ گھر مین پہنچکے
اسے ذبح کرونگا یہ جنس نکال لونگا اسکے بعد بیچاری گاے کو اس بلا مین مبتلا کیا اور گوسالہ سامری کی مانند پر زر کر کے گھر کی
طرف روانہ ہوا قضارا راہ مین اُسکا بیٹا ملا چند کام اور کہ قصاب کو ضروری تھے اُسکا بیان بیٹے سے کیا اور ان کاموں کے واسطے قصاب بیٹے کو
پہر اور گای کو بیٹے کے سپرد کیا اور بیٹے کو اس زر سے آگاہ کیا اس عرصہ مین دہقان اپنے گھر کو پھر آیا تھا اور ایکدن دہقان نے نذر مانی تھی کہ ایک گاو فربہ
قربانی کرونگا جبکہ ایسی فربہ گای کو دیکھی اسکے خریدار ہونے کو متوجہ ہوا اور جو قیمت کہ مانگی اوس سے زیادہ دیکر اوس گای کو لیکر گھر آیا اور ارادہ قربانی کا
کیا اسکا تین روز سے اشرفیونکا توڑا یاد آیا کہ اُس سبو سے نکال کے جای محفوظ مین رکھے ہرچند تلاش کیا سبو کو نہ پایا عورت سے پوچھا
کہ گھڑا کیا ہوا عورت نے تمام حکایت بیان کی زلزلہ دہقان کے دلمین اوٹھا اور زار زار رونے لگا اور خرد و بین سے ولولی سی ذراتی تھی

بیت جماعتے کہ بگرند بہر مال و منال ٭ یقیں بداں تو بروشتن ہمی خندد ٭ دہقان ایکساعت ورطۂ تحیر میں رہا آخر
دل کو راضی بقضائے الٰہی پر کیا اور کہا **مصرع** بگذاشتیم تا کرم او چہا کند ٭ اسکے بعد گائے کو قربانی کیا اور پیٹ چیرا تو ظرف زر بجنسہ اوسکے پیٹ سے نکل آیا خوشی سے بیہوش ہوگیا جبکہ ہوش میں آیا صرۂ اوٹھایا اور چاک کرکے چومتا تھا اور آنکھوں سے لگاتا تھا
اور اپنے دلمیں کہتا تھا کہ ایسا امر عجیب اور سانحہ غریب کسیکی آنکھ نے دیکھا تھا اور نہ کانوں نے سنا تھا کہ جسطرح سے یہ زر ہاتھ آیا اگر بار دیگر ایسا حادثہ پیش آیا تو بغیر اس زر کے زندگانی نہوگی اب احتیاط واجب ہے اسکے بعد وہ دہقان ہمیشہ اُس توڑے کو پاس رکھتا تھا اور اُسکی عورت ہمیشہ اس بات پر اوسے ملامت کرتی تھی کہ یہ عمل طریق توکل سے دور ہے اور ذخیرہ رکھنا دلیل ہے خدا کی رزاقی پر اعتماد نہ کرنیکی کیونکہ اللہ تعالیٰ ضامن رزق کا ہے اور اپنے بندوں کو ہر حال میں روزی پہنچاتا ہے پھر ذخیرہ کرنیکے کیا معنے اور عاقل کامل وہ ہے کہ مال کے جمع کرنیمیں حرص نکرے اور دیدۂ توکل کرم پر کریم کارساز کے کھلے رکھے کہ کوئی فرد عالم ایسا نہیں ہے کہ اُسکے خوان احسان سے روزی نپاوے اور یقین کرنا چاہیئے کہ روز ازل سے جو مقدر ہوا ہے زیادتی اور نقصان اسمیں ممکن نہیں کہ پیشانی تقدیر میں بیش و کم کی گنجائش نہیں ہی ہے دہقان نے کہا کہ ای عورت عالم اسباب میں تدبیر کے بغیر کام نہیں نکلتا ہے ظاہر میں رعایت اسباب کی کرنا اور باطن میں ساغر شراب توکل پینا چاہیئے **رباعی لمؤلفہ** زنہار نہیں ہے یہ توکل بیکار ٭ ہے امر تغافل ٭ ہشیاری بھی کر خدا کو بھی سونپ ٭ یک جا ہو توکل و تعقل ٭ عورت خاموش ہو رہی اور دہقان نے وہ اشرفیاں کمر میں باندھیں اور اپنے کام میں مشغول ہوا ایکدن چشمۂ آب پر غسل کرنیکو گیا اور وہ اشرفیاں کمر سے کھول کے کنارہ پر رکھدیں جبکہ نہانے سے فارغ ہوا کپڑے پہن کے روانہ ہوا اور اشرفیاں اوسی جگہہ بھول گیا مقارن اُسکے ایک
شبان بکریونکے پانی پلانیکو اُسی جگہہ وارد ہوا اور وہ اشرفیاں لب چاہ دیکھ کے جلد اوٹھا لیں اور اپنے گھر کو بھاگا
اور گھر میں آ کے شمار کیں تو تین سو دینار سرخ تھے اپنے دلمیں کہا کہ یہ دولت خداداد مجھے ہاتھ آئی ہے اسے حفاظت سے رکھوں اور معاش اپنی حرفت قدیم سے کیا کروں اور یہ مبلغ روز سیاہ کیواسطے رکھ چھوڑوں بعد اسکے دم کو لے رہا اور کسی سے یہ مذکور نکیا اور اپنے شبانی میں مشغول رہا لیکن اوسکے بعد اُس سادہ لوح نے دل اپنا یہانتک اُن اشرفیوں سے لگایا کہ ایک حالت عشق کی پیدا ہوئی جبکہ دہقان کو گھر جا کے اشرفیاں یاد آئیں با دل محزون اور با دیدۂ پر خون پھر اور بہت سے تلاش کی پر مطلب کو نپہنچا آخر مایوس ہو کے گھر آیا اور صورتحال اپنی زوجہ سے بیان کی چونکہ پہلے سے عورت کا دل شوہر کی اس حرکت سے بھر رہا تھا کہ جب یہ کیفیت سُنی زبان ملامت کھولی اور کہا کہ ای نا عاقبت اندیش اُس زر کے حفظ میں یہ مبالغہ کیا تو نے اور ہمارے نفقے سے تنگی رکھی اب اُس زر کی حسرت میں آنکھوں کو نمناک اور دل کو غمناک رکھ دہقان نے کہا کہ سچ کہا تو نے **بیت** بدرد دوری اگر مبتلا شدیم رواست ٭ کہ روز وصل نگفتیم شکر نعمت او ٭ مختصر بات اور عجب مخفی قصہ تھا

کہ زر کے جمع کرنے میں سعی بیفائدہ کی اور اہل و عیال پر تنگی معاش رکھی کوئی عاقل ایسا نہ کریگا کہ صرف زر کو کمر میں باندھ کے محنت کرے اور اہل و عیال کو تکلیف روا رکھے مگر عوض اسکا یہی تھا کہ کارخانہ تقدیر سے ایسا نقش ظاہر ہوا کہ اسطرح سے میں گرداب تحیر میں پڑا اب کہ ساحل نجات کو پہنچ نہیں سکتا ہوں یہ باعی گویا کہ میرے حسب حال ہے **رباعی** ہر چند ملی حد سے دولت مجکو ٭ لیکن نملا گنج قناعت مجکو ٭ غفلت سے میں افسوس نسمجھا کہ یہ حرص ٭ کر دیگی گرفتار مصیبت مجکو ٭ اس کے بعد دہقان اسی غم میں مبتلا رہا اور یہ نذر کی کہ اگر پھر اسکے بعد اللہ تعالیٰ مجھے مال دیگا تو میں جمع نکرونگا بلکہ صرف بیجا میں کوشش کرونگا اسکے بعد توکل سے توسل کرکے کلید اپنی قفل بستہ کی حضرت معبود کو تفویض کی اور یہ بیت مولف کی تکرار کرتا تھا **بیت** گر توکل رزق بے اندازہ ہے ٭ ہر جگہ اللہ کا دروازہ ہے ٭ اور اودہر شبان کا یہ حال تھا کہ اوس توڑے کو اپنے بغل میں رکھتا تھا اور بکریوں کو چراتا تھا ایکدن ایک کنوئیں کے پاس بیٹھا نگہبانی کرتا تھا کہ ایک غول سواروں کا دور سے نظر آیا ڈرا کہ مبادا یہ سوار اشرفیاں مجہسے چھین لیویں اوس توڑے کو اسی کنوئیں میں ڈالدیا اور بکریاں لیکے اپنے گھر کو بھاگا اتفاقاً وہی دہقان مزدوری کے واسطے گھر سے باہر نکلا تھا جبکہ قریب اوس کنوئیں کے پہنچا باد سخت تند وزان ہوئی اور دستار اوسکے سر سے اوڑکے اوس کنوئیں میں جا پڑی دہقان جلد اوسی کنوئیں میں اترا اور دستار اپنی کنوئیں میں ڈہونڈہنے لگا ناگاہ وہی توڑا اشرفیوں کا اسکے ہاتھ آیا یہ وہ مثل ہے کہ ایکشخص گدہا ڈہونڈتا تھا یاقوت پایا دہقان شکر الٰہی بجالایا اور اپنے گھر میں آ کے یہ قصہ اپنی عورت سے کہا اسکے بعد جو شمار کیا تو وہی تین سو عدد پوری تھی دہقان نے کہا کہ اوسی قدر کہ میری گم ہوئی تھی اتنے ہی دینار اللہ تعالیٰ نے غیب سے مجھے عنایت کیے اسکے بعد جو اوسنے نذر کی تھی اوسکو وفا کیا یعنی انکو خرچ کرنا شروع کیا کچھ اوسمیں سے نفقہ عیال کا کرتا تھا اور کچھ راہ خدا میں صرف کرتا تھا یہانتک وہ دو سو دینار خرچ ہو گئے اور وہ شبان شب کو اس چاہ پر آ کے کنوئیں میں اترا ہر چند تلاش کیا اپنے یوسف گم گشتہ کو نہ پایا یعقوب وار رویا اور کہا کہ اوس مال کے بغیر کہ محبوب جانی تھا زندگانی سے کیا راحت ملیگی اور یہ بیت ناسخ کی پڑہتا تھا **بیت** کاش ہوں دل کی طرح دیدۂ بیدار جدا ٭ کسکا نظارہ کرونگا کہ ہوا یار جدا ٭ اسیطرح سے شبان حیران و پریشان و تاسف کنان پھرتا تھا ایک مدت کے بعد شہر میں آیا اور گذر اوسکا اوسی دہقان کے گھر ہوا دہقان جلد اوسے اوٹھا اور اپنی عادت کے موافق اس شبان کو مہمان کیا اور کھانا کھانیکے وقت کلام باہم کرنے لگے دہقان نے دیکھا کہ آثار ملال کے شبان کے چہرے پہ ظاہر ہیں کہ بار بار اشکباری کرتا ہے دہقان نے سبب رونیکا پوچھا شبان نے کہا کہ کیونکر شکستہ دل نہوں کہ یہ بیت میرے حسب حال ہے **بیت** انچہ ازمن گم شدست ار از سلیمان گم شدی ٭ ہم سلیمان ہم پری ہم اہرمن بگریستی ٭ اور کہا تین سو اشرفیوں کا میں مالک تھا اور قوت دل اور راحت جان اور نور بصر اور سرو سینہ مجھے انہیں سے حاصل تھا فلانے دن ظالموں کے خوف سے

غلانے کنوئیں مین ڈالدین تہین دوسرے دن جو ڈہونڈہا تو اثر انکا نہ پایا دہقان نے جبکہ یہ بات سنی متحیر ہوا اور عورت کے
پاس جاکر کہا کہ اس مال کو مین حلال جانتا تہا اور دست تصرف اسپر دراز کیا تہا سو وہ حق اس مہمان کا ہے اور مین غفلت کے
سبب سے ورطۂ وبال مین پڑا اب جسقدر کہ رہا ہے وہ اس مہمان کو سپرد کردون اور جو کہ خرچ ہوچکا ہے اگر اللہ تعالے نے اپنے
کرم سے میسر کیا تو اوسے بہی ادا کرونگا ورنہ اپنی عمر استغفار مین بسر کرونگا واللہ عالم ہے کہ مجھے بے علمی نے ورطۂ
بازخواست مین ڈالا اور اس حال کا افشا بہی نکرو ان اونہین فی الحال تین سو اشرفیون کا مطالبہ بہی کرے گا
اور مین اس کے ادا کرنے مین عاجز آؤنگا عورت نے یہ بات بہت پسند کی کہ حق حقدار کو پہنچانا اور قناعت و توکل سے ساز کرنا
واجب ہے تا حق تعالی عوض انکا ہمکو پہر عنایت کرے جو کہ توکل اختیار کرتا ہے جلد مقصد کو پہنچتا ہے دہقان نے سو
دینار جو باقی رہی تہے برسبیل ہدیہ شبان کے آگے رکھے شبان نے کمال منت سے اوٹھا لیے اور گنے تو پوری سو اشرفیان تہین
شبان نے دل مین کہا کہ یہ فال نیک ہے امید ہے کہ باقی دو سو بہی ملجائین اور ان سو کو نہایت محافظت سے رکھا چاہیے تا پہر
بیچ مین گرفتار نہوں کہ حدیث شریف مین آیا ہے لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَاحِدٍ اسکے بعد ایک چوب دستی بہت موٹی
کہ جسے لٹھ کہتے ہین اوس شبان کے ہاتھ مین تہی اوسے تہوڑا چیرا اور مجوف کرکے وہ اشرفیان اوسمین بہر دین اور ہر دم اپنے
ہاتھ مین رکہتا تہا ایکدن دریا پر بزرگ پر کہڑا تہا کہ وہ چوب دستی گر پڑی ہرچند اسنے جہد کی نپائی حیران اور پریشان گہر کو
آیا اور وہ دریا شہر کے نیچے سے نکلا تہا اتفاقاً وہی دہقان کنارے پر ایک جگہہ غسل کرتا تہا کہ وہ چوب دستی بہتی
ہوئی اوسکے پاس آنکلی اوسنے اوٹھا لیا اور گہر مین لیتے آیا اوسوقت عورت اس دہقان کے کہانا پکا رہی تہی اور لکڑی
جلانے کی باقی نرہی تہی دہقان نے اسلیے کہ کہانا نیم پخت نرہ جاے اس لاٹھی کو جلانے کے واسطے چیرا کہ ناگاہ وہ سو
اشرفیان نکل آئین شکر خدا بجالایا اور موافق معمول کے پہر اسکا خرچ کرنا شروع کیا چند روز کے بعد پہر شبان دہقان
کے گہر آیا پہلے حال سے بہی حال اسکا ابتر پایا دہقان نے پوچھا کہ سبب تیرے غم کا کیا ہے اسنے قصہ ان اشرفیونکی عصا
مین رکہنے کا اور عصا کے دریا مین گر پڑنیکا سب بیان کیا دہقان نے کہا کہ سچ کہہ اول بار یہ اشرفیان تونے کہان
پائین اور کیونکر جمع کین تعجب ہے کہ تیرا یہی حال ہو تمام و کمال راست راست جو کہ گزرا تہا بیان کیا دہقان نے تبسم کیا اور کہا کہ حمد
بیحد خداے پاک کے واسطے سزاوار ہے کہ حق کو اوسکے مرکز پر قرار دیتا ہے اے شبان جان تو کہ یہ صرہ زر کا اس چشمے
پر مین بہی بہول آیا تہا اور چاہ سے بہی مین نے نکالا تہا اور یہ سو دینار جو تجکو دیے تہے وہ بہی اوسیکا بقیہ تہا اور یکی
بار یہی تیرا عصا کہ جسمین یہی سو دینار تہے میرے ہی پاس آیا کہ اوسی مین سے آجتک خرچ کرتا ہون شبان متحیر ہوا
اور کہا کہ اس بوالعجبی سے معلوم ہوتا ہے کہ روزی کسیکی کوئی نہین کہا سکتا ہے غرض اس مثل سے یہ ہے کہ تا یار لوگ بہی

حبل المتین قناعت ہاتھ سے نہ چھوڑین اور دایرۂ توکل سے قدم باہر نرکھین اور عجائبات زمانہ سی کہ نتیجہ قضا و قدر ہے غافل نرہین اور فرصت حیات کی غنیمت سمجھ کے مال اور کیال اور جمال پر اعتماد نکرین کہ حقیقت ہر امر کی پس پردہ قضا و قدر مخفی اور مستور ہے کسیکو معلوم نہین ہے کہ انجام کام کا کیا ہے القصہ وہ دن اس گفتگو میں کٹا دوسرے دن کہ سنبل غالیہ بیز شب سیداں سپہر سے گوشۂ خفا مین چھپا اور باغبان قدرت نے گل صد برگ آفتاب کو چمن افق سے بصد آب و تاب نمایان کیا دہقان بچہ اوٹھا اور کہا کہ تم فارغ دل بیٹھے رہو مین آجکے دن اپنے ثمرہ مجاہدہ سے جو کچھ کہ پیدا کر لاتا ہون وہ تمہارے آگے رکھتا ہون کل کے دن جو ماندگی تم سبکی رفع ہوجائیگی تو پھر اپنے طور پر معیشت کی تدبیر کرنا دوست سب اسبات پر راضی ہوئے اور کہا کہ بہتر ہے اسکے بعد دہقان زادہ شہر سے باہر آیا اور لوگونسے پوچھا کہ اس شہر مین کونسی چیز کی خریداری بہت ہوتی ہے لوگون نے کہا کہ اسجگہ ہیمہ سوختنی کی قدر بہت ہی اور نہایت قیمت سی بکتی ہی جوان فی الفور کوہ کیطرف روانہ ہوکر ایک پشتارہ کلان ہیمہ خشک کا باندہ لایا اور دس درم کو بیچکے طعام مطبوخ بازار سے خرید کرکے یارونکا آگے رکھدیا لیکن جبکہ شہر مین آنے لگا دروازے شہر پر لکھا پایا کہ نتیجہ ایکدن کے کسب کا دس درم ہے حاصل الامر اسدن سب یارونے دہقان زادہ کی کسب سے کھانا کھایا دوسرے دن کہ جب جہان آرای خورشید نے عالم تیرہ کو اپنی لمعۂ جمال سی درخشان کیا جوان زیبا روسے کہا کہ آج تو اپنی جمال سے کچھ کام کر کہ یار دیکھے معاش کا باعث ہو زیبا رو اوٹھ کے باہر آیا اور دلمین سوچا کہ میں تو ہنر کچھ نہین رکھتا ہون اور بغیر حصول مقصود کے پھر آونگا بھی نہین عجب مشکل مین پڑا ہون کہ راہ رفتن و نہ روی بازگشتن ہے **رباعی لمولفہ** ہے زلف کی مانند مرا عقدۂ دل مثل دہن تنگ ہے کہلنا مشکل ٭ پانی تو کہان جز آب تیغ ابرو ٭ دانیکے عوض فقط ہی عارض کا تل ٭ اس فکر میں ایک کوچۂ شہر مین بیٹھا تہا کہ ناگہان ایک عورت خوبرو موکہال بکہران اور تحمل فراوان رکہتی تہی اس جوان کے پاس سے نکلی جبکہ نظر جوان زیبا رو پر پڑی اور وہ خط دلنواز اور رو دلفریب دیکھا عنان صبر و شکیب ہاتھ سی جاتی رہی اپنی کنیز سے کہا کہ اس رخسارۂ زیبا کو دیکھ کہ گل سرخ اسکے رنگ سے شرمسار ہے آب خجالت مین غرق ہوتا ہے اور اس قامت رعنا پر نگاہ کر کہ سرو سہی اسکی نازکی اور لطافت سے پای در گل ہو رہا ہے **بیت لمولفہ** ایسی کس سرو روان کی چال ہے ٭ کبک جسکی چال کا پامال ہے ٭ اور یہ شعر میر مغفور کا پڑہا **بیت** آہ کیا تن ہی کہ گل کو ہی حسد جس تن پہ ہی ٭ کیا بدنکا رنگ ہے نہ جسکی پیراہن پہ ہے ٭ اور کہا کہ اگر تعریف اس لب کی کرون تو لعل ہے شکر آمیز اور اگر توصیف اس خط کی رقم کرون تو بلای فتنہ انگیز پھر تقدیر بہ بشر نہین مگر ملک کریم ہے کہ حسن و جمال حد آدمزاد سے بہت زیادہ ہے ای کنیز وہ تدبیر کر کہ یہ ہماری سعادت کے دام مین پہنسی کنیز نے جوان کے پاس آکے کہا **نظم** ای نور دیدہ آرزو جان کہینچتی ٭ شیرین لبی از شکرستان کہینچتی ٭ شور پستہ از لب تو بہ بازار کائنات ٭ آخر بگو کہ تا نمک از خوان کہینچتی ٭ ای نازنین میری بی بی نیاز مندیکی بعد کہتی ہی کہ تو اس شہر میں مسافر نظر آتا ہے اور مسافر شکستہ دل ہوتا ہی اور میرا مکان نہایت سرور انگیز

اور مقام فرحت خیز ہے اگر تشریف لائے اور ایکساعت کرم فرمائے تو زندگی جاوید مجھے حاصل ہوتی ہے اور میں سافرونکی خدمت
ہمیشہ سے سعادت جانتی ہون اور تیرا کچھ نقصان اس میں نہیں ہے جوانے کہا کہ میں حاضر ہوں اسکے بعد اس کنیز کیساتھ جا کے
مہمان ہوا اور تمام روز اسکے ساتھ بعیش و آرام بسر کیا اور شام کو رخصت مانگی عورت نے سواشرفیان دیکے بہزار مشکل
رخصت کیا جوان نے آتیکے وقت دروازہ شہر پر لکھا کہ ایکروز حسن و جمال کی اجرت سواشرفیان ہیں اور وہی لاکے یارونکے
روبرو رکھدیا تیسرے دن جبکہ صبح ہوئی سوداگر بچے سے سبنے کہا کہ آج تمہاری باری ہے اسنے قبول کیا اور روانہ شہر کے
باہر جا کے دیکھا کہ کشتی اسباب تجارت سے بھری ہوئی کنارے دریا کے لگی ہے اور شہر کے سوداگر نرخ توڑنیکے واسطے قیمت بہت
کم کہتے ہیں سوداگر بچے نے قیاس کیا کہ اسمین فائدہ زیادہ ہے یکمشت تمام کشتی خرید کی اور متفرق کرکے سب اسباب بیچ لیا
ہزار درم نفع درست حاصل ہوا سوداگر نے دروازے پر لکھا کہ حاصل ایکدن کی عقل کے ہزار روپے ہیں وہ لاکے یارونکے
آگے رکھدیے جبکہ چوتھا دن ہوا شاہزادے سے سبنے کہا کہ تو ہمیشہ لاف تو کل مارتا ہے اب اسکا نفع اور حاصل آج دکھا کہ کیا
ہوتا ہے شاہزادے نے یارونکا کہنا قبول کیا اور بہمت عالی کیساتھ کہ خالی شائبہ ریب سے تھی روانہ ہوا اسدن بادشاہ
شہر کا قضا کر گیا تہا ایک خلقت ماتم داری میں مشغول تہی شہزادہ بہی اسی جگہہ پہنچا اور ایک گوشے میں بیٹھ کے تماشا سب
دیکھتا تہا کہ ایکدن دربانے خیال کیا کہ لوگ حالت ماتم میں گرفتار ہیں اور ایک شخص اجنبی گوشہ میں بیٹھا تماشا دیکھ رہا ہے
شاید جاسوس ہے اوسنے شاہزادے سے آویزش کی اور سخت و سست کہا اسنے آتش غضب کو آب تحمل سے سرد کیا اور اس بیت کے
موافق مطلق دم نہ مارا **بیت** سفیہ از درشتی کند بر غرور ؛ زمن غیر نرمی نیاید ظہور ؛ اسکے بعد جنازہ بادشاہ کا گورستان کو
لیچلے اور سب وضیع و شریف ساتھ تہے تمام مکان خالی ہوگیا مگر شاہزادہ اسی جگہہ بیٹھا ہوا تماشا در و دیوار کا کرتا تہا کہ دربانے
پھر آکے دیکھا کہ وہ شخص اسی طرح بیٹھا ہے بہت آزردہ ہوا اور اس بیچارے بیگناہ کو قیدخانے میں بھیجدیا جبکہ شب ہوئی اور شاہزادے کی
خبر یارونکو نہ ملی سمجھے کہ اوسنے بنا ہے کار کو توکل پر رکھا تھا جبکہ صورت نہیں شرمندگی سے منھ چھپا کے کسیطرف راہی ہوا کاش
ہم اوسے تکلیف نہ دیتے تو دل اسکا شرمندہ نہوتا اپنی جگہہ اسکا تاسف کرتے تھے اور وہ زندان میں خدا کو یاد کرتا تہا
اور بیک خیال یہی کہتا تہا کہ **بیت** خبر من برساید بیاران چمن ؛ کہ ہم آوازشما در قفسے افتادست ؛ بعد سوم کے اشراف اور ارکان دولت
جمع ہوکے کہا کہ کسی ایسے کو کہ لائق سلطنت کے ہو تخت پر بٹھایا چاہیے کیونکہ بادشاہ کا کوئی وارث نہ تہا اور دربانے
نے دلمیں کہا کہ جاسوس پکڑا ہے کیا عجب ہے کہ اسکا کوئی ہمراہی بہی ہو اور اپنے مالک کو خبر دے اور وہ تخت کو بادشاہی سے خالی
سمجھ کے کچھ فساد کرے لیس بہتر یہ ہے کہ یہ حال اسکا ارکان دولت سے ظاہر کروں یہ خیال کرکے سب حال اسکا بیان کیا اعیان دولت نے
مجلس سے شاہزادے کو بلا کے حال پوچھا جبکہ سبکی نظر اسکے جمال مملکت آرا پر پڑی سمجھے کہ یہ شخص جاسوس نہیں ہے ایسی ذات شریف سے

ایساکار رذیل نہیں ہوتا ہے شہزادہ نے تعظیم بجالائے اور باختصار حال کیاکہ اپنے مولد اور نژاد سے مطلع کر اور اس جگہ آنے کا کیا باعث ہے شاہزادے نے کمال فصاحت سے کلام کیا اور اصل اور نسب اپنا بیان کیا اور کیفیت وفات پدر اور تغلب اور غصب بھائی کا ظاہر کیا اتفاقاً ایک گروہ اُس بلد کے تجار کا اسجگہ وارد تھا دیکھتے ہی شاہزادے کو پہچانا اور اَرکان دولت سے حال اس شہزادے کا اور حسب نسب اسکا کہ سلطان ابن سلطان ہے بیان کیا مجموع اکابر اُس سلطنت کے دیکھنے سے جمال باکمال کے اور سننے ہی اس حال کے متفق الکلمہ ہوئے کہ لائق اس تخت کے یہی شخص ہے کہ اصل پاک اور نسب پاکیزہ رکھتا ہے بے شک افتتاح ابواب عدالت اور عاطفت میں عیت کیواسطے اس سے بہتر دوسرا شخص نہ ملیگا اور یہ مقرر اپنے اسلاف کی راہ جاری کریگا کہ انوار سعادت اس کی جبین سے پیدا ہیں غالب ہے کہ فضائل موروثی مفاخر کسبی کے ساتھ جمع کرکے خلق کو آسودہ رکھیگا اور لمعۂ فیر یزدانی کہ اسکی جبین مبین سے لامع ہے استحقاق جہانبانی اور استعداد کشورکشائی پر دلیل قوی اور حجت ساطع ہے اور علامت شہر یاری اور آیات نامداری کہ اُسکے حال سے روشن ہیں غالباً کسی صاحب نظر سے مخفی نرہی ہوگی **بیت** بر حشمت سلیمان ہر کس نظر نماید بر عقل و دانش او خندند مرغ و ماہی ٭ غرض بعجیل تمام کے اوسی تخت پر جلوہ افروز کیا اور توکل کی برکت سے ایسی سلطنت خداداد ہاتھ آئی جو کوئی کہ مقام توکل میں ثابت قدم رہے تو نتیجہ اُسکا دنیا و دین میں ضرور ملتا ہے **ع** کلید توکل چو آید بدست ٭ در گنج و اقبال نتوان کشود ٭ بہ چوگان صدق اندرین عرصہ گاہ ٭ ز میدان توان گوی دولت ربود ٭ اور اوس شہر میں یہ رسم تھی کہ اول روز بادشاہ کو فیل سفید پر سوار کرکے تمام شہر میں پھراتے تھے تا وضیع اور شریف اوسکے جمال روشن سے آنکھیں منور کریں چنانچہ اسسے بھی یہی معاملہ کیا جبکہ شاہزادہ اُس دروازے پر پہنچا کہ جہاں اُن تینوں یاروں نے اپنے اپنے ہنر کا فائدہ لکھا تھا حکم دیا کہ اسجگہ پر لکھدو کہ کسب جمال اور عقل کا اوسوقت فایدہ ہوتا ہے کہ قضائے الٰہی اوسکے موافق حکم کرے اور حال توکل کا یہ ہے کہ میں روز ازل زندان میں مقید ہوا اور دوسرے دن تخت زرنگار پر بیٹھا اہل بصیرت کے عبرت کیواسطے یہ امر کافی ہے اسکے بعد پھر کے ایوان پادشاہی میں داخل ہو کر اجراے امور سلطنت میں مشغول ہوا **قطعہ** بخت بجوان بر تخت دوید و تہنیت ہا کرد و گفت ٭ ایکہ بر تخت جہانداری تو میدانی نشست ٭ چون جہانداری کمر بر بند و لم بر کشا کہ وقت کار آمد و گر بیکار نتوانی نشست ٭ اسکے بعد شاہزادے نے تینوں یاروں کو بلایا پھر صاحب عقل کو وزیر ثانی کیا اور زرگر بچے کو داروغگی اسباب خاص کی دی اور صاحب جمال کو خلعت گران بہا اور مال بے پایان دیکے فرمایا کہ ہر چند مفارقت دوست عزیز کی سخت ہے لیکن رہنا تیرا اس شہر میں اچھا نہیں ہے کہ تاعورتین اس شہر کی تیرے جمال پر مفتون ہو کر فسق و فجور نکریں بعد اسکے بزرگان مجلس کیطرف منہ پھیرا اور کہا کہ تمنے بہت شخص دیکھے ہیں کہ ہنر اور دانش میں مجھ پر ترجیح رکھتے ہیں لیکن ملک بغیر عنایت یزدانی ہاتھ نہیں آتا ہے چنانچہ منطوق تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ سے معلوم ہوا ہے کہ بغیر اُسکے حمایت کی ایک برگ کاہ کوئی

نہین ملا سکتا ہے **نظم** اے مقصد ہمت بلندان ٭ مقصود دل نیاز مندان ٭ از قسمت بندگی و شاہی ٭ دولت تو دہی بہر کہ خواہی ٭ توفیق تو گر نہ رو نماید ٭ این راہ بعقل کے کشاید ٭ اور کہا کہ ہر ایک امیر سب کسب مین کوشش کرتی تہی اور ہر ایک ایک دست آویز حاصل تہی اور میں دانش اور قوت پر اعتماد رکہتا تہا اور نہ کسی کی مددگاری کا امیدوار تہا بلکہ بنائے کار محض توکل پر رکہی تہی اور بموجب اس بیت کے عمل کرتا تہا **بیت** سر قبول بباید نہاد گردن طوع ٭ کہ ہر چہ حاکم عادل کند ہمان داد است ٭ حاضران مجلس میں سے ایک سخندان نے اوٹھکے عرض کیا کہ جو کچھہ زبان مبارک پر جاری ہوا گوہر ہے الماس خرد سے سفتہ اور زر ہی محک دانش پر آزمودہ کہ جہانداری عقل اور حکمت پر موقوف نہین بلکہ نعمت خداداد ہی وہ ایسا ہے کہ جسکو کریم نے جو دیا اوسکے لائق دیا **بیت** از خوان نعمت بے انتہا ہے او ہر کس ٭ بقدر حوصلہ خود نوالہ میبا بد ٭ خوش نصیبی بس دیا سکی ہی کہ تجسا بادشاہ حق شناس فرمانروا ہوا اور خوبی طالع ساکنان اس مرز و بوم کی تہی کہ سایہ تجہسی ہما ے سعادت کا ان مرغان شکستہ بال پر پڑا **بیت لمولفہ** مبارک ہی وہ منزل جلوہ گر ہو جسمین ماہ ایسا ٭ اسکے بعد دوسرا ترانہ سنج ہوا کہ اے بادشاہ جوان بخت مین چند ابیات لائق نثار فرق مبارک کے کہ گنجینہ سینہ مین ہین سو عرض کرتا ہون **نظم** آیا شہے کہ کف کامگار زر بخشت ٭ کمند در سر گردون کامران انداخت ٭ شد از نزول حوادث جو آسمان ایمن ٭ بران دیار کہ چتر تو سائبان انداخت ٭ اسی طرح سے ہر ایک ندیم فراخور حال اپنی بات کہتا تہا اور صحیفہ مناقب سلطانی سی خوش بیانی کرتا تہا سبکے بعد ایک پیر پاک ضمیر خوش تقریر نے دست بستہ ایستادہ ہوکر عرض کیا کہ ای بادشاہ قدر و قضا کے باب مین جو کچھہ کہ زبان گوہر فشان سے نکتہ بیان فرمایا تو نے موافق اوسکے بندہ کی بہی سرگزشت ہے اگر ارشاد ہو تو بادشاہ نے کہا بیار تا چہ داری یعنی لاؤ جو کچھہ کہ رکہتا ہے تو **حکایت** پیر نے کہا کہ مین ایک بزرگ کی خدمت مین تہا جبکہ بیوفائی دنیا کی بیحجابی سینے اور فریب سے اس زال دستان کے خوب آگاہ ہوا کہ یہ عروس شوہر کش اپنے شیفتوں کو ہمیشہ ناامید رکہتی ہے اور یہ معشوقہ غدار ناسازگار بہت سی عاشقون کو خاک مین ملا چکی ہے اپنے دل سے کہا مینے کہ ای احمق اوسکی دوستی میں آپکو کیون پہنساتا ہے تو کہ جسکا ہاتھ لاکہون بادشاہان کامگار کے سینون پر رکہا ہوا ہے اور اسنے خرمن جمعیت کتنے بادشاہونکا بادہستی سے برباد کیا ہی اس پیر زال کے خیال سی درگزر اور اس رہگزر مین کہ دمبدم تیاری کوچ کی ہے گہر اپنا نہ بنا **ابیات لمولفہ** عالم امکان سا فرخانہ ہے ٭ جو بنائے اسمین گہر دیوانہ ہے ٭ جسجگہ رہنا ہے مجکو تا ابد ٭ چاہیئے اوسکی عمارت مین ہو کد ٭ خواب غفلت سے بیدار ہو اور وقت تنگ ہے اور مرکب عمل کا لنگ اور عمر کوتاہ ہی توشہ اٹہا کہ راہ دور و دراز در پیش ہے **بیت** ای طالب امروز بہر گوشہ بدو کز پے فردات بود توشہ ٭ راہ تو دور آمدہ منزل دراز ٭ برگ رہ و توشہ منزل بساز ٭ آخر کار اس فکر سی نفس مرا متنبہ ہوا اور اسکے بعد نشاط تمام اور رغبت صادق سی خدمت آکریم کیطرف منہ کیا مینے اور خدمت دنیا اور صحبت اہل دنیا یکبارگی بازار

دیکہا مینے کہ ایک صیاد دو ہدہد بیچتا ہے اور وہ دونون آپسمین اپنی زبان مین ایک دوسریکا غم کہا تا ہے ور اپنی گرفتاری
سے پژمردہ ہو کے آزادی اپنے خدا سے طلب کرتا ہے مین اُن کی زبان کو سمجہتا تہا جبکہ یہ حال اُنکا دیکہا تو رحم آیا مجہے
کہ انکو چہوڑا دون شاید کہ انکی آزادیکی برکت سی خدا کی رحمت کا سزاوار ہون آخر صیاد نے دو درم انکا مول کیا اور
میرے پاس دو درم اور کچہہ نہ تہا اسواسطے مین متردد تہا اور نفس میرا رخصت نہ دیتا تہا کہ وہ دو درم اُنپر خرچ کرون
آخر توکل خدا پر کرکے دونون درم صیاد کو دیئے اور انہین آزاد کیا مینے وہ اوڑ کے دونون ایک دیوار پر جا بیٹہے
حق شناسون کے طور سی دعا دیتے تھے اور کہتے تھے کہ اب ہاتھ ہمارا تیرے احسان کے عوض کرنیمین کوتاہ ہے لیکن اس دیوار کے
تلے ایک صندوقچہ جواہر قیمتی کا مدفون ہے اوسی لئے کہ یہ ہم تیری نذر کرتے ہین مجہے اونکی گفتار سے تعجب آیا اور کہا مینے کہ
طرفہ حال ہے کہ صندوقچہ جواہر کا نیچے زمین کے دیکہا تمنے اور دام کو نیچے تہوڑے سے غبار کے چہپا تہا اُس سے
غافل رہے ہدہد نے جواب دیا کہ قضای آلہی جبکہ نازل ہوتی ہے دیدہ عقل خیرہ اور آنکہہ باریک بینی کی تیرہ ہو جاتی
ہے اور مقتضائے قضا و قدر کسی سے دفع ہو نہین سکتا ہی اُس محل مین عاقل کو بصیرت اور نہ عارف کو معرفت رہتی ہے
اور یہ حکایت قول شاہ کی واسطے کہ باب قضا و قدر مین صادر ہوئی گواہ عادل ہے اور حکمانے بہی اس مبدا مین گفتگو کی ہے
قطعہ گر کار تو نیک است بتدبیر تو نیست ۞ ور نیز بد است هم بتقصیر تو نیست ۞ تسلیم و رضا پیشہ کن و شادی کن ۞ این نیک
و بد جہان بتقدیر تو نیست ۞ اسکے بعد کہا کہ ای شاہ بیٹے اس دیوار کے نیچے کہود اور صندوقچہ جواہر کا پایا اب آپ سے مین اسلیے
ظاہر کرتا ہون کہ شہریار اپنے خزانہ عامرہ مین پہنچادے بادشاہزادہ نے کہا کہ جو تخم تو نے بویا تہا اسکا پہل پایا شرکت
اوسمین کسیکی نہین ہے اور یہ جواہر حکمت کہ اسوقت رشتہ تقریر مین پروئے تو نے ہمارے واسطے کافی ہین کہ کوئی جواہر زیبا تر
سخن نیک سی نہین ہے کیمیائے سخن مس قلب کو زر کامل عیار کر سکتی ہی حاضرین مجلس نے ذہن رسا شاہزادے کے آفرین کی
اور بدل و جان پیمان مضبوط کرکے عقد فرمانروائی قبضہ اختیار مین شاہزادیکی سب نے سپرد کیا اور اوسکے سایۂ دولت مین تمام
تمام زندگانی بسر کرتی تہی مصرعہ تا آن زمان کہ نوبت ایشان تمام شد ۞ یہ ہے داستان منافع توکل اور نتائج تفویض
قضا و قدر کے اور یہ بات ظاہر ہے کہ اگر عنان اختیار ہماری ہاتھ مین ہوتی تو کوئی کام اپنے مراد کے خلاف وجود نہ پاتا اور
حال یہ ہی کہ ہزار نقش اگر ہم خیالات کے بنائین تو ایک ہی اسطرحکہ جو ہمارے آئینہ تصور مین ہی ظہور مین نہ آئیگا بیت
اگر بمحل حال جہانیان نہ قضاست ۞ چرا مجاری احوال برخلاف رضاست ۞ جبکہ برہمن بیدپا نے یہ فصل تمام کی
اور مضمون ہوشنگ کے وصایا کا مع داستانون کے ساتھ جو بیان نین آچکا ادا کیا
داب شلیم شرط خدمت کی بجا لایا اور فرمایا کہ حضرت کے برکت ہمت سے نقاب خفا
منہ مقصود سے اوٹہا اور جو کہ مطلوب تہا برکت صحیفہ رفیع منزلت سے حاصل ہوا منت ہے
اوس خدا کے کرم کو کہ سعی میری باطل نکی اب التماس یہ ہے کہ جو تحفہ بطریق اخلاص پیشکش کرتا ہون

میں حکیم روشندل اوسی بنظر ہدیۂ نیازمندانہ قبول فرمائیے برہمن نے کہا کہ ای بادشاہ مینے دار دنیا سے گوشۂ عزلت اور توشۂ قناعت اختیار کیا ہے اور دامن اپنا لوث تعلق فضول سے دہویا ہے امکان نہیں رکھتا ہے کہ کسی طرح سے بار دیگر اسکی کلفت میں آلودہ ہوں **بیت** بدنیا تا تواں آسودہ بودن ٭ دریغ آید مرا آلودہ بودن ٭ اور اگر پادشاہ چاہتا ہے کہ میری کچھ خدمت کرے اور طوق منت کا میری گردن پر ڈالے تو متوقع اسکا ہوں کہ ان کلمات حکمت آمیز کو رشتۂ تالیف میں منسلک کرکے مقتدای راہ نجات اور پیشوای طریق کمال سمجھے اور ہمیشہ اسی سبیل سے مجھے خاطر عاطر سے فراموش نکرے اور دعاے مغفرت سے دریغ نفرمائے کہ کہا ہے علیہ السلام نے دُعَاءُ الْاِمَامِ الْعَادِلِ لَا یُرَدُّ یعنی دعا امام عادل کی رد نہیں ہوتی بلکہ دعا بادشاہ عادل کی اجابت سے نزدیک ہوتی ہے راے دابشلیم نے ارشاد برہمن کا قبول کیا اور رخصت ہوکے اپنے دار الخلافہ میں پھر آیا اور جو جواہر حکمت کہ درج گوش میں لایا تھا اونہیں رشتۂ تالیف میں انتظام دیا اور ہمیشہ ہر حادثے اور ہر مہم میں استمداد انہیں نصیحتوں سے کرتا تھا **بیت** آنکہ او پیروی پند خردمندان کرد ٭ آخر الامر بسر منزل مقصود رسید ٭ وانکہ شد منحرف از جادۂ آں راست رواں ٭ راہ گم کرد وز مطلوب نشانے نشنید ٭

جبکہ خجستہ راے نے یہ حکایت دلپذیر بدایت سے نہایت تک تقریر فرمائی بادشاہ ہمایوں فال مانند گل سیراب بسا طِ انبساط پر شگفتگی کرتا تھا اور اُسکے نہال حال نے چمن اقبال میں سرفرازی شروع کی اور وزیر کو بسبب رہنمائی اس حکایت کے عواطف بادشاہانہ کا امیدوار فرمایا اور اُسکے دیدۂ دل کو حصول مقصد سے روشن کیا اور دلیں کہا کہ بعد الیوم دستور راے اور قانون کارخانہ ملک ستانی اس نصیحت سامی کے موافق کرونگا کہ ان باتوں نے میرے دل پر عجب طرح کی تاثیر کی ہے کہ ایکدم سرور میرے خاطر سے کم نہیں ہوتا ہے اور وہ باعث یہ ہے کہ ناصح صاحب اخلاص پاک طینت ہی اور اگر ناصح راستگو نہو اور سخن ہر چند نفس الامر میں نیک ہی ہو لیکن ناصح کی آلودگی کی جہت سے کہ وہ صاف باطن نہیں ہوتا ہے تو اوسکی سیاہ دلیکی باعث وہ سخن کچھ تاثیر نہیں کرتا ہے اور ان حکایات عجائب اور روایات غرایب سے کہ بے شائبۂ ریا اور بے سبب غرض اس حکیم دانا دل نے تقریر فرمائی میرے جان و دل میں اثر ہوگیا ہے وزیر نے پادشاہ کو دعا دی اور کہا جو کچھہ بان فیض ترجمان حکمت نشان شاہنشاہی سے گذرا عین صدق اور محض صواب ہے واقعی ہی کہ اہل مکر و فریب اور دروغگو اور ریاکی بات بیفروغ ہوتی ہے زبانہ آتش کے مانند کہ تھوڑے سے صدمے میں سرد ہوجاتی ہے اور کلام اہل صدق و صفا کا تاثیر میں صبح صادق کے مانند ہی کہ دمبدم روشنی اوسکی زیادہ ہوتی جاتی ہے اور شعلۂ نور خورشید انورانکے مانند ساعت بساعت ترقی پذیر تو ہی پادشاہ نے وزیر خجستہ راے کو دوبارہ سرفراز کیا اور وزیر نے بہی صفات پسندیدہ اور انوار اخلاق ستودہ شاہی کو مشاہدہ کرکے دعا اور ثنا کو اس طرح تمہید دی **لمؤلفہ** ای بادشہ جہان فریدون حشمت ٭ بہ نہالان سبق لیگیا تو سفت گیا ہے کیا عقل ہر کیا عدل اور کرم ٭ تابان ہو تیرا ہمیشہ نجم دولت ٭ اس عاجز کا مجلس ختم ہوتی

ترجمہ دعا بادشاہ عادل کی رد نہیں ہوتی ہے ۱۲

اور ہمایوں فال نے بھی رائے داشلیم کے دستور پر اطاعت اس حکایات کی اپنے اوراق اعمال پر ثبت کئے اور ذکر جمیل یادگار چھوڑ گیا **نظم** دو چیز حاصل ہرست خیر ذنام نکو * وزیں چو درگذری کُلّ مَنْ عَلَیْہَا فَانٍ * بباش در پے آزار و کام خلق برآر * کہ زیں دو کار برآری سعادت دو جہان * یہ تھے کلمہ چند کہ بمقتضائے زبان قلم اسکی شروع کرنے میں بامید امداد غیبی جرأت کی ہیئے او جسطرح بیکر اسے ناقص میں تقاضا کیا تم زدہ کلک بیان ہوا اب امیدوار فاضل محاسن اطوار اور عماید عالی مقدار اور صاحب علم باوقار سے یہ ہوں کہ اس بے مایہ کی عبارت نا سنجیدہ اور کلمات ناپسندیدہ پردہ اعتراض نہ کھولیں اور از راہ ذرہ پروری و نقیر نوازی جو خطا اس فقیر کی دیکھیں بجز حرف صواب نہ لیں بلکہ بنظر اصلاح جو کہ مناسب حال دیکھیں وہی بلا تامل درست فرمائیں **مصرع** بر کریماں کارہا دشوار نیست * شکر ہے خدای عزوجل کا کہ ترجمہ انوار سہیلی کا چودھویں ذیقعدہ ۱۲۸۵ھ ہجری وقت صبح کے جبکہ نیر اعظم نے علم نورانی افق مشرق سے بلند کیا تھا کہ مقام دار السلطنت لکھنؤ میں ختم ہوا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ بَاطِنًا وَظَاہِرًا وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْعَالَمِیْنَ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ مُتَوَالِیًا وَشُکْرًا ای کریم کارساز تیرے نام پاک سے ابتدا اس اوراق کی ہوئی تھی سو اوسکی برکت سے خاتمہ اسکا بخوبی ہوا ورنہ اس بے بضاعت ناچیز کو کب اسکی لیاقت تھی کہ اس عہدہ کو سرانجام دیتا یہ محض تیری قدرت نمائی تھی کہ ایسے بے بضاعت ناچیز کے ہاتھ سے یہ دریا کوزے میں ہوا۔ اب امیدوار ہوں کہ ایسی مقبولیت سے عنایت فرما کہ وضیع و شریف خریداری اسکی بجان کریں اور یادگار اس فدوی بمقدار کی تا قیام قیامت رہے اور جو کوئی کہ اسکا مطالعہ کرے حسبۃً للہ واسطے اس عاصی کے خدائے کریم سے دعائے مغفرت چاہے کہ خصائل کریمانہ سے بعید نہیں ہے **تاریخ ناسخ** زہے نسخہ حکمت آمیز نافع * کہ ہر باب اگر صد باب حکمت * مسمی بہ بستان حکمت نمودند * برائے تماشائے ارباب حکمت * گل و برگ شاخ و ثمر جملہ حکمت * شد ایں باغ سبز منبر باآب حکمت * بلطف مسبب زیباست تسکرش * فراہم شدہ جملہ اسباب حکمت * پی سال تاریخ اتمام ناسخ * خرد گفت بستان سیراب حکمت *

۱۲۸۵ھ

تمام شد

یہ بستان حکمت مخزن عقل و فراست سراپا زیب و زینت مطبع جوہر ہند دہلی بلیماران مہادیوا اندرون چھتہ صوفیجی میں جے نرائن کے اہتمام سے ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۰۲ء

خاتمہ الطبع

بفضل ملک الوہاب یہہ کتاب انتخاب مرتبہ بہ چہاردہ باب مسمی بہ بستان حکمت
مخزن عقل و فراست سراپا زیب و زینت بار سوم بصحت تمام وسعی مالا کلام مطبع جوہر ہند
محلہ پنیل ہادیوین منشی جے نراین کے اہتمام سی چہپی سدوستان صادق اور محبان واثق
کیخدمت فیضدرجت مین عرض ہے کہ انشائی لیلی نژاد کو ناقہ قرطاس پر
محمل نشین کرکے طبع وحشت زدہ نے وادی عبارت پر فصاحت مین
مجنون صفت ساربانی باہما معانی کی ہے جس جا گام ناکام اشتر الفاظ
کا غلطی سے بے پہلو پڑے تو شکودست شفقت سے بخد صحت پہنچاوین
اور اگر اس گلدستہ نورستہ کی سیر بہار سے دلکو فرحت
ہو تو اس روسیاہ پر گناہ کے حق مین دعاے خیر کرین
تاکہ بوسیلہ نجات عالیہ رجات سے یہہ دل افسردہ
مثل گل پژمردہ باغ جنان مین سایہ طوبی کے
ہمسایہ سرسبز ہو بقول جامی ابیات

ہر کہ خواند دعا طمع دارم ٭ زانکہ من
بندۂ گنہگارم ٭ آنکہ ما را کند
بہ نیکی یاد ٭ نام او در جہان
بہ نیکی یاد ٭

...MANIA UNIV...
Post Graduate Library
College of Arts & Commerce, O. U.